मुहज़्ज़बुल्लुग़ात

مرتبہ

حضرت مہذب لکھنوی

Rs. 45.00

It is a great honour to me to dedicate the Twelfth Volume of Muhazzab-ul-Lughat to Janab Prince Anjum Qadr Bahadur, Trustee, Sibtainabad Trust, Calcutta, and a highly reputed Patron of Urdu Literature.

MUHAZZAB LUCKNOWI
5, January 1981

عالیجناب پرنس انجم قدر بہادر دام اقبالہٗ۔ مٹیا برج کلکتہ کی علم دوستی اور ادب نوازی کے اظہار تشکر و امتنان کی یادگار میں مہذب اللغات کی بارھویں جلد کو معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

مہذب لکھنوی
۵ جنوری سنہ ۱۹۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہذب اللغات

جلد دوازدہم ۱۲

م

سکریٹری
سید
حسین میرزا
مقرب
لکھنوی
ڈبل ایم۔اے

ناشر
سید
احمد
میرزا
مجرب
لکھنوی

مؤلفہ
بابائے ادب، محقق عصر، ادیب اعظم
(پدم شری) حضرت مہذب لکھنوی فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل صدر انجمن محافظ اردو
(کل ہند) لکھنؤ۔یوپی

معتمد انجمن محافظ اردو
سید اعجاز حسن زیدی اعجاز لکھنوی

قیمت مجلد

پتہ: منیجر محافظ اردو بکڈپو۔نیا محل منصور نگر لکھنؤ ۳ (یو۔پی)

مطبوعہ: نامی پریس۔ گنگھی والی گلی، لکھنؤ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

جب مشیت کو ہوئی منظور خود چارہ گری — کر دیے اسباب پیدا زیر چرخ چنبری

بارہ جلدیں جب لغت کی اک طرف سے چھا گئیں — بے خطر اُردو ادب کی بن گئی بارہ دری

شکر اس کا جو مخلوق کا معلم اول ہے۔ شکر اس کا جو اپنی ہر صفت میں مکمل ہے۔ شکر اس کا جو علیم اور حکیم ہے، شکر اس کا جو رحیم اور کریم ہے۔ شکر اس کا جو رازق العباد ہے، شکر اس کا جس کے حکم سے دنیا آباد ہے۔ شکر اس کا جو عالم الغیب ہے، شکر اس کا جس کی ذات بے عیب ہے۔ شکر اس کا جو خالق کون و مکان ہے، شکر اس کا جس کی حمد و ثنا بعید از امکان ہے۔

شکر اس کا جس نے مجھ ایسے نحیف و بیچمدان کو اتنی ہمت عطا فرمائی کہ باوجود موانع و مشکلات در پیش ہونے کے ناچیز نے تالیف مہذب اللغات میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور شب و روز کی محنت و جانکاہی کے نتیجہ میں آج بحمد اللہ اس کی بارہویں جلد بھی منظر عام پر آ گئی اور اس کی طباعت بھی بحسن و خوبی انجام پا گئی۔

ناچیز نے ہمیشہ اپنے محسنوں اور بہی خواہوں کی نوازشوں اور ہمدردیوں کا اعتراف اپنے اپنے محل پر کیا ہے اور اس سے قبل کے مجلدات جس کے شاہد ہیں لہذا اس مرتبہ ناچیز کو اپنے ان کرم فرما کی نوازشوں کا اقرار کرنا ہے جن کا تعلق خاندان شاہی سے ہے اور جن کا اسم گرامی شہزادے انجم قدر بہادر ہے۔

قبل اس کے کہ آپ کی ذات والاصفات سے معزز ناظرین کو روشناس کیا جائے آپ کے سلسلہ اعلی نسبی و والا حسبی کا تذکرہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے نیز آپ کے اسلاف کو نظر انداز کر دینا احسان فراموشی ہوگی کیونکہ ان کے وہ کارہائے نمایاں جو انھوں نے ملک و قوم کے لیے انجام دیے کسی حالت میں فراموش کرنے کے قابل نہیں ہیں لہذا طول بیان کے خوف سے ناچیز نے اسے مناسب سمجھا کہ اس اظہار تشکر و امتنان کا آغاز اجمالاً سلطان عالم واجد علی شاہ بہادر مرحوم و مغفور کی ذات گرامی سے کیا جائے۔

واجد علی شاہ بہادر کے اسم گرامی سے کون ایسا شخص ہے جو واقف نہ ہو۔ آپ نے ۱۲۳۷ھ میں اپنی ولادت سے سرزمین لکھنؤ کو شرف بخشا۔ آپ کے پدر بزرگوار امجد علی شاہ بہادر مرحوم و مغفور شاہان اودھ میں سے تھے جن کی وفات کے بعد ۲۶ صفر سنہ ۱۲۶۳ھ میں آپ رونق افروز تخت شاہی ہوئے اور ابو المنصور، سکندر جاہ، بادشاہ عادل، قیصر زماں، سلطان عالم نواب واجد علی شاہ بہادر کا لقب اختیار فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً چوبیس سال تھی مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ سے بھی آپ کے تخت نشین ہونے کے سنہ کی تائید ہوتی ہے:۔

شہ عدل پرور سلیمان حشم — فریدوں رتبہ تخت شاہی نمود
ز ملک ملک این صد اشد بلند — ملک رونق تاج شاہی فزود

۱۲۶۳

آپ نہایت منکسر مزاج، رحمدل اور غیر متعصب فرمانروا تھے۔ باوجود صاحب جاہ وحشم ہونے کے آپ کی ذات غرور وتکبر سے بالکل معرّا ومبرّا تھی۔ فنون لطیفہ سے آپ کو خاص دلچسپی تھی۔ عمارتوں اور باغوں کے شائق دنیا میں اور بھی بادشاہ گزرے ہیں لیکن شاہجہاں کے بعد اگر کسی کا نام اس ذیل میں لیا جاسکتا ہے تو وہ آپ ہی کی ذات ہے۔ آپ جہانبانی وحکمرانی سے کماحقہ واقف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ممتاز مصنف اور بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ ایک سو سے زائد مختلف موضوعات پر آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے ترسٹھ سید مسعود حسن صاحب رضوی ادیب کے کتب خانہ میں آج بھی موجود ہیں جن سے آپ کا علمی وادبی ذوق ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کی تحریر جس سے آپ کی زباندانی اور الفاظ پر قدرت کا اظہار ہوتا ہے بطور مشتے نمونہ از خروارے شائقین زبان وادب کے لیے ذیل میں سپرد قلم ہے:

"جب میرے والد ماجد حضرت جنت مکان راہی گلزار جنان ہوئے اور اس غم جانکاہ سے جہاں تیرہ وتار ہوا بنجہ غم والم سے ملازموں نے گریبان صبر جیب سحر کی طرح پھاڑ ڈالے گلستان لکھنؤ جو حقیقت میں رشک دہ باغ ارم ہے ہجوم غم والم سے مثل گلزار خزاں رسیدہ کے ویران ہوا طائر راحت آشیانہ دل سے اڑ گئے آہوئے آرام آدمیوں کے حریم جان سے بھاگے صدف چشم آنسو کے موتیوں سے بھر گئے صدائے آہ وبکا سے کروبیان کے کان بہرے ہوگئے ہر سینہ دست ماتم سے آشنا ہوا آہوں کے دھوئیں سے آسمان کے نیچے ایک اور آسمان پیدا ہوگیا اشکوں کے سیلاب نے نوح کا طوفان ظاہر کیا علی الخصوص بندہ جو ان جناب سے عشق رکھتا تھا ان کے فراق کا صدمہ سوہان روح ہوگیا دل بیتاب شغل گریہ وزاری سے ایک دم خالی نہ تھا ناگاہ اقبال کا ہما اوج پر آیا ستارہ نیک ماہ منیر کی طرح جلوہ گر ہوا باغبان گلشن ایجاد نے چاہا کہ گلزار لکھنؤ کے پھلوں کو از سر نو تر وتازہ بنائے اور نئے سرے سے تاج وتخت کو زیب وزینت بخشے اس زمانہ میں میرا دل سیار گلشن جنان کے خنجر مفارقت سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تھا اور عندلیب روضہ رضوان کے خانہ مہاجرت سے درد جگر ترقی پر تھا اس وقت بھی چار گھڑی گزر چکی تھی انگریزی چپراسی یعنی بڑے صاحب کے فرستادہ نے آکر عرض کی بڑے صاحب نے کہلا بھیجا ہے چھوٹے صاحب حاضر نہیں ہیں لہذا مالک صاحب بندگان والا شان کی ہمراہی کے لیے حاضر ہیں ان کے ساتھ تشریف لائیے الحاصل میں اسی وقت حزن وملال کی حالت میں ناچار نقرئی بوچہ پر سوار ہو کر روانہ ہوا یہ وقت بھی دیدنی تھا سب جاں نثار ہار کی طرح اس بوچہ کو گھیرے ہوئے تھے اس کا پایہ نہیں چھوڑتے تھے جس وقت میں گلستان ارم میں داخل ہوا تو بڑے صاحب سے گفتگو ہوئی اب اس میر خلد کو کس لقب سے یاد کرنا چاہیے میں نے کہا میرے جد امجد کا لقب فردوس منزل تھا اس بلبل جنان کو جنت مکان کہنا چاہیے اس کے بعد میں نے بالادری پر آکر دوگانہ ادا کیا اور مجتہد العصر نے اپنے ہاتھ سے میرے سر پر تاج رکھا اس کے بعد میں تخت پر جلوہ آرا ہوا اور جس قدر ارکین سلطنت حاضر تھے سب نے نذریں پیش کیں۔"

زمانہ بدلا، حکومتیں بدلیں، اقدار بدلے اور اسی کے ساتھ ساتھ انسان بدلے لیکن قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو اس زمانہ میں بھی اپنے قدیم مسلک پر قائم ہیں اور ان ہی لائق ستائش ہستیوں میں سے شاہزادے انجم قدر بہادر بھی ہیں جو آج بھی گامزن جادہ اسلاف ہیں اور ہر خوئے زشت سے پاک اور صاف ہیں۔ آپ واقعاً انجم قدر ہیں اور فلک الافلاک کے بدر ہیں آپ شمع شبستان اختری ہیں جس کے پروانے زحل اور مشتری ہیں۔ آپ کی سخاوت سے حاتم زیر زمین عرق عرق ہے، آپ کے حسن سلوک کا مقر صحیفہ روزگار کا ورق ورق ہے۔ آپ کے بذل وعطا سے ہر گل زر بکف ہے جس کی شہرت کائنات میں ہر طرف ہے۔ آپ کے جود وکرم سے ہندوستان کا معمولی وغیر معمولی کوئی ایسا ادارہ نہیں جو منت پذیر نہ رہا ہو اور آپ کی داد ودہش پر کوئی ایسا نہیں جس نے ہزار آفریں اور مرحبا نہ کہا ہو۔ آپ کی ذات عدیم النظیر ہے جس کا معترف ہر بشر کا ضمیر ہے۔ آپ کی حسن انتظام میں ہر

محال ہے اس میں کب کسی کو قیل و قال ہے۔

آپ نواب مہر قدر بہادر نبیرہ نواب واجد علی شاہ بہادر کے چشم و چراغ ہیں آپ کے ذکر خیر سے خورد و بزرگ سب باغ باغ ہیں۔ آپ فی الحال اپنا وقت وقف سبطین آباد کے امور کی انجام دہی میں صرف فرما رہے ہیں جسے دیکھ کے دوست مسکرا رہے ہیں اور دشمن جلے جا رہے ہیں۔ آپ ہی کی انتظامی صلاحیت کا نتیجہ ہے کہ اس وقف کی آمدنی جو چودہ سو روپئے ماہانہ ہے تجاوز کر کے چھبیس ہزار روپے ماہانہ ہو گئی جو سابق کی بد انتظامی کے داغ کو دھو گئی۔ اسی ذیل میں اگر اجمالاً حالات وقف بھی معرض ناظرین کے گوش گزار ہو جائیں تو بے محل نہ ہوگا۔

وقف مذکور وہ وقف ہے جسے نواب واجد علی شاہ بہادر مرحوم و مغفور کی وفات کے بعد حکومت برطانیہ نے ۱۹۰۱ء میں مٹیا برج کلکتہ میں قائم کیا تھا جو موصوف کی کل جائداد غیر منقولہ نیز چھ لاکھ زر نقد پر مشتمل ہے۔ سربراہان مملکت نے اپنے مصالح اور مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس وقف کی تولیت نواب واجد علی شاہ بہادر کے ان نا اہل افراد خاندان کے سپرد کی جو ان کی ملازمین کے بطن سے تھے اور ان ورثا کو محروم رکھا جو شرعاً اور قانوناً اس کے مستحق تھے اور یہ سلسلہ تولیت ۱۹۷۲ء تک ان ہی بد نہاد وارثوں میں رہا جن سے دولت کا جائز اور صحیح مصرف نہ ہونے کی وجہ سے اس وقف کی حالت روز بروز زبوں سے زبوں تر ہوتی گئی یہاں تک کہ وقت بدلا، حکومت بدلی، انگریزوں کا اقتدار ختم ہوا، ہندوستانی حکومت قائم ہوئی اور نواب انجم قدر بہادر کو اپنے حق تولیت کی سلسلہ جنبانی کا موقع دستیاب ہوا اور برسوں کی محنت و جانفشانی کے بعد مصداق حق بحقدار رسید موصوف اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور ان کا حق تولیت انہیں حاصل ہوا۔

اب بحمد اللہ وقف مذکور جناب موصوف ہی کی زیر نگرانی ہے اور اس کے تمام امور بحسن و خوبی انجام پا رہے ہیں۔ آمدنی اور جائداد میں بھی معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ نقد سرمایہ جو کم ہوتے ہوتے چھ لاکھ سے چار لاکھ رہ گیا تھا جناب موصوف ہی کی مساعی جمیلہ سے بیس لاکھ ہو چکا ہے۔ شاہی کتب خانہ جس میں ملازموں کی بد دیانتی سے کل دو سو نسخے رہ گئے تھے اب اس میں ایک ہزار سے زائد بیش قیمت اور نادر کتابیں موجود ہیں۔ ملازمین کی تنخواہوں کی مجموعی رقم پہلے نو سو روپئے ماہانہ تھی اور اب سات ہزار روپئے ماہانہ ہو گئی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ نوکروں کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ مذہبی امور میں پہلے ڈھائی ہزار روپئے سالانہ خرچ ہوتے تھے اور اب ماشاء اللہ اسی ہزار روپئے سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ تعلیم اور غربا پروری کا خرچ چھ ہزار روپئے ماہانہ ہے جسے ہم کسی حالت میں کم نہیں کہہ سکتے۔

آپ نے اپنی شرافت نفس، حسن اخلاق اور بلند کرداری سے لکھنؤ کے تمام علما کو متاثر فرمایا اور قوم نے آپ کے مذہبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا صدر بنایا لہٰذا ناچیز بھی برنبائے اظہار تشکر مہذب اللغات کی جلد دوازدہم کو آپ کے نام نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

خیر طلب
مہذب لکھنوی
۲۷ر جنوری سنہ ۱۹۸۱ء

نوٹ: خدا کا شکر کہ اتنا جامع اور مکمل "مہذب اللغات" جو چودہ جلدوں پر مشتمل ہے حضرت "مہذب لکھنوی" کے دور حیات میں منظر عام پر آ گیا۔ تیرھویں جلد کی کتابت ہو رہی ہے جو بہت جلد منظر عام پر آ جائے گی۔ چودھویں جلد کا مسودہ بھی تقریباً تیار ہے اور اس کے فوراً بعد وہ بھی شائع ہو جائے گی۔

فقط۔ مجرب لکھنوی (منیجر محافظ اردو بک ڈپو)
نیا محل، منصور نگر۔ لکھنؤ
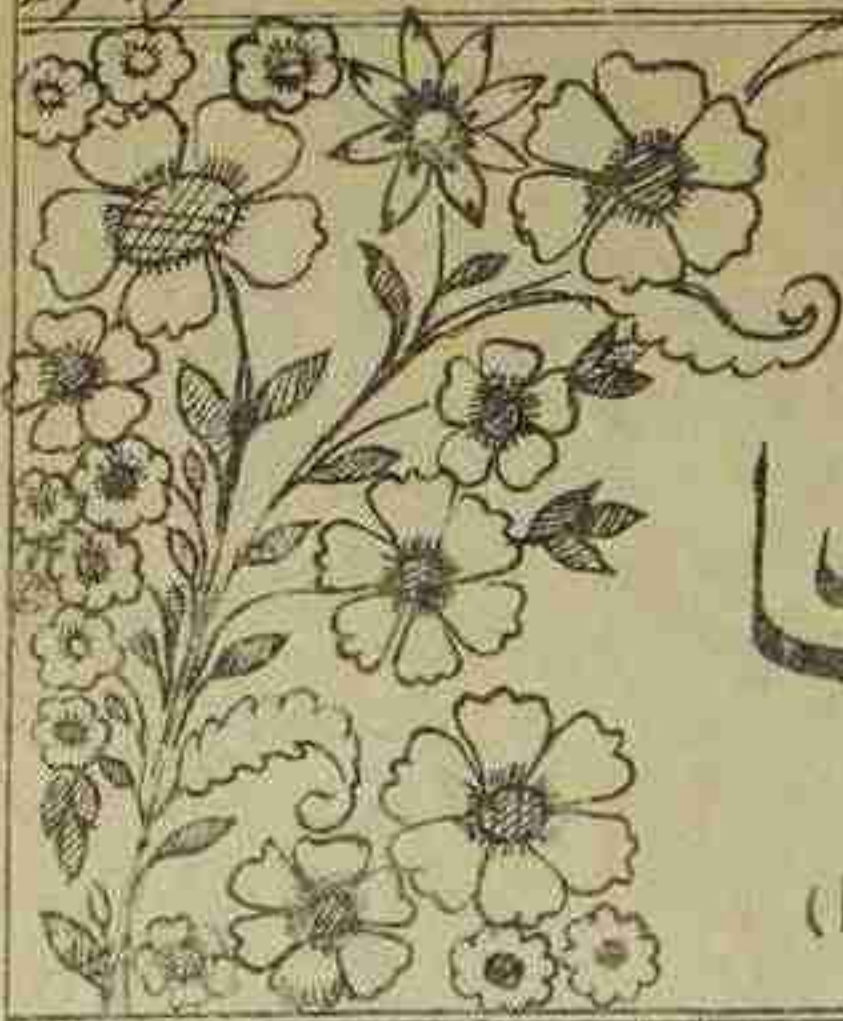
مُحَرَّم :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) اسلامی سال کا پہلا مہینہ، عربی کلنڈر کا پہلا مہینہ - عربی مذکر، رائج

ذی الحج گزرا محرم آیا
ہنگام دفور ماتم آیا
مونس

قول فیصل - اس کے لغوی معنی حرام کیا گیا، حرمت والا ہیں، ایام جاہلیت میں تین مہینوں میں جنگ و جدل قتال لوٹ مار حرام تھی۔ وہ مہینے ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم تھے -

محرم کو محرم الحرام بھی کہتے ہیں ---

جب محرم بولیں گے صرف عشرۂ سید الشہدا کا مہینہ مراد لیا جائے ایسی صورت میں یہ فارسی ہے۔

ہنگام عزا و وقت ماتم آیا
پھر جوش پہ دریائے غم و غم آیا
سر پیٹو اٹھاؤ فاتحہ غم ہے ادب
لو شیعو بکا کرو محرم آیا

اسی بنا پر سید علی تعشق نے ترکیب کے ساتھ بھی نظم کیا ہے۔

یا الٰہی نہ کبھی دل سے مرے غم نکلے
جب کبھی داغ جگر ماہ محرم نکلے

یہی وہ مہینہ ہے کہ جس کی دسویں تاریخ کو شہید ہیں امام حسینؑ اپنے انصار و اعزا کے ساتھ کربلا میں یزید کے حکم سے بھوکے پیاسے شہید کئے گئے۔

اسی کو ماہ عزا بھی کہتے ہیں

پورے ایام عزا کو بھی محرم کہہ دیتے ہیں جیسے ہم کبھی محرم میں کچھ نہیں دیکھتے یا سرخ لباس نہیں پہنتے -

مُحَرَّم :- غم کا زمانہ۔ (اردو)

خندۂ عیش نصیب مگر ہو ماتم ہم کو
ہر مہینہ ہو نصیب عید محرم ہم کو ناظم

(نور اللغات)

قول فیصل یہ اردو نہیں بلکہ ان معنوں میں فارسی بھی ہے

مُحَرَّمات :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) یہ دونوں مقدمات ہے یعنی حرام چیزیں - اردو میں زبانوں پر بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم ہے اور معانی ذیل میں بھی مستعمل ہے) ایک قسم کا کپڑا جس پر لال دھاریاں ہوتی ہیں - گوشہ، گوکھرو، لہریا اور سلمی ستارہ سے مرصع کپڑا - عربی، مونث -

محرموں کے آگے نہ آیا کر دھیان مصحفی
پاجامہ اس چھین سے پہن محرمات کا

(نور اللغات)

قول فیصل . مُحَرَّمات (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) بمعنی حرام چیزیں تو تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے اور سب معنوں میں متروک ہے۔

ع از بسکہ میرے نقش سے گم ہیں محرمات میر

مَحْرَمِ اَسرار :- بھید سے واقف

بھید کا جاننے والا، واقف الحال، رازدار
ہمراز، دمساز، دلی دوست، جگری دوست
فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

عاشق ہوا اس آفت جان پر مرا ندیم
جب خوب میرا محرم اسرار ہو چکا (ناظم)

قول فیصل۔ اسی جگہ محرم راز بھی بولتے ہیں

جذبۂ حسن و عشق سے راز کھلا یہ عرش پر
و خلوت اہل شوق کا محرم راز ادب ہے

محرم آنا:- محرم کا مہینہ آنا، عشرۂ سید الشہداء کا مہینہ آنا، ایام عزا آنا
غم شہدائے کربلا کا مخصوص زمانہ آنا۔
اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

سر پیٹو اڑاؤ خاک غم میں شہ کے
او شیعو! ملک کرو محرم آیا (ادیب)

محرم رہنا:- سوگ رہنا، ماتم رہنا، غم کا ماحول رہنا۔ اردو صرف
عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ ان کے یہاں تو بارہ مہینے محرم رہتا ہے۔

محرم کار: لغۃً صحیح باضافت محرم ہے عورتیں بغیر اضافت بولتی ہیں) کسی کام سے واقف، واقف کار۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ واقفکار (بلا اضافت) بولتی ہیں۔

محرم کار: لغۃً ماہر، تجربہ کار۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ بھی واقف کار ہی بولتے ہیں۔

محرم کا سپاہی:- بعض عورتیں منت مانتی ہیں کہ اگر ان کا لڑکا زندہ رہے تو اس کو محرم کا سپاہی بنائیں گی۔ اس منت کے بعد اس لڑکے کو عشرۂ محرم میں سبز کپڑے پہناتی ہیں۔ (نور اللغات)
۔ چند روزہ سپاہی، دو دن کا بہادر (چونکہ محرم میں ہر ایک مسلمان شہدائے کربلا کی مصیبت یاد کر کے لڑنے مرنے پر مستعد رہتا ہے، اس لئے چند روزہ سپاہی پر اطلاق ہونے لگا۔ جیسے رمضان کے غازی، محرم کے سپاہی۔ کہاوت (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محرم کا سپاہی: لغۃً (کنایۃً) وہ شخص جو چند روز کے لئے کوئی وضع اختیار کرے
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محرم کرنا:- (بالفتح) رازدار بنانا، راز سے واقف کرنا۔ ہمراز بنانا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

خود اپنے بھید سے محرم کیا جسے جانا
کسی کو ہو گیا القا کسی کو خواب ہوا (بحر)

محرم کرنا:- عزاداری سید الشہداء کرنا، شہدائے کربلا کا غم منانا، محرم کے رسوم عزاداری ادا کرنا، تعزیہ داری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ کل ہم محرم کرنے وطن جا رہے ہیں واپسی پر آپ سے ملیں گے کچھ ضروری باتیں کرنا ہیں۔ ہماری واپسی امام کے تیجے کے بعد ہوگی۔
قول فیصل۔ محرم ہونا بھی بولتے ہیں جیسے اس سال ہمارے یہاں بہت عمدہ محرم ہوا۔

محرم کی پیدائش:- جو شخص ہمیشہ غمگین رہتا ہو اس کی نسبت کہتے ہیں کہ محرم کی پیدائش ہے یا محرم میں پیدا ہوا ہے۔

پیدا ہوئے جو ہم ہیں محرم میں جان فشاں
آئی خوشی ابھی نہیں دم بھر ہمارے پاس (صاحب)
(نور اللغات)

۔ وہ شخص جو ماہ محرم میں اس غم و الم کے مہینے میں پیدا ہوا ہو۔ مجازاً۔ روتی صورت، رونی صورت ماتمی شکل، سوگواروں کی مانند۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے صاحب نور اللغات کی پیش کردہ مثال لغت کے مطابق نہیں ہے۔

محرم ہونا:- واقف ہونا، جاننا، رازدار ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

چپ رہا عقدہ کھلا جس کو دہان یار کا
ہو گیا وہ گنگ جو اس راز کا محرم ہوا (آتش)

محرمی:- محرم والا، سوگ والا، سیاہ یا سبز رنگ والا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ تم بھی عجیب انسان ہو ایام عزا ختم ہو گئے اور محرمی لباس تم نے ابتک نہ اتارا۔

محرمیت:- (بالفتح اول سوم و کسر چہارم و تشدید یائے مفتوح) رازداری ہونا، جاننا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

اہل نظر کیونکر ہوتی ہے محرمیت
آنکھوں کے اندھے ہم تو رہے محرم حیا (قدر)

محرور:- (بالفتح) گرم، گرم مزاج، حرارت

کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گریباں آتی ہیں پھر آتے ہیں دن وحشت کے
اب کی بچنے کا نہیں عاشق محروم مزاج — مجبر

محروسہ:۔ نگہبانی کیا گیا۔ محفوظ کیا گیا، جس چیز کی نگہبانی کی جائے، وہ ملک جو بادشاہ کے زیرِ حفاظت ہو۔ عربی صفت مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ ممالکِ محروسہ کی ترکیب سے عام طور سے زبانوں پر ہے۔

محرورق:۔ جلا ہوا، جلایا ہوا، وہ جو آگ سے جلایا گیا ہو۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سورج ہے زرد چہرہ مدقوق کی طرح
ابتر ہے ابر جسم محرورق کی طرح — اوج

محروم:۔ منع کیا گیا، باز رکھا گیا، روکا گیا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ محروم الارث کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

محروم:۔ بے نصیب، ناکام، ناامید، مایوس، نامراد۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

ایک محروم چلے میر ہمیں دنیا سے — میر
دہ عالم گزرانے نے دیا کیا کیا کچھ
مری حیات کو محروم مدعائے حیات
وہ درگزر رہوں جیسے کوئی نقش پا نہ ملا — فانی

قولِ فیصل۔ عورتیں اسی جگہ نامحروم بھی بول دیتی ہیں۔ جیسے بڑے زور دوں میں یہاں سے گئے تھے کہ ہم کام کر کے آئیں گے لیکن وہاں سے نامحروم آئے۔

اس کی اردو جمع محرومیوں اور محرومیاں ہے

محرومیوں نے گھیر لیا ہے خیال کو
اے عشقِ یار تیری یہی انتہا ہے کیا — حسرت موہانی

محروم تمنا کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

دل محروم تمنا پہ دہکتے ہوئے داغ
جیسے تربت پہ چراغوں کا گماں ہوتا ہے — ظہیر کاشمیری

محروم الارث:۔ وہ جو وراثت سے خارج کیا گیا ہو وہ جو وراثت سے محروم ہو۔ محجوب۔ عربی صفت، فقہا کی خاص اصطلاح۔

محروم پھرنا:۔ بے نیل مرام واپس ہونا، ناکام واپس ہونا، نامراد پھرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ نفی کے ساتھ بھی استعمال ہے جیسے تم زیارت کو جاؤ تو تمہاری مراد ضرور برآئے گی۔ امام حسین کے در سے آج تک کوئی محروم نہیں پھرا۔

محروم چلنا:۔ محروم پھرنا، ناکام واپس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مرے گھر سے چلا محروم جب چور
کہا میں نے رہا مجھ پر ترا شور — ناسخ

محروم رکھنا:۔ بے بہرہ رکھنا، مایوس رکھنا حصولِ مقصد سے کسی کو ناامید کر دینا، باز رکھنا، روک رکھنا، ناکامیاب رکھنا، حق نہ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سروتن دیدہ و دل جان و جگر حاضر ہیں
آج محروم نہ رکھ کچھ تو گرا اے ہاں پسند — نسیم دہلوی

لذت زخم سے محروم نہ رکھ اے قاتل
اٹھ کر اپنے ذخیرات سے انساں درد کے — آتش

محروم رہنا:۔ مطلب نہ حاصل ہونا، ناکام رہنا، مایوس رہنا، ناامید رہنا، خالی رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فرحت رنگ محروم نہ رہتا مجھ خضر کی کیا تما اے آب بقا نہ رکھا — ذوق

آپ کی امداد سے محروم اگر رہتے نہیں
آتش نمرود میں ہوتا نہ ساماں بہار — محشر لکھنوی

محروم کرنا:۔ حق مار دینا، حق نہ دینا، کسی کام سے روکنا، کسی کام سے باز رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اتفاق سے باپ بیٹوں میں تعلقات اچھے نہ تھے باپ نے وصیت نامے میں بڑے بیٹے کو محروم کر دیا ہے۔

محروم ہونا:۔ کچھ نہ ملنا، نامراد ہونا، حق نہ ملنا، کسی کام سے باز رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ممکن نہیں در پہ ترے محروم ہو کوئی
لیکن ملک کہتے ہیں ہنگام سوالات — محشر لکھنوی

محرومی:۔ ناامیدی، مایوسی، ناکامی، بدنصیبی، حرمان۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

میری محرومی کی راہوں سے یہ دیوار نے صدا
قرب کی راہوں میں میری راہ اک دوری بھی ہے
اصغر گونڈوی

قولِ فیصل۔ محرومیٔ تقدیر، محرومیٔ قسمت، محرومیٔ قسمت وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں

کس سے محرومیٔ قسمت کی شکایت کیجئے
ہم نے چاہا تھا کہ مر جائیں سو وہ بھی نہ ہوا — غالب

صاحب فیروز اللغات و فرہنگ آصفیہ نے انہیں معنوں میں محرومیت بھی لکھا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

محزون:۔ بفتح اول و واو معروف، غمگین رنجیدہ، ملول، آزردہ، دلگیر، مغموم۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

دلِ قیس محزوں کو پرخوں کہا ہے
محبت میں لیلیٰ کی مجنوں کہا — تسلیم لکھنوی

محسن:۔ بضم اول و کسر سوم، احسان

کرنے والا، بھلائی کرنے والا، سلوک کرنے والا
عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

اپنے محسن سے برائی، بے شرافت کے خلاف
حُسنِ ظاہر کو نہیں دیکھتی چشمِ انصاف — تعشق

قولِ فیصل۔ مددگار، سرپرست، بھلاوں کے
معنوں میں بھی بول دیتے ہیں۔

محسنات :- (بالفتح سوم) نیکیاں، بھلائیاں، خوبیاں، احسان، سلوک، جمع محسنہ کی
عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محسن زادہ :- احسان کرنے والے کا بیٹا
فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

وہ علی جان جو دینے پہ ہوا آمادہ
حضرت احمد مختار کا محسن زادہ — رشید

قولِ فیصل۔ لڑکی کے لئے محسن زادی کہتے ہیں

محسن کش :- احسان کرنے والے کے ساتھ
برائی کرنے والا، ناسپاس، حق ناشناس،
ناشکرا، احسان نہ ماننے والا، احسان فراموش
فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ او نمک حرام اِنّا محسن کش جو کہ
نمک حرام کہتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل۔ بصورت جمع اردو ترکیب کے
ساتھ محسن کشوں بھی بولتے ہیں

محسن کشوں کو کچھ بھی نہ احسان سے غرض
نے دین سے علاقہ نہ ایمان سے غرض — آدم

محسن کشی :- احسان کرنے والے کے ساتھ
برائی کرنا، احسان فراموشی، احسان نہ ماننا
ناسپاسی۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محسوب :- (بالفتح) حساب کیا گیا، گنا ہوا، شمار کردہ
عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ خدا تمہیں قیامت کے دن نماز
گزاروں اور نیک بزرگوں میں محسوب کرے۔

محسوب :- (بالفتح) وضع کیا گیا، حساب میں نکالا گیا
مجرا دیا گیا۔ عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے،
جیسے سو روپے آپ کے حساب میں محسوب ہو گئے
اب پچیس نیچے وہ حاضر ہیں۔ اس محل پر وضع کرنا
ہی زیادہ بولتے ہیں۔ مجرا کرنا یا ہونا بھی بول
دیتے ہیں۔

محسود :- حسد کیا گیا، رشک کیا گیا۔ وہ جس
سے حسد کیا جائے۔ عربی صفت، اسم مفعول،
فصیح، رائج۔

ع حد شکر کہ حاسد نہیں محسود ہوں میں — مروجب

محسوس :- حس کیا گیا، جو کچھ پانچوں حواسوں
میں سے کسی کے ذریعے سے معلوم ہو، وہ شے جو کسی
حس کے ذریعے سے معلوم ہو۔ ظاہر، آشکار، معلوم
جس کے ذریعے معلوم کیا گیا۔ عربی صفت
فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

خاک پر بیٹھ گئیں وقت کا ایما پایا
ہوا محسوس کوئی حکم خدا کا لایا — مؤلف

محسوسات :- محسوس کی جمع، وہ چیزیں
جو محسوس ہو سکیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

محسوس کرنا :- احساس کرنا، معلوم ہونا،
احساس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ اک خلش سی دل میں محسوس کر رہے ہیں
شاید مریضِ غم کی یہ آخری نظر ہے — عزیز

محسوس ہونا :- حس میں آنا، ظاہر ہونا،
احساس ہونا، علم ہونا۔ اردو مصدر
فصیح، رائج۔

سوچتا ہوں میں تمہاری یاد کا نشتر ہے یہ
اک خلش محسوس ہوتی ہے رگِ دل کے قریب — اثر

محشر :- حشر، قیامت کے دن لوگوں کے اٹھ
کر جمع ہونے کی جگہ۔ مجازاً روزِ قیامت۔ عربی مذکر
فصیح، رائج۔

اے فلک اب تو شبِ وصل کا ہونا معلوم
صبحِ محشر کی طرح چاک گریباں ہوں میں — فرید

محشر کی بھی امید پہ بیکار جان دی
کیا اعتبار وعدۂ بے اعتبار کا — جلال دہلوی

قولِ فیصل۔ محشر یعنی ہنگامہ، بھیڑ، شور بھی بولتے
ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہے آدمی بجائے خود اک محشرِ خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں محشر کا کہیں نہ ہو — غالب

محشر اٹھانا :- ہنگامہ برپا کرنا، قیامت
جیسا منظر پیش کرنا، قیامت برپا کرنا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔

یہ بھی ہے کوئی بات کہ محشر اٹھایئے
آتا ہے تم کو بیٹھے بٹھائے خیال کیا — داغ

محشر آسا :- قیامت کے مانند، حشر جیسا
فارسی ترکیب صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف۔ واقعی آفت برپا ہے۔ ہنگامہ محشر
آسا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

محشر بپا کرنا :- بے حد ہنگامہ و شور
کرنا، غل مچانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

سچ اگر پوچھے تو افلاس تخیل ہے وفا
دل میں ہر دم اک نیا محشر بپا کرتا نہیں — اقبال

محشر بپا ہونا :- قیامت برپا ہونا۔

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ زنان محصنہ کی ترکیب سے بول دیتا ہے۔

محصنہ کے ایک معنی پرہیزگار اور پارسا عورت کے بھی ہیں۔

محصور: گھرا ہوا، حصر کیا گیا، قلعہ بند، قید کیا ہوا۔ مقید۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

چلاتے ہیں سب لشکر روباہ کی صورت
محصور ہیں کیا خاک لڑیں یہ ابن خلافت (نفیس)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہی

محصول ۔ وہ رقم جو کسی مال کے بھیجنے یا منگانے کے لئے بطور اجرت دینا پڑے، وہ رقم جو بطور کرایہ دینا پڑے۔ کرایہ، اجرت، ٹیکس۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھے دل جان بچا کہیں ہو جائے گا ضبط
ہم کو دیتا ظفر اس جنس کا محصول پڑا (ظفر)

قول فیصل۔ ریل کا محصول، ڈاک کا محصول وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

محصولی ۔ وہ زمین جس کی مالگزاری داخل سرکار کی جاتی ہو۔ محصول دینے کے قابل۔

(فیروز اللغات جدید)

قول فیصل۔ یہ زمینداروں کی اصطلاح ہے

محصولی ۔ قابل محصول، محصول دینے کے قابل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محض ۔ (بالفتح) صرف، فقط، عربی لفظ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے محض آپ کی ذات سے یہ نفع پہنچا ہے جس کے لئے میں شکر گزار ہوں۔

محض ۔ نرا، خالص۔ عربی لفظ فصیح، رائج۔

ہے خاص ذات الله سے اس طرح کا جہاد
کہ محض علم لدنی ہے جس کی ہے بنیاد (انیس)

محض ۔ بالکل، سراسر، تمام۔ عربی، فصیح، رائج۔

بہت کچھ اور بھی ہے اس جہاں میں
یہ دنیا محض غم ہی غم نہیں ہے (مجاز)

محضر ۔ وہ کاغذ جو قاضی کی پیش کر مرتب کیا گیا ہو۔ قبالۂ شرعی، چٹھی نامہ شرعی۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دکھائے لا کہ وہ شاہ سوز پر کا محضر
سند نہ رکھے گا کوئی تقصیر کا محضر (ظفر)

محضر ۔ وہ نوشتہ جس پر کسی دعوے کے ثابت کرنے کے لئے لوگ اپنی مہریں یا دستخط کریں، وہ کاغذ جس میں عوام کسی بات کی شہادت لکھیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

شہادت دشمنوں کی ننگ ہے شوق شہادت کو
مرا محضر بنائیں دست اپنی ہی گواہی سے (ذوق)

لاؤ میں اپنے قتل کا محضر تو دیکھ لوں
کس کس کی مہر ہے سر دفتر لگی ہوئی (شاہ اودھ اختر)

محضر ۔ روبرو، سامنے، حضور میں، بالمواجہ فارسی میں اس معنی میں آیا ہے جیسے آنکہ بزرگان ایران را یک یک در محضر خویش طلب داشتہ۔ جب نیک محضر کہیں گے تو اس شخص سے مراد ہو گی جو غائب کو نیکی کے ساتھ یاد کرے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں صرف نیک محضر کی ترکیب ہی سے بولتے ہیں۔

محضر بنانا ۔ وہ نوشتہ تیار کرنا جس پر کسی دعوے کے ثابت کرنے کے لئے لوگ اپنی مہریں یا دستخط کریں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سر رنگ خون عمر سرود میں ٹپکاتے ہیں دامن پر
ہم ان مہروں سے بخشش کے لئے محضر بناتے ہیں

(عارف لکھنوی)

محضر خوں ۔ (اضافت) محضر جس کے اوپر کسی کے دار جب القتل ہونے کی تصدیق کی گئی ہو یا جس سے کسی کا قتل کیا جانا ثابت کیا جائے، شہادت نامۂ خون۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

شعلہ اس کا محضر خوں لاکھ پروانوں کا تھا
دیکھتا گر ڈال کر منہ کو گریباں میں چراغ (مصحفی)

قول فیصل۔ اسی جگہ قتل یا خون کا محضر بھی بولتے ہیں۔

ع جس وقت مرے خون کا محضر ہو اتیار (انیس)

محضر نامہ ۔ شہادتوں اور مہروں سے تصدیق کیا ہوا کاغذ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محضر نامہ ۔ عرض حال نوشتہ۔ عرضداشت

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محظوظ ۔ خوش، خرم، مسرور، شادمان، باغ باغ، حظ اٹھائے ہوئے۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کبھی انکلوں نے کچھ گایا، احباب محظوظ ہوئے۔ (امراؤ جان ادا)

محظوظ ۔ بہرہ مند، بختاور، صاحب نصیب عربی صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محظوظات ۔ حظوظات، وہ چیزیں کہ لطف حاصل ہو۔ عربی، فصیح، رائج۔

محظوظ کرنا:- خوش کرنا، مسرور کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

افسانۂ مراد مرے حق میں ہو گئی
محظوظ اس قدر تری تقریر نے کیا — شرف

محظوظ ہونا:- مسرور ہونا، خوش ہونا، لطف اٹھانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مولانا کی زبان سے فضائل و مصائب اہلبیت سن کر مومنین محظوظ و فیضیاب ہوئے۔

مَحفِل:- مجلس، جلسہ، مجمع آدمیوں کا۔ وہ اجتماع جو کسی خوشی کے موقع پر ہو۔ عربی مصرف، فصیح، رائج۔

جلسۂ عیش اس قدر اس کو نہیں ثبات ہے
بزم ستشاب کیوں نہ ہو محفل شراب کی — ناسخ

جا دیکھ بیٹھ کر کسی محفل میں دو گھڑی
اپنی تمام عمر کا حاصل نکال لے — جاوید لکھنوی

محفل برخاستہ ہونا:- محفل میں ابتری ہونا، اچھی طرح نہ جمنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

محفل برپا ہونا:- محفل ہونا، خوشی کا اجتماع ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

صحرا میں دی محفل قسمت سے ہوئی برپا
آنکھوں نے جسے دیکھا تھا عالم وحدت میں — مخمور

محفل بھری ہونا:- لوگوں کا اجتماع ہونا۔ لوگوں کا کہیں جمع ہونا، مجمع ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محفل بھری ہوئی ہے سودائیوں سے اس کی
اس غیرت پری پر دیوانے آدمی تھے — داغ

محفل پر چھانا:- اہل محفل پر رنگ جمانا، کسی مجمع میں کسی خصوصیت کی بنا پر غالب آنا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

زلف کو وہ گھٹا بنائے ہوئے
ساری محفل پہ چھائے بیٹھے ہیں — راسخ

محفل رقص و سرود:- ناچ گانے کی محفل، ناچ رنگ کی مجلس۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل شب کو تین بجے تک ایک دنگیلے دوست کے ہاں محفل رقص و سرود میں شریک تھا (فسانۂ آزاد)

محفل سرد پڑنا:- رونق نہ رہنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محفل شعر و سخن سرد پڑی ہے کب سے
آج کچھ پڑھ کے جلیل آگ لگائی ہو تو جلیل

محفل سرور:- خوشی کی محفل، خوشی اور مسرت کا اجتماع۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کیا گیا جو اس پیا مژدۂ سلطان ذی شعور
ہو گی ہر ایک سمت عجب محفل سرور — قمر دہلوی

محفل سے ابھرنا:- محفل سے اٹھ کے چلا جانا۔ اردو مصرف، دلی کی زبان۔

حضرت داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے
اور ہوں گے تری محفل سے ابھرنے والے — داغ

محفل سے اٹھانا:- محفل سے نکال دینا، بزم سے نکال دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے
دیکھوں اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے — غالب

تیری محفل سے اٹھاتا غیر مجھ کو کیا مجال
دیکھتا تھا میں کہ تو نے بھی اشارہ کر دیا — حسرت موہانی

محفل سے اٹھنا:- محفل سے چلا جانا، بزم سے نکل جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہو صفائے دل کے آگے خاک آئینے کی قدر
میری محفل سے سکندر ہو کے اسکندر اٹھا — ناسخ

تمثیل۔ کسی جگہ محفل سے اٹھ آنا، چلے آنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

چلنا اے ہمدم ذرا ساز طرب کی چھیڑ بھی میں بھی
اگر دل بیٹھ جائے گا تو اٹھ آئیں گے محفل سے — [illegible]

محفل سے بدر کرنا:- محفل سے نکال دینا۔ اردو مصرف، دلی کی زبان۔

بزم میں آنکھ خطا وار بنت میں عاشق
دیکھیں کس کس کو وہ محفل سے بدر کرتے ہیں — داغ

محفل عروسی:- شادی کی محفل، شادی کی تقریب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

میرے پھولوں میں شاد شاد ہے وہ
بزم غم محفل عروسی ہے — راسخ

محفل عشرت:- خوشی کی محفل، بزم مسرت۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

آمد آمد کس کی ہے یا آتش لیف دیت
بزم عالم محفل عشرت قریبا ہو جائیگی — [illegible]

محفل کرنا:- لوگوں کو جمع کرنا، بزم جمع کرنا، انعقاد کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محفل کی محفل:- پوری محفل، تمام بزم۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محفل گرم رکھنا:- محفل بارونق رکھنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

مے بتان خندہ رو سے بزم محفل ہم بھی رکھتے تھے — راسخ

محفل گونج اٹھنا:- محفل میں کمال تعریف ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ وہ جب مشاعرہ میں پڑھتے تھے تو محفل گونج اٹھتی تھی۔ (آب حیات)

محفل میں شریک ہونا:- کسی محفل میں

شرکت کرنا ۔ کسی بزم میں شریک ہونا ۔ اردو
مصرف ۔ فصیح ، رائج ۔
محل صرف ۔ کل شب کو تین بجے تک ایک رنگیلے
دوست کے یہاں محفل رقص و سرود میں شریک
تھا ۔ واللہ وہ پیاری پیاری صورتیں دیکھنے میں
آئیں کہ واہ جی واہ ۔ (فسانۂ آزاد)

محفل ناز :۔ بزم معشوق ۔ معشوق کے ناز کرنے
کی جگہ ۔ فارسی ترکیب صفت ، فصیح ، رائج ۔
صورت خلوت اور ہے محفل ناز اور ہے
تیرے حرم حسن کا شاہد راز اور ہے (محشر)

محفوظ :۔ حفاظت کیا گیا ، بچا ہوا ، سنبھال کر
رکھا ہوا ، صحیح سلامت ، معصوم و مامون ۔ عربی
صفت ، فصیح ، رائج ۔
گئے داران دشمنوں نے قضا را
رہا اب سے محفوظ زینب کا پیارا (میر عشق)

محفوظ ہے :۔ یاد ، حفظ ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔
محل صرف ۔ ایک مرتبہ کے دیکھنے میں حساب اس
کو اس قدر محفوظ ہو گیا تھا کہ کہیں غلطی نہیں
کرتا تھا ۔ (سگھڑ سہیلی)
سالہا ہی اس کے ہے حفظ اور خیال
اگر محفوظ ہو ہر شے کی مثال (مرزا رسوا)

محفوظ رکھے :۔ بچائے ، امن میں رکھے
سلامت رکھے ۔ دعائے خیر ۔ جیسے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے خدا یا اللہ کے
اضافے کے ساتھ ہی بولتے ہیں ۔

محفوظہ :۔ حفاظت میں رکھی ہوئی کوئی شے
عربی صفت مونث ۔ (نور اللغات)

(قول فیصل ۔ اردو زبان ہے اس کا کوئی محل نہیں)

محق :۔ (بضم اول و کسر دوم) حقدار ، مستحق
حق رکھنے والا ۔ عربی صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان ۔
اس نظم کا محق کوئی تیرے سوا نہ تھا
اب تک کسی نے حال سبب کہا نہ تھا (اوج)

محقر :۔ حقیر سمجھا گیا ۔ ذلیل کیا گیا ۔ عربی صفت
قلیل الاستعمال ۔

محقق :۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد)
تحقیق کرنے والا ۔ وہ شخص جو بات کو دلیل سے
ثابت کرے ۔ عربی صفت مذکر ، فصیح ، رائج ۔
محل صرف ۔ اگر سب آپ ہی کے سے محقق ہو جائیں
تو شہر گردی کا مزہ تشریف لے جائے ۔
(امراؤ جان ادا)
مرزا آج ۔ وہ تمام یورپ میں محقق اکمل تصور
کیے جاتے ہیں اور ہزاروں آدمی اس
عالم متبحر کی تحقیق انیق سے فیض پاتے ہیں ۔
(فسانۂ آزاد)

محقق :۔ (بفتح سوم مشدد) تحقیق کیا گیا
تحقیق شدہ ۔ عربی صفت ، اسم مفعول ۔ تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان ۔

محققانہ :۔ از روئے تحقیق و صداقت ۔
فارسی صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محققین :۔ محقق کی جمع ۔ عربی ، مذکر ۔
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
محل صرف ۔ سرکار ناصر الملۃ کو علمائے عراق
و ایران نے صدر المحققین کا خطاب دیا تھا

محک :۔ (بکسر اول و فتح دوم) کسوٹی وہ
پتھر جس پر سونے کو کس کر کھرا کھوٹا معلوم
کرتے ہیں ۔ عیار ۔ وہ سیاہ پتھر جس پر سونے
کی برائی بھلائی دیکھتے ہیں ۔ عربی و مونث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
دیکھو نگاہ قہر سے کھل جائے حال عشق
آنکھوں میں پتلیاں ہیں محک امتحان کی (جوہر)
قول فیصل ۔ مذکر بھی بولتے تھے مگر اب ترجیح
تانیث کو ہے ۔
نفاق اس کا بیاں کیا ہو جیسے تیر مخفی کیوں کر
محک ہے اس کا رنگ آشنا نیلا ۔ اور یہ کا
عربی میں لفظ محقق بھی صحیح ہے ۔ مگر عام طور سے بالکسر
ہی بولتے ہیں ۔

محکم :۔ (بضم اول و فتح سوم) مضبوط ، مستحکم
پائیدار ، مستقل رہنا ۔ عربی صفت ۔
فصیح ، رائج ۔
یعنی اس عقدہ نے بخت سے جہاں کو لیا
ہے گرد آج نگاہیں سو گئی ہے محکم ذوق

محکم رہنا :۔ ٹلنے والا ۔ اٹل ۔ عربی صفت
فصیح ، رائج ۔
ادھر سے آیا جو حکم محکم ، جگہ دی کعبہ نے اپنے دل میں
شگاف دل کر پکار اٹھا یہ جمال ہے نہ چھپا نہیں ہے
(محشر لکھنوی)

محکمات :۔ کلام الٰہی کی وہ آیتیں جن کے
معنی صریح ہوں بخلاف متشابہات کے ۔ عربی
صفت ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔
قول فیصل ۔ بصورت واحد بھی محکم و متشابہ
کی ترکیب سے بول دیتے ہیں ۔ صرف محکم آیت
یا متشابہ آیت بھی بول دیتے ہیں ۔

محکمہ :۔ (بفتح اول و فتح سوم) حکم کرنے کی جگہ انصاف
کرنے کی جگہ ۔ عدالت ، کچہری ، دربار ۔ عربی مذکر

عورتیں جو شفاخانے کے چیک بنوا دیتی ہیں اور ٹیکے
اور ڈاکٹر ٹھیک کرا دیتی ہیں۔ اس کو محلدارنی یا محلدار
کہتے ہیں۔

محلدارنی: محلے کی چودھرائن۔ وہ کسبی یا نائکہ
جس کے ذمے اس کے محلے کی باز پرس ہو۔ دکھائی
کے ہسپتال کی سپرنٹنڈنٹ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محلسرا:۔ بادشاہوں اور نوابوں راجاؤں
کے زنان خانے، دولت سرا، امراء کا زنانخانہ
حرم سرا۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔
محل سے کٹتے ہیں فرش اس میں بے محل کیسے
حضور جائے تو دیکھیں محلسرا اپنی — رضا

محلسرا بیگم: زنانہ مکان کی پاسبان، محلدار
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محل صرف:۔ کسی لفظ، محاورہ، مثل وغیرہ
کے استعمال کی جگہ یعنی فلاں لفظ کیسے بولتے ہیں۔
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ تم کیا پڑھے لکھے آدمی ہو کہ ایسے
معمولی لفظ کا محل صرف نہیں جانتے کہ کیا ہے۔

محل کی بولی، محل کی زبان:۔ امرا اور
سلاطین کی بیگمات کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صرف
محل کی زبان بولا کرتے ہیں۔ اسی جگہ بیگمات کی
زبان زیادہ بولتے ہیں۔

محلّل:۔ تحلیل کرنے والا، حل کر دینے والی چیز
گلا دینے والی چیز۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
محلل صفرا۔ یہ دوا محلل اور زود ہضم بھی ہے اس کے استعمال
سے سوجن جاتی رہتی ہے۔

محل نظر:۔ مقام فکر، جائے تامل
جائے اعتراض۔ فارسی ترکیب، صفت
فصیح، رائج۔

محلول:۔ حل کیا ہوا، حل کردہ شدہ، حل
کیا گیا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل صرف۔ اس معجون میں کچے موتی بھی محلول
کئے گئے ہیں اس لئے یہ بہت زیادہ مفرح
قلب ہے۔

محلّہ:۔ (بفتحتین و تشدید لام مفتوح) آبادی
کا کوئی مخصوص حصہ، آبادی کا علیحدہ حصہ۔
شہر کا کوئی حصہ، عربی، فصیح، رائج۔
جس جگہ رہتے ہیں جرأت ہم ترا اے چشم یار
وہ محلہ شہر میں مشہور بیماروں کا ہے — جرأت
محل صرف۔ یہ اپنی دھن میں ناکہ کی مسجد
پر چلے جاتے تھے آنکھ جھپکنے کی دیر نہ ہوئی تھی کہ
ایک نئے محلے میں پہنچے چو طرفہ سناٹا، ہو کا
عالم۔ (فسانہ آزاد)

محلّہ:۔ خاکروبوں کا علاقہ۔ اردو، خاکروبوں
کی اصطلاح۔

محلّہ:۔ پڑاؤ۔ فوج کے اترنے یا ٹھہرنے کی جگہ
ع سب چھاؤنی، جا محلے تباہ تھے — انیس
قول فیصل۔ اب ان معنوں میں قریب بہ متروک (فرہنگ آصفیہ)
ہے۔

محلہ اجڑ جانا:۔ جھاڑیاں تباہ ہو جانا۔ اردو
محاورہ، قریب بہ متروک۔
ع فوجیں ہوئیں تباہ محلے اجڑ گئے — انیس

محلہ خموشاں:۔ کنایتہً۔ قبرستان
مذکر۔
اک کوچۂ عافیت جہاں میں ہم نے
دیکھا تو محلہ خموشاں دیکھا — میر
قول فیصل۔ اب بیشتر لوگ اسی جگہ شہر خموشاں بولتے ہیں۔

محلہ دار:۔ محلہ کا چودھری، محلے میں بڑا آدمی، امیر محلہ۔ مذکر۔
جیسے گھر نہ بار میاں محلے دار (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ میر محلہ بولتے تھے
جو اب قریب بہ متروک ہے۔

محلہ دار:۔ خاکروب، مہتر، بھنگی۔ عوام کی
زبان (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محلہ دیکھنا:۔ محلہ کمانا، علاقے میں جا کر صفائی
کرنا۔ اردو فعل متعدی، خاکروبوں کی اصطلاح (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس جگہ محلہ کمانا زبانوں پر ہے۔

محلّی:۔ خواجہ سرا جو حرم سرائے سلطانی میں
رہتا ہے اور خدمت نظارت سے سرفراز ہوتا ہے
مخنث، مذکر۔ ناظر وہ نامرد یا مخنث آدمی جو بادشاہوں
کے محلوں میں آنے جانے کا مجاز ہوتا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب ان معنوں میں متروک ہے۔

محلّٰی:۔ آراستہ کیا ہوا۔ زیور پہنایا گیا، سجایا گیا۔
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محمّد:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح)
تعریف کیا گیا، سراہا گیا، حمد کیا گیا۔ عربی، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محمد:۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفٰے
کائنات عالم میں منتخب قبیلۂ بنی ہاشم کے چشم و چراغ
تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ اور والدہ
ماجدہ کا اسم گرامی جناب آمنہ تھا۔ پیغمبر اسلام
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے۔

آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے
بعض مسلمان ۲ر بعض ۸ر بعض ۹ر اور بعض
۱۲ ربیع الاول بتاتے ہیں۔ لیکن جمہور علمائے
تشیع اور بعض علمائے اہل سنت ۱۷ ربیع الاول
عام الفیل مطابق ۵۷۰ء کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے
صحیح سمجھتے ہیں۔ آپ کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی
مورخین کا کہنا ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی دونوں
ہاتھ زمین پر ٹیک کر تکبیر کہی۔ اور حمد خدا بجا لائے
شیخ محمد صبان کا بیان ہے کہ آپ مختون اور ناف
بریدہ پیدا ہوئے ہیں۔ اور پیدائش کے وقت
ایک ایسا نور آپ سے ساطع ہوا کہ ساری دنیا
روشن ہوگئی۔ نیز یہ کہ فارس کی وہ آگ جو ایک
ہزار سال سے متواتر روشن تھی وہ گل ہوگئی اور
ساوہ کا دریا خشک ہوگیا اور قصر کسریٰ میں ایسا
زلزلہ آیا کہ اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور بت
سر بسجود ہوگئے آپ کو آپ کی والدہ اور دو معزز
خاندانوں کی عورتوں ثوبیہ اور حلیمہ سعدیہ نے دودھ
پلایا۔ آپ کے والد کا انتقال اسی وقت ہوگیا
جب آپ بطن مادر میں تھے اور جب آپ کی عمر
۶ سال کی تھی تو آپکی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا
جب آپ کی عمر ۸ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا
جناب عبد المطلب نے انتقال فرمایا۔ جناب
عبد المطلب کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش
آپ کے چچا جناب ابو طالب نے اور چچی جناب
فاطمہ بنت اسد نے فرمائی۔

میدان تجارت میں پہلا قدم:۔ جب
آپ کی عمر ۹ سال کی ہوئی تو آپ ابو طالب کے
ساتھ پہلی بار ارادۂ شام نکلے۔ بصرے کے
چھ میل اس طرف جب قریۂ کفر - میں پہنچے اور
بحیرہ راہب میں اترے تو ایک عیسائی راہب نے
کہا کہ جانتے مذہبی کتابوں میں جو نقشہ بتایا گیا ہے
اس کی رو سے یہ شخص سید المرسلین ہوگا۔ اسے
ابو طالب اسے یہودیوں کے شر سے بچانا۔

آپ کی شادی:۔ جب آپ کی عمر ۲۵
سال ہوئی اور آپ کے حسن سیرت، راست بازی
صدق اور دیانت کی عام شہرت ہوگئی تو جناب
خدیجہ بنت خویلد نے جو انتہائی خوش اخلاق،
پاکیزہ نفس اور خاندان قریش میں سب سے زیادہ
دولت مند تھیں اپنی شادی کا پیغام ایسے حال
میں بھجوایا جب کہ آپ کی عمر ۴۰ سال کی تھی پیغام
عقد منظور ہوا اور جناب ابو طالب نے نکاح پڑھا

کوہ حرا میں عبادت گزاری:۔ ۴۰ سال
کی عمر میں آپ نے کوہ حرا کو جسے جبل نور بھی کہتے ہیں
اپنی عبادت گزاری کی منزل قرار دیا اور اس
کے ایک غار میں بیٹھ کر جس کی لمبائی چار ہاتھ اور
چوڑائی ڈیڑھ ہاتھ تھی عبادت کرتے اور خانۂ کعبہ
کو دیکھ کر لذت محسوس کرتے تھے۔ یوں تو اکثر دو دو چار
چار شبانہ روز وہاں رہا کرتے لیکن ماہ رمضان
سارے کا سارا وہیں گزارتے۔

بعثت:۔ آپ بعثت سے قبل عوام الناس
کی طرف سے "امین" کا خطاب پا چکے تھے۔ ۴۰ سال
کی عمر میں خدا نے آپ کو مبعوث برسالت کیا
۲۷ رجب کو جب کہ آپ غار حرا میں مشغول عبادت
تھے جبرئیل نے نوید بعثت سنائی اور اقرأ
باسم ربک سے قرآن مجید کا آغاز کیا پھر
وضو کی ترکیب بتائی۔ نماز کے اصول سکھائے حضرت
نے نماز پڑھنی شروع کی۔ حضرت خدیجہ اور حضرت
علیؑ نے اظہار ایمان کے بعد آنحضرت کے ہمراہ
نماز جماعت ادا کی۔ سنہ ۲ بعثت کی ۲۷ رجب
کو ام ہانی کے گھر سے جو کہ میں صفا اور مروہ کے
درمیان واقع ہے آپ کو معراج ہوئی میرے نزدیک
واقعۂ معراج ہجرت کے بعد کا نہیں ہے کیونکہ جس
سورہ میں اس کی تفصیل ہے وہ مکی ہے۔

اعلان رسالت و وزارت:۔ بعثت
کے بعد سے آپ نے تین سال تک نہایت رازداری
اور پوشیدگی کے ساتھ فرائض کی ادائیگی فرمائی
اس کے بعد حکم خدا آیا کہ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے
اسے واشگاف لفظوں میں بلند دلی تک پہنچا دو
اور دیکھو سب سے پہلے اپنے قبیلے اور قوم والوں
کو راہ راست پر لاؤ۔ پیغمبر نے ابو طالب کے گھر
یا کوہ صفا پر چالیس افراد خاندان کی دعوت کی
جب سب جمع ہوئے تو فرمایا کہ میں تمہارے لئے
ایسا دین لایا ہوں کہ جو تمہاری اخروی نجات کا
ضامن ہے۔ یہ سن کر لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے اور
پیغمبر اسلام کو تبلیغ کا موقع نہ ملا آپ نے دوسرے
دن پھر دعوت کا انتظام کیا اور کھانے سے فراغت
کے بعد فرمایا کہ میں دنیا و آخرت کی بہتری تمہارے
لئے لایا ہوں تم میں کون ایسا ہے جو تبلیغ خداوندی
میں میری مدد کرے اور میرا بھائی اور وزیر بن کر
خوشنودی خدا کا مالک بن جائے اس ارشاد پر
کسی نے کان نہ دھرا البتہ علی ابن ابیطالبؑ
جن کی عمر اس وقت ۱۳ سال کی تھی اٹھ کھڑے
ہوئے اور عرض کی مولا اس فریضہ کا میں
حق دار ہوں۔ تعمیل حکم میں کوتاہی نہ کروں گا
آپ کی مدد کروں گا اور دشمنوں کی آنکھیں
نکال لوں گا۔ آپ نے تین بار دعوت نصرت
دی اور تفویض خلافت کا حوالہ دیا۔ مگر علیؑ

کو قریب بلایا سینے سے لگایا ان سے بیعت لیکر
انھیں اپنا خلیفہ مقرر کردیا۔ ملاحظہ ہو۔
طبری جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ تاریخ کامل۔ صفحہ ۲۲
ابو الفدا جلد ۱ صفحہ ۱۱۶ گبن جلد ۳ صفحہ ۴۹۹
کارلائل صفحہ ۶۱ ایرونگ صفحہ ۳۷ اوکلے صفحہ ۱۵
ڈیون پورٹ صفحہ ۵ حبیب السیر جلد ۱ صفحہ ۱۶
معالم جلد ۵ صفحہ ۱۰۵ وغیرہ۔

ہجرت حبشہ:۔ اعلان نبوت کے بعد
عرب کی زمین عرب کے آسمان یعنی اپنے
پرائے دشمن ہوگئے۔ ان دشمنوں میں ابوسفیان
ابوجہل اور ابولہب نمایاں تھے۔ آپ پر گندگی
ڈالنا اور ساحر و مجنون کہہ کر ستانا اپنا وطیرہ بنا
لیا تھا۔ اس قسم کے مصائب و آلام سے جب
آنحضرتؐ اور آپ کے پیرو دوچار ہوئے اور
آپ نے محسوس کر لیا کہ مسلمانوں کی حیثیت سے
مکہ میں زندگی کے ایام گذارنا مشکل ہیں تو ہجرت
حبشہ کا فیصلہ کرکے اپنے اصحاب کو ہجرت کا
حکم دیا چنانچہ ۵ بعثت میں گیارہ مردوں
اور عورتوں نے ہجرت کی اور حبش پہنچ
گئے۔ حبش کا بادشاہ نجاشی تھا جو نسطوری
فرقہ کا عیسائی تھا اس نے ان لوگوں کا
خیر مقدم کیا۔

رسول کریمؐ شعب ابوطالب میں:۔
محرم ۷ بعثت میں جناب ابوطالبؑ آنحضرتؐ
کو چالیس مسلمانوں سمیت اپنے شعب میں لے گئے
اور تین سال تک انھیں وہیں محفوظ رکھا
شعب جو اس خاندان کا موروثی درہ تھا اس
میں لے جانے کی وجہ یہ تھی کہ قریش نے آنحضرتؐ
کا مکمل بائیکاٹ کر دیا تھا۔ شعب میں جیسی
زندگی گزاری وہ ازحد تاسف انگیز ہے۔ تین
سال بعد ۱۰ بعثت میں پانچ قریشیوں کو
ترس آیا اور انھوں نے آنحضرتؐ کی مدد کرکے
انھیں آزاد کرایا یہ لوگ مکہ واپس آگئے اس
کے بعد ہی بعض حبشہ کے مہاجرین بھی آگئے۔

ہجرت مدینہ:۔ ۱۳ بعثت مطابق
۶۲۲ء میں حکم رسولؐ کے مطابق مسلمان چھپے
مدینہ جانے لگے اور وہاں پہنچ کر انھوں نے
اچھی منزل حاصل کرلی۔ قریش کو جب معلوم ہوا
کہ مدینہ میں اسلام زور پکڑ رہا ہے تو دارالندوہ
میں جمع ہوکر یہ سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے
کسی نے کہا محمدؐ کو ہمیں قتل کر دینا چاہیے۔ کسی
نے کہا جلاوطن کر دینا چاہیے۔ ابوجہل نے
کہا کہ مختلف قبائل کے لوگ جمع ہوکر یکبارگی
ان پر حملہ کرکے انھیں قتل کر دیں تاکہ قریش
خون بہا نہ لے سکیں۔ اس رائے پر بات
ٹھہر گئی اور سب نے مل کر آنحضرتؐ کے مکان کا
محاصرہ کر لیا۔ حکم الٰہی کے بموجب آپ نے حضرت
علیؑ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور ایک مٹھی
خاک لے کر گھر سے باہر نکلے اور ان کی آنکھوں
میں جھونکتے ہوئے اس طرح نکل گئے جیسے کفر
سے ایمان نکل جائے۔

علامہ شبلی لکھتے ہیں:۔
کہ یہ سخت خطرہ کا موقع تھا جناب امیرؑ
کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ کے قتل کا
ارادہ کر چکے ہیں اور آج رسول اللہ کا
بستر خواب قتل گاہ کی زمین ہے۔ لیکن
فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ فرش گل تھی
صبح ہوتے ہوتے دشمن داخل خانہ ہوئے
تو علیؑ کو سوتا ہوا پایا پوچھا محمدؐ کہاں ہیں؟
جواب دیا جہاں ہیں خدا کی امان میں ہیں۔
طبری میں ہے کہ علیؑ تلوار سونت کر کھڑے ہوگئے
اور سب گھر سے نکل بھاگے۔ احیاء العلوم غزالی
میں ہے کہ علیؑ کی حفاظت کے لیے خدا نے
جبرئیل اور میکائیل کو بھیجا تھا۔ دونوں ساری
رات علیؑ کی خوابگاہ کا پہرہ دیتے رہے۔

آنحضرتؐ یکم ربیع الاول ۱۳ بعثت یوم
پنجشنبہ بوقت شب ہجرت فرما کر صبح سے کچھ
پہلے ۲ ربیع الاول یوم جمعہ کو غار ثور میں پہنچے
(یہ غار مدینہ کی طرف مکے سے ایک گھنٹے کی
راہ پر ۲½ میل جنوب کو واقع ہے) یوم یکشنبہ
۴ ربیع الاول تک غار ثور میں رہے۔

حضرتؐ کا مقام قبا میں پہنچنا:۔
۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ بوقت دوپہر
آپ مقام قبا میں پہنچے جو مدینہ سے دو میل کے
فاصلے پر ایک پہاڑی ہے آپ کا ناقہ اس
مقام پر خود بخود پہنچ گیا۔ آپ کا ناقہ اس مقام
پر خود بخود ٹھہر گیا اور آگے نہ بڑھا وہاں کے
باشندوں نے جوش مسرت میں نعرہ تکبیر بلند کیا
آپ نے یہاں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی۔

مدینہ میں داخلہ:۔ مقام قبا میں چار
روز قیام کے بعد آپ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے
اور ۱۶ ربیع الاول یوم جمعہ داخل مدینہ
ہوگئے۔ محلہ بنی سالم میں نماز کا وقت آگیا آپ
نے نماز جمعہ پڑھی اور پڑھائی۔ یہ اسلام میں
سب سے پہلی نماز جمعہ تھی۔ یہ وہی جگہ ہے
جہاں اب مسجد نبوی واقع ہے۔

مسجد نبوی:۔ مدینہ میں داخلہ کے بعد

آپ نے سب سے پہلے ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جو کمال سادگی کے ساتھ تیار کی گئی اس کی زمین حضرت ابو ایوب انصاری نے خریدی۔ مزدور کی حیثیت سے دیگر اصحاب کے ساتھ آنحضرتؐ کام کرتے رہے مسجد کے ساتھ ساتھ حجرے بھی تیار کئے گئے اور ایک مسقف چبوترہ جسے "صفہ" کہتے تھے۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں نو مسلم ٹھہرائے جاتے تھے انھیں لوگوں کو اصحاب صفہ کہا جاتا تھا اور ان کی پرورش صدقہ وغیرہ سے کی جاتی تھی۔

نماز:۔ مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد نماز کی رکعتوں کی بھی مکمل تعیین کردی گئی یعنی پہلے مغرب کے علاوہ سب نمازیں دو رکعتی تھیں پھر سترہ رکعتیں معین کردی گئیں۔

سنہ ۱ ہجری کے اہم واقعات

اذان و اقامت:۔ سنہ ۱ ہجری میں جناب جبرئیل کی تعلیم کے مطابق اذان مقرر کی گئی جسے حضرت علیؑ نے حکم رسولؐ سے بلال کو تعلیم کردی اور وہ مستقل موذن قرار پائے۔

عقد مواخات:۔ ہجرت کے ۵ یا ۸ ماہ بعد مہاجرین مکہ کی دلبستگی کے لئے آنحضرتؐ نے پچاس مہاجرین و انصار میں باہمی اخوت (بھائی چارہ) قائم کردیا جس طرح ایک بار سب مکہ میں کر چکے تھے تاریخ خمیس اور ریاض النضرۃ میں ہے کہ حضرت ابوبکر کو عمر کا، طلحہ کو زبیر کا، عثمان کو عبدالرحمٰن کا، حمزہ کو ابن حارثہ کا اور علیؑ کو خود اپنا بھائی بنایا تھا۔ علامہ شبلی کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ نے اتحاد مذاق طبیعت اور فطرت کے لحاظ سے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا۔ مذاق نبوت کا اتحاد فطرت امامت ہی سے ہو سکتا تھا اس لئے آنحضرتؐ نے ہر مرتبہ اپنا بھائی علیؑ کو ہی منتخب فرمایا یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ علیؑ سے فرمایا کرتے تھے انت اخی فی الدنیا والآخرۃ۔

سنہ ۲ ہجری:۔ جناب سیدہؑ کا نکاح۔ ۱۵ رجب سنہ ۲ ہجری کو جناب سیدہ کا عقد حضرت علی علیہ السلام سے ہوا اور ۱۹ ذی الحجہ کو آپ کی رخصتی ہوئی۔

تحویل کعبہ:۔ ماہ شعبان سنہ ۲ ہجری میں بیت المقدس کی طرف سے قبلہ کا رخ کعبہ کی طرف موڑ دیا گیا قبلہ چونکہ عالم نماز میں بدلا گیا اس لئے آنحضرت کا ساتھ حضرت علیؑ کے سوا کسی نے نہ دیا کیونکہ حضرت علیؑ آنحضرتؐ کے ہر قول کو اور ہر فعل کو حکم خدا سمجھتے تھے۔

جہاد:۔ جب قریش کو معلوم ہوا کہ رسول اسلام بخیر وخوبی مدینہ پہنچ گئے اور ان کا مذہب دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور دنیا اندھیر ہو گئی اور وہ مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ مل کر کوشش کرنے لگے کہ اس بڑھتی ہوئی طاقت کو کچل دیں۔ اس کے نتیجے میں حضرتؐ کو مشرکین قریش اور یہودیوں کے ساتھ بہت سی دفاعی لڑائیاں لڑنا پڑیں جن میں سے اہم موقعوں پر حضرت خود فوج اسلام کے ساتھ تشریف لے گئے ایسی مہموں کو غزوہ کہتے ہیں اور جن موقعوں پر آپ اصحاب میں سے کسی کو فوج کا سردار بنا کر بھیج دیا کرتے تھے ان کو "سریہ" کہا جاتا ہے۔ غزوات کی مجموعی تعداد ۲۶ ہے جن میں بدر، احد، خندق، خیبر اور حنین بہت مشہور ہیں اور سریوں کی تعداد ۳۶ جن میں سب سے مشہور "موتہ" ہے جس میں حضرت جعفر طیار شہید ہوئے۔

جنگ بدر:۔ مدینہ منورہ سے تقریباً اسی میل پر بدر ایک گاؤں تھا۔ مدینہ میں خبر پہنچی کہ قریش بڑی آمادگی کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں اور سننے میں آیا کہ ابوسفیان جس کا ہزاروں کے ساتھ ہزار آدمیوں کے قافلے کے ہمراہ شام سے اسباب تجارت لا رہا ہے اس طرح سے مسلمان دونوں طرف سے دشمنوں میں گھر جائیں گے۔

حضرت رسول خدا ۳۱۳ ہمراہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور مقام بدر پر جا اترے۔ قریش نو سو پچاس (۹۵۰) آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ ابوسفیان سے ملنے کو روانہ ہوئے۔ لڑائی ہوئی۔ خدا نے مسلمانوں کو مدد دی جس سے یہ فتحیاب ہوئے ستر (۷۰) کفار مارے گئے۔ ستر (۷۰) ہی اسیر ہوئے چھتیس کافروں کو حضرت علیؑ نے قتل کیا۔ اس لڑائی میں ابوجہل اور اس کا بھائی عاص۔ عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ۔ نیز اسلام کے بہت بڑے دشمن مارے گئے۔ اس پہلی اسلامی جنگ کے علمبردار حضرت علیؑ تھے۔

یہ جنگ ماہ رمضان سنہ ۲ ہجری میں واقع ہوئی۔ اسی سنہ ۲ ہجری میں روزے فرض کئے گئے اور عید الفطر کے احکام نازل ہوئے۔

سنہ ۳ھ کے اہم واقعات

جنگ احد:- جنگ بدر کا بدلہ لینے کے لئے ابوسفیان نے تین ہزار کی فوج سے مدینہ پر چڑھائی کی ایک حصہ کا عکرمہ ابن ابی جہل اور دوسرے کا خالد بن ولید سردار تھا۔ آنحضرت کے ساتھ پورے ایک ہزار آدمی بھی نہ تھے۔ "احد" پر لڑائی ہوئی جو مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آنحضرت نے مسلمانوں کو تاکید کر دی تھی کہ کامیابی کے بعد بھی پشت کے تیر اندازوں کا دستہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے۔ مسلمانوں کو فتح ہونے کو ہی تھی کہ تیر اندازوں کا دستہ جنگ کی ممانعت تھی خلاف حکم خدا و رسول مال غنیمت کے لالچ میں اپنی جگہ سے ہٹ گیا جس کے نتیجہ میں فتح و کامرانی شکست و نامرادی میں بدل گئی۔ حضرت حمزہ اسد اللہ شہید ہو گئے۔ میدان میں بھگدڑ پڑ گئی۔ بڑے بڑے مدعیان شجاعت سرپا ؤں رکھ کر بھاگے اور کسی نے رسول اسلام کی طرف توجہ نہ دی۔ کسی شخص نے گوپھنہ میں رکھ کر آنحضرت کی طرف ایک پتھر مارا جس کی وجہ سے آپ کے دو دانت شہید ہو گئے اور پیشانی مبارک مجروح ہو گئی۔ تلواروں کے ستر زخم بھی آئے اور آپ ایک گڑھے میں گر پڑے۔ جب سب بھاگ رہے تھے حضرت علی محو جہاد تھے اور تحفظ رسالت بھی کر رہے تھے بالآخر کفار کو ہٹا کر آنحضرت کو اٹھا لائے رات ہو چکی تھی دوسرے دن صبح کے وقت روانگی ہوئی۔ اس جنگ میں ستر مسلمان مارے گئے اور ستر ہی مسلمان زخمی ہوئے اور کفار صرف تیس قتل ہوئے جن میں بارہ کافر علی کے قتل کئے ہوئے تھے۔ اس جنگ میں بھی علمبرداری کا عہدہ شرف حضرت علی ہی کے سپرد تھا۔ مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت علی محو جنگ رہے آپ کے جسم پر سولہ ضربیں لگیں اور آپ کا ایک ہاتھ ٹوٹ گیا تھا آپ کاری زخمی ہونے کے باوجود تلوار چلاتے اور دشمن کی صفوں کو الٹتے جاتے تھے۔ اسی دوران میں آنحضرت نے فرمایا یا علی تم کیوں نہیں چلے گئے عرض کی مولا کیا ایمان کے بعد کفر اختیار کروں مجھے تو آپ پر قربان ہونا ہے۔ اسی موقعہ پر حضرت علی کی تلوار ٹوٹ گئی تھی اور ذوالفقار دستیاب ہوئی تھی۔ "ناد علی" کا نزول بھی ایک روایت کی بنا پر اسی جنگ میں ہوا تھا۔

کتب تواریخ میں ہے کہ دشمنان اسلام کی عورتوں نے مسلم اموات کے ساتھ قابل نفرت سلوک کیا۔ امیر معاویہ کی ماں نے مسلمان لاشوں کے ناک اور کان کاٹ لئے اور ان کا ہار بنا کر گلے میں ڈالا۔ اور حضرت حمزہ کا جگر نکال کر چبایا اسی لئے امیر معاویہ "ہندہ" کو جگر خوارہ کہتے ہیں۔

علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو تمام مدینہ ماتم کدہ تھا۔ آپ جس طرف سے گزرتے تھے گھروں سے ماتم کی آوازیں آتی تھیں۔ آپ کو عبرت ہوئی کہ سب کے عزیز و اقارب ماتم داری کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور حمزہ کا کوئی نوحہ خواں نہیں۔ رقت کے جوش میں آپ کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ "اما حمزۃ فلا بواکی لہ" افسوس حمزہ کا رونے والا کوئی نہیں۔ انصار نے یہ الفاظ سنے تو تڑپ اٹھے سب نے جا کر اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ دولت کدہ پر جا کر حضرت حمزہ کا ماتم کریں۔ آنحضرت نے دیکھا تو دروازے پر پردہ نشینوں کی بھیڑ تھی اور حمزہ کا ماتم بلند تھا ان کے حق میں دعائے خیر کی اور فرمایا کہ میں تمہاری ہمدردی کا شکر گزار ہوں۔

(سیرت النبی جلد اول صفحہ ۲۸۲)

یہ جنگ روز شنبہ ۱۵/ شوال ۳ھ ہجری میں واقع ہوئی ہے۔ اسی سن میں حضرت امام حسین پیدا ہوئے۔ اور غزوہ حمراء الاسد کیلئے آپ روانہ ہوئے۔ حضرت علی علمبردار تھے۔

سنہ ۴ھ کے اہم واقعات:- محرم سنہ ۴ھ میں بنی اسد نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا جسے دور کرنے کیلئے آپ نے ابو سلمہ کو بھیجا انہوں نے دشمنوں کو بھگا دیا۔ پھر سفیان بن خالد نے حملہ کا ارادہ کیا جس کے مقابلہ کے لئے عبداللہ بن انیس بھیجے گئے۔ واقعہ بیر معونہ غزوہ بنی نضیر اور غزوہ ذات الرقاع بھی اسی سن میں ہوا۔

سنہ ۵ھ کے اہم واقعات

جنگ خندق:- اس جنگ کو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں یہ جنگ ذیقعدہ ۵ھ میں واقع ہوئی۔ اسی جنگ میں عمرو ابن عبدود جیسا مشہور پہلوان حضرت علی کے ہاتھوں قتل ہوا۔

اس کی تفصیل کے متعلق ارباب تواریخ لکھتے ہیں کہ مدینے سے نکالے ہوئے بنی نضیر کے یہودی جو خیبر میں سکونت پذیر تھے وہ شب و روز مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لئے اسکیمیں بنایا کرتے تھے وہ چاہتے تھے کہ کوئی ایسی شکل ہو جائے کہ مسلمانوں کا تخم تک نہ رہے چنانچہ ان میں سے کچھ لوگ مکہ چلے گئے اور ابوسفیان کو ملا کر بنی غطفان اور قبیلے

رشتۂ اخوت قائم کیا اور ایک معاہدہ میں یہ طے کیا کہ ہر قبیلہ کے سورما اکٹھا ہو کر مدینہ پر حملہ کریں تاکہ اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کا قلع قمع ہو جائے اسکیم مکمل ہونے کے بعد اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ابو سفیان چار ہزار کا لشکر لے کر مکہ سے نکلا اور یہود کے دیگر قبائل نے چھ ہزار کے لشکر سے پیشقدمی کی۔ غرض کہ دس ہزار کے لشکر نے مدینے پر حملہ کر دیا۔

آنحضرتؐ کو اس حملہ کی اطلاع پہلے ہی ہو چکی تھی اسی لئے آپ نے مدینہ سے نکل کر کوہ سلع کو پشت پر لے لیا اور جناب سلمان فارسی کی رائے سے پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق کھدوائی اور خود بھی خندق کھودنے میں کمال جانفشانی کے ساتھ لگے رہے۔ اس جنگ میں اندرونی خلفشار اور منافقوں کی ریشہ دوانیاں بھی جاری رہیں۔

خندق کی کھدائی کا کام چھ روز جاری رہا۔ خندق تیار ہوئی ہی تھی کہ کفار کا لشکر عظیم آپہنچا۔ لشکر کی کثرت دیکھ کر مسلمانوں کے اوسان خطا ہونے لگے کفار یہ ہمت تو نہ کر سکے کہ دفعتاً حملہ کر کے مسلمانوں کو تباہ کر دیتے لیکن اکا دکا خندق پار کرنے کی کوشش کرتا رہا اور یہ سلسلہ بیس روز تک جاری رہا ایک دن عمر بن عبدود جو عرب میں ایک ہزار بہادروں کے برابر مانا جاتا تھا۔ خندق پھاند کر لشکر اسلام تک آپہنچا اور ھل من مبارز کی صدا دی۔ عمر بن عبدود کی آواز سنتے ہی عمر بن خطاب نے کہا یہ تو ایک ہزار قزاقوں کا اکیلے ہی مقابلہ کرتا ہے یعنی بہت ہی بڑا بہادر ہے۔ یہ سن کر مسلمانوں کے رہے سہے ہوش بھی جاتے رہے پیغمبر اسلام نے اس کی صدائے مبارزت پر لشکر اسلام کو مخاطب کر کے مقابلے کی ہمت دلائی لیکن ایک نوجوان بہادر کے علاوہ کوئی نہ سنبھلا۔ تاریخ خمیس روضۃ الصفا اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ تین مرتبہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو مقابلے کے لئے نکلنے کی دعوت دی۔ مگر حضرت علیؑ کے سوا کوئی نہ بولا۔ تیسری مرتبہ آپ نے علیؑ سے کہا کہ یہ عمر بن عبدود ہے آپ نے عرض کی میں بھی علی ابن ابیطالب ہوں۔ آنحضرتؐ نے حضرت علی کو میدان میں جانے کے لئے سجایا۔ اپنی زرہ پہنائی، اپنی تلوار کمر میں حمائل کی اپنا عمامہ اپنے ہاتھوں سے علیؑ کے سر پر باندھا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی خدایا جنگ بدر میں عبیدہ کو جنگ احد میں حمزہ کو دے چکا ہوں پالنے والے اب میرے پاس صرف علیؑ رہ گئے ہیں مالک ایسا نہ ہو کہ آج ان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں دعا کے بعد علیؑ کو پیادہ روانہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ کہا آج کلِ ایمان کلِ کفر کے مقابلہ میں جا رہا ہے۔

(حیاۃ الحیوان جلد ۱ صفحہ ۲۲۰ سیرۃ محمدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۴)

الغرض آپ روانہ ہو کر عمر کے مقابلے پر پہنچے علامہ شبلی کا کہنا ہے کہ حضرت علیؑ نے عمرو سے پوچھا کہ کیا واقعاً تیرا یہ قول ہے کہ میدان جنگ میں اپنے مقابل کی تین باتوں میں سے ایک بات ضرور قبول کرتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے کہا اچھا اسلام قبول کر اس نے کہا ناممکن ہے۔ آپ نے کہا۔ اچھا میدان سے واپس جا۔ کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمایا۔ اچھا اتر آ۔ مجھ سے نبرد آزما ہو۔ وہ اتر پڑا لیکن کہنے لگا مجھے امید نہ تھی کہ آسمان کے نیچے کوئی شخص بھی مجھ سے یہ کہہ سکتا ہے جو تم کہہ رہے ہو مگر دیکھو میں تمہاری جان لینا نہیں چاہتا ہوں۔ غرض جنگ شروع ہو گئی اور ستر واروں کی نوبت آگئی بالآخر اس کی تلوار علیؑ کی سپر کاٹتی ہوئی سر تک پہنچی علیؑ نے جو سنبھل کر ہاتھ مارا تو عمر بن عبدود زمین پر لوٹنے لگا۔ مسلمانوں کو اس دست بدست لڑائی کی بڑی فکر تھی ہر ایک دعائیں مانگ رہا تھا۔ جب عمرو سے حضرت علی لڑ رہے تھے تو خاک اس قدر اڑ رہی تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا گرد و غبار میں ہاتھوں کی صفائی تو نظر نہ آئی ہاں تکبیر کی آواز سن کر مسلمان سمجھے کہ علیؑ نے فتح پائی۔ عمر ابن عبدود تو مارا گیا اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر بھاگ نکلے خبر فتح جب حضرت تک پہنچی تو آپ خوشی سے باغ باغ ہو گئے اسلام کے تحفظ اور علیؑ کی سلامتی کی مسرت میں آپ نے فرمایا۔ آج علیؑ کی ایک ضربت ثقلین کی عبادت سے بہتر ہے۔

بعض کتب میں ہے کہ عمرو بن عبدود کے سینے پر چڑھ کر حضرت علیؑ اس کا سر کاٹنا ہی چاہتے تھے کہ اس نے چہرۂ اقدس پر لعاب دہن سے بے ادبی کی حضرت کو غصہ آگیا آپ یہ سوچ کر فوراً سینے سے اتر آئے کہ کار خدا میں جذبۂ نفس بھی شامل ہو رہا تھا جب غصہ فرو ہوا تب سر کاٹا اور زرہ اتارے بغیر حضرت رسالتمآبؐ میں جا پہنچے آنحضرتؐ نے علیؑ کو سینے سے لگا لیا۔

جبرئیل نے بروایت سلیمان قندوزی آسمان سے اتر کر تحفۂ عنایت کیا جس میں سبز رنگ کا رومال تھا اور اس پر علیؑ ولی اللہ لکھا تھا۔

غزوۂ بنی مصطلق اور واقعۂ افک بھی اسی ہجری کا میں ہوا اسی سنہ ۵ھ میں بنی قریظہ، سریۂ سیف البحر غزوۂ بنی لحیان بھی واقع ہوئی ہے۔ اور تیمم کا حکم بھی نازل ہوا ہے اور بقول بعض علماء حج بھی اسی سنہ ۵ھ میں بموقع جنگ خندق آنحضرت نے خود اذان میں "حی علی خیر العمل" کا حکم دیا۔

(کبریت احمر بحاشیہ الموافقت، و الجواہر جلد ا صفحہ ... و مسلم ترجمہ مسلم صفحہ ... و کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۶۳)

صلح حدیبیہ اور اسلام کا دور جدید

سنہ ۶ ہجری

ذیقعدہ ۶ھ میں آنحضرت حج کے ارادے سے مکہ کی طرف چلے قریش کو خبر ہوئی تو جانے سے روکا حضرت ایک کنوئیں پر جس کا نام ... تھا رک گئے اور صحابہ سے جاں نثاری کی بیعت لی اسی کو بیعت الرضوان کہتے ہیں۔ اور بیعت کرنے والوں کو اصحاب شجرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے قریش کے ایلچی عروہ نے کہا کہ مسلمان حج سے باز آئیں اور یہ بھی کہا کہ میں آپ کے ہمراہ ایسے لوگ دیکھ رہا ہوں جو اوباش ہیں اور جنگ سے بھاگ نکلیں گے۔ آنحضرت نے اس سلسلہ میں مصالحت کی کوشش کی تاکہ حج کرنے دیا جائے آخر میں عمرو قریش کی جانب سے پیغام صلح لایا اور حضرت نے صلح کرلی صلحنامہ حضرت علی نے لکھا۔ طرفین سے شرائط طے ہو گئیں

اس صلح کے بعد قریش کھلے مسلمان ہونے لگے اور مکہ میں بلا مزاحمت قرآن پڑھا جانے لگا کیونکہ امن قائم ہو گیا اور رسول کا نام لینا جرم نہ رہا ایک دوسرے سے ملنے لگے اور اسلام کا نیا دور شروع ہو گیا۔ تاریخ اسلام احسان اللہ

عباسی میں ہے کہ حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے راہ میں سورۂ فتح نازل ہوا اسی سال غزوۂ ذی قرد، سریۂ دومۃ الجندل، سریۂ فدک حضرت ابو وادی القریٰ وغیرہ واقع ہوئے ہیں۔

سنہ ۷ ہجری

جنگ خیبر — خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً چھیاسی میل کے فاصلہ پر یہودیوں کی بستی تھی اس کے باشندے یوں ہی اسلام کے عروج و اقبال سے جلتے تھے۔ یہ سمجھتے تھے کہ مدینہ میں جلاوطن یہودی نے ان سے مل کر ان کے حوصلے بلند کر دیئے انہوں نے بنی اسد اور بنی غطفان کے ساتھ مل کر مدینہ پر دھاوا کر دینا اور برباد کر دینے کا منصوبہ بنایا اور اس کے لئے مکمل فوجی تیاری کرلی۔ جب آنحضرت کو ان کے عزم و ارادہ کی خبر ہوئی تو آپ ماہ محرم ۷ ہجری میں چودہ سو پیدل اور دو سو سوار لیکر فتنہ کو فرو کرنے کیلئے مدینہ سے برآمد ہوئے اور خیبر میں پہونچ کر قلعہ بندی کرلی اور مسلمان انہیں محاصرہ کا لشکر ان سے مسلسل لڑاتے رہے لیکن قلعہ قموص فتح نہ ہو سکا۔ مختلف بزرگ اصحاب جا کے ناکام آئے فوج سپہ سالار کو بزدل کہتی رہی اور سپہ سالار نے فوج کو ڈرپوک قرار دیا۔ ان حالات کے دیکھتے ہوئے آنحضرت نے فرمایا کل میں علم ایسے بہادر کو دوں گا جو مرد ہوگا اور بڑھ بڑھ کر حملے کرنے والا ہوگا اور کسی حال میں بھی میدان جنگ سے نہ بھاگے گا وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہوں گے اور وہ اس وقت تک میدان سے نہ پلٹے گا جب تک خداوند عالم اس کے دونوں ہاتھوں پر فتح نہ دیدے گا۔

پیغمبر اسلام کے اس فرمانے سے اہل اسلام میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو گئی اور ہر ایک کے دل میں یہ امنگ آموجود ہوئی کہ کل علم اسلام کسی صورت سے مجھ کو ہی ملنا چاہیے۔ مورخ کا بیان ہے کہ تمام اصحاب نے رات بڑی بے چینی سے گذاری اور علی الصباح اپنے کو آنحضرت کے سامنے پیش کیا اصحاب کو اگرچہ توقع نہ تھی لیکن تمنائے ہوئے شوق کا تقاضا تھا کہ علی کو آواز دی جائے کہ ناگاہ زبان رسالت سے "این علی ابن ابیطالب" کی آواز بلند ہوئی لوگوں نے کہا حضور وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں حکم ہوا کہ جا کر کہو کہ رسول خدا بلاتے ہیں پیغامبر نے آواز رسالت گوش امیرالمومنین میں پہنچائی اور آپ اٹھ بیٹھے۔ اصحاب کے کندھوں کا سہارا لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے علی کا سر اپنے زانو پر رکھا اور بخار اتر گیا لعاب دہن لگایا آشوب چشم جاتا رہا۔ حکم ہوا کہ میدان جنگ میں جاؤ اور قلعہ قموص کو فتح کرو علی روانہ ہوئے ہی پوچھا حضور کب واپس ہوں فرمایا جب تک فتح نہ ہو۔

علم لیکر پاکر میدان میں پہونچے، پتھر پر علم نصب کیا ایک یہودی نے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے فرمایا علی ابن ابی طالب اس نے انہوں سے کہا کہ توریت کی قسم یہ شخص ضرور فتح کرے گا کیونکہ اس فاتح کے جو صفات توریت میں بیان کئے گئے ہیں بالکل درست ہیں الغرض حضرت علی کے مقابلہ کیلئے لوگ نکلنے لگے اور قضا کے گھاٹ اترنے لگے سب سے پہلے حارث سے زور آزمائی ہوئی اور ایک دو وار کے رد و بدل کے بعد وہ واصل جہنم ہو گیا۔ حارث چونکہ مرحب کا بھائی تھا اس لئے مرحب جوش

میں آ کر رجز پڑھتے ہوئے آپ پر حملہ کیا آپ نے اس کے تین بھالے والے نیزے کے وار کو رد کر کے ذوالفقار کا ایسا وار کیا کہ اس سے آہنی خود سر اور سینے تک دو ٹکڑے ہو گئے۔ مرحب کے مرنے سے اگرچہ ہمتیں ختم ہو گئی تھیں لیکن جنگ جاری رہی اور عنتر، ربیع، یاسر جیسے پہلوان میدان میں آتے رہے اور موت کے گھاٹ اترتے رہے آخر میں بھگدڑ مچ گئی۔ مورخین کا بیان ہے کہ دوران جنگ میں ایک شخص نے آپ کے دست مبارک پر ایک ایسا حملہ کیا کہ سپر چھوٹ کر زمین پر گر گئی اور ایک دوسرا یہودی اسے لے بھاگا۔ حضرت کو جلال آ گیا آپ آگے بڑھے اور قلعۂ خیبر کے آہنی در پر اپنا ہاتھ رکھ کر زور سے دبایا آپ کی انگلیاں اس کی چوکھٹ میں اس طرح در آئیں جیسے موم میں لوہا در آتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے جھٹکا دیا اور خیبر کے قلعہ کا وہ دروازہ جسے چالیس آدمی حرکت نہ دے سکتے تھے جس کا وزن بروایت معارج النبوۃ آٹھ سو من اور بروایت روضۃ الصفا تین ہزار من تھا اکھڑ کر آپ کے ہاتھ میں آ گیا آپ کے اس جھٹکے سے قلعہ میں زلزلہ آ گیا اور صفیہ بنت حی بن اخطب منہ کے بل زمین پر گر پڑی۔

چونکہ یہ عمل انسانی طاقت سے باہر تھا اس لئے آپ نے فرمایا میں نے در قلعہ خیبر کو قوت ربانی سے اکھاڑا ہے اس کے بعد آپ نے اسے سپر بنا کر جنگ کی اور اسی در کو پل بنا کر لشکر اسلام کو اس پار اتار دیا

و معارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ جب مکمل فتح کے بعد آپ واپس تشریف لائے تو پیغمبر اسلام آپ کے استقبال کے لئے نکلے اور علیؑ کو سینے سے لگا کر پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے علیؑ خدا اور رسول، جبرئیل و میکائیل غرض کہ فرشتے تم سے راضی و خوش ہیں۔ علامہ شیخ قندوزی کتاب ینابیع المودۃ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اے علیؑ المتقین خدا نے وہ فضیلت دی ہے کہ اگر میں اسے بیان کر دوں تو لوگ تمہاری خاک قدم بطور تبرک اٹھا کر رکھیں۔ تاریخ میں ہے کہ فتح خیبر کے دن حضور کو دوہری خوشی ہوئی تھی ایک فتح خیبر کی دوسری حبش سے مراجعت جعفر طیار کی۔ تاریخ میں مرقوم ہے کہ اسی موقع پر زینب بنت حارث نامی نے آنحضرتؐ کو بھنے ہوئے گوشت میں زہر دیا تھا اور اسی جنگ سے واپسی میں بمقام صہبا رجعت شمس ہوئی تھی۔ (شواہد النبوۃ صفحہ [illegible])

حصول فدک:- فدک نواح خیبر میں ایک قریہ ہے فتح خیبر کے بعد آنحضرت نے علیؑ کو فدک والوں کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ انہیں دعوت اسلام دے کر مسلمان کریں ان لوگوں نے اس بات پر صلح کرنی چاہی کہ نصف زمین آنحضرت کو دیدیں اور نصف پر خود قابض رہیں۔ حضرت نے اسے منظور فرما لیا۔

طبری جلد ۳ صفحہ ۹۵ میں ہے کہ چونکہ یہ فدک بلا جنگ و جدال ملا تھا اس لئے آنحضرتؐ کا خالصہ قرار پایا۔

در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۷۷ میں ہے کہ فدک کے قبضہ میں آتے ہی حکم خدا نازل ہوا۔۔ ۔۔ آپ قرابتدار کو حق دے دو۔ شرح مواقف کے صفحہ ۳۵ ، میں ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ زہراؑ کو بطور عطیہ فدک دے دیا۔

روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۲۷۷ معارج النبوۃ رکن ۴ صفحہ ۲۲۱ میں ہے کہ آنحضرت نے تحریری تصدیق نامہ یعنی بذریعہ دستاویز جائداد فدک جناب سیدہؑ کے نام ہبہ کر دی۔

اس سال یعنی ۷ھ ہجری میں مقام صہبا سے واپسی میں غزوہ علوی القریٰ واقع ہوا۔ یہودیوں سے لڑائی ہوئی اور بہت مال غنیمت ہاتھ آیا۔

۸ھ ہجری

منبر نبوی کی ابتداء:- اس سے پہلے آنحضرت کے لئے مسجد میں کوئی منبر نہ تھا اور ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کیلئے عائشہ انصاریہ نے تین درجے کا منبر اپنے رومی غلام سے جو نجاری کا کام جانتا تھا بنوا دیا۔

جنگ موتہ:- اسی مشہور جنگ کو کہتے ہیں جس میں اسلام کے تین سپہ سالار پے در پے شہید ہوئے ہیں جن میں نمایاں درجہ حضرت جعفر طیار کو حاصل تھا اس جنگ کا واقعہ یہ ہے کہ حضور صلعم نے اسلامی دعوت نامہ دیگر سلاطین اور رؤسا کی طرح شام کے حاکم عیسائی بصراوی شرجیل بن عمرو غسانی کے پاس بھیجا اس نے حضور کے قاصد حارث بن عمیر کو بمقام موتہ قتل کر دیا۔

چونکہ اس نے اسلام کی توہین کے ساتھ ساتھ دنیا کے بین الاقوامی قانون کے خلاف کیا تھا۔ لہذا آنحضرت نے تین ہزار کی فوج دیکر اپنے غلام زید کو روانہ کیا اور یہ پروگرام بنا دیا کہ جب یہ قتل ہو جائے تو جعفر طیار اور ان کے بعد عبداللہ ابن رواحہ علمبرداری کریں۔ جنگ میں پہونچ کر معلوم ہوا کہ مقابلہ کے لئے ایک لاکھ کا لشکر آیا ہے۔ حکم رسول تھا زید نے جنگ کی اور شہید ہو گئے۔ حضرت جعفر طیار نے علم سنبھالا اور انتہائی بے جگری اور بہادری کے ساتھ لڑنے لگے فوج میں ہلچل ڈالدی لیکن سینے پر نوّے زخم کھا کر تاب نہ لاسکے اور زمین پر آگرے۔ عبداللہ ابن رواحہ نے علم سنبھالا اور مشغول نبرد آزمائی ہوئے۔ بالآخر انہوں نے بھی شہادت پائی اور ایک بہادر نے علم سنبھالا کامیابی کے بعد مدینہ واپسی ہوئی۔ مسلمانوں خصوصاً آنحضرت کو اس جنگ میں تین سپہ سالاروں کے قتل ہونے کا سخت ملال تھا۔ جعفر طیار کے لئے آپ نے فرمایا خدا نے انھیں جنت میں پرواز کے لئے دو زمرد کے پر عطا کئے ہیں۔ مورخین کا کہنا ہے اسی لئے آپ کو جعفر طیار کہا جاتا ہے۔ یہ جنگ جمادی الاولیٰ سنہ ۸ ہجری میں واقع ہوئی ہے۔

ذات السلاسل :- آخر جمادی الآخر سنہ ۸ ہجری میں سریۂ ذات السلاسل پیش آیا ہوا ہے۔ آنحضرت نے تین سو سپاہیوں کے ساتھ عمرو عاص کو قبیلۂ قضاعہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے تو ابو عبیدہ بن جراح کو روانہ فرمایا انہوں نے کامیابی حاصل کی۔

فتح مکہ :- صلح حدیبیہ کی رو سے دس سال تک جنگ و جدل ممنوع ہونے کے باوجود قریش کے حلیف قبیلہ بنو بکر نے آنحضرت کے حلیف بنو خزاعہ پر چڑھائی کر دی اور قریش کی مدد سے انھیں تباہ و برباد کر ڈالا۔ بالآخر حالات سے مجبور ہو کر بنی خزاعہ نے آنحضرت سے مدد مانگی۔ آنحضرت نے دس ہزار افراد پر مشتمل لشکر تیار کر کے مکہ کا ارادہ کیا۔ ابوسفیان نے جب یہ تیاری دیکھی تو یہ درخواست پیش کرنے کے لئے کہ صلح نامہ حدیبیہ کی تجدید کر دی جائے۔ مدینہ آیا اور اپنی بیٹی ام حبیبہ زوجۂ رسول کے گھر گیا۔ انھوں نے یہ کہہ کر اسے بستر رسول سے ہٹا دیا کہ تو کافر اور مشرک ہے۔ پھر آنحضرت کے پاس گیا آپ نے خاموشی اختیار کی پھر حضرت علیؑ سے ملا انھوں نے بھی کوئی سہارا نہ دیا اس کے بعد مسجد میں تجدید صلح کا اعلان کر کے واپس چلا گیا۔ آنحضرت نے پوری توجہ کے ساتھ خفیہ تیاری کی اسکیم ماتحت آپ نے مکہ کی آمد و رفت مطلقاً بند کر دی تھی آپ کا خیال یہ تھا کہ اگر مکہ والوں کو قبل از وقت اطلاع مل جائے گی تو کامیابی مشکل ہو جائے گی مگر ایک مخلص صحابی حاطب ابن بلتعہ نے جن کے بچے مکہ میں تھے ایک عورت کے ذریعہ سے خط کا مکمل حال لکھ بھیجا وہ تو کہئے حضرت کو اطلاع مل گئی آپ نے علیؑ کو تعاقب میں بھیج کر خط برآمد کر لیا۔

الغرض آپ ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۸ھ کو غیر معروف راستوں سے اچانک مکہ پہنچے اور مکہ سے چار فرسخ کے فاصلے پر مرّ الظہران پر پڑاؤ ڈالا۔ لشکر کی کثرت کا چرچا ہو گیا ابوسفیان حضرت عباس کے مشورے سے مسلمان ہو گیا آنحضرت نے اس کے لئے یہ رعایت کر دی کہ جو اس کے گھر میں فتح مکہ کے موقع پر پناہ لے اسے چھوڑ دیا جائے۔ ابوسفیان مکہ واپس گیا اس نے آنحضرت کی طرف سے اعلان کر دیا کہ جو کوئی میرے یا ابوبکر کے مکان میں پناہ لے گا محفوظ رہے گا جو ہتھیار لگائے بغیر سامنے آئے گا اس پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے گا۔ اس کے بعد جنگ شروع ہوئی تھوڑی سی مزاحمت کے بعد مکہ پر قبضہ ہو گیا۔ سپہ سالار لشکر حضرت علیؑ تھے۔ آنحضرت ناقۂ قصویٰ پر سوار مکہ میں داخل ہوئے اور زبیر کے لگائے ہوئے اسلامی جھنڈے کے قریب جا کر اترے۔ خیمے نصب ہوئے آپ نے قریش سے فرمایا بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں۔ سب نے متفق اللفظ کہا آپ کریم ابن کریم ہیں ہمیں معاف فرمائیں آپ نے معافی دیدی اور آپ سات مرتبہ طواف کے بعد داخل کعبہ ہو گئے۔ اور ان تمام اصنام کو جو نیچے تھے اپنے ہاتھ سے توڑا اور اونچے اصنام کے توڑنے کے لئے حضرت علیؑ کو اپنے کندھے پر چڑھایا علیؑ نے تمام اصنام کو توڑ کر زمین پر پھینک دیا۔

مورخین کا بیان ہے کہ جس جگہ مہر نبوت تھی اور جہاں معراج کی شب خدا نے کتف رسول پر ہاتھ رکھا تھا۔ اسی جگہ علیؑ نے پاؤں رکھ کر بت شکنی کی۔ ان کا یہ بھی بیان ہے کہ حضرت علیؑ کو رسول نے اپنی پشت پر سوار کیا اور جبرئیل نے بت شکنی کے بعد اپنے ہاتھوں سے اتارا۔
(تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۹۶)

عجائب القصص صفحہ ۲۷۰ میں ہے کہ کعبہ میں

۴۰۰ بت تھے۔

دعوت بنی خزیمہ:- مکہ معظمہ فتح ہو جانے کے بعد آنحضرت نے چند افراد کو تبلیغ اسلام کے لئے بعض اطراف میں بھیجا جن میں خالد بن ولید بھی تھے۔

جنگ حنین:- حنین مکہ سے تین میل کے فاصلے پر طائف کی طرف ایک وادی کا نام ہے۔ فتح مکہ کی خبر سن کر بنی ہوازن، بنی ثقیف بنی سعد نے باہمی اجتماع میں فیصلہ کیا کہ سب مل کر مسلمانوں سے لڑیں انھوں نے اپنا سردار لشکر مالک ابن عوف نفری اور علمبردار "ابوجرول" کو قرار دیا اور وہ اپنے ہمراہ درید ابن صمہ نامی ۱۲۰ برس کا تجربہ کار سپاہی برائے مشورہ لے کر پانچ ہزار آدمیوں پر مشتمل لشکر سمیت حنین اور طائف کے درمیان مقام اوطاس پر جمع ہوگئے۔ جب آنحضرتؐ کو اس اجتماع کی اطلاع ملی تو آپ ۱۲ یا ۱۶ ہزار کا لشکر لے کر جس میں مکہ کے دو ہزار نومسلم بھی شامل تھے۔ ۶ر شوال سنہ ۸ھ کو دلدل پر سوار مکہ سے نکل پڑے حضرت علیؑ حسب معمول علمبردار لشکر تھے دشمن جو پہاڑوں میں چھپے ہوئے تھے نکل آئے اور تیروں نیزوں اور پتھروں سے ایسے حملے کئے کہ بزدلوں کی جان کے لالے پڑ گئے سب سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے کسی کو رسول خدا کی خبر نہ تھی وہ پکار رہے تھے۔ اے بیعت رضوان والو کہاں جا رہے ہو لیکن کوئی نہ سنتا تھا غرض کہ ایسی بھگدڑ مچی کہ اصولی جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی حضرت علیؑ، حضرت عباس ابن حارث، اور ابن مسعود کے علاوہ سب بھاگ گئے (سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۹) اس موقع پر ابوسفیان کہہ رہا تھا کہ ابھی کیا ہے مسلمان سمندر پار بھاگیں گے۔ اسی دوران دشمنوں نے آنحضرتؐ پر حملہ کر دیا جسے حضرت علیؑ جیسے جاں نثاروں نے رد کر دیا۔ حالات کی نزاکت کو دیکھ کر آنحضرتؐ خود لڑنے کے لئے آگے بڑھے مگر حضرت عباس نے گھوڑے کی لگام تھام لی اور مسلمانوں کو پکارا آپ کی آواز پر سو مسلمان واپس آگئے اور دشمن بھی سب کے سب مقابل ہوگئے گھمسان کی جنگ شروع ہوئی۔

ابوجرول علمبردار لشکر نے مقابل طلب کیا حضرت علیؑ علمبردار لشکر اسلام مقابلے میں تشریف لائے اور ایک ہی وار میں فنا کے گھاٹ اتار دیا مسلمانوں کے حوصلے بڑھے اور وہ کامیاب ہوگئے۔ سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ میں ہے کہ اس جنگ میں چار مسلمان اور ستر کافر قتل ہوئے جن میں سے ۴۰ کافر حضرت علیؑ کے ہاتھوں سے مارے گئے۔

اس کے بعد مقام اوطاس میں جنگ ہوئی اور وہاں بھی مسلمان کامیاب ہوئے ان دونوں جنگوں میں کافی مال غنیمت ہاتھ آیا۔ اوطاس میں آنحضرت کی رضاعی بہن اسماء بنت حلیمہ سعدیہ بھی ہاتھ آگئیں۔

حلیمہ سعدیہ کی سفارش:- جنگ حنین کی بچی ہوئی فوج طائف میں پناہ گزین ہوگئی آپ نے شوال سنہ ۸ ہجری میں اس کے محاصرے کا حکم دیا اور ۲۰ یوم تک محاصرہ جاری رہا اس کے بعد آپ نے محاصرہ اٹھا لیا اور مقام جعرانہ پر چلے گئے وہاں ۵ ذیقعدہ کو بنی ہوازن کی طرف سے درخواست آئی کہ ہم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہیں آپ ہماری عورتیں اور مال واپس کر دیجئے یہ بنی ہوازن کی سفارش میں جناب اسماء بنت حلیمہ سعدیہ جو آپ کی رضاعی بہن تھیں آئیں آنحضرت نے ان کی تعظیم کی اور سفارش منظور فرمائی۔

سنہ ۹ ہجری

فلس کی تباہی:- قبیلہ بنی طے (جس میں مشہور سخی حاتم طائی پیدا ہوا تھا)۔ فلس نامی بت کو پوجتا تھا۔ فتح مکہ کے کچھ دنوں بعد آنحضرت نے ڈیڑھ سو سواروں سمیت ربیع الاول سنہ ۹ھ میں اس کی طرف حضرت علیؑ کو بھیجا عدی ابن حاتم جو سردار قبیلہ تھا فرار ہوگیا۔ بہت سا مال غنیمت اور قیدی ہاتھ آیا حضرت علیؑ نے ان کا مال لشکر میں تقسیم فرما دیا اور عدی کی بہن یعنی حاتم طائی کی بیٹی سفانہ کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ آنحضرت کی خدمت میں پہنچایا اس نے شرافت خاندان کا حوالہ دے کر رحم کی درخواست کی آپ نے اسے آزاد کر دیا اور زاد سفر دے کر اس کو اس کے بھائی عدی کے پاس بھجوا دیا آپ کے اس حسن اخلاق سے عدی بہت متاثر ہوا اور سنہ ۱۰ھ میں آ کر مسلمان ہوگیا۔

غزوہ تبوک:- تبوک مدینہ اور دمشق کے درمیان ۱۲-۱۴ منزل پر تھا حضرت کو اطلاع ملی کہ نصاری شام نے ہرقل بادشاہ روم کی مدد سے چالیس ہزار فوج منگا کر مدینہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے

حفظ ماتقدم کے پیش نظر پیش قدمی کی مدینہ کا انتظام
حضرت علیؑ کے سپرد کیا اور تیس ہزار فوج لے کر شام
کی طرف روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت حضرت علیؑ
نے عرض کی مولا مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے
جاتے ہیں۔ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں
تم کو اسی طرح اپنا جانشین بنا کر جاؤں جس طرح
جناب موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو بنا کر جایا کرتے تھے
(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی)
اے علیؑ خدا کا حکم ہے کہ یا میں مدینہ میں رہوں یا تم رہو۔
(فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۳۸۷)
غرضکہ آپ روانہ ہو کر منزل تبوک تک پہنچے
آپ نے وہاں دشمنوں کا بیس یوم تک انتظار
کیا لیکن کوئی بھی مقابلے کے لئے نہیں آیا دوران
قیام میں اطراف و جوانب سے دعوت اسلام
کا سلسلہ جاری رہا آخر واپس تشریف لائے یہ
واقعہ رجب سنہ ۹ ہجری کا ہے۔

واقعہ عقبہ:۔ تبوک سے واپسی میں ایک
گھاٹی پڑتی تھی جس کا نام عقبہ ذی فتق تھا۔ یہ
گھاٹی سواری کے لئے انتہائی خطرناک تھی اندیشہ
یہ تھا کہ کہیں ناقہ کا پاؤں پھسل نہ جائے کہ حضرت
کو گزند پہنچے اس بنا پر منادی کرا دی گئی کہ جب تک
حضرت کا ناقہ گزر نہ جائے کوئی بھی گھاٹی کے قریب
نہ آئے۔ غرض کہ روانگی ہوئی حضرت سوار ہوئے
حذیفہ نے مہار پکڑی عمار ہنکاتے ہوئے روانہ
ہوئے یہ حضرات کہہ رہے تھے کہ نہایت پر امن
جا رہے ہیں ناگاہ بجلی چمکی اور ان کی نظر ۱۲-۱۳
سواروں پر پڑی جو چہروں کو کپڑے میں چھپائے
ہوئے تھے۔ حضرت نے فرمایا اے حذیفہ تم نے
پہچانا یہ منافق میری جان لینا چاہتے تھے پھر آپ
نے سب کے نام بتا دیئے اور کہا کسی سے کہنا نہ
ورنہ فساد ہو گا۔ روضۃ الاحباب میں ہے کہ وہ
اکابر صحابہ تھے۔

جنگ وادی الرمل

وادی الرمل مدینہ سے ۵ منزل کے فاصلے پر
واقع ہے وہاں عربوں کی ایک بڑی جمعیت نے
مدینہ پر شب خون مارنے اور اچانک شہر پر قبضہ
کر کے اسلامی قوت کو پاش پاش کر دینے کا منصوبہ
تیار کیا حضرت کو جونہی اطلاع ملی آپ نے ان
کی طرف ایک لشکر بھیج دیا مختلف اکابر صحابہ کو
علمبرداری کا منصب سونپا لیکن ہر ایک شکست کھا
کے واپس ہوا۔ جب کسی طرح کامیابی نہ ہوئی تو
آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو علم دے کر روانہ کیا
خدا نے حضرت علیؑ کو شاندار کامیابی عطا کی جب
علیؑ واپس ہوئے تو خود آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کا
استقبال کیا۔ (حبیب السیر۔ مدارج النبوۃ)

وفود:۔ سنہ ۹ھ میں وفود آنا شروع ہوئے
اور آنحضرتؐ کی وفات سے پہلے تقریباً عرب
کا بڑا حصہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اسی سنہ میں حکم
نجاست مشرکین بھی نازل ہوا۔

وصولی صدقات:۔ اسی سنہ ۹ھ میں بنی طے
سے عدی بن حاتم طائی، بنی حنظلہ سے مالک بن نویرہ
بنی نجران سے حضرت علیؑ جزیہ و صدقات وصول
کرنے گئے اور مال بھجوا دیا۔

سنہ ۱۰ ہجری

یمن میں تبلیغی سرگرمیاں:۔ سنہ ۱۰ھ میں
آنحضرتؐ نے خالد بن ولید کو تبلیغ دین کے خیال
سے یمن بھیجا یہ وہاں جا کر چھ ماہ تک ادھر ادھر
پھرتے رہے اور کوئی کام نہ کر سکے یعنی ان کی تبلیغ
سے کوئی بھی مسلمان نہ ہو سکا تو حضرت علی علیہ السلام
کو بھیجا گیا آپ نے زور علم اور سلیقہ تبلیغ کی وجہ سے
سارے قبیلہ ہمدان کو مسلمان کر لیا اس کے بعد مسلسل
اہل یمن داخل اسلام ہونے لگے۔ جب آنحضرتؐ
کو یہ شاندار کامیابی حاصل ہوئی تو آپ نے سجدہ
شکر ادا کیا اور قبیلہ ہمدان کے لئے دعا کی اور فرمایا
خدا قبیلہ ہمدان پر سلامتی نازل کرے۔
(تاریخ طبری جلد ۲۔ صفحہ ۱۵۵)

یمن کا نظام حکومت:۔ سنہ ۱۰ھ میں باذان
حاکم یمن نے انتقال کیا اس کی وفات کے بعد یمن کو
مختلف حصوں میں مختلف حاکموں کے سپرد کر دیا گیا
(۱) صنعاء کا شہر باذان کے بیٹے کو۔ ہمدان کا
عامل عامر ابن شہر ہمدانی۔ مآرب کا حاکم ابو موسیٰ
اشعری کو۔ جند کا افسر یعلی ابن امیہ کو۔ ملک
واشعر میں طاہر ابن ابی ہالہ کو۔ نجران میں عمر ابن
حزم کو۔ نجران، زمع، زبید کے درمیان سعید
ابن عاص کو۔ سکاسک و سکون میں عکاشہ ابن
ثور کو مقرر کر دیا گیا۔

حجۃ الوداع:۔ ۲۵ ذی قعدہ سنہ ۱۰ ہجری
کو حج آخر کے ارادے سے روانہ ہو کر ۴ ذی الحجہ
کو مکہ معظمہ پہنچے آپ کے ہمراہ آپ کی تمام بیبیاں
اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا تھیں۔ روانگی
کے وقت آپ کے ہزاروں صحابہ ساتھ روانہ
ہوئے۔ اور بہت سے مکہ ہی میں جا ملے اس
طرح آپ کے اصحاب کی تعداد ایک لاکھ ۲۴ ہزار
ہو گئی۔ حضرت علیؑ یمن سے مکہ پہنچے حضور صلعم
نے فرمایا کہ تم قربانی اور مناسک حج میں میرے
شریک ہو۔ اس حج کے موقع پر لوگوں نے اپنی
آنکھوں سے آنحضرت کو مناسک حج ادا کرتے ہوئے

دیکھا اور حرکۃ الآرا خطبے سے جن میں بعض باتیں یہ تھیں۔ (۱) جاہلیت کے زمانے کے دستور کچل ڈالنے کے قابل ہیں۔ (۲) عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں (۳) مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں (۴) غلاموں کا خیال ضروری ہے (۵) جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے گئے (۶) جاہلیت کے تمام واجب الادا سود باطل کر دیئے گئے

غرضکہ حج سے فراغت کے بعد آپ مدینہ کے ارادے سے ۱۴ ذی الحجہ کو روانہ ہوئے ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب آپ کے ساتھ تھے جحفہ کے قریب مقام غدیر پر پہنچے ہی آیہ بلغ کا نزول ہوا۔ آپ نے پالان شتر کا منبر بنایا اور بلال کو حکم دیا کہ حی علیٰ خیر العمل کہہ کر آواز دیں۔ مجمع سمٹ کر نقطۂ اعتدال پر آ گیا آپ نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ فرمایا جس میں حمد و ثنا کے بعد اپنی فضیلت کا اقرار لیا اور فرمایا کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن دوسرے میرے اہلبیت اس کے بعد علیؑ کو اپنے نزدیک بلا کر دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور اتنا بلند کیا کہ سفیدی زیر بغل نمایاں ہو گئی پھر فرمایا "من کنت مولاہ فهذا علیٌ مولاہ۔ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے۔ خدا علی جدھر مڑیں حق کو اسی طرف موڑ دینا پھر علیؑ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا لوگوں نے مبارکبادیاں دینی شروع کیں سب آپ کی جانشینی سے مسرور ہوئے حضرت عمر نے بھی نمایاں الفاظ میں مبارکباد دی۔ جبرئیل نے بھی بزبان قرآن اکمال دین اور اتمام نعمت کا مژدہ سنایا۔

واقعۂ مباہلہ:۔ نجران یمن میں ایک مقام ہے وہاں عیسائی بستے تھے اور وہاں ایک بڑا کلیسا تھا۔ آنحضرتؐ نے وہاں بھی دعوت اسلام بھیجی انھوں نے تحقیق حالات کے لئے ایک وفد زیر قیادت عبدالمسیح عاقب وغیرہ بھیجا وہ وفد مسجد نبوی کے صحن میں آکر ٹھہرا حضرت سے مباحثہ ہوا مگر وہ قائل نہ ہوئے حکم خدا نازل ہوا فقل تعالوا ندع ابناءنا اے پیغمبر ان سے کہدو کہ یہ اپنے بیٹوں، عورتوں اور نفسوں کو لا کر مباہلہ کریں چنانچہ فیصلہ ہو گیا اور ۲۴ ذی الحجہ ۱۰ھ کو پنجتن پاک بھی مباہلے کیلئے نکلے۔ نصاریٰ کے سردار نے جوں ہی ان کی شکلیں دیکھیں کانپنے لگا اور مباہلے سے باز آیا خراج دینا منظور کیا جزیہ دے کر رہنا یا نہا قبول کیا۔

سرور کائنات کے آخری لمحات زندگی

حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد آپ کی وہ علالت جو بروایت مشکواۃ خیبر میں دیئے ہوئے زہر کی کروٹ لینے سے ابھرا کرتی تھی۔ تیز ہو گئی آپ اکثر علیل رہنے لگے بیماری کی خبر کے عام ہوتے ہی جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہونے لگے جن میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ، سجاح زیادہ نمایاں تھے لیکن خدا نے انھیں ذلیل کیا اسی دوران میں آپ کو اطلاع ملی کہ حکومت روم اسلامی حکومت کو تباہ کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے آپ نے اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں وہ حملہ نہ کر دیں اسامہ ابن زید کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجنے کا فیصلہ کیا اور حکم دیا کہ علیؑ کے علاوہ اعیان مہاجر و انصار میں سے کوئی بھی مدینہ میں نہ رہے اور اس روانگی پر اتنا زور دیا کہ یہ تک فرمایا لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ اس کے بعد آنحضرتؐ نے اسامہ کو اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے روانہ کیا انھوں نے تین میل کے فاصلے پر مقام جرف پر کیمپ لگایا اور اعیان صحابہ کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ لوگ نہیں گئے۔

مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۸۲ تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۸۸ ، مدارج النبوۃ صفحہ ۴۹۵ میں ہے کہ آپ کی تیمارداری آپ کے اہلبیت کرتے تھے.

وصیت اور استفسار:۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آخری وقت آپ نے فرمایا، میرے حبیب کو بلاؤ۔ میں نے اپنے باپ کو بلوایا، پھر حضرت عمر کو بلایا۔ انھوں نے پھر یہی فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ تو میں نے علیؑ کو بلا بھیجا آپ نے علیؑ کو چادر میں لے لیا اور آخر تک سینے سے لپٹائے رہے.
(ریاض النضرۃ صفحہ ۱۶۳)

مورخین لکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اور حسنینؑ کو طلب فرمایا اور حضرت علیؑ کو بلا کر وصیت کی اور کہا کہ جیش اسامہ کے لئے میں نے فلاں یہودی سے قرض لیا تھا اسے ادا کر دینا اور اے علیؑ تمھیں میرے بعد سخت صدمات پہنچیں گے تو تم صبر کرنا اور دیکھو جب اہل دنیا، دنیا پرستی کریں تو تم

دین اختیار کئے رہا۔

(روضۃ الاحباب جلد ا صفحہ ۵۹۹۔ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۵۱۱۔ تاریخ بغداد۔)

رسول کریم کی شہادت:۔ حضرت علیؑ سے وصیت فرمانے کے بعد آپ کی حالت متغیر ہوگئی۔ حضرت فاطمہؑ جن کے زانو پر سر مبارک رسول تھا۔ فرماتی ہیں کہ ہم لوگ انتہائی پریشانی میں تھے کہ ناگاہ ایک شخص نے اذن حضوری چاہا میں نے داخلے سے منع کر دیا اور کہا کہ اے شخص یہ ملاقات کا وقت نہیں ہے اس وقت واپس چلا جا۔ اس نے کہا میری واپسی ناممکن ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حاضر ہو جاؤں۔ آنحضرت کو جو قدرے افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے فاطمہؑ اجازت دے دو۔ یہ ملک الموت ہے۔ فاطمہؑ نے اجازت دی اور وہ داخل خانہ ہوا۔ پیغمبر کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی۔ مولا یہ پہلا دروازہ ہے جس پر میں نے اجازت مانگی ہے اور اب آپ کے بعد کسی کے دروازے پر اجازت نہ طلب کروں گا۔

(عجائب القصص علامہ عبد الواحد صفحہ ۲۸۲)

الغرض ملک الموت نے اپنا کام شروع کیا اور رسول کریم نے ۲۸ صفر المظفر ۱۱ھ بروز دوشنبہ بوقت دوپہر ظاہری خلعت حیات اتارا۔

اہلبیتؑ کرام میں رونے کا کہرام مچ گیا۔

حضرت ابوبکر اس وقت اپنے گھر گئے ہوئے تھے جو مدینے سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا حضرت عمر نے واقعہ وفات کو نشر ہونے سے روکا اور جب حضرت ابوبکر آ گئے تو دونوں سقیفہ بنی ساعدہ چلے گئے جو مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر تھا اور انہیں کے ساتھ ابوعبیدہ بھی چلے گئے جو غسال تھے۔ حضرت علیؑ نے غسل و کفن کا بندوبست کیا حضرت علیؑ غسل دینے میں، فضل ابن عباس پیراہن اونچا کرنے میں۔ عباس اور قثم کروٹ جلانے میں اور اسامہ اور شقران پانی ڈالنے میں مصروف ہوئے اور انہیں چھ آدمیوں نے نماز جنازہ پڑھی اور اسی حجرہ میں آپ کے جسم اطہر کو دفن کر دیا گیا جہاں آپ نے وفات پائی تھی۔ ابوطلحہ نے قبر کھودی۔ آنحضرت کے جنازے میں بروایتے صرف گیارہ یا تیرہ آدمی شریک تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ (تاریخ ابوالفداء)

وفات کا اثر:۔ سرور کائناتؐ کی وفات کا اثر یوں تو تمام لوگوں پر ہوا لیکن جو صدمہ حضرت فاطمہ زہراؑ کو پہنچا اس میں وہ منفرد تھیں۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات سے عالم علوی اور عالم سفلی بھی متاثر ہوئے اور ان میں جو چیزیں ہیں ان میں بھی اثرات پیدا ہوئے۔ علامہ زمخشری کا بیان ہے کہ ایک دن آنحضرتؐ نے ام معبد کے وہاں قیام فرمایا آپ کے وضو کے پانی سے ایک درخت اگا جو بہترین پھل لاتا رہا ایک دن میں نے دیکھا اس کے پتے جھڑے ہوئے ہیں اور میوے گرے ہوئے ہیں وہ حیران ہوئی کہ ناگاہ خبر وفات سرور عالم پہنچی۔ پھر تیس سال بعد دیکھا گیا کہ اس میں تمام کانٹے اگ آئے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا حضرت علیؑ نے شہادت پائی پھر مدت مدید کے بعد اس کی جڑ سے خون تازہ ابلتا ہوا دیکھا گیا بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت امام حسینؑ نے شہادت پائی ہے۔ اس کے بعد وہ خشک ہو گیا

(عجائب القصص صفحہ ۲۵۹)

ازدواج:۔ چند کنیزوں کے علاوہ جن میں ماریہ اور ریحانہ بھی شامل تھیں۔ آپ کے گیارہ بیویاں تھیں جن میں سے حضرت خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ نے آپ کی زندگی میں وفات پائی تھی اور نو بیویوں نے آپ کی وفات کے بعد انتقال کیا۔ آنحضرت کی بیویوں کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) خدیجۃ الکبریٰ (۲) سودہ (۳) عائشہ (۴) حفصہ (۵) زینب بنت خزیمہ (۶) ام سلمہ (۷) زینب بنت جحش (۸) جویریہ بنت حارث (۹) ام حبیبہ (۱۰) صفیہ (۱۱) میمونہ۔

اولاد:۔ آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی جناب ابراہیم کے علاوہ جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے، سب بچے حضرت خدیجہ کے بطن سے تھے حضور کی اولاد کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت قاسم طیب آپ بعثت سے قبل مکہ میں پیدا ہوئے (۲) جناب عبد اللہ جو طاہر کے نام سے مشہور تھے۔ بعثت سے قبل مکہ میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں انتقال کر گئے (۳) جناب ابراہیم ۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰ھ میں انتقال کر گئے (۴) حضرت فاطمۃ الزہرا آپ پیغمبر اسلام کی اکلوتی بیٹی تھیں آپ کے شوہر حضرت علیؑ اور بیٹے امام حسنؑ و امام حسینؑ تھے۔ آپ کی نسل سے گیارہ امام پیدا ہوئے اور انہیں کے ذریعے رسول اللہ صلعم کی نسل چلی اور آپ کی اولاد کو سیادت کا شرف نصیب ہوا اور وہ قیامت تک سید کہی جائے گی۔

(ماخوذ از چودہ ستارے مولفہ مولانا سید نجم الحسن کراروی۔ ناظم اعلیٰ پاکستان شیعہ مجلس علما خطیب شیعہ پشاور۔ پاکستان) (مطبوعہ لاہور)۔

محمد باقرؑ:۔ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی آپ کے والد ماجد سید الساجدین حضرت امام زین العابدین

تھے اور مادر گرامی ام عبداللہ فاطمہ بنت حضرت امام حسنؑ تھیں۔ علماء کا اتفاق ہے کہ آپ باپ اور ماں دونوں طرف سے علوی اور نجیب الطرفین تھے نسب کا یہ شرف کسی کو نہیں۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۰ مطالب السؤل صفحہ ۲۶۱) علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ آپ عبادت علم اور زہد وغیرہ میں حضرت امام زین العابدینؑ کی جیتی جاگتی تصویر تھے (صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۰) علامہ محمد بن طلحہ شافعی لکھتے ہیں کہ آپ علم، زہد، تقویٰ، طہارت، صفائے قلب اور دیگر محاسن و فضائل میں اس درجہ پر فائز تھے کہ یہ صفات خود ان کی طرف انتساب سے ممتاز قرار پائے علامہ ابن سعد کا کہنا ہے کہ آپ تابعین کے تیسرے طبقے میں سے تھے اور بہت بڑے عالم عابد اور ثقہ تھے ابن شہاب زہری اور امام نسائی نے آپ کو ثقہ فقیہ لکھا ہے فقہاء کی بڑی جماعت نے آپ سے روایت کی ہے آپ کے القاب کثیر تھے جن میں باقر، شاکر، ہادی زیادہ مشہور ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت:۔ آپ بتاریخ یکم رجب ۵۷ھ یوم جمعہ، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے

باقر کی وجہ تسمیہ:۔ باقر، بقرہ سے مشتق اور اسی کا اسم فاعل ہے۔ اس کے معنی شق کرنے اور وسعت دینے کے ہیں۔ (المنجد صفحہ ۴۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اس لقب سے اس لئے ملقب کیا گیا کہ آپ نے علوم و معارف کو نمایاں فرمایا اور حقائق احکام و حکمت و لطائف کے وہ سربستہ خزانے ظاہر فرما دیئے جو سب پر ظاہر و ہویدا نہ تھے۔ (صواعق محرقہ، مطالب السؤل، شواہد النبوت) جوہری نے اپنی صحاح میں لکھا ہے کہ توسع فی العلم کو بقرہ کہتے ہیں اسی لئے امام محمد بن علی کو باقر کہا جاتا ہے علامہ سبط ابن جوزی کا کہنا ہے کہ کثرت سجود کی وجہ سے چونکہ آپ کی پیشانی وسیع تھی اس لئے آپ کو باقر کہا جاتا ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جامعیت علمیہ کی وجہ سے آپ کو یہ لقب دیا گیا ہے۔ علامہ نور اللہ شوستری کا کہنا ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ امام محمد باقر علوم و معارف کو اس طرح شگافتہ کریں گے جس طرح زراعت کے لئے زمین شگافتہ کی جاتی ہے۔ (مجالس المومنین)

بادشاہان وقت:۔ آپ ۵۷ھ میں معاویہ ابن ابی سفیان کے عہد میں پیدا ہوئے ۶۰ھ میں یزید بن معاویہ بادشاہ وقت رہا ۶۴ھ میں معاویہ بن یزید اور مروان بن حکم بادشاہ رہے ۶۵ھ سے ۸۶ھ ہجری تک عبد الملک بن مروان خلیفہ وقت رہا پھر ۸۶ھ ہجری سے ۹۶ھ ہجری تک ولید بن عبد الملک نے حکمرانی کی اسی نے ۹۵ھ میں آپ کے والد ماجد کو شہید کیا۔ اسی ۹۵ھ ہجری سے آپ کی امامت کا آغاز ہوا اور آپ ۱۱۴ھ ہجری تک فرائض امامت ادا فرماتے رہے۔ آپ شیعوں کے پانچویں امام اور معصومین کی ساتویں کڑی تھے۔

حضرت امام محمد باقر اور اسلام میں سکے کی ابتداء

مورخ شہیر ذاکر حسین تاریخ اسلام جلد ۱ صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے ۷۵ھ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی صلاح سے اسلامی سکہ جاری کیا اس سے پہلے روم و ایران کا سکہ اسلامی ممالک میں بھی جاری تھا اس واقعہ کی تفصیل علامہ دمیری کے حوالے سے یہ ہے کہ ایک دن علامہ کسائی سے خلیفہ ہارون رشید عباسی نے پوچھا کہ اسلام میں درہم و دینار کے سکے کب اور کیونکر رائج ہوئے انہوں نے کہا کہ سکوں کا اجراء خلیفہ عبد الملک ابن مروان نے کیا ہے لیکن اس کی تفصیل سے ناواقف ہوں خلیفہ ہارون رشید نے کہا کہ بات یہ ہے کہ زمانہ سابق میں جو کاغذ وغیرہ ممالک اسلامیہ میں مستعمل ہوتے تھے وہ مصر میں تیار ہوا کرتے تھے جہاں اس وقت نصرانیوں کی حکومت تھی اور وہ تمام کے تمام بادشاہ روم کے مذہب پر تھے وہاں کے کاغذ پر جو ضرب یعنی ٹریڈ مارک ہوتا تھا اس میں بزبان روم (اب، ابن، روح القدس) لکھا ہوتا تھا فلم یزل ذالک کذالک فی صدر الاسلام کلہ بمعنی علی ما کان علیہ الخ اور یہی چیز اسلام میں جتنے دور گزرے تھے سب میں رائج تھی یہاں تک کہ جب عبد الملک بن مروان کا زمانہ آیا تو وہ چونکہ بڑا ذہین اور ہوشیار تھا لہذا اس نے ترجمہ کرا کے گورنر مصر کو لکھا کہ تم رومی ٹریڈ مارک کو موقوف کر دو یعنی کاغذ کپڑے وغیرہ جو اب تیار ہوں ان میں یہ نشانات نہ لگنے دو بلکہ ان پر یہ لکھوا دو۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ چنانچہ اس حکم پر عمل درآمد کیا گیا جب ان نئے مارک کے کاغذوں کا جن پر کلمۂ توحید ثبت تھا رواج پایا تو قیصر روم کو بے انتہا ناگوار گزرا اس نے تحفے تحائف بھیج کر عبد الملک بن مروان خلیفہ وقت کو لکھا کہ کاغذ وغیرہ پر جو مارک پہلے تھا وہی بدستور جاری کر دو۔ عبد الملک نے ہدایا لینے سے انکار کر دیا اور سفیر تحائف و ہدایا سمیت واپس بھیج دیا۔ اور اس کے خط کا جواب تک نہ دیا۔ قیصر روم نے تحائف کو دوگنا کر کے پھر بھیجا اور لکھا کہ تم نے میرے تحائف کو کم سمجھ کر واپس کر دیا اس لئے اب اضافہ کر کے بھیج رہا ہوں اسے قبول کر لو اور کاغذ سے نیا مارک ہٹا دو۔ عبد الملک نے پھر ہدایا واپس کر دیئے اور مثل سابق کوئی جواب نہیں دیا۔

اس کے بعد قیصر روم نے تیسری مرتبہ خط اور تحائف
روانہ کیے اور خط میں لکھا کہ تم نے میرے خطوط کے
جوابات نہیں دیے اور نہ میری بات قبول کی اب
میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اب بھی رومی زرِ نقد
کو از سرِ نو رواج نہیں دیا اور توحید کے جملے کا عذ
سے نہ ہٹایا تو میں تمہارے رسول کو گالیاں لکھوا کر
درہم و دینار پر نقش کرا کے تمام ممالک اسلامیہ
میں رائج کر دوں گا۔ اور تم کچھ نہ کر سکو گے۔ دیکھو
اب جو میں نے تم کو لکھا ہے اس کو پڑھ کر پیشانی
کا پسینہ پونچھ ڈالو۔ اور جو میں کہتا ہوں اس پر عمل
کرو تاکہ ہمارے اور تمہارے درمیان جو رشتہ محبت
قائم ہے بدستور باقی رہے۔ عبد الملک بن مروان
نے جس وقت اس خط کو پڑھا اس کے پاؤں
تلے سے زمین نکل گئی۔ ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے
اور نظروں میں دنیا تاریک ہو گئی اس نے کمال دانشو
میں علما و فقہا، اہل الرائے اور سیاستدانوں کو
فوراً جمع کر کے ان سے مشورہ طلب کیا اور کہا کہ کوئی
ایسی بات سوچو کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی
نہ ٹوٹے یا سرِ اسلام کامیاب ہو جائے۔ سب
نے سر جوڑ کر بہت دیر تک غور کیا لیکن کوئی ایسی
رائے نہ دے سکے جس پر عمل درآمد کیا جا سکتا جب
بادشاہ ان کی رائے سے متفق نہ ہو سکا تو اور زیادہ
پریشان ہوا اور دل ہی دل میں کہنے لگا میرے پالنے والے
میں اب کیا کروں ابھی وہ اسی تردد میں بیٹھا تھا کہ
اس کا وزیر اعظم ابن زنباع بول اٹھا بادشاہ تو
یقیناً جانتا ہے کہ اس اہم موقع پر اسلام کی مشکل
کشائی کون کر سکتا ہے لیکن عمداً اس کی طرف
رخ نہیں کرتا۔ بادشاہ نے کہا۔ ویحک،
خدا تجھ سے سمجھے بتا تو سہی وہ کون ہے۔ وزیر
اعظم نے عرض کی۔ علیک بالباقر من اہل بیت النبیؐ
میں فرزندِ رسول امام محمد باقر کی طرف اشارہ کرتا
ہوں اور وہی اس آڑے وقت میں تیرے کام
آ سکتے ہیں۔ عبد الملک بن مروان نے جونہی آپ
کا نام سنا کہنے لگا خدا کی قسم تو نے سچ کہا اور صحیح
رہبری کی ہے۔ اور اسی وقت اپنے عامل مدینہ کو
لکھا کہ اس وقت اسلام پر ایک سخت مصیبت آگئی
ہے اور اس کا دفع ہونا امام محمد باقر کے بغیر ناممکن
ہے۔ لہذا جس طرح ہو سکے انہیں راضی کر کے
میرے پاس بھیج دو۔ نیز اس سلسلہ میں جو مصارف
ہوں گے وہ بذمہ حکومت ہوں گے۔

عبد الملک ابن مروان نے درخواست طلبی،
مدینہ ارسال کر کے بادشاہ روم کے سفیر کو نظر بند
کر دیا اور یہ حکم دیا کہ جب تک میں اس مسئلہ کو حل نہ
کر سکوں اسے پایۂ تخت سے جانے نہ دیا جائے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں
عبد الملک بن مروان کا پیغام پہونچا اور آپ
فوراً عازمِ سفر ہو گئے اور عامل مدینہ سے فرمایا چونکہ
اسلام کا کام ہے لہذا میں اپنے تمام کاموں پر
سفر کو ترجیح دیتا ہوں۔ الغرض آپ وہاں سے
روانہ ہو کر عبد الملک کے پاس جا پہنچے۔ بادشاہ
چونکہ سخت پریشان تھا اس لیے اس نے آپ کے استقبال
کے فوراً بعد عرض مدعا کیا۔ امام علیہ السلام نے مسکراتے
ہوئے فرمایا۔ اے بادشاہ گھبرا نہیں یہ تو بہت
ہی معمولی بات ہے۔ میں اسے ابھی چٹکی بجاتے
میں حل کیے دیتا ہوں۔ بادشاہ سن مجھے علم امامت
معلوم ہے کہ خدائے قادر و توانا قیصر روم
کو اس فعل قبیح پر قدرت ہی نہ دے گا
اور پھر ایسی صورت میں جب اس نے تیرے
ہاتھوں اس سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت
دے رکھی ہے۔ بادشاہ نے کہا یابن رسول اللہ
وہ کونسی طاقت مجھے نصیب ہے جس کے ذریعہ
سے میں کامیابی حاصل کر سکتا ہوں

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
اسی وقت حکاک اور کاریگروں کو بلاؤ اور ان سے
درہم و دینار کے سکے ڈھلواؤ اور ممالک اسلامیہ
میں رائج کر دو اس نے پوچھا کہ ان کی کیا شکل و صورت
ہوگی اور وہ کس طرح ڈھلیں گے۔ امام علیہ السلام
نے فرمایا کہ سکہ کے ایک طرف کلمۂ توحید اور
دوسری طرف پیغمبر اسلام کا نام نامی اور ضرب
سکہ کا سن لکھا جائے۔ اس کے بعد اس کے اوزان
بتائے آپ نے کہا کہ درہم کے تین سکے اس وقت
رائج ہیں۔ ایک بغلی جو دس مثقال کے دس ہوتے
ہیں۔ دوسرے سمری خفاف جو چھ مثقال کے
دس ہوتے ہیں۔ تیسرے پانچ مثقال کے دس جو
ہیں یہ کل اکیس مثقال ہوئے۔ اس کو تین پر تقسیم
کرنے پر حاصل تقسیم ۷ مثقال ہوئے اسی سات
مثقال کے دس درہم بنواؤ اور اسی سات مثقال
کی قیمت سونے کے دینار تیار کرو جس کا خردہ
دس درہم ہو سکہ درہم کا نقش چونکہ فارسی میں
ہے اس لیے اسے فارسی میں رہنے دیا جائے
اور دینار کا سکہ رومی حرفوں میں ہے اس لیے
اسے رومی ہی حرفوں میں کندہ کرایا جائے
اور ڈھالنے کی مشین (سانچہ) شیشے کا
بنوایا جائے تاکہ سب ہم وزن تیار
ہو سکیں۔

عبد الملک نے آپ کے حکم کے مطابق
تمام سکے ڈھلوا لیے اور سب کام درست کر لیا

اس کے بعد حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ اب کیا کروں۔ آپ نے حکم دیا کہ ان سکوں کو ممالک اسلامیہ میں رائج کر دے اور ساتھ ہی ایک سخت حکم نافذ کر دے جس میں یہ ہو کہ اسی سکہ کو استعمال کیا جائے اور رومی سکے خلاف قانون قرار دے دیئے گئے اب جو خلاف ورزی کرے گا اسے سخت سزا دی جائے گی اور بوقت ضرورت اسے قتل بھی کیا جا سکے گا۔

عبد الملک بن مروان نے تعمیل ارشاد کے بعد سفیر روم کو رہا کر کے کہا کہ اپنے بادشاہ سے کہنا کہ ہم نے اپنے سکے رائج کر دیئے اور تمہارے سکے کو غیر قانونی قرار دے دیا اب تم سے جو ہو سکے کر لو۔

سفیر روم یہاں سے رہا ہو کر جب اپنے قیصر کے پاس پہنچا اور اس سے ساری داستان بتائی تو وہ حیران رہ گیا اور سر ڈال کر دیر تک خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ لوگوں نے کہا کہ بادشاہ تو نے جو کہا تھا کہ میں مسلمانوں کے پیغمبر کو سکوں پر گالیاں کندہ کرا دوں گا۔ اب اس پر عمل کیوں نہیں کرتے اس نے کہا اب گالیاں کندہ کر کے کیا کروں گا اب تو ان کے ممالک میں میرا سکہ ہی نہیں چل رہا ہے اور لین دین ہی نہیں ہو رہا ہے۔

(حیات الحیوان۔ دمیری المتوفی ۸۰۸ھ جلد ۱ صفحہ ۶۳ طبع مصر)

امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت

آپ اگرچہ اپنے علمی فیوض و برکات سے اسلام کو برابر فروغ دے رہے تھے مگر اس کے باوجود ہشام بن عبد الملک نے آپ کو زہر کے ذریعہ سے شہید کرا دیا اور آپ بتاریخ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ ہجری یوم دوشنبہ مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے اس وقت آپ کی عمر ۵۷ سال کی تھی آپ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

آپ کی شہادت ابراہیم بن ولید والی مدینہ کی زہر خورانی اور ہشام بن عبد الملک خلیفہ وقت کی مرسلہ زہر آلود زین سے ہوئی۔

(جنات الخلود صفحہ ۲۶ دمعہ ساکبہ جلد ۱ صفحہ [illegible])

علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی وصیتوں میں یہ بھی کہا کہ آٹھ سو درہم میری عزاداری اور میرے ماتم پر صرف کئے جائیں اور ایسا انتظام کرنا کہ دس سال تک منیٰ میں بزمانہ حج میری مظلومیت کا ماتم کیا جائے۔ (جلاء العیون صفحہ ۲۶۴) علماء کا بیان ہے کہ وصیتوں میں یہ بھی تھا کہ میرے بند کفن قبر میں کھول دینا اور میری قبر چار انگل سے زیادہ اونچی نہ کرنا۔ (جنات الخلود)

ازواج و اولاد:- آپ کی چار بیویاں تھیں اور انہیں سے اولاد ہوئیں۔ ام فروہ، ام حکیم، لیلیٰ اور ایک اور بیوی۔ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر سے حضرت امام جعفر صادقؑ اور عبد اللہ افطح پیدا ہوئے اور ام حکیم بنت اسد بن مغیرہ ثقفی سے ابراہیم و عبد اللہ اور لیلیٰ سے علی اور زینب پیدا ہوئے۔ اور چوتھی بیوی سے ام سلمیٰ متولد ہوئیں۔

(ارشاد شیخ مفید۔ مناقب۔ نور الابصار)

علامہ محمد باقر بہبہانی۔ علامہ محمد رضا آل کاشف الغطا اور علامہ حسین واعظ کاشفی لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؑ کی نسل صرف حضرت امام جعفر صادقؑ سے بڑھی ہے ان کے علاوہ کسی کی اولاد زندہ باقی نہیں رہی (دمعہ ساکبہ، انوار الحسینیہ، روضۃ الشہداء [illegible] مطبوعہ لاہور)

محمد تقیؑ:- حضرت امام محمد تقی علیہ السلام پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ کے نویں جانشین اور شیعوں کے نویں امام اور سلسلہ عصمت و طہارت کی گیارھویں کڑی تھے آپ کے والد ماجد در عہد سلطنت عباسیہ غریب الغربا شہید جفا حضرت امام علی رضاؑ تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ جناب خیزران معظمہ سکینہ تھیں علماء کا بیان ہے کہ آپ ام المومنین جناب ماریہ قبطیہ یعنی والدۂ جناب ابراہیم بن رسول کریم کی نسل سے تھیں۔ (شواہد النبوۃ و روضۃ الصفاء)

امام کی ولادت باسعادت:- علماء کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد تقیؑ بتاریخ ۱۰ رجب المرجب سنہ ۱۹۵ھ مطابق سنہ ۸۱۱ء یوم جمعہ بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے۔

نام نامی کنیت اور القاب:- آپ کا اسم گرامی لوح محفوظ کے مطابق ان کے پدر بزرگوار حضرت امام علی رضاؑ نے محمد رکھا آپ کی کنیت ابو جعفر اور القاب جواد، قانع، مرتضیٰ تھے اور مشہور ترین لقب تقی تھا۔

بادشاہان وقت:- حضرت امام محمد تقیؑ کی ولادت سنہ ۱۹۵ھ میں ہوئی اس وقت بادشاہ وقت امین ابن ہارون رشید عباسی تھا سنہ ۱۹۸ھ میں مامون بادشاہ وقت ہوا سنہ ۲۱۸ھ معتصم عباسی خلیفہ وقت قرار پایا۔ اسی معتصم نے سنہ ۲۲۰ھ میں آپ کو زہر سے شہید کرا دیا۔ (وسیلۃ النجات)

مامون رشید عباسی اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا پہلا سفر عراق

عباسی خلیفہ مامون رشید حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت سے فراغت کے بعد یا اس لئے کہ اس پر امام رضا علیہ السلام کے قتل کا الزام

ثابت نہ ہو سکے یا اس لئے کہ وہ امام رضاؑ کی ولی عہدی کے موقع پر اپنی بیٹی ام الفضل کی شادی کا اعلان بھی کر چکا تھا کہ ولی عہد کے فرزند امام محمد تقیؑ کے ساتھ کرے گا اسے نباہنے کے لئے یا اس لئے کہ ابھی اس کی سیاسی ضرورت سے امام محمد تقیؑ کی طرف دعوت توجہ دے رہی تھی بہرحال جو بات بھی ہو اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ امام محمد تقی علیہ السلام کو مدینہ سے بغداد بلایا جائے جو امام رضاؑ کی شہادت کے بعد پایۂ تخت بنایا جا چکا تھا چنانچہ اس نے دعوت نامہ ارسال کیا اور انھیں اس طرح مجبور کر کے بلایا جس طرح حضرت امام رضا علیہ السلام کو بلوایا تھا بالآخر حضرت امام محمد تقیؑ کو بغداد آنا پڑا۔

باز اور مچھلی کا واقعہ :- امام محمد تقیؑ جن کی عمر اس وقت تقریباً ۹ سال کی تھی ایک دن بغداد کی کسی گذرگاہ میں کھڑے ہوئے تھے اور چند لڑکے وہاں کھیل رہے تھے کہ ناگہاں خلیفہ مامون رشید کی سواری دکھائی دی سب لڑکے ڈر کر بھاگ گئے لیکن حضرت امام محمد تقیؑ اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب مامون کی سواری وہاں پہنچی تو اس نے حضرت امام محمد تقیؑ سے مخاطب ہو کے کہا۔ صاحبزادے جب سب لڑکے بھاگ گئے تو آپ کیوں نہیں بھاگے انھوں نے بے ساختہ بلا تامل جواب دیا کہ میرے کھڑے رہنے سے راستہ تنگ نہ تھا جو ہٹ جانے سے وسیع ہو جاتا اور میں نے کوئی جرم نہیں کیا جو ڈرتا نیز میرا حسن ظن ہے کہ تو بے گناہ کو ضرر نہیں پہنچاتا۔ مامون کو حضرت امام محمد تقیؑ کا انداز بیان بہت پسند آیا

اس کے بعد مامون وہاں سے آگے بڑھا اس کے ساتھ شکاری باز بھی تھے جب آبادی سے باہر نکل گیا تو اس نے ایک باز کو ایک چکور پر چھوڑا۔ باز نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جب وہ واپس آیا تو اس کی چونچ میں ایک چھوٹی زندہ مچھلی تھی جس کو دیکھ کر مامون بہت متعجب ہوا۔ تھوڑی دیر میں جب وہ اس طرف لوٹا تو اس نے حضرت امام محمد تقیؑ کو وہیں دیکھا جہاں وہ پہلے تھے لڑکے مامون کی سواری دیکھ کر پھر بھاگ گئے لیکن حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بدستور سابق وہیں کھڑے رہے جب مامون ان کے قریب آیا مٹھی بند کر کے کہنے لگا کہ صاحبزادے بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے انھوں نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے اپنے دریائے قدرت میں چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں اور سلاطین اپنے بازوں سے ان چھوٹی مچھلیوں کا شکار کر کے اہلبیتؑ رسالت کے علم کا امتحان لیتے ہیں یہ سن کر مامون بولا بیشک تم علی ابن موسیٰ الرضاؑ کے فرزند ہو پھر ان کو اپنے ساتھ لیتا گیا۔

امام محمد تقیؑ کے ساتھ شہزادی ام الفضل کا عقد اور خطبۂ نکاح

امام محمد تقی علیہ السلام سے اور قاضی القضاۃ یحییٰ بن اکثم سے مامون کے دربار میں ایک زبردست مناظرہ ہوا۔ امام علیہ السلام کے زبردست جوابات اور علمی مناظرہ سے مامون بہت متاثر ہوا اور اس عظیم الشان مناظرہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی شاندار کامیابی نے مامون کو آپ کا گرویدہ بنا دیا اور اس کے فضل و کرم کی منزل اعتراف میں انتہائی بلندی پیدا ہو گئی اس کے ہر قسم کے حسن ظن میں یقین کی روح دوڑ گئی علماء کہتے ہیں کہ مامون نے اس کے بعد فوراً ہی اپنی دلی مراد کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر لیا اور ذرا بھی تاخیر مناسب نہ سمجھتے ہوئے اسی جلسے میں امام محمد تقی علیہ السلام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا عقد بھی کر دیا۔ حضرت امام محمد تقیؑ نے خطبہ اور نکاح پڑھا اور یہ پوری تقریب کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی مامون نے خوشی میں بڑی فیاضی سے کام لیا لاکھوں روپئے خیر و خیرات میں تقسیم کیے گئے حضرت امام محمد تقیؑ نے جو مہر مقرر کیا وہ پانچسو درہم مہر فاطمی تھا۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے بعض کرامات

صاحب تفسیر حسینی علامہ حسین واعظ کاشفی کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے معجزات بے شمار ہیں۔ (روضۃ الشہداء) میں بعض کا ترجمہ مختلف کتب سے کرتا ہوں۔

علامہ عبد الرحمٰن جامی تحریر فرماتے ہیں کہ مامون رشید کے انتقال کے بعد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اب تیس ماہ بعد میرا بھی انتقال ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا (۲) ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ایک مسماۃ ام الحسن نے آپ سے درخواست کی ہے کہ اپنا کوئی جامۂ کہنہ دیجئے تاکہ میں اسے اپنے کفن میں رکھوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب جامہ کہنہ کی ضرورت نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں وہ جواب

ے کہ جب واپس ہوا تو معلوم ہوا کہ بارہ چودہ دن ہو گئے ہیں کہ وہ انتقال کر چکی ہے۔

حضرت امام محمد تقیؑ کے ہدایات و ارشادات

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بہت سے بزرگ مرتبہ علماء نے آپ سے علوم اہلبیتؑ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے منفرد حکیمانہ قولوں کا بھی ایک ذخیرہ ہے۔ جیسے آپ کے جد بزرگوار حضرت علیؑ کے مقولے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بعض علماء نے امام محمد تقیؑ کے مقولوں کی تعداد کئی ہزار بتائی ہے۔

(۱) خداوند عالم جسے جو نعمت دیتا ہے ارادہ دوام دیتا ہے لیکن اس سے اس وقت زائل ہو جاتی ہے جب وہ لوگوں یعنی مستحقین کو دینا بند کر دیتا ہے۔ (۲) ہر نعمت خداوندی میں مخلوق کا حصہ ہے جب خدا کسی کو عظیم نعمتیں دیتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں بھی کثیر ہو جاتی ہیں اس موقع پر اگر صاحب نعمت (مالدار) عہدہ برآ ہو سکا تو خیر ورنہ نعمت کا زوال لازمی ہے۔ (۳) صحیفہ حیات مسلم کا سرنامہ حسن خلق ہے۔ (۴) جو خدا کے بھروسے پر لوگوں سے بے نیاز ہو جائے گا لوگ اس کے محتاج ہوں گے۔ (۵) انسان کے لئے فقر کی زینت عفت ہے۔ خدائی امتحان کی زینت شکر ہے۔ حسب کی زینت تواضع اور فروتنی ہے۔ کلام کی زینت فصاحت ہے۔ روایات کی زینت حافظہ ہے۔ علم کی زینت انکسار ہے۔ ورع و تقویٰ کی زینت حسن ادب ہے۔ قناعت کی زینت خندہ پیشانی ہے۔ ورع اور پرہیزگاری کی زینت تمام مہملات سے کنارہ کشی ہے (۶) ظالم، ظالم کا مددگار اور ظالم کے فعل کو سراہنے والا ایک ہی زمرہ میں ہیں یعنی سب کا درجہ برابر ہے (۷) خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے تین چیزیں ہونی چاہیئے اول استغفار دوم نرمی و فروتنی سوم کثرت صدقہ (۸) جو جلد بازی سے پرہیز کرے گا، لوگوں سے مشورہ لے گا، اللہ پر بھروسہ رکھے گا وہ کبھی شرمندہ نہیں ہوگا۔ (۹) اگر جاہل زبان بند رکھیں تو اختلافات نہ ہوں (۱۰) تین باتوں سے دل موہ لئے جاتے ہیں ۱۔ معاشرے میں انصاف (۲) مصیبت میں ہمدردی (۳) پریشان خاطری میں تسلی (۱۱) جو اپنے بھائی کو پوشیدہ طور پر نصیحت کرے وہ اس کا محسن ہے (۱۲) جلد بازی کر کے کسی امر کو شہرت نہ دو جب تک تکمیل نہ ہو جائے۔ (۱۳) دین عزت ہے علم خزانہ ہے اور خاموشی نور ہے۔ (۱۴) انسان کو تباہ کرنے والی چیز لالچ ہے (۱۵) حاکم کی صلاحیت رعایا کی خوشحالی کا دارومدار ہے۔

مامون کی وفات، معتصم کی خلافت اور حضرت امام محمد تقیؑ کی گرفتاری

شادی کے بعد سے حضرت امام محمد تقیؑ مدینہ میں قدرے پرسکون زندگی گزار رہے تھے یعنی آپ کو وہ خدشہ نہ تھا جو حکومت وقت کی طرف سے آپ کے آباؤ اجداد کو ہر وقت لگا رہتا تھا۔ اور جس کے نتیجے میں شہادت کا درجہ نصیب ہوتا رہتا تھا۔ آپ کو جو تکلیف تھی وہ ام الفضل کے شکایتی خطوط کی تھی جن کے ذریعے وہ مامون کی عنان توجہ آپ کی مخالفت کی طرف موڑنا چاہتی تھی۔ مامون چونکہ ہوشیار اور اپنے کئے نباہنے کا عادی تھا اس لئے اس نے کوئی پرواہ نہیں کی لیکن اس کے بعد آنے والے خلیفہ نے اس کو پوری اہمیت دے کر آپ کا کام تمام کر دیا۔ مورخ لکھتا ہے کہ ۲۱۸ھ میں مامون نے دنیا کو خیرباد کہا اب مامون کا بھائی اور ام الفضل کا چچا مؤتمن جو امام رضاؑ کے بعد ولی عہد بنایا جا چکا تھا تخت سلطنت پر بیٹھا اور معتصم باللہ عباسی کے نام سے مشہور ہوا اس کے بیٹھتے ہی امام محمد تقی علیہ السلام کے متعلق ام الفضل کے اس طرح کے شکایتی خطوط کی رفتار بڑھ گئی جس طرح کہ الٹے اپنے باپ مامون کو بھیجے تھے۔ مامون نے جو تمام بنی عباسیوں کی مخالفتوں کے باوجود بھی اپنی لڑکی کا نکاح امام محمد تقیؑ کے ساتھ کر دیا تھا۔ اس نے اپنی بات کی پچ اور کئے کی لاج رکھنے کی خاطر اس نے ان شکایتوں پر کوئی توجہ نہیں کی۔ بلکہ مایوس کر دینے والے جواب سے بیٹی کی زبان بند کر دی مگر معتصم کو جو امام رضاؑ کی ولیعہدی کا داغ اپنے سینے پر اٹھائے ہوئے تھا اور امام محمد تقی علیہ السلام کو داماد بنائے جانے سے تمام بنی عباس کے نمائندے کی حیثیت سے پہلے ہی اختلاف کرنے والوں میں پیش پیش رہ چکا تھا ـــ اب ام الفضل کے شکایتی خطوط کو اہمیت دے کر اپنے اس اختلاف کو جو اس نکاح سے تھا حق بجانب ثابت کرتا تھا۔ پھر سب سے زیادہ امام محمد تقیؑ کی علمی مرجعیت آپ کے اخلاق کا اثر کا شہرہ جو حجاز سے بڑھ کر عراق تک پہنچا ہوا تھا۔ وہ بنائے مخاصمت جو معتصم کے بزرگوں کو امام محمد تقیؑ کے بزرگوں سے رہ چکی تھی اور پھر اس سیاست کی ناکامی اور منصوبہ کی شکست کا محسوس ہو جانا جو اس عقد کا محرک ہوا تھا جس کی تشریح پہلے ہو چکی ہے۔ یہ تمام باتیں تھیں کہ معتصم مخالفت کے لئے آمادہ ہو گیا۔ اس نے اپنی سلطنت کے دوسرے ہی سال امام محمد تقیؑ کو مدینے سے جبراً بلوا بھیجا۔ حاکم مدینہ عبد الملک کو اس بارے میں تاکیدی خط لکھا جو امام محمد تقیؑ اپنے فرزند

حضرت علی نقی علیہ السلام اور ان کی والدہ کو مدینہ چھوڑ کر بغداد کی طرف روانہ ہو گئے۔ ملا محمد حسین فرنگی محل کہتے ہیں کہ جب مامون کے بعد معتصم خلیفہ ہوا اور اس نے امام محمد تقیؑ کے فضائل کا آوازہ سنا تو براہ بغض و عناد مدینہ منورہ سے بمقام بغداد آپ کو طلب کر لیا۔ امام محمد تقیؑ جب مدینہ سے چلنے لگے تو حضور نے اپنے فرزند امام علی النقیؑ کو اپنا وصی اور خلیفہ قرار دے کر کتب علوم الٰہی اور آثار جناب رسالت پناہی انھیں سپرد فرمایا بعد ازاں مدینہ سے روانہ ہو کر نویں محرم ۲۲۰ھ کو بغداد پہنچے اور معتصم نے اسی سال ان کو شہید کر دیا۔

(وسیلۃ النجات صفحہ ۲۹۰)

امام محمد تقیؑ کی نظر بندی، قید اور شہادت

مدینۂ رسولؐ سے فرزند رسولؐ کو طلب کرنے کی غرض چونکہ نیک نیتی پر مبنی نہ تھی اس لئے عظیم شرف کے باوجود آپ حکومت وقت کی نگاہوں کے قابل نہیں معتصم نے آپ کو بغداد بلا کر آپ کو قید کر دیا۔ علامہ اربلی لکھتے ہیں "کہ چوں معتصم بخلافت بنشست آنحضرت را از مدینۂ طیبہ بدار الخلافہ بغداد آوردہ حبس فرمودہ"۔

ایک سال تک آپ نے قید کی سختیاں صرف اس جرم میں برداشت کیں کہ آپ کمالات امامت کے حامل کیوں ہیں اور آپ کو خدا نے یہ شرف کیوں عطا فرمایا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ آپ پر اس قدر سختیاں تھیں اور اتنی کڑی نگرانی اور نظر بندی تھی کہ آپ اکثر اپنی زندگی سے بیزار ہو جاتے تھے بہرحال وہ وقت آ گیا کہ آپ صرف ۲۵ سال ۳ ماہ ۱۲ یوم کی عمر میں قید خانہ کے اندر آخر ذی قعدہ بتاریخ ۲۹ ذیقعدہ ۲۲۰ھ یوم شنبہ معتصم کے زہر سے شہید ہو گئے آپ کی شہادت کے متعلق ملا مبین کہتے ہیں کہ معتصم عباسی نے آپ کو زہر سے شہید کیا۔ (وسیلۃ النجات صفحہ ۲۹۸)

معتصم کی شہادت کے بعد حضرت امام علی النقی علیہ السلام نے آپ کی تجہیز و تکفین میں شرکت کی اور نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد آپ مقابر قریش میں اپنے جد نامدار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پہلو میں دفن کئے گئے چونکہ آپ کے دادا کا لقب کاظم اور آپ کا لقب جواد بھی تھا اس لئے اس شہر کو آپ کی شرکت سے "کاظمین" اور وہاں کے اسٹیشن کو آپ کے دادا کی شرکت کی رعایت سے "جوادین" کہا جاتا ہے اس مقبرۂ قریش میں جسے کاظمین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۳۵۶ھ میں مطابق ۹۹۵ء میں معز الدولہ اور ۴۵۲ھ مطابق ۱۰۶۰ء میں جلال الدولہ شاہان آل بویہ کے جنازے اعتقاد مندی سے دفن کئے گئے کاظمین میں جو شاندار روضہ بنا ہوا ہے اس پر بہت سے تعمیری دور گزرے لیکن اس کی تعمیری تکمیل شاہ اسمٰعیل صفوی نے ۹۲۶ھ مطابق ۱۵۲۰ء کرائی۔ ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۵۶ء میں محمد شاہ قاچار نے اسے جواہرات سے مرصع کیا۔

آپ کی ازواج اور اولاد:-

علماء نے کہا ہے کہ حضرت امام محمد تقیؑ کی چند بیویاں تھیں جن میں ام الفضل بنت مامون رشید عباسی اور سمانہ خاتون یاسری نمایاں حیثیت رکھتی تھیں۔ جناب سمانہ خاتون جو کہ حضرت عمار یاسر کی نسل سے تھیں کے علاوہ کسی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی آپ کی اولاد کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ دو نرینہ اور دو غیر نرینہ تھیں جن کے اسماء یہ ہیں ۱ حضرت امام علی نقی علیہ السلام ۲ جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ ۳ جناب فاطمہ ۴ جناب امامہ

(ارشاد مفید صفحہ ۲۹۳ صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۳)

سلسلہ سادات رضویہ:-

حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کے حالات میں بحوالہ امام المحدثین حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ و علامہ محمد طبرسی لکھا جا چکا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے صرف ایک فرزند حضرت امام محمد تقیؑ تھے ان حضرات کی تحقیق پر اعتماد و بھروسہ کرنے کے بعد یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی نسل صرف حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے بڑھی بیٹے کی اولاد کا دادا کی طرف انتساب خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ باپ کے علاوہ دادا کے کوئی اور اولاد نہ ہو نہایت مناسب ہے اسی لئے علامہ حسین واعظ کاشفی، علامہ سید نور اللہ شوستری شہید ثالث علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی اولاد کو رضوی کہا جاتا ہے۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۴۳۸، مجالس المومنین و بحار الانوار)

علامہ معاصر مولانا سید علی نقی مجتہد العصر رقمطراز ہیں کہ "یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنے سادات رضوی کہلاتے ہیں وہ در اصل تقوی ہیں یعنی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اگر حضرت امام رضا علیہ السلام کی اولاد امام محمد تقیؑ کے علاوہ کسی اور فرزند کے ذریعے سے بھی ہوتی تو امتیاز کے لئے وہ اپنے کو رضوی کہتی

اور امام محمد تقی علیہ السلام کی اولاد اپنے
کو تقوی کہتی ..... مگر چونکہ امام رضاؑ
کی نسل امام محمد تقیؑ سے چلی اور حضرت امام
رضا علیہ السلام کی شخصی شہرت سلطنت عباسیہ
کے ولی عہد ہونے کی وجہ سے جمہور مسلمین میں
بہت ہو چکی تھی اس لئے تمام اولاد کا حضرت
امام رضاؑ کی طرف منسوب کر کے تعارف کیا
جانے لگا اور رضوی کے نام سے مشہور ہو گئے

حضرت امام محمد تقیؑ کی نسل دو بیٹوں سے
بڑھی۔ ایک امام علی نقی علیہ السلام دوسرے
حضرت موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ۔ امام علی نقیؑ
کی اولاد اپنے کو نقوی اور موسیٰ مبرقع کی اولاد
مذکورہ وجہ کی بنا پر اپنے کو رضوی کہتی ہے

جناب موسیٰ بن امام محمد تقی علیہ السلام کو
مبرقع اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کمال حسن کی وجہ
سے چہرے پر نقاب ڈالے رہا کرتے تھے ——
(بدر مشعشع) آپ ۱۰ رجب المرجب ۲۱۴ھ
کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ۲۵۵ھ میں
آپ کوفہ تشریف لے گئے پھر وہاں سے منتقل ہو کر
قم (ایران) میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ کے
فرزند مطابق تحریر سید حامد حسین کراروی متوفی
۱۲۷۱ھ مولف لطائف الشرف تین تھے ۱ سید محمد
۲ سید عمران ۳ سید احمد —— آپ کی نسل حضرت
سید احمد سے بڑھی۔ علامہ حسین واعظ کاشفی
لکھتے ہیں۔ وعقب احمد کے تین بیٹے تھے ۱ سید صالح
۲ سید جلیل ۳ سید محمد اعرج۔ سید محمد اعرج
کے فرزند ابو عبداللہ سید احمد "نقیب القم"
تھے۔ جس کے معنی رئیس اعظم (نگران اعلیٰ)
سربراہ اور قوم کے ہر داخلی اور خارجی امر میں
تدبر اور سازگاری پیدا کرنے والے کے ہیں۔
(مجمع البحرین صفحہ ۱۵۲) سادات کراری ضلع الہ آباد
کا سلسلہ نسب آپ ہی کی وساطت سے امام محمد تقیؑ
اور امام علی رضاؑ تک پہنچتا ہے سادات کراری
کے مورث اعلیٰ سید حسام الدین اعلی اللہ مقامہ
گورنر شہر ابجد فیروز شاہ تغلق تھے آپ کا سلسلہ
نو واسطوں سے نقیب القم تک پھر چار واسطوں
سے حضرت امام محمد تقیؑ تک پہنچتا ہے آپ نے
۶۱۷ھ میں جنگل کاٹ کر "کراری" کو آباد کیا
جو تقریباً ڈھائی سو مواضعات پر مشتمل ہے جن پر
آپ کی اولاد قابض اور متصرف ہے۔
(کتاب شجرہ سادات کراری مولفہ سید ریاض حسین
صفحہ ۱۸۲ طبع لکھنؤ ۱۹۲۷ء)

سید حسام الدین کے قم سے ہندوستان تشریف
لانے کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ چنگیز خان نے
جب ایران فتح کرنے کے لئے لشکر بھیجا اور اس
لشکر نے قیامت خیز تباہی مچائی تھی۔ اسی موقع
پر دیگر حضرات کی طرح آپ بھی ہندوستان
تشریف لائے۔ تاریخ روضۃ الصفا، جلد ۵
صفحہ ۲۵ تا صفحہ ۲۹ طبع لکھنؤ میں ہے کہ چنگیز خان
کا لشکر ۶۱۵ھ میں فتح ایران کے لئے نکلا۔
اس کی حالت یہ تھی کہ سیل حوادث کی طرح جس
طرف سے گزرتا تھا تباہ برباد کر کے چھوڑتا تھا۔
کسی نے کسی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ
"آمدند و کندند و سوختند و کشتند و بردند" کہ
لشکر والے آئے۔ اکھاڑا اجاڑا، جلایا پھونکا
قتل کیا اور سب لوٹ کر لے گئے۔ صفحہ ۲۶ چنگیز خان
کے دست برد سے ایران کا کوئی شہر اور نمایاں
قریہ نہیں بچا۔ اس نے قتل و غارت کا سلسلہ
۶۲۱ھ تک جاری رکھا یوں تو ہر جگہ تباہ
ہوئی اور سب ہی قتل ہوئے لیکن وہ مقامات
جن کی تباہی سے ہمارے دلوں کو روحی صدمہ
پہنچا وہ بلخ خراسان، سبزوار، نیشاپور،
اور قم جیسے شہر ہیں۔ بلخ میں پچاس ہزار
سادات تھے جو قتل ہوئے۔ خراسان میں
"تقریب صد ہزار مومن موحد را شہید ساختند"
تقریباً ایک لاکھ مومن قتل ہوئے صفحہ ۲۶
سبزوار میں ستر ہزار قتل کئے گئے صفحہ ۲۶
نیشاپور میں تو مقتولین کی اتنی کثرت تھی
کہ بارہ دن تک لاشوں کا شمار ہوتا رہا۔
ہرات میں بھی شدید اندھیر گردی تھی بے شمار
سادات قتل کئے گئے۔ ان ہنگاموں میں نہایت
بربریت کا ثبوت دیا گیا۔ آگ لگائی گئی عصمت
دری کی گئی۔ پانی بند کیا گیا اور بے دریغ قتل و
خونریزی سے سرزمین ایران لالہ زار بنائی گئی
بعض مقامات کے تذکرہ میں مذکور ہے کہ ظالم
یہ کہتے تھے کہ یہ رافضی لوگ ہیں۔ ان کا قتل کرنا
"عین صواب اور مستلزم ثواب است" نہایت صحیح
عمل ہے اور بے حد ثواب کا موجب ہے۔ صفحہ ۲۶
بہرحال انھیں حالات سے متاثر ہو کر سادات
ایران سے جان بچا کر نکل کھڑے ہوئے اور
اطراف عالم میں جہاں جس کو سوجھا وہاں
جا پہنچا صفحہ ۳۹ صاحب عمدۃ الطالب کی تحریر
کے مطابق حضرت موسیٰ مبرقع کی اولاد بھی
ہندوستان آئی بدر مشعشع صفحہ ۳ جہاں تک میں
سمجھتا ہوں سید حسام الدین کا تشریف لانا بھی
اسی عہد سے متعلق ہے۔ [illegible]

محمد علی جناح :- ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء بروز یکشنبہ بمقام کراچی پیدا ہوئے۔ آپ ایک بہت مالدار خوجہ خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ کے آبا و اجداد کا خاص پیشہ تجارت تھا مسٹر جناح کے والد بھی ایک بہت بڑے تاجر تھے چونکہ آپ اپنے گھر میں پہلی اولاد نرینہ تھے اس لئے آپ کے والدین آپ سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔

مسٹر جناح پر کبھی بری عادتوں کا اثر نہیں پڑا اور ہوش سنبھالتے ہی وہ اپنا زیادہ وقت پڑھنے لکھنے میں صرف کرنے لگے۔ والدین نے جب دیکھا کہ مسٹر جناح تعلیم کی جانب غیر معمولی رجحان کا اظہار کر رہے ہیں تو آپ کا نام شہر کے مدرسے میں لکھوا دیا۔ بچپنے ہی سے آپ بہت ذہین تھے اور ہر شخص آپ کی ذہانت اور طباعی کا معترف تھا میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ ۱۸۹۲ء میں انگلستان بیرسٹری پاس کرنے کے لئے گئے اس وقت آپ کی عمر مشکل سے ۱۶ برس کی تھی۔ انگلستان پہنچ کر لنکنس ان کالج میں داخل ہوئے ۱۸۹۶ء میں بیرسٹری کی امتیازی سند لے کر آپ ہندوستان واپس آئے اور اسی وقت سے آپ کے ذہن میں ملک و قوم کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ ان حرکات کا سبب انگلستان کے قیام کے زمانہ میں دادا بھائی نوروجی ہوئے اور اس طرح گویا وہ سیاست کے معلم اول بھی تھے۔

ان مشکلات سے مقابلہ کرنے کے لئے آپ کو کڑی کاوش کرنے کا ایک اور میدان سنبھالنا تھا چنانچہ بمبئی کے مشہور بیرسٹر میکفرسن سے ملاقات ہوئی اور ان کی مدد اور مشوروں سے وہ بمبئی کے نامی گرامی بیرسٹروں میں شمار ہونے لگے۔ اور ۱۹۰۶ء میں بمبئی ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹ مقرر ہو گئے۔

اس زمانے میں مسٹر گوکھلے ملک و قوم کی فلاح میں بڑی غیر معمولی کوششوں میں مصروف تھے اور مسٹر جناح ان کی تقریروں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ان میں بھی قومی بیداری اور قومی خدمت کا جذبہ بیدار ہو گیا اور اس جذبے نے ان کو اتنا مہمیز کیا کہ وہ میدان سیاست میں آنے کے لئے مجبور ہو گئے۔

اول اول تو مسٹر جناح ایک قومی نظریہ کے قائل تھے اور انھیں بنیادوں پر انھوں نے کام کیا۔ مسٹر جناح، دادا بھائی نوروجی کی تعلیم سے اتنا متاثر تھے پہلے وہ کانگرس میں شامل ہوئے اور اس کے اکثر اجلاسوں میں شریک رہے۔ ۱۹۱۷ء میں دادا بھائی انتقال کر گئے ان کے انتقال سے مسٹر جناح کو بڑا صدمہ پہنچا لیکن ان کے تجربات اور صحبت سے اتنا استفادہ حاصل کر چکے تھے کہ ان کو سیاست کا ایک نیا رخ اختیار کرنا پڑا۔ بعض حالات اور ملک کے دوسرے لیڈروں کے قومی رجحان کو دیکھتے ہوئے نیز ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد مسلمانوں کی پسماندگی اور ایسی حالت میں جب کہ انگریزوں نے مسلمانوں کو باغی قرار دیا تھا۔ مسلمانوں کے حقوق پامال کئے جا رہے تھے۔ تعلیمی مواقع حاصل نہ تھے ان سے امتیازی سلوک کیا جا رہا تھا کسی نئی جماعت کا قیام ناگزیر ہو گیا چنانچہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو نواب وقار الملک کی صدارت میں پہلا سیاسی جلسہ ہوا جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی گئی اور یہ جماعت باقاعدہ سرگرمی سے کام کرنے لگی۔

جس وقت سے مسلم لیگ کا قیام ہوا مسٹر جناح لیجسلیٹو کے ممبر کی حیثیت سے برابر نامزد کئے جاتے رہے۔ مسلم لیگ مسٹر جناح کی قیادت میں ملک میں نمایاں سے نمایاں تر ہوتی رہی اور مسٹر جناح بھی مسلمانوں میں مقبول ترین لیڈر قرار پائے۔

مسلم لیگ کے لکھنؤ کے اجلاس کو دیکھ کر کانگرس اور عوام کو اس کا اندازہ ہو گیا کہ مسٹر جناح اور لیگ ایک ایسی حقیقت ہیں جنھیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ کانگریس کی بنیادیں ملک میں بہت مضبوط تھیں اور عوام کانگریس کے ساتھ تھے مگر ہندو عوام مسلمانوں کے شانہ بشانہ چلنے میں کچھ تکلف محسوس کرتے تھے۔ کانگریس انگریزوں سے ملک کو آزاد کرا کے قومی نظریہ پر رام راج کے قیام کی حامی تھی اور اس طرح مسلم کلچر۔ اس کی تہذیب کی تباہی کو یقینی سمجھ کر جناح صاحب نے دو قومی نظریہ پر عمل کیا اور اس ذہنی کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے آزادی کے سلسلے میں دو ٹکڑے ہو گئے اور ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے نام سے ایک دوسرا ملک قائم ہو گیا۔

مسٹر محمد علی جناح پاکستان کے بانی کی حیثیت سے اس کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے اور انھیں کی کوششوں سے ایک مسلم اسٹیٹ وجود میں آئی۔ اور آپ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

(تلخیص کتاب حیات محمد علی جناح)

محمد حنفیہ :- حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے ایک فرزند جن کا اصل نام محمد تھا ننہال سے منسوب ہو کر ابن حنفیہ کہلائے۔ حسنین علیہم السلام کے بعد اپنے تمام بھائیوں میں بہت زیادہ عالم بہت زیادہ عابد اور بہترین شجاع تھے فرقہ کیسانیہ ان کو مہدی سمجھتا ہے اور امام حسین علیہ السلام کے بعد ان کی امامت کا قائل ہے اس کا عقیدہ ہے کہ مرے نہیں ہیں بلکہ رضوی پہاڑ میں پوشیدہ ہیں۔

محمد حنفیہ کی مادر گرامی خولہ بنت جعفر بن قیس ابن سلم ابن ثعلبہ ابن یربوع ابن ثعلبہ بن الاول بن حنفیہ تھیں دو کنیتیں اور بھی بہت مشہور ہیں۔ ابو القاسم اور عبد اللہ۔

مورخین نے محمد حنفیہ کا سن پیدائش سنہ ۲۳ھ لکھا ہے۔ بعض سنہ ۲۱ھ اور بعض نے سنہ ۲۲ھ لکھا ہے۔ یہی آخری روایت زیادہ معتبر ہے۔

جنگ جمل میں جو سنہ ۳۶ھ میں ہوئی تھی محمد حنفیہ کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال کی تھی۔ صفین میں سولہ سال تھی اور نہروان میں ۱۷ سال کی اپنے پدر بزرگوار حضرت علیؑ کی شہادت کے وقت ۱۹ سال کی۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت چالیس سال کی عمر تھی۔ آپ نے ساٹھ سال کی عمر میں رحلت کی سنہ وفات سنہ ۸۲ھ ہے آپ کے چار فرزند تھے۔ عبد اللہ، ابراہیم عمر، حسن۔

محمد شاہی مہر :- بے کھوٹ۔ سب عیبوں سے پاک۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

محمد عربی :- آنحضرت صلعم سے مراد ہے۔ فارسی ترکیب ہے

کلیم دحضرت عیسیٰ جان عالم پاس
محمد عربی پیش نزد محتاج اور عشق

محمد کی آل :- اولاد رسول۔ نسل رسول۔ اردو، رائج

ع ان خوب ہے کہ آج محمد کی آل کا (انیس)

محمد مصطفےٰ :- مراد آنحضرت صلعم سے۔ فارسی ترکیب، رائج۔

جادہ ساز امت عاصی محمد مصطفےٰ
اعتقاد شہر حکمت جن کو کہنا ہے بجا (فخر لکھنوی)

محمدی :- محمد سے نسبت رکھنے والا پیغمبر اسلام کا پیرو۔ وہ شخص جو امت محمد سے ہو۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صرف بحیثیت صفت مستعمل ہے جیسے دین محمدی۔ امت محمدی۔

محل :- (عربی بالفتح وکسر سوم) کسی معنی کے صادق آنے کی جگہ عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

محمل :- (بفتح اول وکسر سوم) اونٹ کا ہودہ۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

کرچ دنیا سے کیا کیوں فکر ہے تابوت کی
محو گیسو تھا مجھے لیلیٰ کی محمل چاہیے (رشک)

قول فیصل۔ متقدمین نے بالتذکیر بھی نظم کیا ہے۔

عشق لیلیٰ کے پیچھے دوڑتا ہے قیس دیوانہ
ہوا ہے بگولے کی طرح محمل نہ ٹھہرے گا (جگر)

اہل لکھنؤ موجودہ دور میں مونث ہی بولتے ہیں۔

محمل نشیں :- محمل میں بیٹھنے والا۔ وہ جو محمل میں بیٹھا ہوا ہو۔ فارسی صفت فصیح، رائج

محمود :- تعریف کیا گیا۔ سراہا گیا۔ حمد کیا گیا عربی صفت مذکر تعظیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ سلطان ناصر الدین ابن سبکتگین کا نام بھی ہے جو ایک بڑا افغان بادشاہ دسویں صدی عیسوی کے اندر غزنی میں گزرا اور ہندوستان کو بائیس مرتبہ آ آ کر اپنے حملوں سے کامیابی کے ساتھ فتح کر گیا ہے۔

محمود :- پیغمبر خدا صلعم کا نام مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ نام محمود سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محمود کے گھر رہے مسعود کے گھر انڈے دیئے :- آرام کسی سے لیا۔ فائدہ کسی کو پہنچایا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محمودہ :- تعریف کی گئی، سراہی گئی، حمد کی گئی۔ عربی صفت، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عورتوں کے ناموں کے ساتھ زیادہ استعمال ہے جیسے محمودہ بیگم، محمودہ بانو، محمودہ خاتون

محمودی :- ایک قسم کی باریک ململ۔ ایک کپڑے کا نام ہے کہ نہایت لطیف ہوتا ہے اردو مونث، رائج۔

نہیں طبع میں کوئی اہتزاز عریاں تنی سے ہے
بھاتا ہے اپنی محمودی یہی اپنا اور سایہ ہے (میر حسن)

قول فیصل۔ قبا اس کے لئے بھی بولتے تھے۔

نیمہ تنزیب کا بنا دو تم
کرتا محمودیاں سلا دو تم (سودا)

محمودی :- عنبر کے ایک طرح کے سکے کا نام جو قیمت میں ڈھائی آنے کے قریب ہوتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محمودی :- افغانوں کی ایک قوم کا نام، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

محمول:۔ لدا ہوا۔ لادا گیا۔ بوجھ لادا ہوا۔ اٹھایا گیا۔ جس پر بوجھ لدا ہو۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محمول:۔ گمان کیا گیا۔ ظن کیا گیا۔ قیاس کیا گیا۔ خیال کیا گیا۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل فقرہ۔ لوگوں نے اس کی افسردگی پر اس پر محمول کیا یہ کوئی معمولی رنج کی نہیں ہے۔ (دیابی)

محمول:۔ مبنی۔ منحصر۔ عربی اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل فقرہ۔ میرا دہلی جانا ٹیلی گرام ملنے پر محمول ہے اگر آ گیا تو ضرور جاؤں گا۔

محمول:۔ علم منطق میں وہ خبر جو مبتدا کے مقابل واقع ہوتی ہے۔ عربی علم منطق کی اصطلاح۔

محمول علیہ:۔ جس پر قیاس کیا جائے۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محمولہ:۔ وہ جو کہ قیاس کی گئی۔ عربی صفت مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محن:۔ (بکسر اول وفتح دوم) محنت کی جمع۔ بلائیں۔ تکلیفیں۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ غم والم اور رنج کے معنی میں عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کیا سلام کہا میں نے اے جلیس محن
بتا دو نام ہو کیا قوم کیا کہاں ہو وطن — عشق

محنت:۔ آزمائش۔ بلا۔ مشقت۔ ریاضت۔ جانفشانی۔ کوشش۔ سرگرمی۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔

نہ ہو رائیگاں آج محنت ہماری
مصیبت میں کام آئے خدمت ہماری — میر عشق

محنت:۔ مزدوری۔ کام۔ کاج۔ دستکاری۔ اردو مونث۔ رائج۔

محنت:۔ مزدوری۔ روزینہ کام کی اجرت۔ اجرت کار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محنت:۔ رنج۔ دکھ۔ تکلیف۔ زحمت۔ جفا۔ عربی۔ مونث۔ فصیح۔ رائج۔

محنت اٹھانا:۔ تکلیف برداشت کرنا۔ دکھ سہنا۔ مشقت گوارا کرنا۔ زحمت اٹھانا۔ رنج سہنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

دور گردوں نہ موافق ہو تو ہو اور خفیف
جر اثقال میں زحمتی اٹھائے محنت — ذوق

محنت اکارت جانا:۔ محنت رائیگاں جانا۔ محنت برباد ہونا۔ اردو مصدر غیر فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ محنت برباد جانا بھی بولتے ہیں۔

فرہاد کے مرقد سے یہ آتی ہیں صدائیں
برباد کسی شخص کی محنت نہیں جاتی — داغ

محنتانہ:۔ (بالکسر و سکون سوم) وکیل کی فیس۔ محنت کا صلہ۔ اجرت۔ مزدوری۔ حق السعی۔ صلہ۔ پھل۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

ہے وکیل بننے میں جو محنتانہ ناصح
یہ فکر ہو انہیں کیا دل کا محنتانہ ہے — داغ

محنت برباد کرنا:۔ محنت رائیگاں کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

کس محنت میں خط لکھا ہے اے باد مراد
للہ نہ کرنا مری محنت برباد — ناسخ

قول فیصل۔ ہوا کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

نہ کیا وہ بت [illegible] ساتھ وفا

صبا محنت برباد محنت ہوئی — صبا

محنت برباد گناہ لازم:۔ محنت کا صلہ ملنے کے بجائے الزام ہونا۔ یہی اس طرح بھی ہے نیکی برباد گناہ لازم (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ صاحب محاورات ہندوستان نے محنت برباد گنہ لازم لکھا ہے۔

یہ مقولہ اس موقع پر بولتے ہیں جب بجائے شکرگزاری کے کسی احسان کرنے یا کام کرنے پر بھی کوئی الزام دے یا کوئی جھگڑا کر دے۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

زیادہ تر زبانوں پر "نیکی برباد گناہ لازم" ہے

محنت ٹھکانے لگنا:۔ کوشش کا صلہ ملنا۔ کسی کام میں کوشش کرکے کامیاب ہونا۔ محنت کام آنا۔ زحمت کام آنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

پھرتے ہوئے گرد درخت چھانے
محنت نہ لگی مگر ٹھکانے — عاشق
(قرار اللغات)

محنت رائیگاں ہونا:۔ محنت کا کچھ صلہ نہ ملنا۔ محنت برباد ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

نہ ہو رائیگاں آج محنت ہماری
مصیبت میں کام آئے خدمت ہماری — میر عشق

محنت زدہ:۔ مشقت اٹھائے ہوئے۔ محنت اٹھائے ہوئے۔ رنج و غم برداشت کئے ہوئے۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ قلیل الاستعمال۔

ابدول کے تئیں دیا تو سہی
محنت زدوں کے جگر نہ ہوگا — میر

محنت شاقہ:۔ سخت محنت۔ سخت جانفشانی۔ شدید محنت۔ فارسی ترکیب صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محنت کرکے مرغا مرے ، بچے کھائے بلائی:۔ جس مال مشقت سے کوئی جمع کرے اور کوئی اڑائے۔

(محاورات ہندوستانی ۔ گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

محنت کرنا:۔ کوشش کرنا ، سعی کرنا ، مشقت کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

محل صرف ۔ غریب نے بڑی محنت کرکے پیسہ جمع کیا تھا لیکن افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی اور وہ فائدہ نہ اٹھا سکا۔

محنت کرنا:۔ مزدوری کرنا ، کام کرنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

محنت کرنا:۔ کاشت کرنا ، قلبہ رانی کرنا ، بونا جوتنا ۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

محنت کش:۔ جفاکش ، محنت و مشقت کرنے والا ، مشقت جھیلنے والا ۔ فارسی ترکیب صفت ، قلیل الاستعمال

محنت کو راحت ہے:۔ مشقت کرنے سے ترقی ہوتی ہے ۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل ۔ محنت سے راحت ہے ۔ کہی کے ساتھ بولتے ہیں۔

محنت مزدوری:۔ مزدوری ، کام کاج ، مشقت ، کاروبار ، محنت مشقت ۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف ۔ تم مارے مارے پھرا کرتے ہو جاؤ محنت مزدوری کرکے کھاؤ کماؤ۔

محنت نہ لگنا:۔ مزدوری نہ ملنا ، کام نہ ملنا ۔ اردو صرف ، دلی کی زبان۔

فریاد سے کچھ کم نہیں بیا کوہکنی میں
پھرتا ہوں بہت پر کہیں محنت نہیں لگتی — عارف دہلوی

محنت وصول ہونا:۔ محنت کا صلہ ملنا ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج۔

واہ دنیا سے اگر لے جائے گا وہ مجھ کو
محنت وصول ہو گی جب دردہ ہوا خوش — شرف

مِحنتی:۔ (بکسر اول و فتح سوم) محنت کرنے والا ، مشقت کرنے والا ، جفاکش ۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول و دوم و سکون سوم (محِنتی) ہے جو اردو ہے۔

مِحنتی:۔ مزدور ، قلی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

محو:۔ (بالفتح) زائل ، معدوم ، مٹا ہوا ، نابود ۔ عربی صفت ، فصیح ، رائج۔

اے دوغ سب زمانۂ ماضی کے ذوق شوق
اک بار دل سے محو و فراموش ہو گئے — داغ

ہو چکے کارنامے سب ، محو کرے گا کون انھیں
قبر شہید ناز کو تم نے مٹا دیا تو کیا — محشر لکھنوی

محو:۔ کسی خیال میں کامل مستغرق ، مصروف مشغول ، متوجہ ۔ عربی ، فصیح ، رائج۔

یہ اشتیاق شہادت میں محو تھا دم قتل
لگے ہیں زخم بدن پر کہاں نہیں معلوم — آتش

محو پانی کے پلانے میں ہوئے سب و بنداو
خود کھڑے ہو گئے پاس آکے امام ابرار — تعشق

قول فیصل ۔ محو تماشا اور محو حیرت وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی — اقبال

محو حیرت ہوں کہ دل عشق کی تاثیر ہیں
اپنی صورت دیکھتا ہوں آپ کی تصویر کو — لائق

محو دعا:۔ (باضافت) دعا مانگنے میں مصروف وہ جو دعا مانگنے میں کامل مستغرق ہو ۔ فارسی ترکیب ۔ فصیح ، رائج۔

جو گیا سوئے نجف پلٹا وہ ہنستا ہی ہوا
مل گئی کیا شے کسی محو دعا سے پوچھیے — رشید ترابی لکھنوی

محور:۔ (بکسر اول و فتح سوم) کیلا جس پر کمہار کا چاک گھومتا ہے ، دھرا ۔ دھری جس پر پہیا گردش کرتا ہے ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دور تھا سایۂ شب دیجور کا
گنبد گردوں تھا محور نور کا — اثر

محو رکھنا:۔ مصروف رکھنا ، مشغول رکھنا ، متوجہ رکھنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

دل کو جب اور مجھے محو دنا رکھتا ہے
کس قدر ذوق گرفتاری ہم ہے ہم کو — غالب

محو کر دینا:۔ زائل کر دینا ، مٹا دینا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج۔

مُحَوَّل:۔ حوالے کیا گیا ، سپرد کیا گیا ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تنہائی کا کچھ غم نہیں راضی برضا ہیں
بندے کو تو سب امر محول بخدا ہیں — انیس

مُحَوِّل:۔ حوالے کرنے والا ، سپردگی میں دینے والا ۔ عربی اسم فاعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محولہ:۔ سپرد کی گئی ۔ عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محولہ حاشیہ :- جو حاشیہ پر لکھا گیا ہو۔ جس کا حاشیہ پر حوالہ دیا گیا ہو۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محو ہونا :- مٹنا۔ فنا ہونا۔ نیست و نابود ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

گلا ہے شوق کو دل میں بھی تنگی جا کا
گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کا — غالب

قول فیصل۔ مصروف و متوجہ اور مشغول ہونا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ مٹ جانا کے معنوں میں محو ہو جانا بھی بولتے ہیں۔

انقلاب دہر نے الٹا تمدن کا ورق
محو دل سے ہو گیا تہذیب کا پچھلا سبق — صفی

محویت :- (بفتح اول وکسر سوم وتشدید چہارم مفتوح) مستغرق ہونا۔ محو ہونا۔ کمال متوجہ ہونا۔ اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

کبھی ہمت تھی مری قاعدہ عرت میں عرت
کبھی تھی محو میں ہر محو تجھے محویت — ذوق

کیا کہوں آہ عجب حالت ہے
ایسا بیخود ہوں وہ محویت ہے — نواب سعادت

قول فیصل۔ اردو داں طبقے نے محو سے محویت مصدر بنا لیا ہے۔ بغیر تشدید حرف چہارم محوِیت بھی بولتے ہیں۔ جیسے۔ کبیر دبائی۔ دکن سے آئی تھی۔ موسیقی میں کامل تھی۔ غازی الدین حیدر کے یہاں پانچسو روپیہ ماہوار پر ملازم تھی اور یہ غزل خوب گاتی تھی۔

اے نسیم سحر آرام گہہ یار کجاست
ایسا گاتی تھی کہ سب پر محویت طاری ہو جاتی تھی
(قدیم ہیرو بزم خندان اودھ)

محی :- زندہ کرنیوالا۔ عربی صفت اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محیط :- (پہلے) دریا۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

یہ جوئے آب بھی یہ رنگ پاد کھلاتی
محیط خون تری شمشیر سے رواں ہو — آتش

محیط :- (دوسرے) احاطہ کرنے والا۔ گھیرنے والا۔ احاطہ دائرہ۔ گھیرو۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

رحمت تری محیط ہے خلاق بحر و بر
ذرات کائنات سے تا انجم و قمر — تعشق

محیط :- (تیسرے) (اصطلاح اقلیدس) دائرہ۔ دائرہ کا گول خط۔ گھیرا۔ احاطہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محیط ہونا :- غالب ہونا۔ حاوی ہونا۔ چھانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل مثنٰی۔ آئی گہری گھٹا اٹھی کہ سارے آسمان پر ابر محیط ہو گیا۔

مُخِیل :- (بضم اول) حیلہ گر۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا کام ہے شکایت چرخ محیل سے
سائل نہیں کہ تنگ ہو مجھکو بخیل سے — اسیر

محیل :- (دوسرے) آسمان کی صفت میں مستعمل ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

محیی :- احیا کا اسم فاعل۔ احیا کہتے ہیں جسم میں حیات پیدا کرنے کو۔ مخلوق کو زندہ رکھنے والا۔ خدائے تعالیٰ کا نام۔ عربی صفت۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مخ :- (بضم اول) مغز سر۔ گودا۔ سر کا بھیجا۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ (کنایۃً) ہر چیز کے خلاصہ کو کہتے ہیں۔

مخادیم :- (بفتح اول) مخدوم کی جمع۔ بزرگ لوگ۔ بڑے لوگ۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل مثنٰی۔ یہ خوشخبری بھی وہاں کے مخادیم کی خدمت میں بھیجا دیں کہ ان کی خاطر جمع ہو۔ (دربار اکبری)

مخارج :- (بفتح اول وکسر چہارم) مخرج کی جمع۔ خارج ہونے کی جگہیں۔ نکلنے کی جگہیں۔ جمع۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مخازن :- (بفتح اول وکسر چہارم) جمع مخزن کی۔ خزانے۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُخاصِم :- (بضم اول وکسر چہارم) خصومت کرنیوالا۔ دشمنی کرنے والا۔ مخاصمت و دشمنی رکھنے والا۔ عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مخاصمانہ :- دشمنی سے۔ دشمن کی طرح۔ فارسی ترکیب صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مخاصمت :- (بضم اول وفتح چہارم و پنجم) دشمنی۔ آپس میں جھگڑا کرنا۔ خصومت۔ آپس میں دشمنی رکھنا۔ عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بنا مخاصمت، وجہ مخاصمت وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے جیسے۔ وجہ مخاصمت اصل میں بہن کی جائداد تھی جس کے دونوں بھائی حصہ دار تھے۔ اسی سبب سے دونوں میں زبردست جھگڑا ہوا۔

مخاطب :- (بکسر چہارم) بات کرنے والا۔ متوجہ۔ سامنے بولنے والا۔ روبرو گفتگو کرنے والا

خطاب کرنے والا۔ عربی مذکر۔ اسم فاعل فصیح، رائج۔

مخاطَب :۔ بفتح چہارم۔ خطاب کیا گیا، وہ شخص جس سے بات کی جائے، جس کی طرف خطاب کیا جائے۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

دیکھ تو چشم یار کی جادو نگاہیاں
ہر اک کو ہے گماں کہ مخاطب ہمیں رہے
حضرت مومن

مخاطبات : (مخاطبہ کی جمع) اور یعنی مراسلات، مکتوبات بھی مستعمل ہے۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مخاطبہ :۔ آمنے سامنے کچھ کہنا۔ دو بدو گفتگو کرنا۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مخاطب ہونا :۔ بات کرنا، متوجہ ہونا، رجوع ہونا، کلام کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

یہ سخن کہہ کے مخاطب ہوئے اعدائے امام
اے سیاہ بخت برادر و دم درے وکوفہ و شام
میر انیس

مخاطرہ :۔ خطرہ، اندیشہ، ڈر، خوف۔ عربی - مذکر۔

ملا وہ بات جو ذہن میں آجائے، ذہن میں کھٹکنے والی بات۔
(فرہنگ آصفیہ۔ فیروز اللغات)

قول فیصل - اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

مخافات :۔ مخافت کی جمع - اندیشے۔ ڈر، خوف۔ عربی جمع۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مخافت :۔ جائے خوف، خطرہ - ڈر، اندیشہ۔ عربی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مخالِف :۔ خلاف کرنے والا، دشمن، عدو، مخاصم، مدمقابل، وہ شخص جو خلاف ہو۔ عربی، مذکر۔ اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

پردہ کا مخالف جو سنا بول اٹھیں بیگم
اللہ کی مار اس پہ علی گڑھ کے حوالے
اکبر الہ آبادی

قول فیصل - اس کی اردو جمع مخالفوں ہے اور عربی جمع مخالفین ہے۔

مخالَف :۔ برخلاف، برعکس، الٹا، متناقض۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

یہ مخالف یہ ہوا چلتی ہیں جو اوں کو نہ دیکھ
بخشنے والے کو دیکھ اپنے گناہوں کو نہ دیکھ
قتیل

مخالفت :۔ دشمنی، عداوت، روگردانی۔ عربی، مونث۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال - میری ان کی مخالفت کوئی نئی نہیں ہے بلکہ خاندانی ہے اور کئی پشتوں سے چلی آرہی ہے۔

قول فیصل - اہل ہنود حضرات اس جگہ اب عام طور سے خلافت بولتے ہیں جو بالکل جدید صرف ہے جیسے۔ اگر آج انھوں نے کمیٹی میں میری خلافت کی تو پھر اچھا بھی نہ ہوگا۔

مخالفت :۔ ضد (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مخالفت :۔ اختلاف، ایک دوسرے کے خلاف کرنا، دشمنی کرنا۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

بات کی بات ہے فقط ، ورنہ
میرے ان کے مخالفت کیا ہے
منیر

مخالفت کرنا :۔ اختلاف کرنا، اعتراض کرنا، دشمنی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونے کے ساتھ ہی ہے جیسے ہماری ان کی مخالفت بہت پرانی ہے۔

مخالف کرنا :۔ اپنے خلاف کرنا، اپنا دشمن بنانا۔ خلاف کرنا - اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال - تم نے خواہ مخواہ ہی ایک بات کہہ کر ان کو اپنا مخالف کرلیا۔ وہ تمہارے بہت بڑے ہمدرد تھے۔

قول فیصل۔ اس جگہ مخالف بنانا بھی بولتے ہیں۔

مخالف ہونا :۔ دشمن ہونا، خلاف ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال - میں نے لاکھ چاہا کہ مصالحت ہو جائے لیکن اگر وہ میرے مخالف ہیں تو مجھے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

مُخبِر :۔ خبر دینے والا، اطلاع دینے والا۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

کون ہے اسلام میں منصوص امام اولیں
مخبر صادق حبیب کبریا سے پوچھیے
محشر لکھنوی

مُخبِر :۔ جاسوس، رپورٹر، خفیہ نویس۔ اردو مذکر۔ فصیح، رائج۔

حضرت زاہد نے پکارے یہ اچھی چال کی
محتسب سے جا کے رندوں کے مخبر ہوگئے
داغ

مخبر صادق :۔ (کنایۃً) پیغمبر اسلام صلعم فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

بخت آئے الیوم مخبر صادق
کہ جب سے ہوگئیں ہم سب کو نعمتیں حاصل
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ شیعوں کے چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق کو بھی اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

مخبری :۔ جاسوسی، خفیہ خبر رسانی - اردو مونث۔ غیر فصیح، رائج۔

مخبوط :۔ خبطی، مجنون، بدحواس، پاگل - عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مخبوط الحواس :۔ وہ شخص جس کے حواس باطل یا جنون میں مبتلا ہوگئے ہوں۔ دیوانہ، پاگل، سودائی، خبطی، ہوش کھو بیٹھنے والا۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

مختار (ع۔ ا۔ بضم اول) صاحب اختیار۔ با اختیار۔ آزاد۔ مجاز۔ مالک۔ عربی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج

مختار دہر ہے جن کو ہوائے روزگار ہے
زرے کو بھی نہیں حرکت کا بھی اختیار (نقش)

قول فیصل۔ جہلا اس جگہ مختار بھی بولتے ہیں جو غلط ہے۔ مالک و مختار کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

ہے علی بان کا مالک و مختار
آگہ کار (داغ) نقش اسرار حیدر

مختار (۲) سربراہ کار۔ سرپرست۔ کارکن۔ تمام اختیارات جس کے حوالہ کر دیئے جائیں۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

(۳) پسر احمد مختار کا مختار ہوں میں (تعشق)

مختار (۴) گماشتہ۔ ایجنٹ۔ وکیل۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج

محل عبارت۔ اسی وقت سے تکمیل علوم اور سیر کتب کا شغل واجب ہوا قدرتی سامان اس کا یہ ہوا کہ راجہ صاحب رام جو المالک شاہ اودھ کے مختار تھے انہیں یہ شوق ہوا کہ اپنے بیٹے کو کتب علمی کی تحصیل تمام کرا دیں۔
(از مقدمہ دیوان ذوق۔ مرتبہ آزاد)

قول فیصل۔ قدیم زمانے سے یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ دولتمند اور بڑے لوگ اپنی جائداد اور تمام کاموں کے لئے کسی نہ کسی کو اپنا مختار بنا دیتے ہیں تاکہ اور دیگر معاملات کیلئے خود جانا نہ پڑے۔

ہو گئے میری طرف سے تم مختار
جا بجا رکھا خدمات اسامی داد (نذالنوشاد)

مختار (ع۔ ا) اختیار دیا گیا۔ پسند کیا گیا۔ چنا گیا۔ چھانٹا گیا۔ عربی۔ صفت (دو اللغت، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں احمد مختار وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مختار (۵) ابی عبیدہ ثقفی کے بیٹے کا نام آپ کوفے کے رہنے والے تھے۔

قاضی نور اللہ شوستری تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ حلی نے مختار کو مقبول لوگوں میں شمار کیا ہے حضرت امام جعفر صادقؑ نے ان کے لئے رحمت کی دعا کی ہے۔ جناب مسلم ابن عقیل کو آپ ہی نے سب سے پہلے مہمان رکھا تھا۔ آپ کو ابن زیاد حاکم کوفہ نے آل محمد سے محبت کے جرم میں قید کر دیا تھا۔ وہاں سے چھوٹنے کے بعد آپ نے خون حسینؑ کا بدلہ لینے کا عزم بالجزم کیا چنانچہ سنہ ۶۶ھ میں ایک بڑی جماعت کے ساتھ برآمد ہو کر کوفہ کے حاکم بنے اور آپ نے کتاب و سنت اور انتقام خون حسینؑ پر بیعت لے کر بڑی مستعدی سے انتقام لینا شروع کیا شمر کو قتل کر دیا۔ خولی کو قتل کر کے آگ میں جلا دیا عمر ابن سعد اور اس کے بیٹے حفص کو قتل کیا سنہ ۶۷ھ میں عبید اللہ ابن زیاد کو گرفتار کرنے کے لئے ابراہیم ابن مالک اشتر کی سرکردگی میں ایک بڑا لشکر موصل بھیجا جہاں کا وہ اس وقت گورنر تھا۔ شدید جنگ کے بعد ابراہیم نے اس کو گرفتار کیا اور اس کا سر مختار کے پاس بھیج کر بدن نذر آتش کر دیا قاضی میبذی نے شرح دیوان مرتضوی میں لکھا ہے کہ مختار آل محمدؐ کے ہاتھوں سے قتل ہونے والوں کی تعداد اسی ہزار تین سو تھی۔ مورخین کا بیان ہے کہ جناب مختار کے سامنے جب ابن زیاد کا سر رکھا گیا تھا تو ایک سانپ آ کر اس کے منہ میں گھس کر ناک سے نکلنے لگا اسی طرح دیر تک آتا جاتا رہا مورخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت مختار نے ابن زیاد کا سر حضرت امام زین العابدینؑ کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیج دیا جس وقت وہ سر پہنچا تو آپ نے شکر خدا ادا کیا اور مختار کو دعائیں دیں۔ مورخین کا یہ بھی بیان ہے کہ اسی وقت سے ان عورتوں نے بالوں میں کنگھی کرنی، سر میں تیل اور آنکھوں میں سرمہ لگانا شروع کیا جو واقعہ کربلا کے بعد سے ان چیزوں کو چھوڑے ہوئے تھیں۔
(عقد فریدہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، نور الابصار صفحہ ۱۳۲، مجالس المومنین و بحار الانوار)

جناب مختار ۱۴ رمضان سنہ ۶۷ھ ہجری کو راہی جنت ہوئے۔

مختار عام (۱) وہ شخص جس کے نام مختار نامہ ہو جسے ہر بات کے کرنے کا اختیار ہو وہ گماشتہ یا ایجنٹ جسے تمام باتوں کا اختیار دیا گیا ہو۔ فارسی ترکیب۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

مختار کار (۱) کام کرنے کا مجاز۔ سربراہ کار۔ مہتمم۔ منصرم۔ متولی۔ سپرنٹنڈنٹ۔ عربی فارسی الفاظ۔ (دو اللغت، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مختار کرنا (۱) اختیار دینا۔ مجاز کرنا۔ گماشتہ بنانا۔ مالک بنانا۔ اجازت دینا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

مختار کل (۱) پورا با اختیار جسے اختیار قطعی حاصل ہو۔ مدار المہام۔ وہ شخص جسے پورا پورا کل اختیار دے دیا گیا ہو۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

علی صرف۔ میر کاظم حسین نے اس عہدہ پر
سفارش کے لئے ولی عہد سے مختصر چاہا مگر دونوں بیگم
ان دونوں میں ان کے مختار کل تھے۔

(دیوان ذوق۔ مرتبہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مختار کل
کی جگہ مختار مطلق بھی لکھا ہے جو عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

مختار نامہ۔ وہ تحریر جس کے ذریعہ
سے کسی کو مختار بنایا گیا ہو۔ وہ نوشتہ جس کے
ذریعہ سے اختیار دیا گیا ہو۔ فارسی ترکیب،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

مختار ہونا:۔ مجاز ہونا، با اختیار ہونا۔
مالک ہونا، کسی کا گماشتہ ہونا یا ایجنٹ
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہر شخص کے مختار ہیں اور مرتبہ والی ہیں امیر

مختاری:۔ سربراہی، مختار کا پیشہ یا کام
فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مختاری:۔ مجبوری کی ضد۔ مختار ہونا
با اختیار رہنا، آزاد ہونا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا میر

مختتم:۔ (بضم اول وفتح دوم وکسر سوم)
ختم کرنے والا، اختتام تک پہنچانے والا
عربی اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

مختتم:۔ (بفتح حرف چہارم) ختم کیا گیا۔
عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

مخترع:۔ (بضم اول وکسر سوم) موجد،
بانی، ایجاد کرنے والا، اختراع کرنے والا
واضع، نئی بات یا نئی چیز نکالنے والا۔
عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ مخترع طرز کہ طرز قدما پر
کھینچا خط نسخ اس کے ہر جدت تحریر (دہیرۃ الاخلیلم)

مخترع:۔ (بفتح چہارم) اختراع کی گئی چیز
ایجاد، جدید بات۔ عربی اسم مفعول تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مخترعات:۔ (بضم اول وفتح سوم)
وہ چیزیں جو نئی ایجاد کی گئی ہوں۔ ایجاد کی
گئی چیزیں۔ عربی مذکر۔ عربی جمع تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مختص:۔ (بضم اول وفتح سوم) خاص
کیا گیا، مخصوص۔ عربی اسم مفعول تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

تربت کی جگہ ہے سرو سامان کے لئے
مختص ہے جگہ گور غریباں کے لئے عشق

مختص المقام:۔ وہ جو کسی خاص مقام
کے لئے ہو۔ وہ جو کسی خاص جگہ کے لئے ہو۔
عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

مختصر:۔ (بضم اول وفتح سوم و چہارم)
خلاصہ، انتخاب، جو طویل نہ ہو جو دراز
نہ ہو، مجمل، تھوڑا سا، کسی قدر، ذرا سا
عربی صفت، فصیح، رائج۔

بس مختصر یہ ہے بہت اچھی گزر گئی
زخموں کی طرح گاہ ہنسے گاہ رو دئے
جاوید لکھنوی

سائل مختصر اچھا نہیں زیادہ طول
وہ میرے جنن کا دن تھا موافق معمول عشق

قول فیصل۔ اس محل پر عوام بکسر چہارم مختصر
بھی بولتے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ مختصر کی جگہ
المختصر بھی بول دیتا ہے۔

مختصر:۔ چھوٹا، خرد، کم۔ عربی صفت
فصیح، رائج۔

مختصراً:۔ اختصار کے ساتھ، بالاختصار
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مختصر بات:۔ وہ بات جس میں طوالت
نہ ہو۔ وہ بات جو طویل نہ ہو۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

مختصر بات یہ ہو طول کی کیا حاجت ہے
اے مسیحا ترے بیمار کی یہ حالت ہے محسن

قول فیصل۔ اسی جگہ مختصر سی بات بھی
بولتے ہیں۔

بوسے پہ خال لب کے وہ ہم سے بگڑ گئے
کس مختصر سی بات پہ تقریر بڑھ گئی راسخ

مختصر کرنا:۔ گھٹانا، کم کرنا، چھانٹنا
اختصار کرنا، مجمل کرنا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

طول درد داغ غم معاذ اللہ
عمر گزری ہے مختصر کرتے فانی

مختصر یہ کہ:۔ خلاصہ یہ کہ، المختصر۔
اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مختصر یہ کہ دل چھپتا ہے کہیں
دل بیگانہ آشنا ہے کہیں برق دہلوی

مختفی:۔ پوشیدہ، مخفیہ، چھپا ہوا۔ عربی
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کاش سر جو حبابوں کے بہا کرتے ہیں
مختفی دامن دریا میں ہے حباب او کو کی — عاشق

قول فیصل۔ مختفی کی جگہ مختفی بولتے ہیں۔

مختل :۔ (بضم اول و فتح سوم) پریشان۔ خلل پذیر۔ خلل والا۔ بگڑا ہوا درہم برہم۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بیشتر حواس کی صفت میں مستعمل ہے

سا تیا میری طبیعت ہے اداس
دے کوئی جام کہ مختل ہیں حواس (مرزا رسوا)

مختل الحواس :۔ حواس باختہ۔ مجنوط الحواس۔ فاتر العقل۔ جسکے حواس قائم ہوں۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو مختل حواس لکھا ہے۔

بہ ترکیب عربی اگر بلا تشدید لام کہا جائے تو غلطی ہے۔ علی ہذا القیاس مختص المقام مختص الم اس طرح مختل الحواس کہنا چاہیے —

(قاموس الاغلاط)

اردو میں کسی طرح نہیں بولتے اس جگہ —
مجنوط الحواس زبانوں پر ہے۔

مختلط :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم) ملا جلا۔ آمیز۔ عربی۔ صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مختلط :۔ (بکسر لام) اختلاط کرنے والا۔ ملنساری کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم۔ فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں کمال پیار کی عقیں کس اصول سے
یہ مختلط تیغ دل و جان تو ہم سے — نقش

مختلف :۔ (بضم اول کسر لام) علیحدہ۔ جدا۔ جو یکساں نہ ہو۔ طرح طرح کا قسم قسم کا اختلاف کرنے والا۔ ناموافق۔ بے جیل۔ بے جوڑ۔ عربی۔ صفت۔ فصیح رائج۔

دماغ و دل ہر اک کو مختلف بخشے ہیں خالق نے
کلیم اللہ کی صورت سے میرا امتحاں کیوں ہو — محشر لکھنوی

مختلف البطن :۔ وہ دو بھائی کہ جن کی مائیں الگ الگ اور باپ ایک ہو۔ سوتیلا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل نقل۔ ہم نے حیدرآباد میں ان دو مختلف البطن بھائیوں میں دیکھا ایسا میری نظر سے اب تک نہ گزرا۔

مختلف الرائے :۔ وہ جنکی رائے ایک دوسرے سے مختلف ہو۔ جن کی رائے ایک دوسرے کے خلاف ہو۔ وہ الگ الگ رائیں رکھنے والے۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ مختلف الرائے مختلف خیال مختلف مذہب کے لوگ بیٹھے ہیں مگر ان کی تقریر کا ایک لفظ بھی کسی دل پر ناگوار ہو کر نہیں کھٹکتا۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ اسی جگہ مختلف الخیال مختلف المزاج وغیرہ بھی بولتے ہیں۔ مختلف الطبائع بھی بولتے ہیں

مختلف الاوضاع :۔ مختلف وضعوں والے مختلف قطع کے لوگ۔ الگ الگ وضع قطع والے عربی ترکیب۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ الغرض ہمارے وطن کے بیچے جیب مجذوبوں کی قطع بنائے چلے جاتے تھے کہ وہ مختلف الاوضاع حضرات نظر سے گزرے۔ (فسانہ آزاد)

مختلف فیہ :۔ (بفتح لام) اختلاف کیا گیا وہ چیز جس میں اختلاف ہو۔ وہ بات یا مسئلہ کہ جس میں مختلف رائیں ہوں۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ حقیقتاً یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بعض اساتذہ نے جبیں کو مذکر نظم کیا ہے بعض نے مونث نظم کیا ہے۔

مختوم :۔ (ختم کیا گیا۔ مہر شدہ۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تعلیل الاستعمال

صاحب مہر نبوت کے پسر کی ہے ثنا
بھر کے ساغر میں پلا ہم کو شراب مختوم — محشر لکھنوی

مختوم :۔ بند کیا ہوا۔ مقفل (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مختون :۔ ختنہ کیا گیا۔ ختنہ کیا ہوا۔ ختنہ عربی۔ صفت۔ اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مخدِر :۔ (بکسر دال مشدد) سن کرنے والی چیز خواب آور۔ نیند لانے والی دوا۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

مخدَّرہ :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) پردہ نشین۔ پردہ میں بیٹھنے والی۔ پردہ دار باعصمت عورت۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مخدَّرات :۔ (بفتح دال مشدد) مخدرہ کی جمع پردہ نشین عورتیں۔ باعصمت عورتیں۔ عربی مذکر فصیح رائج۔

مخدرات حرم کے بلند ہیں نالے
پڑے ہیں خاک پہ بے دفن گو کہ پالے — میر عشق

قول فیصل۔ مخدرات عظمیٰ اور مخدرات عصمت طہارت کی ترکیبوں سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مخدِرات :۔ (بکسر دال مشدد) سن کرنے والی۔

بے حس کرنے والی دوائیں ۔ عربی ۔ مذکر ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

مخدرات قدسیہ :۔ اسرار الٰہی ۔ (دلی) مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ۔

مخدوش :۔ خطرناک ۔ جس میں خدشہ اور خطرہ ہو ۔ خدشے میں بھرا ہوا ۔ عربی اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

شق در و دیوار چھت مخدوش کرے تنگ و تار
دیکھئے انسان صورت بھی تو چڑھ آئے بخار — صفی

مخدوم :۔ خدمت کیا گیا ۔ آقا ۔ قابل تعظیم ۔ بزرگ ۔ مربی ۔ والی نعمت ۔ مالک ۔ عربی ۔ مذکر ۔ اسم مفعول ۔ فصیح ، رائج ۔

تم کو اے زینب خاتون یہ مبارک ہو سبھی
جو کہ ہے قوم نصاریٰ کے خدا کا مخدوم — محمد لکھنوی

مخدومہ :۔ مخدوم کی تانیث ۔ مالکہ جس کی خدمت گزاری کی جائے ۔ عربی ۔ صفت ۔ مونث ۔ فصیح ، رائج ۔

مخدومۂ زمین و زماں کا قدم رکا
تڑپا یہ دل قلق سے کہ بیٹے جیوں گا — اوج

قول فیصل ۔ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو مخدومۂ جہاں ، مخدومۂ عالم ، مخدومۂ کونین وغیرہ کے القاب سے یاد کرتے ہیں ۔

تھی ان کے پیچھے ایک جو مخدومۂ جہاں
چادر میں سر سے لے کے قدم تک وہ تھی نہاں — تعشق

کب فاطمہ سی ہے کوئی مخدومۂ عالم
زینب سی بھی زندگی میں نہیں ان سے کہیں کم — عشق

مخرب :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد) ویران کرنے والا ۔ تباہ کرنے والا ۔ خراب کرنے والا ۔ عربی صفت اسم فاعل ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر بغیر تشدید را ہے جو صحیح نہیں ہے ۔ عام طور سے اخلاق کے ساتھ اس کا صرف ہے یعنی مخرب اخلاق ۔

مخرج :۔ (بفتح اول و سوم) ، مصدر ، نکلنے کی جگہ ۔ اصل ، جڑ ، مادہ ۔ عربی اسم ظرف ۔ فصیح ، رائج ۔

کیا بیاں کیجے اب لشکر اعدا کی معاش
مخرج خوں ہے وہاں زخم کا ہے گا جہاں — تیر

مخروطی :۔ گاؤ دم ۔ گاجر کی وضع کا ۔ گاجر کی شکل کا ۔ عربی صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

مخزن :۔ (بفتح اول و سوم) خزانہ جمع کرنے کی جگہ ۔ گنج ذخیرہ ۔ عربی ۔ مذکر ، فصیح ، رائج ۔

رنگ تاریخ سے فصاحت کو لگا داغ اے رشک
مخزن دولت اردو سے چلی نہ رہا — رشک

قول فیصل ۔ گودام ، ذخیرہ کے معنوں میں بھی بولتے ہیں

بنت اسد کی گود سے کاش صدا بلند ہو
کب کہیں کہ مقصد حاصل ماسوا کہیں — محشر لکھنوی

مخزون :۔ خزانہ میں رکھا گیا ۔ عربی صفت مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مخزونہ :۔ خزانے میں رکھی ہوئی چیز ۔ گاڑی اور دبی ہوئی چیز عربی صفت مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مخصوص :۔ خاص کیا گیا ۔ نامزد کیا گیا ۔ خاص ۔ عربی صفت ۔ اسم مفعول ، فصیح ، رائج ۔

بخشش یار جو مخصوص تھی مجھ سے وائے
اب وہی مایۂ ناز دگراں ٹھہری ہے — حسرت

مخصوص کرنا :۔ خاص کرنا ۔ نامزد کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

مخضب :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) خضاب کیا ہوا ۔ رنگین کیا گیا ۔ خضاب لگی ہوئی ڈاڑھی یا بال ۔ عربی صفت اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

محل نظر ۔ چلتے چلتے ایک مکتب خانہ یہاں بھی نظر آیا مولوی صاحب بڑے عمر رسیدہ و دو دماغ جہاں دیدہ کھٹیا پہ دوزانو بیٹھے پڑھا رہے ہیں ریش مخضب تا بہ ناف ، سر مبارک کدو قاف ۔ (فسانۂ آزاد)

مخطط :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) خط دار ، لکیروں والا ۔ وہ شے جس پر لکیریں پڑی ہوئی ہوں ۔ دھاری دار ۔ عربی صفت ، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

مخطط :۔ خط نکلا ہوا ، ڈاڑھی نکلی ہوئی ۔ وہ شخص جس کے ڈاڑھی نکلی ہوئی ہو ۔ عربی صفت اسم مفعول ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ روئے مخطط کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔

ع ترا تو روئے مخطط خدا کی قدرت ہے — مصحفی

ع طوطی روئے مخطط سات جبل ہو گیا — بحر

مخطوبہ :۔ وہ عورت جس کی منگنی ہو چکی ہو عربی صفت ، مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مخطور :۔ خطرہ کیا گیا ، اندیشہ کیا گیا ۔ وہ چیز جس میں خوف و اندیشہ ہو ۔ عربی اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

مخطور ؛ وہ بات جو دل میں گزرے۔ دل میں پیدا ہونے والے خیال۔ دل میں گزرنے والا خیال۔ دل میں خطور کرنے والی بات۔ عربی۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ ہر دو معنی میں اس کی جمع مخطورات بھی تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مخطی :- وہ جس سے بے ارادہ خطا سرزد ہو۔ وہ شخص جس کا ارادہ صواب کا ہو لیکن بلاارادہ اس سے خطا ہو جائے اور خاطی وہ شخص جو بالارادہ خطا کرے۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مخفف :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) تخفیف کیا گیا۔ گھٹایا گیا۔ اختصار کیا گیا۔ کم کیا گیا۔ وہ لفظ جس سے کوئی حرف کم کیا جائے۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

محل صراحت۔ پڑھے لکھے ہو مگر تم کو نہیں معلوم کہ صلعم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخفف ہے۔

مخفی :- (بالفتح) پوشیدہ، چھپا ہوا، خفیہ۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

سبحان مقامات مخفی واصلے
روز خرق ہے تا عنبر بالی پیر کی ہے عشق

قول فیصل۔ گنج مخفی (چھپے ہوئے خزانے) کی ترکیب سے بھی رائج ہے۔

ہدایت وہ بتایا سب کو بستہ گنج مخفی کا
سخاوت وہ کیا وقت غلاماں گنج دیدارکی
محشر لکھنوی

مخفی رکھنا :- چھپانا، خفیہ رکھنا۔ پوشیدہ رکھنا۔ ظاہر نہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مخفی رہنا :- چھپا رہنا۔ پوشیدہ رہنا۔ ظاہر نہ ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

عشاق کے جذبات پہ مخفی نہیں رہتا
گلگ یہ قدرت نے جو قسمت میں لکھا ہے
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ مخفی رہ جانا بھی بولتے ہیں۔

میر مخفی نہ رہے گا یہ تصور اور فتور
بجھیں گے عہدہ اخبار پہ جو ہیں مشہور
انیس

مخفی کرنا :- چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا سے رابطہ بھی ہے اور بصورت نفی مخفی نہ ہونا بھی بولتے ہیں ان سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ تم جوا کھیلتے ہو۔

مخفی نہ رہے :- پوشیدہ نہ رہے۔ چھپا نہ رہے۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل گفتگو۔ بہرحال میں نے اس کی کوشش کی کہ آپ سے کوئی راز مخفی نہ رہے اور اب بھی یہی کوشش ہے۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی واضح ہو جانا بھی ہیں۔ جیسے آپ پر یہ مخفی نہ رہے کہ یہاں کے آپ کی ہمیشہ مروت اور عزت کی۔ آپ جس کو چاہے اپنی بات مانیں۔

مخل :- خلل ڈالنے والا۔ رخنہ انداز۔ فتور ڈالنے والا۔ حارج۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

ع اٹھ گیا پردہ دوئی کا راز کوئی مخل ہے

قول فیصل۔ عربی میں بہ تشدید لام ہے۔

اٹھو بھو کو جگاتا ہو تم کو نالہ معمور
مخل خواب ہوئی چھپے یہ شور ہے ہم
محشر لکھنوی

مخلد :- (بضم اول تشدید لام مفتوح) ہمیشگی کا۔ ہمیشہ رہنے والا۔ دائمی۔

عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ترے دربار میں ہر وقت رہنے کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا
محسن کاکوروی

مخلص :- خالص۔ صادق۔ سچا۔ راست باز۔ باوفا۔ کھرا۔ وفادار۔ اخلاص کرنے والا۔ خلوص والا۔ عربی۔ اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ بالضم وکسر سوم اخلاص کرنے والا اور بضم میم و فتح لام خالص کیا گیا۔ رہا کیا گیا۔ پاک کیا گیا۔ خلاصہ کیا گیا۔ (بضم میم وفتح لام) جائے اخلاص (رہائی۔ تمام۔ اور نیز مصدر میمی ہے جس کے معنی رہائی خلاصی آزادی کے آتے ہیں۔

مخلص (بضم میم وفتح لام) کے معنوں میں عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مخلص :- مخلص دوست۔ یار صادق۔ پکا دوست۔ یار غار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مخلص دوست۔ مخلص ساتھی وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے۔

مخلصی :- (بفتح اول وسوم) خلاصی۔ نجات۔ رہائی۔ چھٹکارا۔ آزادی۔ چھٹی۔ فارسی، مونث۔ فصیح، رائج۔

تیرے سے باطل کی حق گوئی کا رزم و بزم میں
مخلصی دلوا گئی زنجیر زین العابدین
حکیم قاسم لکھنوی

قول فیصل۔ مخلص بالفتح و فتح سوم مصدر میمی ہے اس میں فارسیوں نے یائے مصدری اضافہ کی جیسے سلامت سے سلامتی بنا لیا۔ زبانوں پر مخلصی بکسر سوم ہے۔ اس جگہ زیادہ

خلاصی بولتے ہیں۔ اسی جگہ گنوار غلاصی عورتیں بولتی ہیں۔

مخلع :۔ خلعت دیا گیا۔ خلعت سے نوازا گیا وہ جس کو خلعت دیا گیا ہو یا جو خلعت پہنے ہوئے ہو۔ عربی۔ صفت، اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

اصل کو اپنی نہ بھولا کسی عالم میں ایاز
جب مخلع ہوا ملبوس کہن یاد آیا بحر

علی نقشو۔ چالیس سرداران نامدار جو ساتھ شاہزادۂ عالی وقار کے آئے تھے جناب حکمت مآب نے سب کو مخلع کیا۔ (طلسم ہوشربا)

مخلوط :۔ ملا جلا۔ گڈمڈ۔ باہم آمیز۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

مخلوط النسل :۔ دوغلا۔ وہ شخص جو ایک نسل سے نہ ہو۔ وہ شخص جس کی نسل میں میل ہو۔ عربی۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیمیافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

مخلوق :۔ پیدا کیا گیا۔ پیدا کیا ہوا۔ خلق کیا ہوا۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ اول مخلوق نور محمد و آل محمد ہے جس کی وجہ سے تمام دنیا خلق کی گئی ہے۔

مخلوق :۔ دنیا۔ کائنات۔ عالم۔ ہستی خلق۔ اہل دنیا۔ اہل عالم۔ عربی۔ مونث فصیح، رائج۔

اس حال میں کیا کر سکے مخلوق ہمارا
جب باتیر دعا ہو نہ معشوق ہمارا — نقش

قول فیصل۔ صرف۔ اس مجمع کیلئے بھی کہتے ہیں جو کسی مقصد سے کسی جگہ جمع ہو۔

وہ سوم میں میرے کب آئے کہ جب
بیٹھ کر مخلوق ساری اٹھ گئی — داغ

مخلوق خدا۔ مخلوق الہی وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مخلوقات :۔ دنیا اور جو چیزیں دنیا میں ہیں۔ دنیا و مافیہا۔ مخلوق کی جمع عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

عرش سے تحت الثری تک جتنے مخلوقات ہیں
آپکی شان مراتب پر ازل سے ہیں گواہ — محسن لکھنوی

مخل ہونا :۔ خلل انداز ہونا۔ حارج ہونا۔ رخنہ انداز ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مخلے :۔ خالی کیا گیا۔ آزاد کیا گیا۔ رہا کیا گیا۔ چھوڑا گیا۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مخلے بالطبع :۔ وہ شخص جسے اسکی طبیعت پر آزاد چھوڑ دیا جائے۔ باہم بے تکلف۔ باہم آزاد۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

عمل صرف۔ یہ دونوں آدمی نہایت رسمی مخلی بالطبع ہیں۔

مخمر :۔ خمیر اٹھایا ہوا۔ خمیر کردہ شدہ خمیر کیا گیا۔ گوندھا ہوا۔ عربی۔ صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

دل جو تھا حقیقت کے عناصر سے مخمر
جا کر میں چڑھا آیا سر طاق خرابات — عشر

مخمس :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید دوم مفتوح) پنج گوشہ۔ پانچ ضلعوں والی شکل عربی۔ صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مخمس :۔ خمس نکالا ہوا۔ وہ روپیہ یا مال جس میں سے خمس نکال دیا گیا ہو۔ عربی اسم مفعول۔ فقہائے شیعہ کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مال مخمس وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مخمس :۔ وہ نظم جسمیں پانچ پانچ مصرعوں کا ایک بند ہو۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

ہر سے ہر ایک مصرع بحر ہے ہر ایک شعر
جو مخمس ہے ہمارا کم نہیں پنجاب سے — اکبر

مخمصہ :۔ مشکل۔ تردد۔ عذاب۔ فکر۔ جھنجھٹ۔ جھمیلا۔ جھگڑا۔ بکھیڑا۔ عربی۔ مذکر فصیح، رائج۔

نظر آجائیں اگر مصحف رخ کے جلوے
دور ہے مخمصۂ دہر بیں اضداد ملل — نسیم دہلوی

امیدیم میں کیسی بسر ہوئی ان کی
جو دل سے مخمصہ این و آں اٹھا نہ سکے — صبا

قول فیصل۔ اب عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

مخمصے میں پڑنا :۔ عذاب میں مبتلا ہونا۔ مشکل یا دقت میں پڑنا۔ جھگڑے میں پھنسنا۔ کسی ایسے جھگڑے میں پھنسنا جس میں یہ نہ سمجھ میں آسکے کہ کیا کریں کیا نہ کریں۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

ہوگا زنجیر ترے واسطے ہر تار کفن
مخمصے میں عبث اے وزد کفن پڑتا ہے — اسیر

مخمصے میں جان پڑنا :۔ جھگڑے بکھیڑے میں پھنسنا۔ کسی مصیبت یا فکر میں مبتلا ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

دل نہ سینے نہ رکھتے بنتا ہے
پڑ گئی مفت مخمصے میں جان — ارشاد

قول فیصل۔ مخمصے میں پڑنا بھی بولتے ہیں

کچ عجب مخمصے میں ہوں مجو فلک سے — بحر

مخمل:۔ (بفتح اول وسوم) ایک مشہور کپڑے کا نام جو دبیز نرم اور ریشمی ہوتا ہے۔ فارسی مونث۔ فصیح۔ رائج۔

فصلِ گل آتے ہی گلشن میں اگا ہے سبزہ
یا کہ صحنِ گلستاں میں بچھی ہے مخمل — منیر

قول فیصل۔ اساتذہ متقدمین نے مذکر بھی نظم کیا ہے مگر اب مونث ہی ہے۔

غافل مری طرف سے ہو شمشیرِ یار کی
جب دیکھیے ہو خواب میں مخمل حیا رکا — اثر

تم جب آئے طالعِ خوابیدہ جاگے گور کے
سوئے ہم تم گئے کہ مخمل دو خوابہ ہو گیا — رشک

قول فیصل۔ فرشِ مخمل، فرشِ مخملیں یا مخملیں فرش اور بستر کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

ذکی ختم ہے ان پر جو یہ فرماتے ہیں
فرشِ مخمل پہ مرے پاؤں چھلے جاتے ہیں — ناظم

مخمل:۔ ایک قسم کے سرخ اور نہایت ملائم پھول کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مخمل:۔ (کنایۃً) بہت نرم اور ملائم۔ اردو صفت۔ رائج۔

مخمل دو خوابہ:۔ ایک خاص قسم کی مخمل جس کے طرفین یکساں ہوتے ہیں۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مخمل کاشانی:۔ (باضافت) ایک اعلیٰ قسم کی مخمل جس میں ایک رخ جھکنے اور ایک رخ کھڑا ہوتا ہے اور یہ کاشان کی بنی ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ رائج۔

مخملی:۔ مخمل کا، مخمل کا بنا ہوا۔ فارسی صفت۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ ہاتھوں میں مہندی رچی ہوئی چھلے، آنکھوں میں سرمہ کی تحریر، چھوٹے پنجے کا زرد مخملی جوتا زیب پا کئے ہوئے۔ (فسانہ آزاد)

مخمور:۔ صاحبِ خمار، وہ جس کا نشہ اترا ہو اور طلب ہو۔ عربی صفت بصیغہ اسم مفعول۔ فصیح۔ رائج۔

تقصیر کم نگاہی ساقی ہے اور کیا
اس انجمن میں گر کوئی مخمور رہ گیا — مصحفی

قول فیصل۔ مجازاً مست و متوالا اور نشہ میں چور کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا
یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں — مجروح

نگاہِ مخمور، چشمِ مخمور وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں

چشمِ مخمور کا ہوں کس کی میں گشتہ یارب
کہ مری خاک سے بھی جام بنے آب بنا — ذوق

مخنث:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) زنانہ، ہیجڑا، زنخہ، نامرد۔ عربی صفت۔ رائج۔

محلِ صرف۔ حجمی جان — جی تو آتا ہے پیر و مرشد صاحب کے پاس چلا جاؤں آپ کے پیرزادوں کی بیعت لوں آدمی سے مخنث بن جاؤں۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ فقہ کی اصطلاح میں مخنث اس کو کہتے ہیں جو وہ انسان جو مرد بھی ہو اور عورت بھی ہو۔ شادی کے وقت بیاہ کے جائے بحیثیت عورت یا بیاہ کر لائے بحیثیت مرد۔ ایسے انسان کے یہاں اولاد میں میراث کی تقسیم میں بڑی دشواری ہوتی تھی۔ انتقال کے وقت اگر خنثیٰ نے چار لڑکے چھوڑے بحیثیت مرد اور چار لڑکے چھوڑے بحیثیت عورت۔ وہ چار لڑکے جو بحیثیت مرد چھوڑے ہیں وہ کہتے ہیں ہمارے باپ کی میراث ہم کو دو۔ چار لڑکے جو بحیثیت ماں چھوڑے وہ کہتے ہیں ہماری ماں کا حصہ دو۔ اس کی میراث کی تقسیم حضرت علیؓ نے بہت حسن و خوبی سے فرمائی ہے جو کتابوں میں ہے۔ اسی کو خنثیٰ بھی کہتے ہیں۔

مخنوق:۔ گلا گھونٹا ہوا۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مخول:۔ ہنسی ٹھٹھا، مذاق، چھیڑ خانی، مزاح۔ اردو مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مجھ کو ایسے مذاق سے چڑھ ہے
چل بھی اپنی مخول رہنے دے — انشا

قول فیصل۔ اب اس جگہ ٹھٹھول یا ٹھٹھول بازی زبانوں پر زیادہ ہے۔

مخول کرنا:۔ ٹھٹھا کرنا، ہنسی اڑانا، مذاق کرنا، چھیڑ خانی کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

مخولیا:۔ یعنی مذاق کرنے والا، ٹھٹھول باز، دلگی کرنے والا۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان

مخولیا پن:۔ مخول کرنا، دلگی کرنا، ہنسی مذاق کرنا، تفریح کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

منہ بنا کر جبیں پہ لا کے شکن
وہ یہ بولیں بس دیکھا یہ مخولیا پن — ناظم

مخیر:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مکسور) خیرات کرنے والا، سخی، فیاض۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی اختیار دینے والا بھی ہیں۔ جو کہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مخیر:۔ (بفتح یائے مشدد) اختیار دیا گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مخیلہ:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مکسور) خیالی کی قوت، دماغ کی ایک قوت کا نام، قوتِ خیالی۔ عربی مذکر [illegible]

کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ عام طور سے اس جگہ تخیلہ بولتے ہیں جیسے توت تخیلہ ۔

تخییم (مصدر باب تفعیل) خیمہ کھڑا کرنے کی جگہ ، پڑاؤ ، خیمہ لگانے کی جگہ ، مجازاً قیام و مقام کرنے کی جگہ ، خیمہ گاہ ، کیمپ عربی اسم مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مُد ۔ (بضم اول) ایک پیمانے کا نام جس کی مقدار دو رطل ہوتی ہے ۔ عربی ۔ مذکر تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ تفہیم زکوٰۃ کے سلسلے میں بھی اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے ۔

مَد ۔ [۱] (بفتح اول) دریا کے پانی کی افزونی عربی ۔ مذکر ۔

سر ہیچ رواں کا پھر اسی گھاٹ اب آیا ہے
تماشا دیکھئے بحر سخن کے جزر اور مد کا — محسن

(نور اللغات)

کشش ، کھنچاؤ ، جزر کا خلاف ، افزونی ، درازی ، پھیلاؤ

شب معراج چڑھ کر عرش پر دم میں اتر آیا
بیاں دس طرح سے ہوگیا جزر اور مد کا — شہیدی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے جزر و مد ملا ہی کے بولتے ہیں ۔

مَد ۔ [۲] عرضی خط ، دراز ، دراز خط ، جو عرضی یا خط پر کھینچا جاتا ہے اور اسکے نیچے سے سب شروع کیا جاتا ہے ۔ عربی ۔ مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

قاصد یہ کہیو غور سے عرضی کو دیکھیے
مد ہے شبیہ آپ کے ناز دراز کی — ناسخ

ع پہلے مد کھینچ کے آغاز کیا پھر القاب — تعشق

مَد ۔ [۳] نوکری کا صیغہ ، صیغۂ ملازمت ، محکمہ ، سررشتہ ، دفتر ۔ اردو مذکر ۔ عوام کی زبان

نہ مطلب نگاری کا ان کو سلیقہ
نہ دربار داری کا ان کو سلیقہ
نہ اسپہ داری کا ان کو سلیقہ
نہ خدمتگزاری کا ان کو سلیقہ — بند حالی

تلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس مد میں کوئی کھپائے

مَد ۔ [۴] وہ لمبا خط جو حساب میں کھینچ کر اس کے نیچے سے حساب لکھنا شروع کرتے ہیں ۔ نیا حساب شروع کرنے کی علامت جو بطور خط ہوتی ہے ، عنوان ، پیشانی ، سرنامہ ، حساب کی مد ۔ اردو مذکر رائج ۔

ہر عضو فرد فرد کہے گا تمام حال
ہر رنگ بدلا ہیں مد جو تمام حساب کی — برق

بیاض صبح ہوا اپنا نامہ اعمال
شعاع مہر درخشاں مد حساب ہوئی — صبا

مَد ۔ [۵] رقم اردو مذکر ۔ سیاق و سیاق والوں کی خاص اصطلاح ۔

مَد ۔ [۶] الف ممدودہ کو کھینچ کر پڑھنے کی علامت ۔ وہ الف ممدودہ کی علامت جو اس کی درازی ظاہر کرنے کے واسطے لکھی جاتی ہے وہ آڑا خط جو الف پر ہوتا ہے (آ) عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

بعینہٖ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کہیئے
جو ابروے کشیدہ بھی ہو نقشہ صاد کے مد کا — محسن

خط ہو اور وشن جو لکھا عارض جاناں کا صفت
دائرہ مہتاب ، رشک کہکشاں مد ہو گیا — اسیر

مَد ۔ [۸] مئی کو کہتے ہیں ، عربی میں مذکر ۔ اور اصل میں انگی وال مخلوط الہاء ہے ۔ (سرمایۂ زبان اردو)

نشہ ، مستی ، سکر ، خمار ، سرشاری ، مدہوشی ، بدمستی کیف ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے " مد " ہی بولتے ہیں ۔

مَد ۔ [۹] شراب ، بادہ ، بنت العنب ، دارو ، مے صہبا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مَد ۔ [۱۰] خوشی ، فرحت ، انبساط ، لغوی معنی ہاتھی کی کنپٹی یا گالوں سے ٹپکتا ہوا پانی جو حالت مستی میں ٹپکا کرتا ہے ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مَد ۔ [۱۱] غرور ، تکبر ، گھمنڈ ، غرہ ، خودبینی

[۱۲] دیوانگی ، جنون ، سودا ، مالیخولیا ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مَد ۔ [۱۳] دریا ، بحر ، ندی ، رود ، جو ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مَد ۔ [۱۵] خواہش نفسانی ، شہوت ، جوش ، جذبہ ، ولولہ ، شوق

[۱۶] منی ۔ آب پشت ، نطفہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مَد ۔ [۱۴] وہ پانی جو حالت مستی میں ٹپکتا ہے جیسے بجم کا مد شہد ، انگبین ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مَد ۔ [۱۸] وہ لکیر جو ہر مضمون کے ختم پر یعنی شروع ہونے دوسرے مضمون کے بنا دیتے ہیں ۔ مؤنث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مُدا ۔ ارزاں ، کم قیمت ۔ اسم صفت مذکر عوام کی زبان

مداپٹہ:۔ کساد بازاری۔ بازار سرد ہونا۔ اردو
صرف عوام کی زبان۔
قول فیصل۔ مندا پڑنا، اور مندا ہونا اس کے
صرف ہیں۔

مدّاح:۔ (بفتح اول و تشدید دوم مفتوح)
تعریف کرنے والا۔ مدح کرنے والا۔ ثنا خواں
مدحت خواں۔ عربی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

ترے مداح محشر کی جو تجھ سے التجا ہو لا
اثر بھر دے زباں میں مدح کی تعلیم سنا کو — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اسی جگہ مادح بھی تعلیمیافتہ طبقہ
بول دیتا ہے۔ مداح کی اردو جمع مداحوں ہے
اور مداحین عربی جمع ہے۔

محشر سر محفل ہو کوئی مطلع مقبول ہے
مداحوں کے دفتر میں اگر نام لکھا ہو — محشر لکھنوی

مداحی:۔ تعریف کرنے کا فعل۔ مدح سرائی
ثنا خوانی۔ عربی۔ مونث۔ فصیح۔ رائج۔

ختم مداحی پہ محشر یوں ہو آداب دعا
دونوں ہاتھ اٹھنے سے پہلے ہی اثر پیدا کرے — محشر لکھنوی

کس سے ہو سکتی ہے مداحی ممدوح خدا
کس سے ہو سکتی ہے آرائش فردوس بریں — غالب

مداخل:۔ (بفتح چہارم اردو میں، فارسی میں بکسر چہارم) ایک قسم کی بیل جو دوپٹوں میں لگائی
جاتی ہے۔ عورتوں کی زبان۔
(فرہنگ آثر)
قول فیصل۔ عام طور سے چکن کے کام میں
کرتوں یا دوپٹوں وغیرہ میں بنائی جاتی
ہے۔

بانکڑی اس پلیٹ کے نیچے
اور مداخل کی جا کٹاؤ کے — لا اعلم

مداخلت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم)
دخل دینا۔ دست اندازی۔ مزاحمت۔ تعرض۔
عربی۔ مونث۔ فصیح۔ رائج۔
محل نثر۔ آپ کو میرے نجی امور میں مداخلت
کا کیا حق تھا جو آپ بولے۔

مداخلت:۔ تاراج۔ تصرف۔ قبضہ۔ تحت۔
(فرہنگ اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں

مداخلت بلا مرضی:۔ بلا اجازت دخل
کرنا یا کسی کے مکان میں گھس جانا۔ عربی۔ مونث
(قانون کی اصطلاح) (فرہنگ اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

مداخلت بیجا:۔ خلاف مرضی۔ ناواجب
دست اندازی۔ دخل بیجا۔ بلا اجازت گھر میں
گھس جانا۔ فارسی ترکیب۔ مونث۔ تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان۔

مداخلت صریح:۔ کھلم کھلا دست اندازی
کسی کے گھر میں زبردستی گھس جانا۔ عربی۔ اسم مونث
(فرہنگ اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

مداخلت کرنا:۔ بیچ میں بولنا۔ دست اندازی
کرنا۔ دخل دینا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

مداد:۔ (بکسر اول) روشنائی، دوات کی سیاہی۔
عربی۔ مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان —
قلیل الاستعمال۔

مداد نکریاں تک بھری ہے سینے میں
شبیہ یار کھینچیں یا نچ سات آئی ہے — حضرت شاد

مدار:۔ آکو کا درخت جس کے پتوں سے
دودھ اور ڈنڈوں سے روئی کی طرح روئیں
نکلتے ہیں۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

کہیں اٹھتا ہوا بگولا تھا
کسی جانب مدار پھولا تھا — میر

مدار:۔ جائے دور، جائے گردش۔ عربی
تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مدار:۔ (بضم) دائرہ۔ دورہ۔ حلقہ۔ فارسیوں
نے معنی حرکت بھی استعمال کیا۔ مذکر۔ گردش کی جگہ
مدار کے چول ستارہ کے دورہ کرنے کا مقام۔
قطب۔ چول۔ دھری۔ کیلی۔
(فرہنگ اللغات)
قول فیصل۔ یہ نجومیوں کی خاص اصطلاح ہے
اور مدار قمر، مدار شمس وغیرہ کی ترکیبوں سے
زبانوں پر ہے۔

مدار:۔ موقوف کیا گیا۔ جس پر کوئی بات
ٹھہری ہوئی ہو۔ انحصار۔ منحصر کیا گیا۔ عربی
مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

پست مضموں پر مدار رکھتے ہیں مدار شاعری
نارسائی فکر کی ہے حوصلہ عالی نہیں — شعور

مدار الملکاری کا اب ہے انہیں پر
انہیں کے ہیں آگے انہیں کے ہیں پیچھے — حالی

قول فیصل: محتاط اساتذہ نے وار و مدار بمعنی
انحصار کی ترکیب کو صحیح نہیں مانا ہے۔ بلا ترکیب
دار و مدار کی ترکیب صحیح ہے جو اردو ہے۔

مدار:۔ قرار۔ ٹھہراؤ۔ قیام۔

تمام اہل جہاں پھر نہ کیوں ہوں سرگرداں
جہاں کا چرخ کی گردش پہ جب مدار ہوا — ناظم

(فرہنگ اللغات)
قول فیصل۔ یہ کوئی خاص معنی نہیں ہیں مری

انحصار کے معنی اسی شعر سے نکلتے ہیں۔

مَدار :- ایک فقیر کا نام جس کا مزار مکنپور میں ہے (اردو) (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ مدار شاہ کا مخفف - کہتے ہیں کہ یہ ایک مجذوب اور درویش کامل میاں روشن شاہ کے مرید دلا میں سے تھے ہمیشہ گنگواند میں جو اجمیر شریف سے چار کوس کے فاصلے پر ہے رہا کرتے تھے اکثر لوگ ان کے دیکھنے والے ان کی کرامات کے قائل ہیں ان کی قبر پر ایک بہت بڑا جال کا درخت کھڑا ہے اس کی نسبت مشہور ہے کہ پہلے سوکھا تھا جب آپ وہاں بیٹھنے لگے تو سرسبز ہو گیا یہاں تک کہ اس کی شاخیں زمین سے جا لگیں اور بعد انتقال اسی جگہ دفن ہوئے جہلا ان کو بہت مانتے ہیں عام طور سے ان کو شاہ مدار کہا جاتا ہے۔

مَدار :- ایک مہینے کا نام - جمادی الاول۔ اردو مذکر - عورتوں کی خاص زبان

قول فیصل - جاہل عورتیں ہجری مہینوں کو اس طرح کہتی ہیں۔

محرم ، تیرہ تیزی ، بفات ، میراجی مدار ، خواجہ معین ، رجب ، شبرات رمضان ، عید ، خالی ، بکرعید

مُدارا :- صلح آشتی ، رعایت ، خاطر تواضع ، ظاہری آؤ بھگت - فارسی مؤنث قلیل الاستعمال۔

عداوت نہاں دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مدارا — حالی

قول فیصل - فارسی والوں نے مدارات سے نت ، کو گرا کر مدارا کر لیا ہے۔

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا — حافظ

مدارات :- عربی بضم اول بروزن مساوات خاطر داری ، تواضع ، آؤ بھگت ، تکریم و تعظیم ، خاطر داری - عربی مونث - فصیح ، رائج۔

نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی
آٹھویں ساتویں کی مجھ سے ملاقات رہی — رند

گھر اس کو بلا نذر کیا دل تو وہ جرأت
بولا کہ یہ بس کیجئے مدارات کہیں اور — جرأت

قول فیصل - داغ نے بصورت جمع مداراتوں کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

وصل کیا وہ کسی طرح بیٹھتے ہی نہ تھے
شام سے صبح ہوئی ان کی مداراتوں میں — داغ

عام طور سے خاطر مدارات ملا کے بولتے ہیں۔

مَدارُ المہام :- بفتح اول و ضم چہارم و کسر پنجم (مفتوح) وہ شخص جس پر اہم امور سلطنت و ریاست کا دار و مدار ہو - وہ شخص جس کے متعلق حکومت یا ریاست کے اہم امور ہوں وزیر اعظم - عربی مذکر - فصیح ، رائج۔

مختار ملک و شاخ ریم القیام ہوں
سرکار دکن یا کا مدار المہام ہوں — مونس

قول فیصل - عام طور سے مدار المہام بضم میم ، زبانوں پر ہے

مدارِس :- بہ کسر چہارم ، مدرسہ کی جمع - مکاتب ، مدرسے ، درسگاہیں - عربی مذکر ، فصیح ، رائج۔

محل فقرہ - خوشی کی بات ہے کہ حکومت ہند نے اپنی توجہ دینی مدارس کی ترقی کی طرف بھی دی ہے۔

مدار کا بکرا :- آگ پر بیٹھنے والا مختلف رنگ کا کیڑا جس کے پر نہیں ہوتے - اردو ، مذکر ، رائج

مدار کار :- کسی کام کا انحصار ، موقوف علیہ - فارسی مذکر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مدار کی بڑھیا :- آک کے ڈوڈے میں سے نکلے ہوئے روئیں جو ہوا میں اڑتے ہیں - اردو مونث ، رائج

آوارہ یوں ہوا ہوس میں ہے شیخ جی
جس طرح اڑتی پھرتی ہو بڑھیا مدار کی — ناسخ

قول فیصل - اسی کو صرف بڑھیا بھی کہتے ہیں ، اسی جگہ مدار کا بڑھا اور صرف بڑھا بھی کہتے ہیں

مَدار ہونا :- منحصر ہونا ، منحصر ہونا ، موقوف ہونا اردو مصدر ، فصیح ، رائج۔

چند باتوں پہ ہے حکمت کا مدار
اور سب زعم ہیں ان کے بے کار — مرزا رسوا

مداری :- شعبدہ باز ، ہاتھ کی چالاکیوں سے طرح طرح کے کھیل کرنے والا بندر ، ریچھ اور سانپ کا تماشہ کرنے والا - اردو مذکر - رائج

قول فیصل - سانپ کا ناچ کرانے والے کو مداری زیادہ کہتے ہیں۔

مداری :- بازیگر ، شعبدہ باز ، نظر بند اردو مذکر - عوام کی زبان

مداریا :- شاہ مدار ایک مجذوب درویش گزرے ہیں ان کے سلسلے کے درویشوں کو مداریا کہتے ہیں - ایک قسم کے درویش جو اپنے سلسلے کو شاہ مدار تک پہنچاتے ہیں — اردو ، مذکر - قلیل الاستعمال۔

یوں بیٹھے اس کے در پہ تو مقصود دل ملے
جیسے بیٹھتے ہیں سر دکاں مداریے — میر

مداریا :- ایک قسم کا چھوٹا کھٹملہ - اردو ، مذکر ، قلیل الاستعمال۔

جو بیچو ان بیو - وہ مداریا مجھکو
نصیر آپ کا بڑھتا نہیں قرینے سے — شعور

قول فیصل۔ اب بیشتر زبانوں پر مدریا ہی
کھب کر لائے وہ مدریا جو ہوئے سالار دو
پانی بالکل نہیں کیا لوٹے ہو حقہ خالی [illegible]

مدافع :۔ دفع کرنے والا۔ ہٹانے والا عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

مدافعت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و بجیم) ایک دوسرے کو دفع کرنا۔ دفع کرنا۔ دفعیہ۔ روک۔ تردید۔ عربی مونث فصیح، رائج۔

محل نظم۔ فوج مخالف کی مدافعت ہو سکی
لیکن اس طرف فوج بہت کم ہو گئی۔

مُدام :۔ (بضم اول) ہمیشہ۔ سدا دائم۔ متواتر۔ برابر۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

دوم ہے قلب تمہارے درم ہی مانوس
کہیں نے تیغ علی ضرب ہے بچیں تو ہوس عشق

بندھا پھر تو معمول اس کا مدام
کہ روز آنا جانا وہ وقت شام [illegible]

مَدام :۔ شراب۔ مے۔ دارو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدامانت :۔ بصیغہ امانت۔ رقم امانت۔ حساب امانت۔ فارسی ترکیب۔ صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ مدامانت بھی تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مداوا :۔ (بضم اول) دوا۔ دوا دارو۔ علاج معالجہ۔ درمان۔ چارہ۔ تدبیر۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

لا علاجی ہے مداوا درد ہے اپنی دوا
کچھ نہیں معلوم کس غلطی کے ہم بیمار ہیں [illegible]

قول فیصل۔ مداوا کرنا۔ مداوا ہونا۔ مداوا نہ ہونا اس کے صرف ہیں۔

ہے درد عشق اس کا مداوا کروں میں کیا
اس کا علاج ہی نہیں جو دل کو لگ گیا [illegible]

مریض عشق ہوں میرا مداوا ان سے کیا ہوگا
مسیحا تم ہو مجھ کو عیسیٰ مریم سے کیا ہوگا
[illegible]

چرخ پر بیٹھ رہا جان بچا کر عیسیٰ
ہو سکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا ذوق

مُداومت :۔ استمرار ہمیشگی۔ مدام۔ قیام۔ ثبات۔ عربی مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُداہنت :۔ سستی کرنا جھوٹ بولنا۔ چرب زبانی۔ خوشامد۔ نفاق۔ جو دل میں ہو اس کے برخلاف ظاہر کرنا۔ عربی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَدائح :۔ تعریفیں۔ کسی کے اوصاف۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَدائن :۔ جمع ہے مدینہ بمعنی شہر کی عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عراق میں بغداد کے پاس ایک صوبہ کا نام۔ یہ نوشیرواں کا دار السلطنت بھی رہا ہے۔ عہد خلافت حضرت علیؓ میں حضرت سلمان فارسی یہاں کے گورنر تھے۔

مُدبر :۔ لغوی معنی پشت دیا گیا۔ یعنی وہ شخص جس کو اس کے نصیبے میں پیٹھ دکھائی ہو۔ واژوں بخت۔ بدنصیب۔ برگشتہ قسمت۔ عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے یہ معنی زبانوں پر نہیں ہیں۔

مدبر :۔ (بکسر سوم مشدد) تدبیر کرنے والا۔ عاقل۔ صاحب تدبیر۔ دانشمند۔ مشیر صلاح کار۔ عربی۔ صفت۔ فصیح، رائج۔

مدبرہ :۔ (بتشدید سوم مفتوح) وہ دوا جس کی اصلاح اور درستی کی گئی ہو تاکہ ضرر نہ کرے۔ عربی صفت۔ اطبا کی خاص اصطلاح۔

مُدبّرانِ سلطنت :۔ سلطنت کے ارکان حکومت کے امیر اور وزیر۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال

مُدبّرانِ فلک :۔ کنایۃً سبعہ سیارہ وہ سات سیارے جو ہفتے کے سات دنوں میں سے ایک ایک سے متعلق ہیں۔ فارسی ترکیب نجومیوں کی اصطلاح۔

مدپہ آنا :۔ مستی پر آنا۔ مست ہونا۔ گرمانا شباب پر آنا۔ بلوغت کو پہونچنا۔ سیانا ہونا۔ جوان ہونا۔ جوبن پر آنا۔ اردو فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدت :۔ دیر عرصہ زمانہ۔ عربی مونث فصیح، رائج۔

ہم صفیران چمن کی خبر حالت ہو گئی
اس قدر اپنی گرفتاری کو مدت ہو گئی تعشق

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مدتیں اور مدتوں ہے۔

ہجر و ہجر میں بہت دن روئی ہیں آنکھیں مری
مدتوں کی ہے مل جنباب نے زیادہ آہ ۵۱ — محشر لکھنوی

مدت :- میعاد، مہلت۔ عربی صفت مونث، فصیح، رائج۔

مرنے پہ بھی نہ بند ہوئی چشم منتظر
اب انتظار کی کوئی مدت نہیں رہی — جلیل

مدت :- آخری تاریخ، مقررہ میعاد، مقررہ وقت۔ اردو صفت مونث، عوام کی زبان
محل صرف :- بیمہ نامے کی ایک سال کی مدت تھی سال پورا ہوگیا۔ اب آپ واپس نہیں لے سکتے۔

مدت :- وقفہ، ڈھیل، وقت، زمانہ۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

ہم جس کو عمر سمجھے مدت ہی اس کی کیا تھی
اتنا نہ کہنے پائے اس فقرہ گرنے — جاوید لکھنوی

مدت :- قرن۔ عرصۂ دراز۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

بعد مدت کے ملاقات اے حشر
پھر بھی ظالم مجھے پہچان گیا — جاوید لکھنوی

مدۃ العمر :- عمر بھر، تمام عمر، تا دم الحیات، تا زیست۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حج ہے کیا چیز یہ وہ چیز ہے وہ نعمت ہے
مدۃ العمر کے ہو جاتے ہیں سب عفو گناہ — داغ

مدت پنج روزہ ہے :- مدت یا زمانہ بہت قلیل ہے۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ چار دن کی زندگی۔ چار دن کی چاندنی وغیرہ بولتے ہیں۔

مدت جانا :- عرصہ ہو جانا، کافی زمانہ گزر جانا، بہت عرصہ بیت جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

سلطنت کے حرف و سخن پہلے جو تھے بر فریب
مدتیں جاتی ہیں ان باتوں کا اب خوگر رہا — میر

مدت حیات :- عرصۂ زندگی، زندگی کے دن۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
قول فیصل :- مدت زندگی۔ عمر کی مدت وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

مدت سے :- عرصے سے، ایک زمانے سے، بہت دنوں سے، کافی عرصے سے۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

دور پہنچا ہے اثر شمع کے جل جانے کا
خون سوکھا ہوا مدت سے ہے پروانے کا — جاوید لکھنوی

مدت عدت :- (قانون شرع محمدی) شوہر کی وفات یا طلاق کے بعد وہ عرصہ جس میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں۔ فارسی ترکیب، صفت، فقہا کی اصطلاح۔
قول فیصل :- مطلقہ کے لئے تین حیض یا تین ماہ دس دن ہیں۔ اور بیوہ کے لئے چار ماہ اور دس دن۔ حاملہ عورت کے لئے بہر دو صورت ہیں وضع حمل مدت عدت ہے۔
عام طور سے زبانوں پر عدہ ہے اور مدت عدت کے بجائے عورتیں عدے کے دن بولتی ہیں۔

مدت کا :- پرانا، برسوں کا، عرصۂ دراز کا۔ اردو تابع فعل۔ فصیح، رائج۔
محل صرف :- وہ شال اور رومال جو تم نے رکھوایا تھا وہ مدت کا ختم ہوگیا۔ کیڑے کھا گئے۔

مدت گزرنا :- زمانہ گزرنا، میعاد گزرنا، عرصہ گزرنا، زمانہ بیتنا۔ اردو فعل لازم۔ فصیح، رائج۔

قابل دید نہ تھیں آنکھیں
مدت اے نرگس شہلا گزری — دفتر

قول فیصل :- مدتیں گزرنا بھی بولتے ہیں۔
ع مدتیں گزریں زمانہ ہو گیا — لا اعلم

مدت گئی :- عرصہ ہوگیا۔ زمانہ گزر گیا، بہت دن ہو گئے۔ اردو صرف، متروک۔

بہت مدت گئی ہے اب ٹک آمل
کہاں تک خاک میں میں تو گیا مل — میر

مدت مدید :- عرصہ دراز، برسوں، بہت زیادہ زمانہ۔ فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چند روز اب تو یاں بھی لازم ہو کہ مجھے مدت مدید نہیں — ...

مدت مدید گزری :- بہت دن گزرے (محاورات ہندوستان)
قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مدت معینہ، مدت مقررہ :- میعاد مقررہ۔ بندھی ہوئی میعاد۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔
قول فیصل :- اسی جگہ مدت معینہ، معینہ مدت وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

مدت میں :- بہت عرصے میں۔ بہت دنوں میں۔ اردو صرف۔ قریب۔ متروک۔

ناسخ بڑا عجب ہے خدا جانے کس طرح
مدت میں ایک نام ترا یاد ہو گیا — ناسخ

مدت نکل جانا :- میعاد ختم ہو جانا، مقررہ وقت نکل جانا، مدت گزر جانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔
محل صرف :- اپرونوٹ کی مدت نکل گئی ہے اب میعاد بیت چکی نہیں کر سکتے۔

مدتوں :- مدتوں تک، عرصۂ دراز تک، کافی عرصہ۔ اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

اشتیاق کو شہ جی نے کیا ہے جو مدتوں
دیکھ ابھی اثر سے پہ رنگ چمن کہو۔۔۔ — ناسخ

مدتوں سے :- زمانہ دراز سے، بہت دنوں سے، کافی عرصے سے۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہے مدتوں سے شام کا حاکم مرا عدو
جانا مرا اصلاح نہیں اس کے روبرو — تعشق

مدتوں کی بات :- عرصے کی بات۔ پرانی بات۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مدتوں کی بات ہے کچھ بھی شاید یاد ہو
ہوئے تھا اقرار بچپن میں وہی وقت آ گیا — ظفر

مدت ہو جانا:- عرصہ گزر جانا۔ بہت دن ہو جانا۔ ایک زمانہ گزر جانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ہو گئی مدت قفس میں گئے تھے ہم کبھی
آج تک آنکھوں میں پھرتی ہے بہار گلزار مدت — جدید لکھنوی

قول فیصل۔ مدت ہونا بھی بولتے ہیں۔

ع مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کئے ہوئے — غالب

مدت ہو چکنا بولتے ہیں۔

اب تو وعدے کی بھی مدت ہو چکی
کب خبر ہوں گی دعا یہ جائے گی — جلیل

(صادق الشعراء)

مدت ہوئی:- عرصہ ہوا۔ دیر گذری۔ زمانہ ہوا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال
مدت ہوئی کہ آشتی چشم و گوش ہے — غالب

مدح:- (بالفتح) تعریف۔ توصیف۔ ثنا۔ ستائش۔ تحسین و آفریں۔ عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

میں اور مدح زلف شہ خوش خصال کی
رکھ دی گرہ غضب کے اندھیرے میں بال کی — نقشی

مدحت:- (بکسر اول وفتح سوم) تعریف۔ ثنا۔ ستائش۔ توصیف۔ حمد و ثنا۔ عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

تصنیف کی مدحت نو خدا میں کہتے ہیں محشر
کسی دن جلسے کے صبح باغ جنت دیکھی ہی بیگے — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ مدحتیں کرنا بھی بولتے تھے جو اب قلیل الاستعمال۔

صفت غنچہ و گل اہل سخن کرتے ہیں
ہم تری مدحتیں اے غنچہ دہن کرتے ہیں — رنگ

مدحت سرا:- تعریف کرنے والا۔ مدح و ثنا اور ستائش کرنے والا۔ فارسی۔ صفت۔ فصیح، رائج۔

دیں یہ کہہ کے محشر کو بھی پاس اپنے بلا لینا
کہ ہمراہ او مدحت سرا بزم یکتائی — محشر لکھنوی

مدح خواں:- تعریف کرنے والا۔ ثنا خواں۔ مداح۔ مدح کرنے والا۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ فصیح، رائج۔

ہوں مدح خوان گیسوئے سلطان انس و جاں
لاکھوں ہیں ناخنوں میں بیان مو شگافیاں — نقشی

قول فیصل۔ اسی جگہ مدح سرا بھی بولتے ہیں۔

مدح خوانی:- تعریف گوئی۔ توصیف خوانی۔ ثنا خوانی۔ حمد سرائی۔ تعریف و توصیف کرنا۔ تعریف میں کہے ہوئے شعر پڑھنا۔ فارسی ترکیب۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

کیوں کوئی نے دل سے کہانی میری
عالم سے جدا ہے مدح خوانی میری — ادیب

قول فیصل۔ اس جگہ مدح سرائی بھی زبانوں پر ہے۔

دماغ مدح سرائی کو پھر تجلی دے
پلا دے پھر مجھے دو چار ساغر جوش — محشر لکھنوی

مدح کرنا:- کسی کی تعریف و توصیف کرنا۔ نظماً یا نثراً کسی کی تعریف و ستائش کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

غیر کی مدح کروں شہ کا ثنا خواں ہو کر
مجرئی اپنی ہوا کھوؤں سلیماں ہو کر — انیس

مدح لکھنا:- کسی کی تعریف و توصیف کرنا۔ مدح کرنا۔ کسی کی شان میں مبالغہ کرنا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح رائج۔

جلیل حکم ادب ہے یہ شاعری کیلئے
لکھے نہ مدح کوئی بے وضو کئے — جلیل

قول فیصل۔ لکھنا بمعنی کہنا غیر فصیح ہے۔

مدحیہ:- (بفتح اول وکسر سوم تشدید یائے مفتوح) مدح کے۔ مدح والا۔ وہ جس میں کسی کی تعریف کی ہو۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل فکر۔ رات زیادہ آ گئی ہے مناسب یہی ہے کہ تمہیدی اشعار چھوڑ کے صرف مدحیہ اشعار پڑھو۔

قول فیصل۔ مدحیہ اشعار، مدحیہ نظم، مدحیہ شعر کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مدخل:- داخل ہونے کی جگہ۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کے معنی آمدنی۔ محاصل و مداخل مال گزاری۔ معاملہ بھی ہیں۔ مگر اب متروک ہیں۔

ہمیشہ اس کی حالت ایک ساں ہے آج اور کل ہے
وہ کشت مختصر ہو جس کا حاصل ہو نہ مدخل ہے — اثر

مدخولہ:- وہ عورت جسے گھر میں ڈال لیا ہو۔ زن [illegible] شدہ۔ حرم۔ آشنا۔ وہ عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔ عربی صفت مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فکر۔ شرعی حیثیت سے باپ کی مدخولہ عورت بیٹے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ممنوع ہو جاتی ہے۔

مدد:- (بفتحتین) کمک۔ امداد و بھار۔ اعانت۔ حمایت۔ دستگیری۔ تائید حمایت۔

یاری۔ عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

جناب فاطمہؑ کے ماہ سے قبول نہ کی
کسی طرح سے مدد شاہ نجف قبول نہ کی عشق

قول فیصل۔ طالب امداد ہونے کے معنوں میں مدد چاہنا بھی بولتے ہیں۔

ناسخ فلک نے خاک میں لیکر ملا دیا　ناسخ
اب جا بجا ہے مجھ کو مدد بوتراب کی

مَدَدْ و بِھتّہ رسد۔ خوراک۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر رسد ہی بولتے ہیں۔

مدد و بھتہ راج۔ مزدور کا رتعمیہ اردو مونث فصیح، رائج۔

محل قصہ۔ پرسوں سے مکان میں مدد لگی ہوئی ہے ایک منٹ کی فرصت نہیں اور ابھی آٹھ دن تک کام لگا رہے گا۔

مَدَدَ اللہ :۔ آزاد فقیروں کے سلام کا جواب۔　(نور اللغات)

عشق اللہ کا جواب جو آزاد فقیر وعلیکم السلام کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَدَدْ بانٹنا :۔ راج۔ مزدور دنکوان کی مزدوری تقسیم کرنا۔ روز انہ تقسیم کرنا۔ روز بانٹنا۔ قلیوں کی مزدوری تقسیم کرنا۔ اجرت خواہ روز خواہ آٹھویں دن تقسیم کرنا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

مَدَدْ بند کر دینا :۔ تعمیر کا کام بند کر دینا مزدوروں اور معماروں کو موقوف کر دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل قصہ۔ مکان سب تیار ہو گیا تھا صرف استر کاری باقی تھی غدر ہوا مدد بند کر دی گئی۔

(دابن الوقت)

مَدَدْ پہونچانا :۔ رسد پہونچانا۔ ضرورت کا سامان بھیجنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

مدد پہونچانا :۔ کمک پہونچانا۔ سہارا دینا۔ دستگیری کرنا۔ امداد کرنا۔ اردو۔ فعل متعدی۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ مدد کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مدد خرچ :۔ وہ رقم جو خرچ کیلئے بطور امداد دیجائے۔ بطور امداد کچھ دینا۔ اردو مصدر مونث دہلی کی زبان۔

محل قصہ جان نثار ہزاروں روپئے کا زر قرار کر دے گیا کہ صاحب نے مدد خرچ کیلئے دیا ہے۔　(ابن الوقت)

مدد خرچ اسے پیشگی روپیہ دینا۔ تقاوی۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدد دینا :۔ کمک دینا۔ دستگیری کرنا۔ اعانت کرنا۔ سہارا دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

نگاہ عشق پر کیا حسن کی حقیقی مدد ہوگی
تجلی برق ہستی سوز کی مدّ مقابل ہے
　　　　عزیز لکھنوی

مَدِّ نظر :۔ تحریر مد۔ سرمہ کا خط جو آنکھوں میں کھینچا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے سرمہ کی تحریر بولتے ہیں۔

صاف ظاہر ہے یہ ان کے سرمہ کی تحریر سے
دو ہرن زخمی کئے ہیں آنے اک تیر سے　مشہور

مَدَدْ کرنا :۔ امداد کرنا۔ دستگیری کرنا کمک دینا۔ سہارا دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

پکاریں عالم برزخ میں کس کو شرم آتی ہے
نہیں ہے ہم کو طلب مدد کرنے نہیں آئے منکر نکیر

مدد کرنا :۔ فارسی میں مدد کردن طبیعت کا تبدیح ہونا اور ابھار کا۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مَدَدْگار (بفتحتین) مدد کرنے والا۔ معاون حمایتی ناصر۔ فارسی صفت۔ فصیح رائج۔

اے گل نے مددگار مدد کرنے کو آؤ فریاد کو پہونچو
　　　　مشہور

مددگاری :۔ مدد۔ نصرت۔ اعانت۔ فارسی مونث۔ فصیح، رائج۔

یا علی آؤ کہ اب وقت مددگاری ہے دیر

مدد لگانا :۔ مزدوروں معماروں کو تعمیر کے کام پر متعین کرنا۔ تعمیر شروع کرانا۔ مزدور لگانا۔ اردو مصدر۔ رائج۔

مدد مانگنا :۔ امداد مانگنا۔ امداد چاہنا کمک طلب کرنا۔ امداد کا خواہاں ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مدد چاہنا بھی بولتے ہیں۔

مدد محرر :۔ نائب محرر۔ اسسٹنٹ۔ وہ شخص جو کار تحریر میں اپنے افسر محرر کی

مدد کرے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَدَدِ معاش :۔ کھانے پینے کا سہارا۔ پرورش کا وسیلہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدد معاش :۔ وظیفہ۔ پنشن۔ سالانہ خواہ ماہواری وظیفہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدد معاش :۔ وہ جاگیر جو کسی خاص [illegible] کے لئے وقف کر دی جائے۔ وہ جاگیر جو فضلاء یا اولیا اللہ وغیرہ کے واسطے وقف کر دی جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدد معاش :۔ وہ جاگیر جو کسی کو بطور امداد بادشاہوں کی طرف سے مرحمت ہو۔ فارسی [illegible] (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مددے :۔ مدد دینے کی جگہ۔ فارسی۔ قلیل الاستعمال۔

ع مضطرب ہوں مددے یا شہ ذوالشان مددے
انیس

مُدِر :۔ ادرار کرنے والی وہ دوا جس کے استعمال سے پیشاب جاری ہو جائے۔ عربی۔ اسم فاعل (اطبا کی اصطلاح)

قول فیصل۔ اس کی جمع مدرات ہے یعنی وہ دوائیں جن سے پیشاب آنے میں سہولت ہو یا کھل کر پیشاب آ جائے۔

مُدرا :۔ انگوٹھی۔ چھلا۔ خاتم۔ مہرہ از انگوٹھی۔ چھاپ مہر۔ وہ حلقہ ہو جیسے جوگی لوگ اپنے کان میں پہنے رہتے ہیں۔ جوگیوں کے کانوں کے کنڈل۔ [illegible] جیسا ہو جاتے انگلیوں کو آپس میں ملانا۔ جیسے دست بستہ [illegible] یوگی مدرا وغیرہ [illegible] ایک قدیمی چاندی کا سکہ۔ [illegible] تحفہ۔ [illegible] مونث۔ اہل ہند کی زبان۔ (فرہنگ اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدر بول :۔ وہ دوائیں جو پیشاب لانے والی ہوں۔ فارسی ترکیب حکما کی اصطلاح

مُدَرِّس :۔ بضم اول فتح دوم تشدید سوم مکسور درس دینے والا۔ پڑھانے والا۔ معلم۔ استاد۔ ٹیچر۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

اسی کے جد ہیں کہ [illegible] اول
یعنی امر امامت کا عامل و خاتم [illegible]

قول فیصل۔ مدرسہ کے پرنسپل کو مدرس اعلیٰ کہتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر کو بھی مدرس اعلیٰ کہیں گے۔ مدرس کی عربی جمع مدرسین ہے۔

مدرسہ :۔ بفتح اول و سوم سکون دوم۔ پڑھانے کی جگہ۔ اسکول۔ مکتب۔ دبستان۔ عربی۔ اسم ظرف مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

ع حرم ہو مدرسہ ہو دیر ہو مسجد کہ [illegible]
یہاں تو [illegible] کی تمنا ہو کہیں جا (جرات)

قول فیصل۔ منتہی الارب [illegible] مدرسہ بفتح را کو صحیح سمجھتے ہیں اور انہوں نے مدرسہ (بفتح سوم) کو غلط بتایا ہے۔

لغت کشوری میں بکسر حرف سوم ہی لکھا ہے عام طور سے زبانوں پر بفتح رائج ہے۔ جہلا بفتح اول دوم و سکون سوم بولتے ہیں۔

مدرسہ کی عربی جمع مدارس ہے اور اردو جمع مدرسوں اور مدرسے ہے۔

[illegible] باد اے بادہ خوارو [illegible]
مدرسے کھو دئے گئے [illegible] بٹھائے ہوئے

مدرسہ سے اٹھنا :۔ مکتب چھوڑنا۔ تعلیم چھوڑنا۔ [illegible] کی زبان۔

مثال۔ باپ کا بیمار ہونا اور چھلا کا مدرسہ سے اٹھنا وہ دن اور آج کا دن اس بندۂ خدا نے پھر کبھی تو مدرسہ کا نام نہ لیا۔ (محصنات)

مدرسہ کا مدرسہ :۔ پورا مدرسہ۔ کل مدرسہ کے کل لوگ۔ اردو [illegible] قلیل الاستعمال۔

ع احکام دل ہیں سارے اخلاف بدل
مدرسے کا مدرسہ ہے اس مدرس کی طرف (امیر)

مدرسہ کی اینٹ :۔ (کنایۃً) وہ طالب علم جو مدت سے مدرسہ میں داخل ہوا ہو اور ترقی کچھ نہ کرے۔ (نور اللغات)

(مطلقاً) وہ غبی اور کند ذہن لڑکا جو مدت تک ایک جماعت میں پڑا رہے۔ (قدیم اور مختصم)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدرسۂ وسطیٰ :۔ مڈل اسکول۔ متوسط درجہ کی تعلیم کا مدرسہ۔ انٹرنس سے نیچے کی تعلیم کا درجہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پرائمری اسکول کو مدرسۂ ابتدائی کہتے ہیں۔ لیکن لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُدَرِّسی :۔ معلمی۔ پڑھانے کا پیشہ۔ پڑھانے کا کام۔ فارسی مونث فصیح۔ رائج۔

مُدَرِّسِین :۔ بضم اول وفتح سوم ویائے مجہول وزن غزنین۔ اترن۔ وہ لباس جو دو سال بھر پہنتے تھے اور پھر سال بھر کے بعد غرباء اور اپنے عملہ پر تقسیم کر دیتے تھے۔

اردو مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

متروک فیصل۔ اس کا صرف بیٹھنے کے ساتھ ہے۔

مُدرِک :- (بضم اول و کسر سوم) بوجھنے والا۔ عقیل۔ فہیم۔ ذہین۔ ذکی۔ زیرک۔ مطلب کو بوجھنے والا۔ بات کی تہ کو پانے والا۔ عربی۔ صفت۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

۲۔ بڑے صفات ثبوتیہ باری تعالیٰ میں سے ایک صفت کا نام۔ ادراک کرنے والا۔ عربی صفت۔ رائج۔

متروک فیصل۔ باوجود اس کے کہ وہ جسم و جسمانیات سے مُبرّا ہے۔ آنکھ ناک کان وغیرہ کچھ نہیں رکھتا لیکن ہر شے کو دیکھتا سنتا بوجھتا ہے۔

مدرک۔ (بفتح اول و میم) جائے درک۔ ادراک کرنے کی جگہ۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مدرک۔ رحمت حق قبر سید الملت لاہور سنہ ۱۹۲۴ء

مُدرِکات :- جمع مدرکہ کی۔ عقلیں۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

متروک فیصلہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مدرکہ :- (بضم اول و کسر سوم) وہ قوت جس سے انسان اشیا کی حقیقت دریافت کرتا ہے۔ ذہن۔ عقل۔ قوت دماغیہ۔ فہم و ادراک کی مخصوص قوت۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنی پوچھ کر جھنجھلائیں گے عقل و ہوش
یاد سے مطلب نہ بھی مدرکہ و صاحب ہوش سوق

متروک فیصل۔ قوت مدرکہ کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَدرِیا :- (بفتح اول و دوم) مٹی کا حقہ جسے غربا استعمال کرتے ہیں۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

مُدظِلّہٗ :- (بضم اول و تشدید دوم مفتوح و کسر سوم و تشدید لام مفتوح) خدا اس کا سایہ ہمیشہ رکھے۔ بزرگوں کے القاب میں لکھتے ہیں۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بچھائیں گے صفت جام مُغنیٔ آنکھیں
جو میکدے میں صفی مدظلہ آئے ہے صفی لکھنوی

متروک فیصل۔ خطاب کی صورت میں، مدظلکم مدظلہ العالی بھی کہتے ہیں۔

رہیں گے سایۂ دیوار میں کہ جنگ
عزیز ابد پا مدظلہ العالی عزیز لکھنوی

اسی جگہ دام ظلکم اور دام ظلہ العالی وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

مُدَّعا :- مقصود۔ غرض۔ مقصد۔ مطلب۔ مراد۔ منشا۔ خواہش۔ مرضی۔ دلی منشا۔ عربی مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

بے عدد و عدہ قتل کا نہ ہوا
ظلم بھی حسب مدعا نہ ہوا میر مجروح

متروک فیصل۔ مدعا بر آنا۔ مدعا پورا ہونا۔ مدعا حاصل ہونا۔ مدعا فوت ہونا۔ مدعا ہونا۔ مدعا نہ ہونا۔ مدعا کہنا۔ مدعا دل کا دل میں رہ جانا۔ وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

میرے شکووں پہ یہ کہنا رحم کے قابل ہو
مدعا یہ ہے کہ اپنے حال سے غافل ہو عزیز لکھنوی

مجھ کو انسان کون کہتا ہے
جب مرے دل میں مدعا ہی نہیں جاوید لکھنوی

مدعا دل کا اس سے کہہ دیجئے
جائیے آپ کیا خدا بھی نہیں جاوید لکھنوی

کہہ سکے کچھ نہ ان سے وصل کی شب
رہ گیا دل میں مدعا دل کا نسیم

مدعا بہا :- (قانون) وہ چیز جس پر دعویٰ کیا گیا ہو۔ عربی۔ صفت۔ (نور اللغات)

متروک فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مُدَّعا پکڑنا :- چوری پکڑنا۔ مال مسروقہ برآمد کرنا۔ چوری نکالنا۔ اردو فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

متروک فیصل۔ لکھنؤ کا یہ محاورہ نہیں۔

مدعا حاصل ہونا :- مطلب بر آری ہونا۔ مراد بر آنا۔ مقصود کو پہنچنا۔ اردو مصرف فصیح۔ رائج۔

متروک فیصل۔ مدعا نکلنا، مدعا حاصل ہونا کے معنوں میں دہلی میں بولتے ہیں۔

کچھ ہوگا نہ جو کو نار اثر گیر سے حصول
کچھ مدعا دعائے سحر سے نکل گیا داغ

مُدَّعا عَلَیہ :- فریق ثانی وہ شخص جس پر دعویٰ یا نالش کی گئی ہو۔ فریق مخالف۔ عربی مذکر۔ رائج۔

محل نقش۔ تینوں مدعی اس محلے کی مسجد میں جو مدعا علیہ کے مکان کے متصل ہے نماز پڑھنے گئے۔ (نقش منیط، مرتبہ نور الحسن)

متروک فیصلہ تانیث کے محل پر مدعا علیہا کو کے ساتھ بولتے ہیں۔

مدعا علیہ ترجیحی :- وہ شخص جو بغرض ترتیب مقدمہ مدعا علیہ کیا گیا ہو اور جس کے مقابلے میں کوئی دادرسی مطلوب نہ ہو۔ اردو صرف کچہری کی اصطلاح۔

مدعا علیہ گردانا :- ملزم ٹھہرانا۔ الزام دھرنا۔ مجرم قرار دینا۔ مدعا علیہ قرار دینا۔ مرکب ٹھہرانا (فرہنگ آصفیہ)

متبادل منفصل ۔ گرو اناکے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں ہے ۔

مدعا نکلنا :۔ چوری برآمد ہونا ۔ مال مسروقہ پکڑا جانا ۔ (قانون) (فرہنگ آصفیہ)
متبادل منفصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مدعو :۔ بلایا گیا ۔ دعوت میں بلایا گیا ۔ دعوت دیا گیا ۔ جس کو دعوت دی جائے ۔ جسے بلایا جائے ۔ عربی اسم مفعول ، فصیح ، رائج ۔
محل تحقیق ۔ شاہی شکوہ میں ہمیشہ اہل دربار شریک ہوتے تھے اور کبھی خاص اعزا نے بادشاہ مدعو ہوتے تھے (آب بقا)

مدعی :۔ دعویٰ کرنے والا ۔ نالش کرنے والا دعویدار ۔ مطالبہ کرنے والا ۔ درخواہ ۔ مستغیث سائل ۔ عربی مذکر ۔ رائج ۔
محل تحقیق ۔ اس زمانے کے ہر ایک خاندان مدعی شرافت کے ہر زمانہ بوڑھا ایسا فرض کیا گیا ہے ۔ (توبۃ النصوح)

مدعی :۔ دعویٰ کرنے والا ۔ کسی بات کا دعویٰ کرنے والا اس حیثیت سے کہ میں اس کا مستحق خاص ہوں ۔ عربی مذکر فصیح ، رائج ۔
یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ۔ — (نذر ...)
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں
متبادل منفصل ۔ اس کی فارسی جمع مدعیان ہے جیسے دو چار جیالے مدعیان تہذیب نے طوائف کو بلا کر بڑے شوق سے قریب بٹھایا ۔ (فسانۂ آزاد)

مدعی :۔ رقیب ۔ غنیم ۔ عربی ۔ مذکر قریب متروک ۔
مدعی جل کے نہ دیکھے مرے اشعار اسیر
چاہیے دیدۂ انصاف بھی ایسا کہ — امیر

مدعی :۔ خالص دشمن ۔ مخالف ۔ اردو مذکر ۔ عورتوں کی زبان ۔
دیکھئے لیں مردن ، حال جسم و جاں کیا ہو
مدعی زمیں اپنی دشمن آسمان اپنا — نعت

مدعی سست گواہ چست :۔ وہاں بولتے ہیں جہاں خود اہل غرض تو تساہل کرے اور ساتھ والے اس کی تائید میں کوشش کریں ۔ اور زور لگائیں ۔ اردو مثل رائج ۔

مدعی مدعا علیہ :۔ دونوں فریق جو کسی معاملے میں عدالت کی طرف رجوع کریں اردو ترکیب ۔ فصیح ، رائج ۔
رنج کر دیں نزاع دیں وہ داد
مدعی مدعا علیہ ہوں شاد — بہشت گلزار

مدعی مدعا علیہ نادم میں شاہد تیرے جائیں (گواہ) :۔ اپنے حامی کی بے قدری کرنے کے موقع پر بول دیتے ہیں ۔ اردو مثل ۔ (فیروز اللغات)
متبادل منفصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مدعیہ :۔ دعویٰ کرنے والی عورت ۔ عربی مؤنث ۔ رائج ۔

مدغم :۔ (بضم اول و فتح سوم) ایک جنس کے دو حرف جو باہم ادغام کئے ہوں ۔ پرستہ ملا ہوا عربی صفت اسم مفعول ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
لام الف میں کرکے الف مدغم
ز زبر کسرا لیا ہو دے ختم — بہشت گلزار
متبادل منفصل ۔ حرف مدغم کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں

حشر عم کی طرح وصل کی شب
بڑھ جایا ہو لگے جب ملیں گے آپ — امیر

مدفن :۔ وہ گڑھا جس میں مردہ دفن کیا جائے ۔ دفن کی جگہ ۔ قبر ۔ تربت ۔ سمہ ۔ مزار عربی ۔ مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔
اترتا ہے مدفن میں عاشق کا لاشہ
ابھی آپ تیوری چڑھائے ہوئے ہیں — امیر عشق
متبادل منفصل ۔ مزار کے معنوں میں بھی بولتے ہیں
ادھر بھی کرم اے نسیم بہاری
ترستا ہے پھولوں کو مدفن کسی کا — امیر

مدفوع :۔ دفع کیا گیا ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

مدفون :۔ دفن کیا ہوا ۔ وہ جو دفن ہو جائے عربی صفت ۔ فصیح ، رائج ۔

مدفون :۔ پوشیدہ ۔ مخفی ۔ گاڑا ہوا ۔ عربی صفت ۔ فصیح ، رائج ۔
محل تحقیق ۔ نہ معلوم کتنے مدفون خزانے ایسے ہیں کہ جن کا پتہ نہیں لگا ۔

مدقق :۔ (بکسر سوم مشدد) دقیقہ رس ۔ باریک بیں جو دلیل کو دلیل کے ساتھ ثابت کرے ۔ باریک باتیں پیدا کرنے والا ۔ عربی اسم فاعل ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

مدقق :۔ (بفتح سوم مشدد) وہ چیز جو تحقیقات کے بعد ثابت ہو گئی ہو ۔ عربی ۔ اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔
متبادل منفصل ۔ دقیق اور سخت کے معنوں میں بھی بولتے ہیں ۔
کہیں نمو بھی معلق کہیں انگور معلق
نالے بلبل کے مدقق کہیں غنچوں کی قلق — نظیر اکبرآبادی

مَدقُوق :- دق کا مریض۔ وہ شخص جس کو دق ہوگئی ہو۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

ع سورج ہے زرد چہرہ مدقوق کی طرح امیر

مدک :- (بفتحتین) ایک قسم کے نشہ کا نام جو تمباکو کی طرح چلم میں بھر کر پیا جاتا ہے۔ برگ تنبول مقراض سے کاٹتے اور افیون [illegible] میں ڈال کر پکاتے اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر خشک کر لیتے ہیں ایک گولی چلم کے توے پر رکھتے اور جلتا ہوا انگارا اس پر رکھتے ہیں اور حقہ کے کش سے کھینچتے ہیں۔ اردو مؤنث۔ رائج۔

شاید افیون آج کم کھائی
یا مدک پینے میں نہیں آئی میر

قول فیصل۔ موجودہ دور میں بھی نل جیسے [illegible] بکتے ہیں جس میں سوراخ ہوتا ہے اور پر ایک چھید کرتے ہیں اور اس پر مدک کی گولی رکھتے ہیں اور اس کو آگ دکھاتے ہیں اس کے بعد کش لیتے ہیں۔

مدک باز :- مدک کا عادی۔ مدک کا نشہ کرنے والا۔ مدکیا۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

مدکی :- مدک باز۔ مدک پینے والا۔ ہندی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدکیا :- مدک پینے والا۔ مدک کا نشہ کرنے والا۔ اردو صفت مذکر۔ عوام کی زبان۔

خم افیون سے مدکیا ہے
بہر نشہ پانی یہ اس کو تکیہ ہے میر

مُدَلَّل :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) دلیل سے ثابت کیا ہوا۔ جس پر دلیل قائم کی گئی ہو۔ مفعول۔ ٹھیک درست۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

علم فن۔ ہر عذر کو رفع۔ ہر حجت کو قطع کر خود مجرم کو قائل و معقول کرکے اور گنہگار کے منہ سے اس کی خطا تسلیم کرانے کے بعد غرض جو تجویز ہے مرحمہ۔ جو فیصلہ ہے مدلل (توبۃ النصوح)

مدلول :- (بفتح اول) معنی بتلایا گیا۔ دلالت کیا گیا۔ عربی۔ صفت مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ یہ اصطلاح اہل منطق ہے

مدماتا :- (بفتح اول) جو شراب کے نشے یا جوانی کے نشے میں مست ہو۔ متوالا۔ بدمست۔ شراب خور۔ نشہ میں چور۔ جوانی کے نشے میں مست۔ اردو۔ قریب لبہ ترک۔

مدماتا :- مغرور۔ متکبر۔ گھمنڈی۔ نئے شگفتہ۔ پھولا ہوا۔ جوبن پر آیا ہوا۔ جوان۔ بالغ۔ پُر شہوت۔ نفس پرست۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تانیث کیلئے مدماتی بولتے تھے جواب کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدمغ :- (بضم اول وتشدید سوم مکسور) مغرور۔ متکبر۔ اونچے دماغ والا۔ دماغدار۔ اردو مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

علم فن۔ موزوں۔ میر فرزند علی دہلوی شاگرد رشید سودا بہت مدمغ آدمی تھے ابتدائے شاعری سے لکھنؤ میں چلے آئے تھے کسی سے ملتے نہ تھے مشاعرے میں بہت کم شریک ہوتے تھے۔ (آب بقا)

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط نے لکھا ہے کہ مدمغ یا مدمغ دونوں طرح اردو والوں نے بنا لیا ہے، بمعنی مغرور، متکبر عربی میں نہیں آیا ہے لہذا غلط ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ جن لوگوں نے اس ہیئت پر عربی خیال کیا ہے وہ غلطی پر ہیں کیونکہ صحیح حسب قاعدہ دماغ یا مدموغ ہے نہ کہ مدمغ پس اسے اردو خیال کرنا چاہیے۔

مؤلف دونوں کی تائید کرتا ہے۔

مَدِّ مقابل :- (بفتح اول وتشدید دوم مکسور) برابر کا خط۔ جمع اور خرچ کی مد جو ایک دوسرے کا ذی ہوتی ہے۔ اردو مؤنث۔ اہل سیاق و سیاق کی اصطلاح۔

مدمقابل :- حریف۔ مخالف۔ ہمسر۔ برابر کا دعویدار۔ برابر کا۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

صورت دکھا کے آئینے کو تم بھی جاؤ
ہو جائے خوب مدمقابل کو اطلاع داغ

ہو جائے جہاں سرو کے گلزار کے ہوتے
کب مدمقابل تیرے دلدار کے ہوتے امیر

مدمقابل :- برابر کی چوٹ۔ برابر کی جوڑ۔ برابر والا۔ ہمسر۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

ہم ذکر اشارہ بھی نہیں کرتے ہوا بر دے
گرتا ہے نظر سے یوں کوئی مدمقابل کو امیر

مدمقابل :- رقیب۔ عدو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ خاص طور سے ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدمقابل :- دو سوداگروں کا باہمی کھاتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔

مُدُن :- (بضم اول ودوم) [illegible] مدینہ کی جمع۔ بہت سے شہر۔ عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب لغت کشوری نے بضم اول فتح دوم لکھا ہے یہی عام طور سے زبانوں پر ہے اور یہی صحیح بھی ہے۔

مدن بان :- ایک قسم کا پھول جو بیلے کی قسم سے ہے۔ جیسے بہار ہے مدن بان موتیا کی۔
(آواز گلفروش)

مدن کا تیر :- یعنی شہوت کا تیر۔ (نوراللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مدِّ نظر :- پیش نظر۔ وہ چیز جو نظر کے سامنے ہو۔ فارسی مذکر فصیح، رائج۔

عالم ہستی کو تھا مد نظر کتمان راز
ایک شے کو دوسری شے کا سبب بتلا دیا — اکبر الٰہ آبادی

مدِّ نظر :- قصد ارادہ۔ مقصد۔ منظور۔ فارسی فصیح، رائج۔

میں نے عریاں تجھے اے رشک قمر دیکھ لیا
دیدہ و دل کو جو تھا مد نظر دیکھ لیا — بخش

مدِّ نظر ہونا :- پیش نظر ہونا۔ ارادہ ہونا۔ نظر کے سامنے ہونا۔ مصدر فصیح، رائج۔

نقد اس کا جو ہو مد نظر تو پاؤں آنکھوں سے
لگا دو دیر جتنی ہو سکے سر عید گاہ نے — رشک

قول فیصل۔ اسی جگہ مد نظر رہنا بھی بولتے ہیں

شوخی میں رہیں مد نظر یہ باتیں
کہ اجزاں کے فصاحت نہیں ہوتی پیدا — داغ

مدِّ نگاہ :- نگاہ کے سامنے۔ پیش نظر۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

ذات تمہارا قبہ عرش اللہ ہے
اس کا ادب فرشتوں کو مد نگاہ ہے — دبیر

قول فیصل۔ اسی معنی پر مد نظر عام طور سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مدن گور :- ایک قسم کی خوش آواز طوطی مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدنی :- مدینے کا رہنے والا۔ مدینے کا باشندہ شہر مدینہ سے منسوب۔ عربی۔ فصیح، رائج۔

مدنی الطبع :- وہ جو فطرتاً اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا خوگر ہو۔ انسان کی صفت میں مستعمل ہے۔ عربی صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مدُّو :- اونٹ یا سانڈنی کی پیٹھ کا ابھرا ہوا حصہ۔ کبھ۔ کوہان۔ ہندی۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدکو :- گھوڑے کی پیٹھ کا وہ مقام جہاں زین رکھتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مدو :- وہ زخم جو گھوڑے کے دوش پر ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مدو کھایا آنا :- گھوڑے کے دوش یعنی کندھے پر زخم ہو جانا۔ ہندی۔ فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدّ و جزر :- سمندر کے پانی کا اتار چڑھاؤ جو چاند کی کشش کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (جوار بھاٹا) فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

کیا اس کے مد و جزر کا ہے پوچھنا
سو بار بحر عشق چڑھا اور اتر گیا — منیر

قول فیصل۔ جزر و مد کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔ مد معنی پانی کا بڑھنا۔ جزر کے معنی پانی گھٹنا ہے۔

ساقیا نام علیؑ آیا غذا جزر سے
دیکھنا جزر و مد قلزم طبع بحر دم — عشق لکھنوی

مدوّر :- (بضم اول تشدید واو مفتوح) دائرہ نما گول۔ عربی اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

[illegible]۔ ستاروں کے مدور ہونے کا سبب کسی پروفیسر سے پوچھو۔ (فسانہ آزاد)

مدو ساہی پیسہ :- ایک قسم کا موٹا پیسہ جس کا چلن اب بہت کم ہو گیا ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مدو لگنا :- گھوڑے کی پیٹھ کا زخمی ہونا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس کو پیٹھ لگنا بولتے ہیں۔

مدوّن :- (بضم اول تشدید واو مفتوح) جمع کی گئی ہو۔ تدوین کیا ہوا۔ عربی اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیواں کو مدون نہ کیا بلکہ جہاں میں
وہ ایک پری خانہ ہیں کر گیا تعمیر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

قول فیصل۔ ترتیب دینے والے اور جمع کرنے والے کے معنی میں مدوّن بکسر واو بولتے ہیں جو صیغہ اسم فاعل ہے۔

مدھ :- عنفوان شباب۔ مستی۔ نشہ۔ ہندی مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مدھ ہٖ۔ دہ رطوبت جو درختوں سے نکلتی ہو

جیسے نیم کا مدھ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ عوام اس کو مستی کہتے ہیں۔

مدھ ہٖ۔ وسط، درمیان، بیچ جیسے مدھواڑ

یعنی وسطی ملک۔

شراب (داؤد، مدرا) اسم مونث (دیکھو

سنسکرت) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

مدھ پہ آنا:۔ جوان ہونا، پھل کا پکنے پر

آنا۔ اردو، صرف، متروک۔

اب نہ دم دے گا دل خانہ خراب

مدھ پہ آیا ہے وہ اب مست شباب — عبد الرشید جنگ

مَدُھر ہٖ۔ میٹھا، شیریں، رسیلا، مزیدار، سنسکرت

صفت اہل ہنود کی زبان۔

مدھر ہٖ۔ سریلا۔ لے دار، مرغوب الطبع، دل پسند

ہٖ خراماں، ٹھنک چال، لچک چال ہٖ دھیما

متوسط درجہ کا، نرم، ملائم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مَدُھرا: میانہ، متوسط، بیچ کا۔ جیسے مدھرا

قد۔ (فرہنگ آصفیہ و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مَدُھربانی:۔ شیریں کلامی، شیریں زبانی

میٹھا بول، ہندی اسم مونث (فرہنگ آصفیہ و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مَدُھر بولنا:۔ میٹھا بولنا، رس کی باتیں کرنا

شیریں کلامی سے پیش آنا۔ (فرہنگ آصفیہ و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَدُھری:۔ میٹھی، رسیلی، مرغوب، سہانی

مونث (فرہنگ آصفیہ و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

مَدُھری چال:۔ خرام، خرام ناز، ٹھنک

چال لچک چال۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدھ مات:۔ ایک راگنی کا نام۔ ہندی

مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مدھم ہٖ۔ آہستہ، دھیما، ہندی صفت

جیسے اتم گانا، مدھم بجانا

مدھم بجانا یعنی گانے کے ساتھ باجے کا سُر

نیچا ہونا چاہیے تاکہ آواز دب نہ جائے۔

رات ہمسایوں نے اٹھ اٹھ کے دعائیں مانگیں

شور نالہ مرا مدھم نہ ہوا پر نہ ہوا — ظفر

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کے عوام کی زبان ہے۔

مدھم ہٖ۔ میانہ، اچھا نہ برا، متوسط، بیچ

کا، اوسط درجے کا معتدل مثلاً اتم کھیتی،

مدھم بیوپار (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

مدھم ہٖ۔ نیچا، کم، اونچا کا نقیض۔ ادنیٰ

کمینہ، کمتر، جیسے یہ بات کا مدھم ہو جانا کہ اُتم

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

مدھم ہٖ۔ (فتح اول و تشدید دوم) ہلکا، خفیف

اردو عوام کی زبان۔

یہ نور سحر آشکارا ہوا

مقدر کا مدھم ستارا ہوا — اکبر

مدھم ہٖ۔ بے آب، پھیکا، ماند، شوخ کا

عکس، بے رونق، بدرونما۔ اردو عوام کی زبان

کس کے نالوں نے کیا بزم کو روشن مطرب

آج کیوں شعلۂ آواز ترا مدھم ہے — امانت

مدھم ہٖ۔ سست، کاہل، دھیما، مجہول۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

مدھم ہٖ۔ گرا ہوا، گھٹا ہوا، مثلاً جیسے بازار مدھم ہے

یعنی نرخ گرا ہوا ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

مدھم ہٖ۔ گویوں کی اصطلاح میں سات سروں

میں سے ایک سُر کا نام بھی ہے۔ مذکر۔

(نور اللغات و سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل۔ یہ موسیقی دانوں کی اصطلاح ہے

مُدھ ماتا:۔ نشہ جوانی یا نشہ شراب سے

مست۔ مونث کے لیے مدھ ماتی۔ ہندی صفت

مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو زبان میں داخل نہ

ہو سکا۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ تذکیر و

تانیث کا تعین غلط۔ دونوں لفظ مرد کے لیے

استعمال ہوتے ہیں۔ ذیل میں بھی یہی درج ہے

میرا شعر ہے۔

خون ناحق ترا اے دل اس پر کیوں ثابت ہوگا

وہ تو جیسے مدھ ماتی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے

سرمایۂ زبان اردو نے اس کو مدماتا لکھا ہے

بہر حال کسی صورت سے اس کو اردو میں داخل

سمجھا نہیں جا سکتا

مدھ ماتے:۔ نشہ جوانی یا نشہ شراب

سے مست۔ اردو، دہلی کی زبان، قریب بمتروک

مست نہیں پر بال ہیں بکھرے پیچ کُھلے ہیں پگڑی کے

ساقی ایسے بگڑے پھر تم ایسے تم مدھ ماتے ہو — میر

مدھم بیچنا :- سستا بیچنا، ارزاں کر دینا، قیمت سے گرا کر دینا - اونے پونے بیچنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدھم تھاٹھ :- ستار کا وہ ٹھاٹھ جو مدھم سُر پر قائم کیا جائے - ہندی، مذکر - (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مدھم ٹھاٹھ :- سست اور کاہل آدمی (فیروز اللغات، دریائے لطافت، فرہنگ اثر)
قول فیصل - اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں

مدھم رہنا :- بے رونق رہنا، ماند رہنا - اردو مصرف، عوام کی زبان -

حسن ہے اس روئے روشن کے حضور
لاکھ چمکے آئینہ مدھم رہا شاد

مدھم سُر :- دھیا سُر، راگ کا چوتھا سُر، گندھار سے ایک درجہ بلند اور اس کا مخرج معدہ ہے - ہندی مذکر (فیروز اللغات)
قول فیصل - یہ موسیقی دانوں کی اصطلاح ہے

مدھم کرنا :- گھٹانا، کم کرنا - اردو عوام کی زبان -

مدھم کرنا :- دھیما کرنا، آہستہ کرنا - اردو عوام کی زبان -

مدھم کرنا :- پھیکا اور بے رونق کرنا - بے رونق کرنا - اردو مصرف - عوام کی زبان

تجھ سے ناحق کے برابر ہوسکیں کیا ماہ رو
حسن ہی کرتا ہے مدھم یہ ستارہ چاند کو ناسخ

مدھم ہونا :- سست ہونا، کم ہونا، اردو مصرف - عوام کی زبان
محل صرف - اے لڑکیو اب تم اس کا اہتمام کرو کہ تمہاری قدر کم نہ ہو اور مدھم ہونے پائیں (بنات النعش)

مدھو :- شہد، انگبین، مے، پھولوں کا رس سنسکرت مذکر - اہل ہند کی زبان -
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں -

مدھو :- شراب، مدرا، دارو، انگوری شراب۔ (فرہنگ آصفیہ، فیروز اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مدھو :- بسنت رت، موسم بہار، چیت کا مہینہ (فرہنگ آصفیہ، فیروز اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مدھو :- دودھ، شیر، حبین، پانی آب حل، میٹھا رس، ایک درخت کا نام جسے اشوک بھی کہتے ہیں، میٹھا، شیریں، مٹھاس، مہوے کا درخت (فرہنگ آصفیہ، فیروز اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

مدہوش :- حیران، ہکا بکا، متحیر، خوف زدہ - فارسی، فصیح، رائج

آئے بھی وہ چلے بھی گئے میری راہ سے
میں نامراد و الرد مدہوشی نقش پا داغ

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مشتق از دہش متحیر، سرگشتہ، حیران، ہکا بکا، بھوچکا، دہشت زدہ، خوف زدہ، عربی صفت (مجازاً) اردو اور فارسی والے بمعنی بیہوش متوالا بے سدھ، بدمست، سرمست، مخمور، مستعمل کرتے ہیں۔ (یہ لفظ عربی میں بوا و معروف بروزن منقوش یا مرید رائج ہے مگر فارسی میں بروزن سرپوش اور بمعنی بے ہوش مستعمل ہے پس اس لحاظ سے ایک قسم کی تفریس ہے۔

مدہوش :- بدمست، متوالا، سرشار - فارسی، فصیح، رائج -

مبکش خلد کہ جوشش و خروش
خود فراموش سراسر مدہوش رزاد رسوا

قول فیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے اس کی فارسی جمع مدہوشان ہے۔

شراب حب علی سے ہوئے ہیں جو مدہوش
خزوں سے چشمہ کوثر سے ان کا جوش و خروش کنز لکھنوی

بلکہ اگر بعض مدہوشان جام نامرادی کو
ہر اک کہتا تھا نغمے میں انا الرجا الخیر کنز لکھنوی

مدہوشی :- متوالا پن، بدمستی، بے ہوشی فارسی مؤنث - فصیح، رائج -
محل صرف - محبوب نے نقاب الٹی سارا بزم کی مدہوشی کا یہ عالم ہوا کہ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتا تھا -

مدھو ماکھی :- شہد کی مکھی، نحل، ہندی اسم مؤنث (فرہنگ آصفیہ، فیروز اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ شہد کی مکھی یا ماکھی کہتے ہیں -

مدّے :- سٹے بازوں کی اصطلاح میں) بابت، حساب، مذکر
لکھنؤ میں بولتے ہیں - مدے کے معنی تو ہیں سستا ارزاں - (فرہنگ آصفیہ، فیروز اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہ مدے بولتے ہیں نہ مدّے -

مدیا :- جنک بیئر کی مادہ - اردو مؤنث، رائج -
محل صرف - آج جو شکار کی تو بڑا لطف آیا کہ اتفاق سے بیس جنک اور ایک مدیا ہاتھ لگی۔

مَدِیح :- تعریف، ستائش، ثنا، مدح۔ عربی مذکر۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کھل گئے باب اجابت آ گیا وقت دعا
ختم کر مختصر مدیح انتخاب ساجدیں مختصر لکھنوی

مَدِید :- لمبا، طول طویل، دراز، زیادہ مدت رکھنے والا۔ عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ مدت مدید کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مدید :- علم عروض کی ایک بحر کا نام، عربی مونث، عروضیوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ بحر مدید مثمن سالم الارکان کا وزن یہ ہے۔

فاعلاتن فاعلن۔ فاعلاتن فاعلن

ع دل ز ہجرت اے صنم خون خورد انجورد جامی

اردو میں اس بحر کا استعمال نہیں ہے۔

مُدِیر :- اخبار کا مہتمم۔ ایڈیٹر۔ عربی مذکر، رائج

محلِ صرف۔ کل کے اخبار میں ایک مدیر کی جگہ کا اعلان نکلا ہے تم بھی درخواست دے دو تو مناسب ہے۔

قولِ فیصل۔ مدیر اعزازی، مدیر اعلیٰ (چیف ایڈیٹر) وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

مُدِیرا :- ایک قسم کی شراب۔ سنسکرت مونث (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدیرا :- ایک قسم کی مرغابی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مدینۃ الحکماء :- شہر ایتھنز جو ملک یونان کا دار الخلافہ ہے۔ عربی۔ قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ افلاطون، ارسطو، سقراط، بقراط یہیں ہوئے تھے۔

مَدِینَۃُ السَّلَام :- بغداد کا لقب۔ عربی مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَدِینَۃُ الْعِلْم :- جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا لقب۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ جناب رسول خدا کی ایک مشہور حدیث ہے

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا

جس کے معنی ہیں۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ ضرورت شعری کی وجہ سے میر نے مدینۂ علم بھی نظم کیا ہے۔

تو وہ در مدینۂ علم علیم ہے
جس شخص کو نہ دے الف بے تے والا اِل

مَدِینَہ :- (بفتح اول و یائے معروف) شہر بلدہ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مدینہ :- عرب کے مشہور اور مقدس شہر کا نام جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مرقد مبارک ہے۔ عربی مذکر، رائج۔

آتے ہیں اکثر اہل مدینہ جو شہ کے پاس
رہتے ہیں ذکر حسرت و اندوہ درد و یاس تعشق

قولِ فیصل۔ اسی کو مدینۂ منورہ اور مدینۂ طیبہ بھی کہتے ہیں۔

جیسے۔ کربلائے معلّٰی مدینۂ منورہ، مشہد مقدس بیت اللہ تک کے قدر داں اور نکتہ داں ان بزرگان خورشید ضمیر بیضا تحریر کے کلام قدرت انتظام پر احسنت کہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مَدْیُون :- قرضدار، مقروض، دین دار جس کے ذمہ قرض ہو جو قرضدار ہو۔ عربی مذکر اسم مفعول، رائج۔

قولِ فیصل۔ عورت کے لئے مدیونہ بولتے ہیں

مُنڈاسا :- (بضم اول) سر کا چھوٹا پگڑی دستار صافہ۔ اردو مذکر عوام کی زبان۔

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مُنڈاسا لکھا ہے صاحب فرہنگ اثر نے منڈاسا لکھا ہے مؤلف کے نزدیک بھی منڈاسا ہی بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مونڈاسا لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مڈل (MIDDLE) بکسر اول و دوم، درمیانہ درجہ آٹھواں کلاس۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ خدا کا شکر کہ تمہارے لڑکے نے مڈل پاس کر لیا۔ تم اسے تھانیداری میں بھرتی کرا سکتے ہو

مڈل سکول :- اوسط درجے کی تعلیم کا مدرسہ۔ انگریزی مذکر، رائج۔

مِڈلچی :- (تحقیر سے) وہ شخص جس نے صرف مڈل کا امتحان پاس کیا ہو۔ اردو صفت۔ مذکر (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مُنڈھ :- سردار، سرغنہ، سرگروہ۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ :- شخص معمر و کہنہ سال کو کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ معمر اور کہن سال، بڑا گرگ۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جو شخص چالاک اور شاطر ہو اس کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مفہوم درست

نہیں ہے۔ وہ بڑا منڈھا ہے۔ عام فقرہ ہے۔

لکھنؤ میں اس شخص کو کہتے ہیں جو بڑا گہرا ہو۔ جس کی بات ایسی تہ دار ہو کہ مطلب بجا پنا آسان نہ ہو۔

مؤلف کے نزدیک چالاک اور شاطر کے معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں۔ گہرا اور تہ دار کے معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شخصی عمر کم سن سال اور بڑے گرو کے معنی میں عوام کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

منڈھا:۔ کنکیا کا وہ حصہ جو کانپ کی طرف ہو اور ٹھڈے کا آخری حصہ۔ پتنگ اور کنکوے کے سر کو کہتے ہیں۔ اردو مذکر کنکوا بازوں کی اصطلاح۔

مڈھی:۔ (بضم اول و تشدید دوم) وہ چولی اور ٹیڑھی بکری لکڑیاں جاگز دیشتر دیگ کے نیچے جلائی جاتی ہیں۔ اردو مؤنث، رائج

محل صرف۔ دو من پلاؤ پک رہا ہے کم سے کم چار من مڈھی منگوا لیجئے تو کھانا پک سکے گا۔

قول فیصل۔ بصورت جمع مڈھیاں بھی بولتے ہیں۔

مڈبھیڑ:۔ (بضم اول) ملاقات، اتفاقیہ اچانک ملاقات۔ اتفاقیہ آمنا سامنا ہو جانا۔ اردو، مؤنث عوام کی زبان۔

محل صرف۔ بزرگو اور دل ہی دل میں اچھے بیٹھ جب آدمی سے مڈبھیڑ ہوئی۔ ہاری مانتا ہے نہ جیتی اپنی ہی سمجھے جاتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بیز (ا) کے مڈبھیڑ بولتے ہیں اہل دہلی (د) کے ساتھ مڈھ بھیڑ بولتے ہیں۔

کٹ کر رہ گئے راہ میں مشتاق ملنے سے
مڈھ بھیڑ اگر ہو گئی اس تیغ بکف سے

مذاق: ۔ ذوق کا صیغہ اسم ظرف چکھنا چکھنے کی جگہ۔ کسی بات کا چسکا، کسی امر کی عادت، دلچسپی سلیقہ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ فارسیوں نے معنی ظرافت بھی استعمال کیا ہے۔ کسی امر کی عادت، کسی بات سے دلچسپی کے معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

بے لوث خادموں کے لئے صدمۂ فراق
دل مر گئے تو پھر نہ رہے گا کوئی مذاق
(مشتاق)

باہمی اختلاط اور مزاح اور تفریح کے معنی میں بھی عام طور سے زبانوں پر ہے جیسے ان دونوں دوستوں میں بڑا زبردست مذاق ہوتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ کوئی ایک دوسرے سے بگڑتا نہیں۔ ذوق اور دلچسپی اور رنگ اور طرز کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے ہندؤں کی دیو مالا اب مسلمانوں کے مذہبی مذاق کی آمیزش کا پہلا نمونہ نظر آیا۔
(تقویم ہنود مبر ہندان اودھ)

مَذاق: ۔ ظرافت، ہنسی، دل لگی، ہنسی ٹھٹھا، تمسخر، مزاح، تفریح۔ اردو مذکر، رائج

چل مجھے مردوے مرگ یاں سے
مجھ کو بھاتا نہیں مذاق ترا
(جان صاحب)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے

تجھ سے ہنستے ہیں کبھی کرتے ہیں گھیں سے مذاق
ان گلوں کے ہیں کچھ انداز نرالے بلبل
(شہید)

ظفر نے اس کی جمع مذاقوں نظم کی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

یا ملا کے اول اس نے میرا دل مذاقوں میں
ہوا پھر دشمن جانی میرا وہ قاتل مذاقوں میں
(ظفر)

عام طور سے بصورت واحد ہی بولتے ہیں۔

خوش مذاقوں کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔

مَذاق: ۔ رغبت، میلان، رجحان، سلیقہ، لطف، مادہ۔ اردو مذکر، رائج

وہ کیا لطف سخن جانیں مذاق اس کا نہ ہو جن کو
مزا ہے شعر خوانی کا ظفر کامل مذاقوں میں
(ظفر)

مذاقاً:۔ مذاق سے، ہنسی دل لگی سے ظرافت سے، تفریحاً۔ اردو، رائج

محل صرف۔ آپ بھی عجب طرح کے انسان ہیں۔ میں نے مذاقاً آپ سے کہا تھا۔ آپ حقیقت سمجھ بیٹھے۔

مذاق اڑانا:۔ ہنسی کرنا، تمسخر کرنا، ہنسی کی ایسی باتیں کرنا جس سے دوسرے کی توہین ہو کھنچائی کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کل کالج کے لڑکوں نے ایک بہت بڑے شاعر کا مذاق اڑایا غریب نے غزل جیب میں رکھی اور اٹھ کے چلے گئے۔

قول فیصل۔ ہنسی اڑانا، کھنچائی ہونا وغیرہ کے معنوں میں مذاق اڑنا بھی بولتے ہیں۔

مذاق بازی کرنا:۔ چٹکیوں میں اڑانا، دوسرے کو بیوقوف بنانا۔ ایسی مذاق کی باتیں کرنا کہ جس سے دوسرے کی توہین ہو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میاں آپ کل کے صاحبزادے ہیں آپ مجھ سے مذاق بازی کرتے ہیں میں آپ کے باپ کاٹنے والا ہوں۔

مذاق سخن:۔ شعر و شاعری کا ذوق، شعر و سخن کا سلیقہ، عنوان، طریقہ، رجحان، ادائی ترکیب، فصیح۔ رائج

بخشی خدا نے چشم بصیرت جنھیں شعور
ہر رنگ میں مذاق سخن دیکھ لیتے ہیں شعور

مذاقِ سلیم:۔ شستہ و شائستہ ذوق یعنی ذوق جس میں شائستگی ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ طرح طرح سے تہذیب اور تمدن کی ترقی میں مدد دی اور ہندوستان میں سلیقہ و مذاقِ سلیم کا جذبہ پیدا کرنے میں نمایاں حصّہ لیا۔۔ (قدیم ہندو ہندوستان اودھم)

قولِ فیصل۔ اس جگہ ذوقِ سلیم زیادہ بولتے ہیں۔

مذاق سے:۔ ہنسی سے۔ ٹھٹھے سے ظرافتاً، مزاحاً، دل لگی سے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ آپ بھی عجیب انسان ہیں میں نے مذاق سے جملہ کہا تھا جس کو آپ حقیقت کی طرف لے گئے آپ ناراض نہ ہوں میں اپنا جملہ واپس لیتا ہوں۔

مذاقِ طبیعت:۔ رجحان طبیعت، ذوق طبیعت، میلان طبیعت۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ غریب مجبور ہیں بچپنے سے ان کا مذاق طبیعت ہی یہی ہے ہر جملہ ظرافت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

مذاق کا آدمی:۔ ظریف، خوش طبع زندہ دل، دل لگی کا آدمی۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس معنی پر مذاقیہ یا ظریف بولتے ہیں اور یہ مذاق بھی بول دیتے ہیں۔

مذاق کرنا:۔ دل لگی کرنا، ہنسی مذاق کرنا۔ مزاح کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ مجھے بہری کے ساتھ جانے میں تامل ہوا۔ احباب مجھ سے مذاق کرنے لگے (امراؤ جان ادا)

مذاق میں اڑانا:۔ ہنسی میں ٹالنا مزاح میں ٹالنا، گل چھنگا بنانا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

شادی کا کبھی جو ذکر آتا
کس طرح مذاق میں اڑاتا عاشق

مذاقیہ:۔ پُر مذاق، ظریف، خوش طبع زندہ دل ہنسی مذاق کرنے والا اردو صفت عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ کیا بتاؤں آپ سے ان سے ملاقات نہیں ہے وہ بڑے زندہ دل اور مذاقیہ انسان ہیں آپ ان سے مل کے خوش ہوں گے۔

قولِ فیصل۔ مذاقاً ہنسی سے، مذاق کے طور پر، ظرافت کے عنوان سے کے معنوں میں بھی کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں جیسے مجھے جو کچھ بھی کہنا تھا۔ مذاقیہ انداز میں سب ان سے کہہ دیا۔

مُذاکَرَہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) باہم ذکر کرنا، مباحثہ کرنا، باہم طالب علموں کا ایک ساتھ بیٹھ کر پڑھنا۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

محلِ صرف امتحان قریب ہے تم لوگ آپس میں مذاکرہ کر لیا کرو امتحان کا نتیجہ اچھا ہی ہوگا۔

مَذَاہِب:۔ (بفتح اول کسر چہارم) جمع مذہب کی۔ بہت سے مذہب، مختلف مذہب۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

دیکھتے ہیں حقیقت مل گئی باہم مذاہب کی
میں کہتا ہوں تو پھر یہ کار طول بحث و حجت ہے
محشر لکھنوی

مَذبَح:۔ (بفتح اول و سوم) ذبح کرنے کی جگہ، جائے ذبح، کمیل گھر۔ وہ جگہ جہاں جانوروں کو ذبح کیا جائے۔ عربی مذکر اسم ظرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُذَبذَب:۔ (بضم اول و فتح دوم و چہارم) جو تذبذب میں ہو، وہ جس کا ارادہ مصمم نہ ہو وہ شخص جس کو ایک حال اور ایک جگہ پر قرار نہ ہو وہ جو کسی خاص نظریے پر قائم نہ ہو۔ عربی اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ چونکہ مختلف لوگوں نے مختلف باتیں کہی ہیں اور لڑکی کی شادی کا معاملہ ہے اس لئے ان کا مذبذب ہونا چاہئے تعجب نہیں ہے۔

مذبذب بمعنی مشتبہ، مشکوک، غیر یقینی۔ عربی اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

محلِ صرف۔ جب انہوں نے کرایہ نہیں بھیجا تو اب میرا بمبئی جانا مذبذب ہی معلوم ہوتا ہے۔

مَذبُوح:۔ ذبح کیا ہوا۔ جانور جس کو ذبح کر دیا ہو۔ حلال کیا ہوا۔ قتل کیا ہوا۔ مقتول۔ عربی اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

بھائی حسن جبر تھا اور یہ مظلوم
اک ان میں جو مذبوح تھا ایک ہی مسموم تعشق

مُذَکَّر:۔ نر، مرد، مونث کی ضد، عربی۔ مذکر

فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی صاحب ذکر کے لکھے ہیں ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مذکر:۔[۲] وہ لفظ جس کا استعمال بصورت تذکیر ہو۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کیا محققین نہیں معلوم کہ "سائنس" دلی میں مذکر ہے اور اہل لکھنؤ مونث بولتے ہیں

قول فیصل۔ مذکر اس لفظ کو کہتے ہیں جس میں تذکیر کا صیغہ استعمال ہو جیسے باغ لگا ہے پنکھا چل رہا ہے اور اگر لفظ مونث ہے تانیث کا صیغہ استعمال کریں گے جیسے بجلی جل رہی ہے۔ بی آئی وغیرہ۔

مذکور:۔ ذکر کیا گیا، تذکرہ کیا گیا، بیان کیا گیا۔ عربی اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

تعریف چشم مست سے ہم مست ہو گئے
حاصل ہوئی شراب کے مذکور سے شراب ۔۔۔ امیر لکھنوی

قول فیصل:۔ تانیث کے لئے مذکورہ بولتے ہیں جیسے مذکورہ بالا اشیا کل تک بھیج دیجئے گا۔

مذکور:۔[۲] ذکر، بیان، بات، گفتگو، بات چیت، ہمکلامی۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

کیا حد کا مذکور تو کرتا ہے ہمیشہ
خاموش ہو زاہد ہوس حد کے ہے ۔۔۔ مصحفی

قول فیصل۔ ان معنی میں اردو بھی ہے اور فصیح و رائج بھی ہے۔

تھا بیان شاہ دو عالم سے وطن کا مذکور
سن لیا در سے جو نقشہ نے ہوا غم کا وفور ۔۔۔ انیس

مذکور:۔ چرچا، شہرت، افواہ، شہرہ۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال۔

گلیوں میں اب تلک بھی مذکور ہے ہمارا
افسانۂ محبت مشہور ہے ہمارا ۔۔۔ میر

مذکور اڑانا:۔ ذکر کرنا، بیان کرنا۔ اردو مصرف دہلی کی زبان۔

غیروں کا وہ مذکور اڑاتے ہیں یہ کہہ کر
کیا پوچھتے ہو ان کا جی وہ تو ہوہی ہیں ۔۔۔ داغ

مذکور آنا:۔ ذکر ہونا، تذکرہ آنا، بیان ہونا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

اے نمک رخصت وہاں نقارخانے بجتے ہیں
جس جگہ مذکور آتا ہے مری فریاد کا ۔۔۔ رشک

قول فیصل۔ اب مذکور کی جگہ ذکر ہی بولتے ہیں

مذکور کرنا:۔ ذکر کرنا، بیان کرنا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال

غرض مظہر حق وہی نور ہے
نبی نے کیا آپ مذکور ہے ۔۔۔ نورنامہ

مذکور نکالنا:۔ ذکر چھیڑنا، تذکرہ نکالنا اردو مصرف قریب بمتروک۔

دونوں ہاتھوں کو گلے میں مرے ڈالا انہنے
پھر اسی ذکر کا مذکور نکالا انہنے ۔۔۔ انشا

قول فیصل۔ اسی جگہ مذکور نکالنا بھی بولتے ہیں

مذکورہ:۔ ذکر کیا ہوا، ذکر کردہ شدہ بیان کی ہوئی۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے آپ کی مذکورہ باتوں کا پورا خیال ہے۔ انشاء اللہ تکمیل ہوگی۔

مذکورۂ بالا:۔ جس کا ذکر اوپر یا پہلے آچکا ہو۔ وہ شخص یا بات جس کا ذکر اوپر کی عبارت یا بیان میں آچکا ہو۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج

محل صرف۔ مذکورۂ بالا اشعار میں جو شعر نے جرأت کہنا چاہی ہے اس کا سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں

قول فیصل۔ اس جگہ مندرجۂ بالا، مرقومۂ بالا بھی بول دیتے ہیں۔ کمی کے ساتھ مذکورۂ صدر اور مذکورۃ الصدر بھی تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مذکوری:۔ بفتح اول، عدالت کا سپاہی، سمن وغیرہ تعمیل کرنے والا سپاہی۔ چپراسی۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ اتنے میں عدالت کے مذکوری نے سمن لاکر دیا۔ ۔۔۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ۔ وہ بلا تنخواہ سپاہی یا چپراسی جو امیدواری لگاتا ہے پر مقرر ہو۔ جمع اگاہ کرانے والا سپاہی جسے طلبانہ سے اجرت دی جاتی ہے (چونکہ اس قسم کے اجرتی سپاہیوں کا حکام سے صرف ذکر کردینا کافی ہوتا ہے اور ان کا نام رجسٹر ملازمت میں درج نہیں ہوتا ہے لہذا یہ نام اہل عدالت نے مقرر کردیا۔

اہل لکھنؤ ان معنی میں مذکوری نہیں بولتے

مُذِل:۔ بضم اول، ذلیل کرنے والا۔ عربی صفت مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مذل:۔[۲] خدائے تعالیٰ کا نام جو دنیا میں توفیق، طاعت سلب کرکے اور آخرت میں اسفل السافلین میں داخل کرکے ذلیل و خوار کرتا ہے۔ عربی صفت، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی کے اعتبار سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَذَلَّت:۔ بفتح اول و دوم و فتح سوم مشدد ذلت، رسوائی، بدنامی، خواری، تحقیر خفت اہانت۔ عربی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہے کہ چاہتے ہیں مذمت عدو مری
مین آبرو حضور کی ہے آبرو مری (تعشق)

مذمت:- (بفتح اول و دوم و تشدید سوم) برائی، بدی، ہجو، برا بھلا کہنا۔ عربی مونث فصیح، رائج۔

ڈرتے نہیں ہو ساقی کوثر سے واعظو
منبر پہ بیٹھ کر یہ مذمت شراب کی (امیر)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے جیسے۔ عشق کی مذمت اور جنوں کی ہجو کرنی چاہیے ذکر تعریف۔ چھی جان کو اتنا اشارہ کافی تھا۔ (فسانۂ آزاد)

مذمتیں:- برائیاں، ہجو۔ اردو جمع فصیح، رائج۔

گو کہ میری مذمتیں ہوں گی
میں سمجھتا ہوں جو کہتیں ہوں گی (زار رسوا)

قول فیصل۔ اس کی جمع ون کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے نہ مجھے ان کے خلاف ہونے کا خطرہ ہے نہ ان کی مذمتوں سے ڈرتا ہوں۔

مذموم:- برا، خراب، قبیح۔ وہ شے جس کی برائی کی جائے۔ بد سرشت۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یہ قصے کی باتیں ہیں۔ مرحوم پیر سوم مذموم درد انگیز حسرت خیز ہیں گر اہل ہندان ہی کے ہاتھ بک گئے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مذمومہ:- بری، خراب، بد ذات، ہجو کی گئی۔ عربی مونث۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ عادات مذمومہ، حرکات مذمومہ کی ترکیب سے بولتا ہے۔

مُذنِب:- (بضم اول و کسر سوم) گنہگار، گناہ کرنے والا، عاصی۔ عربی مذکر صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مذنبین:- گناہگار لوگ، عصیاں کرنے والے۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

الحمد للہ رحمۃ اللعالمین کا دور ہے
آئینۂ فرد گناہ مذنبین ہو جائے گی (حسرت الکفری)

قول فیصل۔ یہ جمع مذنب کی ہے۔

مُذَہَّب:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) سونا چڑھائی ہوئی چیز۔ سونے کا ملمع کی ہوئی چیز۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اسد نے اس مکان رشک روضہ گلستان کو دیکھا کہ چار دیواری پر اس کی مصفّا کیا ہوا ہے جو اس کی تپچے کاری ہے مذہّب و مطلّا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

مَذہَب:- (بفتح اول و سوم) دین، ایمان، آئین، عقیدہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا (اقبال)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی راہ، راستہ، طریق اور اس کی عربی جمع مذاہب ہے دین و مذہب ملا کے بھی بولتے ہیں۔

میر کے دین و مذہب کو پوچھتے کیا ہو ان نے تو
قشقہ کھینچا دیر میں بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا (میر)

مذہب:- مسلک، کیش، مشرب، عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

ایماں جو تمہارا ہے ہمارا ہے وہ ایماں
مذہب جو تمہارا ہے وہ مذہب ہے ہمارا (امیر)

مذہب:- بمعنی رائے، جیسے کسی دوا کی نسبت کہتے ہیں کہ اس میں حکمائے یونان کا یہ مذہب ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

مذہبا:- (بفتح اول) از روئے مذہب، مذہب کے طریقے سے بعنوان مذہب۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آپ اپنے نزدیک یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میرا فعل صحیح ہے حقیقتاً مذہباً بالکل غلط ہے۔

مذہب بدلنا:- دوسرا مذہب اختیار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم جو ذرا ذرا سی بات پر کہتے ہو کہ اگر ایسا نہ ہوا تو مذہب بدل دوں گا۔ یہ کہنا مناسب نہیں۔

مذہب پرستی:- اپنے مذہب کی پاسداری کرنا۔ اپنے مذہب کی حمایت کرنا۔ اردو ترکیب رائج۔

محل صرف۔ اسلام میں بہت سے ایسے مسلمان گزرے ہیں جن میں مذہب پرستی کا وہ جذبہ تھا جو اس دور کے مسلمانوں میں مشکل سے پایا جاتا ہے۔

مذہب پھیلانا:- دین کو ترقی دینا۔ مذہب کو فروغ دینا۔ دوسروں کو اپنے مذہب میں لانا، دین کی تبلیغ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عیسائیوں میں ایک خاص جذبہ ہے کہ اپنے مذہب کے پھیلانے میں دل و جان کوشاں رہتے ہیں۔

مذہب میں ملانا:۔ دین میں شامل کرنا کسی کو اپنے دین پر لے آنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

مَذہبِی:۔ (بفتح اول وسوم) مذہب سے منسوب، مذہب سے متعلق، مذہب والا دینی، فارسی، فصیح، رائج۔

کھولے ہے باب علوم مشرقی و مغربی
مذہبی آغوش میں پرورش ہوتی ہے کل قوم کی — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ مذہبی جھگڑا، مذہبی معاملہ، مذہبی جذبہ، مذہبی باتیں وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے۔

مذہبی:۔ اپنے مذہب پر سختی سے عمل کرنے والا۔ وہ جو اپنے مذہب کے اصول پر سختی سے کاربند ہو۔ امور دینی کو سختی سے انجام دینے والا، مذہب سے خاص تعلق رکھنے والا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

مذہبیت:۔ مذہب پرستی کا جذبہ، مذہب کی پاسداری، مذہب سے عقیدت۔ اردو، مونث، رائج۔

مَذِی:۔ (بفتح اول وکسر دوم) وہ مادہ جو شہوت کے غلبہ سے انزال ہونے سے قبل نکلتا ہے۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَر:۔ مرنا، جان دینا۔ اردو متروک۔

جیتا ہوں تو کہتے ہیں یہ کس کام کا جینا
مرتا ہوں تو کہتے ہیں مجھے مر نہیں آتا — صبا

مَرا:۔ (بالفتح) مجھ کو۔ فارسی (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

مُرا:۔ یعنی فوت ہوا۔ اس میں ذم کا پہلو ہے اس واسطے اس کی جگہ موا مستعمل ہے۔

نہ موا میں مری قسمت کا قصور اے قاتل
ہاتھ کمزور نہ تھا ورنہ تری بھاری ہے — آتش

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب مرا تو متروک ہے لیکن اس جگہ مرا ہی بول دیتے ہیں جو غیر فصیح ہے جیسے ان کا چودہ سال کا لڑکا مرا لیکن انھوں نے اف تک نہ کی۔

مِرا:۔ (بکسر اول) میرا کا مخفف۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا

قول فیصل۔ بعض اساتذۂ لکھنؤ نے میرا اور میرے کی جگہ مرا۔ مرے نظم کرنا غیر فصیح سمجھا ہے

مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان:۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس سے نقصان کا اندیشہ ہو اور نفع کی امید نہ ہو۔ مجھ کو تجھ سے بھلائی کی امید نہیں ہے تو برائی نہ کر۔ بھلائی تو گئی گذری برائی ہی نہ کر۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مَرآت:۔ (بفتح اول وسکون دوم والف ممدودہ) آئینہ، آرسی۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

ترے روئے روشن کا پڑتا ہے عکس
چمک اٹھے کیونکر نہ مرآت دل — منیر

قول فیصل۔ یہ صیغۂ اسم آلہ ہے الف مقصورہ غلط الف ممدودہ صحیح ہے اصل میں مرئیت بروزن مفعلت تھا قاعدے کے مطابق ی کو الف سے بدل دیا۔

مَراتِب:۔ (بفتح اول وکسر چہارم) مرتبہ کی جمع۔ درجے، رتبے، مناصب۔ عربی مذکر فصیح، رائج

حسل خیرے۔ شام سے مرزا خرم بخت بہادر نواب کیجی علی خاں .... نواب محمد تقی علی خاں بہادر .... مرزا سلیمان قدر بہادر دار السلطنت مرزا حیدر نیشاپوری تشریف فرما ہوئے اور اپنے اپنے مراتب کے موافق داہنے بائیں بیچ بیچ میں مسند پر بادشاہ جلوہ افروز ہیں۔ (بقا)

قول فیصل۔ علیٰ قدر مراتب کی ترکیب سے بھی رائج ہے۔ جیسے مشاعرہ داہنی طرف سے شروع ہوا مختصر غزلیں پڑھی گئیں۔ علیٰ قدر مراتب ہر ایک کی تعریف ہوئی۔ (آب بقا)

مراتب تمہیدی:۔ ابتدائی امور تمہیدی امور۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مراتب طے کرنا:۔ (۱) مدارج طے کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مراتب طے کرنا:۔ (۲) دریافت طلب امور کا فیصلہ کرنا۔ تمام مرحلوں اور درجوں کا تصفیہ کرنا امور منتشرہ کا فیصلہ کرنا (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مراتبے بڑھے ہوئے:۔ عورتیں مرتبے کی جگہ مراتبے بولتی ہیں۔
ہم سے تو یہ جرأت نہ ہوتی تمھارے مراتبے بڑھے ہوئے ہیں۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو

مرا تو شہید مارا تو غازی:۔ اگر مرگیا تو شہید کہلایا اور اگر کسی کافر کو مار ڈالا تو غازی کہلایا۔ اردو مثل، رائج۔

قول فیصل: مسلمانوں کا یہ مقولہ ہے کہ کافر سے جنگ کرنے میں ہر طرح سے فائدہ ہے اگر مر گئے تو شہید اگر مار ڈالا تو غازی۔

مَراثی: (بفتح اول) بہت سے مرثیے۔ مرثیہ کی جمع۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: بہت سے مراثی تشنہ ایسے بھی ہیں جو انقلاب زمانہ کی وجہ سے منظر عام پر نہیں آسکے۔

مرا جانا: بیتاب ہو جانا، کسی چیز کے لئے بے چین ہو جانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کس مسیحا کی ہے مقتل میں ابھی آمد
موت بھی آج مری جاتی ہے مرنے کے لئے — لا علم

مُراجعت: (بضم اول وفتح چہارم) واپسی، رجوع، لوٹنا، واپس آنا، بازگشت۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

جب چلے جائیں گے عدم کو ہم
پھر نہ واں سے مراجعت ہوگی — نیر

مُراجعت کرنا: الٹا پھرنا، لوٹنا، واپس آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: نسبت شاہ جادواں یہ کلمات ناشائستہ مراجعت کر کے خدمت افراسیاب میں آیا۔ (طلسم ہوش ربا)

مَراچہ غم: مجھ کو پروا نہیں۔

"خیر مراچہ غم۔" (داود بیگ، فرہنگ آثر)

قول فیصل: تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے۔

مَراحِل: (بفتح اول وکسر چہارم) مرحلہ کی جمع۔ منازل، منزلیں، درجے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: اتنی بڑی تصنیف کا کام میرے حوالے کیا گیا تھا جب میں سب مراحل طے کر لایا تو مجھ سے کام لے لیا گیا۔

قول فیصل: مراحل طے کرنا، اور ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

مَراحِم: (بفتح اول وکسر چہارم) مرحمت کی جگہ، مہربانیاں، بخشش۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَراحِمِ خسروانہ: بادشاہی بخشش، عطیات شاہی۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُراد: حاجت، خواہش، مطلب، مقصد، غرض، تمنا، آرزو۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

بوسہ اس لب کا ملا پائی مراد
منہ کی مانگی آج ہے تھا کی مراد — امیر

مراد: ارادہ کیا گیا۔ آرزو، تمنا۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

جمع ہیں اس میں صفات متضاد
ہے مرید آپ ہی اور آپ مراد — (مرزا تسلیم)

مراد: بالغ ہونا، کام کے لائق ہونا، قابل استعمال ہونا۔ اردو، قریب متروک۔

چلو رنگ بھی سر جادہ کو بھول گیا
مراد پر جو ترا عالم شباب آیا — آتش

مراد: منت، نذر، عہد۔ اردو مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

شاد کیوں آج نہ ہوں کل سے بھی پائی مراد
نامرادوں میں تھے خالق نے یہ دکھلائی مراد — جان صاحب

مراد: منشا، مفہوم۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: میں نے جو اپنی تقریر میں اشارہ کیا تھا اس سے میری مراد صرف داروغہ صاحب تھے نہ کہ عام لوگ۔

مراد: وہ شخص ہے جس نے جاذبۂ الٰہی کے بعد درویشی اور سلوک اختیار کیا ہو اور مرید وہ جو سلوک کے بعد جذب کے مرتبے کو پہنچا ہو۔ صوفیہ کی اصطلاح۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: یہ صوفیان کرام کی خاص اصطلاح ہے۔

مرادات: مراد کی جمع (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: یہ جمع عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اور جمع مرادوں اور مرادیں زبانوں پر ہے۔

مُراد آنا: مطلب حاصل ہونا، مقصد بر آنا، کام بننا، منشا پورا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رات عمر کیا آئے کہ عالم کی مراد آئی
ہزاروں ہی غرلیے میں بیرو آب پائی — مختصر

مُراد بر آنا: مقصد پورا ہونا، مدعا پورا ہونا، دلی مقصد پر آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

روئے ہم فرقت میں دریا کی کہ بر آئی مراد
یاد آیا نا وہ منت کی چڑھانے کے لئے — شیدا

مُراد بر لانا: کسی کا مقصد پورا کرنا، کسی کی دلی تمنا پوری کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بزم نشاط و عیش رہے تیرے گھر میں روز
لائے ہمیشہ تیری مرادیں بر آسماں — ذوق

مُراد پانا: منشا پورا ہونا، منت پوری ہونا، مراد کو پہنچنا، مطلب بر آنا، مقصد نکلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مانگوں کی داد پا گیا میں بھی اپنی مراد پا گیا — مراد آبادی

مُراد پر آنا: ـــ کام کے لائق ہونا، کسی چیز کا مکمل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ آپ نے امرود کچا توڑ لیا جب اپنی مراد پر آتا اور آپ کھاتے تو آپ کو لطف آ جاتا۔

مراد پر آنا: ـــ بالغ ہونا، شباب کا زور دل پر آنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

چکور تک بھی نہ جا دیدہ کو بھول گیا
مراد پر جو ترا عالم شباب آیا — آتش

مُراد پر ہونا: ـــ پھول اور پھلوں کا قابل استعمال ہو جانا۔

آیا ہوں تیرے دام میں صیاد باغ سے
اپنی مراد پر گل ریحاں کو چھوڑ کر — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مراد پوری کرنا: ـــ مطلب پورا کرنا، کام نکالنا، مطلب بر لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میں گنہگار تھی۔ میری دعا خدا نے سن لی میری مراد پوری کر دی لڑکی کی شادی ہو گئی۔

مراد پوری ہونا: ـــ مقصد حاصل ہونا، حاجت پوری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خدا سے کب ہوئی پوری مراد ظالم کی
چھپایا باغ ارم کو کیا جو پیدا — ناسخ

مراد حاصل ہونا: ـــ مطلب بر آنا، غرض پوری ہونا، کام بننا، مقصد پورا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

فروغ غنچے نہ کیونکر ہو ہے ایاغ روشن مراد حاصل
مثل یہ مشہور ہے جالا ہے چراغ روشن مراد حاصل — [illegible]

مُرادِ دعویٰ: ـــ نالش کا مقصد، نالش کرنے کی اصلی غرض، منشائے نالش، مدعائے نالش۔ اردو اسم مذکر۔ قانون کی اصطلاح۔
(فرہنگ آصفیہ۔ فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مراد دکھلانا: ـــ تمنائے دلی پوری کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

شاد کیوں آج ہنوں گل سے بجا پائی مراد
نامرادوں میں تھی خالق نے یہ دکھلائی مراد — جان صاحب

مُرادِ دل: ـــ دلی مقصد، دلی مطلب، دلی تمنا۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

پہچان کے مراد دل کو سوار کی
حیرت جہاں کو ہے وہ ادا آ گئی تیاگی — مولف

مُراد دینا: ـــ مراد پوری کرنا، آرزو پوری کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بہار آئی مراد چمن خدا نے دی
شگفتہ غنچے ہوئے فصل گل ہمانے دی — داغ

مُراد رکھنا: ـــ قیاس کرنا، غرض رکھنا، معنی لینا، نتیجہ نکالنا۔ جیسے ہم اس بیان سے یہ مراد رکھتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرادِف: ـــ (بضم اول و کسر چہارم) کسی کے پیچھے بیٹھنے یا سوار ہونے والا۔ ہم معنی مترادف۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ اسی محل پر مترادف زبانوں پر زیادہ ہے جیسے فرق مترادف ہے سر کا اور دست مترادف ہے ید کا۔

مُراد کو پہنچنا: ـــ فائز المرام ہونا، مطلب حاصل ہونا، دلی خواہش کا پورا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

صیاد ذبح ہو کے میں پہنچا مراد کو
آوارہ ہونے گل ہے مرغ شستہ کے ساتھ — شرف

مراد لینا: ـــ نتیجہ نکالنا، معنی نکالنا، قیاس کرنا، غرض رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ آپ نے اس عبارت کے جو معنی مراد لئے ہیں دراصل وہ نہیں ہیں بلکہ مصنف کسی اور طرف اشارہ کرتا ہے۔

مُراد لینا: ـــ مطلب پورا کرنا، مقصد پورا کرنا، کام بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آرزو کے بیچ ہیں اس بت کے در پر
لے کچھ اب تو مراد اٹھیں گے — مولف (فرہنگ آصفیہ)

مراد مانگنا: ـــ مطلب یا مقصود برآری کی التجا کرنا، مراد چاہنا، حاجت روائی چاہنا، دعا مانگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اب ایک طبقہ ایسا بھی پیدا ہو گیا ہے جو اولیاء اللہ کے مزاروں پر جانے اور ان کے وسیلے سے مراد مانگنے کو بدعت کہتا ہے۔

قول فیصل۔ بصورت جمع مرادیں مانگنا بھی بولتے ہیں

عدو کی التجا کرنی پڑی ہے
مرادیں مانگتا ہوں آسماں سے — داغ

مراد ماننا: ـــ منت ماننا، نذر و نیاز ماننا، عہد کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ بصورت جمع مرادیں ماننا بھی مستعمل و رائج ہے۔

شوق میں ذوق میں کیا کیا نہ مرادیں مانیں
کوئی ارمان محبت میں نہ نکلا دل کا — شرف

مراد ملنا: ـــ دل کا مقصد پورا ہونا۔ آرزو

پوری ہونا، دعا قبول ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

قائم ہوئے جو فدیۂ شاہنشہ غیور
گویا ملی مراد، پچی کو ہوا شرمند — فصیح

مُرادمَند: ۔ خواہش مند، حاجت مند محتاج، درماندہ۔ صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

مُرادوں کے دن: ۔ بھرپور جوانی کے دن، بہار کے دن، شباب کا زمانہ، موسم جوانی اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
جوانی کی راتیں مرادوں کے دن — میر حسن

مُراد ہے: ۔ منشا ہے، غرض ہے، مطلب مفہوم ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے جو یہ لفظ استعمال کیا ہے اس سے میری مراد ہے بھرپور جوانی آپ کچھ اور خیال نہ کریں۔

مُرادی: ۔ حسب منشا، منشا کے مطابق مراد کے موافق نیز مجازاً اصطلاحی، مفہومی، فرضی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صرف مرادی معنی کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں اہل سیاق و سباق محاسب حضرات جب خرچ کی مدیں قائم کرتے تھے اور کوئی خرچ ایک روپیہ کم ہوتا تھا تو آنے لکھنے سے پہلے مرادی لکھ دیا کرتے تھے۔ جیسے اگر تین لکھا تو اس کے نیچے مرادی ہ، لکھ دیا کرتے تھے لیکن اب یہ طریقہ ختم ہو گیا۔

مُراری: ۔ لغوی معنی دراکشش کا دشمن سنسکرت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں اہل ہنود کے ناموں میں اس کا استعمال ہے جیسے مراری لال، لالہ مرادی پرشاد وغیرہ۔

مُراسَلات: ۔ (بضم اول و فتح چہارم) مراسلہ کی جمع، چٹھیاں، خطوط۔ وہ چٹھیاں جو برابر والوں کو لکھیں۔ عربی جمع مذکر فصیح، رائج

قول فیصل۔ اخبارات میں جو خط کے عنوان پر تحریریں لکھی جاتی ہیں اس کو بھی کہنے لگے ہیں۔ اس میں کسی موضوع پر بھی بھیجنے والا لکھتا ہے سرکار کے کسی محکمہ کے بارے میں ہو۔ کوئی ادبی قضیہ ہو یا کوئی موضوع ہو جیسے۔ قم قومی آواز کے مراسلات کے کالم میں میرا ایک مراسلہ دیکھا میں نے محکمہ ڈاک کے نظام کی خرابی کی طرف محکمہ کو متوجہ کیا ہے۔

مُراسَلت: ۔ بضم اول و فتح چہارم نامہ و پیغام باہمی خط و کتابت۔ عربی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس سے کی ہے موافقت تم نے
ترک کیوں کی مراسلت تم نے — منیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں ۔۔۔ اطلاعنامہ، تمسّک، طلبی، دستک۔

جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُراسِلہ: ۔ (بضم اول و فتح چہارم) چٹھی خط، نامہ، رقعہ، پیغام، برابر والے کا خط فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جان میں جان آ گئی میرے
آپ کا جب مراسلہ پہنچا — منیر

مراسلہ بھیجنا: ۔ خط بھیجنا، چٹھی بھیجنا۔ اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

حال دل سے مراسلہ بھیجا
کر بہانہ انھیں بلا بھیجا — داغ

مَراسِم: ۔ (بفتح اول و کسر چہارم) باہمی میل جول باہمی تعلقات، آپس کا میل جول۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بیشک ان کے خاندانی مراسم تھے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ میرے ساتھ ایسی دغا کریں گے جو کر گئی۔

قول فیصل۔ رسم کی جمع رسوم بھی زبانوں پر ہے اور رسومات بھی بول دیتے ہیں۔

مَراسِم: ۔ رسمیں، دستور، ضابطے، قاعدے عادتیں۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شادی کے جو بیجا مراسم ہیں ہم کو ان سے بہت الجھن ہے سب پیسے کی بربادی ہے اور کچھ نہیں۔

مُراعات: ۔ سلوک، لحاظ، رعایت، مروت، توجہ، رعایت رکھنا، لحاظ کرنا۔ عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روش میں حسن مدارات چلی جاتی ہے
ہم سے اور ان سے مراعات چلی جاتی ہے — حسرت موہانی

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی جانوروں کا ساتھ چلنا، گوشۂ چشم سے دیکھنا، نگاہ رکھنا لیکن انھیں سب دیکھا ہیں۔

مُراعاتُ النظیر: ۔ علم بدیع کی ایک صنعت کا نام جس کو صنعت تناسب بھی کہتے ہیں۔ کئی چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو ایک جگہ ذکر کرتے ہیں عربی مؤنث علم بدیع کی اصطلاح

تیری قامت سے جو ہو برپا قیامت سر پہ ہے
کام ہے منقار سے فریاد قمری صور کا — ذوق

قول فیصل۔ اس صنعت میں ایسے الفاظ جمع کرتے ہیں جو ایک دوسرے سے مناسبت رکھتے ہوں جیسے گل، خار و بلبل۔ یا صوم و قیامت وغیرہ وغیرہ۔

مُرافعہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) ایک حاکم کے فیصلے پر مطمئن نہ ہو کر اس سے بڑے حاکم کے پاس دادخواہی کرنا۔ اپیل کرنا۔ استغاثہ کرنا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ اختیارات اس کے اس قدر وسیع ہیں کہ نہ اس کے فیصلے کی اپیل ہے نہ اس کے حکم کا مرافعہ۔ (ترجمۂ الفتوح)

قول فیصل۔ مرافعت کے لغوی معنی حاکم کے روبرو اپنا دعویٰ پیش کرنا ہیں۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

دعویٰ خوں نہ حشر میں بھی چلا
اب کہاں ہو مرافعہ اس کا — منیر

مُرافعۂ اولیٰ:۔ پہلا اپیل۔ عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اور اپیل لکھنؤ میں مؤنث ہے نہ کہ مذکر۔

مُرافِق:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) وہ چیزیں جن سے نفع حاصل کریں۔ مرفق کی جمع جس کے معنی کہنی کے ہیں۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مُرافقت:۔ (بضم اول و فتح چہارم) باہمی رفاقت، باہمی میل جول، ہم نشینی، باہمی مددگاری، اتحاد۔ عربی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مَراق:۔ (بفتح اول) ایک قسم کا مالیخولیا جنون، سودا جو اکثر دماغی محنت، خوف، حرمان یا ناکامی کی وجہ سے عارض ہو جاتا ہے۔ عربی مذکر اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ یہ دراصل ایک پردۂ غشائی یعنی جھلی کا نام ہے جو جلد کے نیچے محوس شکم ہے جس کے نیچے صفاق اور اس کے نیچے پردۂ ثرب ہے جو معدہ جگر طحال اور امعا پر چھایا ہوا ہے جب سوداوی مادہ معدے یا طحال میں جمع ہو کر پردۂ مراق میں نفخ کا باعث ہوتا ہے تو اس سے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ دماغ کو تنگ کر حواس میں اختلال اور خیالات میں پریشانی فساد پیدا کرتے ہیں جس سے ایک جنون کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے عوام اسی کو میراق بجائے مراق کہتے ہیں جسے میراق ہو اس کو میراقی یا میراقیا کہتے ہیں۔

مُراقِب:۔ (بضم اول و کسر چہارم) مراقبہ کرنے والا۔ عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُراقَبہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) گردن جھکا کر فکر کرنا۔ اللہ کے ماسوا کو چھوڑ کر محض خدا کی طرف دل لگانا۔ استغراق، دھیان، غور، تصور۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

رندوں سے شیخ پینک افیوں کی
جانتے ہیں مراقبہ تیرا — منیر

مَراقی:۔ (بکسر اول) وہ جو مراق میں مبتلا ہو اور مالیخولیا کی سی کیفیت ہو۔ عربی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عوام اسی کو میراقی کہتے ہیں۔

مراکب:۔ مرکب کی جمع سواریاں جیسے گھوڑا اونٹ وغیرہ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مَرام:۔ (بالفتح) مراد، مطلب، مقصد۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ فائز المرام، بے نیل مرام وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مرا مردہ دیکھو:۔ ایک قسم کی قسم۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

چھوڑ کر مجھ کو سکتا تم اگر گھر جاؤ
مجھے بیٹھو مجھے گاڑو مرا مردہ دیکھو — رند

مَرانا:۔ مردوں کا مردوں سے اغلام کروانا، بدفعلی کرانا، گانڑ مرانا، برا کام کرانا۔ اردو صرف بازاری زبان۔

محل صرف۔ تمہاری اتنی عمر آ گئی لیکن مرانے کی عادت نہ گئی۔

مُراہِق:۔ بلوغ کو پہنچنے والا لڑکا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مراہم:۔ مرہم کی جمع۔ دواؤں کا وہ مسالہ مرکب جو زخم اچھا ہونے کے لیے لگاتے ہیں۔ وہ دوا جس کا زخم پر ضماد کریں۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مِرآۃ:۔ (بکسر اول) آئینہ، آرسی، منہ دیکھنے کا شیشہ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس میں آئیں گے نظر اشکال وہ
تجھے نہاں مرآۃ اسکندر سے جو — قدر بلگرامی

مُرَبّا:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) قند یا شکر میں پروردہ میوہ یا پھل جو خاص ترکیب سے گلا کر شیرے میں رکھا گیا ہو۔ وہ میوہ یا پھل جو خاص طریقے سے شیرے میں پکا کے رکھا گیا ہو۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

کباب مرغ دو دہم جوشش کو آکو
مربائے ترنج اور زرد آلو [illegible]

قول فیصل - ہائے ہوز سے مربہ غلط ہے لیکن قدیم لغت میں اس کا املا اسی طرح رائج ہے۔

مُربّا ڈالنا :- کسی میوے کو قند یا مصری وغیرہ میں پرورده کرنا - جام بنانا - اردو فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ مربّا ڈالنا نہیں بولتے اس کی جگہ مربّا بنانا اور تیار کرنا بولتے ہیں ڈالنے کے ساتھ اچار کا صرف مخصوص ہے۔

مُربّع :- (۱) ہر چوکور چیز جس کا طول و عرض برابر ہو - چوگوشہ - چوکھونٹا - وہ شے جس میں چار کونے ہوں - عربی صفت مذکر، رائج۔

محل صرف - وسط باغ میں ایک تین فٹ کا اونچا پکا مربع چبوترہ بنا ہے (فسانۂ آزاد)

مربع :- (۲) چار زانو بیٹھنا - ایک قسم کی نشست امرا و سلاطین کی - (نور اللغات)

قول فیصل - ممکن ہے کہ پہلے بولتے ہوں اب کوئی نہیں بولتا -

مربع :- سولہ خانے کا تعویذ - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مربع بیٹھنا :- فارسی میں مربع نشستن کا ترجمہ - چار زانو بیٹھنا - پالتھی مار کے بیٹھنا - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مربع نشین ہونا :- رونق افروز ہونا، تخت پر بیٹھنا - فارسی صرف، متروک -

ہوئے شاہ عادل مربع نشین
عدالت سے بھر دی خدا نے زمیں (اختر شاہ اودھ)

مَربُوط :- منسلک، ربط دیا گیا، لگایا گیا مرتبط، پیوستہ - عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج -

کس طرح سے وہ مضمون ہیں مربوط
ایک سے ایک بندھا ہے مضبوط (مرزا رسوا)

مَربُھکّا :- (بفتح اول وضم سوم وتشدید کاف) وہ شخص جو کھانے سے سیر نہ ہو - بہت زیادہ کھانے والا - جس کو ہر وقت بھوک لگی رہے جو کھانے کو دیکھ کر بری طرح ٹوٹ پڑے - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان -

قول فیصل - اس کی جمع مربھکے اور مربھکوں ہے اس کا صرف مربھکّا پنا اور مربھکا پن کے ساتھ بھی ہے -

جیسے - وہ سب ساحران ناکام کھانا زہر بار کر کے نوش ہوئے اور قضا نے ان پر ہاتھ صاف کرنا چاہا - اپنا مربھکاپن ظاہر کیا - (طلسم ہوش ربا)

مُرَبّی :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم) پرورش کرنے والا، سرپرست - تربیت کرنے والا، پشت پناہ، دستگیر، حامی مددگار، کفیل عربی مذکر - اسم فاعل، فصیح، رائج -

محل صرف - مزاج میں آوارہ گردی تھی اور سر پر کوئی مربّی موجود نہ تھا - فوج کے لڑکوں کی صحبت میں آتش بانکے اور شوریدہ پشت ہو گئے (آب بقا)

مُربّی بنانا :- سرپرست قرار دینا، مددگار بنانا، پشت پناہ ٹھہرانا - اردو صرف، فصیح، رائج

مُربّی بننا :- سرپرستی اختیار کرنا، حامی ہونا، پشت پناہ بننا، کسی کی پرورش کے لئے تیار ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

مُربّی بیار و مربّا بخور :- کامیابی اسی صورت میں ہوتی ہے جب کوئی مربی ہو - بغیر ذریعہ کے کام نہیں ہوتا - فارسی مثل - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال -

مُربّے چور پرائے دھن پر :- یعنی پرائی دولت کی خاطر جان دینا کمال حماقت، بیگانہ مال مارنا آسان نہیں - چور ہمیشہ دوسرے ہی کا مال تکا کرتا ہے اور اسی پر جان دیا کرتا ہے اردو کہاوت - (فرہنگ آصفیہ، [illegible])

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُربّی حقیقی :- ذات خداوندی سے مراد ہوتی ہے - اصلی تربیت کرنے والا، حقیقی پرورش کرنے والا، حقیقی سرپرست - اصلی مربی - فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج -

محل صرف - انسان لاکھ بے سہارا ہو جائے لیکن اس مربی حقیقی سے مایوس نہ ہونا چاہیے

مُربّی ہونا :- سرپرست ہونا، پشت پناہ ہونا - حامی و مددگار ہونا - اردو صرف فصیح، رائج -

محل صرف - آپ میرے مربّی اور محسن ہیں میں بھلا آپ کے حکم کی تعمیل کیوں نہ کروں گا -

مَربٹ کر :- (بفتح اول وکسر سوم) مکمل تمام، نہایت کوشش سے - بڑی محنت سے (فقرہ) تیشہ کند ہو تو تندرست بڑھئی عمدہ کام تو نہیں بنا سکے گا مگر خیر اس کند تیشہ سے مربٹ کر کچھ تو کر ہی دے گا - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں مرکھپ کر کہتے ہیں - مؤلف

کے نزدیک کمی کے ساتھ مرپٹ کر بھی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

مَرپچنا:۔ نہایت جانفشانی کرنا، سخت محنت اٹھانا، کمال مشقت کرنا۔ جان توڑ کوشش کرنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرتاض: ۔ (بضم اول) ریاضت کرنے والا، عبادت میں مشقت کرنے والا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قولِ فیصل۔ اصطلاحِ تصوف میں نفسِ سرکش کو تابعدار بنانے والا، عموماً عبادت میں مشقت اٹھانے والا اور زاہد کو کہتے ہیں۔

مرتا کیا نہ کرتا:۔ اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو اپنی زندگی سے ناامید ہو کر جو چاہے کرے یعنی ناچاری، بے بسی کی حالت میں سب کچھ کرنا پڑتا ہے بحالتِ مجبوری مرضی کے خلاف کچھ کرنا۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ جب رات فاقے سے گزر جاتی ہے تب جنگل میں جا کر الگ رہتا ہوں اس وقت حضور مجھ کو اپنا بیگانہ نہیں سوجھتا جو سامنے آ گیا اس کی خیر خالی کمی کتھری کر لی خواہ آپ کا ملازم ہو یا کسی مورخ کا ناظم ہو انصاف سے فرمایئے مرتا کیا نہ کرتا۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

مُرَتَّب:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) ترتیب دیا گیا۔ باقاعدہ، درست کیا گیا، ڈھنگ یا قرینہ سے لگایا گیا۔ عربی اسم مفعول فصیح، رائج

چھڑی گندم کی ساتھ آتی نظر
کہ تھی تر اور دانوں سے مرتب (زلیخائے اردو)

مُرَتِّب:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) ترتیب دینے والا، قاعدے سے لگانے والا، اصول سے ترتیب دینے والا۔ عربی اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے کسی کتاب یا مجموعہ کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوتا۔ جیسے اس کتاب کا مرتب کون ہے۔

مَرتبان:۔ (بفتح اول و سوم) چینی یا مٹی کا روغن کیا ہوا ظرف جس میں اچار، مربے یا گھی یا نمک وغیرہ رکھتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

مَرتَبت:۔ (بفتح اول و سوم و چہارم) مرتبہ، درجہ۔ عربی، فصیح، رائج۔

بیکسی ہیں۔ وہ فلاطوں مرتبت ہیں ہم ایجر
خم بنا جو گرد باد اٹھا ہماری خاک سے

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ فلک مرتبت عالی مرتبت، گردوں مرتبت، والا مرتبت وغیرہ کی ترکیبوں سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ زیادہ تر رؤسا و معززین کے القاب میں اس کا استعمال ہے جیسے بخدمت فلک حشمت والا مرتبت گردوں منزلت جناب نواب احتشام الدولہ بہادر دام اقبالکم العالی بدوام الایام والیالی

مَرتَبہ:۔ (بفتح اول و سوم و چہارم) درجہ، رتبہ، عزت، قدر، منزلت، منصب عہدہ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

تھا میں قطرہ اس کی امید کا آتا
ذرہ کو دیا مرتبہ خورشید کا آقا (انیس)

قولِ فیصل۔ عالی مرتبہ، بلند مرتبہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

بلند مرتبہ شاہے زصدر زیں افتاد
اگر غلط نکنم عرش بر زمیں افتاد (مشہور)

اس کی عربی جمع مراتب ہے اور عالی مراتب حفظِ مراتب کی ترکیبوں سے بولتے جیسے انسان کو ہمیشہ بزرگوں کے حفظِ مراتب کا خیال رہنا چاہیئے۔

اس کی اردو جمع مرتبے ہے۔ جیسے خدا نے جو مرتبے آلِ رسولؐ کو دیئے ہیں اس کا تصور بھی محال ہے۔ مرتبہ کی جگہ رتبہ بھی بولتے ہیں

مرتبہ:۔ بار، دفعہ۔ اردو مذکر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس مرتبہ معاف فرمائیں اختیار ہے آئندہ واجب الایقاد کی لفظ بہ لفظ تعمیل ہوگی۔ (فسانۂ آزاد)

مُرَتَّبہ:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح و فتح پنجم) ترتیب دیا ہوا، درست کیا ہوا عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بازار سخن مرتبہ حضرت وہب جذ لکھنوی میں اساتذۂ لکھنؤ کی سیکڑوں لاجواب غزلیں ہیں تم ضرور خریدنا۔

قولِ فیصل۔ دوسروں کے مضامین یا کلام کو جو شخص ترتیب دے کے چھپواتا ہے اس کو مرتب کہتے ہیں۔

مرتبہ بڑھانا:۔ رتبہ بڑھانا، درجہ بڑھانا، عزت بڑھانا، عہدہ بڑھانا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ پہلے ایک معمولی منشی تھے خدا نے وزیر بنا دیا۔ خدا جس کا چاہے مرتبہ بڑھائے۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ رتبہ بڑھانا بھی بولتے ہیں۔ بصورتِ لازم مرتبہ بڑھنا اور رتبہ بڑھنا بھی زبانوں پر ہے۔

مرتبہ دال:۔ ہر چھوٹے بڑے کا رتبہ اور درجہ سمجھنے اور جاننے والا، حفظِ مراتب کا خیال رکھنے والا

فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ع ہر شخص کے نشار ہیں اور مرتبہ داں ہیں۔ انیسؔ

قول فیصل۔ اس جگہ رتبہ داں بھی مستعمل ہے مرتبہ دانی بمعنی مرتبہ جاننا بھی بولتے ہیں اور اسی جگہ رتبہ دانی بھی بولتے ہیں۔

مرتبہ دکھانا:۔ رتبہ دکھانا، بلندی دکھانا، منزلت دکھانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مرتبہ اپنا زمانے کو دکھایا میں نے
عمر کے فرق کو خوبی سے مٹایا میں نے　مولف

مرتبہ دُوچند ہونا:۔ مرتبہ دوبالا ہونا، منزلت دُونی ہونا، رتبہ دونا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

پڑا جو چاند سے چہرے کا عکس بولا یار —
پسر کی چاند کا اب مرتبہ دوچند ہوا　منیرؔ

مرتبہ دینا:۔ رتبہ دینا، منزلت دینا، ترقی دینا، عزت دینا۔ اردو مصرف، فصیح رائج

زنار کو گلے نے عجب مرتبہ دیا —
تسبیح خاک پاک کا ڈورا بنا دیا　پیر عشقؔ

قول فیصل۔ اسی جگہ رتبہ دینا بھی بولتے ہیں۔

رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے
وہ دل میں فروتنی کو جا دیتا ہے　انیسؔ

مرتبہ ملنا بھی زبانوں پر ہے اور فصیح و رائج ہے۔

مرتبہ شناس:۔ مرتبہ جاننے والا، کسی کی منزلت سے واقف۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مرتبہ جاننا کے معنوں میں مرتبہ شناسی بولتے ہیں۔

اسی جگہ رتبہ شناسی بھی زبانوں پر ہے

مرتبہ گھٹانا:۔ عزت میں کمی کرنا، عہدے میں تنزّل کرنا، درجہ کم کرنا، منصب کم ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دست ہوس بڑھا کر کیوں مرتبہ گھٹایا —
کھینچی نہ یہ زلیخا دامن سے یار کا　داغؔ

قول فیصل۔ بصورت لازم مرتبہ گھٹنا یا گھٹ جانا بھی بولتے ہیں۔

ع چھوٹے جو قدم مرتبہ گھٹ جائے گا پیارے　انیسؔ

بہر صورت رتبہ گھٹانا، رتبہ گھٹنا یا رتبہ گھٹ جانا بھی بولتے ہیں۔

مرت بیائی:۔ ایسی عورت جس کے کئی بچے مر کر ایک رہا ہو۔　(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مُرتَد:۔ (بضم اول وفتح سوم) اسلام سے پھرا ہوا، منحرف، ملحد، منکر اسلام، مذہب اسلام سے پھرا ہوا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ خواجہ یہ دیکھئے واللہ ہے کہ یہ مرتد رحمتِ رب سے محروم رہیں گے۔

(فسانۂ آزاد)

مُرتَد فطری:۔ (بضم اول وفتح سوم) اس کو کہتے ہیں جو قیام نطفہ کے وقت مسلمان ہو۔ مگر بعد میں پھر کفر اختیار کرے۔ فارسی ترکیب۔ اصطلاح فقہ۔

مُرتَد مِلّی:۔ (بضم اول وفتح سوم) اس کو کہتے ہیں جو اصلی طور پر کافر ہو لیکن بیچ میں مسلمان ہو کر پھر کفر اختیار کرے۔ فارسی ترکیب اصطلاح فقہ۔

مرتد ہو جانا:۔ دین سے پھر جانا، ملحد ہو جانا، مذہب کا باغی ہو جانا، کافر ہو جانا۔ اردو مصرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرتَسَم:۔ (بضم اول وفتح سوم وچہارم) نقش کیا ہوا، چھپا ہوا۔ عربی اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

محل صرف۔ حسن اس لائق ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان کے دل پر جناب باری عز اسمہ کی قدرت کاملہ اور صنعت بالغہ کا نقش منقوش اور اس کی عظمت اور خدائی کا عکس مرتسم ہو

(فسانۂ آزاد)

مُرتَسِم:۔ نقش کرنے والا، نقش چھاپنے یا بنانے والا۔ عربی اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُرتَشی:۔ (بضم اول وفتح سوم وکسر چہارم) رشوت لینے والا۔ عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اٹھا کے داغ بیاضِ حق سعی کا پیسہ
نہ مرتشی کی طرح ہم نے زر حرام لیا　بحرؔ

قول فیصل۔ راشی۔ رشوت دینے والے کو کہتے ہیں اور مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہیں۔ راشی رشوت لینے والے کے معنوں میں بالکل غلط ہے۔

مُرتَضیٰ:۔ (بضم اول وفتح سوم) پسندیدہ، مقبول۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عوام بضم تا بولتے ہیں جو صحیح نہیں۔

مرتضیٰ:۔ مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالب کا لقب مبارک عربی مذکر۔ اسم مفعول

فصیح، رائج۔

دونوں ٹکڑے پھر ملے جیسے پس شق القمر
تیرھویں کو مرتضیٰ یوں مصطفیٰ سے مل گیا — لکھنوی

قول فیصل۔ عام طور سے علی مرتضیٰ کی ترکیب بولتے ہیں۔ مرتضیٰ علی بھی کہہ دیتے ہیں۔

زور و ثبات تاب و توان مرتضیٰ علیؑ
پیر امید گاہ خورد و کلاں مرتضیٰ علیؑ — ببر

مُرتَضَوی:- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

اس رشتے سے بحکم کرم مرتضوی ہے
نازک تر ہو پردین کی پشت اس سے قوی ہے — انیس

قول فیصل۔ یہ لفظ بقاعدۂ صرف درست نہیں لیکن اساتذہ کے کلام میں اس کا استعمال بکثرت پایا جاتا ہے۔

مُرتَعِش:- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) کانپنے والا، رعشہ دار، رعشہ والا، وہ آدمی جس کے جسم میں رعشہ ہو۔ عربی اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پنجہ خور کو زر اندود کیا ان نے جے
مرتعش باندھے ہیں اکثر شعرا پنجے شل — ببر

مُرتَفَع:- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) اٹھایا گیا، رفع کیا گیا، بلند کیا گیا۔ عربی اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرتَفِع:- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) اونچا ہونے والا، بلند ہونے والا۔ عربی اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرتَکِب:- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) کسی فعل کا ارتکاب کرنے، کسی بری بات کا پسند کرنے والا، قصور کرنے والا، قصوروار، مجرم کسی جرم کا ارتکاب کرنے والا۔ عربی مذکر اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مگر تو مخاہوں کا نہایت بیباکی سے مرتکب ہوتا ہے۔ (توبۃ النصوح)

مُرتَکِب ہونا:- جرم سرزد ہونا، کسی جرم کا ارتکاب کرنا، کوئی ایسی بات کرنا جو نہیں کرنا چاہیے تھی۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وقت آیا جب اس کے کھانے کا
مرتکب ہو کے اس بہانے کا
لگا کہنے کہ کوئی ہے حاضر — سودا
بولا اس وقت ڈیوڑھی کا ناظر

مُرتَکِز:- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) مستقل، مضبوط۔ عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرتکز ہوتی ہے خصلت اس کی
مستقل ہوتی ہے عادت اس کی — مرزا رسوا

مُرتَہِن:- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) مہاجن، گرو رکھنے والا، جو سود پر دوسرے کی چیز رکھے۔ عربی مذکر اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ راہن اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی کوئی چیز دوسرے کے پاس گرو رکھے۔ راہن اور مرتہن دونوں اسم فاعل ہیں۔

مُرتَہِن قابض:- مال یا جائداد رہن پر قبضہ رکھنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ رہن باقبضہ بولتے ہیں۔

مرے پر کوئی مرتا ہے:- جو خود کسی پر عاشق ہو اس پر دیکھنا اپنی جان تیاگ میں ڈالنا ہے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

بے خلل بی جان پیچ مرتے پہ مرتا ہے کوئی
لال خاں پر لال جنڈی کو مگوادیں کیا غرض — جان صاحب

مرتے جیتے:- جس طرح ہو سکا۔ جوں توں کر کے بری بھلی طرح۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

بسر ہو گئی زندگی مرتے جیتے
ہیں راس آئیں جفائیں تمہاری — ظہیر

مرتے جیتے بد رہے کا نیز عاشق
تجھ کو عشاق پر نظر بھی ہے
مرتے جیتوں کی کچھ خبر بھی ہے — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

مرتے دم:- اخیر دم، حالت نزع میں، بوقت مرگ۔ مرتے وقت، بوقت نزع، آخری گھڑی میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہاں مرتے دم نہ دیکھیو پانی حسینؑ کو — انیس

مرتے رہنا:- عاشق ہوتے رہنا، کسی پر جان دیتے رہنا، شیفتہ و دلدادہ رہنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

کہتے ہیں ہے وفا مجھے میں نے جو یہ کہا
مرتے رہیں گے آپ پہ جیتے رہیں جب تلک — شیفتہ

مرتے کو مارنا:- مرے کو مارنا، مصیبت زدہ کو اور مصیبت میں ڈالنا۔ تکلیف پر تکلیف دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پامال نہ کر قبر مری مار کے ٹھوکر
مرتے کو تو مارا ہے نے کو نہ ستا اور — بارق

مرتے کو ماریں شاہ مدار:- غریب ہی کو ہر ایک شخص ستاتا ہے، مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔

جو خود اپنی جان سے عاجز ہو اس کو مارنا۔

اردو منقولہ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال

محل صرف:- زوال سلطنت نے اسلام کو ضعیف کر ہی دیا تھا۔ مرتے کو ماریں شاہ مدار تا دان دوست اس کو اور بھی پنپنے نہیں دیتے (دریا علی)

مرتیلیا:- دبلا، لاغر، نہایت نحیف و ضعیف، از حد کمزور، مرتا ہوا، مردہ دل، نہایت کاہل و سست۔ ہندی صفت (فرہنگ آصفیہ) فنون لطیفہ - اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ عوام مریل بول دیتے ہیں۔

مرتے مرتے:- آخیر وقت میں، حالت نزع میں، عین وفات کے وقت، حالت مرگ میں، مرنے کے وقت، دم واپسیں۔ مرتے وقت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نزع کے وقت بھی منہ کر کے ادھر دیکھ لیا
مرتے مرتے بھی اسے ایک نظر دیکھ لیا
مصحفی

مرتے مر گیا:- یہاں تک نوبت پہنچی کہ مر گیا۔ موت آ گئی، مر گیا۔ اردو صرف، بتدریک

اللہ رے ضعف عشق ہیں جب مرتے مر گیا
اٹھا نہ مجھ سے نازِ مسیحا کسی طرح
قدر

مرتے وقت:- مرتے دم، آخر وقت، نزع کے وقت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- غیب نے مرتے وقت وصیت نامہ لکھا اور تمام اپنے وارثوں کو جائداد تقسیم کر دی تاکہ جھگڑا نہ رہے۔

مرتے وقت کلمہ محمدؐ نہ نصیب ہو۔

ایک قسم کی قسم اور بد دعا۔ اس بات پر زور دینا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل ٹھیک ہے

اردو منقولہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- میں نے آپ کا کل روپیہ ادا کر دیا آپ جھوٹ کہتے ہیں کہ باقی ہے اگر غلط کہہ رہا ہوں تو مرتے وقت کلمہ محمدؐ نہ نصیب ہو۔

مرتے ہوئے:- جو مرنے کے قریب ہوں، جان سے عاجز، نیم جاں، قریب مرگ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع آپ آئے کیا کہ آ گئی مرتے ہوؤں میں جان انیس

مرتے ہوئے:- مرنے کے وقت، بوقت انتقال، انتقال کے ہنگام۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اگر مرتے ہوئے لب پر نہ تیرا نام آئے گا
میں اس مرنے سے درگزرا مرے کس کام آئے گا
علیم اللہ شاد

مَرثِیہ:- بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم مرنے والے کے اوصاف اس طرح بیان کرنا کہ سننے والے کو رحم آوے۔ مرنے والے پر گریہ کرنا۔ عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال، قول فیصل۔ اصطلاح میں مرثیہ ایسی صنف کو کہتے ہیں جس میں کسی کی وفات یا شہادت کا ذکر کیا جائے اور اس کے دنیا سے رخصت ہونے پر رنج و غم کا اظہار ہو۔ اس طرح اردو میں جو مرثیے لکھے گئے ہیں ان کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو واقعات کربلا سے متعلق ہیں اور دوسرے وہ جو دوسرے لوگوں کے لئے لکھے گئے ہیں اور جن واقعات کربلا سے متعلق مرثیے اتنی تعداد میں لکھے گئے ہیں اس لئے اردو تاریخ و تنقید میں جب "مرثیے" کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس سے مراد وہ مرثیے ہوتے ہیں جو واقعات کربلا سے متعلق ہیں اور جن کی ایک الگ ادبی حیثیت ہے۔

واقعات کربلا کی جو یادگار محرم میں منائی جاتی ہے اور اس سے متعلق جو رسمیں رائج ہیں انھیں "عزاداری" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مرثیوں کا تعلق عزاداری سے بہت گہرا ہے اور اس کے ارتقاء کی تاریخ بتاتی ہے کہ جہاں جہاں عزاداری کو فروغ حاصل ہوا وہاں مرثیہ گوئی کو ترقی ہوئی لیکن عزاداری کے طریقے اور رسوم میں تنوع کے سبب سے مختلف ممالک میں الگ الگ طرح سے مرثیے لکھے گئے جب عرب میں واقعہ کربلا رونما ہوا اس لئے وہیں فطری طور پر مرثیے کی داغ بیل پڑی اور اولین مرثیہ گو معرکۂ کربلا کے ہیرو امام حسینؑ تھے جنھوں نے اپنے اعزاء و انصار کی شہادت پر دردناک الفاظ میں اپنے درد و غم کا اظہار کیا۔ ملا سپہر کاشانی نے حضرت عباسؑ کی شہادت پر امام حسینؑ کے دو شعر نقل کئے ہیں۔

اَحَقُّ النّاسِ اَن یُبکیٰ علیہِ
فتیً ابکَی الحُسَینَ بِکَربَلاءِ
اخوہُ وابنُ والِدِہٖ علیٍ
ابو الفَضلِ المُضَرَّجِ بِالدِّماءِ

ترجمہ۔ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق جن پر رویا جائے وہ جوان مرد ہے جس نے کربلا میں حسینؑ کو رلایا۔ یعنی ان کے بھائی اور ان کے والد بزرگوار اور فرزند ابوالفضل جو خون سے تربتر کئے گئے۔

ساتھ ہی خاندان کے دیگر افراد نے بھی مرثیے کہے لیکن مرثیہ کی باقاعدہ ابتدا اس کے لئے ملا سپہر کاشانی نے - امالی شیخ طوسی اور

مجالس شیخ مفید کے حوالے سے عقبہ بن عمرو سہمی کا نام لیا ہے ان کے علاوہ فرزدق، سلیمان بن قتبہ، جعفر بن عفان، عبد اللہ بن غالب، کمیت بن ابو عمارہ، اور دعبل خزاعی کے نام مشہور ہیں۔ لیکن باقاعدہ عزاداری آل بویہ کے اقتدار میں آنے کے بعد شروع ہوئی اس لئے مرثیہ کو رواج پانے میں کافی وقت لگا اس خاندان کے تیسرے فرماں روا معز الدولہ دیلمی نے ۳۵۲ھ میں پہلی بار عزاداری کا اذن عام دیا۔ شاہان دیلمی کا سلسلۂ نسب ساسانی خاندان سے تھا۔ اور اپنے کو یزدجرد سوم کی اولاد سمجھتے تھے جس کی صاحبزادی شہر بانو امام حسینؑ کے عقد میں تھیں۔ اس طرح ان کے فرزند امام زین العابدین سے شاہان دیلمی کی عقیدت مذہبی محرکات کے علاوہ قومی نوعیت بھی رکھتی تھی۔ اس دور میں خود ایرانی بھی تصنیف و تالیف کے لئے عربی کا استعمال کرتے تھے اس لئے فطری طور پر عربی میں ہی مرثیہ گوئی نے رواج پایا۔ اردو مرثیے کی روایت میں عربی مراثی کے اثرات اس حد تک شامل قرار دئے جا سکتے ہیں کہ ہندوستان میں عزاداری کے ابتدائی دور میں جن مجالس کی روضہ خوانی ہوتی تھی وہ عربی مراثی کے بعض اشعار سے بھی مزین ہوتے تھے۔ لیکن عربی سے زیادہ ایرانی مراثی نے اردو کو متاثر کیا۔ ایران میں عربی کے تہذیبی تسلط کے کم ہونے کے بعد ایرانی زندگی کے مختلف عناصر ابھرنے لگے تو عزاداری سے متعلق ایرانی شاعری بھی سامنے آنے لگی بقول پروفیسر سید مسعود حسن رضوی اس سلسلے کی سب سے قدیم نظم حکیم سنائی غزنوی کی مشہور صوفیانہ اور اخلاقی مثنوی "حدیقۃ الحقیقۃ" ۵۲۵ھ م ۱۱۳۱ عیسوی ہے جس کے باب دوم میں مرثیہ کی طرح کے اشعار لکھے گئے۔ لیکن ایران میں باقاعدہ مرثیہ گوئی "شیخ آذری" (۷۷۴ — ۸۶۶ھ) سے شروع ہوتی ہے انھوں نے کچھ دنوں تک ہندوستان میں بھی قیام کیا تھا۔ ایران میں مرثیہ گوئی کو صفوی دور حکومت میں خصوصی فروغ ہوا۔ شاہ طہماسپ (۱۵۲۴ — ۱۵۷۶ء) کو مذہب شیعہ کی ترویج و استحکام سے خصوصی دلچسپی تھی اس نے حکم دیدیا کہ شعراء بادشاہ وقت کی مدح میں مبالغہ اور دروغ گوئی کے مرتکب ہونے کے بجائے ائمہ معصومینؑ کی شان میں قصائد لکھیں اور ان حضرات مقدسہ کے علاوہ اس سے بھی صلہ کی توقع رکھیں چنانچہ ملا محتشم کاشی نے ملا حسن کاشی کے ہفت بند کے جواب میں ایک دوازدہ بند لکھا اور کافی صلہ پایا — اسی دوازدہ بند کو کسی غلط فہمی کی بنا پر پروفیسر براؤن اور علامہ آزاد بلگرامی نے محتشم کاشی کا مرثیہ ہفت بند لکھدیا ہے جو صحیح نہیں — محتشم کا مرثیہ ترکیب بند ہے اس میں آٹھ آٹھ شعروں کے بارہ بند ہیں۔ ہندوستان میں بھی مرثیہ محتشم بہت مقبول رہا اور روضہ خوانی میں اس مرثیہ کے اشعار ضرور شامل ہوتے رہے۔ ایرانی مرثیہ گوئی کی تاریخ میں تیسرا اہم ترین نام لا مقبل کا ہے۔ انھوں نے مرثیہ گوئی کو پیشے کی حیثیت سے اختیار کیا تھا اور جلد کے دور میں ہندوستان میں وارد ہوئے اور پھر لوٹ کر وطن جانا نصیب نہ ہوا بلکہ گجرات میں (۱۱۵۷ھ م — ۱۷۴۴ء) میں وفات ہوگئی۔

ہندوستان میں عزاداری کا رواج ایرانی اثرات کے تحت ہوا اور چونکہ شمالی ہند کے مقابلہ میں دکن میں ایرانی تہذیب کا اثر پہلے نمایاں ہوا اس لئے فطری طور پر وہیں عزاداری و مرثیہ گوئی کا رواج ہوا۔

احمد شاہ بہمنی کے زمانے تک (۱۴۲۲ء — ۱۴۳۴ء) پہنچتے پہنچتے ایرانی اثرات کی چھاپ بہت گہری ہوگئی اور اپنی تعداد اور سیاسی اقتدار کے سبب وہاں کی سیاست میں ان کا اہم حصہ ہوگیا۔ اور دوسرے ایرانی رواجوں کے ساتھ ساتھ عزاداری بھی شروع ہوگئی جس کی سرپرستی خود بادشاہ کی طرف سے ہوتی تھی اس لئے کہ بادشاہ کو ایرانیوں ہی کی مدد سے تخت و تاج ملا تھا۔ اس طرح عزاداری کا جو سلسلہ شروع ہوا اس میں مرثیوں کا پتہ نہیں چلتا اس لئے کہ پندرھویں صدی عیسوی کے اوائل میں اردو شاعری کا کوئی نمونہ نظر نہیں آتا۔ اردو مرثیے بھی بہمنی حکومت کے زمانے کے نہیں ملتے بلکہ دکنی مرثیوں کے جو نمونے ملتے ہیں وہ اس دور کی یادگار ہیں جب بہمنی حکومت ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی اور گولکنڈہ کے قطب شاہی اور بیجاپور کے عادل شاہی ([illegible]) درباروں میں شاعروں کا جمگھٹا تھا۔ اس زمانے کے مرثیہ نگاروں میں گولکنڈہ کے محمد قلی قطب شاہ، وجہی، غواصی —

لطیف عبداللہ قطب شاہ، کاظم اور بیجاپور کے علی عادل شاہ، ہاشمی، مرزا، سیوا کے مرثیے ہمارے سامنے ہیں۔ ان درباروں کی سرپرستی اور سرگرمیوں سے نہ صرف مرثیہ گوئی کا ارتقا ہوا بلکہ شاہی، کاظم، مرزا وغیرہ متعدد ایسے شاعر بھی ہوئے جو صرف مرثیہ ہی کہتے تھے۔

قطب شاہی اور عادل شاہی حکومتوں کے زمانے میں اردو شاعری کا بہت رواج ہوگیا تھا اور ان سلاطین کی سرپرستی کی وجہ سے عزاداری کا بھی رواج تھا جن میں اردو کے مرثیے پڑھے جاتے تھے۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ کو عزاداری سے خصوصی شغف تھا۔ حدیقۃ السلاطین میں ان رسوم اور تقریبات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس نے خود بھی مرثیے کہے ہیں۔ اور اس کے زمانے کے دوسرے شعرا نے بھی مرثیے لکھے ہیں جن میں وجہی کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اردو کے اولین مرثیہ گو کی حیثیت سے محمد قلی قطب شاہ اور وجہی کا نام لیا جاتا ہے یہ دونوں معاصر ہیں اور ان کے مرثیے بھی ملتے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر اولیت نہیں دی جا سکتی کیونکہ ان کے مرثیوں کی تصنیف کی صحیح تاریخ کا تعین نہیں کیا جا سکا ہے۔

عادل شاہی بادشاہوں کے یہاں بھی عزاداری کے مراسم تقریباً قطب شاہوں کی طرح ہی ادا کئے جاتے تھے۔ اس کے بانی یوسف عادل خاں کو اپنے عقائد کی ترویج و اشاعت سے خصوصی دلچسپی تھی اس کے جانشینوں میں علی عادل شاہ خود بھی مرثیے کہتا تھا اسی زمانے میں شاہی، خادم وغیرہ نے مرثیے لکھے۔ لیکن دکنی مرثیے کے ارتقا میں مرزا کا نام بہت نمایاں ہے۔

گیارھویں صدی ہجری کے آخر ہوتے ہوتے گولکنڈہ اور بیجاپور حکومت مغلیہ کے تسلط میں آگئے اور شاہی سرپرستی کا دور مرثیہ گویوں کے لئے ختم ہوگیا لیکن مرثیہ گوئی کا تعلق عوام کے ساتھ بھی تھا عزاداری کا سلسلہ مذہبی فریضے کی حیثیت سے دکن میں برقرار تھا اور اسی لئے مرثیہ بھی ترقی کی منزلیں طے کرتا رہا ہے۔ اس دور کے سب سے ممتاز مرثیہ گو ہاشم علی برہان پوری ہیں۔ ہاشم علی کے علاوہ اس دور کے مرثیہ گویوں میں ذوقی، اشرف، ندیم وغیرہ ہیں۔

عہد محمد شاہ سے شمالی ہند میں اردو ادب کی باقاعدہ تاریخ شروع ہوتی ہے اس زمانے کے مرثیہ گویوں میں آبرو، یکرنگ، حاتم، مسکین، حزیں، غمگین اور فضلی کے نام لئے جا سکتے ہیں فضلی کی تصنیف "کربل کتھا" (تصنیف ۱۱۴۵ھ نظر ثانی ۱۱۶۱ھ) میں بھی جابجا مرثیے موجود ہیں اور شمالی ہندوستان کے مرثیہ گویوں میں انھیں نے سب سے پہلے کسی ایک غم انگیز واقعہ کو مسلسل بیان کیا۔ مسکین اس دور کے شاید سب سے بڑے مرثیہ گو ہیں جن کے مرثیوں کی بہت زیادہ تعداد ہے ان کو اپنے عہد میں مرثیہ گو کی حیثیت سے بہت شہرت نصیب ہوئی۔

سودا کو مرثیہ گوئی کی تاریخ میں خصوصی اہمیت حاصل ہے انھوں نے مرثیہ گوئی کی طرف بھی خاص توجہ کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں دہلی میں مرثیہ گویوں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی۔ عہد سودا کے لئے ڈاکٹر مسیح الزماں کا خیال ہے کہ:-

"مرثیہ اس عہد میں تجرباتی دور سے گزر رہا تھا سودا کے مراثی پر سرسری نظر ڈالنے ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے ہیئت اور مواد میں بہت سے تجربے کئے۔ سماج کے تانے بانے میں اس کی جڑیں تلاش کیں، اور ایک ہوشیار صناع کے مانند اسے طرح طرح کے سانچوں میں ڈھالا...... ان کے ایک مرثیے "نمک نے کربلا میں ابر جس دم ظلم کا چھایا" میں حضرت عباسؑ کی شہادت کا بیان ہے اس میں مرثیے کے وہ تمام اجزا آگئے ہیں جو لکھنؤ میں اس کے عناصر قرار پائے فرق ہے تو اتنا کہ سودا نے مربع شکل (چار مصرعوں والا) اور اختصار مدنظر رکھا۔"

میر تقی میر غزل کے بادشاہ کہے جاتے ہیں ان کے مرثیے بھی ڈاکٹر مسیح الزماں کے وسیلے سے جب سے منظر عام پر آگئے ہیں تب سے مرثیہ گو کی حیثیت سے ان کا درجہ واضح ہوگیا ہے۔ ان کے مرثیوں میں درد و غم کے جذبات و حساسات کی تصویر کشی ہے۔ سوز و گداز بھی ہے اپنے عہد کے مراسم عزاداری کا بھی انھوں نے اپنے مراثی میں ذکر کیا ہے اور اس پہلو سے ان کے مرثیے لکھنؤ کے مرثیے کو لکھنؤ میں ایک بار پھر کچھ ویسی فضا ملی جو قلی قطب شاہ اور عادل شاہ کے عہد میں دکن میں رہ چکی تھی۔

لکھنؤ کے ابتدائی مرثیہ گویوں میں حیدری، سکندر، افسردہ اور احسان قابل ذکر ہیں۔ ان لوگوں نے لکھنؤ میں مرثیہ گوئی کا بازار آراستہ کیا ان کے مرثیے زیادہ تر مسدس کی شکل میں ہیں جس سے خیال ہوتا ہے کہ ان کے عہد میں مرثیے کے لئے

سدس کی شکل مخصوص ہو چکی تھی۔ لکھنؤ کے قدیم ترین مرثیہ گو کی حیثیت سے ڈاکٹر مسیح الزماں نے حیدری کا نام لیا ہے۔

اسی طرح سکندر کا ایک مرثیہ:-

" یہ روایت شتر اسود کسی کا تھا کل "

بہت مشہور ہے۔ ادبی حیثیت سے سکندر کے مرثیے بہت اہم نہیں قرار دیے جا سکتے۔ سکندر کو اردو کے علاوہ پنجابی، پوربی، بنگالی اور مرہٹی سے بھی واقفیت تھی۔ اور انھوں نے ان زبانوں میں بھی مرثیے تصنیف کیے۔ اس دور کے دوسرے اہم مرثیہ نگار، افسردہ اور احسان ہیں۔

اس زمانے کے مرثیوں میں بندوں کی تعداد چالیس سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ اور زیادہ تر مرثیے پچیس چھبیس بند کے ہوتے ہیں جن میں بین کا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد مرثیہ گویوں کا وہ گروہ آتا ہے جنھوں نے اردو مرثیے کی بنیادیں مضبوط کیں۔ ڈاکٹر مسیح الزماں نے اسے " دور تعمیر " کے نام سے یاد کیا ہے۔ اس دور میں دلگیر، فصیح، ضمیر اور خلیق کی شخصیتیں نمایاں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے سیکڑوں لاجواب مرثیے لکھے۔ دلگیر کے مراثی کی جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور میر ضمیر کے مراثی بھی طبع ہو چکے ہیں۔ فصیح کے مرثیے شائع ضرور ہوئے تھے لیکن ان کے مراثی کی مطبوعہ جلدیں اب تقریباً نایاب ہیں اور خلیق کے مرثیے بیشتر غیر مطبوعہ ہیں۔ پروفیسر سید مسعود حسن رضوی کے ذاتی کتب خانہ میں خلیق کے تین سو سے زیادہ مرثیے ہیں۔

دلگیر کا آبائی مذہب ہندو تھا۔ چھنو لال نام اور تخلص طرب تھا۔ ابتداً غزل کہتے تھے لیکن مرثیہ گوئی میں انہماک بڑھا تو نہ صرف تخلص بدل دیا بلکہ دیوان بھی موتی جھیل میں ڈال دیا۔

میر ضمیر اس دور کے سب سے نمایاں شاعر ہیں۔ انھوں نے نہ صرف مرثیے میں نئے راستے نکالے بلکہ مرثیہ گویوں کی ایک نسل کو متاثر کیا۔ اس میں شبہ نہیں، انھوں نے مرثیہ کا ایک نیا ڈھانچہ ترتیب دیا۔ انھوں نے چہرہ، سراپا، رزم کی تفصیل میں گھوڑے اور تلوار کی تعریف اور واقعہ نگاری کو مرثیہ میں شامل کیا اور جذبات، مناظر اور واقعات کی تصویریں فنی احساسات کے ساتھ مرثیہ میں داخل کیں حق و باطل کا فرق دکھا کر اخلاق کا سبق دیا اور حفظ مراتب کا خیال رکھا۔

میر خلیق بھی اس زمانے کے ممتاز مرثیہ گویوں میں شمار کیے جاتے تھے۔

اس دور کے شعراء نے مرثیہ کے وہ جوہر آشکار کر دیے جو اس صنف میں چھپے ہوئے تھے اور اس طرز عمارت کی نیو ڈال کر اسے کچھ اور بلند کر دیا جسے دور انیس میں عروج کمال تک پہنچنا تھا۔ مرثیوں میں منظر نگاری، واقعہ نگاری، جذبات نگاری، رزم و جنگ کے مناظر اس طرح داخل ہو گئے کہ بعد کی نسلوں نے اسے مرثیہ کا لازمی جزو سمجھا گویا اس دور کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ مرثیہ کی ایک ہیئت متعین ہو گئی۔

اسی دور کی قائم کی ہوئی روایت کو لے کر مرثیہ گویوں کی اگلی نسل آگے بڑھی جس میں دبیر، انیس، عشق، تعشق ملتے اسی روایت کے مختلف پہلوؤں کو اپنے اپنے طور سے ان شاعروں نے آگے بڑھایا اور اس عمارت کو اتنا اونچا اٹھایا کہ اس کی بلندی آسمان تک پہنچ گئی۔

اردو مرثیہ گویوں کی تعداد کئی ہزار تک پہنچتی ہے جن میں سے ایک ہزار سے زیادہ شعراء کو اپنے زمانوں میں امتیاز بھی حاصل تھا۔

(ماخوذ از دبستان عشق کی مرثیہ گوئی)
از- ڈاکٹر جعفر رضا

مرثیہ:- ماتم، رونا، پیٹنا، غم کا ذکر ایسا تذکرہ جس سے رونا آئے۔ عربی مذکر فصیح رائج۔

کیوں ہوئے غمگیں نہ تھا کچھ مرثیہ ذکر رقیب
آؤ چل جاؤ گے بس اب ندامت ہو چکی (داغ)

مرثیہ پڑھنا:- مرثیہ خوانی کرنا۔ ذکر شہدائے کربلا لفظاً پڑھنا۔ کسی نہ کسی شہید کا ایسا مرثیہ پڑھنا جس کے بند چھ چھ مصرعوں کے ہوں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مرکباتی

مداح امیر ابن امیر آتا ہے
دربار میں شاہوں کے خبر آتا ہے
مشتاق سخن خلق چلی آتی ہے
وہ مرثیہ پڑھنے کو دبیر آتا ہے (دبیر)

مرثیہ خواں:- وہ شخص جو مجالس میں اصول خوانندگی کے تحت مرثیہ پڑھتا ہے۔ فارسی۔ صفت، فصیح، رائج۔

ہر ایک شاخ اٹھائے ہے ہاتھ ماتم میں
ہر ایک نخل پہ بلبل بھی مرثیہ خواں ہے
نفیر محمد خاں گویا

مرثیہ خوانی:- ذکر مصائب سید الشہداء، تذکرۂ شہدائے کربلا لفظاً پڑھنا جو اصول مرثیہ گوئی

کے ماتحت ہو۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

رباعی
گو مرثیہ خوانی نہیں پیشہ میرا
لیکن ہے یہی شغل ہمیشہ میرا
ہاں کس نے کہا مرثیہ ان قیدوں سے
پایا نہ کسی شیر نے بیشہ میرا — [illegible]

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مرثیہ خوانی کے ایک معنی نوحہ خوانی لکھے ہیں اہل لکھنؤ نوحہ خوانی کو نوحہ خوانی کہتے ہیں اور مرثیہ خوانی کو مرثیہ خوانی دیہاتی حضرات نوحہ خوانی اور سوز خوانی کو بھی مرثیہ خوانی کہہ دیتے ہیں۔

اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی ہے

مرثیہ سننا:۔ مرثیے کی مجلس میں شرکت کر کے ذاکر سے مرثیہ سننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

سنیں اس مجلس میں نیا مرثیہ ہے
یہ سب مرثیوں سے جدا مرثیہ ہے — مودب لکھنوی

مرثیہ کہنا:۔ حال شہدائے کربلا میں مرثیے کے اصول کے مطابق کسی شہید کے حال کا مرثیہ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ رشک اور داغ نے ان معنی کے علاوہ نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

حال ایسا ہے کہ روئے گا زمانہ مجھ پر
مرثیہ میری مصیبت کا کہا جائے گا — رشک

زندہ درگور زمانے میں نہ ہونگے ایسے
مرثیہ کہتے ہیں شاعر ترے بیماروں کا — داغ

مرثیہ گو:۔ حال شہدائے کربلا میں مرثیہ کہنے والا۔ نیا مرثیہ کہنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج

ہے وہ یکتا خلف الصدق دبیر
مرثیہ گوئے جناب شبیر — [illegible]

قول فیصل۔ مرثیہ کہنے کو مرثیہ گوئی کہتے ہیں۔

مرثیہ موزوں کرنا:۔ نیا مرثیہ کہنا، مرثیہ نظم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اُدھر ایک شاعر جادو بیان اور طلیق اللسان کو لیا کہ مرثیہ موزوں کرے۔ (فسانۂ آزاد)

مرثیے:۔ مرثیہ کی جمع، نوحے۔ اردو، اسم مذکر۔

مرثیے دل کے لئے کہہ کے دیے لوگوں کو
شہر دلی میں ہے سب پاس نشانی اس کی — میر تقی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نوحے کو مرثیہ نہیں کہتے۔

مَرَج:۔ (بالتحقیق) خرابی، تباہی، بے چینی، بے آرامی، کلام کا بگڑنا۔ عربی مذکر، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ہرج و مرج کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ فارسی دانوں نے بسکون دوم بھی استعمال کیا ہے۔

از ہجوم ہرج و مرج آزادگان وارفتہ اند
در دو نور ظلم وجود آئینہ ہا دارد غبار — ناصر علی

مرجاجی: ہند (بکسر اول) مرزا جی۔ اردو دیہاتیوں کی زبان۔

آگے سپاہی کے گھر ڈولا کر مرجاجی آؤ
کر کے حساب آج تم لینے کو مرے جیکاؤ — سودا

مَرجان:۔ مونگا۔ عربی مذکر، رائج

ہے یہ سوز بان ہر دم وصف اس لب رنگیں کے
دریائے طبیعت سے مرجان نکلتے ہیں — جاہ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں:۔

مونگا، حجر البحر ایک قسم کا سودا جو اندر بحری درخت جسے سمندری کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بحیرہ روم ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے۔ یہ جنس نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اس کو خردک کہتے ہیں۔ مزاجاً دوسرے درجے میں سرد خشک مانا گیا ہے، بعض کے نزدیک دوسرے درجے میں بارد یابس۔ عربی میں چھوٹے موتی اور جوہر سرخ کو بھی مرجان لکھا ہے۔ شاید مونگے کے معنی فارسی دانوں نے قرار دیے ہیں۔

مرجانا:۔ کسی دھات کا کشتہ ہو جانا، خاکستر ہو جانا، خاک ہو جانا، راکھ ہو جانا، کشتہ ہو جانا جیسے کسی دھات کا مر جانا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرجانا:۔ فوت ہو جانا، فنا ہو جانا، گزر جانا، دنیا سے چلا جانا، انتقال کر جانا، دم نکل جانا، ہلاک ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مر گئے اس کے لب جاں بخش پر
ہم نے علاج آپ ہی اپنا کیا — مومن

مرجانا:۔ تباہ ہو جانا، سخت نقصان پہنچ جانا، لٹ جانا، برباد ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کہا کہ صاحب بینک کا دیوالیہ نکل گیا میرا ایک لاکھ روپیہ ڈوب گیا ہم تو مر گئے کہیں کے نہیں رہے۔

مرجانا:۔ مرجھا جانا، کمھلا جانا، [illegible] جانا، پژمردہ ہو جانا، جیسے پھولوں کا مرجھانا، پان کا مرجانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرجانا:۔ بے حس ہو جانا، بے سکت ہو جانا، طاقت نہ

رہنا، بگڑ جانا، اصلی حالت پر نہ رہنا، خراب ہو جانا۔ اردو مصرف ۔ عوام کی زبان۔

محل صرف ۔ چونا اگر پرانا ہو تو تازہ چونا منگاؤ یہ پرانا چونا مر چکا ہے کام نہیں دے گا۔

مَرجانا :۔ بڑمردہ ہو جانا دل کا۔ افسردہ ہو جانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

جب ترے جی سے اتر جاتا ہے دل
جیتے جی کم بخت مرجاتا ہے دل — ناظم

مَرجانا :۔ فریفتہ ہو جانا، مر مٹنا، عاشق ہو جانا، مٹ جانا، پس جانا، محو ہو جانا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

ملک الموت سے کچھ کم نہیں خونخوار کی شکل
مر گیا جس کو نظر آئی مرے یار کی شکل — آتش

مَرجانا :۔ آرزو کے لئے مٹ جانا۔

وصال کی شب گزر گئی ہے
جو آرزو تھی وہ مر گئی ہے — شرف
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف متروک ہے

مرجانا :۔ مردار ہو جانا، جان نہ رہنا جس نہ رہنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مرجانا :۔ شرم سے زمین میں گڑ جانا نہایت شرمندہ ہو جانا۔ اردو فصیح، رائج۔

غیر جب کہتا ہے اس پر میں بھی مرتا ہوں تب آہ
وہ تو کیا مرتا ہے پر غیرت سے مر جاتا ہوں میں — ناسخ

مرجانا :۔ گوٹ کا پٹ جانا، شطرنج وغیرہ کے کھیل میں گوٹ کا پٹ جانا، مہرے کا پٹ جانا۔ اردو، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

اب حوصلہ نہیں رہا بازیٔ عشق کا

دل مردہ کیا ہوا کر بڑی زرد مر گئی — بحر

مَرجانا :۔ فرو ہو جانا، بجھ جانا، جیسے پیاس مر جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ پیاس پر پیاس کا بجھ جانا بولتے ہیں۔

مرجانا :۔ (کنایۃً) کہیں بیٹھ رہنا

کہاں جاتا ہے قاصد اس کے در تک
خدا جانے وہ مر جاتا کہاں ہے — داغ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان ہے ایسی جگہ مرنا جوگا بھی بول دیتی ہیں۔

مُرَجِّح :۔ (بضم اول وکسر سوم مشدد) کسی چیز کو کسی چیز پر ترجیح دینے والا وہ کہ جو ترجیح دینے کا سبب ہو۔ عربی اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرَجَّح :۔ (بضم اول و فتح سوم مشدد) ترجیح دیا گیا، افضل، فائق، غلبہ دیا گیا فوق دیا گیا۔ عربی اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرَجَّز :۔ (بضم اول و فتح سوم مشدد) نثر کی تینوں قسموں (مرجز، مسجع، عاری) میں سے ایک قسم کا نام۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل ۔ نثر مرجز اس کو کہتے ہیں جس میں دو فقروں کے کلمات مقابل باہم ہم وزن ہوں اور قافیہ رکھتے ہوں جیسے صرف اوقات بے فکر در رب کارساز خرچ انفاس بے ذکر تا در گر دگار رحمت تمام کا باعث ہے۔

مَرجَع :۔ (بفتح اول وسوم) ٹھکانہ، پناہ کی جگہ ۔ دار الامن، ملجا، ماوی، مامن، جائے رجوع، جائے باز گشت۔ عربی مذکر، اسم ظرف، فصیح، رائج

محل صرف ۔ شاعر سحر بیان آتش زبان خواجہ حیدر علی آتش، مرجع سخنوران نزدیک وہ دور تیغ ناسخ مفقود۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ مرجع خلائق، مرجع آفاق وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولا جاتا ہے۔

شہرت کہتی ہے میر ابھی زمانہ تھا کبھی
مرجع آفاق سنگ آستانہ تھا کبھی — صفی لکھنوی

مَرجَع :۔ وہ لفظ جس کی طرف ضمیر پھرے، وہ اسم جس کے بجائے ضمیر آتی ہے۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَرجَعِ تقلید :۔ اعلم وقت، وہ مجتہد اعظم جس کو اعلم مان لیا گیا ہو اور دوسرے علما بھی اس کی تقلید کریں۔ فارسی ترکیب صفت، شیعوں کی اصطلاح۔

محل صرف ۔ آج کل شیعوں کے مرجع تقلید آیت اللہ سید ر روح اللہ الموسوی الخمینی ہیں

مَرجَعِ کُل :۔ تمام دنیا کا مرجع وہ کہ جس کی طرف تمام خلق رجوع کرے فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تجھے مرجع کل کیا ہے جہاں کا
ترا دفتر ہو فرق خرد و کلاں کا — میر

مَرجَعِیّت :۔ (بفتح اول سوم وکسر چہارم و تشدید یائے مفتوح) مرجع ہونا، مرکز ہونا عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ اور اس علمی مرجعیت کو اس قدر ترقی ہوئی کہ ملا نظام الدین کا مرتب کیا ہوا نصاب تعلیم جو سلسلہ نظامیہ کہلاتا ہے مدت دراز سے ہندوستان ہی کا نہیں سارے ایشیا کا

کا نصاب تعلیم ہے۔ دگر بشنو لکھنؤ۔ از
عبد الحلیم شرر

مَرجُوح :۔ (بفتح اول و واؤ معروف)
ترجیح دیا گیا۔ فوقیت دیا گیا۔ عربی اسم مفعول
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ پس مسلمان علانیہ کی طرف مائل
ہوا یا اعمال آخرت یا اعمال دنیا میں ارجح
مرجوح کا تفرقہ نکالتا ہو تو وہ غلطی کرتا ہے (راجہ)

مَرجُوع :۔ رجوع کیا گیا، لوٹایا گیا، (لسان)
عربی اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

مَرجوعہ :۔ دائر کیا گیا۔ عدالت میں پیش کیا گیا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَرجَونی :۔ کمال لاغر (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:
لکھنؤ میں مرد کو مرجھنا اور عورت کو مرجھنی کہتے
ہیں یعنی لاغر۔

مرجونی عورتوں کا کوسنا البتہ ہے۔ مؤلف
کے نزدیک مرجونی کوئی نہیں بولتا اس محل پر
مرجھا عورتیں بولتی ہیں۔

مُرجھا کے رہ جانا :۔ مرجھا جانا، کمھلا
جانا، پژمردہ ہو جانا۔ اردو مصرف فصیح، رائج

مرجھا کے رہ گیا چمن شاداں نئی دھان
کچھ باغباں سے ہو نہ سکا آگئی خزاں (نفشق)

قول فیصل۔ اسی جگہ مرجھا جانا بھی بولتے ہیں
ع یہ شب وصلیا کے پھول رات میں جو مرجھا گئے (عشق)

مُرجھانا :۔ پژمردہ ہونا، کمھلانا پھولوں کا
پژمردہ ہو جانا، سبزہ کا بے رونق اور افسردہ
ہونا، تازگی نہ رہنا۔ اردو فعل، فصیح، رائج۔

مے سے ٹپکتی وفا ہی کی مہک، ہو غنچۂ دل میں
یہ مرجھانے میں خوشبو ہے کھلا ہوتا تو کیا ہوتا (ذوق)

مُرجھانا :۔ خشک ہونا، سوکھنا، خشک
ہونا کسی شاداب شے کا، کسی شے میں شادابی
کا باقی نہ رہنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

دل کا یہ احوال ہے غم سے ترے اے مست ناز
جیسے مرجھایا ہوا دانہ کوئی انگور کا (ذوق)

قول فیصل۔ حضرت نسیم نے ڈالیوں کے لئے
بھی اس کا استعمال کیا ہے جو رائج ہے۔ لیکن
مرجھائیاں کا صرف اب متروک ہے۔

نونہال آگے ترے ہیں جیسے ہوں
ڈالیاں ٹوٹی ہوئی مرجھائیاں (نسیم)

مرجھانا :۔ دبلا ہونا، لاغر ہونا، گھٹنا۔ جیسے
گالوں کا مرجھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرجھانا :۔ غمگین ہونا، اداس ہونا، افسردہ
ہونا، کڑھنا، افسوس کرنا، تاسف ہونا
طبیعت کا کسی صدمے سے ملول ہونا۔ اردو
مصرف متروک۔

فصل گل جاتی ہے آتی ہے خزاں گل کیسے
جانور شاخوں پہ مرجھائے ہوئے بیٹھے ہیں (جلال)

مَرجھلا :۔ کمال ضعیف کمال لاغر، کمزور
نحیف۔ اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ وہ خود مرجھلا اور جان سے
عاجز ہے تم بے کار اس سے لڑنے کی کوشش
کرتے ہو۔

قول فیصل۔ عورت کے لئے مرجھلی
بولتے ہیں۔

مرجیا :۔ وہ شخص جو مر کر بچا ہو، نہایت
سست کاہل اور مردہ دل شخص۔ اردو
صفت، متروک۔

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو
لکھتے ہیں کہ:۔
" مردہ دل اور نہایت ضعیف اور سست و کاہل
آدمی کو کہتے ہیں۔ چنانچہ میر تقی مرحوم فرماتے
ہیں :۔
ع پایان کار عشق میں ہم مرجیے ہوئے

مؤلف کے نزدیک یہ بہت قدیم زبان
ہے۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مرجیا :۔ غوطہ خور، غواص، ڈبکی مارنے
والا — پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَرجیونی :۔ کمال لاغر۔ اردو متروک۔

محل صرف۔ بلا سے آگے کونسل چلے، وہ
مرجیونی ہو اور ہم بھلے مانس رہیں بہتر ہے
اس سے کہ ہم چلے ہی نہیں۔ (دریائے لطافت)

مِرچ :۔ (بالکسر) ایک قسم کی خشک کی ہوئی
پھلی یا دانے جس میں بیج ہوتے ہیں فلفل۔ اردو
مونث، رائج۔

قول فیصل۔ مرچ طعام کے مصالحہ کا ایک اہم
جز ہے اسی کی وجہ سے سالن وغیرہ میں تیزی
اور چٹپٹا پن ہوتا ہے اور یہ سرخ ہوتی ہے
اسی کو فارسی میں فلفل سرخ کہتے ہیں۔
مرچ کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کالی
مرچ اور دوسری ہری اور سرخ مرچ
کالی مرچ دیگر ممالک میں بھی ہوتی ہے سرخ مرچ
اور ہری مرچ صرف ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے

مرچ :- نہایت تند، نہایت تیز، بہت گرم، گرم
قیامت، آفت، غضب۔

جس کے بوسے کے تصور سے زبان جل جائے
مرچ ہے کوئی قیامت ہے یہ ہیں خال سیاہ

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرچِڑا :- (بضم اول و کسر سوم) ضدی
اپنا سر پھاڑ ڈالنے والا ہٹیلا۔ اردو مذکر
قریب بمتروک۔

محل صرف۔ رمضان شریف سر پر کھڑے
ہیں۔ جیسے ہیں مرچڑوں کی طرح در پہ اڑے
ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مُرچڑا :- ایک قسم کے فقیر جو اپنا سر زخمی
کر کے بھیک مانگتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرچڑاپن :- ضد، سرزوری، سینہ زوری
مرچڑے فقیر کی سی ضد، ہٹیلاپن۔ اردو مذکر
قریب بمتروک

بیستوں پر چل کے اب فرہاد سے کہتے ہیں زور
مرچڑاپن کر کے کیا مالک ہو تم کہسار کے

مرچڑاپن دکھانا :- ضد کرنا، ضدی مرچڑے
فقیروں کی سی حرکت کرنا، سینہ زوری دکھانا
سرزوری کرنا۔ اردو مصدر، قریب بمتروک۔

جان دیتے ہیں زہر کھاتے ہیں
مرچڑاپن مجھے دکھاتے ہیں (شوق)

مُرچکنا :- مر کے ختم ہو جانا، مر جانا، مرنا
اردو مصدر، فصیح رائج۔

محل صرف۔ جب دلی کے لوگ مرچکے تو خدا نے
لکھنؤ کی سرزمین میں بھی ایسے لوگ پیدا کئے
جن کی شہرت اور زبان دانی کے نقارے
تمام ہندوستان میں بج گئے۔ ناسخ اور آتش
کا زمانہ لکھنؤ میں اردو علم ادب کی تاریخ
کا زمانہ ہے۔ (آب بقا)

مرچلنا :- مرنے کے قریب ہونا، مرنے لگنا
مر جانا۔ مرنے سے قبل کمزور اور ضعیف ہو
جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مرچلے (میر درد)

مرچلا یاد لب جاں بخش سے
الغیاث اے آب حیواں الغیاث (ناسخ)

مرچنٹ :- (MERCHENT) (بفتح اول و سوم) سوداگر۔ تاجر۔ تجارت کرنے والا
انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ جنرل مرچنٹ، گرانڈ مرچنٹ
کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔ انگریزی میں اس
کا صحیح تلفظ حرف سوم کے کسرہ سے ہے۔

مُرچنگ :- ایک قسم کے باجے کا نام
جسے منہ میں پکڑ کر انگلیوں سے بجاتے ہیں
اردو مذکر، قریب بمتروک۔

محل صرف۔ اڑوس پڑوس تالیاں بجاتے
ہیں ٹھٹھے لگاتے ہیں۔ مرچنگ بج رہا ہے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے
ہیں کہ :-

"اٹلی کے ایک باجے کا نام ہے جسے
شیدی لوگ اور گورے اکثر بجایا کرتے ہیں فارسی
میں اس کو ملبان یا چنگ دہن، عربی کے محاورہ
میں جنگ کہتے ہیں اس کا دستہ بائیں ہاتھ
میں لے کر اور منہ سے مرچنگ لگا کر اس کے تار
پیچیدہ کو داہنے ہاتھ کے سبابہ سے چھیڑتے ہیں
اور منہ سے باد آہستہ ڈار ڈار ڈر ڈر کہتے
جاتے ہیں"۔

مرچیا دیو :- چھوٹے اور پست دیو کو
کہتے ہیں، بونا یا ٹھنگنا دیو۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مرچیں :- مرچ کی جمع۔ بہت سی مرچیں
اردو مونث، رائج۔

کیا مداوا دل کی بیتابی کا کرتا ہجر میں
پیس کر پیتا اگر مرچیں نہ جز تا کوٹ کر (رند)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "اوں" کے
ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔

مرچیں سی لگ اٹھنا :- آگ سی لگ
جانا۔ آتش رشک سے جل جانا، پتنگے لگ
جانا، بھن جانا، کباب ہو جانا، تلملا جانا۔

دیکھتے ہی لگ اٹھیں مرچیں سی تن بدن کے
یار کا تبخال لب جب دانۂ فلفل بنا (نصیر)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرچیں سی لگنا :- بات لگ جانا، نہایت
ناگوار ہونا کسی بات کا۔ آتش رشک سے
جل جانا، کباب ہو جانا، آگ لگ جانا، جل
اٹھنا (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے
ہیں کہ :-

"یہ مرچیں لگنا ہے نہ کہ مرچیں سی لگنا"
مؤلف کے نزدیک دونوں طرح
بولتے ہیں۔

مصروف چارہ دیکھا کیا چارہ گر کو میرے
مرچیں سی لگ رہی ہیں زخم جگر کو میرے — ذوقؔ

مرچیں لگنا:- کسی بات کا نہایت ناگوار گذرنا۔ آگ سی لگ جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

سنتے ہی اضطراب دل دردمند کو
بے اختیار لگ گئیں مرچیں سپند کو — معروفؔ

قول فیصل۔ اسی جگہ مرچیں لگانا بھی بولتے ہیں
محل صرف۔ سنجیارک مرچیں لگا رہا ہے کرا۔
پہلوان دوراں اسے گرشاسپ جاں اسطرح
دو۔ صبر کرد۔ (فسانہ آزاد)

مَرحَب:- (بفتح اول) عرب کے ایک کافر پہلوان نامی کا نام جو جنگ خیبر میں حضرت علی علیہ السلام سے لڑا تھا اور ان کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا۔ عربی، رائج۔

عدم میں نعرہ مرحب سے لرزاں روح رستم تھی
عنتر یو حیدری سے ہل رہا تھا قلعہ خیبر — نجم آفندی

مَرحَبا:- (بفتح اول و دوم) کلمۂ تحسین آفرین شاباش۔ آفریں، واہ واہ، سبحان اللہ کیا کہنا۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

اٹھا کے مجھ کو قدم پر یہ کہا زخمی نے
خبر حسینؑ کی بی بی نے مرحبا اے حُر — عشقؔ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں اصل میں رَحُبَت لکَ الدّارُ مرحبا
(وسیع ہو) واسطے تیرے گھر بہت وسیع ہونا۔ فعل کو مع متعلقات حذف کر دیا۔ مرحب مصدر میمی بمعنی فراخ ہونا تھا اس کی تنوین بوجہ مفعول مطلق ہونے کے تھی اس کو بھی دور کیا اور حذف کی دلالت کے واسطے مرحب کے آخر میں الف اضافہ کیا۔ یہ لفظ عرب میں تعظیم مہمان کے لیے مستعمل ہے۔

اس کا صرف کہنا کے ساتھ بھی ہے

ہیں ترے ہاتھوں کے قربان واہ کیا تلوار ہے تیر
سب دہان زخم منھ سے مرحبا کہتے تو ہیں — ذوقؔ

مَرحَلہ:- (بفتح اول و سوم و چہارم) [illegible] بارہ میل کی مسافت۔ ایک طرح کی عمارت جو جنگی قلعہ کے اردگرد بناتے ہیں اور اس پر بیٹھ کر حریف سے جنگ کرتے ہیں۔ منزل کی جگہ، کوچ کی جگہ، منزل، جائے اسباب۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ دشوار گذار منزل اور سخت سے سخت منزل کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

بستر نہ ہو کبھی یا بوس جو ہلا چاہے
یہ مرحلہ ابھی طے ہے اگر خدا چاہے — عشقؔ

مُرحَلہ:- مثلاً درجہ، مرتبہ۔ فرہنگ آصفیہ

قول فیصل۔ ان معنی میں عام اہل زبان کی زبان پر نہیں ہے۔

مرحلہ بمعنی اہم کام، دشوار کام، سخت سے سخت منزل، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

نہ سیر عرش ہے مشکل نہ قطع راہ عدم
خدا کرے کہیں طے ہو یہ مرحلہ دل کا — انیسؔ

مرحلہ آسان ہونا:- سخت سے سخت منزل کا آسان ہونا۔ دشوار کام کا آسان ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم آخر وہ چلے آتے تو احسان ہوتا
مشکل نزع کا کیا مرحلہ آسان ہوتا — بلالؔ

مرحلہ پیما:- دشوار گذار منزل کو طے کرنے والا۔ سخت سے سخت اور مشکل راہوں سے گذرنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

تھے مرحلہ پیما جو شہ یثرب و بطحا
تا گرد ہوئی رونے کی جا غار سے پیدا — عشقؔ

قول فیصل۔ مرحلہ پیمائی بھی مستعمل ہے۔

مرحلۂ صعب:- دشوار، سخت اور مشکل منزل۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع گو مرحلۂ صعب ہو دنیا سے گزرنا — انیسؔ

مرحلہ طے کرنا:- منزل پوری کرنا، منزل طے کرنا، کار سخت کو آسان کرنا، کسی کام کو نپٹانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سب اپنے ہی گھر کے قدم رہ طے
جو باقی تھے وہ طے کر گئے — عشقؔ

قول فیصل۔ مرحلہ طے ہونا بھی بولتے ہیں۔

مرحلے عشق کے اکثر ہوئے طے
منزل دشوار باقی رہ گئی — ذوقؔ

مَرحَمَت:- (بفتح اول و سوم و چہارم) مہربانی، رحم، کرم، عنایت، الطاف، نوازش۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

کچھ طرفہ مرحمت ہے عجب التفات ہے
مجھ کو شکایتیں ہیں کہ تم سے بات ہے — تعشقؔ

مرحمت فرمانا:- دینا، عنایت کرنا، عطا فرمانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر مرحمت کرنا بھی بولتے ہیں۔

مرحمت کر مکرمت کر رنج سے مجھ کو نکال
کب تلک محزون و حیران میں تا کجا کھینچوں ملال — میرؔ

مرحمت فرمانا:- دینا، عنایت کرنا، عطا فرمانا

کسی کو بخشنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف - آپ نے جو گھڑی مجھے مرحمت فرمائی تھی - بڑا افسوس ہوا کہ وہ کل چوری ہوگئی۔

قول فیصل - تہذیباً کسی سے کوئی چیز عاریۃً مانگنے یا لینے کے محل پر بھی مرحمت فرمانا بولتے ہیں - جیسے ذرا اپنا لائٹر مرحمت فرمایئے ابھی سگرٹ جلاکے دیتا ہوں۔

مرحمت نامہ :- بڑے کا خط چھوٹے کے نام - مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - بہت کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مرحمت نامہ صادر ہونا :- بڑے کا خط آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے

مرحوم :- جس پر رحمت کی گئی ہو - رحمت کیا گیا - بخشا گیا - مغفور - مجازاً وہ شخص جو مر گیا ہو جس کا انتقال ہو گیا ہو - عربی مذکر، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

وصلت دوست سے فرقت میں جو دل کو شادی
کوئی روتا ہے سر تربت قلب مرحوم
محشر لکھنوی

قول فیصل - عورت کے لئے مرحومہ بولتے ہیں - مرحوم کا لفظ مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے۔

اہل علم مرحوم کی جگہ طاب ثراہ اور اعلیٰ اللہ مقامہ بھی کہتے ہیں - مرحوم و مغفور کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے - جیسے جناب ملا طاہر صاحب قبلہ مرحوم و مغفور عجیب خصوصیات کے حامل تھے۔

مرحوم :- (کنایۃً) اس چیز کے واسطے بھی مستعمل ہے جو ضائع ہو گئی ہو

یار کے غم میں پریشان بھی یاد رہا -
صبر مرحوم کا اک دل ہی عزادار رہا داغ

(نور اللغات)

قول فیصل - ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے

مرخص :- (بضم اول و فتح سوم مشدد) رخصت کیا گیا - روانہ کیا گیا، اجازت دیا گیا عربی اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف - کل میں حضور سے مرخص ہو کے گھر پہنچا تو دیکھا دہلی کے ایک شاعر مہمان آئے ہوئے ہیں پھر ان سے بہت دیر تک شعر و شاعری رہی

قول فیصل - اس جگہ عام طور سے "رخصت ہو کے" بولتے ہیں۔

مرخص ہونا :- رخصت ہونا، سدھارنا، روانہ ہونا، چلا جانا، اردو صرف تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

حواس و ہوش مرخص ہوئے ضعیفی میں
سحر کا وقت ہے اور انتشار صحبت ہے شرف

قول فیصل - عام طور سے اس محل پر رخصت ہونا بولتے ہیں۔

مرخم :- (بضم اول و فتح سوم مشدد) ترخیم کیا گیا، نرم کیا گیا، اور وہ کلمہ منادی جس کا حرف آخر تخفیف کے لئے گرا دیا گیا ہو - عربی اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - اس کلمہ کو کہتے ہیں کہ جس کا حرف آخر گرا کے استعمال کرتے ہیں جیسے گوز مرخم ہے گوزن کا اور ماں مرخم ہے مانو کا۔

مرد :- (بالفتح) زن، عورت کا عکس، انسان بشر، شخص، آدمی - فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

خنجر کھنچا جو میان سے چمکا بیان صحف
جوہر کھلے جو مرد وطن سے نکل گیا امیر

قول فیصل - جاہل طبقہ بفتحتین مَرَد بولتا ہے

مرد :- خاوند، شوہر، خصم - اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے اور زبانوں پر بفتحتین ہے۔

مرد :- قوم ذات، جیسے تم کون مرد ہو یعنی کس قوم یا ذات کے ہو۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرد :- شریف، خاندانی، عالی خاندان عالی نسب اونچے گھرانے کا بڑے گھرانے کا، اشراف، جنٹلمین، جیسے مرد کی بات اور گاڑی کا پہیہ آگے کو چلتا ہے - یعنی شریف کا اقرار روز بروز پختہ ہو جاتا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مرد :- بہادر، شجاع، دلیر، سورما، فارسی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

مرد میدان نہیں جو مرد وفادار نہیں
کھل گئے جو دے ذہنک وہ گل گلزار نہیں سوکت

مرد :- لائق - جیسے مرد میدان۔
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرداد :- (بالفتح) پانچواں شمسی مہینہ جو انگریزی میں جولائی سے اور ہندی میں

بھادوں سے ملتا ہے۔ ہر شمسی مہینے کا ساتواں یا آٹھواں دن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُردار:۔ بے جان، مردہ جانور، اپنی موت سے مرا ہوا جانور۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

کر ذبح شتابی مجھے صیاد کہ یہ صید
ہاتھوں ہی میں تیرے کہیں مردار نہ ہو جائے — اعلم

مُردار:۔ ناپاک، نجس، حرام، ناجائز، غیر مباح۔ فارسی صفت۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے مردہ جانور کے لئے ہی اس کا استعمال ہے وہ بھی وہ جانور جو شرعی حیثیت سے ذبح نہ کیا گیا ہو اور اپنی موت سے مر گیا ہو۔ اصطلاح فقہ میں اس کو میتہ کہتے ہیں۔

مُردار:۔ کمزور، ضعیف، بے بس، جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ اردو عوام کی زبان محل صرف۔ نواب صاحب اپنے پڑوسی پر بہت سختی کیا کرتے ہیں بالکل مردار سمجھ لیا ہے جس دن وہ مقابلے پر آ جائے گا نواب صاحب کو خدا یاد آ جائے گا۔

مردار:۔ نہایت حقارت کا کلمہ جو بحالت ناراضی عورت کو کہا جاتا ہے۔ نہایت خبیث، ذلیل، بدنصیب۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

تیرا ہی تو ہے فساد مردار
داماد کو گل دیا مجھے خار — گلزار نسیم

قول فیصل۔ عورتیں اب اس جگہ مُردی زیادہ بولتی ہیں۔

مردار:۔ ناخجستہ، بداخلاق، نابکار۔ اردو مونث۔ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

ڈھونڈھے ہے اور مجھ کو کوئی زال دنیا
میری پاپوش کے قابل نہیں مردار کی شکل — آتش

مُردار خوار:۔ مردار کا کھانے والا۔ ایسے جانور کا کھانے والا جو اپنی موت سے خود مر گیا ہو فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مردار ہے یہ نعمت دنیائے دوں پرست
جس کو طلب ہو اس کی وہ مردار خوار ہو — امیر

قول فیصل۔ اس جگہ مردار خور زیادہ بولتے ہیں

مُردار سنگ:۔ ایک دوا کا نام جو سرب سوختہ یعنی پھنکے ہوئے سیسے اور سیندور سے بنائی جاتی ہے۔ عربی میں مردار سنج فارسی میں مردہ سنگ بھی کہتے ہیں۔ فارسی مذکر۔ اطبا کی اصطلاح۔

رکھتا نہ بسکہ جیفۂ دنیا سے ننگ ہوں
پارس بھی ہو تو جانتا مردار سنگ ہوں — ذوق

مُردار مال:۔ خلاف شرع حاصل کیا ہوا مال، ناجائز مال، حرام مال، جیسے رشوت یا ربا خواری وغیرہ۔ اردو اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مردار ہڈی پر لڑتے ہیں:۔ حرام کے مال پر لڑتے ہیں۔ عورتوں کی زبان (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مردار ہڈی پر لڑنا۔ یا لڑتے ہیں:۔ حرام مال پر تکرار کرنا۔ حرام خور لوگ حرام مال پر بحثا بحثی اور لڑائی دنگا کیا کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ) (ضمیمہ اقوال کا خاتمہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مردار ہو جانا:۔ حرام ہو جانا، ناجائز ہو جانا حلال کرنے کے قابل نہ رہنا۔ قابل ذبح نہ رہنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

کر ذبح جدا اس کو کہ مردار ہو نہ جائے
یہ تیرے ناوک ستم و جور کا شکار — ظفر

مُرداری:۔ چھپکلی۔ اردو مونث۔ دہلی کی زبان۔

کوکا کی جھکی دیواروں پر سوجھی ہے چپکی مجھے
یہ جو ہیں اس کی نہیں اڑتی ہیں دو مرداریاں — رنگین

مُردامردی:۔ زبردستی، زور آوری، دھینگا دھینگی۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے نور اللغات کی تائید کی ہے۔ مؤلف کے نزدیک بہت عرصہ ہوا یہ زبان ختم ہو گئی۔

صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے اس محل پر زورا زوری بولتے ہیں۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

مردان:۔ مرد کی جمع، پہلوان، دلاور جوان، بہادر لوگ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج

قول فیصل۔ باخدا اور اللہ والے لوگوں کے لئے مردان خدا بول دیتے ہیں۔

مردان خدا میں شرف افسانہ رہے گا
در پیش جو مشکل ہو تو مشکل سے نہ پھرنا — شرف

نیز حضرت علیؓ کے لئے شاہ مردان کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

شاہ مردان شیر یزداں قوت پروردگار
لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار — شعر

مَردانا:۔ (بالفتح) زنانہ کی نقیض، وہ

جگہ جہاں مرد جمع ہوں۔ نامحرم لوگوں کا مجمع
دیوان خانہ، بیٹھک، مردانہ نشست گاہ۔ اردو
صفت، رائج۔
محل صرف۔ یہ تو تم نے مکان بہت عمدہ بنوایا
مردانہ حصہ یعنی بیٹھکا بہت ہی خوشنما بنوایا۔

مردانا کرانا:۔ عورتوں کو ہٹا کر مردوں کو
بلانا، نامحرم مردوں کا گھر میں پردہ ہو کر آنا۔
اردو مصدر، رائج۔

مردانا ہونا:۔ عورتوں کا پردے میں جا کر
مردوں کا آنا۔ اردو مصدر، رائج۔

جھک جھک کے غیر کو بولے وہ ناز سے
پردہ ہے آپ آپ ہی مردانہ ہو گیا — بحرؔ

قول فیصل۔ مردانہ ہائے ہوز کے ساتھ بھی کم (?)
ہے

مردانگی:۔ مردمی، بہادری، جوانمردی
دلیری۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

نگاہ اس زن کی تو مردانگی دیکھ
یہ رستم کی ہمت و فرزانگی دیکھ — (زینت اردو)

قول فیصل۔ عوام قوت مردمی یعنی قوت باہ (?)
بھی لیتے ہیں۔

مردانہ:۔ مرد سے نسبت رکھنے والا، منسوب
بہ مرد۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اس بہادر نے بڑی ہمت مردانہ
سے کام لیا اور تنہا دس جوانوں سے مقابلہ کیا
اور سب کو بھگا دیا۔

مردانہ:۔ مرد وار، مرد کی مانند، دلیرانہ
مردی سے، مردوں کی طرح، جرأت سے، دلیری
سے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

غازی کہ خوش آئی دل آگاہ کی گفتار
نعرہ کیا مردانہ کہ یا حیدر کرار — انیسؔ

مردانہ:۔ مرد کا سا، ذکور کی مانند۔ فارسی
فصیح، رائج۔

مردانہ بھیس:۔ مردوں کا سا روپ، مردانہ
لباس یا صورت، مرد کا سا بھیس۔ اردو مذکر
عوام کی زبان۔
محل صرف۔ بڑی بیباک اور دلیر عورت تھی
مردانہ بھیس بدل کے سارے لشکر کی خبر لے آئی

مردانہ جوڑا:۔ مردوں کے پہننے کا لباس
یا جوتا۔ اردو مذکر، رائج۔

مردانہ مکان:۔ جس میں مرد جمع ہوں
مردوں کے بیٹھنے کا مکان۔ دیوانخانہ، بیٹھکا
اردو مذکر، رائج۔
محل صرف۔ کنبہ زیادہ ہو گیا ہے میرا ارادہ
ہے کہ مجبوراً مردانہ مکان کو علیحدہ کر دوں تو
میرے لئے زیادہ مناسب ہو گا۔

مردانہ وار:۔ مردوں کی مانند، بہادرانہ
دلیرانہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ کرنل نے پھر کہا کہ اپلٹن جو کچھ تیاری
کرنی ہو وہ ابھی پانچ گھنٹوں میں کر لو۔ مگر
مردانہ واری کارروائی کرو۔ (فسانۂ آزاد)

مردانی:۔ وہ عورت جو اپنے آپ کو مرد کی
طرح بنائے۔ صفت، مؤنث (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

مردانی:۔ بیباک عورت، مردوں کے
سے کام کرنے والی عورت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مردانی:۔ مرد کی جیسی عادت رکھنے
والی، منسوب بہ مرد۔ اردو مؤنث، قلیل الاستعمال
قول فیصل۔ مرد کی پوشاک کے لئے مردانی
پوشاک بولتے ہیں۔

مردانے آدمی:۔ بہادر

تا اشک دم آہ تجھ کو کیا تیغ عشق کھائی
جی کرتے ہیں وہی جو مردانے آدمی ہیں — داغؔ

(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مردانی صحنک:۔ وہ صحنک جسے مرد
کھاتے ہیں۔ مؤنث (نور اللغات)
قول فیصل۔ صحنک صرف جناب سیدہ کی ہوتی
ہے اور اسے کبھی کبھی متعدد طرف میں
جناب امیر علیہ السلام کی نذر دے دی جاتی
ہے جس کو مرد کھاتے ہیں۔
مردانی صحنک کوئی نہیں بولتا۔ صحنک
ہمیشہ زنانی ہوتی ہے۔

مردانے کپڑے:۔ مردانہ لباس، جس میں
قبا، جامہ، پٹکا، دستار شامل ہے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ بہت کم کے ساتھ زبانوں پر ہے

مردانی مجلس:۔ وہ مجلس جس میں صرف
مرد ہی مرد ہوں اور اس میں واقعات کربلا
بیان کئے جائیں۔ ذاکر پڑھے اور سامعین سنیں
اردو صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ چچا آپ کے یہاں کی مردانی
مجلس کب ہوتی ہے میں تاریخ بھول
گیا ہوں۔ زنانی مجلس کی تو تاریخ یاد ہے
قول فیصل۔ محفل زنانہ کے لئے مردانی
محفل بولتے ہیں۔ صرف عورتیں شریک ہوں

اور مرد نہ ہوں تو زنانی محفل کہیں گے۔

مردِ آدمی: شریف، اشراف، بھلا مانس، قاعدے کا آدمی۔ فارسی ترکیب، اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ خوجی۔ آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوا۔

مسٹر۔ مسکراکر کل آپ کی دعوت ہے۔

خوجی۔ (توند پر ہاتھ رکھ کر) منظور

مسٹر۔ آپ شراب پیتے ہیں؟

خوجی۔ ہاں۔ نہیں۔ مگر۔ اچھا۔ نہیں نہیں

آزاد۔ مرد آدمی ایک بات کہو تو میں سمجھوں کہ نہیں اور ہاں اور مگر اور اچھا کی معنی؟

خوجی۔ کہو انیم پیتا ہوں (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ بطور طنز و ملامت بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے مرد آدمی تمہیں یہی لازم تھا جو تم نے کیا تم سے اس کی امید نہ تھی۔

مرد آزما۔ مرد افگن: (کنایۃً) قوی، پرزور۔ فارسی۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مردِ باخدا: اللہ والا۔ خدا پرست۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

ع مجھے یہ شکر کتھا کوئی مرد باخدا نصیحت

مرد باز: وہ عورت جسے مردوں سے رغبت ہو۔ پرشہوت، چھنال، شہوت پرست۔ اسم صفت بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کم کسی کے ساتھ پڑھا لکھا طبقہ بول دیتا ہے۔

مرد باید کہ ہراساں نشود مشکلے نیست کہ آساں نشود

آدمی کو چاہیے کہ ہراساں نہ ہو کوئی مشکل ایسی نہیں ہے جو آسان نہ ہو جائے (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے

مرد بچہ: (کنایۃً) دلیر، جوان مرد، بہادر۔ فارسی۔

جیسے برس سوا برس کا بچہ ہوا مرد بچہ (دریا بانی)

(نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

مرد بننا: حوصلہ کرنا۔ ہمت کرنا۔ دلیری کرنا۔ بہادر بننا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

اب ہو مرد باغ میں جاؤ
اُنے جانے کی کچھ خبر لاؤ عالم

مرد بے زر ہمیشہ رنجور است: مفلس آدمی ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مرد تازہ ولایت: وہ شخص حال میں جو ولایت سے آیا ہو۔ صفت (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں یہ مطلب صرف تازہ ولایت سے بلا اضافۂ مرد ادا کرتے ہیں۔

مؤلف کے نزدیک اب کسی طرح نہیں بولتے۔

مرد تازہ ولایت: (کنایۃً) وحشی وہ شخص جو ہندوستانیوں سے وحشت کرے اور انگریز بنے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مرد چوں پیر شود حرص جواں میگردد: بڑھاپے میں حرص و ہوس کی جوانی دکھائی ہے ضعیفی میں حرص و ہوس بڑھ جاتی ہے

فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مرد چوں پیر شود حرص جواں میگردد
شوق بادہ تو زیادہ ہے جوانی نہ سہی داغ

مردِ حق: مرد خدا، خدا کا ولی۔ فارسی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس معنی پر زیادہ تر مرد حق پرست بولتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جو حق کی حمایت کرتا ہو۔ حق پر جان دینے والا۔

مردِ خدا: عارف، خدا پرست، خدا شناس۔ اللہ والا۔ خدا رسیدہ۔ فارسی صفت مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرد خدا: شریف۔ بزرگ کی شان میں بھی کہتے ہیں عام اس سے کہ وہ زاہد پارسا ہو کہ نہ ہو۔ فارسی مذکر۔ قلیل الاستعمال

ذرا ہم پہ کیا کہا کہ نہ مل ان بتوں سے تو
دیتا ہے کوئی ایسا بھی مرد خدا صلاح ذوق

مرد خدا: حسن کلام کے واسطے معقول انسان کے لئے طنزاً بھی بول دیتے ہیں فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

جب داغ کو ڈھونڈھا کئی بتخانہ میں پایا
گھر میں کبھی اس مرد خدا کو نہیں دیکھا داغ

مَردُود: تردید کیا گیا۔ رد کیا گیا واپس دیا گیا۔ عربی مذکر اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مرد از عن: یعنی منطفہ، آب پشت اردو اسم مذکر۔ بازاری زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَردَک: (بفتح اول و فتح سوم) مرد کی تصغیر، حقیر آدمی۔ فارسی مذکر۔

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ خوجی۔ جب دیکھو۔ خوجی خوجی خوجی۔ خوجی کی ایسی تیسی مردک کہیں کا۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لغوی معنی چھوٹا مرد، مردوا، ٹھنگنا ہونا، پستہ قد، ادنیٰ ذلیل اور خوار آدمی حقیر آدمی، کلمۂ حقارت جو بطور دشنام زبان پر لاتے ہیں۔

مَردِ کار:- (باضافت) کام کا آدمی، مشغول ہستی، فارسی ترکیب قلیل الاستعمال

ہمت کو دیکھئے کہ وہی مردکار ہے۔
فوجوں کو دیکھئے نہ رسالوں کو دیکھئے (عزیز لکھنوی)

مَردِ کار آمد:- (بفتح اول و کسر سوم) وہ شخص جو کسی کام کو بخوبی انجام دے وہ شخص جو کاروں کو باحسن وجوہ انجام دے کام کا آدمی، لائق آدمی، تجربہ کار آدمی فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اسی جگہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مردکاری بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرد کی بات گاڑی کا پہیہ آگے کو چلتا ہے:- مرد اپنے کام پر مستاق ہوتے ہیں پیچھے نہیں ہوتے۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرد کی ذات:- مرد کی جنس جس میں بہادری اور جرأت ہوتی ہے۔ نر، مذکر، ذکور عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی بے پڑھی عورتیں مرد ذات (بفتح اول و دوم) بولتی ہیں۔

مَرد کی صورت:- مجازاً مرد، مرد کی ذات۔ انسان۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

محل صرف۔ تم پیچھے پڑ گیوں بتا دیتے ہو مرد کی صورت ہو کہاں سکتے ہو جو کچھ ہم نہیں کرو دے دو۔

مرد کی موت نامرد کے ہاتھ:- کبھی کمزور بھی زبردست کو مار لیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُردگان:- (بضم اول و فتح سوم) مردہ کی جمع۔ مرے ہوئے لوگ۔ مردے۔ وہ لوگ جو مر گئے ہوں۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال

مَردُم:- عام لوگ، مرد۔ انسان، آدمی فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ لفظ اسم جنس ہے یعنی واحد پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور جمع پر بھی

کیوں آسماں یہ مردم خاکی کا ہے دماغ
یہ لوگ رہنے والے کدھر کے کدھر کے ہیں (شعور)

مردم کھڑے ہوئے ہیں وہ رستہ میاں دو
اسباب کا دفادر یہ عنقوں کی ہے نگاہ (محسن)

مَردُم:- (۲) آنکھ کی پتلی۔ مردمک فارسی مذکر فصیح، رائج۔

مردم تھے ساتھ بیرون کے اندر رہیں تو
خس خانۂ مژہ سے نکلتی نہ تھی نظر (انیس)

قول فیصل۔ یہ مردمک کا مخفف ہے۔

مَردُم:- (۳) مہذب اور شائستہ آدمی تہذیب یافتہ آدمی، اہل آدمی۔ چنانچہ نامردم نااہل کو اسی وجہ سے کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ مہذب اور شائستہ کے معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ نہ نامردم بولتے ہیں۔

مَردُمِ آبی:- جل مانس۔ دریائی آدمی انسانی صورت کے حیوانات جو سمندر میں ہوتے ہیں۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

اس تیغ سے عدو کی ہوئی خانہ خرابی
دریا پہ جو چمکی تو جلے مردم آبی (نفیس)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ۔ عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ اکثر اوقات ساحل دریائے شام پر مردم آبی یعنی جل مانس پانی سے باہر نکلتے اور آدمیوں پر دفعتہً حملہ کرتے ہیں۔ ان کی شکل بعینہ انسان سے مشابہ ہے مگر دم کی علامت سے حیوانیت ثابت ہوتی ہے۔ ہماری رائے ہے جس طرح دریائی گھوڑے ہیں اسی طرح یہ بھی ہوں گے۔ آدمی کی شکل کی مچھلی تو مؤلف نے بھی دیکھی ہے)

مَردُمار:- (بفتحتین) وہ عورت جو اپنے شوہر سے برابر سے لڑے وہ عورت جو مردوں سے لڑنے کا دم رکھتی ہو۔ اردو صرف، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ مجھے آج بڑا تعجب ہوا للن کی ماں اپنے شوہر کے بال پکڑے ہوئے گھونسے مار رہی تھی بڑی مردمار عورت ہے

مَردُم آزار:- لوگوں کو ستانے والا ظالم، بے رحم، موذی، ستمگر جفا کار فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مردم آزاری بھی عام طور سے زبانوں پر ہے جیسے بغاوت اور

بے ایمانی، کبر و نخوت، رد و رنج و خبیث طبع و حسد مردم آزار ہوا۔ (ترجمۂ المنصوح)

مردم آمیز:- خلیق و متواضع۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرد ذاتش:- مرد کی ذات۔ مرد، مذکر عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :- یہ میاں کن عورتوں کا محاورہ ہے مرد ذات کہتے ہیں۔ د مرد بفتح اول و دوم) لکھنؤ میں مرد آدمی کہتے ہیں۔ عورت مرد ذات کہتی ہیں۔ ماتش بضم نون لکھا ہے لکھنؤ میں بالفتح ہے ماتش گز جلا ماتش۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

مرد ماتش:- ہر دو مترادف۔ مرد جیسے مرد ماتش گھر ہی بھلے۔ اردو اسم مذکر۔ اہل ہنود عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرد ماتش گھر ہی بھلے:- یہ مقولہ عورتیں اپنی دلجمعی کے اظہار کے لئے کہا کرتی ہیں تاکہ ان کے مرد اپنے گھر میں رہیں (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مردم بازار۔ مردم بازاری:- بازاری لوگ۔ فارسی مذکر۔

ع خاص ڈیوڑھی پہ گزر مردم بازار کا ہو ناظم
آپ کے سامنے یوسف کیا ہے
قدر کیا مردم بازاری کی (نور اللغات)

قول فیصل۔ مردم بازاد کوئی نہیں بولتا مردم بازاری عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مردم تصویر:- (باضافت) وہ تصویر جو مرد کی ہو۔ اسم، تصویر جو مرد کی ہو۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

رنگ صحبت کا ہو گیا تغیر
بن گئے لوگ مردم تصویر — خلق

مردم چشم:- (باضافت) آنکھ کی پتلی مردمک۔ فارسی مذکر، فصیح و رائج۔

اپنے ہی وصف کے شوق دید میں
مردم چشم زلیخا ہو گیا — صبا

مردم خاکی:- (باضافت) مرد۔ بشر انسان۔ لوگ۔ آدمی۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر آدم خاکی زبانوں پر زیادہ ہے۔

مردم خوار:- آدم خور۔ وہ درندے جو آدمیوں کو کھا جاتے ہیں۔ فارسی مذکر رائج۔ قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے مردم خور آدم خور بولتے ہیں۔

مردم خور:- بے رحم۔ سفاک، ظالم (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مردم خیز:- (بلا اضافت) وہ مقام جہاں لائق اور بہادر آدمی پیدا ہوں وہ جگہ جہاں لائق اور صاحبان کمال پیدا ہوں۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ سبحان اللہ کیا طبقہ مردم خیز ہے زبان اور لطف بیان، نکتہ دانی اور غزل خوانی اہل لکھنؤ کا ہی حصہ ہے جو شاعر ہے خدائے سخن جو ستار ہے کامل فن (فسانۂ آزاد)

مردم دانا:- صاحب عقل۔ صاحب عقل و فہم، دانشمند۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال

محل صرف۔ استغفر اللہ پہلے کوئی ایسا مجبوب ہمیں تو دکھائیے جسے ہم پیار کریں ہمارا معشوق مردم دانا۔ (فسانۂ آزاد)

مردم دیدہ:- (باضافت) آنکھ کی پتلی فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مانند زور و قوت دل دلکے گھر میں رہ
مانند نور مردم دیدہ نظر میں رہ — رشک

مردم مرے نام کو نامردم مرے نان کو:- مرد آدمی نام کے طالب ہوتے ہیں اور نامرد لوگ روٹی کے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مردم زاد:- آدمی۔ آدم زاد۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر آدم زاد ہی بولتے ہیں۔

مرد مسلمان۔ مسلمان۔ مسلم مرد، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

کس نے بہکانے سے واعظ کو یہ کہہ کر روکا
ٹھہر او مرد مسلمان کہاں جاتا ہے — راسخ

قول فیصل۔ زیادہ تر مرد مسلم کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔

مردم شماری:- آدمیوں کی گنتی،

حلقہ وار حکومت کی طرف سے رہنے والوں کی گنتی۔ ملک میں رہنے والوں کی تعداد معلوم کرانا۔ فارسی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ملک کی حالیہ مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان کی آبادی ۵۶ کروڑ سے زیادہ ہے۔

مردم شناس :۔ انسانوں کو پہچاننے والا نظرباز۔ لوگوں کو پہچاننے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مجھی کو ناز سے دیکھا جلا جو پروانہ
تم ایک بزم میں مردم شناس بیٹھے ہو — عشق

قول فیصل۔ اسی محل پر مردم شناسی بھی بولتے ہیں جیسے سب سے زیادہ مشکل چیز مردم شناسی ہے۔ اچھے اچھے سمجھدار اور معقول لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں۔

مردمک :۔ (بفتح اول و ضم سوم و فتح چہارم) مردم کی تصغیر، آنکھ کی پتلی۔ فارسی۔ مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہوا اے ذوق جوں ہیں مردمک ہم رو سیاہ
لیکن آنکھوں میں سما کوئی ہم سے کیوں جائے — ذوق

مردمک پھرنا :۔ پتلی کا پھرنا، پتلی کا آنکھوں میں گردش کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

یوں پھر رہی ہے مردمک چشم انتظار
گویا کسی کا طالع ناساز گار ہے — برق

مردم کشی :۔ انسانوں کو ہلاک کرنا۔ فارسی مونث۔ قلیل الاستعمال۔

مردم گیاہ :۔ (بلا اضافت) ملک چین کی ایک قسم کی گھاس جو انسان کی شکل سے مشابہ ہوتی ہے۔ فارسی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جس شخص میں کہ خلق و مروت ذرا نہیں
مردم گیاہ ہے وہ بشر آدمی نہیں — شاد

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مردم گیاہ ایک قسم کا پودا جو حدود چین میں بشکل مردم پیدا ہوتا اور اس کے پتے آفتاب کے مقابل رہتے ہیں۔ کہتے ہیں اگر کوئی اسے اکھاڑے تو فوراً مر جائے۔

ترک جہانگیری میں بعض جگہ خطل آیا ہے۔ اساتذہ نے بغیر ہائے ہوز استعمال کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی — منیر

مردم ماہی :۔ ایک قسم کی مچھلی جس کا اوپر کا دھڑ انسان سے مشابہ ہوتا ہے۔ فارسی مونث۔ قلیل الاستعمال۔

جوش باراں نے زمانے کی یہ صورت بدلی
حوت ماہی ہے تو جو ذا بھی ہے مردم ماہی — محسن

قول فیصل۔ عام طور پر جل پری کہتے ہیں۔

مردم ہموار :۔ نیک بندے۔ فارسی ترکیب۔ متروک۔

نرم نرم کے اٹھاتے ہیں قدم مردم ہموار — امیر

مردمی :۔ انسانیت، مروت، رعایت، وفا، خلق، اہلیت۔ فارسی مونث۔ دلو الفاظ

قول فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

مردمی :۔ بہادری، شجاعت، دلیری، جوانمردی۔ اردو مونث۔ قلیل الاستعمال۔

پیاسے ہیں ہم پلا دے تیغ نگہ کا پانی
للہ چشم قاتل ہے وقت مردمی کا — امیر

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ قوت مردمی زبانوں پر ہے جس کے معنی زور باہ اور قوت خاص کے ہیں۔

مرد میدان :۔ سورما، بہادر، دلیر، میدان جنگ میں لڑنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

مرد میدان نہیں جو مرد وفادار نہیں
گلی کے جوڑے نہ پہنے وہ گلی گیر نہیں — ظرافت

مردن :۔ مرنا، دنیا سے جانا، دار فانی سے عالم بقا کی طرف کوچ کرنا۔ فارسی مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

بس مردن بنائے جاتی ہے ساغر کی
لب جاں بخش کے بوسے ملیں گے تو کہاں [illegible] — غالب

مرد نام پر جان دیتے ہیں نامرد نان پر :۔ ایک مرد عزت پر دوسرا پیٹ پر سب کچھ قربان کر دینے کو آمادہ رہتا ہے۔ مادہ ضرب المثل قلیل الاستعمال ضرب المثل ہے جن کو نانوں میں ہے ننگ خوار آنکھیں مرتے ہیں مرد نام پہ نامرد نان پہ — قلق

مردن بہ عزت بہ از زندگانی بہ ذلت :۔ عزت و آبرو سے مرنا ذلیل زندگی سے اچھا ہے۔ فارسی مقولہ۔

قول فیصل۔ یہ دراصل امام حسینؑ کا قول ہے۔ اردو میں ان کے اس قول کا ترجمہ زبانوں پر ہے کہ:

عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے

مردنگ :۔ (بکسر اول) ایک قسم کی ڈھولک جو طبلہ نما ہوتی ہے اور طبلہ کی طرح بجائی جاتی ہے۔ اردو مونث۔ قریب بہ متروک۔

پاؤں تک تیغ دو دمن پہ طرب کیا مردنگ

دیر بن بجتی ہے مردنگ ترم میں ڈھولک (سودا)

مِردَنگ :- (بکسر اول و فتح دوم) ایک قسم کی فانوس جو مردنگ باجے کی شکل کی ہوتی ہے اندر شمع روشن کرکے اس پر رکھی جاتی ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

ہو رہا ہے گل کا فانوس مردنگ
نہ کہیں فرش نے کہیں مردنگ (نسیم)
نور کا فرش بچھا گیا رنگ ہو مردنگیاں جہاں آرائی ہوں لگ

قول فیصل۔ اس کی جمع مردنگیں ہے مردنگ کو مردنگی بھی کہتے تھے اس کی جمع مردنگیاں بھی رائج تھی۔

مردنگیں جا بجا نمودار
فرشی کنول اک طرف طلا کار (دختر شاہ اودھ)

قدیم زمانے میں اس کا کافی رواج تھا اودھ کے درباروں میں اور امام باڑوں میں مردنگیں روشن ہوتی تھیں۔ چنانچہ اب بھی حسین آباد وغیرہ میں ہیں۔

مِردَنگی :- مردنگ بجانے والا۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں مردنگیا کہتے ہیں۔ مردنگی تو شمعدان کی ایک قسم ہے۔

مؤلف کے نزدیک اب مردنگیا کوئی نہیں بولتا مردنگی بمعنی شمعدان بھی عام طور سے اب زبانوں پر نہیں ہے۔

مِردَنگی :- ایک قسم کا شیشہ کا چھوٹا فانوس۔ مونث (اردو لغت)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مردنگ بجانے والے کو بھی کہتے ہیں اس معنی میں زیادہ رائج مردنگیا ہے۔

مؤلف کے نزدیک مردنگی یا مردنگیا اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مُردَنی :- (بضم اول و فتح سوم) علامت مرگ کی جو کسی کے منھ پر ظاہر ہوتی ہے۔ موت کے آثار، چہرہ کی زردی جو بوقت مرگ نمایاں ہوتی ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

(۱) اے داغ تیری صورت دیکھیں گے وہ نہ ڈر کر
چھائی ہوئی جو منہ پر یوں مردنی رہے گی (داغ)

مُردَنی (۲) :- مرنا، قضا، موت، ہندوؤں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُردَنی پھر جانا :- مرگ کے آثار کسی کے منہ پر ظاہر ہونا۔ زرد پڑ جانا۔ مرنے کی سی حالت ہو جانا۔ اردو، مصدر، متروک

یہ جب یقین ہو مجھے اسپہ کوئی مرتا ہے
تو میرے منہ پہ نہ کیوں مردنی بھلا پھر جائے (جرات)

قول فیصل۔ اس محل پر مردنی چھا جانا بولتے ہیں۔

مُردَنی پھرنا :- چہرہ پر آثار موت کے ظاہر ہونا۔ ایسے آثار ظاہر ہو جانا کہ معلوم ہو کہ موت قریب ہے۔ اردو مصدر متروک۔

شوق دید اور نے اس گل کے کیا زرد آخر
مردنی منہ پہ ترے نرگس بیمار پھری (صبا)

مُردَنی چھانا :- چہرے پر موت کے آثار نمایاں ہونا۔ حالت غیر ہو جانا۔ نزع کا وقت آجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیوں نہ ہو چہرے پہ میرے مردنی چھائی ہوئی
تیغ قاتل رہ گئی گردن تلک آئی ہوئی (مروت)

قول فیصل۔ مردنی چھا جانا بھی بولتے ہیں۔

مردنی چھا گئی اصنام پہ سر تا بقدم
پھینک دیں توڑ کے زنار بتان کعبہ

مُردَنی میں جانا :- مردے کو دفنانے یا جلانے میں جانا۔ اردو فعل لازم اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ، اردو قدیم لغت)

قول فیصل۔ اب عوام اس محل پر مٹی میں جانا بولتے ہیں۔

مَردُوا :- (بفتح اول و ضم سوم) مرد کی تصغیر تحقیر۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ یہ دیدے کی صفائی یہ شوخ نظری خدا اس چشم سرگیں کو عین الکمال کے اثر سے بچائے۔ اللہ تم کو مردوا بنائے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے لکھا ہے کہ عورتوں کے محاورے میں مرد کو کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ عورتیں تحقیر یا غصّے سے مرد کو مردوا کہتی ہیں۔

کیا خوب ہے منھ چڑائے مرتی اس زبان کو
کہ مردوے کو علم ہے میرے بیان کا (جان صاحب)

مؤلف دونوں کی تائید کرتا ہے۔

دہلی میں مردوا اب بھی بولتے ہیں۔

مردوا ہیں مجھے ہوش آتا نہیں
نہیں بندی کو اوہی آہ کا شوق (رنگین)

اس کی اردو جمع مردوے اور مردوؤں ہے۔

ایسے تنھے ہزار ہوتے ہیں
یوں کہیں مردوے بھی روتے ہیں (نواب مرزا شوق)

گئی تھی دیکھنے باجی میں سورج گرہن کا جلسہ
بچی ہوں پستے پستے مردوؤں کا یہ سوار رہا — جان صاحب

مردوا :- (بفتح اول) پیار سے ننھے لڑکے کو بھی کہتی ہیں جیسے۔ مردوئے ننگا کھڑا ہے شرم نہیں آتی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بول دیتی ہیں۔

مردوا :- (بفتح اول) شوہر۔

فقرہ۔ مردوا تو کہیں جانے نہیں دیتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی جاہل عورتیں مردوے کی جگہ مردو بفتحتین بولتی ہیں جیسے فلانی صاحب اپنے مردوے ایسا ڈرتی ہیں کہ شاید ملک الموت سے بھی نہ ڈریں۔

مردوا :- (بفتح اول) بہادر مرد۔

ایسے قصے ہزار ہوتے ہیں
یوں کہیں مردوے بھی روتے ہیں — نواب مرزا شوق
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ نقطہ وہم ہی وہم ہے کہ شعر میں لفظ مردوا بمعنی بہادر مرد استعمال ہوا ہے عورتیں بے تکلفی میں مرد کو مردوا کہہ دیتی ہیں صرف ایک جملے میں مردوا بہادر کے معنی دیتا ہے (مردوا بنو) یوں تو خود لفظ مرد کے بھی معنی بہادر کے ہیں۔
مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

مردُود :- (بفتح اول و واؤ معروف) رد کیا گیا، نکالا گیا، کسی جگہ سے باہر کیا گیا، خارج کیا گیا۔ بےعزت کیا گیا۔ ملعون، نابکار عربی مذکر۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ استفہامی ضمیر دن (کون) کس وغیرہ کے ساتھ اکثر غصے میں اپنے آپ کو بھی کہہ لیتے ہیں جیسے:۔
سنیٹا۔ آپ کا کیا نام ہے؟
آزاد۔ (اردو میں) ان کا نام خوجی۔
خوجی۔ (بگڑ کر) کس مردود کا نام خوجی ہے۔ حضور مجھے لوگ خواجہ بدیع صاحب کہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مرزا رسوا نے حقیقی معنی میں استعمال کیا ہے
جو سائل کہ ہیں بالکل مردود
علم سے ان کے وہی ہیں مقصود — مرزا رسوا

مردود :- (بفتح اول) نالائق، کمبخت، پاجی، کمینہ، نکما۔ اردو، مذکر، رائج۔

مدعا حشر کے ہونے سے ہے نیز اویدار
کوئی مردود بھی انصاف کا خواہاں ہوگا — سالک دہلوی

مَردُودُالشَّہادۃ :- (بفتح اول) وہ شخص جس کی گواہی قابل قبول نہ ہو عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے تعلیم یافتہ طبقہ کسی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

مردودِ بارگاہ :- مراد شیطان۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ جب شیطان کا تذکرہ کرتے ہیں تو اس کے لئے بحیثیت صفت مردود بارگاہ بول دیتے ہیں۔

مردود ہو جانا :- نکالا جانا، باہر کیا جانا، ملعون ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خداوند عالم کی نافرمانی کرنے پر اور حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے پر شیطان ہمیشہ ہمیشہ کو مردود ہو گیا۔

مرد و زن :- مرد اور عورت مجازاً عام لوگ تمام خلقت فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

کیوں آبرو نے دیں نہ اسے مرد و زن کہیں
جس کو جناب فاطمہ زہراؑ بہن کہیں — نفیس

مُردوں کو اوندھا ڈال رکھنا :- (بضم اول) مُردوں کی فاتحہ درود نہ کرنا شب برات کا تہوار نہ منانا، جیسے شب برات کو فاتحہ درود کہاں سے کریں کیا مُردوں کو اوندھا ڈال رکھیں (سنگھار سہیلی)
(لغات النساء نیز نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُردوں کی ہڈیاں اکھیڑنا :- شعر و سخن میں گزرے ہوئے اور اگلے سخنوروں کا تتبع کرنا اور ان کی کہی ہوئی باتیں کہنا اور پرانے مضمون باندھنا۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب ان معنی میں شاید ہی کوئی بولتا ہو صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی لکھے ہیں۔
اساتذۂ سلف کے کلام میں نقص نکالنا (۲) مردوں کو برائی کے ساتھ یاد کرنا (۳) اگلے لوگوں کا تتبع کرنا۔ پرانے مضامین باندھنا۔ اگلے لوگوں کی باتوں کو برا کہنا مرے ہوئے لوگوں کا عیب ظاہر کرنا، مردوں کو یاد کرنا۔

ہمارے سامنے ہے ذکر اگلے دوستوں کا
برائے مُردوں کی وہ ہڈیاں اکھیڑتے ہیں — ظفر

مؤلف کے نزدیک یہ صرف قریب ختم ہے

مردہ :- (بضم اول) بے جان لاش، نعش

کے خلاف ۔ میت، مرد ہوا متوفی۔ فارسی اسم مفعول، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ صنعت نے سر اٹھا کر دیکھا کسی غریب کا مردہ دو شخص اٹھائے ہوئے ایک کھٹیا برہمن ساتھ ہے ۔ ہاتھ میں ایک جلا ہوا کنڈا ۔ ایک ہانڈی مٹی کی اس میں پتے پڑے تھی کسی قدر روشن ۔ (طلسم ہوش ربا)

مُردہ : ۲ نحیف، لاغر، کمزور، ناتواں ۔ فارسی صفت ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

کس کے تم غم میں بن گئے مردہ
ادھی در گور کیوں یہ حال ہوا جالب

مُردہ : ۳ نہایت بوڑھا، عمر رسیدہ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا ۔

مردہ : ۴ مرجھایا ہوا، افسردہ، پژمردہ کمھلایا ہوا جیسے مردہ پان گل و پھول وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

مردہ : ۵ افسردہ، پژمردہ، مرجھایا ہوا جس میں زندگی کے احساسات ختم ہو گئے ہوں فارسی صفت، فصیح، رائج ۔

دل بے مردہ خلد میں جانے سے کیا ہو جائے گا
ہم جہاں ہوں گے وہ گھر ماتم سرا ہو جائے گا تعشق

قول فیصل ۔ مردہ دل بھی بولتے ہیں ۔

ع مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں شہید

مردہ : ۶ کمبخت، بدنصیب، ناشاد نامراد ۔ اردو صفت عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ سات بجے صبح سے سودا لینے گیا ہوا ہے ۔ دس بج گئے ۔ مردہ ابھی واپس نہیں آیا کب کھانا پکے گا کب سب کھائیں گے ۔

مُردہ : ۷ (آگ کے لئے) بجھی ہوئی جیسے آتش مردہ، چراغ مردہ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ آگ اور چراغ کے لئے نہیں بولتے

مُردہ : ۸ (زمین کے لئے) وہ زمین جس میں کوئی چیز نہ اُگے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

مردہ : ۹ خون کے لئے ۔ وہ خون جو کسی چوٹ سے بدن میں جمع ہو جائے اور جاری نہ ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے کہاں کے البتہ عوام بولتے ہیں ۔

مردہ : ۱۰ (سیماب وغیرہ کے لئے) کشتہ کیا ہوا ۔ کشتہ، مری ہوئی دھات جیسے سیماب مردہ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ کیمیا گروں کی اصطلاح ہے جو انھیں تک محدود ہے ۔

مِردَہا :۔ (بکسر اول و فتح سوم) چوبداروں کا سردار، چوبدار، عصا بردار، سپاہی پیادہ ۔ اردو مذکر قریب بمنزلک ۔

چوب دار اہتمام کو آئے
مردہے بھی سلام کو آئے جرأت

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ۔ بادشاہوں کے یہاں ایک ادنیٰ قوم جو پیادوں کا کام کیا کرتی تھی ۔

مُردہ اٹھانا :۔ جنازہ اٹھانا ۔ تجہیز و تکفین کرنا، کسی کا دفن و کفن کرنا ۔ اردو مصدر، عوام کی زبان ۔

لیلیٰ سے کوئی کہدے مجنوں نے کیوں قضا کی
اچھی طرح اٹھائے مردہ بے بیوطن کا حسرت

قول فیصل ۔ مردہ اٹھانا بھی بولتے ہیں ۔

مُردہ اٹھانا :۔ میت کی رسمیں ادا کرنا مثلاً تیجا، سوم، پھول، ہوئے چہلم، چالیسواں وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مردہ آئے گا تکیے پر ا ۔ یعنی آدمی جائیگا کہاں پھر پھر کے یہیں آئے گا ۔ اردو مثل عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ بے کار انتظار کر رہے ہو وہ آئیں گے پھر پھر کے یہیں ۔ وہی مثل ہے کہ جائے گا کہاں مردہ آئے گا تکیے پر ۔

مردہ بدست زندہ :۔ جب آدمی مر جاتا ہے تو زندہ شخص جس طرح چاہیں اس کی تجہیز و تکفین کریں وہ بے اختیار ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح بے لبس اور بیکس کے حق میں بھی بولتے ہیں ۔ عاجز زبردست کے قابو میں آ کر ناچار ہے فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لاشے کو دشمن کے مرے پھینک دیجئے
مردہ بدست زندہ جو چاہے سو کیجئے ذوق

قول فیصل ۔ مجازاً بیکس اور مجبور کے لئے بولتے ہیں ۔

مردہ بنا دینا :۔ مردے کی شکل کا بنا دینا، ایسا بنا دینا گویا انسان مردہ ہو جائے اردو مصدر قلیل الاستعمال ۔

راسخ ہجوم یاس نے مردہ بنا دیا
اب آئے موت بھی تو مرنے کے یقین نہیں راسخ

مردہ بن جانا :۔ مردے کی صورت ہو جانا، لاغر اور نحیف ہو جانا ۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال ۔

کس کے تم غم میں بن گئے مردہ
ابھی در گور کیا یہ حال ہوا (حافظ صاحب)

مُردہ بھاری کرنا: - دزنی کرنا، بوجھل کرنا (مجازاً)، دوبھر کرنا - اردو صرف عوام کی زبان۔

دم نکلتے ہی کیا بھول تری وحشت نے
دوش احباب پہ مردہ مرا بھاری نہ کیا (ثروت)

مُردہ بھاری ہونا: - میت کا بھاری اور وزنی ہونا - مردے کا دوبھر ہونا - لاش کا بھاری ہونا - اردو صرف عوام کی زبان۔

پھینک آؤں جو کوچے میں ترے یہ تو نہ ہوگا (بیسؔ)
تجھ پر ابھی بھاری نہیں مردہ مرے دل کا (عاشق)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ - عوام میں مشہور ہے کہ جو نہایت گنہگار مرتا ہے تو اس کا مردہ وزنی اور بوجھل ہو جاتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے نہایت گنہگار مرنے پر اطلاق ہونے لگا - یہ محاورہ فارسی کی اس مثل سے لیا گیا ہے - "مردہ او بر زندہ تو باراست"۔

مردہ بھاری ہونا: - ناتوان ہو کر بھی نہ دب آنا اور طاقت ور پر غالب آنا - نہایت بے استطاعتی پر بھی اپنے با استطاعت حریف پر غالب ہونا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

بڑھتا نہیں یہ خوف خطر طاری ہے تجھ پر
مرتا ہوں تو مردہ بھی مرا بھاری ہے تجھ پر (انیس)

مردہ پسند: - مرنے کے بعد تعریفیں کرنے والا مرنے کے بعد قدر کرنے والا - فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال۔

وائے قسمت اہل دنیا ہوتے ہیں مردہ پسند
اٹھ گئے جب ہم تو اپنا قدرداں پیدا ہوا (تسلیم)

قول فیصل - اس کا صرف دنیا اور خلق کے ساتھ ہے، تنہا نہیں بولتے۔

شاعر کے بعد کرتے ہیں اسکے سخن کی قدر
خلق خدا کو دیکھا تو مردہ پسند ہے (رند)

اب عام طور سے اس جگہ مردہ پرست بولتے ہیں۔

مردہ پھونکنا: - مردہ جلانا - اہل ہنود کا میت کو جلانا - اردو، عوام کی زبان

محل صرف - افراسیاب کی مخالفت سے مردہ اب یہاں نہیں پھونکا جاتا - برہمن نے پڑھ کر کہا - وہ سامنے جو پیپل کا پیڑ ہے ہمارے نانا دادا سب اسی مقام پر پھونکے گئے۔
(طلسم ہوش ربا)

مردہ جلانا: - میت کو پھونکنا، مردے کو جلانا - ہندوؤں کے طریقے سے مردے کو جلانا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف - ہم قوم کے برہمن ہیں مدت سے جو مقام قرارداد ہے وہیں پر یہ مردہ جلے گا۔
(طلسم ہوش ربا)

مُردہ خراب ہونا: - مردے کی مٹی عزیز یا پلید ہونا، رسوائے خلائق ہونا۔

دکھلاتے پھرتے ہیں وہ زمانے کو میری لاش
کیسا گلی گلی مرا مردہ خراب ہے جا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس محل پر مٹی برباد ہونا اور مٹی خراب ہونا بولتے ہیں

مُردہ خوار: - مردہ کھانے والا، فارسی صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل - اب کسی کے ساتھ مردار خوار اور عام طور سے مردار خور زبانوں پر ہے۔

مردہ خوار: - (کنایتہً) غیبت کرنے والا۔

رہے ذکر رند صیام میں او مسعود خوار یہ غیبتیں
ترے عذر سے وہ عقاب ہیں جو قضا ہوئے نہ ادا ہوئے (قدر)
(نور اللغات)

قول فیصل - حدیث میں ہے کہ غیبت کرنے والا گویا مردار کھاتا ہے اسی کی طرف شعر میں اشارہ ہے۔

مردہ دل: - اداس، دلگیر، افسردہ دل - آزردہ، رنجیدہ، مغموم، غمگین محزون - فارسی صفت، فصیح، رائج۔

تیرے شوق و ذوق میں جب تک نہ مجھ یاں بیخودی
اے پری پیکر میں زندہ دل تھا مردہ دل نہ تھا (شرف)

مردہ زندہ ترک ہونا: - ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تعلقات ختم کر دینا - ایسا جھگڑا ہونا کہ شادی بیاہ اور مرنے جینے میں شرکت نہ کی جائے - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مردہ دوزخ میں جائے کہ بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے مطلب: - خود غرض کو اپنے کام سے کام ہے خواہ کوئی مرے یا جیے - اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف - اجی پہلے اس کی فریاد سنو کہ وہ کہتا کیا ہے - بس یہی تو ان میں بڑی خرابی ہے کہ مقدمے والا آیا اور انھوں نے اس کا ٹیٹوا لیا - پہلے یہ بتاؤ کہ دے گا کیا تو - پس

مردہ چاہے دوزخ میں جائے بہشت میں جائے
اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ مختلف طریقوں سے بولتے ہیں۔ بہشت کی جگہ جنت بول دیتے ہیں۔ مطلب کی جگہ کام بول دیتے ہیں۔

صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو یوں لکھا ہے:۔ مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں ملا کو حلوے مانڈے سے کام۔ جو اہل زبان نہیں بولتے۔

مردہ دیکھے:۔ قسم مخت، مرا ہوا دیکھے جنازہ دیکھے۔ عورتوں کی زبان۔

اگر زندگی میں نہ آئے کسی دن
ہمیں بیٹھے تو، دیکھے مردہ ہمارا — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ پورا روزمرہ "ہمارا مردہ دیکھے یا بیٹھے" ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

مردہ سا پڑا رہنا: بہت پڑا رہنا، مردہ کی طرح بے حس پڑا رہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

فرقت یار میں مردہ سا پڑا رہتا ہوں
روح قالب میں نہیں جسم ہی تنہا باقی — آتش

مردہ شو:۔ (بضم اول و فتح سوم و واو مجہول) غسال، مردے کو غسل دینے والا، میت کو غسل دینے والا۔ فارسی مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس کی صورت کو مردہ شو لیجائیں
یہ کرے عیب اور ہم اس کو چھپائیں — فلق

مردہ شو کے حوالے۔ مردہ شو لیجائیں۔ مردہ شو لے جائے:۔ کونا مر جائے موت آئے، سپرد خاک ہو۔ دنیا سے جاتا رہے غارت ہو۔ اٹھ جائے۔ عورتوں کی زبان۔

"ایک کلمہ ہے کہ عورتیں جس وقت کسی سے آزردہ ہوتی ہیں یہ کلمہ اس کے حق میں زبان پر لاتی ہیں اور کبھی مرد بھی اس کلمے کو اسی محل پر بول جاتے ہیں۔" (نور اللغات و سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ یہ خاص عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مردہ شونی:۔ مردہ شو کی تانیث۔ وہ عورت جو عورتوں کے نہلانے کا پیشہ کرتی ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل ضرب۔ موئی مردہ شونی سی معلوم ہوتی ہے
(امراؤ جان ادا)

مردۂ صد سالہ:۔ (کنایۃً) کمال لاغر، انتہائی دبلا، ایسا کہ جس کی قطع مردے کی سی ہو ضعیف۔ فارسی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

آئینے میں مری صورت نے ڈرایا مجھ کو
زیست نے مردۂ صد سالہ بنایا مجھ کو — امانت

مُردہ کا مال ڈھونڈھتے ہیں:۔ مفت یا ارزاں شے تلاش کرتے ہیں۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مُردہ کا مال نہیں ہے:۔ مفت یا ارزاں نہ مل سکے گا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مردہ کر دینا:۔ مار ڈالنا، ذبح کرنا حلال کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہم پر عام طور سے مار ڈالنا ہی بولتے ہیں۔

مردہ کر دینا: (کنایۃً) کمزور کر دینا، مردے کی سی حالت بنا دینا، ناتوان و بے حس و حرکت کر دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

ناتوانی نے کیا مردہ مجھے جیتے جی
پیرہن تن پہ ہے مانند کفن ای روز دل — ناسخ

مردہ کی گوں پہچانتا ہوں: تمہارے حیلے اور چالاکیوں سے خوب واقف ہوں۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مردہ نکلنا:۔ جنازہ کا کسی راہ سے گزرنا مردہ کا کسی راستے سے جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

کثرت شوق نے ازبسکہ کیا عرصہ تنگ
مردہ نکلا نہ مرا کوچۂ دلدار کی راہ — آتش

مردہ نکلنا: بددعا۔ اس معنی میں مردہ نکلے مستعمل ہے

ع پٹی پہ رکھوں پاؤں تو نکلے مرا مردہ — جلال
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں جب کسی کو کوستی ہیں تو کہتی ہیں الٰہی تیرا مردہ نکلے۔ تیرا جنازہ نکلے۔

مردہ ہونا:۔ مرجانا، زندہ نہ رہنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع مردہ ہوئے حیات کا نقشہ بدل گیا — انیس

مردہ ہونا: بہت زیادہ کام کرکے اتنا تھک جانا کہ جنبش کرنا مشکل ہو جائے از حد تھک جانا۔ کسی کام میں از حد محنت

کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ عورتیں۔ تھک کے مردہ ہونا، بھی بولتی ہیں۔

مَرد ہونا:۔ بہادر ہونا، دلیر ہونا، شجاع ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرد ایسے ہی مرد ہوتے ہیں
مہر و الفت میں فرد ہوتے ہیں — قلق

مَردی:۔ بہادری، دلیری، مردانگی۔ فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے جواں مردی اور نامردی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے اور اس محل پر مردانگی زبانوں پر ہے۔

مردی:۔ انسانیت، آدمیت، مردپن، مردانیت، فارسی مونث۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَردی:۔ قوت باہ، قوت تولید، رجولیت (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُردی:۔ کمبخت، کمینی، بدبخت، مردہ کی تانیث۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ مردی سے ہزار بار منع کر دیا کہ بغیر برقع کے نہ نکلا کر لیکن سنتی ہی نہیں۔

قول فیصل۔ از عدنا راضگی اور غصہ کے موقع پر عورتیں بولتی ہیں کبھی کبھی اپنے لئے بھی استعمال کرتی ہیں جیسے مجھ مردی کی عقل ماری گئی تھی کہ یونہی بغیر برقع اوڑھے گھر سے نکل گئی۔

مُردے:۔ مردہ کی جمع۔ اردو، مذکر عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں نے تجھ سے کتنی مرتبہ کہا کہ مردے زنانوں میں جا کر نہ بیٹھا کر ایک دن تو بھی زنانا ہو جائے گا۔

قول فیصل۔ عورت کے لئے مردی بولتے ہیں

مُردے سے شرط بد کے سونا:۔ غافل بے خبر ہو کے سونا، نہایت غفلت کی نیند سونا، بہت دیر تک سونا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

پہرے والا کچھ ایسا کھویا
مردوں سے وہ شرط بد کے سویا — شوق قدوائی

قول فیصل۔ اسی محل پر مردے سے شرط باندھ کے سونا بھی بولتے ہیں۔

نصیب سوئے تو بیدار کوئی ہوتا ہے
کہ شرط باندھ کے مردے سے وہ تو سوتا ہے — داغ

مُردے اٹھنا:۔ مردوں کا زندہ ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تصویریں جان پائیں گی نیرنگ دہر سے
مردے اٹھیں گے سر طلسمات کے لئے — منیر

مُردے اچھل پڑنا:۔ مردے کا زندہ ہو کر بیتاب ہو جانا۔

ٹھوکر لگائی آپ نے مردے اچھل پڑے
جب ناچتے کھڑے ہوئے محشر بپا ہوا — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ زبان کا یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

مُردے از غیب برون آید و کارے بکند:۔ ایک آدمی غیب سے نکل آتا ہے اور کوئی کام کر جاتا ہے۔ فارسی۔

اس مصرع کے استعمال کے دو موقع ہیں ایک تو وہ موقع جب کوئی شخص امید کے خلاف کوئی کام کر گزرتا ہے دوسرے جب یہ کہنا ہوتا ہے کہ ہر کام کرنے والا کوئی نہ کوئی نکل ہی آتا ہے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مُردے اکھیڑنا:۔ پرانی باتوں کا ذکر چھیڑنا۔ پرانے قصوں کو اس طرح بیان کرنا جس میں طنز ہو۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کہتے ہیں ذکر لیلیٰ و مجنوں جو چھیڑیے
چپ رہیے بس نہ گور کے مردے اکھیڑیے — آتش

قول فیصل۔ عام طور سے گڑے مردے اکھیڑنا یا پرانے مردے اکھیڑنا، کی ترکیب سے بولتے ہیں

مُردے پر تین دن بھاری ہونا:۔ سختی ہونا، دشواریوں کا سامنا ہونا، مردے کا مصیبت میں پھنسنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کہتا ہے کون مردے پہ بھاری ہیں تین دن
برسوں سے ہے عذاب شب اولیں یہیں — داغ

قول فیصل۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال لکھتے ہیں کہ اسی جگہ۔ مردے پر بھی تین دن بھاری ہوتے ہیں بھی بولتے ہیں یعنی زندوں کے لئے تو ہزاروں ہی طرح کی مصیبتیں ہیں ان کا کیا ذکر۔ مردے پر بھی قبر میں تین روز بڑی مصیبت رہتی ہے۔

اس صورت سے بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

مُردے پر جیسے سو من مٹی ویسے ہزار من:

جب مصیبت ہے تو جیسی تھوڑی ویسی بہت
جہاں سو وہاں سوا سو۔ اردو مثل۔
(نوراللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب انوار اللغات نے لکھا ہے کہ مردے پر جہاں سو من مٹی وہاں سوا سو من۔ جب ہماری طاقت اور بساط سے زیادہ ہمارے اوپر مصیبت نازل ہو ہی گئی تو پھر کم زیادہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی کے مترادف فارسی مثل ہے۔ آب چوں از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست۔ جب پانی سر سے اونچا ہو ہی گیا تو پھر چاہے وہ ایک ہاتھ اونچا ہو یا ایک نیزے کے بقدر۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ راقم مولف کے نزدیک بہت کمی کے ساتھ یہ دونوں شکلیں بولی جاتی ہیں۔

مُردے پر رونا:۔ مردہ کا ماتم کرنا، مردہ پر گریہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیال زلف میں مجھ پر نہ قصد گریہ کرا دیں
اندھیری رات میں تو کس طرح مردے پہ روئے گا — مصحفی

مُردے جلانا:۔ مردے کو زندہ کرنا، مرے ہوئے کو حیات نو بخشنا۔ جو مر چکا ہو اس کو زندہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ٹھوکروں سے جلاتے ہو مردے
ان ہی چالوں پہ لوگ مرتے ہیں — قدر

مُردے جی اٹھنا:۔ مردے کا زندہ ہو جانا، مرے ہوئے کا اٹھ بیٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مردے جی اٹھتے ہیں یہ حکم جو فرماتے ہیں
جان دے دیتے ہیں جب بات پہ آ جاتے ہیں — تعشق

مُردے سے بدتر:۔ کمال ضعیف، بہت لاغر، نہایت کمزور۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شروع اردو لغت میں تو یہی مردے سے بدتر چلی
کمی کی تو یہ شدت ہے سوا ہوا تو کب ہوتا — [illegible]

مُردے یا مُردوں سے شرط باندھ کر سونا:۔ ایسا سونا کہ قیامت کی خبر لانا قیامت تک سونا، جاگنے کا نام نہ لینا۔ کثرت سے سونا، بہت سونا، غفلت کی نیند سونا۔ اردو مقولہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مردوں سے شرط باندھ کے سوئے ترے نصیب
آنکھیں ہیں اتنی تیرہ گرہ بخت خواب کو — [illegible]

مُردے کا مال:۔ مال متروکہ، وہ متروکہ مال جو ارزاں فروخت ہو جائے، وہ چیز جو سستے داموں پر فروخت ہو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آپ نے میری بغیر اجازت کے پیرا سو روپیہ کا سامان دس روپے میں فروخت کر دیا، کیا آپ نے مردے کا مال سمجھا تھا۔

مُردے کا مال:۔ لاوارثی مال جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُردے کا مال:۔ مفت کا مال، وہ چیز جو بلا قیمت مل جائے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مل جائے مفت ہی یہ تمہارا خیال کیا
دل کو سمجھ لیا کسی مردے کا مال کیا — داغ

مُردے کا مال:۔ بہت ارزاں مال، سستا مال، کم قیمت مال۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مضمون رفتگاں سے طبیعت کو اپنی ننگ

نگاہ نہ ہو جب ہم کبھی مردے کے مال کے — آتش

مُردے کا مال سمجھنا:۔ کمزور کا مال جاننا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

فلک نے لوٹ کے لٹوا دیا حسینوں سے
سمجھ لیا کسی مردے کا اس نے مال مجھے — داغ

قول فیصل۔ کبھی کبھی عوام لکھنؤ بھی بول دیتے ہیں۔

مُردے کو بیٹھ کر روتے ہیں اور روزی کو گھڑے ہو کر:۔ روزگار کا غم مردے کے غم سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اردو مثل۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُردیکھنا:۔ مر کے دیکھنا۔ اردو صرف، متروک۔

ان لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا — درد

مُردے کی گانڑ میں لگا دو تو اٹھ بیٹھے:۔ یہ خاص مرچ کی تلخی اور ترش چیز کی ترشی و تیزی کا بیان ہے (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ بازاری لوگ بہت ترش کے لئے کہتے ہیں اگر مردے کے لگا دو تو وہ بھی اٹھ بیٹھے۔

مُردے کی نیند سونا:۔ (کنایۃً) کمال بے خبر ہو کر سونا، بہت گہری نیند سونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نالوں سے کیا جگائیے خفتہ نصیب کو
مردے کی نیند سویا ہے بیدار ہو چکا — تعشق

مُردے میں جان آنا:۔ کمزور کا توانا ہونا، پست اور مجہول کا مستعد ہونا۔ اردو

صرف، فصیح، رائج۔

بیری ایذا کے لئے مر کے بھی جان آتی ہے
کاٹنے دوڑتی ہے ماہی بے آب مجھے — آتش

مر رہنا:۔ مجبوری و ناچاری کے وقت مر جانا زندہ نہ رہنا، موت آجانا۔ اردو صرف، فصیح، و رائج۔

ع مر رہیے کسی دشت کے دامن میں اہیق — امیر

مر رہنا: ﷲ (کنایۃً) کسی کام میں دیر لگانا، جہاں جانا وہیں بیٹھ رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

اس کو بھی بیخبر ہیں نہ جاری خبر رہی
کمبخت آج موت کہاں جاکے مر رہی — دبیر

مر رہنا: ۳ بے خبر ہو کر سو رہنا، سو جانا، سو رہنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہمیشہ شام سے ہمسایہ مر رہے آتش
ہمارا نالۂ دل گوش کو فسانہ ہوا — آتش

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ: سو رہنے سے بھی کنایہ ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

ع وہ کہیں سوئے کہیں ہم مر رہے

مر رہنا: ۴ غافل ہوجانا، رک جانا، بہت تاخیر کر دینا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ سو رہنا اور بسر کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

اک اک گھڑی فراق کی محشر سے کم نہیں
کیا جانے مر رہا ہے مرا نامہ بر کہاں — قراق
نقیروں کی کیا موت کیا زندگی
جگہ جس جگہ پائی واں مر رہے — امیر

مرزا:۔ میرزا کا مخفف۔ فارسیوں نے بھی کہا ہے۔

(جلال الدین عبد الرزاق) بدیں وسیلہ کہ مرزا سعید ما تنہا۔ چہ خوب کردہ کہ ناخن رفت از دل) امیرزادہ، شہزادہ، فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اصل میرزا یعنی امیرزا تھا) سردار زادہ امیرزادہ، شہزادہ، کنور، راجکمار، رشید زادہ، ملک زادہ۔

مؤلف کے نزدیک میرزادہ سید زادہ کے معنوں میں ہے جس کا مخفف میرزا ہے اہل ہند آفرینی کے ساتھ لکھتے ہیں اگر سید زادہ ہے تو اسے میرزا لکھتے ہیں۔ جیسے سید احمد میرزا یا حسین میرزا وغیرہ وغیرہ مرزا علامت غیر سید ہونے کی ہے عموماً مغل کے لئے مرزا لکھتے ہیں جو غیر سید ہوتا ہے شاہی زمانے میں ایران میں خطابات کے سلسلے میں جہاں اور خطابات دیئے جاتے تھے وہاں سادات کو میرزا کا خطاب دیا جاتا تھا جس کے معنی یہ ہوتے تھے کہ یہ شخص سردار کی نسل سے ہے اور سید کے معنی بھی سردار کے ہیں اسی بنا پر ہندوستان میں قومیں الگ الگ کر دی ہیں۔ سید، مغل، پٹھان، شیخ وغیرہ وغیرہ

مرزا: ﷲ مغلوں کا لقب مغل زادہ مغلوں کے نام کا اکثر اول جز کبھی اخیر جیسے مرزا امیر بیگ، مرزا فاضل بیگ۔ احمد مرزا سلطان مرزا عباس مرزا وغیرہ۔

لیکن جب اخیر میں لگاتے ہیں تو وہاں پیارا منظور نظر اس قبیل کے معنی ہوتے ہیں اور پیارے ہی بہ لفظ اخیر میں لگایا جاتا ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مغل کے لئے مرزا اور سید کے لئے میر عام طور سے زبانوں پر ہے۔

سر جب رکھ کر دھوئی طبع لطیف
میر و مرزا کا ہوا آخر حریف — میر

مرزا: ۳ خاندان تیموریہ کے شہزادوں کا لقب صاحب عالم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرزا: ۴ نازک، نازک طبع (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرزا بے پروا:۔ نہایت بے پروا آدمی نہایت غافل آدمی۔ از حد بے فکر آدمی۔ اردو اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ و قدیم اردو لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

مرزا پھویا۔ مرزا پھویا:۔ (کنایۃً) نازک اندام، لاغر دبلا پتلا آدمی، چھوئی موئی، نہایت نازک۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مرزا پھویا ہی بولتے ہیں

مرزا پھویا۔ مرزا پھویا:۔ آرام طلب سست کاہل آدمی، تن آسان آدمی۔ زحمت سے بچنے والا آدمی۔ بے دقت شہزادہ۔ جس طرح عورت کی نسبت موم کی مریم ہے اسی طرح مردوں کے لئے یہ لفظ ہے (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے مرزا پھویا لکھا ہے اور صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ زبانوں پر مرزا پھویا ہے۔ صحیح مرزا پھویا۔

مؤلف کے نزدیک اب مرزا چھیلا ہی صحیح ہے جو عورتوں اور عوام کی زبان ہے۔

مرزا چھیلا :- (کنایۃً) چھیل چھبیلا۔ اردو صفت، قریب بمتروک

ع۔ اب تو بنا ہے پھرتا ہے وہ اے مرزا چھیلا حافظ

مرزا مزاج :- شہزادوں کے مزاج والا بڑا نازک مزاج، تنک مزاج، نازک طبع تنک چڑھا، دماغدار، نازک دماغ۔ اردو صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

مرزا منش :- نازک مزاج، نازک طبع فارسی صفت، متروک

یہ تو نہیں مرزا منش جس چیز میں ہو کے خلش
تو کب پڑے گا چین کہ میرے دل صد چاک کو میر سوز

مرزا منشی :- نازک طبعی، نازک مزاجی فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرزا ہیبن :- کمال نازک بدن، دبلا پتلا۔ اردو صفت، متروک۔

محل صرف۔ مبتلا بیچارے نازنین بیر پھوپا کے مرزا ہیبن نازنے وہ چٹخنیاں دیں اور ایسا ایسا رگڑا کہ آنکھیں نکل نکل پڑیں۔ (محصنات)

مرزائی :- بزرگی، شہزادگی، میرزا منش ہونے کی وضع۔ فارسی، متروک۔

مصحفی ریختہ سیکھا مراکس دستہ کو
شعر یاں گرد ہے مرزا کی بھی مرزائی کا مصحفی

مرزائی :- تکبر، غرور، نخوت، بوئے حکومت حاکمانہ مزاج۔ اردو مونث، متروک

مرزائی تجھ سے کھنچتی نہیں ہے عزیز کی
پھر شعر و شاعری بھی نہیں ہے تمیز کی میر

مرزائی :- حکومت، سرداری، حاکمی۔ اردو مونث، قریب بمتروک۔

ع رہ نہیں جاتی میرزائی کی رند

مرزائی :- مردوں کے ایک قسم کے پیراہن کا بھی نام ہے جو کہ کمر تک ہوتا ہے۔ فارسی میں نیم جامہ ہے۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں نیم جامہ، نیم آستین، نکری، صدری، جاکٹ واسکٹ، آدھی یا پوری آستینوں کی کرتی۔ (مرزا لوگوں کی ایجاد)

مؤلف کے نزدیک صحیح تو مرزائی ہے لیکن عوام لکھنؤ مرزئی بولتے ہیں جو اب قلیل الاستعمال ہے

مرزبوم :- (بفتح اول و دوم حروف) قابل زراعت زمین وہ زمین جس میں کاشت ہو سکے فارسی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

جس کھیت میں گذر ترا اے نحس و شوم ہو
سرسبز پھر نہ خلق میں وہ مرز بوم ہو انیس

مرزبوم :- محل سکونت، گھر، پیدائش کی جگہ۔ فارسی مذکر۔ قریب بمتروک

اب ہے ننگ و عار چند بوم اپنا مرزبوم
اجڑ جاناں میں یہ معمورہ خدا ہو گیا ناسخ

محل صرف۔ لکھنؤ کا محرم الحرام ہے لکھنؤ کی سوز خوانی، لکھنؤ کی خوش بیانی، لکھنؤ کی عزاداری لکھنؤ کی سوگواری از شام تا دم شہود مرزبوم ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مرزئی :- سوکھا سہما، دبلا پتلا، کمال لاغر اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بہن بہت اچھا ہوا تم نے اپنی چپل اٹھالی ورنہ ایک مرزئی سا لڑکا تاک میں کھڑا ہوا تھا وہ لے جاتا۔

مرزوق :- (بفتح اول و دوم معروف) رزق دیا گیا۔ وہ کہ جس کو رزق دیا گیا ہو عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرسَل :- (بضم اول و فتح سوم) بھیجا گیا بھیجا ہوا عربی صفت اسم مفعول مذکر۔ فصیح، رائج

بحق آیۂ بلغ بحق روح امین
بحق صاحب لولاک مرسل ومرسل محسن کاکوروی

مرسل :- رسول، وہ نبی جو صاحب کتاب ہو، پیغمبر، نبی۔ وہ نبی جسے خدا کی طرف سے کتاب ملی ہو۔ عربی مذکر، فصیح، رائج

جو اٹھے سے اس وقت قطرے گر گئے
وہی تین سو تیرہ مرسل بنے لذ نامہ

قول فیصل۔ نبی تو ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں لیکن رسول یا مرسل صرف تین سو تیرہ ہیں اور ان تین سو تیرہ میں اولی العزم پیغمبر پانچ ہیں یعنی حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ۔

مُرسَل تنہا کم احمد مرسل کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

برخلاف اس کے دیا احمد مرسل کو پیام
آپ کو حکم یہ دیتا ہے خدائے علام خواجہ

اس کی جمع مرسلین ہے۔ جیسے ختم المرسلین یعنی جناب محمد مصطفیٰ۔

مرسل :- جس حدیث کی آخری سند سے تابعی کے بعد کوئی راوی نہ مذکور ہو اس کو مرسل

کہتے ہیں۔ صفت مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہلِ حدیث کی خاص اصطلاح ہے۔

مُرسِل: (بالضم و کسرِ سوم) بھیجنے والا۔ ارسال کرنے والا۔ نامہ بھیجنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بھیجی آپ نے بھیج روح امیں۔
بھیجی صاحب لولاک مرسِل و مرسَل (محشر)

مُرسَلہ: (بالضم اول و فتح سوم و چہارم) بھیجا ہوا۔ فرستادہ۔ ارسال کیا ہوا۔ روانہ کردہ شدہ۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت۔ آپ کا مرسلہ منی آرڈر کل ملا۔ رسیدی خط آج لکھنے کا موقع مل سکا۔

مُرسُول: مرسولہ۔ یہ لفظ قاعدے سے غلط ہیں۔ رسالت سے جو مصدر ثلاثی مجرد۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغے کلام عرب میں مستعمل نہیں ہیں۔ عرفی نے مرسل کی جگہ مرسول کہا ہے۔

تفا بجا کہ رایت نوشتہ مصلحتے
فلک مدیدہ کہ مرسول او چہ مضمون است (عرفی)

اول صفت مذکر۔ دوسرا صفت مونث بھیجا گیا بھیجی گئی اس جگہ مرسل مرسلہ صحیح ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مرسُوم: قاعدہ۔ باندھا گیا۔ رسم ڈالا گیا۔ مقرر کیا گیا۔ نشان کیا گیا۔ عربی اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مرسُوم: مجازاً۔ مشاہرہ۔ وظیفہ تنخواہ۔ روزینہ۔ (عربی صفت) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرشِد: (بضم اول و کسرِ سوم) راہ راست دکھانے والا۔ ہدایت کرنے والا۔ راہ نیک دکھانے والا۔ رہنمائی کرنے والا۔ رہبری کرنے والا۔ رہبر۔ عربی مذکر اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

زباں سے دین کا دعویٰ مگر ہے دل میں کچھ اور
بنے ہیں ایک جماعت کے مرشد کامل (محشر لکھنوی)

مُرشِد: (کنایۃً) استاد۔ چالاک عیار۔ ہوشیار۔ شریر۔ فریبی۔ اردو صفت مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

اک ہی مرشد ہو تم حضور معاف
سن چکی ہوں میں آپ کے اوصاف (فریحی)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں عام طور سے بضم اول و فتح سوم بولتی ہیں جو غلط ہے۔

مرشد اللہ: ہادی اللہ۔ ہادی۔ رہنما پیر مرشد۔ عربی۔ (آزاد و فقیر)

مرشد اللہ شب فراق میں یہ روئے کل کہ بس
ناکوں نے دھوپ میں ان کا کھڑا بستر (انشا)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرشِد زادہ: پیر کا بیٹا۔ فارسی صفت مذکر۔ فصیح، رائج۔

رو کے سے میرے مرشد زادے رکتے ہی نہیں
میں تو ہوں مجبور سن میں ہیں نہیں مجبور آپ (جان صاحب)

مرشد زادے: بادشاہ کے اعزا کے قریب کو بھی مرشد زادے کہتے ہیں۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل فصیح۔ اس کا نام سن کے خوش ہوا کہ یہ بھی ایسا ہوں مرشد زادے ساحروں کے یار ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

مُرشِدِ کلاں: نہایت چالاک۔ عام بازاری زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرشِدی: مرشد ہونا۔ اردو مونث۔ قلیل الاستعمال۔

مرشدی تیری کب میں مانتی ہوں
جیسا تو ہے میں خوب جانتی ہوں (شوق)

مُرَصَّع: (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد) نگینے یا جواہرات جڑا ہوا، جڑاؤ، آراستہ، سجا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

گھوڑوں کی بن رہی ہیں نگاہیں گہر نگار
پیلے ہوئے ہیں زین مرصع بھی جنبار (تعشق)

قول فیصل۔ آراستہ و پیراستہ ہونے یا کرنے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

مرصع زیوروں سے کر بدن کو
نکلتی تھی سدا سیر چمن کو (زلیخائے امداد)

مُرَصَّع: کمال خوش بیانی کے ساتھ، خوش بیانی سے آراستہ، شاعرانہ خوبیاں لئے ہوئے۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کہ ہیں بند مرصع تو ورق خوان جواہر (انیس)

قول فیصل۔ کلام مرصع اور مرصع کلام کی ترکیبیں سے تعجب آمیز طبقہ بول دیتا ہے۔

مرصع ہو ماشاء اللہ سارا کلام جو سنا ہے کلام بلاغت نظام سحر

بیر عشق نے سڈول اور خوبصورت جسم والا
زیورات سے آراستہ کے معنوں میں مرصع
بدن بھی کہا ہے۔

لبس آراستہ اپنے جوہر سے نکلا
نگار مرصع بدن گھر سے نکلا عشق

مرصع بالفتح: وہ کلام جس میں صنعت ترصیع
ہو وہ نظم یا نثر جس میں ہر ایک لفظ کے
مقابل میں دوسرا لفظ اسی وزن اور قافیہ کا
آیا ہو۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مرصع ساز: زیور وغیرہ میں نگینے یا جواہرات
جڑنے والا سادہ کار، سنار۔ فارسی صفت
قلیل الاستعمال

مرصع سازے کر تازہ اسلوب
جواہر کا بنایا جانور خوب [illegible]

قول فیصل۔ اسی محل پر مرصع کار بھی مستعمل
ہے اور اس کام کو مرصع سازی اور مرصع کاری
کہتے ہیں۔

مرصع نگار: (کنایۃً) کمال خوشنویس

کاتب ترا نہیں ہے مرصع نگار ہے
حرفوں کو کیا کہوں جو جواہر جڑے نہیں رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیمیافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے

مرصع ہو جانا: نظم یا نثر میں صنعت ترصیع
کا پیدا ہو جانا۔ اردو مصدر۔ تعلیمیافتہ طبقے
کی زبان۔

محل صرف۔ جب وہ مسودے کو درست
کرتے تھے تو شاعری مرصع ہو جاتی تھی (دیوان ذوق)

مرصوص: (بالفتح اول و واو معروف) سیسہ
پلایا ہوا، سیسہ پلائی ہوئی، رانگا ڈال کر مستحکم
اور مضبوط کی ہوئی شے، نہایت استوار اور
مضبوط کیا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول
تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بنیان مرصوص سیسہ پلائی ہوئی
دیوار کے معنوں میں بولتے ہیں مجازاً بہادر اور
مضبوطی اور بہادری کے ساتھ جم کر لڑنے والے
کے لئے کہتے ہیں۔

کون تھا بنیان مرصوص آتے ہی جنگاہ میں
نقش بر دیوار کیوں بنتے خدا سے پوچھیے محشر لکھنوی

مرض بالفتح (بفتحتین) آزار، بیماری، عارضہ
علالت، روگ، کسی عضو کی ساخت یا افعال میں
فرق پڑ جانا، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

عشق میں رکھ نہ زندگی کی امید
یہ مرض گور ہی جھنکاتا ہے رند

قول فیصل۔ بسکون ر غلط ہے اور اس کی جمع
امراض (بفتح اول) ہے۔

مرض بالضم لت، عادت، شوق۔ اردو مذکر
فصیح، رائج۔

ع بادہ خواری کا مرض بھی اپنے آپ کی میں ہو بحر

مرض اٹھ کھڑا ہونا: مرض پیدا ہو جانا، کوئی
عارضہ لاحق ہو جانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج

محل صرف۔ بد پرہیزی کئے چلے جاتے ہو کوئی
مرض اٹھ کھڑا ہوا تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔

مرض الجھانا: مرض میں طول دینا، صحیح
مرض معلوم نہ کر سکنا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال

مرض عشق طبیبوں نے بہت الجھایا
آخر کار یہ آزار ہی دوماں نکلا داغ

مرض الموت: (بفتح اول و دوم و ضم سوم
و فتح چہارم) وہ مرض جس سے آدمی مر جائے
مہلک مرض، ایسی بیماری جو آدمی کو اپنے
ساتھ لیکر جائے۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج

نہ کہو مر گئے عشاق جہالت کر کے
مرض الموت کی ہم لوگ دوا کیا کرتے بحر

مرض الوفات: مرض الموت، ایسی
بیماری جس میں موت آ جائے۔ عربی، مذکر
دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ مرض الوفات سے تین دن
پہلے غزل کہی تھی۔ (دیوان ذوق)

مرضا: بفتح اول و دوم، مریض
کی جمع۔ بہت سے مریض۔ فارسی، مذکر فصیح رائج

قول فیصل۔ ناسخ نے بسکون را بھی کہا ہے۔

بیچارے سخن دنیا سے گزرا
سسکتے رہ گئے مرضائے ناسخ ناسخ

صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ طلبا اور
دوستاں کے وزن پر مرضا جمع بنائی گئی ہے جو غلط
محض ہے۔ عربی میں مریض کی جمع مرضیٰ آئی ہے

مرض برا ہونا: خراب عادت ہونا
بری عادت پڑنا، بری لت ہونا۔ اردو مصدر
عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہر وقت ادھر دیکھنا ہے بچھا ہے شاعری
سچ ہے امیر تم کو ہوا یہ برا مرض امیر

قول فیصل۔ عام طور سے برا مرض ہونا
بولتے ہیں۔ طنزاً اچھا مرض ہونا بھی بول
دیتے ہیں جیسے یہ تمہیں اچھا مرض ہے کہ بغیر جاگے
پیئے تم کو نیند ہی نہیں آتی۔

مرض بڑھنا: بیماری میں زیادتی ہو جانا
اردو مصدر فصیح، رائج۔

مریض ہجر پر رحمت خدا کی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
بحر

قول فیصل ۔ مرض میں تخفیف ہونے کو مرض گھٹنا بولتے ہیں۔

ہے وہ مسیح اور ہیں تجھ جیسوں ہمدرد ہو
مجھ کو نہیں تمیز بڑھا یا گھٹا مرض — اکبر

مرض بگڑنا :۔ بیماری کا بڑھ جانا، خراب حالت ہو جانا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

کس خرابی میں ہیں آزار محبت والے
یہ بگڑتا ہے مرض قابل درماں ہو کر — داغ

مرض پھیلنا :۔ کسی مرض کا عام ہو جانا ۔ اردو صرف ۔ عوام کی زبان۔

کیا زمانے میں محبت کا مرض پھیلا ہے
دیکھے دو چار نظر آتے ہیں بیمار بہت — ہجر

مرض پیدا ہونا :۔ کوئی نیا مرض ہونا، کوئی نئی بیماری ہونا، مرض ہو جانا ۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ غریب دل کے مرض میں تو مبتلا تھا ہی بدقسمتی سے اسے نیا مرض پیدا ہو گیا یعنی نمونیا۔

مرض خانہ :۔ بیماری کا گھر، بیماروں کے رہنے کا مکان

سچ کہتے ہیں دنیا کو مرض خانہ ہو واللہ
جب تک میں جیا ایک دن اچھا نہ رہا میں — میر سوز

قول فیصل ۔ یہ دہلی کی زبان ہے (فرہنگ آصفیہ)

مرض دور ہونا :۔ مرض اچھا ہونا، بیماری دور ہو جانا، مرض نہ رہنا ۔ اردو صرف فصیح، رائج

شربت وصل سے درد و غم فرقت نہ رہا
پاس آیا جو مسیحا تو مرض دور ہوا — برق

قول فیصل ۔ مرض دور ہو جانا، مرض جاتا رہنا وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں ۔ جیسے ڈاکٹر رحیم صاحب کے علاج سے مرض تو جاتا رہا لیکن کمزوری ابھی باقی ہے۔

مرض دیکھنا :۔ بیماری اٹھانا، بیمار ہو جانا ۔ اردو صرف، ترکیب مبتذل

اے خدا کوئی نہ دیکھے مرض الفت چشم
دم کو آزار میں آنکھوں سے نکلتے دیکھا — رشک

مرض عارض ہونا :۔ مرض کا پیدا ہونا، بیماری ہونا ۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُرضِعَہ :۔ (بضم اول و کسر سوم و فتح چہارم) بچے کو دودھ پلانے والی عورت، انّا ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرض کا توتا نہ پالنا :۔ مرض کا باقاعدہ تدارک کر لینا ۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

مرض کا طبیعت سے لڑنا :۔ مرض کا طبیعت سے مقابلہ کرنا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

لڑ رہا ہے مرض طبیعت سے
خون اے چارہ گر نہ ہو جائے — داغ

مرض کھونا :۔ مرض دور کرنا، ایسا علاج کرنا کہ بیماری باقی نہ رہے ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

وہ مرض کھوئے طبیبوں کی بھی آنکھیں کھل گئیں
ہے مسیحا نرگس بیمار قیصر باغ بھی — صبا لکھنوی

مرض لاحق ہونا :۔ بیماری ہونا، نیا مرض ہونا، عارضہ ہونا ۔ اردو صرف فصیح، رائج

ہوئے ہجر میں وہ مرض مجھ کو لاحق
دیے چھوڑ جس میں اطبائے حاذق — رند

مرض لاحقہ :۔ آزار موجودہ، موجودہ بیماری، وہ آزار جو لاحق ہو ۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "آزار موجودہ" کے معنی لکھے ہیں ۔ مولف کے نزدیک مرض لاحقہ کوئی نہیں بولتا اس لئے کہ یہ ترکیب غلط ہے ۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس محل پر امراض لاحقہ بولتا ہے۔

مرضِ متعدی :۔ (با اضافت) وہ بیماری جو ایک سے دوسرے کو لگ جائے، مرض ساری، چھوت کی بیماری ۔ فارسی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ متعدی مرض اور متعدی امراض کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

مرض مہلک :۔ ہلاک کرنے والی بیماری، ایسی بیماری جو جان لیوا ہو ۔ وہ بیماری جس میں جان کا خطرہ ہو، خطرناک بیماری ۔ فارسی، مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ عام طور سے مہلک مرض کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مرض نہ رہنا :۔ مرض کا جاتا رہنا ۔ بیماری کا دور ہو جانا ۔ اردو صرف فصیح رائج

ظاہر آزار کچھ غرض نہ رہا
لاغری کے سوا مرض نہ رہا — مومن

مرض ہونا :۔ عارضہ ہونا، بیماری ہونا، روگ ہونا ۔ اردو صرف فصیح رائج

قول فیصل ۔ ۔ شوق ہونا، لت ہونا کے

معنوں میں بھی بولتے ہیں

وعدہ وصال کا نہ کیا تم نے سچ بھی
تم کو تو جھوٹ بولنے کا ہوگیا مرض — قلق

مَرْضی:- (با لفتح) رضا، خوشی، پسندیدگی، رضامندی، منظوری۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

اٹھے گا فرش ابھی یہ جو مرضی امام کی
مسند بڑھائیے شہ عالی مقام کی — تعشق

قول فیصل۔ اس کی جمع "مرضات" بفتح اول وسکون را ہے۔

مرضی بڑے پروردگی۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرضی پانا:- خوشی پانا، رضا پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب تمہیں خاک دیکھا آن بیٹھے کوئی دم
اٹھ گئے صحبت سے جب مرضی نہ پائی آپ کی — رند

مرضی بٹنا:- میزان بٹنا۔ اتفاق رائے ہونا۔ اردو فعل لازم۔ اہل ہنود کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔ ہندو مسلمان کی قید نہیں۔

مرضی رَب:- (باضافت) مشیت ایزدی، خدا کی مرضی، رضائے الٰہی۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

جز شکر کے شکوہ نہ کبھی آئے زباں پر
انساں ہے باہر نہ ہو تو مرضی رب سے — رند

قول فیصل۔ مرضی الٰہی، مرضی معبود، مرضی خالق، مرضی پروردگار اور مرضی خدا وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے۔

مجھ کو جینے سے فائدہ بھی نہیں
اور پھر مرضی خدا بھی نہیں — جاوید لکھنوی

ان تمام ترکیبوں میں مرضی کی جگہ رضا بھی مستعمل ہے اور فصیح ہے۔ یعنی رضائے رب، رضائے خدا وغیرہ۔

مرضی کے خلاف:- جو مرضی کے موافق نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے ایما کے موافق تری مرضی کے خلاف
سجدہ جنت و دوزخ کا یہی ہے مفہوم — نشتر لکھنوی

مرضی کے موافق:- خاطر خواہ، حسب اطمینان، مرضی کے مطابق۔ جیسی مرضی ہے ویسے ہی۔ اردو تابع فعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ خاطر خواہ اور حسب اطمینان کے معنوں میں مرضی کے مطابق بھی بولتے ہیں۔

مرضی ملنا:- دل ملنا، اتفاق رائے ہونا، باہم رضامند ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محاورات۔ اگر میں نے اس کو نا پسند کیا یا میری اس کی مرضی نہ ملی تو میں جیتے جی مر گئی۔ (دریابی)

مرضی ملے کا سودا:- رضامندی کا معاملہ، باہم راضی ہو جانے کی بات۔ رضامندی پر سودا ہے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ:- مالک کی مرضی سب سے بہتر ہے۔ ہر ایک امر میں خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ کنایہ ہے کسی معاملے میں انسان کی مجبوری سے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ نیز اجارہ اس میں نہیں
عیش میں ہے تو شاد عیش ہر رنج میں ہونا چاہیے — فصد

مرضی میں آنا:- پسند ہونا، رائے میں آنا۔ رائے کے موافق آنا۔ مجازاً خوش ہونا، مرضی ہونا۔ دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پاس بٹھلاتے ہو مجھ کو مرا رتبہ کیا ہے
آج مرضی مبارک میں یہ آیا کیا ہے — بحر

مرضی نہ ہونا:- خوشی نہ ہونا، پسندیدگی، رضامندی نہ ہونا، رضا نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو جینے سے فائدہ بھی نہیں
اور پھر مرضی خدا بھی نہیں — جاوید لکھنوی

مرضی ہونا:- رضا ہونا، خوشی ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

وفا خطا تھی، خطا میں نے زندگی بھر کی
اب اس کے بعد جو مرضی ہو بندہ پرور کی — آل رضا

مَرْطُوب:- نم۔ تر۔ گیلا، بھیگا ہوا، سیلا ہوا جس میں رطوبت ہو۔ فارسی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

اس دنوں کی ہوا بہت مرطوب
ہو گئے تر لذ کام بے اسلوب — بحر

قول فیصل۔ عربی میں نہیں آیا کہ فارسی والوں نے بنا لیا ہے۔ صاحب منتخب نے مرطوب بمعنی رطوبت ناک لکھا ہے اس کی جگہ رطب صحیح ہے۔ معتبر و مستند اہل لغات نے (رطب) ہی لکھا ہے اور قرآن میں بھی

رطب و یابس آیا ہے۔ رطب کے معنی ہیں تر اور یابس کے معنی خشک۔

مَرعُوب:۔ (بفتح اول و واوِ معروف) رعب میں آیا ہوا، ڈرنے والا، ڈرا ہوا جس پر خوف غالب ہو۔ جس پر رعب طاری ہو۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مَرعی:۔ رعایت کی گئی، لحاظ کیا گیا۔ عربی صفت فقرہ۔ جیسے ترنطے کی پابندی بڑی سختی کے ساتھ مرعی ہے (ابن الوقت) (نوراللغات)

قول فیصل۔ قطعیاً نثر لہٰذا کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

مُرغ:۔ مرغا، مرغی کا نر۔ فارسی مذکر فصیح رائج۔

آئی صدائے مرغ سحر کانپ کے
بازو سرہانے رونے لگیں خود کو دعا کے — تعشق

قول فیصل۔ مرغ کلام متقدمین میں بمعنی طائر پایا جاتا ہے۔ لوامع النور میں لکھا ہے کہ مرغ عبارت اس جانور سے ہے جو کچھ جثہ بھی رکھتا ہو جیسے کبوتر و گنجشک۔ اطلاق مرغ کا پرواز کیڑے دل پر نادرست ہے۔

رگِ جاں جانتا ہوں میں ترے مرغِ خلش کو
کہ مرغ روح دم کا کل پیچاں میں پھنستا ہے — ناسخ

مُرغ:۔ ۲ مرغا، خروس۔ اس معنی میں ہندوستان کی اصطلاح ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ ہندوستان والوں کی اصطلاح نہیں ہے بلکہ فارسی والوں نے مرغ بمعنی مرغا استعمال کیا ہے۔

ع سر بریدن لازم است این مرغ بے ہنگام را

اے مرغ دل، مرغ روح اور مرغ قبلہ نما وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

اے کمانداراں تجھے شست کی حاجت کیا تھی
مرغ دل آپ ترے پاؤں پہ قرباں ہوتا — حفیظ
ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں — سودا

مُرغا:۔ مرغ، مرغی کا نر۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

نہ اس کے سامنے کوئی ٹھہر ا رہا مرغا
جو اصل اس سے بڑا تھا وہ کیا مرغا — امیر

محل صرف۔ فرماتے ہیں کہ میرا پیارا مرغا تھا بڑا اصیل تھا۔ (آب حیات)

مرغا:۔ ۲ تحقیراً انسان کے واسطے مستعمل ہے مردک، نامعقول۔

اول شب سے موذن نے اذاں دی شب وصل
و سر شام ہی سے آج یہ مرغا اٹھا — رند
(نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مُرغا اذان نہ دے گا تو کیا صبح نہ ہوگی

کسی کام کا انجام پانا کسی خاص شخص پر موقوف نہیں ہوتا بلکہ دنیا میں ہر کام ہو ہی جاتا ہے۔ کسی کو بھی یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نہ ہوں گے تو یہ کام ہی نہ ہوگا۔ اردو مستعمل عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ ملا نہ ہوگا تو مسجد میں کیا اذان نہ ہوگی۔ بھی زبانوں پر ہے۔

مرغا بنانا:۔ ایک قسم کی سزا جو بچوں کو دی جاتی ہے۔ ٹانگوں کے نیچے سے ہاتھ نکلوا کے کان پکڑواتے ہیں اور کہتے ہیں چوتڑ اونچے رکھو۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اکثر پولیس میں بھی بدمعاشوں کو مرغا بنایا جاتا ہے۔ مرغا بنا بھی بولتے ہیں۔ جیسے میں کہہ رہا ہوں کہ مرغا ہو ورنہ مارتے مارتے کھال کھینچ لوں گا۔

مرغابی:۔ قاز۔ ایک مشہور پرند کا نام جو اکثر دریا میں پیرتا رہتا ہے اور مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے۔ فارسی مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی اصل "مرغ آبی" ہے جو کثرت استعمال سے مرغابی ہو گیا۔

اس کی اردو جمع مرغابیاں اور مرغابیوں ہے۔

مثل تنور گرم تھا پانی میں ہر حباب
ہوتی تھیں تیغ موج پہ مرغابیاں کباب — دبیر

کھڑے نہر پر قاز اور قرقرے
لئے ساتھ مرغابیوں کے پرے — میر حسن

مرغاں:۔ مرغ کی جمع۔ بہت سے پرند طیور۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے مرغان سحر کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مُرغانِ خوش الحان:۔ وہ پرند جو انتہائی خوش آواز ہوں۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اِدھر آگ کے شعلے بھڑکے اُدھر مرغان خوش الحان آشیانے سے زمین پر گرنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

مرغانِ خوش نوا:۔ خوش آواز طائر، خوش گلو طائر۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہوا اس زنانے سے چل رہی ہے کہ کلیجہ لرزا جاتا ہے۔ مرغانِ خوش نوا گھونسلوں میں دبکے بیٹھے ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

مُرغ انداز :- (بلا اضافت) لقمہ جس کو بغیر چبائے ہوئے نگل جائیں، فارسی ترکیب، متروک۔

پھر جو اس سے یکایک زمانہ اُلجھا ز
تھا نے اس کو کیا ایک درِ مرغ انداز — میر

مُرغانِ سحر :- (با اضافت) وہ طائر جو صبح کو خوش الحانی کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

ڈالیوں پر وہ خوش الحانی مرغانِ سحر
وجد میں جھومتے تھے سارے بیاباں کے شجر — تشنہ

مرغانِ سِدرہ :- (کنایۃً) فرشتے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرغانِ طیر :- (با اضافت) وہ پرند جو اڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ فارسی۔ ترکیب بصفت۔ فصیح، رائج۔

بلند گز گراں سب کو زندگی بھاری
کیے تھے اڑنے کی مرغانِ طیر تیاری — عشق

مرغا نہ ہوگا تو کیا اذان نہ ہوگی :- کوئی کام کسی کی ذات خاص پر موقوف نہیں دنیا میں سب کام ہوتے ہی رہیں گے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ "مرغا اذان نہ دے گا تو کیا صبح نہ ہوگی" بھی اسی محل پر بول دیتے ہیں۔

مرغِ آبی :- پانی کا پرند، مرغابی۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

چلا ہے محفل سے اپنی ظالم دکھاؤں میں اپنی اشکباری
کروں بپا سے کہ مرغِ آبی ابھی سے دریا بہا بہا کر — گویا

مرغِ آتشبار۔ مرغِ آتش زن :- ایک قسم کی آتشبازی۔ فارسی مذکر۔

عجب نہیں ہے کہ بجلی ہو مرغِ آتش زن
عجب نہیں ہے کہ بادل ہو مرغِ آتش خوار — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرغِ آتش خوار :- کبک یعنی چکور۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرغ باز :- (بلا اضافت) مرغ لڑانے والا مرغ پالنے والا، اصیل مرغ پالنے والا۔ فارسی صفت۔ مذکر، رائج۔

الغرض جس مرغ باز کے تھا وہ
بانگ کرنے لگا تو آگرہ وہ — نظیر

قول فیصل۔ مرغ لڑانے کو مرغبازی کہتے ہیں۔

مُرغ بانگ نہ دیگا تو کیا صبح نہ ہوگی :- یہ مقولہ اس وقت کہا کرتے ہیں جب کوئی شخص کسی کام کو اپنی ہی ذات سے محدود سمجھتا ہے۔ مطلب یہ کوئی کام کسی کی ذات خاص پر موقوف نہیں دنیا کا کام وقت پر ہوتا رہے گا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اب اس جگہ زیادہ تر عوام اور عورتیں "مُلّا نہ ہوگا تو کیا مسجد میں اذان نہ ہوگی" بولتے ہیں۔

مرغِ بسم اللہ :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مرغ کی صورت میں لکھتے ہیں۔ فارسی ترکیب مذکر، قلیل الاستعمال

موذن کو دلیل اپنی جو وہ صیاد سکھلا دے
کہیے تکبیر ایسی مرغِ بسم اللہ بسمل ہو — بحر

مرغِ بسمل :- وہ مرغ جو ذبح ہونے کے بعد تڑپے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہر پری دیکھ کے انداز و ادا لوٹ گئی
مرغِ بسمل کی طرح روح ہماری لوٹ گئی — تشنہ

مُرغ بیضۂ فولاد :- لوہے کی بنی ہوئی مرغ کی تصویر جو خود پر لگاتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرغ پلاؤ :- وہ پلاؤ جس میں مرغ کا گوشت ہو۔ اردو مذکر۔ رائج۔

سحل صرف۔ کندن قلیہ، مرغ پلاؤ، شامی کباب انواع و اقسام کی اغذیہ لذیذ چنی ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

مُرغِ جاں :- (با اضافت) یعنی روح، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

پھڑ کا کیا بہت کہ نکل جائے مرغِ جاں
بے آئی آشیانے سے باہر کشاں کشاں — تشنہ

مرغِ چمن :- بلبل ہزار داستان، عندلیب گلدم۔ فارسی، مذکر (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

نہ مرغِ چمن ہی ہے نالاں و زار
مجھے داغ کہسار سے لالہ زار — میر

قول فیصل۔ مرغ چمن بول کے عام طور سے بلبل مراد نہیں لیتے اور گلدم یہ ایک دوسرا پرند ہے جو بلبل سے مختلف ہے۔

مُرغِ حق گو :- ایک پرند کا نام جو رات کو درخت سے لٹک کر حق حق کہتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرغ خانگی :- گھر کا پلا ہوا مرغ۔ پالتو مرغ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

ہو جو کہیں مرغ خانگی کے تئیں
مست ہیں اس ہرزہ جانی کی نہیں میر

مرغ خوشخواں :- (کنایۃً) بلبل - فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مرغِ خیال :- (باضافت) خیال کا مرغ سے استعارہ کرتے ہیں - فارسی ترکیب صفت فصیح ، رائج ۔

کب ہیں پہلے سے مرغ زرّیں بال
سخن لاکھے کا مجھے مرغ خیال میر

مرغ دست آموز :- وہ مرغ جو ہاتھ پر پالا جاتا ہے - ہلا ہوا جانور جو اڑ کر پھر ہاتھ پر آ بیٹھے ۔ فارسی مذکر۔

طائر رنگ حنا کیا مرغ دست آموز ہے
شاخ گل کے بدلے کرتا ہے نشیمن ہاتھ پر عاشق
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مرغ دل (باضافت) دل کا استعارہ مرغ سے کرتے ہیں - فارسی ترکیب صفت ، فصیح ، رائج -

محل صرف - آزاد - (حبیب لبیب سے) باخطر آپ کے دل کو ڈال کے چلیے تو طلب دام زلف میں مرغ دل نہ پھنسے گا۔ (فسانۂ آزاد)

مرغزار :- (بفتح اول و سکون دوم و سوم) سبزہ زار، چراگاہ، وہ جگہ جہاں کثرت سے گھاس اگی ہو - فارسی صفت ، فصیح ، رائج -

محل صرف - کشمیر جنت نظیر ہے جو باغ نعیم سے بھی زیادہ دلچسپ و دلپذیر ہے - مرغزار نزہت پیرا سبزہ طراوت افزا اللہ اللہ عجب گل زمین ہے - (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - مرغزاری بھی بولتے ہیں

بڑھے سورت صنم مرغزاری
چلا طائر دل پر عقاب شکاری میر عشق

مرغ زرّیں :- (باضافت) تیتر اور مور سے ملتا ہوا مرغی کے برابر ایک پرند ہے جس کے پر چمکتے ہیں اور اس کا سبز رنگ ہوتا ہے اور سر پر کلغی ہوتی ہے - فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف - دس دس روپے کی کارچوبی ٹوپی زیب سر فاختئی اطلس کا نوک انگرکھا ، دگلا زریں سنہری لیس ٹکی ہوئی یک رنگ جوڑا خاصے مرغ زریں بنے ہوئے ۔ (فسانۂ آزاد)

مرغ سبزہ دار (باضافت) مرغ اور مرغی کی ایک قسم جن کے حلق کے نیچے سرخ گوشت ہوتا ہے اور ان کے پر مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور بچے بلے ہوئے ہوتے ہیں - فارسی مذکر ، رائج -

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ان کے انڈے ذکر اور اور سب مرغیوں کے انڈوں سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور بیضہ بازی میں نہایت کارآمد خیال کیے جاتے ہیں -

مرغِ سحر :- (باضافت) خروس جو صبح کو بانگ دیتا ہے - فارسی مذکر ، فصیح ، رائج -

ذبح کر ڈالوں گا گر اب کے تو بولا شب وصل
میں نے سو بار تجھے مرغ سحر چھوڑ دیا صبا

قول فیصل - اس کی بانگ کو اذان بھی کہتے ہیں

مرغ سحر ، مرغ صبح :- بلبل ، عندلیب ، قمری ، فاختہ ، ہزار داستاں وغیرہ - وہ پرند جو اکثر صبح کو چہچہاتے ہیں - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مرغ سحر خواں ، مرغ صبح خواں :- بلبل ، بعض کے نزدیک قمری یا خروس - فارسی ، مذکر -

اور کچھ باغ میں کھٹکا نہیں مجھ کو شب وصل
بولنا مرغ سحر خواں کا بہت بے ڈھب ہے رشک
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مرغ سر بریدہ بانگ نمی دہد :- سر کٹا مرغ بانگ نہیں دیتا - یعنی مجبور و ناچار سے کوئی کام نہیں ہو سکتا - (فرہنگ امثال)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے

مرغِ سلیماں :- (باضافت) ہدہد ایک تاجدار خوبصورت پرند کا نام جو اکثر درخت کو کھود کر اس میں گھونسلا بناتا ہے - کہتے ہیں یہی حضرت سلیمان کا قاصد بن کر بلقیس کے پاس گیا تھا (نور اللغات)

قول فیصل - اب عام طور سے ہدہد زبانوں پر ہے کسی کے ساتھ شعرا نے نظم کیا ہے -

عاشق اس غیرت بلقیس کا ہوں اے آتش
بام تک جس کے کبھی مرغ سلیماں نہ گیا
آتش لکھنوی

مرغِ شانہ سر :- ہدہد - فارسی ، مذکر (نور اللغات)

کیا مجنوں مجھے آشفتگی نے زلف کی کس کی -
کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر ہے آشیانہ زن

قول فیصل - اب کوئی نہیں بولتا -

مرغ شبخواں ، مرغ [illegible] :- (باضافت کنایۃً) بلبل - فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُرغِ عرشی:- (باضافت) مراد جبرئیل علیہ السلام کیونکہ مرغانِ عرشی فرشتوں کو کہتے ہیں۔

نہ گیا تیر دام سوئے رقیب
مرغ عرشی شکار ہوتا تھا — مومن

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرغِ عیسیٰ:- (باضافت) جب عیسیٰ علیہ السلام نے مرغ کی صورت بنائی اور اس میں اپنا دم پھونکا۔ خدائے تعالیٰ نے اس کو زندہ کر دیا۔ لیکن حضرت عیسیٰ بناتے وقت اس کی مقعد بنانا بھول گئے خدائے تعالیٰ نے اسی صورت کا پرندہ پیدا کیا جس کو چمگادڑ کہتے ہیں فارسی میں شب پرہ، چمگادڑ۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

شب فرقت بہ رنگ تودۂ طاؤس پھنک جاتے
مجھے اے مرغ عیسیٰ آج جو سیتا ہوتا تھا — عجز

نے ثنائے بطلیں بجا ہیں ترکیب
مرغ عیسیٰ ہیں مرغ خواں ہر شب — ...

قول فیصل - اب عام طور سے چمگادڑ ہی کہتے ہیں اسی کو مرغ عیسیٰ بھی کہتے تھے۔

مُرغِ فلک:- فرشتہ۔ فارسی۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرغِ قبلہ نما:- (باضافت) وہ مرغ جو قبلہ نما کے اندر قبلہ کی سمت ظاہر کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے اس کو طائر قبلہ نما بھی کہتے ہیں اس کا منھ قبلہ کی طرف ہوتا ہے اور جب ٹھہرتا ہے ادھر ہی کو منھ رہتا ہے فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں — سودا

مرغِ کباب:- (باضافت) ایسا مرغ جو کباب ہو گیا ہو بھنا ہوا مرغ۔ فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال۔

ہے دل حبیبوں کے واسطے یہ نامہ بر تو خوب
لانا نگر خیال ہے مرغ کباب کا — ذوق

مُرغ کی ایک ٹانگ:- اس وقت بولتے ہیں جب کوئی اپنی بیجا بات پر اڑا رہے اور قائل نہ ہو۔ اپنی بات کی ہٹ اپنے جھوٹے قول کی ترجیح۔ اردو عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - کہتے ہیں کسی خانساماں نے ایک ٹانگ کا مرغ پکا کر صاحب کے آگے رکھا وہ دیکھ کر کہنے لگے — ول خانساماں اس مرغ کی دوسری ٹانگ کہاں ہے اس نے کہا صاحب یہ مرغ اس نسل کا ہے جس کی ایک ٹانگ ہوا کرتی ہے صاحب مسکرا کر چپ رہے جب کھانے کے برآمدے میں ٹہلنے لگے تو سامنے کچھ مرغ اور مرغیاں دانہ چگ رہی تھیں اور ایک مرغ ٹانگ سکوڑے کھڑا تھا — خانساماں نے اپنے قول کے ثبوت میں صاحب سے کہا۔ دیکھئے یہ مرغ جو سامنے ہے ایک ہی ٹانگ سے کھڑا ہے وہ مرغ بھی اسی نسل کا تھا۔ صاحب اس کے پاس گئے اور ہش ہش کرنے لگے۔ مرغ نے دوسری ٹانگ بھی نکال دی اس وقت خانساماں نے کہا کیا خوب اگر حضور اس پکے ہوئے مرغ کے آگے بھی اسی طرح ہش ہش کرتے تو وہ بھی اپنی دونوں ٹانگیں نکال دیتا جب سے یہ فقرہ ضرب المثل ہو گیا۔ عام طور سے مرغ کی ایک ٹانگ کہتے ہیں

مُرغ کی بانگ کو کون سنتا ہے:- کم درجہ شخص کی طرف کون توجہ کرتا ہے

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُرغ لڑانا:- مرغوں کی لڑائی کرانا پالی میں مرغوں کا لڑانا۔ اردو فعل متعدی، رائج۔

مُرغِ مُصلّی:- وہ شخص جو ظاہر میں نمازی اور پرہیزگار، باطن میں کینہ ور اور مکار ہو۔ فارسی ترکیب صفت مذکر متروک۔

دیا کرے وہ اذاں دونوں وقت صبح و شام
یہ بجا ہے مرغ مصلی رکھیں جو اسلام — ...

مُرغن:- جب کھانے میں گھی زیادہ مقدار میں پڑا ہو۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل - صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ مرغن غلط ہے روغن سے گڑھ لیا ہے جس میں روغن زیادہ ہو اسی کو مرغن کہتے

مُرغِ نامہ آور:- (باضافت) ہدہد، پیک، نامہ بر، قاصد۔ فارسی مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرغِ نامہ بر:- (باضافت) وہ سدھایا ہوا یا پلا ہوا کبوتر جس کے گلے یا بازو میں خط باندھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجتے تھے۔ فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال

مضمون اضطراب کا ہو یہی اک اثر —
وہ مرغِ نامہ بر کہ جو پھڑکائے جائے ہو — ذوق

مُرغِ نوگرفتار: — وہ طائر جو نیا پکڑا گیا ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف۔ ایسا بیٹھا تھا جیسے قید خانے میں حاکم کا گنہگار یا قفس میں مرغِ نوگرفتار۔

(توبۃ النصوح)

مَرغُوب: — (بفتح اول و واوِ معروف) دل پسند، پسندیدہ، دلکش، پسندیدہ و مقبول، قابلِ رغبت، دلچسپی کے لائق۔ عربی صفت، اسمِ مفعول، فصیح، رائج۔

صانع کو بھی مرغوب ہوا اظہار گلے سے —
بیٹھی ہوئی ہے قدرتِ غفار گلے سے — عشق

مرغوب: — مزیدار، لذیذ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

مَرغُوب: — دلربا، دلکش، دل فریب، عشق انگیز، محبوب، پیارا، خوبصورت۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف — داستان امیر حمزہ فسانۂ دلکش و مرغوب پسندیدۂ ہر طالب و مطلوب ہے۔

(طلسم ہوش ربا)

مَرغُوبات: — (بضم اول و واو معروف) مرغوب چیزیں، وہ چیزیں جو پسندیدہ ہوں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَرغُوبُ الطّبع: — (بفتح اول و واوِ معروف و ضم پنجم (تشدید ہشتم مفتوح) دل پسند، جو دل کو بھائے، وہ چیز جس پر دل راغب ہو۔ طبیعت کو اچھی لگنے والی چیز۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرغوب آنا: — مرغوب ہونا، پسند ہونا (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ: —

"یہ اردو نہیں۔ فارسی مرغوب آمدن کا لفظی ترجمہ غالب نے کیا۔ مگر کبھی مطبوع نہیں ہوا۔

شعار سبحہ مرغوب بت مشکل پسند آیا — غالب

مرغوب ہونا موجود ہے"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

مَرغُوب ہونا: — پسند ہونا، موافقِ طبع ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل کو مرغوب وہی تھی جو دلبرانہ ہو بات —
کبھی حیدر کی ستائش کبھی ذکرِ غزوات — میر وحید

مرغولہ: — (ہ) (مؤنث) پیچیدہ، پیچ دار، مڑا ہوا، بل دیا ہوا، پیچ در پیچ، گھونگھر والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ شب جس کی طوالت رفتہ رفتہ یوں ہوئی آخر
کہ جیسے کاکلِ مرغولہ ہوتی ہو بل کھائی — محشر لکھنوی

قولِ فیصل۔ اس جگہ مرغول بھی کسی کے ساتھ ہے۔

مرغولہ یا مرغول: — (۲) کنگرے دار محراب، ڈنڈی دار محرابیں، گٹکری، پیچیدہ آواز۔ فارسی، متروک۔

بجائے گل چمنوں میں کمر کمر ہے گھاس
کہیں ستون پڑا ہے کہیں پڑے مرغول — سودا

مرغولہ مو: — وہ جس کے بال گھونگھر والے اور پیچیدہ ہوں۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ پوشاک از سر تا پا دھانی، ڈوپٹہ ہلکا زعفرانی، خوشبو، خوشرو، خوش خو، مرغولہ مو، آئینہ رو، نازک اندام نازنین

(فسانۂ آزاد)

مرغوں کی پالی: — وہ جگہ جہاں مرغے لڑائے جائیں اور ہار جیت ہو۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ: (کنایۃً) وہ جگہ جہاں بہت بڑا ہنگامہ ہو، بھٹیار خانہ۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے پرندوں کی لڑائی بھی معنی لکھے ہیں حالانکہ یہ مرغوں کی لڑائی کے معنوں میں مخصوص ہے، پرندوں کی لڑائی کو مرغوں کی پالی نہیں کہتے۔

مرغوں کی پالی بندھنا: — مرغوں کا اکھاڑہ جمنا، مرغوں کی لڑائی ہونا جیسے ان کے ہاں ہر جمعہ کو مرغوں کی پالی بندھتی ہے۔ اردو فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرغوں کے خواب میں دانا ہی دانا: — جو دل میں ہوتا ہے وہی خواب میں نظر آتا ہے۔ اردو مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ اس جگہ عوام اور عورتیں: بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں یا دکھائی دیتے ہیں بولتی ہیں۔

مرغوں کی سی لڑائی ہے: — بے وجہ اور بے غرض لڑ پڑنا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل۔ کسی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں۔

گشتاد باب خیبر کا ہوا ہجرت آگھیں میں
شجاعت کا مرقع بن گئے لیتے ہی انگڑائی — جوہر

مرقع درہم برہم ہونا:۔ جو لوگ ایک جگہ جمع ہوں ان کا پریشان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گلشن عالم سے لوگ اٹھنے لگے
کیا مرقع درہم برہم ہوا — عشرت

مرقع دکھلانا:۔ منظر دکھانا، تصویر دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھلا چمن قدرت باروں کا مرقع
یاں کھینچ شتر دیں کی سواری کا مرقع — مونس

مرقع کھلنا:۔ حقیقت آشکار ہونا، صحیح تصویر سامنے آجانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ع بزم میں کھلتا ہے مرقع شہدا کا — فصیح

مرقع کھینچنا:۔ تصویر کھینچنا، کسی خاص منظر کی تصویر کھینچنا۔ منظر کشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شادی و غم کا مرقع کھنچ گیا ہے دوسرا
وہ مرا رونا وہ ہنسنا آپ کی تصویر کا — حامد

مرقع کھینچنا:۔ تصویر کھینچنا، منظر کشی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھینچ اے قلم مرقع صحرائے کربلا
ہر ایک کی نگاہ میں پھر جائے کربلا — نفیس

مرقوم:۔ (بفتح اول و واو معروف) نوشتہ شدہ، لکھا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مستند دفتر کن ہوتا نہ ہرگز شاملِ
خاتمہ پر جو ترا نام نہ ہوتا مرقوم — محسن کاکوروی

مرقوم الحاشیہ:۔ حاشیہ پر لکھا ہوا۔ گواہ عربی صفت۔ قانون کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرقوم الذیل:۔ نیچے لکھی ہوئی یا لکھا ہوا۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ چار شعر مرقوم الذیل از دکن کا کلام ہیں وہ ایسا زمانہ تھا کہ بتاں کا لفظ بے اضافت محاورہ میں عام تھا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

مرقومہ:۔ لکھا ہوا، تحریر کیا ہوا۔ عربی صفت مونث، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرقومۂ بالا:۔ اوپر لکھا ہوا، اوپر تحریر شدہ۔ عربی صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرقومۃ الذیل:۔ نیچے لکھی ہوئی۔ نیچے تحریر کیا ہوا۔ عربی صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نظر۔ عالم نوجوانی کی غزل ہے فرماتے تھے کہ ایک مشاعرہ میں زمین مرقومۃ الذیل طرح ہوئی۔ آغاز شباب تھا ہم نے کہا زمین تو گرم ہے مگر تاثیر ٹھنڈی ہے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

مرقوم ہونا:۔ رقم ہونا، لکھا ہونا، تحریر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم تو ہیں بادہ کش میکدۂ صبح الست
ہو چکا جو کہ مقدر میں تھا ہونا مرقوم — محسن کاکوروی

مرکانا:۔ مروڑنا، توڑنا، بل دینا۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرکب:۔ (بفتح اول وسوم) سواری کی چیز جس پر سواری کریں۔ کوئی جانور یا کشتی جس پر سوار ہوں۔ عربی، مذکر

وہ ادہم گشت راہ ہے اے کشتی دشت محبت کی
کہ تھم لیتا ہے مرکب جس زمیں پر گام آہو کا — مصحفی (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے لغوی معنی لکھے ہیں لیکن مرکب بول کے سوائے گھوڑے کے اور کوئی چیز مراد نہیں لی جاتی جیسا کہ مندرجہ ذیل شعروں سے واضح ہے۔

بجلی سا مرکب اس کا کڑک کر جھپک گیا
لوگوں کے سینے پھٹ گئے جانیں دہل گئیں — دبیر

پیری الفت سے جو لذت مل گئی
بیٹھی پونی مرکب تازی تھا — امیر

مُرَکَّب:۔ بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح، کئی چیزوں سے ملا کر بنا ہوا، ملا ہوا۔ کئی چیزوں کو ملا کر بنا ہوا، ترکیب دیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مُرَکَّب:۔ مداد، دوات کی سیاہی، روشنائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مرکبات:۔ مرکب کی جمع ملی ہوئی دوائیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرکب تازی:۔ (بہ اضافت) عربی گھوڑا۔ فارسی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

مرکب چوبیں یا چوبین:۔ کشتی، تابوت۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرکب کرنا:۔ کئی چیزوں کو ملا دینا، ملانا، ترکیب دینا، مخلوط کرنا، آمیز کرنا۔ اردو صرف، فعل متعدی، فصیح، رائج۔

مرکبوں کے سر باندھنا:۔ گھوڑے کی باگ اس طرح کھینچ لینا کہ اس کی گردن اوپر اٹھی رہے اور گردن ادھر ادھر جنبش نہ کرسکے۔ عربی محاورہ، اردو صرف، تقریباً متروک۔

ع یوں مرکبوں کے باندھے تھا سر وہ فلک جناب — انیس

مرگ آمد۔ مرگ کے۔ مرنے کے بعد۔ مردہ ہوکر (اردو محاورہ)۔ غیر فصیح۔ رائج۔

خلوت سرائے پاک تھی رند ایسی عمر بھر
مرکر گئے گورستان گنج مزار ہاتھ

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ کافی پابندی ہے۔ تفضا کا استعمال کم ہے یا مرکر کا جگہ گئے ہوا کو فصیح سمجھتے ہیں۔

ع ہم مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا ۔ غالب

مرکر۔ (کنایۃً) مشکل سے۔ دقت سے۔ مرنے کے قریب پہنچ کر۔ نہایت جانفشانی سے۔ بمشکل تمام۔ دقت سے۔ اردو حرف۔ فصیح۔ رائج۔

عشق میں منزل اول ہی بڑی منزل تھی
دل تلک پہنچے تو ہم یار یہ مرکر پہنچے ۔ مصحفی

مرکر بچنا، مرکے بچنا۔ مشکل سے جانبر ہونا۔ ہلاکت کے قریب ہو پہنچ کر بچنا۔ مرتے مرتے بچنا۔ خدا کے گھر سے پھرنا۔ دوسرا نو پیدا ہونا۔ دوبارہ پیدا ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر مرتے مرتے بچا بولتے ہیں۔

مرکر چھوٹنا۔ مرکر چھٹکارا پانا۔ موت کے سبب چھٹکارا پانا۔ مرنے کے بعد مخلصی پانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

مرکز۔ درمیان کسی چیز کا۔ کسی چیز کے قائم رہنے کی جگہ۔ نقطہ بیچ کا دائرہ کا جس سے جتنے خطوط محیط تک جائیں سب برابر ہوں۔ عربی۔ مذکر۔ اسم ظرف۔ فصیح۔ رائج۔

جمال آشنا ہے اس مہ جبیں کا
یقین جان تو ہے وہ مرکز زمیں کا ۔ نسیم

مرکز۔ کسی چیز کا درمیانی حصہ۔ درمیان۔ قلب۔ عربی مذکر اسم ظرف فصیح۔ رائج۔

مرکز سے یہ زمین کہیں غم سے ہٹ نہ جائے
تنگ ہوں دونوں ہاتھ کر دنیا الٹ نہ جائے ۔ مولف

مرکز۔ مقام۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ صدر مقام جائے سکونت۔ جائے قرار۔ عربی مذکر اسم ظرف۔ فصیح۔ رائج۔

کھینچی تھی تری روح سوئے مرکز اصلی
اللہ رے وجدان حقیقی و مطاعت ۔ عزیز لکھنوی

مرکز بیں۔ وہ آدمی لکڑی جو کان باگات پر پہنچی جاتی ہے۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

مرکز دور۔ دورہ کرنے کی جگہ۔ دھری کیلی۔ وہ شے جس کے گرد کوئی چیز گھومے۔ عربی مذکر اسم ظرف فصیح۔ رائج۔

مرکز ثقل (بافتح) کسی جسم کا وہ نقطہ جس پر اس جسم کے سب اجزا برابر تلے رہیں اور وہ جسم گرنے نہ پائے۔

عورتوں کے پاؤں کو ایسا شکنجے میں کسا کہ کھڑے ہونے سے اس کا مرکز ثقل ہی ٹھکانے پر نہیں رہتا۔ (محصنات) (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کلیساً تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مرکز چرخ۔ زمین۔ فارسی مذکر۔ (لغۃ اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مرکز دولت۔ دارالسلطنت۔ دارالامارۃ دارالخلافہ۔ پایہ تخت۔ بادشاہ یا راجہ کا صدر مقام۔ فارسی مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مرکز دولت نہیں بولتے صرف مرکز بول کے دارالسلطنت مراد لیتے ہیں جیسے مرکز کی طرف سے تمام صوبائی حکومتوں کو یہ حکم نامہ ملا ہے کہ وہ شراب نوشی پر پابندی عائد کر دیں۔

دارالسلطنت سے منسوب دارالسلطنت کے معنوں میں مرکزی بھی بولتے ہیں جیسے مرکزی حکومت کے احکامات کی پابندی تمام ریاستی حکومتوں پر لازم ہے

مرکز زمین (بافتح) کرۂ ارض کا وسط۔ زمین کا درمیانی حصہ۔ فارسی مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

مرکزیت۔ (بفتح اول و فتح سوم و کسر چہارم و یائے مشدد مفتوح) مرکز ہونے کی صلاحیت۔ مرکز ہونا۔ مرکز ہونے کے قابل۔ عربی مونث۔ فصیح۔ رائج۔

محل مثال۔ ابھی ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں جنھیں علم تاریخ میں مرکزیت حاصل ہے اور دنیا ان سے رجوع کرتی ہے۔

مرکزی وزیر۔ مرکز کی حکومت کا وزیر۔ وہ وزیر جو مرکزی کابینہ میں ہو۔ اردو ترکیب رائج۔

محل مثال۔ سابق مرکزی وزیر تعلیم ڈاکٹر سید نور الحسن بھی مہذب اللغات کے خصوصی حامیوں میں ہیں۔

مرکنا۔ بل کھانا۔ مڑنا۔ ٹوٹ جانا۔ موچ آنا۔ ہندی۔

(فقرہ صحیح) اس کی کلائی مرک گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں روائے ہندی سے مرکنا کہتے ہیں مولف تائید کرتا ہے۔

مرکوز۔ گڑا ہوا۔ محکم کیا ہوا۔ مجازاً

مسطور کیا گیا۔ دل نشین، منظور، دل میں بیٹھی ہوئی۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ لفظ "رکز" سے بنا ہے جس کے معنی زمین میں نیزہ گاڑنے کے ہیں، مرکوز خاطر (جو بات دل میں بیٹھی ہوئی ہو) کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مرکوز خاطر: جو بات دل میں بیٹھی ہوئی ہو۔ دل نشین، فارسی صفت۔

یہ امر مرکوز خاطر رہے کہ اب اس قسم کی گفتگو بیکار ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عموماً اس محل پر ملحوظ خاطر بولتے ہیں۔

مرکوز خاطر ہونا: بات دل میں بیٹھی ہونا، دل نشین ہونا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اگر طلسم کے اندر جانا مرکوز خاطر ہے تو مرکب پر سوار ہو جیئے گا وہ آپ کو طلسم میں لے جائے گا۔ (طلسم ہوش ربا)

مر کھپ جانا: مر کے خاک میں مل جانا، ختم ہو جانا، مر جانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کیا پوچھتے ہو اس خاندان کے سب مر کھپ گئے اب صرف ایک بزرگ باقی رہ گئے ہیں وہ بھی کچھ دن کے مہمان ہیں۔

قول فیصل۔ مر کھپ کے، بڑی دقتوں اور دشواریوں کے معنوں میں بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے غریب نے مر کھپ کے زندگی بھر میں جتنا پیدا کیا تھا بیٹے نے سب گنوا دیا۔

مرکھنا: (بفتح اول) سینگ مارنے والا جانور، وہ بیل وغیرہ جو اپنے سینگ لوگوں کو مارے۔ اردو صفت مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بیل کے لئے اس کا استعمال ہے۔

تانیث موتنوں کی سرخیل ہوئی
بکری رہ بچہ کے مرکھنا بیل ہوئی (رشک)

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مرکھنا مر اور کھن سے مرکب ہے مر مارنا سے مخفف بنا لیا ہے اور کھن کے معنی ٹکڑے کے ہیں تانیث کے لئے مرکھنی بولتے ہیں جیسے مرکھنی گائے، مرکھنی بکری یا بھینس۔

مرکھنا بیل جی کا جلاپا: نہ تو کوئی خریدار اور نہ اس کو پال سکتے ہیں۔ (محاورات نسواں)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بول دیتا ہو۔

مر کھیں: مر بھی چکیں، کسی طرح مر بھی جائیں، خدا کرے مر جائے، غارت ہو۔ کلمۂ تنفر و بددعا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

وہ سب ادھر ان سے مجھ کو جلانے کی آرزو
جن کو دعا میں دو تو کہیں یوں کہ مر کھیں (قدر)

مرکی: (بضم اول) کان کے ایک زیور کا نام، کان کی [illegible]۔ اردو مؤنث، متروک۔

مرکی کی ادا تو کی عجب آن بان ہے
جوڑی تمہارے کان میں دو دو حسن کی (بحر)

قول فیصل۔ اس کی جمع مرکیاں بولتے تھے۔

خوش آب ہیں ترے کانوں کی مرکیاں کیا خوب
صدف سے ہوں گے نہ ایسے دُرِ ثمیں پیدا (بحر)

مر کے: مرنے کے بعد، موت آ جانے پر۔ اردو فصیح، رائج۔

کہاں تک ہم مر کے دنیا کی ہوا کیا کر دوں گا میں
جنازہ کیا نہ اٹھے گا نہ آؤ گے تو کیا ہوگا (داغ)

مرکیاں: (جمع) انسان کے کان کے اجزا میں سے ایک جز کا نام جو کچپا کے متصل ہوتا ہے۔ اردو مؤنث، رائج۔

ذلیل ہونے کو ہوتا ہے شک جس پیدا
خوش آب ہیں ترے کانوں کی مرکیاں کیا خوب (بحر)

قول فیصل۔ سرمایۂ زبان اردو نے اس لفظ کو واحد ہی لکھا ہے یعنی مرکی جو اب متروک ہے۔

مر کے بچنا: ہلاکت کے قریب پہنچ کر بچ جانا، وقت سے بچنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ مرتے مرتے بچنا بولتے ہیں۔

مر کے جینا: کسی امر کے محال ہونے کے لئے سخت سے سخت دشواریوں کا سامنا کرنا، سخت منزل سے گزرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

نہ ہرگز کروں بات دشمن کی ہاں سے
جیوں مر کے تو بھی صفائی نہ ہوگی (جلال)

مر کے چھوٹنا: مر کر نجات پانا، مرنے کے بعد نجات ملنا، مر کے چھٹکارا حاصل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی زندگی بھر ساتھ دینا، عمر بھر ساتھ رہنا بھی ہیں۔

جدائی ہو گئی دو دن میں ان سے
یہ جانا تھا کہ ہم چھوٹیں گے مر کے (داغ)

مر کے رہ جانا: مر جانا، اسی وقت مر جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع آپہنچا اس کے گھاٹ پہ جو مر کے رہ گیا (انیس)

مرکے رہ جانا:- (کنایتہً) آنے جانے یا کہیں جا کے بہت دیر لگانا، بڑی دیر سے آنا۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

محل استعمال - لڑکے کو صرف تھوڑی دیر کے لیے بھیجا تھا وہ گھنٹے ہو گئے ابھی تک نہیں آیا، معلوم کہاں کمبخت مرکے رہ گیا۔

قول فیصل - اس جگہ مر رہنا بھی مستعمل ہے اسی جگہ مر جانا بھی بولتی ہیں۔ جیسے کمبخت کو دو منٹ کے لیے بھیجا تھا، معلوم کہاں مر گئی، آدھا گھنٹہ ہو گیا، آئی نہیں ابھی تک۔

مرکے نکلنا:- مستقل ساتھ دینا، پوری زندگی ایک جگہ گزارنا، بہ صورت نفی بولتے ہیں، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل استعمال - شریف لڑکیاں جب شوہر کے گھر بیاہ کے آتی ہیں تو پھر مرکے نکلتی ہیں یہ نہیں کہ آج نکاح کل طلاق۔

قول فیصل - بصورت نفی، مرکے بھی نہ نکلنا بھی بولتے ہیں جیسے لکھنؤ کے دربار میں ان کی عزت اور توقیر حد سے سوا ہوئی ... میر تقی میر، مرزا رفیع سودا، انشا، میر حسن، میر خلیق، میر جعفر زٹلی، صاحبقران، میر تقی ہوس، میر سوز، طالب علی خان عیشی یہ سب کہاں رہے، کہاں دفن ہوئے، وطن چھوڑ کر لکھنؤ میں وہ آرام پایا کہ مرکے بھی لکھنؤ سے نہ نکلے۔ (آب بقا)

مرگ:- (بالفتح) موت، قضا، اجل، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مرگ عاشق پہ فرشتہ موت کا بدنام تھا
وہ ہنسی روکے ہوئے بیٹھا تھا جس کا کام تھا
سید جعفر حسین منظر لکھنوی

مرگ:- (بکسر اول و دوم) ہرن، آہو۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو میں اس کا تلفظ بکسر اول و سکون راء ہے اور مرگ چھالے کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

ع تجھے راحت کی ہے یہ مرگ چھالا ۔ آرزو

مرگ:- (بکسر اول و فتح دوم) برسات کا پہلا دن جو ۷/ جون سے شروع ہوتا ہے۔ اردو۔ اہل دکن کی اصطلاح۔

قول فیصل - یہ اس کا حرف لگانے کے ساتھ ہے۔

مرگِ اتفاقی:- ناگہانی موت، قضائے ناگہانی، بے وقت کی موت، اچانک موت۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - عام طور سے اس محل پر مرگ ناگہاں یا مرگ ناگہانی بولتے ہیں۔

ع اے مرگ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے ۔ غالب

ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام
ایک مرگ ناگہانی اور ہے ۔ غالب

مرگِ انبوہ جشنے دارد:- عام مصیبت کا رنج نہیں ہوتا، انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے کہ وہ کسی کو شریک مصیبت دیکھ کر کسی قدر تسلی پاتا ہے۔ ایک حالت میں سب کا ہونا انبوہ کے مرنے میں بھی ایک لطف ہے یعنی اگر کوئی مصیبت اور تباہی بہت سے لوگوں پر آتی ہے تو اس میں بھی ایک لطف آ جاتا ہے۔ فارسی مثل، رائج۔

محل استعمال - بارے عیار دغا دار نے دشمنوں سے بچایا، ایک بجرفنا کو رنگ آیا خیر شکر ہے سب ایک مقام پر ہو گئے، مرگ انبوہ جشنے دارد، ظلم ہوش ربا)

قول فیصل - امیر نے امر قتل جو کچھ ترمیم کر کے نظم کیا ہے۔

حشر میں دو سعیوں سے دوست بنے
مرگ انبوہ جشن عام ہوا ۔ امیر

مرگانگ:- بکشت کمیں وحات وغیرہ کا ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مرگ پیچ:- پگڑی کا پیچ جو ایک خاص قسم کا ہوتا ہے اور وہ پیچ اہل بات کی علامت ہے کہ اس پگڑی کا باندھنے والا موت پر آمادہ ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرگج:- ایک جواہر کا نام۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرگ جوانانہ:- جوانی کی موت۔ فارسی ترکیب، ترکیب بہ ترک۔

آپ کو وصلت شاہانہ مبارک شاہا
خلق کو مرگ جوانانہ مبارک شاہا ۔ امیر

قول فیصل - عام طور سے جوانا مرگی زبانوں پر ہے۔

مرگ چڑا:- ایک چھوٹے سے پرند کا نام جو کسی قدر مرگ سے مشابہ ہے۔ اسے بچوں کی بیماری کے واسطے گلے میں بھی ڈال دیتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرگ چھالا:- ہرنی کی بال دار کھال جس پر بیٹھ کر درویش لوگ عبادت کرتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔

سایۂ تاج گدایانہ ہمارے کم نہیں۔

مرگ چھالا اپنے تخت بادشاہت کم نہیں — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:۔

مرگ چھالے پر فقیر بیٹھتے یا سوتے ہیں عبادت کے لئے مخصوص ہوتا ہے کسی قدیم شاعر کی بیت ہے

ہوئی صبح اللہ والے اٹھے ہیں
مصلے بچھے مرگ چھالے اٹھے ہیں — قائم

قدر کے شعر میں عبادت کا کوئی پہلو نہیں۔ مرگ چھالے کو تخت شاہی سے مشابہ کیا ہے نہ کہ جائے عبادت سے۔ دونوں قولوں میں مرگ چھالا بیٹھنے یا سونے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عبادت کے لئے مخصوص ہے۔ جیسا مندرجہ ذیل شعر میری تائید میں ہے۔

ہوئی صبح اللہ والے اٹھے ہیں
مصلے بچھے مرگ چھالے اٹھے ہیں (فرہنگ اثر)

قائم یہ بھی مرگ چھالے یعنی ہرن کی کھال درج کئے ہیں جو درویش لوگ بطور لباس یا بستر استعمال کرتے ہیں۔ مرگ چھالے پر بیٹھ کر عبادت کرنے کا ذکر نہیں۔

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے

مرگِ طبیعی:۔ قدرتی موت، اپنی موت

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ تلفظ بالذات طبیعت اس محل پر مرگ طبیعی ہوتا ہے۔

مرگ کی آنکھ:۔ (کنایۃً) بڑی بڑی اور خوبصورت آنکھیں۔ ہندی، مذکر

سحر کی شکل سے اعجاز کی گرپائی ہے
مرگ کی آنکھ تو چیتے کی کرپانی ہے — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

مرگ مارنا:۔ ہرن کا شکار کرنا۔ ہرن مارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرگ مارنا:۔ ایک رسم ہے۔ جب بیٹا پیدا ہوتا ہے تو اس کی چھٹی میں باپ زچہ کے پلنگ پر کھڑا ہو کر چھت میں کمان سے تیر مارتا ہے اور اس کو شگون نیک خیال کرتا ہے اس کو مرگ مارنا کہتی ہیں۔ عورتوں کی زبان

دہیں بیر شاہ نے رسم کی ادا
چھپر کھٹ پر قدم رکھ کر کیے شادیانے
ادا کر حسب دستور بسم اللہ سارا
کمان و تیر سے کر مرگ مارا
ہوا اس طرح تھا مستقر میں تیر
فلک پر کہکشاں کی جیسے تحریر — شاہ نصیر

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ مرگ مارنا کی جگہ مرگ لگانا بکسر اول و فتح دوم عام طور سے عورتیں بولتی ہیں۔

مرگِ مفاجات:۔ بفتح اول و کسر اول بضم چہارم، ناگہانی موت، بے وقت کی موت یعنی ہر بے وقت کی موت۔ الف ناگہانی موت۔ فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج

چلے گی مرگ مفاجات بن کے آج ہوا
پڑھیں گے نادعلی سراکشاں رقص ہوا — عشق

مرگِ ناگہاں:۔ (باضافت) وہ موت جو اچانک آجائے۔ مرگ مفاجات، مرگ اتفاقی۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج

اشارہ چشم کا تیرے بلا کے قاتل ہے
ہوا اشارہ مری مرگ ناگہاں کے لئے — ذوق

قول فیصل۔ اسی محل پر مرگ ناگہانی بھی بولتے ہیں

ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام
ایک مرگ ناگہانی اور ہے — غالب

مرگِ نو:۔ (کنایۃً) نیا حادثہ، نیا عشق، نئی موت، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ مرگ تازہ بھی صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ ہر حال کسی معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

مرگِ نوجوانی:۔ جوانی کی موت، عنفوان شباب کی موت، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

مری بالیں پہ روتی ہے حسرت
عشق بھی مرگ نوجوانی ہے — امیر

مرگِ نو مبارکباد:۔ (جس وقت دوسرے پر کوئی نیا حادثہ پیش آئے۔ متعلق)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرگھٹ:۔ وہ مقام جہاں اہل ہنود کے مردے جلائے جاتے ہیں۔ مردوں کے جلانے کا گھاٹ۔ اردو، مذکر، رائج۔

یہ ہندوؤں کو جلانا ہے خاک دوزخ نے
لگا دیا ہے کہ ہر جا عام ہوا ہے مرگھٹ کا — امیر

مرگھٹ کا بھتنا:۔ بیمار کا نسیب، جو بہت سا یہ، بھڑا۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک

ہوں کے دھیان سے مرگھٹ ہر اک کونہ بستر ہو
نکیر آئے تو بھتنا مجھے مرگھٹ کا

مرگی:۔ (بالکسر) ایک مرض کا نام۔ مرض جس سے دفعۃً آدمی کے حواس گم ہو جاتے ہیں اور ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ ام الصبیان، اردو، مونث۔ عوام کی زبان۔

مرگیا:- وہ شخص جس کو مرگی کی بیماری ہو جس کو صرع کی بیماری ہو۔ ہندی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرگیا مردود جس کا فاتحہ نہ درود:- کمینے بے نام و نشان کی نسبت بولتے ہیں اور ایسے شخص کے لئے بولتے ہیں جس سے دنیا نفرت کرتی ہو۔ اردو مثل عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ جاہل عوام یوں بھی بول دیتے ہیں۔ مرگیا مردود جس کی فاتحہ نہ درود۔ بعض لوگ فاتحہ کی جگہ فاتیاں بھی بولتے ہیں۔

مرگی آنا:- ۱؎ صرع کے مرض کا دورہ ہونا۔ مرگی کا دورہ پڑنا۔ اردو صرف، رائج۔

مرگی آنا:- ۲؎ غشی آنا، غش آنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

مرگئے پر:- مرنے پر، مرنے کے بعد۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہمارا حشر ہووے مرگئے پر ساقیا تیرے
ہی کہہ میر تو بھی حق میں اپنے یہ دعا یعنی — میر

عدو سوئے آگئے آگے دشمن تھے
مرگئے پر بھی لاکھ جوبن تھے — (زہر عشق)

مُرلی:- بانسری، نے، الغوزہ۔ ہندی مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بانسری ہے۔

مرلی بجانا:- بانسری بجانا۔ ہندی فعل متعدی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بانسری بجانا ہے۔

مرلی بجنا:- ۱؎ ڈھولی بجنا، اقبال یاور ہونا، دور دورہ رہنا، عیش کے ساتھ گزرنا۔ جیسے اس کی اچھی مرلی بج گئی۔ یعنی خوب گزر گئی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرلی بجنا:- ۲؎ دست آنا، گاز چلنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرلی دھر:- مرلی دھرنے والا۔ کرشن جی کا لقب جو اکثر ہندوؤں کا نام ہوتا ہے۔ ہندی مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرلینا:- جان دے دینا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

آتے ہیں جانب زنداں جو وہ مر لیتے ہیں
اچھی آپ اپنے اسیروں کی خبر لیتے ہیں — بحر

قول فیصل۔ عاشق ہونے کے معنی میں بھی بولتے تھے

ازل سے حسن پرستی کا ذوق ہے ہم کو
کوئی حسین ہو ہمیں چاہئے مر لینا — شرف

مُرَم:- (بضم اول و فتح دوم) وہ چکنی مٹی جو کنکروں میں سے جھاڑ جھاڑ کر نکالتے ہیں اور چھتوں پر بارش کے دنوں میں دروز بھرنے کے واسطے ڈالتے ہیں، کنکریلی مٹی، پتھریلی مٹی، کنکروں کی چھلن۔ ہندی مونث۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے مرنگ کہتے ہیں۔

مَرَمَّت:- (بفتح اول و دوم و تشدید میم مفتوح) درستی، اصلاح، ٹوٹی پھوٹی چیز کو بنانا، ٹوٹے پھوٹے مکان کی درستی۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ برسات قریب ہے۔ مکان بوسیدہ ہے پہلے ہی سے کاریگر لگا کر مرمت کرا لو تو بہتر ہے اس کا صرف کرنا، کرانا، ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مرمت کے معنی پھٹے پرانے کپڑوں کی درستی بھی لکھے ہیں جو بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

مرمت:- (کنایۃً) سزا، پٹائی، گوشمالی۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

بنائے گئے بزم رنداں میں واعظ
ہوئی خوب ہی ان کی مرمت کسی کی — رشید

مرمت طلب:- مرمت کے قابل، قابل درستی، ناقص، اصلاح طلب، نادرست۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ تمہارا گھر مرمت طلب ہوگیا ہے برسات قریب ہے ٹھیک کرالو ورنہ گر جائے گا۔

مرمت کرانا:- درست کرانا۔ درستی کرانا، اصلاح کرانا، نقص دور کرانا، ٹھیک کرانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ابھی خیریت ہے برسات میں کچھ دن باقی ہیں۔ گھر کی مرمت کرا لو ورنہ برسات آجائے گی تو تم کو زحمت ہوگی۔

مرمت کرنا:- ۱؎ درستی کرنا، اصلاح کرنا، نقص دور کرنا۔ ٹوٹی پھوٹی چیز ٹھیک کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

مرمت کرنا:- ۲؎ خوب پیٹنا، گوشمالی کرنا، کان اینٹھنا، گت بنانا، ٹھیک بنانا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

محل صرف۔ ان پڑھ گنوار جنگ پر چڑھ جاتے ہیں۔ سوچ کر خان جی کی قرار واقعی مرمت کر دینی چاہئے۔ (فسانۂ آزاد)

مرمت ہونا:- پٹائی ہونا، گوشمالی ہونا۔

خوب مار پڑنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل مصرف۔ کل ایک لڑکے کی حضرت گنج میں وہ مرمت ہوئی ہے کہ وہ بھی یاد کرے گا اور زندگی بھر اب کسی لڑکی کو نہ چھیڑے گا۔

مر مٹنا :۔ جو فنا معدوم اور بے نشان ہو گیا ہو جس کا نشان باقی نہ رہے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دو گز زمین گور کی حسرت میں مر مٹے
برباد و بے نشان ہیں جاگیر نے کہا　　شرف

مر مٹنا :۔ (کنایۃً) عاشق۔ اردو صرف قریب به متروک۔

کوئی کوئی جو نشان مزار باقی ہے
ہم مر مٹوں کی تربت یادگار باقی ہے　　آتش

مر مٹنا :۔ قتل کیا جانا۔

(دفعتہً) ہندوستانی مر مٹے مگر بھاگے نہیں
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے عموماً اس محل پر مر گئے یا مارے زبانوں پر ہے۔

مر مٹنا :۔ (کنایۃً) کمال محنت، مشقت برداشت کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

چشم تر سے دھوتے دھوتے مر مٹے اے شاد ہم
داغ الفت کا لگا یہ دل میں دھبا رہ گیا　　شاد

مر مٹنا :۔ عاشق ہو جانا، کسی پر جان دینا۔ اردو صرف قریب به متروک۔

میں بھی اس پہ مر مٹا ناصح تو کیا بیجا کیا
اک مجھے سودا ہوا تھا یا مجھے سودائی تھی　　جلیل

مر مٹنا :۔ فنا ہو جانا، تباہ و برباد ہو جانا، معدوم اور بے نشان ہو جانا۔ اردو صرف نظم و نثر کی زبان۔

جان لیوا بتوں کی الفت ہے
مر مٹیں گے جو دل سلامت ہے　　جلال

مَرمَر :۔ (بفتح اول و سوم) ایک قسم کے سفید یا نیلگوں چکنے پتھر کا نام۔ یونانی، مذکر رائج۔

قول فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے سنگ مرمر کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :۔

"ایک قسم کے نرم سفید یا نیلگوں اور ملائم پتھر کا نام جو زیادہ تر علاقہ جے پور اور جبلپور میں پایا جاتا اور کم زرد و سرخ رنگ کا بھی بنتا ہے جس وقت اس پتھر کو پالش کرتے ہیں تو نہایت چکنا اور مصفا ہو جاتا ہے لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ مدت مدید کے بعد برف سے یہ پتھر بن جاتا ہے کیونکہ کیمیائی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دراصل چونہ اور کاربن کی آمیزش سے یہ پتھر کانوں میں پیدا ہو جاتا ہے بعض فرہنگ نویسوں نے اسے عربی الاصل قرار دیا ہے محض تحقیق سے معرا ہے البتہ یونانی الاصل ثابت ہوتا ہے انگریزی میں اس کو ماربل اور عربی میں رُخام، یونانی کے علاوہ فرنچ میں مرمر، اٹلی میں مرمو، ہسپانیہ میں مارمول، جرمنی میں مارمور کہلاتا ہے۔ مذکر۔

ہیں مرمر کے سیمیں بدن پر ہوا ہوں
جو مرقد بھی مرمر کے پتھر کا یاد و سیا احمد علی

مُرمُر :۔ (بضم اول و سوم) مرمرے چبانے کی آواز۔ ہندی، مونث۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ کوئی نہیں بولتا۔

مُرمُرا :۔ (بضم اول و سوم) بھنے ہوئے چاول جنھیں چباتے وقت مرمر کی آواز نکلتی ہے بیشتر مرمرے مستعمل ہے۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر جمع ہی کے ساتھ استعمال ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :۔

"وہ چاول کا بھنا ہوا کرارا اور شگفتہ چاول جس کے چبانے سے مرمر کی مانند آواز نکلتی ہے چڑوے کا نقیض۔ چاولوں کو جگہ کر بھاڑ میں بھون لینے سے مرمرے تیار ہوتے ہیں بعض ہنگ اور زود ہضم غذا خیال کیے جاتے ہیں اس کی جمع مرمرے اور مرمروں ہے۔

مَر مَر جانا :۔ مر جانے کی تاکید ہے، بار بار مر جانے کی جگہ، ہلاک ہو جانا، جان پر بن جانا، ہلاکت کے قریب پہنچ جانا، ایسی مشقت برداشت کرنا جو قریب بہ ہلاکت پہنچا دے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

اس نے نہ پوچھا مجھے تو کون ہے
جس کی اداؤں پہ میں مر مر گیا　　مصحفی

مَر مَر کے :۔ بڑی مشکل سے، بڑی دقت سے بڑی محنت و مشقت سے۔ خدا خدا کرکے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

ہجر میں مر مر کے کاٹا جب شب دیجور کو
سمجھے ہم کا فور جنت صبح کے کافور کو　　ناسخ

قول فیصل :۔ فصحا خصوصیت سے مر مر کے ہی بولتے ہیں۔ لیکن اگر قافیہ کی پابندی ہو تو مر مر کر بھی نظم کر دیتے ہیں۔

بغیر کے، کے۔ صرف مر مر بھی استعمال ہوا ہے جو اب کوئی نہیں بولتا۔

ع ستی دکھیل دیوان مر مر کو آنجر گیا　　ظہیر دہلوی

مر مر کے بچنا :۔ مرنے کے قریب پہنچ کر

جانبر ہونا ، مرض مہلک سے رہائی پانا۔

ہیں تو مر مر کے کبھی جیتوں نہ دل آ کے غریب
گزار چھل میرا آ تا را تھا اسی اقرار سے
کاظم جب

(نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ صرف متروک ہے۔

مُر مُر کے جینا :- بمشکل جانبر ہونا ، مہلک مرض یا بیماری سے نجات پانا - اردو مصدر ، قریب بہ متروک -

آ ملا دے ذرا مسیحا اب
دیکھ مر مر کے ہم جیئے ہیں اب
عزیز دہلوی

مُر مُر کے دن گزارنا :- بڑی مشکل سے دن کاٹنا -

کہہ تو کچھ دن ذرا سا ہے ہجر کا قصہ
گذارش اتنی ہے مر مر کے دن گزرے ہیں
داغ

(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُر مُروں کا تھیلا :- (کنایۃً) بڑا موٹا چپٹا آدمی ، گول مٹول ، نہایت فربہ اور پھولا ہوا آدمی - دہلی

کیا کھا کھا کے شیخ پھیلا ہے
مُر مُروں کا بنا یہ تھیلا ہے
ظریف دہلوی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مُر مُروں کے ستو :- بھنے ہوئے مرمرے جنہیں پانی میں کھانڈ یا چینی کے ساتھ گھول کر حالت بیماری میں لطیف غذا بنا کر دیتے ہیں ہندی ، مذکر - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ مرمرے کے ستو کہتے ہیں اور یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ صرف بیماری استعمال کرتا ہو گرمیوں میں اس کو عام لوگ بھی شربت کی طرح بنا کے برف ڈال کے پیتے ہیں -

مرمرے کا گوکھرو :- ایک قسم کا پتلا اور مڑا ہوا گوکھرو - مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے -

مُر مکّی :- (بضم اوّل و کسر دوم و فتح سوم و تشدید کاف) ایک قسم کے تلخ گوند کا نام فارسی ترکیب ، اطبا کی اصطلاح -

قول فیصل - چونکہ نواح مکہ معظمہ میں اعلیٰ قسم کا پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے اطبا یونانی اپنے نسخوں میں تخصیص کے ساتھ مُر مکّی لکھا کرتے ہیں - جس طرح مُر ارکی ، حُقنفی بھی وغیرہ -

مُرقَّم :- ترمیم شدہ ، اصلاح کیا گیا ، ٹھیک کیا گیا ، درست کیا گیا ، مرمت کیا گیا - عربی صفت (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں -

مُرَمَّمَہ :- ترمیم کی ہوئی چیز ، درست کی ہوئی چیز - اصلاح کی ہوئی چیز ، مرمت کی ہوئی چیز - عربی صفت ، مونث - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں -

مُر موئے : دعائے بد کلمۂ تنفر جو حالت اکراہ معشوقانہ وغیرہ کے موقع پر عورتوں کی زبان سے سرزد ہوتا ہے - اس جگہ موئے کا لفظ صرف حقارت کے لئے آیا ہے - غارت بدبخت تجھے خدا کی سنوار (دھتکار) ہندی محاورہ عورتوں کی زبان -

یار بوئے لپٹ لیا ہی گئے
مر موئے ، مر موئے کہا ہی کئے
اکبر
(فرہنگ آصفیہ)

مُر مُہت :- بدنصیب ، کمبخت ، کلمۂ بد دعا - اردو ، متروک -

عمل حسن نے جمشید قسم کہ ان مرمہتوں نے ہم کو سارے طلسم میں چھنال مشہور کر رکھا ہے -

(طلسم ہوش ربا)

مَرَان :- (بفتح اول و دوم) موت ، قضا ، اجل (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مَرَن :- مرنا ، جان دینا ، خرم سے مرنا

وہ تنگ راہ وصل ہے یہ تنگ دم عشق
مرنا کٹھن ہوا مجھے جینا مرن ہوا
ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَرَن :- مصیبت ، آفت ، تباہی ، زحمت اردو صفت - عوام اور عورتوں کی زبان -

پر پرواز جب تک تھے تمنا تھی رہائی کی
مرن اب ہے اگر اس بے پروبالی میں چھوٹے تو
شاد

قول فیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے

مَرنا :- (بالفتح) فوت ہونا ، دم نکلنا ، وفات پانا ، دنیا سے گزرنا ، چل بسنا ، انتقال کرنا اردو فعل ، فصیح ، رائج -

ہم روز کی زحمتوں سے چھوٹے
ہاں جی گئے اب کہ مر گئے ہم
عزیز لکھنوی

مَرنا :- جان جوکھم میں ڈالنا ، ہلاک ہونا جان دینا ، جان سے گزرنا - اردو فعل فصیح رائج -

ہیں یہ سارے جیتے جی کے واسطے ، کون مرتا ہے کسی کے واسطے
ظفر

مرنا: ۳ رشک وحسد سے جان دینا۔ انتہائی تکلیف پہنچنا۔ اردو فعل، فصیح، رائج۔

اپنے ہاتھوں سے کیا جو تجھے بیدرد نے قتل
غیر تو مر ہی گئے داغ رہا یاروں کو — آتش

مرنا: ۴ غش ہونا، لوٹ ہونا، نہایت مائل یا راغب ہونا، متوجہ ہونا، ملتفت ہونا، مائل ہونا۔ اردو فعل، فصیح، رائج۔

ہنسی ہو یا کہ غصہ ہم تو دونوں ہی پہ مرتے ہیں
ہمارے واسطے ان کی جفا وہ بھی برا وہ بھی — محشر لکھنوی

ہیں تو قائل کی ہوں اس دھولی پہ مرتا
منفعت عمر کی مرے مانگی ہو دعا میرے بعد — مروت دہلوی

مرنا: ۵ بیحد محنت کرنا، کمال تکلیف اور مشقت برداشت کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ وہ تو دن بھر اپنے بچوں کے لئے کارخانے میں مرتا ہے اور بچے ہیں کہ باپ کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔

مرنا: ۶ عاشق ہونا، فدا ہونا، فریفتہ ہونا، جان دینا، شیفتہ ہونا، مٹنا، دل آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئے جوان تو مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے — مشہود

مرنا: ۷ خواہاں ہونا کسی امر کا۔ پسند ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی — غالب

مرنا: ۸ کشتہ ہو جانا، خاک ہونا کسی دھات کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کیمیا گروں کی اصطلاح ہے۔

مرنا: ۹ کوشش کرنا، سعی کرنا، ہاتھ پاؤں مارنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

مرتے ہیں لوگ دولت دنیا کے واسطے
کتوں کی طرح لڑتے ہیں مردار کے لئے — سعد

مرنا: ۱۰ تباہ ہونا، برباد ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ سود دیتے دیتے کسان مرے جاتے ہیں۔

مرنا: ۱۱ افسردہ ہونا، ٹھٹھرنا، بجھنا۔ اردو فصیح، رائج۔

گو ہوس شاہی کی تھی شاہوں کے سامان دیکھ کر
مرگیا دل غربت گور غریباں دیکھ کر — اوحشی ملذی

مرنا: ۱۲ طاقت نہ رہنا، سکت نہ رہنا، بگڑ جانا، سوکھ کر خراب ہو جانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے دو مہینے پیچھے چونا لاکے رکھ لیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مرگیا اور تپائی کے کام کا نہیں رہا۔

مرنا: ۱۳ ڈوبنا۔ جیسے کہ آگے لکھا جاتا، مارا جانا وصول نہ ہونا مثلاً اسامی مرنا۔ روپیہ مرنا وغیرہ جیسے وہ غریب بھی ہزار روپے کو مرا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مرنا: ۱۴ پژمردہ ہونا، مرجھانا، بعض نباتات کا جیسے پان مرگئے۔ پھول مرگئے۔ (سرمایۂ زبان اردو)

مرجھانا، کمھلانا۔ جیسے پان مرگئے۔

وہ اٹھائیں گے مرے قتل کا بیڑا کیوں کر
جن سے مرنا نہ کبھی دیکھا گیا پانوں کا — داغ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پان کا مردہ ہونا تو عوام اور عورتوں کی زبان ہے لیکن اب پھول مرنا کوئی نہیں بولتا۔

مرنا: ۱۵ دیوالیہ ہونا، نقصان اٹھانا، خسارہ ہونا جیسے اس ٹھیکے میں بہت سے مرے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرنا: ۱۶ ہارنا، قمار بازوں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرنا: ۱۷ ہارنا، کھیلنے کے قابل نہ رہنا جیسے کبڈی میں مرنا۔ گیند بلّے میں مرنا وغیرہ۔ اطفال کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام اور بچوں کی زبان ہے۔

مرنا: ۱۸ مصیبت، آفت۔ اردو مذکر قریب بمتروک۔

کیا پھول باعث پژمردگی اے مایۂ زیست
غیر مرتے ہیں جو تجھ پر تجھے مرنا ہے یہی — رشک

مرنا: ۱۹ حسد کرنا، رشک کرنا، جلنا، جلے مرنا۔ اردو فعل، عوام کی زبان۔

کوئی غم کھاتا کوئی خون جگر پیتا تھا
لوگ مرتے تھے تجھے دیکھ کے وہ جیتا تھا — امانت

مرنا: ۲۰ (مرکبات میں) جذب ہونا، اندر جانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ برسوں سے تمہاری دیوار میں پانی مر رہا ہے اور تم خبر نہیں لیتے ایک دن گر جائیگی۔

مرنا: ۲۱ شطرنج کے کسی مہرے یا پیسی کی گوٹ کا پٹنا جانا۔ اردو، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

مرنا: ۲۲ جاتا رہنا، دب جانا، خواہش نہ رہنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ رات کو ایک شادی میں شریک ہوا۔ وہ شبھے رات کو کھانا ملا جب بھوک مرچکی تھی۔ مجھ سے کھایا نہیں گیا۔

مرنا: ۲۳ مردہ ہونا، جان نہ رہنا جیسے جسم کی کھال مرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر عوام مردہ ہونا بولتے ہیں۔

مَرنا ۲۴: موت ہونا۔ جیسے وہ ان کے مرنے پر مر گئے ہیں۔ مرنا سب کے ساتھ لگا ہوا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔

مَرنا ۲۵: کنایہ ہے کسی امر کا ادعا کرنے سے کثرت شوق کیا تھا۔ اردو فعل فصیح، رائج۔

جلا سکتے نہیں ہم کو مسیحائی پہ مرتے ہیں

مَرنا ۲۶: افسوس کرنا۔ رونا پیٹنا۔ مصیبت ہونا اردو۔ فصیح، رائج۔

مرتا ہوں یوں کہ نسبت خبر انگ کیوں نہیں
میں ہوں وہی کہ تم جیسے تجھ پر کر — خیال اردو

مَرنا ۲۷: کنایہ ہے سو جانے سے کہ کوئی شخص آزردہ ہو کر اپنے سو جانے پر یا دوسرے کے سو جانے پر اس کلمہ کا اطلاق کرتا ہے۔ سونا۔ آنکھ جھپکانا۔ نیند لینا۔ خوابیدن کا ترجمہ۔ غصہ کی حالت میں کہتے ہیں۔

سودا اتری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
ہونے کو سحر آئی ہے ٹک تو کہیں مر بھی — سودا
(سرمایۂ زبان اردو) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب متروک ہے۔

مَرنا ۲۸: شرمندہ ہونا۔ شرم سے زمین میں گڑ جانا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔ از حد منفعل ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

پھر جب کہتا ہوں ان پر کبھی میں مرتا ہوں تب آہ
وہ تو کیا مرتا ہے اب غیرت سے مرجاتا ہوں میں — ناسخ

مَرنا ۲۹: بجھنا۔ فرو ہونا۔ جیسے پیاس مرنا۔

تشنہ کو آب خنجر قاتل لا نہ پائے
آخر کو پیاس مر گئی گھٹ گھٹ کے خون میں — تشنہ

قول فیصل۔ بھوک کی مرنا زیادہ بولتے ہیں۔ اور ملا کے بھوک پیاس مرنا بھی بولتے ہیں۔

مَرنا بھرنا: مصیبت جھیلنا۔ مرتے دم تک نباہنا۔ اخیر تک نباہنا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سنگ کھینچے مرنے بھرنے کے لئے
ہم کو بس شامت کا مارا مل گیا — راسخ

مرنا بھوکا: اظہار نفرت کے معنی پر کوسنے کے طور کہتی ہیں۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

کس پہ انھوں اد سے کھائی ہے
مرنے جوگے کی شامت آئی ہے — شوق

مَرنا جینا: شادی و غم ہونا۔ موت و زندگی ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل استعمال۔ مرنا جینا تو ہر گھر میں لگا ہی رہتا ہے اس سے گھبرانا کیا۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبانوں پر اس طرح بھی ہے کہ جیسے آج سے ہمارے تمہارے مرنا جینا ترک ہے اب ہمارے یہاں نہ آنا۔

مرنا جینا لگ رہا ہے: زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ دم میں کچھ ہے تو پل میں کچھ۔ شادی و غم توام ہے۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

جو ہم کو کہئے خوشی سے سب بہتر ہے
آخر تو یہ لگ رہا ہے مرنا جینا — انشا

مرنا مٹنا: مر کر تباہ ہونا۔ نیست و نابود ہونا۔

مرنے مٹنے کا نہ تھا غم عالم ارواح میں
عاشقی و عشق کا جھگڑا دل و جاں میں نہ تھا — شرف
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَرن بَرت: اپنے کسی خاص مطالبہ کے لئے یہ عہد کر لینا کہ فاقہ کرنا کہ اگر ہمارا مطالبہ پورا نہ ہوا تو فاقے سے رہ کر ہم اپنی جان دے دیں گے۔ ہندی قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ بھوک ہڑتال زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَرنج و مَرنجاں: وہ شخص جو ہر حالت میں خوش رہے۔ فارسی صفت۔

ہم کو جلیس گبر و مسلماں عزیز ہے
انساں میں مرنج و مرنجاں عزیز ہے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر مرنجاں مرنج ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔ ایسے شخص کے لئے بولتے ہیں جو ہر صحبت میں شریک ہو۔ ہر شخص سے ملے اور سب اس سے خوش رہیں۔ جیسے
احباب حالی مزاج وضع مرنج مرنجاں مرنج نے بھی ان کی دلجوئی کے لئے وہاں بھی بستر جا لیا۔ دفا زادہ

مُرنڈا: مسلا۔ وہ بچہ جو انڈے میں بال پڑنے سے پہلے مر جائے۔ ملا بھنے ہوئے گیہوں جن میں گڑ اور گھی ملا کر لڈو بناتے ہیں۔ (نور اللغات)

"گردھانی۔ گیہوں کو بھون کر گرم گرم میں گڑ ملا کر جو لڈو سے بنا لیتے اور اکثر بچوں کے داشتے گلے میں تقسیم کرتے ہیں انھیں مرنڈا کہتے ہیں۔"
(فرہنگ آصفیہ)

"انھیں کو مرنڈے بھی کہتے ہیں۔"
(لغات النسائی)

قول فیصل۔ معنی ملاے اہل لکھنؤ نہیں بولتے معنی ۳ میں اہل لکھنؤ اس محل پر گردھانی بھی بولتے ہیں۔

مُرنڈا (ہندی) (بضم اول و فتح دوم) جو مرجھا گیا ہو۔ سوکھا ہوا۔ کھڑا نک۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کمبخت سے پان منگوائے تھے اس نے لاکے دھوپ میں رکھ دیے۔ سب سوکھ کر مرنڈا ہو گئے۔

قول فیصل۔ ہر وہ چیز جو سوکھ جائے اسے عورتیں عام طور سے سوکھ کے مرنڈا ہونا بولتی ہیں۔

مُرنڈا کرنا:- توڑنا، گٹھری بنانا۔ خوب پیٹنا جیسے مار کر مرنڈا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرنڈا کرنا: ۲۔ شے یا بنا تار۔ فریفتہ کرنا۔ توڑنا

کچھ سمجھ کر نہیں باندھا ترے جوڑے کا خیال
ورنہ کا فر یہ مرے دل کو مرنڈا کرتا۔ نعیم

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرنڈا ہونا:- غیر متحرک ہونا۔

آدمی وہ نہیں جو ٹھنڈا ہو
ایک جا بیٹھ کر مرنڈا ہو — عالم

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- مرنڈا ہونا، دبلا ہونا ہے نہ کہ غیر متحرک ہونا سوکھ کر مرنڈا ہو گئے۔ عام فقرہ ہے۔

مؤلف تائید کرتا ہے اور صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ۔ سوکھ کر اکڑ جانا۔ چڑ مڑ ہونا جیسے بچہ دو ہی دن کے بخار میں مرنڈا ہو گیا۔

اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرنڈوں کی رسم:- جب بچہ پانچ مہینے کا ہو جاتا ہے اور ہاتھوں کی مٹھیاں بند کرنا شروع کر دیتا ہے تو نانی کے یہاں سے اگر وہ غریب ہوئی تو گیہوں کے، ورنہ مرمروں کے مرنڈے یا موتی چور کے لڈو اور خشخاش یا گیہوں کی گھنگنیاں آتی ہیں اور دلہن والوں کے کنبے میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ کیونکہ مرنڈے مٹھیاں بند کر کے بناتے جاتے ہیں اور بچہ بھی ان دنوں مٹھیاں بند کرنا شروع کر دیتا ہے اس رعایت سے یہ نام ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی رسم نہیں۔

مَرن ہونا:- تباہی ہونا، انتہائی پریشانی ہونا۔ اردو صرف ہنوز فصیح، رائج۔

پر پرواز جب تک تھے تمنا تھی رہائی کی
مرن اب ہے اگر اس بے پر و بالی میں چھوٹے تو — شاد

مرنے کی بھی فرصت نہیں:- بہت کم فرصت ہونا۔ دم بھر کی مہلت نہ ہونا۔ بالکل فرصت نہ ہونا۔ کثرت کار ظاہر کرنے کے مبالغہ کے لئے کہتے ہیں۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

باجی یہ نہ سمجھے گی کہ سچ ہیں، لیکن
مرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی مجھے گھر سے — ماہ زبین

قول فیصل۔ مرنے تک کی فرصت نہیں بھی بولتے ہیں۔

یہاں تک دیکھتے ہیں روز و شب تیرے مریضوں کو
کہ مرنے تک کی بھی فرصت نہیں ہے اس طبیبوں کو — معروف

مرنے جائیں ملا رہیں گائیں:- آزاد طبع اور بے پروا کی نسبت بولتے ہیں کہ مرنے کو بھی ہنسی کھیل سمجھ کر بے فکر ہیں، اور گیت گا رہے ہیں۔ کنجی خوشی کی نسبت بھی بولتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ مثل اس صورت سے لکھی ہے۔ "مرنے جائیں، ملار گائیں"

بہر طور کسی صورت سے زبانوں پر نہیں ہے عوام کبھی کبھی اس طرح بول دیتے ہیں کہ "مرتے ہیں اور ملار گا رہے ہیں" یا "مرتے ہیں اور ملار گاتے ہیں۔"

مرنے جوگا:- مٹ جانے کے قابل۔ قابل نفرت اردو مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

کس پہ افیون اس نے کھائی ہے
مرنے جوگے کی شامت آئی ہے — شوق

قول فیصل۔ جب کوئی عورت کسی سے انتہائی ناراض ہوتی ہے تو اس کے لئے غصے میں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہے۔

جیسے بڑھیاں گود پھیلا کر کوستیں کہ اے تیرا ڈوب جائے خدا تجھے غارت کرے مرنے جوگے مجھے آج ہی ہیضہ آئے۔ (ظلم ہوش ربا)

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مرنے جوگا کی تانیث مرنے جوگی ہرگز نہیں۔ مرنے جوگا یا مرنے جوگی ایک مرکب فقرہ ہے جو عورتیں مردوں کے لئے بمعنی اجل رسیدہ استعمال کرتی ہیں اس کی تانیث کیسی۔"

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

مرنے سے بدتر ہو جانا:- نہایت تکلیف اٹھانا، موت سے زیادہ تکلیف اٹھانا نہایت مضمحل ہو جانا۔ اردو قریب الاستعمال

منہ چھپا کر آپ جب پردے کے اندر ہو گئے
مر گئے کیا بلکہ ہم مرنے سے بدتر ہو گئے — مصحفی

مرنے کو:۔ مرنے کو تیار۔ قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے آمادۂ مرگ، مرنے پر مستعد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مرنے کو بیٹھا ہے:۔ بہت بڑھا ہے۔ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔ مرنے والا ہے، کوئی دن کا مہمان ہے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مرنے کو جی چاہے گھر میں کفن کا توڑا:۔ اپنی حیثیت سے زیادہ کی خواہش کرنا۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مرنے کو چلے کفن کا ٹوٹا:۔ حیلہ جو کی نسبت بولتے ہیں یعنی باوجودیکہ مرنے کو جاتا ہے مگر کفن کے نہ ملنے کا بہانہ کرتا ہے اردو کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرنے کی بھی فرصت نہ ہونا:۔ بالکل فرصت نہ ہونا، حد سے زیادہ کام ہونا، کوئی دوسرا کام کرنے کی فرصت نہ ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

باجی یہ نہ ملنے کے گلے سچ ہیں ولیکن
مرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی مجھے گھر سے — عالم آشوب

مرنے کی ٹھاننا:۔ جان دینے پر مستعد ہونا، آمادۂ مرگ ہونا، مرنے کا پختہ ارادہ کرنا اردو صرف عوام کی زبان۔

مرنے کی جو ٹھان لوں گا تو میں اس پہ مروں گا
اے موت مجھے کیا تو ذرا تنا مرے سر ہو — جا

مرنے کی عید ہونا:۔ مرنے میں خوشی کا جذبہ شامل ہونا مرنے کی خوشی ہونا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

ع باہم سانقے تھے کہ مرنے کی عید تھی — انیس

مرنے کی فرصت نہ ہونا:۔ بہجوم معروفیت کام ہونا۔ بالکل فرصت نہ ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

خیال یار میں مصروف ہو کر پھر کہاں فرصت
اجل سے کہیے اب مرنے کی فرصت ہو نہیں سکتی — قرار

قول فیصل۔ مرنے کی فرصت نہ ملنا بھی بولتے ہیں۔

مرنے کے نام سے موت آنا:۔ موت سے کمال خائف ہونے کی جگہ۔

تو تو جانتا تھا کہ مجھ کو یہاں لوٹ کر آنا ہے پھر
مرنے کے نام سے تجھ کو موت کیوں آتی تھی۔
(توبۃ النصوح) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مرنے لگنا:۔ عاشق ہو جانا، فریفتہ ہو جانا جان دینے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جسم انسان وہ بلا آفت، ملک مرنے لگے
چارچو ہرایک ہوکر بن گئی صمصام اوج — دبیر

مرنے والا:۔ وہ شخص جو مر گیا ہو۔ مرحوم مغفور، متوفی، اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ مرنے والے نے تو بہت کوشش کی کہ اس کا لڑکا پڑھ جائے لیکن اس نے بری صحبت میں پڑ کر اپنی زندگی برباد کر لی اور کچھ نہ پڑھ سکا۔

مرنے والا:۔ ۲۔ عاشق، شیدا، دالہ، محبت کرنے والا، دلدادہ۔ اردو صفت مذکر، رائج۔

حشر میں لطف ہے جب ان سے ہوں دو دو باتیں
وہ کہیں کون ہو تم، ہم کہیں مرنے والے — داغ

ع مرنے والا طرف کوچۂ محبوب چلا — تشنق

مرنے والا:۔ ۳۔ بہادر، شجیع، دل چلا، جان پر کھیلنے والا۔ جانباز۔

سنو نہ پھیرا جگر و دل نے صف مژگاں سے
سچ تو یہ دو بھی بڑے ہوتے ہیں مرنے والے — داغ
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مرنے والا:۔ ۴۔ آمادۂ مرگ، مرنے پر مستعد، موت پر آمادہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قتل ہوں گے ترے ہاتھوں سے خوشی اس کی ہے
آج اتراتے ہوئے پھرتے ہیں مرنے والے — داغ

مرنے والا:۔ ۵۔ کم عمر، خوبصورت کم تر بچے جن میں اور مرنے کے عمل پر کہتی ہیں۔ اردو صفت، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ گھنٹہ بھر سے چیخ رہی ہوں کہ کہیں چھوڑ دے اور اٹھ بیٹھ مگر مرنے والا سنتا ہی نہیں۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے مرنے والی زبانوں پر ہے۔

مروا:۔ وہ لکڑی جو دیوار پر رکھتے ہیں اور اس پر چھت کے کھپرے رکھتے ہیں۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مروا:۔ ایک قسم کی گھاس کا نام۔ ایک خوشبودار پودا۔ فارسی میں مرزہ۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مروارید:۔ (بفتح اول و یائے معروف) حقی گوہر، دُر۔ فارسی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

آبیاشی سے سبزہ لائق دید
سبزہ مخمل پہ جیسے مروارید — (فریب عشق)

مروارید ناسفتہ:۔ در ناسفتہ۔ ان بندھا موتی چھوٹے چھوٹے موتی جو دواؤں میں پڑتے ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ گرنا شگفتہ اور گوہر ناسفتہ بھی زبانوں پر ہے۔

مَرْوَانا :- ہلاک کرانا، قتل کرانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج کل کسی کو مروانا کوئی مشکل کام بھی نہیں ہے پانچسو روپے میں کام ہو جاتا ہے۔

قول فیصل۔ اس محل پر مرواڈالنا اور مروا دینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَرْوَانا :- بُرا کام کرانا، فعل بد کرانا، اغلام کرانا، گانڈ مروانا۔ اردو مصدر بازاری زبان

محل صرف۔ سارے زمانے سے مرواتے پھرتے ہو اور ہمارے سامنے مقدس بنتے ہو۔

مُرُوَّت :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) لحاظ، رعایت، پاس، خیال۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

پس توبہ بھی دیئے مے کے چھلکتے ہوئے جام رنگین
آج ساقی تری آنکھوں کی مروت دیکھی جگر

قول فیصل۔ عربی میں اس کا تلفظ مُرُوَّت بضم حرف دوم ہے) جس کے معنی مردانگی اور مردمی کے ہیں۔

مُرَوَّت :- اخلاق، خلق، انسانیت، نیک نہادی، وفا۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

ہے بندہ نوازی کی جو عادت نہیں جاتی
غصے میں بھی دشمن سے مروت نہیں جاتی تعشق

قول فیصل۔ بامروت یعنی مروت والا لحاظ پاس کرنے والا با اخلاق با وفا کے معنوں میں زبانوں پر ہے اسی کا عکس بے مروت یعنی بے وفا لحاظ و پاس نہ کرنے والے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے تم بڑے بے مروت انسان ہو کہ بمبئی میں سال بھر رہے اور ہم کو ایک خط بھی نہ بھیجا۔

مروت :- سخاوت، فیاضی، عالی ہمتی، توفیق دریا دلی، داد و دہش (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مروت آنا :- لحاظ آنا، پاس اور خیال ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میرے جانے سے کچھ تو ان کو مروت آئے گی پھر شاید وہ میرے خلاف ووٹ نہ دیں۔

مروت برتنا :- آدمیت سے پیش آنا، رعایت اور لحاظ رکھنا، خلق سے پیش آنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ انھوں نے بڑی مروت برتی جو تم سے کچھ نہ کہا ورنہ وہ تو اچھے اچھوں کو ڈانٹ دیتے ہیں۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مروت سے کام لینا بھی زبانوں پر ہے۔

مروت توڑنا :- رعایت نہ کرنا، مروت ختم کر دینا، لحاظ و پاس نہ کرنا، خیال نہ کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

داغ تو اس کو نہ دے اس سے ترقی ہو رہی
چودھویں شب ہے مروت اے مہ کامل نہ توڑ شرف

مروت کرنا :- رعایت کرنا، لحاظ کرنا، پاس اور خیال کرنا، اخلاق برتنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ کیا بتائیں سب لوگ بھائی جان کی وجہ سے تمہاری کتنی مروت کرتے ہیں ورنہ اب تک سیکڑوں لوگوں کے ہاتھوں مار کھا چکے ہوتے

مروت نہ رہنا :- مروت ختم ہو جانا، لحاظ و پاس باقی نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

کہ اہل جہاں میں کہیں مروت نہیں رہی ناظم

مروت نہ ہونا :- خیال نہ ہونا، لحاظ و پاس نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شاہوں کو نہ چاہیے مروت مطلق
دیکھئے چن کے الٹ دیتے ہیں نوجوں کی وہ تعشق

مروت ہونا :- لحاظ ہونا، پاس اور خیال ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مروت تھی نہ دل کو تاب آئی
عنان عزم اس جانب اٹھائی الف علی

مُرَوَّت والا :- لحاظ کرنے والا، پاس کرنے والا، با اخلاق۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس محل پر فصحا، بامروت بولتے ہیں۔

مُرَوَّج :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) رائج کیا گیا، رواج دیا گیا، ترویج دیا گیا، چلایا گیا، رائج الوقت۔ عربی صفت مذکر، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُرَوَّج :- (بضم اول و فتح دوم و واو مشدد مفتوح) جاری، مستعمل، رکھا، سوپی، رکنا ہونا کے ساتھ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرَوِّج :- (بضم اول و فتح دوم و واو مشدد مکسور) رائج کرنے والا، رواج دینے والا، ترویج کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دعویٰ کرے جو اس کی صفت کا فضول ہے
حد ہو گئی مروّج دین رسول ہے تعشق

مُرَوَّجَہ :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح و فتح چہارم)

رائج۔ جاری۔ رواج دیا ہوا۔ جس کا رواج ہوگیا ہو۔ فارسی۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حل لغت۔ ان کے کلام کی ترتیب آسان کام نہیں۔ مہذب۔ شعر ہیں کہ لوگوں کے پاس کچھ کچھ تھے۔ دیوان مروجہ میں کچھ چھپے اور ان کی زبان سے کبھی کچھ سنے کبھی کچھ۔ (دیوان ذوق از آزاد)

مَرَوحَہ:۔ (بکسر اول وفتح سوم وچہارم) بادکش۔ دستی پنکھا۔ عربی۔ مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

کیا خاک ہو امید کمینوں سے عشق کی
کب مروحہ بنا پر زاغ سیاہ کا (امیر)

قول فیصل۔ یہ لفظ تنہا استعمال میں نہیں ہے ترکیب کے ساتھ ہی بولتے ہیں اور اردو میں اس کا استعمال دو ہی ترکیبوں سے پایا جاتا ہے مروحہ جنبان اور مروحہ جنبانی۔ قدیم زمانے میں نوابوں اور امراء کے یہاں مروحہ جنبان نوکر رکھے جاتے تھے اور اس کا استعمال غرباء کیلئے نہیں تھا۔

ہے خادم یزید نگس راں تو کیا ہوا
قدسی یہاں ہیں مروحہ جنبان بزم عشق
مجھ عبدہ حوروں کو دیا مروحہ جنبانی کا شغل

مُرُور:۔ (بضم اول وواو معروف) گزرنا۔ منقضی ہونا۔ چلا جانا۔ بیت جانا۔ عربی۔ مذکر۔ اضیح، رائج۔

روشن ہے وہ کہکشاں سے بڑھ کر
جس راہ سے ہے مرور تیرا (اکبر)

فضلہ فیصل۔ مرور ایام (یعنی وقت گزرنا۔ زمانہ بیتنا۔ بہت وقت گزر جانا) کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے جیسے مرور ایام سے اب پرانے زخم بھر چکے ہیں

مَروڑ۔ مَرُوڑ:۔ لکھنؤ میں دونوں رائے ہندی سے اور بکسر اول بیگمات کی زبانوں پر ہے۔ پیچ۔ خم۔ بل۔ پیچ وتاب۔ ہندی۔ مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ بیگمات لکھنؤ بھی بالفتح ہی بولتی ہیں اور عام طور سے زبانوں پر مروڑ ہی ہے لیکن انشاء دہلوی نے بغیر رائے ہندی نظم کیا ہے یہ اردو ہے اور مذکر ہے۔

پرچھائیں اپنی چال کی تو حسن کو دوڑ دیکھ
گردن کی یہ تھک کو کر کی مروڑ دیکھ (انشا)

پیٹ کا پیچ اور پیچش کی سی کیفیت کے معنوں میں بھی مروڑ (رائے ہندی) زبانوں پر ہے جیسے پیٹ میں مروڑ ہو رہا ہے معلوم ہوتا ہے پیچش ہو گئی ہے۔

مَروڑ۔ مَرُوڑ:۔ اتھاؤں یا گردن کو کج کرنا اینٹھ۔ اکڑ۔ بل۔ زور۔ تمکنت۔ نخوت۔ جیسے وہ اپنی مروڑ میں رہتی ہے۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَروڑ۔ مَرُوڑ:۔ پیچش کی بیماری۔ جیسے اس بچے کو آج کئی دن سے مروڑ ہے۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پیچش کی بیماری میں مروڑ ہوتا ہے نہ کہ پیچش کی بیماری کو مروڑ کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ مروڑ بولتے ہیں اور یہ مذکر ہے۔

مَروڑ۔ مَرُوڑ:۔ اینٹھن۔ تشنج۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

مَروڑ۔ مَرُوڑ:۔ موڑ توڑ۔ توڑ مروڑ۔ تکرار۔ جھگڑا۔ رنجش۔ بہت کھینچا۔ جیسے وہ اپنے مروڑ میں مری جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَروڑا۔ مَرُوڑا:۔ (بفتح اول) پیچش۔ درد۔ اینٹھن۔ ۲۔ وہ درد جو پاخانے آتے وقت پیچ وتاب کے ساتھ ہو۔ ہندی۔ مذکر۔ (نقد کلی) پیچش کے عارضے والے کو مروڑے ستاتے ہیں۔ اس کا صرف اٹھنا کے ساتھ ہے۔

ہے یہ تغیر رنگ آسماں سے دمبدم ظاہر
کہ شاید پیٹ میں کچھ اسکے اٹھتا ہو مروڑا اسا (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بہ رائے ہندی مروڑا ہی بولتے ہیں۔

مَروڑا اٹھنا:۔ (بفتح اول) پیٹ میں پیچ وتاب ہونا۔ قراقر ہونا۔ آنتوں میں اینٹھن ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بہ رائے ہندی مروڑا بولتے ہیں۔ جیسے تمہیں کھانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ رات کو میرے پیٹ میں ایسا مروڑا اٹھا کہ میں چیخیں مار کر رونے لگی۔

مَروڑ باز:۔ اکڑ باز۔ اینٹھو۔ اینٹھے خان۔ اردو۔ صفت۔ مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَروڑ پھلی:۔ ایک قسم کی لمبی اور پھلی جو اکثر پیچش کی دوا میں پڑتی ہے ہندی اسم مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مروڑ پھینکنا:۔ موڑ توڑ کر پھینک دینا۔ مسل کر پھینک دینا۔

ہم نے جوں طفل دبستان محبت میں ظفر
پھینکا آخر ورق دانش و فرہنگ مروڑ۔ ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

مروڑ دینا:۔ موڑ دینا۔ پھیر دینا۔

تفنگ پنجے سے ہرگز چھڑا سکے نہ وہ ہاتھ
اگرچہ شیر کا دے پنجہ پہلوان مروڑ۔ ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بہ پیروی یائے ہندی بولتے ہیں۔

مروڑ ڈالنا:۔ کسی چیز کو بل دینا۔ اینٹھنا۔ موڑ دینا۔ مرکا دینا۔ پھیر دینا۔

ہماری جو کبھی کی تھی اس کی ابرو نے
مروڑ ڈالی ہے کیا آہ سے تار کی شاخ۔ ناسخ
دل مرا لے لیے عشق نے کس رنگ مروڑ
پنجہ رستم کا بھی جو دے دم جنگ مروڑ۔ ظفر
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل دہلی بغیر یائے ہندی بولتے ہیں اور اہل لکھنؤ یائے ہندی کے ساتھ بولتے ہیں۔ ناسخ نے بھی بہ پیروی یائے ہندی ہی کہا ہے۔ لکھنے کو صاحب نور اللغات جو چاہے لکھیں۔

مروڑ کر پھینک دینا:۔ توڑ موڑ کر پھینک دینا۔ چرمر کر کے پھینک دینا۔ ہندی فعل متعدی۔

گلوری ہم نے جو مانگی تو یہ ہوئے وہ خفا
کہ پاندان سے دی پھینک ساتھ پان مروڑ۔ ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یائے ہندی کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

مروڑ کی بات:۔ ایچ پیچ کی بات۔ الجھن کی بات۔ ہندی اسم مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

مروڑ لینا:۔ دبوچ لینا۔ دبا لینا۔ کنایتاً اڑا لینا۔ چھین لینا۔ ہندی محاورہ

ع کس نے تجھے مروڑ لیا اے حسین جواں۔ انیس

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بغیر یائے ہندی کے لکھا ہے حالانکہ اہل لکھنؤ یائے ہندی کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

مروڑنا۔ مَروڑنا:۔ (بفتح اول و ضم ثانی) بل دینا۔ موڑنا۔ پھیرنا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یائے ہندی کے ساتھ ہی بولتے ہیں اور بالفتح بولتے ہیں

مروڑنا۔ مَروڑنا:۔ اینٹھنا۔ ہاتھ پاؤں یا گردن کو پیچ کرنا۔ جیسے پنجہ مروڑنا۔ گردن مروڑنا۔

ذبح کرنا ہو تو کر کے چھری اے صیاد
نہ یہ مت گردن مرغان خوش آہنگ مروڑ۔ ظفر
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یائے ہندی کے ساتھ بولتے ہیں

مروڑنا:۔ اینٹھنا۔ جیسے کان مروڑنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یائے ہندی کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

مروڑنا۔ مَروڑنا:۔ مسلنا۔ دبانا۔ دبوچنا۔ بھینچنا۔ جیسے بلی کا کبوتر کو مروڑنا۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

مروڑنا۔ مَروڑنا:۔ نچوڑنا۔ سوکھنا۔ دھر کر نچوڑنا۔ جیسے بچے کو بخار نے دو ہی دن میں نچوڑ لیا۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔ اس جگہ نچوڑنا بولتے ہیں۔ جیسے ہفتہ بھر کی بیماری میں معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے نچوڑ لیا۔

مروڑنا:۔ توڑنا۔ کھانا۔ جیسے مفت کی روٹیاں مروڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے اس جگہ توڑنا عوام کی زبان پر ہے۔ جیسے آج کل وہ اپنی سسرال کی روٹیاں توڑ رہے ہیں۔

مروڑی۔ مَروڑی:۔ وہ آٹا جس کو روٹی پکانے میں ہاتھ سے گولی کی صورت میں ہاتھ کی ہتھیلی اور انگلیوں سے چھڑاتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور یائے ہندی کے ساتھ اس کا استعمال ہے اور عام طور سے جمع کے ساتھ اس کا استعمال ہے جیسے مروڑیاں الگ رکھنی جا کر مرغی کے بچے کو کھلا دینا۔

مروڑی۔ مَروڑی:۔ بدن کا میل جو ہاتھ سے بل دے کر چھڑاتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام اس محل پر میل کی بتیاں بولتے ہیں۔

مروڑی۔ مَروڑی:۔ بل پیچ دینا کیا۔ عورتوں کی زبان۔

دعوئی ہے دیکھو تو بطرح سے کیا اجل نے
گاج کی میری بنی دے کے مروڑی انگیا (رنگین)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں واؤ ہندی کے ساتھ ہی بولتی ہیں۔

مروڑی۔ مڑوری: ؤث گانٹھ، گٹھک گرہ۔ جیسی ڈور میں پڑ جاتی ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی پر نہیں بولتے اس محل پر گرہ زبانوں پر ہے۔

مروڑی: ؤث جوڑی دار چیز، پیچدار چیز جیسے بیل وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مروڑے، مڑوڑے: بدن کا بل جو بتی کی صورت میں نکالتے ہیں۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اور عورتیں اس محل پر بیل کے بتے اور بتیاں بولتی ہیں۔

مروڑے اٹھنا: پیچ اٹھنا، پیچ سے درد ہونا۔ پیچش شکم ہونا۔

ہے دل کو الفت زلف بتاں نہیں معلوم
مروڑے اٹھتے ہیں کیوں بے بزرباں نہیں معلوم (شیخ باقر علی)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ واؤ ہندی سے بولتے ہیں۔

مروڑیاں کھانا: پیچ و تاب کھانا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مروڑی دے کر سینا: بڑھیا کر سینا، موڑ کر سینا، بل دے کر دوخت کرنا۔ ہندی فعل متعدی

کل جو خلانی نے سی دے کے مروڑی انگیا
ہو گئی تنگ پچھاؤں سے نگوڑی انگیا (رنگین)
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مروڑی کھانا: بل کھانا، پیچ کھانا ہندی فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مروڑے کے درد کھانا: پیچ و تاب کے درد کھانا جو جننے کے وقت ہوتے ہیں۔

درد کھاتی ہوں میں مروڑے کے
غم نہیں کچھ مرا جنائی کو (رنگین)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مُرَوَّق: صاف کیا ہوا، چھنا ہوا، مقطر مصفا، ٹپکایا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف۔ آزاد۔ اے حضرت یہ نہ پوچھیے صبح ادرق ہو اور جام مروق ہو۔ شراب شیراز ہو تو عمر دراز ہو۔ (فسانہ آزاد)

مُرْدُوں: (بفتح اول و ضم دوم، واو مجہول) مردے، مرے ہوئے، جو دنیا سے گزر چکے ہوں۔ اردو عوام کی زبان۔

کن بیکسوں کا پردہ یہ چرخ کہن ہوا
جیتوں کا پیرہن نہ مردوں کا کفن ہوا (داغ)

مَرْوَہ: (بفتح اول و سوم) مکہ معظمہ کی ایک پہاڑی کا نام جو صفا پہاڑی سے دو سو قدم کے فاصلے پر ہے۔ جن کے درمیان حاجیوں کا دوڑنا حج کے لوازمات سے ہے

عربی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا۔ بھی سعی کہلاتا ہے اور ارکان حج میں سے ایک ضروری رکن ہے۔

مَرْوَہ: ؤث ایک خوشبودار گھاس کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَرْوِی: (بفتح اول و کسر سوم) روایت کیا گیا بیان کیا گیا، منقول، مذکور۔ عربی اسم مفعول تلیعیا فقہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آنحضرت سے یہ حدیث مروی ہے کہ مہمان کی خاطر مدارات اور عزت کرو چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

مُرہا: (۱) یتیم و یسیر، جس کے ماں باپ مر گئے ہوں۔ پوربی زبان کے گیتوں میں آتا ہے اہل ہنود، عورتوں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُرہا: ؤث (بضم اول و فتح دوم) شوخ، دل آزار، شریر، پاجی۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ عورت کے لئے مرہی بولتے ہیں۔

مَرہٹہ: ؤث ایک بہادر قوم کا نام جو مہاراشٹر کی رہنے والی ہے۔ مرہٹہ قوم کا آدمی۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا املا الف سے بھی مانا یعنی مرہٹا جو مرہٹے کی طرف منسوب ہو اس کو مرہٹی کہتے ہیں اور ان کی زبان کو بھی مرہٹی کہتے ہیں۔

مرہٹی: بد عملی، ابتری، بد نظمی

ناپرساں حالی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
مَرَہٹی ساری :- ایک قسم کی ساری
مونث۔
آج باندھی تھی جو اس بت نے مرہٹی ساری
پنڈلیاں صاف جھلکتی رہیں کندن کی طرح ظہیر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
مرہٹی گھس گھس :- مرہٹوں کے راج کی
بدانتظامی اور ابتری مشہور ہے۔ کمال ابتری
اور بے انتظامی کے لئے مستعمل ہے، بلوہ، فساد
ہنگامہ، رہیل۔ بدعملی، ناپرساں حالی، نہیں مجلس
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
مَرہَم :- (بفتح اول وسوم) ایک قسم کی گاڑھی
اور چکنی دوا جو زخم میں بھری یا لگائی یا اس کے
اوپر چمڑی یا کپڑے کی پٹی یا پھاہے پر لگا کر
چپکائی جاتی ہے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔
پیدا کرے گو موم کی دہ چشم گدازی
زخم دل احباب کو مرہم نہیں ہوتا آتش
قول فیصل۔ اس کی جمع مراہم ہے جو اردو کے
لئے قلیل الاستعمال ہے۔
مرہم :- مجازاً کسی قسم کے زخم کا علاج، وہ چیز
جو آزار پائے ہوئے کو تسکین دے۔ فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ ہائے۔ ع۔ جسے دلدار بن کھا
تھا وہ دلبر نکلا پند ونصیحت مرہم زخم جگر
ہوگیا۔ (فسانہ آزاد)
مرہم پٹی :- زخم کا علاج معالجہ، زخم
کی دوا دارو۔ زخم کی درستی۔ اردو صرف مونث
عوام کی زبان۔
محل صرف۔ تم سب سے پہلے یہ کام کرو کہ اپنے
پاؤں کے زخم کی مرہم پٹی کسی اچھے جراح سے
کراؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔
مرہم پٹی کرنا :- زخم کا علاج کرنا، زخمی
کا معالجہ کرنا، مرہم لگا کر پٹی باندھنا۔ اردو
صرف، عوام کی زبان۔
مرہم پٹی ہونا :- زخمی کا علاج معالجہ ہونا
زخم کی دوا دارو ہونا، زخم پر لیپ یا ضماد کیا
جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ جلد تدبیر کرو اب ان کی مرہم
پٹی ہو۔ (طلسم ہوش ربا)
مرہم دان :- مرہم رکھنے کا ڈبا، مرہم کا
مجس۔
جس نے ہو لذت اٹھائی زخم تیغ یار کی
کب وہ مرہم دان کو ڈھونڈے نمکدان چھوڑ کر ذوق
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
مرہم رکھنا :- زخم پر مرہم لگانا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔
آفتاب صبح کا عالم دل زخمی میں ہے
داغ غم چمکا جو رکھا مرہم کافور کو ناسخ
مرہم زنگار :- ایک خاص قسم کا مرہم
زنگار کا بنا ہوا مرہم۔ فارسی، مذکر
فصیح، رائج۔
ہے دل ماہ بھی زخمی مری خونخواری کا
ایک پھاہا ہے فلک مرہم زنگاری کا آتش
مرہم کا پھاہا :- وہ کپڑا کہ جس پر مرہم
لگا کے زخم پر رکھتے ہیں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج
تفتہ دل ہوں وہ کہ داغ سوزاں پر مرے
اڑ گیا مرہم کے پھاہے سے اثر کافور کا ذوق
مرہم کافور :- ایک قسم کا خاص مرہم ایسا
مرہم جس میں کافور بھی شامل ہو۔ فارسی مذکر
فصیح، رائج۔
بہار آئی جگر ٹھنڈا ہوا خاک گلستاں کا
بہ رنگ مرہم کافور ہے ہر قطرہ باراں کا
قول فیصل۔ کافور کے بنے ہوئے مرہم کو مرہم
کافوری بھی کہتے ہیں۔
مرہم کی بتی :- وہ دوا کی بتی جو زخم میں
مواد صاف کرنے اور زخم کے بھرنے کی غرض سے
رکھی جاتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
مرہم کی بتی بنتی ہے بتی چراغ کی
سوزش یہ آج ہے مرے داغ کہن میں ہے ناسخ
مرہم لگانا :- زخم پر مرہم لگانا، زخم پر مرہم
کا ضماد کرنا، مرہم کا لیپ کرنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔
مرہم لگانا :- (کنایۃً) تسکین دینا۔ آزار
پائے ہوئے کو تسکین دینا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔
کبھی وہ سبزہ خط اس کا نظر کرے
لگاتی مرہم زنگار دل پہ
مرہم نہ :- (بلا اضافت) مرہم لگانے والا
فارسی صفت (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
مرہمی :- (بفتح اول وفتح چہارم) تنباکو
کا چورا۔ سوکھا اور کٹا ہوا تنباکو۔ اردو
قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر "مرے پر سو دُرّے" ہو۔

مری پڑنا :- وبا پھیلنا، وبا ہونا، کثرت سے موتیں ہونا۔ ہندی فعل لازم۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مری پڑنا :- گاہک پر گاہک گرنا، خوب بکری ہونا - بازار چمکنا - ہندی فعل لازم
(قدیم اردو لغت)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرے پیچھے :- مرنے کے بعد - (دہلی)
(نور اللغات)
قول فیصل - شاید کوئی دہلی میں بھی نہ بولتا ہو لکھنؤ کے عوام "میرے پیچھے" یعنی میری عدم موجودگی میں، میری غیر حاضری میں، کے معنوں میں بولتے ہیں جیسے میرے پیچھے گھر میں کوئی آیا ضرور تھا گھر کا سامان سب الٹا پلٹا پڑا ہے۔

مرے تو شہید مارے تو غازی :- یعنی ہر حالت میں اچھائی ہے، مسلمان کا مقولہ۔
(نور اللغات)
قول فیصل - اس کا مقصد یہ ہے کہ کفار سے جنگ میں اگر مر گئے تو شہیدوں کا مرتبہ حاصل ہوا اور اگر خود بچ گئے اور کافر کو قتل کر دیا تو غازی کہلائے۔

مریجان :- میری جان کا مخفف - ایک کلمہ محبت ہے - میری جان، جان من، عزیز من - معشوق کو یا اس کو جو بہت عزیز ہو اس لفظ سے خطاب کرتے - اردو فصیح، رائج۔

بیگانگی خلق سے بیدل نہ ہو غالب
کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے — غالب

مرے جانا :- مضطرب ہونا، جلدی کرنا، بیتاب ہونا، اظہار شوق کرنا - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

آج کل میں داغ ہو گئے کامیاب
کیوں مرے جاتے ہو دو دن کے لئے — داغ

مرے جائیں گلا ربا گائیں :- پیٹ سے فاقہ، طبیعت خوش بے اندازہ۔
(محاورات ہندوستان)
قول فیصل - اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

مری جونک :- (کنایۃً) نہایت سست، ڈھیلا، آدھ موا، کاہل - مردہ صفت، ہندی صفت
(فرہنگ آصفیہ، قدیم اردو لغت)
قول فیصل - اہل لکھنؤ اس محل پر جوں کی چال بولتے ہیں۔

مرے چور پر اٹھے دھن :- جو دوسروں کا مال تاکے چور ہے۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل - یہ عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مرے چور پر اٹھے دھن پر :- چور پرائے مال پر اپنی جان کھو دیتا ہے - (محاورات ہندوستان)
قول فیصل - اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مِرّیخ :- (بکسر اول و تشدید دوم مکسور) ایک ستارہ کا نام، جلاد فلک، منگل ستارہ، بدھ کا دیوتا، ایک آتش مزاج یا آتشی ستارہ کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے اور یہ ستارہ منحوس سمجھا جاتا ہے، عربی مذکر فصیح، رائج

مریخ خشک ہو کے میان ختن پڑا
بن کے عقیق سرخ سہیل یمن پڑا — عشق

مریخ :- اصطلاح کیمیا - لوہا، فولاد -
(نور اللغات)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُرید :- (بضم اول و یائے معروف) پیر کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا معتقد - کسی کی کامل پیروی کرنے والا چیلا، عربی مذکر، حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔
محل صرف - اللہ اللہ کیا روح افزا بہار ہے جس طرف دیکھئے زعفران زار ہے صوفی صافی تک مرید مغبچہ بادہ فروش ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مُرید :- ارادہ کرنے والا، ارادت رکھنے والا، صاحب ارادہ، عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مُرید :- مطیع، فرماں بردار، تابعدار، عربی مذکر فصیح، رائج۔

گردن کشی پسند نہیں اے خم و سبو
تم کیا ہو جب مرید ہے پیر مغاں تلک — امیر

قول فیصل - امر کا صرف ہونا، کرنا اور بنانا کے ساتھ ہے۔

پھر بھیر ہوئی نہ دیر ہمیں
اک نظر نے کیا مرید ہمیں — قلق

کرتے ہو اہل دیں پہ ظلم مثل آسمان
نوجوان ہو گئے تم کیا مرید اس پیر کے — ناسخ

مریدی :- مرید ہونا، کسی کا قلادۂ بیعت اپنی گردن میں ڈالنا، تابعدار ہونا، فارسی مؤنث فصیح، رائج
محل صرف - خواجہ حیدر علی نام آتش تخلص تھا آباء و اجداد قدیم باشندے دہلی کے تھے شجاع الدولہ بہادر کے عہد میں ان کے والد خواجہ علی بخش درویش سالک (جو خواجہ زادوں کے خاندان سے تھے) دہلی سے فیض آباد آئے پیری و مریدی کا سلسلہ شروع ہوا (آب بقا)

قول فیصل - عام طور سے پیری و مریدی ملا کے بولتے ہیں۔ عوام بغیر واو عاطفہ پیری مریدی بولتے ہیں جیسے جبھی چاہے تم برا مانو یا اچھا۔ ہم پیری مریدی کے قائل نہیں ہیں۔

مریض:- (بفتح اول و یائے معروف) بیمار علیل - مرض رکھنے والا - وہ جو بیمار ہو - جسے کوئی بیماری ہو - عربی صفت - مذکر اسم فاعل - فصیح ، رائج -

یہ شور ہم اٹھے ہیں چارہ جو کرتے
اب اس مریض کو اچھا تھا قبلہ رو کرتے
عزیز لکھنوی

قول فیصل - اس کی اردو جمع مریضوں ہے -

اچھے عیسیٰ ہو مریضوں کا خیال اچھا ہے
ہم مرے جاتے ہیں تم کہتے ہو حال اچھا ہے
امیر مینائی

اس کی فارسی جمع مریضان ہے جیسے مریضان محبت -

ع مریضان محبت کب بھلا فریاد کرتے ہیں

مریض ہجر ، مریض فرقت - مریض عشق ، مریض غم ، مریض محبت وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے -

مریض ہجر ہوں کہنہ ہوں ضعف ایسا ہے
سرک وٹا نہیں سکتا ہوں اپنے بستر کی
منشی صاحب شفیق

دیکھ لینا مریض فرقت کو
رسم دنیا بھی ہے تو اب بھی ہو
حسن بریلوی

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
میر

سننے والے رو دیئے سن کر مریض غم کا حال
دیکھنے والے ترس کھا کر دعا دینے لگے
[illegible]

مریض اچھا ہونا - مریض بنانا ، مریض ہونا وغیرہ انگریزی عرف جیسے وہ دمہ کے بہت پرانے مریض ہیں۔ اینٹ کے لیے مریضہ مستعمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جیسے میں جا کر بھجوا دوں وغیرہ بھیجے دیتا ہوں ہوں اور مجھ کو مریضہ کی تیمارداری کے لیے اجازت دیجئے کہ آج اس کی علالت میں سخت اور ہے (توبۃ النصوح)

مریض لٹکنا:- مرض کا طول کھینچنا - مریض کا بہت دنوں تک بیمار رہنا - اردو عرف عوام اور عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال -

ہلاک ہوتے ہیں بیمار چشم اک پل میں
مریض زلف مہینوں پڑا لٹکتا ہے
شاد

مرے کو مارنا:- مصیبت زدہ کو اور ایذا پہنچانا - جو جان سے عاجز ہو اس کو مارنا -

غیر کو تم ابھارتے تیغ سے سر اتارتے
کیا ہو مرے کو مارتے مجھ پہ چلی تو کیا چلی
قدر

مرے کو ماریں شاہ مدار:- غریب کے سب بدخواہ ہوتے ہیں (مثل) -

(فقرہ) جگر دل نے پہلے ہی جان پر بنا رکھی تھی بچے کی ضد اور مرے کو ماریں شاہ مدار ہو گئی
(نور اللغات)

قول فیصل - یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے -

مری کھل جانا:- سوت کے تار کے بل نکل جانا - جی کا بل نکل جانا صفائی ہو جانا - اردو عرف متروک -

ہم بھی کم ملتے تھے جب تک جی میں بل رکھتے تھے تم
اب وہ مری کھل گئی الفت کا ڈورا بڑھ گیا
بحر

مریل:- (بفتح اول و سوم) دبلا پتلا نحیف و نزار لاغر - کمزور - ناتواں - اردو صفت - غیر فصیح ، رائج -

محل صرف - گھوڑا تھا مریل کو نو دن چلے اٹھائی کوس - (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ بھی ہے -

دختر رز کا بھی جوبن نہ ابھارے جس کو
ایسی مریل کسی زاہد کی طبیعت ہوگی
امیر مینائی

مریل ہونا افسردہ - دیکھو طبیعت مریل ہونا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے -

مریل ٹٹو:- نہایت سست ، انتہائی کاہل - اردو عرف - عوام کی زبان -

محل صرف - مریل ٹٹو کو پیچھے کا ٹھکن بتاتے ہیں (فسانۂ آزاد)

مریم:- (بفتح اول و سوم) حضرت عیسیٰ کی ماں کا نام جن کو کسی مرد کی قربت کے بغیر حکم خدا سے حمل رہا - اور اس سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے - عربی مؤنث - رائج -

ارشاد ناظر نے کیا ہو کے شادماں
مریم ہے اک عیسیٰ گردوں نشیں کی ماں
میر عشق

مریم: (۲) لغوی معنی - دوشیزہ - باکرہ (۳) پاک دامن باعصمت - اچھوتی - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مری مٹی کی نشانی:- مردے کی یادگار

کہا کرتی ہے حسرت صدقے ہو کر میری تربت کے
خدا رکھے مری مٹی کی گل ایہ نشانی ہے
داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مرے مُردے اکھیڑنا:۔ اگلی پچھلی باتوں کی چھان کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ مرے مردے گیا۔ زندہ مردے بھی ہوتے ہیں جس طرح ہے گڑے مردے اکھیڑنا مؤلف تائید کرتا ہے۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

مریم کا پنجہ:۔ ایک خوشبودار گھانس کا نام جو بشکل پنجہ ہوتی ہے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔ اس کی نسبت مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ نے جنتے وقت اس پر ہاتھ رکھا تھا اور اسی سبب سے اس کی یہ شکل ہوگئی تھی۔ کہتے ہیں جب ہی سے اس کا یہ خاصہ ہوگیا تھا کہ جہاں اس گھانس کو پانی میں ڈال کر حاملہ کے آگے رکھا اور بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس گھانس کی خاصیت یہی ہے اور اس کو بخور مریم بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں چرچٹے کی جڑ کی بھی یہی خاصیت ہے جہاں اسے عورت کے پیٹ سے باندھا اور بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا۔

اس زلف فتنہ زا کے لئے اے مسیح دم
کچھ دست شانہ پنجۂ مریم سے کم نہیں — ذوق

یہاں باعتبار تقدس و بزرگی شاعر نے شانہ سے تشبیہ دی۔ اسی کو تلمیحاً طبقہ پنجۂ مریم بھی کہتا ہے۔

مرے ہونا:۔ فریفتہ ہونا، عاشق ہونا، گرویدہ ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جلا دکچھ خبر ملک الموت کی بھی ہے
وہ بھی ہماری طرح ہیں تجھ پر مرے ہوئے — جلال

قول فیصل۔ اسی محل پر مرے موئے ہونا بھی بولتے ہیں۔

میری طرح ہیں وہ بھی کسی پر مرے ہوئے
بیٹھے ہیں سرکو زانوئے غم پر دھرے ہوئے — تعشق

مڑ آنا:۔ لوٹ آنا۔ واپس آجانا۔ الٹا چلا آنا۔ فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر واپس آنا بولتے ہیں۔

مُڑ جانا:۔ خمیدہ ہوجانا، پھر جانا، واپس ہوجانا۔ فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر واپس ہوجانا بھی بولتے ہیں۔

مڑ چیرا اپنی دکھانا:۔ بیجا ضد کرنا، بلا سبب کا جھگڑا نکالنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

جان دیتے ہیں زہر کھاتے ہیں
مڑ چیرا اپنی مجھے دکھاتے ہیں — شوق

مَڑک:۔ بل، ٹیڑھ، کجی۔ مروڑ، اینٹھ، اکڑ۔ ہندی مؤنث، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ دہلی کی عورتوں کی زبان ہے جیسے بھیک کی نوبت پہنچ گئی مگر مڑک نہ نکلی۔ (سگھڑ سہیلی)

مڑک:۔ بمعنی۲ قاعدہ، کلیہ، نتیجہ کلی، گُر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مڑک:۔ بمعنی۳ پیچیدگی، ترکیب، رمز اور صفت عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اس میں جو مڑک ہے اس کو تم نہ سمجھ پاؤ گے۔

مڑک:۔ بمعنی۴ ساز باز، داؤں گھات، توڑ جوڑ، تدبیر، چال۔ (فصیح) میری مڑک چال سمجھتے ہی نہیں یہ لفظ بیگمات کی زبانوں پر بضم اول و فتح دوم ہے۔

ہر بات ہے آپ کی مڑک کی
کس کس کا کوئی جواب دیوے — نیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ حضرت مؤلف نے یہ بات مبہم رکھی کہ بیگمات سے ان کی مراد بیگمات دہلی سے ہے یا بیگمات لکھنؤ سے۔ غالباً دونوں مقامات کی بیگمات سے۔ مجبوراً مجھے کہنا پڑتا ہے کہ نہ معلوم انھوں نے کن بیگمات کی زبان سنی اور کہاں سنی۔ یہ زمانے بھر سے نرالی بیگمات مڑک (بفتحتین) بمعنی گھات، چال وغیرہ کو بضم اول بول کر مُڑک کو مُڑکی، موچ آنا سے ہمکنار کردیتی ہیں اس کے بعد کی عبارت سے ایک اور انکشاف ہوتا ہے۔ حضرت مؤلف ہاتھ یا پاؤں میں موچ آنے کو مڑکنا (بفتح اول و دوم) صحیح سمجھتے ہیں صرف بیگمات بضم اول بولتی ہیں ان کی پوری عبارت ملاحظہ ہو۔۔

"مڑکنا بیگمات کی زبانوں پر بضم اول و فتح دوم ہے ہاتھ یا پاؤں کا مچ ہونا۔"

کیا بیگمات کی تخصیص کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ بجز بیگمات اور لوگ مڑکنا بمعنی موچ یا ہاتھ یا پاؤں کج ہونے کو بفتحتین بولتے ہیں۔ ابھی اس مڑکنا میں ایک اور مڑک ہے فرماتے ہیں۔ مڑکنا، کپڑے کا چیخ جانا۔

کپڑا۔ نہ تو مڑکتا ہے نہ چٹختا ہے بلکہ کڑکتا ہے (بضم اول و فتح دوم)

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ اس اختلاف کے ساتھ کہ اہل لکھنؤ کپڑا کڑکنا نہیں بولتے۔

مڑکر دیکھنا:۔ پھر کر دیکھنا، منھ موڑ کر دیکھنا، خیریت پوچھنا۔ توجہ دینا، خاطر میں لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مڑ کر نہ دیکھنا:— (کنایۃً) متوجہ ہونا۔ پھر کر نہ دیکھنا۔ توجہ نہ دینا۔ بات نہ پوچھنا۔ خاطر میں نہ لانا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

پھینکی رخ سے نقاب اسکی اگر محفل میں الٹ جائے
تو پروانے کبھی مڑ کر نہ دیکھیں شمع محفل کو۔ نسیم

مڑکنا:— ہاتھ یا پاؤں کے کسی جوڑ کا کچھ ہو جانا جس سے ہلکی سی تکلیف پیدا ہو جائے۔ اردو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

تیرے فراق میں یہ بڑھیں ناتوانیاں
دنیا سے ہاتھ اٹھاتے ہی پنجا مڑک گیا۔ منیر

مڑکنا:— پٹھے کا چٹخ جانا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مڑ کے کروٹ نہ لینا:— کچھ خبر نہ لینا کی جگہ بالکل توجہ نہ کرنا کی جگہ۔ اردو مصرف۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ پلٹ کے کروٹ نہ لینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مڑ مڑ کے دیکھنا:— پھر پھر کر دیکھنا۔ کسی عزیز یا خویش و اقارب کو بار بار دیکھنا۔ جدا ہوتے وقت یا رخصت ہوتے وقت پلٹ پلٹ کے دیکھنا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

پھر ابھی ٹھہر ٹھہر کے جیتی غم کی مبتلا
مڑ مڑ کے دیکھتی تھیں کہ اب ہو بیا ہو گیا۔ مولف

مڑنا:— بل کھانا۔ خم کھانا۔ خمیدہ ہونا۔ اردو فصیح، رائج۔

مڑنا:— پھرنا۔ واپس ہونا۔ لوٹنا۔ ایک طرف سے دوسری طرف متوجہ ہونا۔ پیچھے پلٹ کر دیکھنا۔ اردو فصیح، رائج۔

جو سن جنوں میں دیکھئے پیچھے نہ مڑ کے پھر
مثل جس طرف کو صورت دریا اٹھائیے۔ آتش

مڑنا:— پھرنا۔ یہ راستہ کہاں کو مڑا ہے۔ (لغات اردو)

قول فیصل۔ اس محل پر۔ یہ راستہ کدھر کو گیا ہے بولتے ہیں۔ اس صورت سے بولا بیٹھتے ہیں۔ جیسے تم اس چوراہے سے امین آباد کو جو سڑک مڑتی ہی اسی پر آگے جا کے ہمارا گھر ہے۔

مڑنا:— چیچک کے دانوں کا مرجھا جانا۔

فقرہ۔ اس لڑکے کو کھسرا نکلی تو منہ کر کے بدن پر پھیلا کھسرا مڑنے پر آنکھیں دکھنے آئیں تو کھالی کا علاج کیا۔ (بنات النعش) (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کہتے ہیں کہ لکھنؤ میں آگ مڑنا کہتے ہیں۔

مولف تائید کرتا ہے۔

مڑنا:— تلوار کی دھار میں سید عابدین نہ رہنا۔ اردو رائج۔

مڑوا:— ایک ادنیٰ قسم کا غلہ۔ ہندی۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مڑوانا:— بل دلوانا۔ خمیدہ کرانا۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

مڑوانا:— واپس کروانا۔ لوٹانا۔ الٹا پھروانا۔ رجعت قہقری کروانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

مڑوڑ:— (بفتح اول و واؤ مجہول) پیٹ میں ایک خاص درد اور ایک خاص کیفیت کا نام۔ پیچش کے زمانے میں آنتوں میں درد کی کیفیت۔ اردو۔ صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثل مشہور۔ تمہیں جب ہی پیچش ہوتی ہے مڑوڑ بہت ستاتا ہے اس کا خاص طور سے علاج کرو۔ ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔

مڑوڑی:— (بفتح اول و واؤ مجہول) وہ آٹا جو رسی بٹنے کے بعد ہاتھوں کو مل کر چھڑاتے ہیں تاکہ ہاتھ بھرا ہوا آٹا چھوٹ جائے۔ اردو مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مڑوڑیاں اور مڑوڑیوں ہے۔ صاحب سرمایہ زبان اردو لکھتے ہیں کہ بدن کے میل وغیرہ کو جو ہاتھ سے مل دیکر چھڑاتے ہیں اس پر بھی مڑوڑی کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

مولف کے نزدیک مڑوڑی کے بجائے بتی کہتے ہیں چنانچہ حضرت ناسخ کہتے ہیں۔

بتی اس کے میل کی بتی اگر کی بن گئی
ذرہ ذرہ میل صندل کا برادہ بن گیا۔ ناسخ

مڑنڈی:— (بفتح اول و رائے ہندی و واؤ مجہول) بٹیر لڑانے میں ایک بٹیر کا دوسرے بٹیر کی کھال کو چونچ سے مروڑ دینا۔ اردو مؤنث۔ بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

مثل مشہور۔ شاباش واہ بچھے اس جگہ ایک اور آدھ ہو ہو لگا ایک اور مڑنڈی اور ہو ہو تنے ہیں میاں ظفر الملک بیچ کر کے پانی کے باہر (فسانہ آزاد)

مڑھنا:— (بالفتح) منڈھنا۔ کھال چڑھانا۔ ہندی اہل ہنود کی زبان۔ (نوراللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر منڈھنا عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مڑھنا:— زبردستی کسی کے حوالے کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عوام اس محل پر سر منڈھا بولتے ہیں۔

مڑھوانا:۔ مڑھنا کا متعدی المتعدی۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ منڈھوانا ہی بولتے ہیں

مڑھی:۔ مُڑھی۔ فقیر کی جھونپڑی، صومعہ، معبد، مندر، ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس جگہ منڈھی بولتے ہیں۔

مزا:۔ بفتح اول ذائقہ، حاصل، لطف، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پردہ ہے سب سینہ اسیر ہوں کہ پانی
آنکھوں کے لڑانے کا ہم خوب مزا دیکھا — اسیر

قول فیصل۔ موجودہ دور میں مزا دیکھنا متروک ہے۔

مزا اٹھانا:۔ لطف اٹھانا، فائدہ اٹھانا، نتیجہ پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پکارے عدم از خالق کا سایہ
مزا اس صفائی کا ہم نے اٹھایا — عرشی

مزا آجانا:۔ بے حد لطف حاصل ہونا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

مزا آ گیا دو عنا سے جب رند دونے پوچھا
ابھی حضرت ذرا میخانے کا رستہ بتا دینا
(قرار)

مزاج:۱ دیگر اول، آمیزش، ترکیب، بناوٹ، ساخت، خاصیت، طبع، عادت، امتزاج، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

انسان کا مزاج اگر ہو رضا پسند
پھر غم نہیں جہان میں اگر ہوئے عشق — بحر

قول فیصل۔ اطباء کی اصطلاح میں اربعہ عناصر یعنی آگ پانی ہوا خاک کو قدرت نے جب ملایا جو ایک دوسرے کی ضد تھی کسر و انکسار کے بعد ان چیزوں سے پیدا ہوئی اسی کا نام مزاج ہے۔

مزاج:۲ اصطلاح اطباء میں کیفیت جو مختلف چیزوں یا اربعہ عناصر کے ملنے سے پیدا ہو۔ چنانچہ اسی وجہ سے انسان کی سرشت، طبیعت اور خمیر پر اس کا اطلاق ہونے لگا۔ کیونکہ وہ اربعہ عناصر کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہے۔ عربی، مذکر اصطلاح اطباء۔

اتنا محال ہو گیا اے عیسیٰ زماں
کیا بگڑ گیا تیرے بیمار کا مزاج — امیر

مزاج:۳ انسان کی طبیعت، سرشت، خمیر۔ عربی مذکر فصیح رائج۔

جب سے کہ ہم کو بندۂ الفت بنا لیا
ملتا نہیں ہے اس بت مغرور کا مزاج — امیر

مزاج:۴ خاصیت، اثر، خاصہ۔ عربی مذکر اطباء کی اصطلاح۔

محل صرف۔ آپ پوچھتے ہیں حکیم صاحب نے چند دوائیں ایسی لکھی ہیں جن کا مزاج گرم ہے میرے نزدیک آپ کے لئے ان کا استعمال ٹھیک نہیں۔

مزاج:۵ مادہ، اصلیت، جوہر، حقیقت، ماہیت۔ عربی مذکر فصیح رائج۔

ہے باغ دہر میں عجب رنگ اتحاد
جو گل کا ہے مزاج وہی خار کا مزاج — امیر

مزاج:۶ تکبر، دماغ، غرور، تمکنت، کبر و نخوت۔

آئینہ دیکھتے ہی اترائے
پھر یہ کیا ہے اگر مزاج نہیں — داغ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مزاج:۷ دل، طبیعت، حال، کیفیت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب کبھی پوچھا اس کا جو کیونکر مزاج ہے
وہ کہے گا مجھ کو ہے تخفیف آج — حسن

مزاج:۸ غمزہ، نخرہ، چونچلا۔ جیسے رنڈی کا سا مزاج کرتے ہو۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

مزاجاً:۔ از روئے مزاج، طبیعت کی رو سے، خاصیت کے اعتبار سے، بخواص عربی اطباء کی اصطلاح۔

محل صرف۔ حکیم صاحب نے جو نسخہ لکھا وہ سب دوائیں مزاجاً حار ہیں اور آپ کا مزاج بھی حار ہے آپ استعمال نہ کیجئے گا۔

مزاج اٹھانا:۔ کسی کی بد مزاجی برداشت کرنا، کسی کے مزاج کی تندی کو برداشت کرنا۔ اردو مصدر، متروک

زمانے تیری بانکی اداؤں میں کھو کر
اس سے سوا اٹھائے کیا یار کا مزاج — رشک

مزاج اٹھنا:۔ کسی کی نازک مزاجی برداشت ہونا۔ اردو مصدر، متروک

تیرے ناز اٹھے نہ ٹھہرے مزاج اٹھ سکے
ہم نقطۂ عاشقی میں حاد و حنہیں مزکلو کے — اکبر

مزاج اچھا:۔ یہ کلمہ ہے مزاج پرسی کا۔

اپنے حال پر آنا۔ اور کسی قدر افاقہ ہو جانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

نہ آؤ تم تو مزاج چمن بحال نہ ہو
شجر بحال نہ ہو گل کا چہرہ لال نہ ہو — امیر

مزاج بدلا ہونا:۔ طبیعت کا رنگ کچھ کا کچھ ہونا، مزاج کا اصلی حالت پر نہ ہونا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ یوں تو صاحب زادے اچھی طرح ملتے تھے۔ جب سے ملازمت کیا مل گئی ان کا مزاج ہی بدل گیا، سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے۔

مزاج بدل جانا:۔ مزاج کا ایک صورت سے دوسری صورت کا اختیار کر لینا، مزاج کی اصلی کیفیت کا باقی نہ رہنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج

ہے ظلم کر دکھنا، تھا فرق پڑا کتنا
مشکل ہے مزاج اتنا اک بار بدل جانا — مومن

مزاج بدلنا:۔ کسی کی اندرونی طبیعت کا بدل جانا، کسی کے مزاج کی کیفیت کا بدل جانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

وہ تسلی دل کو دیتے ہیں تو بدلا ہے مزاج
آج کل جادۂ شغل نالہ و زاری نہیں — آوارہ لکھنوی

مزاج بدمزہ ہونا:۔ طبیعت ناساز ہو جانا، مزاج کا اصلی حالت پر نہ ہونا۔ اردو حرف، [illegible]

کیا جانے کیا گزرتی ہے غم کے مریض پر
ہے آج کچھ مزاج سوا بدمزہ مگر — میر عشق

مزاج بد ہونا:۔ بدمزاج ہونا، مزاج میں غصے کی کیفیت ہونا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے بدمزاج بولتے ہیں۔

یار نے منہ دیکھ کر آئینہ توڑا وقت صبح
بدمزاج انسان ہوتا ہے جہاں سو کر اٹھا — [illegible]

مزاج بُرا ہونا:۔ مزاج کا خراب ہونا، مزاج میں بدمزاجی پیدا ہونا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال

کس درجہ مزاج ان کا بُرا ہے مرے اللہ
دل ہی سے وحشت ہے تو دو چار سے اخلاص — قدر

مزاج برہم کرنا:۔ ناراض کر دینا، مزاج میں غصہ پیدا کر دینا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

یہ دل نالاں جو ہے مانند خانہ چاک چاک
شانِ زلف اس نے مزاج یار برہم کر دیا — ناسخ

قول فیصل۔ ۔۔ کو ۔ کے اضافے کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے:۔
چغل خور بھرے ہوئے بات ہوئی اور جسپلی کھائی اور وہیں کے مزاج کو برہم کر دیا۔ (فسانۂ آزاد)

مزاج برہم ہونا بھی بولتے ہیں۔

اب دیکھئے بلا میں گرفتار کون ہو
برہم ہے اس کے طرۂ طرار کا مزاج — امیر

مزاج بگاڑنا:۔ عادت خراب کرنا، مزاج میں غصہ اور تیزی پیدا کرنا، عادت بگاڑنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

سرکشی لباس فقر میں کرتے ہیں سرکشی
کیا کیا بگاڑتی ہے کلاہ نمد مزاج — امیر

قول فیصل۔ اسی جگہ مزاج بگاڑ دینا بھی مستعمل ہے جیسے بہت دن میٹھے ٹکڑے اڑانے خیلوں نے رئیس کا مزاج بگاڑ دیا۔ (فسانۂ آزاد)

مزاج بگڑا ہوا ہونا:۔ مزاج کا اپنی اصلی حالت پر نہ ہونا، مزاج برہم ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

اتنا نہ چھیڑ دام میں صیاد جبر سے
بگڑا ہوا ہے مرغ گرفتار کا مزاج — امیر

مزاج بگڑنا:۔ کسی کا جزو اصلی خلل ہو جانا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

احسان اٹھا ہوں ستم ہائے غیر کا
بگڑا ہوا مزاج تمہارا بنا دیا — داغ

مزاج بگڑنا:۔ مزاج کے اعتدال میں فرق آنا، ایک حالت پر مزاج نہ رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مزاج بلغمی ہونا:۔ انسان کے اخلاط اربعہ صفرا، سودا، خون، بلغم میں سے ایک خلط یعنی بلغم کا زیادہ ہو جانا۔ اردو حرف، اطبا کی اصطلاح۔

پی جس قدر ملے شب مہتاب میں شراب
اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے — غالب

مزاج بنانا:۔ مزاج کا اصلی حالت پر لے آنا، مزاج کا صحیح کر دینا۔ اردو حرف، دہلی کی زبان۔

احسان اٹھا ہوں ستم ہائے غیر کا
بگڑا ہوا مزاج تمہارا بنا دیا — داغ

مزاج بننا:۔ مزاج کی اصلاح ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مزاج بننا:۔ خاصیت پیدا ہونا، چند چیزوں کے میل سے ایک نئی چیز پیدا ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

آب سرشک، آتش حسرت، غبار غم
مل کر ہوا ہے شوق سے میرا بنا مزاج — داغ

مزاج بہکنا:۔ خلل دماغ ہونا۔

یہ لغزشیاں ادا کی ہیں زبان پر — قدر
بہکا ہوا ہے طالب دیدار کا مزاج (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر دماغ بہکنا بولتے ہیں۔

مزاج بہلنا: طبیعت بہلنا - دل بہلنا اردو عرف۔ متروک۔

بے نائی عبادت اگر یار کا مزاج
بہلے گا سیر باغ سے بیمار کا مزاج — رشک

مزاج بے مزہ ہونا: طبیعت کا بیل وناساز ہونا۔ اردو عرف۔ متروک۔

ہے لب نمکیں علاج میرا
پر بے مزہ ہے مزاج میرا — میر

مزاج پانا: توجہ پانا۔ رخ پانا۔ اردو عرف۔ متروک۔

صحت نہیں نوشتۂ بیمار عشق میں
چھٹ جاتی ہے غذا نہیں پاتی دوا مزاج — آتش

مزاج پانا: مزاج شناسی۔ مزاج کا پہچاننا۔ اردو عرف۔ متروک۔

کسے دکھاؤں جی داغ اپنا نہیں ہے پرساں کوئی کسی کا
چراغ سے کہہ ہزار دشمن مزاج پایا نہ انجمن کا — بحر

مزاج پچھوانا: خیریت دریافت کرانا مزاج پوچھنا کا متعدی۔ اردو عرف۔ عوام کی زبان۔

کسی سے پہنچے جو ان کا مزاج پچھوایا
کہا وہ کون ہے میری خبر کیا مطلب — غیرت

مزاج پختہ ہونا: ایسا مزاج جس میں تبدیلی نہ ہو سکے۔ اردو عرف۔ دہلی کی زبان۔

بات لاتعلقی ہے جو ہیں پختہ مزاج
لطف دیتا ہے ثمر پکا ہوا — داغ

مزاج پرسی: مزاج پوچھنا۔ حالت دریافت کرنا۔ فارسی مونث۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ آزاد — اب یہ مزاج القاب ان کھا آداب ہے۔ دعا چھیڑیے۔ مزاج پرسی بلائے طاق ہے۔ بسم اللہ ہی غلط ہے۔
(فسانۂ آزاد)

مزاج پرسی کرنا: طبیعت کا حال دریافت کرنا۔ خیریت پوچھنا۔ خیر و عافیت دریافت کرنا۔ اردو عرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ صاحبان تہذیب جب باہم ملاقات کرتے ہیں تو بعد سلام مزاج پرسی کرنا ان کا فرض ہوتا ہے۔

مزاج پرسی کرنا: طنزاً سزا دینا۔ خبر لینا۔ اردو عرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ برسوں کے بعد آج ملاقات ہوگئی ہے۔ سنے بھی ویسی کی اور ایسی مزاج پرسی کی کہ شرمندہ ہو کر چلے گئے۔

مزاج پوچھنا: مزاج کا حال پوچھنا۔ مزاج پرسی کرنا۔ طبیعت کا حال دریافت کرنا۔ خیریت پوچھنا۔ اردو عرف۔ فصیح۔ رائج۔

آئے ہیں سے غیر کو وہ پوچھنے مزاج
کیوں کر کہوں کہ شکر ہے پروردگار کا — جلیل

مزاج پوچھنا: طنزاً۔ سزا دینا۔ خبر لینا۔ تاڑنا۔ اردو عرف۔ عوام کی زبان۔

پایا جو محتسب کی اجازت سے دسترس
پوچھیں گے ہاتھ باندھ کے خمار کا مزاج — رشک

مزاج پہچاننا: کسی کا مزاج شناس ہونا۔ کسی کی طبیعت کی روش اور عادات سے بخوبی آگاہ ہو جانا۔ اردو عرف۔ فصیح۔ رائج۔

اللہ ہے جو حال پہ بندہ کے ہو کرم
پہچانتا ہوں خوب میں سرکار کا مزاج — صبا

مزاج پھر جانا: بد دل ہو جانا۔ اردو عرف۔

تنگی گلی کی کے وہ جیتا ہے ہر قدم
کیا پھر گیا ہے عاشق رفتا کا مزاج — قدر

قول فیصل۔ اب اس جگہ دماغ پھر جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مزاج پھرنا: خیالات کا پلٹنا۔ یکسوئی نہ رہنا۔ طبیعت کا برگشتہ ہونا۔ اردو عرف۔ قریب بہ متروک۔

ہم کو تدلل کی چاہ نے مجبور کر دیا
پھیرے مگر جنوں کی طرف سے خدا مزاج — آتش

مزاج پھڑک جانا: طبیعت کا خوش ہو جانا۔ اردو عرف۔ متروک۔

دیکھا جو زیر دام پھڑکتے ہوئے مجھے
کیا پھڑک گیا مرے صیاد کا مزاج — قدر

مزاج پیٹی: (بجائے معروف) [illegible] اکسیر مزاجی۔ اردو صفت مونث۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔ اس جگہ دماغ چوٹی اور دماغ پیٹی بھی ہے۔

مزاج پیدا کرنا: کیفیت پیدا کرنا خاصیت پیدا کرنا۔ اردو عرف۔ متروک۔

آگ کے پتلے ہیں ہم عاشق مگر وہ مزاج
اندھا کرتی ہے پیدا نے اثر مزاج — سحر

مزاج تولہ ماشہ ہونا: کنایہ ہے کمال نازک مزاجی سے۔ اردو عرف۔ عورتوں کی زبان۔

تولہ ماشہ مزاج عالی ہے
خوب تولو دل ہم نے تول لیا — سحر

مزاج تیز ہونا: غصہ ور ہونا۔ اردو [illegible]

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مزاج ٹھکانے ہو جانا:۔ مزاج درست ہو جانا۔ ساری بات کی چالاکی نکل جانا، دماغ صحیح ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مزاج ٹیڑھا ہونا:۔ تنگ مزاج ہونا اردو صرف قریب بمتروک

ابرو نے کر دیا نئی ایجاد کا مزاج
ٹیڑھا صلیب تیغ سے کہیں جلاد کا مزاج قدر

مزاج جاننا:۔ مزاج کا پہچاننا، عادت اور خو سے واقف ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج

دونوں سے دل مرا صفت آئینہ ہو صاف
کیا جانتے نہیں ہیں مرا ایک وہ مزاج امیر

مزاج جھوٹوں نہ پوچھنا:۔ بھول کر بھی مزاج نہ پوچھنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

سچ ہے کہ تم مسیح ہو لیکن کسی کو کیا
جھوٹوں ہی پوچھتے نہیں بیمار کا مزاج امیر

قول فیصل۔ مزاج کی خصوصیت نہیں تنہا جھوٹوں نہ پوچھنا۔ اصل صرف ہے۔

مزاج چڑچڑا ہو جانا:۔ بات بات میں غصہ آ جانا۔ غصے کی بات ہو کر نہ ہو ناخوشی ظاہر کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ باجی آپ ان کے منہ نہ لگیں کئی دن سے ان کا مزاج چڑچڑا ہو گیا ہے بات بات پر لڑتی ہیں اور رو دیتی ہیں

مزاج چل جانا:۔ عقل و دماغ ہو جانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ دماغ چل جانا بولتی ہیں

مزاج چوتھے فلک پر ہونا:۔ کمال مغرور ہونا۔

کب آ گئے ہر طبیب کے چھپے گا اس کا حال
چوتھے فلک پہ ہے ترے بیمار کا مزاج قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر فلک کی جگہ آسمان ہے اور زیادہ تر دماغ کے ساتھ صرف ہے۔

مزاج چھپنا:۔ مزاج کی حالت چھپنا حالت پوشیدہ ہونا، اردو صرف، فصیح و رائج

واقف ہو وہ مسیح مرے دل کے حال سے
چھپتا نہیں طبیب سے بیمار کا مزاج رشک

مزاج خراب رکھنا:۔ مزاج خراب ہونا، دل میں دوسرے کی طرف سے خلش رکھنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

اللہ رے کسی کو یہ بھی نخوت جل کے خاک
کتنا خراب رکھتے ہیں اہل حسد مزاج امیر

مزاج خفا ہونا:۔ مزاج برہم ہونا، غیظ و غضب پیدا ہونا، مزاج میں کسی کی طرف سے ناراضگی پیدا ہو جانا۔ اردو صرف متروک

قصور مجھ سے ہوا ہو جو کچھ معاف کرو تشنہ
خفا مزاج تمہارا ہوا مہرباں سنا

مزاج خوش ہونا:۔ طبیعت خوش ہونا، دل خوش ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

اتنی تو دے قفس میں خبر ہم کو اے صبا
خوش آج گل سے بلبل گلزار کا مزاج امیر

قول فیصل۔ اب مزاج کی جگہ۔ طبیعت یا۔ دل۔ بولتے ہیں۔

مزاجدار:۔ خود پسند، مغرور، متکبر، وانفدار نازک طبع، تمکنت والا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

مزاجداں:۔ طبیعت سے واقف، مزاج سے آگاہ، وہ شخص جو کسی کی طبیعت اور مزاج کی نیکی بدی سے واقف ہو، مزاج شناس عادت سے واقف۔ فارسی صفت، فصیح، رائج

مزاج ان کا تنکی ہے اور نہ بے حساب
خطر جب تو بچا ہے مزاجداں کے لئے ذوق

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

تم بہر خدا دس برس کی کمائی ہو میری جاں
مجھ سے سوا ہے کون تمہارا مزاجداں انجمن

مزاجدانی:۔ مزاج کا پہچاننا، خو اور خصلت سے واقف ہونا، کسی کے عادات و اطوار سے واقفیت رکھنا۔ فارسی ترکیب، صرف فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بحر نے مزاجدانی کو نظم کیا ہے اس صورت سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

خفا یہ جس سے ہوئے اس کی موت آ پہنچی
خدا نے بھی معشوقوں کی مزاجدانی کی بحر

مزاج درست رکھنا:۔ مزاج برہم نہ ہونے دینا، مزاج صحیح رکھنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

دل ایک کا بھی ہم سے نہ ٹوٹے کسی طرح
رکھے اگر درست خدا اے اکبر مزاج امیر

مزاج درست کرنا:۔ ادب کے اصلاح پر لانا، جوتے مار کے کسی کو ٹھیک کرنا، مارنا پیٹنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ محلے میں سب سے بدمعاش کرتے تھے آج پولیس والوں کے ہتھے چڑھ گئے تو مار سے

رقیبوں نے ان کا مزاج درست کر دیا۔

مزاج درست ہونا: - طبیعت اصلاح پر ہونا، غصہ ہونا، مزاج ٹھیک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب جمشید جادو کا مزاج درست ہوا کہا اے مکار نابکار اب بتلا کیا تدبیر کریں
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں صحیح راستہ پر آنا اصلاح ہونا کے معنوں میں بھی طنزاً کہتے ہیں۔ جیسے جب انھوں نے جوتے کھائے تو مزاج درست ہو گئے اب تم سے کبھی نہیں بدتمیزی کریں گے

مزاج دیکھنا: - طبیعت کو دیکھنا کہ خوش ہے یا ناخوش۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

پالا پڑے کہیں نہ کسی بدمزاج سے
ہر وقت دیکھتے ہیں مزاج آشنا مزاج　داغ

مزاج راہ پر آنا: - مزاج اصلاح پر آنا مزاج کا اصلی حالت پر آنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

مزاج رکھنا: - کوئی خاص مزاجی کیفیت ہونا کسی خاص طریقے کا مزاج ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

دیوانہ دیکھتا ہوں میں دنیا کا خلق کو
آتش بری کا رکھتی ہے پیدا مزاج　آتش

مزاج رنگین ہونا: - مزاج میں شوخی ہونا مزاج میں خوش طبعی ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

اس درجہ میرا خون سمایا تھا ذہن میں
رنگین ہو گیا مرے جلاد کا مزاج　قدر

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر بحیثیت صفت رنگین مزاج ہے جیسے اس بڑھاپے میں بھی وہ بڑے رنگین مزاج اور زندہ دل آدمی ہیں۔

مزاج ساتویں آسمان پر ہونا: - کمال غرور کی نسبت بول چال میں ہے۔
(خفیف) ڈیڑھ گز کی زبان، ساتویں آسمان پہ مزاج۔ لڑکی کیا ہے خون بے سامان ہے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مزاج کی جگہ دماغ بولتے ہیں جیسے ان کا دماغ آجکل ساتویں آسمان پر ہے۔۔۔

صرف دماغ آسمان پر ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

اے اللہ رے دماغ کہ ہے آسمان پر　شہود

مزاج سامان میں نہ ہونا: - مزاج درست نہ ہونا، مزاج بگڑنا، مزاج ٹھیک نہ ہونا، قابو میں نہ ہونا۔ عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مزاج سرد ہونا: - طبیعت سرد ہونا مزاج میں برودت غالب ہونا، ٹھنڈا مزاج ہونا، مزاج میں غصہ نہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ٹھنڈا ہے کوئی دم میں ہوئے ہاتھ پاؤں سرد
ہے سرد تیرے کشتۂ بیداد کا مزاج　قدر

قول فیصل۔ وہ آدمی جس کو غصہ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اور قوت برداشت زیادہ ہو اس کے لئے بحیثیت صفت "سرد مزاج" بولتے ہیں۔ جیسے ان جیسا سرد مزاج آدمی بھی تمھاری باتیں برداشت نہ کر سکا اور تم کو گالی دے کر نکال دیا۔

مزاج سمجھنا: - مزاج کی حالت معلوم کرنا کیفیت مزاج کا پتہ چلا لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

بڑے سکون سے گزرے گی اب حیات مری
سمجھ چکا ہوں ترے غم تری خوشی کا مزاج
آرزو سہارنپوری

مزاج سودائی ہونا: - مزاج میں باؤلا پن ہونا، مزاج میں سوداویت کا غالب ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

گلشن نہیں بلا کی طرح ہے اڑا ہوا
سودائی کس قدر ہے شب تار کا مزاج　صبا

مزاج سیدھا رہنا: - مزاج میں غیظ و غضب نہ آنا، مزاج کا نرم رہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ٹیڑھا نہ ہوگا ہم سے بہار خدا اگر
سیدھا رہے گا اس بت عیار کا مزاج　قدر

مزاج سیدھا ہونا: - مزاج درست ہونا مزاج باہم موافق ہونا، راس ملنا، خفگی دور ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

لاکھوں دعائیں مانگ کر دل کیں ہم نے نیتیں
لیکن نہ ہم سے آپ کا سیدھا ہوا مزاج　تیرین

قول فیصل۔ نیک طینت اور شریف مزاج کے لئے بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

معلوم کیا ہے تجھ کو رقیبوں کی کج روی
سیدھا ہے تیرا اے بت عیار تند مزاج　امیر

اس جگہ سیدھے مزاج کا ہونا بھی سیدھے ہونا نیک ہونا کے معنوں میں مستعمل ہے۔

مزاج سے موافق آنا: - مزاج کے موافق ہونا، مفید ہونا۔ اردو صرف ترکیب بہ متروک۔

مریض عشق کیا حسن یار نے جب سے
مزاج سے نہ موافق کبھی دوا آئی　آتش

قول فیصل۔ اب عام طور سے مزاج کے موافق آنا زبانوں پر ہے۔

مزاج شاد ہونا: طبیعت خوش ہونا۔ مزاج کا خوش ہونا۔ اردو صرف ترکیب بر تر وک۔

ہنستے ہوئے جو آپ چلے آئیں دفعتاً
کیا شاد ہو حضور کے ناشاد کا مزاج — قدر

اب اس جگہ دل شاد ہونا، طبیعت شاد ہونا وغیرہ بولتے ہیں۔

مزاج شریف: (باضافت) آپ کا مزاج اچھا ہے، آپ کی طبیعت ٹھیک ہے آپ خیریت سے ہیں۔ آپ کا مزاج کیسا ہے فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ عجب تماشا ہے کہ ایک صاحب تو دریافت نہیں کرتے کہ مزاج اقدس مزاج معلیٰ، مزاج انور، مزاج شریف اور دیگر صاحب گلا پھاڑ پھاڑ کر غل مچاتے ہیں کہ الحمد اللہ اچھا ہوں۔ فضل خدا سے دعائے خیر عرض کرتا ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی محل پر مزاج اقدس، مزاج مقدس، مزاج معلیٰ، مزاج عالی، مزاج مبارک وغیرہ بولتے ہیں۔ جہلا مزاج شریف بلا اضافت بھی بول دیتے ہیں۔

مزاج شناس: طبیعت کی حالت جاننے والا کسی کے عادات و اطوار سے واقف طبیعت کا پہچاننے والا فارسی ترکیب تعمیاتہ المتقی کی ...

محل صرف۔ تم نہیں جانتے میں شروع ہی سے ان کا مزاج شناس ہوں وہ جو کہتے ہیں آخر دم تک وہی کرتے ہیں۔

مزاج شناسی: کسی کی طبیعت کی رفتار کا جاننا، کسی کی طبیعت اور عادات و اطوار سے واقف ہونا۔ فارسی مونث، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سب سے دشوار کام مزاج شناسی ہے اگر یہ صفت آدمی میں نہیں ہے تو بیکار ہے۔

مزاج ضدی ہونا: کسی کے مزاج میں ضد ہونا، ایسا مزاج ہونا کہ جو کچھ جی میں ہو۔ طبیعت میں جو بیجا بات پر اصرار کرنے اور اڑ جانے کا مادہ ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

شکایت نہیں کچھ میں کرتی ہوں آج
ہمیشہ سے اس کا ہے ضدی مزاج — مثنوی عشق

قول فیصل۔ بہ حیثیت صفت ضدی مزاج ہونا بھی مستعمل ہے۔ طبیعت ضدی ہونا۔ ضدی طبیعت ہونا بھی مستعمل ہے

ع کس قدر ضدی طبیعت ہو گئی صیاد کی — روشن

مزاج عالی نہ تو شاکے نہ نہالی: جب کوئی شخص تہیدستی میں مزاج پرسی کرتا ہے تو اس کی نسبت طنزاً یہ فقرہ کہا جاتا ہے یعنی مزاج تو امیرانہ رکھتے ہیں مگر بچھانے کے واسطے ذرا سی توشک یا نہالچہ تک میسر نہیں۔ تہیدستی میں عالی دماغی کرنے والے کی بابت (فرہنگ آصفیہ محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مزاج عرش پر ہونا: (کنایتہ) کمال مغرور ہونا۔

مت کش سج ہوگا وہ حشر تک
ہے عرش پر حضور کے بیمار کا مزاج — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اہل لکھنؤ "مزاج" کی جگہ "دماغ" بولتے ہیں۔

مزاج عرش سے پرے ہونا: کمال مغرور ہونا۔

بڑی مہری کا ابر اندر۔ مزاج
تھا پرے عرش سے بھی اس کا مزاج — میر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

مزاج فلک پر ہونا: کنایتہ مغرور ہونا۔

قاصد کا مزاج ہے فلک پر
اس ماہ نے خط پڑھا ہمارا — رشک

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر "مزاج" کی جگہ "دماغ" بولتے ہیں اور یہ بھی قلیل الاستعمال ہے اس جگہ "دماغ آسمان پر ہونا" زبانوں پر زیادہ ہے۔

مزاج قابو میں نہ ہونا: مزاج کا بے اختیار ہونا۔

دونوں جہاں کی قید سے چھوٹا اسیر زلف
قابو میں کب ہے تیرے گرفتار کا مزاج — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اب اس محل پر مزاج کی جگہ دماغ زیادہ بولتے ہیں۔

مزاج قائم نہیں: مزاج میں استقلال نہیں، غیر مستقل مزاج ہے۔ ایک حال پر نہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ثابت ہے انقلاب زمانہ سے اے صبا
قائم نہیں ہے چرخ جفا کار کا مزاج — صبا

مزاج قوی ہونا: طبیعت قوی ہونا مزاج کا قوی ہونا قوت کا قوت ور ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مرزا جہانگیر صاحب جوہری کی تو میں
جب تو قوی ہے کشتہ فولاد کا مزاج — قدر

مزاج مائل ہونا:۔ طبیعت کا میلان ہونا، مزاج کی کسی خاص طرف توجہ ہونا، طبیعت راغب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق بازی پر کبھی مائل نہ تھا اپنا مزاج
دل ہمارا اس بلا میں مبتلا کیونکر ہوا — بحر

مزاج مبارک (جملہ با فاقتہ) دوسرے کے مزاج پوچھنے کے واسطے مستعمل ہے جب ایک دوسرے کے سامنے آتا ہے تو سلام کے بعد خیریت پوچھتا ہے کیا مزاج ہے، کیا حال ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

حر بجلی کا کیسا مزاج مبارک
یہ پوچھ کر کھڑی طبیعت تمہاری — سحر

قول فیصل: تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی مزاج شریف بھی بولا کرتا ہے جیسے۔ میاں آزاد، میاں آزاد۔

• بہوت یہ

آہا ہا آپ ہیں دیکھئے ذرا، قنبر تو جیسے معاف فرمائیے اللہ قدر دان ہیں آپ ایک تو ہو، بسم اللہ کہئے مزاج مبارک۔

• ابھی ہمارے مزاج کی نہ پوچھو۔ (فسانۂ آزاد)

مزاج مٹھی میں ہونا:۔ مزاج قبضے میں ہونا، کسی دوسرے کے مزاج پر پوری قدرت حاصل ہونا۔ اردو صرف قریب بمتروک۔

رنگ آشنا دہ دار جہاں میں ہوئے اسیر
مٹھی میں میری ہے مرے دلدار کا مزاج — اسیر

مزاج محرور ہونا:۔ مزاج گرم ہونا، مزاج میں حرارت کا غالب ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محرور کیا مزاج تھا طفلی میں بھی مرا
جب ادب ہمیشہ تنور ہو گئے — لاعلم

قول فیصل: زبانوں پر محرور المزاج زیادہ ہے۔

مزاج معلوم ہونا:۔ مزاجی کیفیت کا معلوم ہونا، یہ معلوم ہونا کہ مزاج سرد ہے یا گرم۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اثر جانتا ہے دل زار کا مزاج
معلوم ہے حکیم کو بیمار کا مزاج — اسیر

مزاج مل جانا:۔ ایک کے مزاج سے دوسرے کے مزاج کا مطابق ہو جانا، دو مزاجوں کا ایک ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نا اتفاقیاں تھیں پیام و سلام تک۔
جب مل گئی نظر سے نظر مل گیا مزاج — داغ

قول فیصل: مزاج ملنا بھی بولتے ہیں۔

جب وہ ملتے ہیں تو کھڑ پوں نہیں ملتا ہی مزاج
ایسے مغرور سے کیا رسم ملاقات رہے — جلیل

مزاج موافق ہونا:۔ کسی دوسرے کا مزاج اپنی مرضی کے مطابق ہونا، مزاج حسب منشا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ غم نہ تھا ہزار زمانہ خلاف تھا
افسوس یار کا نہ موافق ہوا مزاج — آتش

مزاج میں آنا:۔ طبیعت میں آنا، خیال میں آنا، سمجھ میں آنا، دل میں سمانا، دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اگر بخشے زہے رحمت، نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے — لاعلم

مزاج میں آنا:۔ اترانا، نخوت کرنا، غرور کرنا اس معنی میں مزاج میں آنے مستعمل ہے۔ (مہذب اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔

مزاج میں چہل سمانا:۔ مزاج میں شوخی پیدا ہونا، مزاج میں مذاق کی کیفیت پیدا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف: اس طرف سے دونوں عیار چلے مزاج میں دونوں کے چہل سمائی۔ (طلسم ہوش ربا)

مزاج میں خودی سمانا:۔ مزاج میں خود بینی کا اثر ہونا۔ مزاج میں غرور پیدا ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

غرور ہوگا انھیں شان بے نیازی کا
خودی مزاج میں ان کے سمائی جاتی ہے — غربت

مزاج میں دخل ہونا:۔ مزاج میں رسائی ہونا، مزاج میں دخیل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: نواب زینت محل کو بادشاہ کے مزاج میں بہت دخل تھا۔

قول فیصل: اسی جگہ مزاج میں دخیل ہونا بھی بولتے ہیں جیسے۔ لیکن وہ خوجی جو نواب صاحب کے مزاج میں دخیل ہیں ان سے میری طبیعت نفور ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مزاج میں دیوانہ پن ہونا:۔ مزاج میں دیوانگی کے اثرات ہونا۔ مزاج میں پاگل پن کی باتیں پائی جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف: دیوانہ پن اس کے مزاج میں ہے وحشت رگ و ریشے میں بھری ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

مزاج میں ڈینگ ہونا:۔ شیخی ہونا، دون کی لینا، بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل: یہ عوام کی زبان ہے اور غیر فصیح ہے۔

مزاج میں رعونت ہونا:۔ مغرور ہونا، تمکنت ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف: مزاج کی تعریف تو کیجئے مزاج کیسا ہے رعونت تو نہیں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مزاج میں ہونا:۔ طبیعت میں ہونا، خیال میں ہونا، دل میں ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کھلا نہ حال کسی پر کہ کیا مزاج میں ہے
خدائی میں کوئی واقف نہ اسکی خو بو کا — شرف

مزاجن (ع) - (زیادہ تر مزاجن) مونث مزاج دار - خود پسند - تمکنت والی جیسے دولہن ویسے مزاجن سیدھے منہ سے بات بھی نہیں کرتی - اردو صفت - اہل ہنود عورتوں کی زبان - اس جگہ مزاجو بھی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

حقل فصیل - اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے

مزاج نازک ہونا :- نازک دماغی ہونا ذرا ذرا سی بات میں دل کو ٹھیس پہونچنا - مزاج میں نزاکت ہونا - اردو مصرف - فصیح رائج۔

صیاد سے کہو رگ گل کا بنائے جال
نازک بہت ہے بلبل گلزار کا مزاج — قدر

حقل فصیل - اس محل پر "نازک مزاج" اور نازک مزاج ہونا زبانوں پر زیادہ ہے جیسے وہ بڑے نازک مزاج آدمی ہیں ان سے ایسی ویسی باتیں نہ کرنا - بصورت صفت نازک مزاجی بھی مستعمل و فصیح ہے۔

وار کو اپنے کر دیا نازک مزاجی نے حجاب
کاہ کا سایہ بھی ہم پر کوہ سے سنگیں ہوا — آتش

مزاج ناساز ہونا :- طبیعت کسل مند ہونا - طبیعت کا بھاری ہونا - طبیعت ٹھیک نہ ہونا - اردو مصرف - فصیح رائج۔

رو لڑکے جب جو جاتا ہوں تو کہتا ہے وہ شوخ
کل خفا تم سے مزاج آج ہے ناساز اپنا — اشرف

مزاج نہ ملنا :- نخوت اور غرور کے سبب سے کسی کی طرف التفات نہ کرنا - نہایت مغرور ہونا - از حد اترانا - اردو مصرف - فصیح، رائج

مری بہار و خزاں جس کے اختیار میں تھی
مزاج اس دل بے اختیار کا نہ ملا — یگانہ چنگیزی

حقل فصیل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی جگہ مزاج نہ پانا بھی لکھا ہے جو عام طور سے اہل لکھنؤ کی زبانوں پر نہیں ہے۔

مزاج والا :- مغرور - متکبر - نخوت والا - اردو مصرف - غیر فصیح، رائج

غلام ہم تو ہیں ایسے مزاج والوں کے
کسی کے ساتھ کسی ڈھب کی جو نہ کو رانہیں — انشا

حقل فصیل - تانیث کے لئے مزاج والی زبانوں پر ہے۔

مزاج وہاج (ع) - (باضافت) روشن مزاج، چمکتا ہوا مزاج - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال -

محل خطوط - جناب عالی دام مجدکم، امید کہ مزاج وہاج مقرون بصحت و عافیت ہوگا - جناب کا والا نامہ صادر ہوا -

مزاج ہاتھ سے جاتا رہنا :- طبیعت کا بے قابو ہو جانا - مزاج کا اپنے بس میں نہ رہنا - اردو مصرف - قلیل الاستعمال -

اے آسماں تجھ کے ذرا سر اٹھائیو
جاتا رہے نہ ہاتھ سے مجھ خاکسار کا مزاج — صبا

مزاج ہوا پر ہونا :- کمال مغرور ہونا کمال دماغ ہونا متکبر ہونا - اردو مصرف - قریب بہ ترک -

کب گوش دل سے عرض سنی خود کی سنی
کس درجہ ہے مزاج ہوا پر حضور کا — ناسخ

مزاج ہونا :- مغرور ہونا - تمکنت ہونا - دماغ ہونا - اردو مصرف - قلیل الاستعمال -

ہوتا بھولے سے تجھے ظاہر سے جو دماغ
کچھ اور ہی مزاج ہے تیرے علیل کا — افسر

حقل فصیل - اب اس جگہ دماغ ہونا زبانوں پر زیادہ ہے - امیر نے اصل معنوں میں کہا ہے -

میری روش وہی جو روش ہے حضور کی
میرا مزاج وہ ہے جو سرکار کا مزاج — امیر

مزاج یکسو ہونا :- مزاج کا پریشان نہ ہونا - مزاج میں یکسوئی ہونا - اردو مصرف - فصیح رائج

مزا چکھانا :- سزا دینا - نتیجہ دکھانا - اردو مصرف - عام اور عورتوں کی زبان -

یہ کیسے رند ہیں یوں سن کے پی رہا جاتا تھا
جناب شیخ کو بھی کچھ مزا چکھانا تھا — مرزا

حقل فصیل - بصورت جمع مزے چکھانا بھی بولتے ہیں -

رگ کے خنجر لگے پہ کہتے ہیں
کیوں چکھاؤں مزے محبت کے — امیر

مزاح (ع) - (بکسر اول) ہنسی خوش طبعی ظرافت - مذاق - دل لگی - عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محل خطوط - باقر صاحب رنگین کی عجب ہستی ہے مزاح ان کی فطرت میں داخل ہے - ان کے خوش طبع ہونے میں کوئی کلام نہیں -

مزاحاً :- از روئے مزاح - مذاق سے - بطور مذاق - فارسی - فصیح، رائج -

محل خطوط - آپ بلاوجہ مجھ سے ناراض ہوتے ہیں میں نے جو کچھ عرض کیا ہے یہ سب مزاحاً عرض کیا ہے آپ میری طبیعت سے واقف ہیں

مُزاحَف :- (بضم اوّل) وہ رکن جس چیز میں زحاف واقع ہوا ہو۔ وہ رکن جو اپنی اصلی حالت پر نہ رہا ہو۔ وہ رکن جو سالم نہ رہا ہو۔ عربی اسم مفعول۔ عروضیوں کی اصطلاح۔

مُزاحَفات :- وہ بحور جن میں زحاف واقع ہوا ہو۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ عروضیوں کی اصطلاح ہے۔

مزاح کرنا :- مذاق کرنا، دل لگی کرنا، تفریح کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بڑوں سے مزاح کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

مُزاحِم :- روکنے والا، مزاحمت کرنے والا، حارج، معترض۔ عربی اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے۔ جیسے سب معاملات طے پاگئے تھے ان کے بلاوجہ مُزاحم ہونے سے سب کہیں بگڑ گیا۔

مُزاحَمَت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) روک، ٹوک، مخالفت، تعرض۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے جیسے انھوں نے بلاوجہ مُزاحمت کی کام بگڑ گیا اگر ان کی مزاحمت نہ ہوتی تو کام بن جاتا۔

مُزاحمتِ بیجا :- قانون کے خلاف روک ٹوک۔ (فیروز اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ قانون دانوں کی اصطلاح ہے۔

مزار :- ظرف، ٹھکانا، مکان، جگہ سکونت، مسکن۔ جیسے ہم دو مرتبہ آپ کے مزار پر گئے مگر آپ نہ ملے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

مزار :- زیارت کرنے کی جگہ، درگاہ، بزرگانِ دین کا مقبرہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے یہ مزارِ کشتۂ دیدارِ یار کا
بیٹھیں اُدھر ادھر جو سرہانا مزار کا — جاوید لکھنوی

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اب سے سو برس پہلے میر نے اس کو مؤنث بھی باندھا تھا۔

کیا خوب ہے اس خوبیِ عالم کی گلی میں
جب ہم گئے دو چار نئی دیکھیں مزاریں — میر

اس کی عربی جمع مزارات ہے اور اردو جمع مزاروں ہے اہلِ لکھنؤ نے ہمیشہ مذکر ہی اس کو استعمال کیا۔

کہتے ہیں کہ سب کی موت کا باعث ہمیں ٹھہرے
عز و حشم بڑھتا ہے جو گنتے ہیں مزاروں کو — جاوید

مزار :- قبر، مدفن، تربت، لحد، مرقد۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اپنا مزار متصل در بنائیں گے
گھر بھی تمھارے گھر کے برابر بنائیں گے — تعشق

مزار بن جانا :- زیارت گاہ بن جانا، قبر بن جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سر پہ آئی زشتیٔ اعمال یہ کہتی ہوئی
بچ گیا قسمت سے ورنہ بن گیا تھا مزار — نظم طباطبائی

مزارع :- کھیتی کرنے والا، زراعت کرنے والا، کسان، کاشتکار۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مَزارِع :- (بفتح اول و کسر چہارم) وہ کھیت جہاں کھیتی کسانی کی جائے وہ مقامات جہاں بویا جوتا جائے۔ عربی، مذکر جمع، منتہی الجموع، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مزارعِ چھپر بند :- وہ کاشتکار جس کا حق قدیم سے چلا آتا ہو۔ (فیروز اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مزار ہلا دینا :- ایسے فعل کے واسطے مستعمل ہے جس سے صاحبِ مزار پر اثر ہو۔

کل تلک تو لوگ رو کے چلے جاتے تھے ہمیں
ہم نے ہلا دیا ہے ہمارا مزار آج — شرف

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مزامیر :- مطربوں کے ساز، الغوزہ، بانسلی، نے، مرلی، باجہ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ یہ مزمار کی جمع ہے۔

مزامیرِ داؤد :- کتاب زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُزاوَجَت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) بیاہ، شادی، مناکحت، رشتۂ ازدواج، میاں بیوی کا رشتہ ہونا۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُزاوَلَت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) کسی کام کا روز مرہ کرنا، مشق کرنا، پے در پے کرنا، کسی کام کو مسلسل کرنا۔ عربی مؤنث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

بیٹھے ہوئے ہیں جو دیوانِ کائنات میں اکبر
مزاولت میں ہماری وہ انتخاب رہے — اکبر

مزا ہونا :- نتیجہ ہونا، انجام ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

[illegible]

مَزبلہ:- وہ جگہ جہاں نجاست ڈالتے ہیں گندی چیزیں ڈالنے کی جگہ، گھوڑا۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَزبُور:- (بفتح اول وضم سوم واؤ معروف) مرقوم الصدر، اوپر لکھا ہوا، مذکورۃ الصدر مذکورہ بالا۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُزَخرَف:- (بضم اول وفتح دوم وچہارم) بناوٹ کی باتیں، جھوٹی باتیں، واہیات اور بے ہودہ باتیں، لغو باتیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بعض بعض تو انھیں معاذ اللہ دوسرا خدا سمجھتے ہیں۔ خدا ایسے خیالات، مزخرف سے بچائے۔ (فسانۂ آزاد)

مزخرفات:- (بضم اول وفتح دوم وچہارم) واہیات اور بیہودہ باتیں۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ میاں نہ ان باتوں کے قائل نہ ان مزخرفات کی طرف طبیعت مائل۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ مزخرف اسم مفعول واحد مجرد زخرفہ سے ہے مزخرفات کہنا غلطی ہے ورنہ کہا کہ لکھنؤ کے تعلیم یافتہ طبقے کو مزخرفات بصورت جمع ہی بولتے سنا گیا ہے اور اہل دہلی مزخرفات کو مؤنث بولتے ہیں۔

مُزد:- اجرت، مزدوری، حق محنت، مزدوری کا لفظ اسی سے مشتق ہے۔ فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مزدور:- (بفتح اول وضم سوم واؤ معروف) وہ کہ جو اجرت لے کر کوئی کام کرے۔ مزدوری کرنے والا، اجرت پر کام کرنے والا، پیٹ کے لئے کام کرنے والا، اردو مذکر فصیح، رائج۔

ذرکسی کو دکھا ستانے کے واسطے
مزدور نہ ہوں غلط اٹھانے کے واسطے (سحر)

قول فیصل۔ یہ لفظ مرکب ہے مزد بمعنی اجرت اور ور لاحقہ نسبت سے مل کر بنا ہے۔ حرف مجہول زاء اور مجہول کے واؤ ساکن ہوگیا۔ لیکن اردو میں بفتح اول و واؤ معروف ہی زبانوں پر ہے۔

اس کا صرف لگانا، گننا، لگوانا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

روڑے ہیں ہماں اچھی ہیں سے جو ہنس کر کہا
اب کی برسات میں لگوانی کی مزدور آپ جان کیا

مزدور پیشہ:- وہ لوگ جو مزدوری کر کے زندگی بسر کرتے ہیں، مزدوری کرنے والے معاشرہ کے متوسط طبقہ سے کمتر لوگ۔ اردو، رائج

محل صرف۔ ذکری پیشہ اور مزدور پیشہ لوگوں میں بہت فرق ہے۔ مزدور پیشہ لوگ ہر حال میں بسر کر سکتے ہیں۔

قول فیصل۔ مزدور طبقہ بھی زبانوں پر ہے۔

مَزدُوری:- اجرت، کام کا معاوضہ، محنتانہ، اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مکان بنوانا تو کوئی مشکل کام نہیں لیکن مزدوری اتنی بڑھ گئی ہے کہ بجٹ نہیں بیٹھتی۔ ایک کاریگر کی مزدوری بیس روپیہ روز ہے۔

مزدوری:- مزدور کا کام، مزدور کا پیشہ محنت مشقت، بوجھ اٹھانا، کام۔ اردو صفت، مؤنث، رائج۔

محل صرف۔ آج دن بھر میں تم نے کتنے کی مزدوری کی ٹھیک ٹھیک حساب بتاؤ۔

قول فیصل۔ محنت مزدوری بھی بولتے ہیں جیسے وہ محنت مزدوری کر کے کسی طرح بیوی بچوں کا پیٹ پالتا ہے لیکن محلے والے اس کو ہر وقت پریشان کیا کرتے ہیں۔ مزدوری کی اردو جمع

مزدوریاں اور مزدوروں زبانوں پر ہے۔

شعرا کی نہ رہی قدر زمانے میں بحر
باندھو مزدور بجائے جمع مزدوراں کو

مزدوری پڑ جانا:- کام پڑ جانا، محنت کو جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مزدوری کرنا:- محنت کرنا، کام کرنا۔ جسم پر محنت اور مشقت کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ان کے دونوں لڑکے بیس بیس روپے روز کی مزدوری کرتے ہیں پھر بھی گھر میں فاقہ پڑا رہتا ہے۔

مَزرَع:- (بفتح اول وسوم) مزرعہ، کھیتی، کھیت۔ وہ زمین جو قابل کاشت ہو۔ عربی مذکر اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خدا جو نکلا ہے تر ے منہ پہ پڑی ہے بری آہ
سبز مزرع ہو گیا ہے برق کی تاثیر سے (مزرع)

قول فیصل۔ رندؔ نے بصورت تانیث بھی خلاف جمہور نظم کیا ہے۔

آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اپنے رند
مزرع امید اپنی خشک بن پانی ہوئی (رند)

مَزرَعِ آخرت:- آخرت کی کھیتی، نیکی بھلائی۔ باقیات الصالحات، کار عقبیٰ، مرنے کے بعد کے لئے جو کچھ جمع کیا ہے۔ فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو مزرع آخرت ہے وہ خشک نہ ہو
اس اک تری رحمت کی نظر چاہتے ہیں (انیس)

مزروع:- کھیت میں بوئی ہوئی چیز۔ عربی صفت، مذکر۔ (فرہنگ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

مُزَعْفَر :- ۱ زعفران میں رنگے ہوئے میٹھے
چاول کا پلاؤ - ایک قسم کا میٹھا پلاؤ جس
میں زعفران پڑتی ہے اور نہایت لذیذ ہوتا
ہے - عربی، مذکر، رائج -

کھاتا کیونکر مزعفر اور پلاؤ
پیٹ تو بھرا تھا جوتے پلاؤ "بہشت گلزار"

مُزَکّٰے :- زکوٰۃ دیا گیا، پاک کیا گیا، وہ
مال کہ جس میں سے زکوٰۃ نکال دی گئی ہو
زکوٰۃ نکالا ہوا مال - عربی صفت اسم مفعول،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - عام طور سے اس مزکّے کی ترکیب زبانوں پر ہے -

مِزْمَار :- (بکسر اول) بجانے والی نے
یعنی بانسری - اصطلاحاً گویوں کا ہر باجا
عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

مُزْمِن :- (بضم اول وکسر سوم) پرانا، کہنہ،
دیرینہ جو مدتوں سے ہو - عربی صفت
اسم فاعل، اطبا کی اصطلاح -

بیماری مزمن ہے دوا خوب ہوئی ہے
تجویز مرے واسطے کیا خوب ہوئی ہے "انیس"

قول فیصل - لوگ تپ کے لئے مزمنہ بولتے ہیں
عام طور سے اطبا اس بخار یا حرارت کو
جو بہت دنوں سے ہو جو علامت دق ہے
اس کو تپ مزمن یا تپ مزمنہ کہتے ہیں

مُزَمَّہ :- (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم
مفتوح) اونٹ کی گردن کی مہار، زمام
گھوڑے کی باگ، اونٹ کی نکیل کی رسی
وہ رسّہ جو گھوڑے کی پچھاڑی کے ساتھ باندھتے
ہیں - وہ چمڑے یا رسی کا حلقہ جو گھوڑے
کی کاٹھی یا موٹھ میں پچھاڑی کی رسی کے ساتھ
لگا رہتا ہے تاکہ گھوڑا آگے نہ بڑھ سکے - عربی
صفت قریب بہ متروک -

نے نکلا ترے کوچے سے جو میرا لاشہ
اسپ چوبیں کا مزمّہ تن بیجاں لیا "بحر"

مزمّہ لگانا :- پچھاڑی باندھنا، اردو فعل متعدی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مزمّہ لگانا :- ۲ روک لگانا، ڈانٹ لگانا، ایک
چیز کھا کر اوپر سے دوسری چیز کھانا، بازاری زبان
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ عوام اور عورتوں کی زبان
ہے لیکن قلیل الاستعمال ہے -

مزمّے لینا :- آڑے ہاتھوں لینا، ٹھیک
خبر لینا، اردو مصدر، قریب بہ متروک -

بھول کر شاید قدم لینے کے بدلے جان بن
جن شاہدوں کے مزمّے پاسباں لینے لگا "خاقان"

مَزْوَر :- (بفتح اول و ضم دوم) قلی، بارکش
بوجھ اٹھانے والا - مزدوری کرنے والا - اردو مذکر
عوام کی زبان، قلیل الاستعمال -

پالکی کے بند کے خدمتگار یا ہو کے مزور
جب گیا میں دیکھنے اس کو بھی عنوان گیا "میر سوز"

قول فیصل - یہ مزدور کا مخفف ہے اور
پست طبقے کی زبان ہے -

مُزَوِّر :- (بضم اول فتح دوم وکسر سوم مشدد)
جھوٹا، مکار، فریبیا، مکر کرنے والا، دغاباز
عربی مذکر اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال -

مثل صبا - وہ گمن برہنی کپڑے بھی گاؤں کی
عورتوں سے زرق ابھرک زیب تن کئے ہوئے
تھی اور مزید سے بھی آراستہ تھی ایک مزوّر
مسافر جو شکل وصورت سے شریف زادہ معلوم
ہوتا تھا اس کے پیچھے چلا - (فسانۂ آزاد)

مزہ :- ۱ وہ کیفیت جو کسی چیز کے چکھنے
سے محسوس ہو - لذت، سواد، ذائقہ - فارسی
مذکر، فصیح، رائج -

تم آئے نزع میں انجمن کو دیکھنے آخر
مزہ حیات کا جو کچھ ہے اضطراب میں ہے "جاوید لکھنوی"

قول فیصل - اب زیادہ تر الف کے ساتھ اس
کا املا ہے -

مزہ :- ۲ لطف، حظ، کیفیت - فارسی
مذکر، فصیح، رائج -

سر مینا ہے سبو غنچہ ہے ساغر گل ہے
ساقیا بادہ کشی کا ہے مزہ گلشن میں "نصیر"

مزہ :- ۳ عیش وعشرت، خوشی، عیش ونشاط
خرمی، حظ نفسانی - فارسی مذکر، فصیح، رائج -

مزہ :- ۴ جوبن، شباب - جیسے مزے پر آنا
(نور اللغات)

قول فیصل - یہ بالکل بازاری زبان ہے اور
قلیل الاستعمال ہے -

مزہ :- ۵ لت، عادت، خو، چسکا - اردو مذکر
قلیل الاستعمال -

وہ آئے یا نہ آئے کچھ اس سے غرض نہیں
آنکھوں کو پڑ گیا ہے مزہ انتظار کا "خلیل"

مزہ :- ۶ سیر، تماشا - اردو مذکر، قریب بہ متروک -

ابروئے مضطرب ہے چمن در آب رواں ہے
وہ آئے تو پھر ان کا مزہ دیکھئے کیا ہو "عاشق"

مزہ :- ۷ حالت، کیفیت، گت، درجہ - اردو مذکر
عوام کی زبان -

اچھا جو ستاتا ہے دلا اور ستائے
دیکھے گا مزہ جب کہ پڑا ہجر کے پالے — عاشق

مزہ: (ع) سزا، جزا، تعزیر، پاداش، مکافات۔ اردو مذکر، متروک۔

ہنس کے شیطاں نے وہیں پوچھا مزہ گندم کا
باغ جنت سے جو رخصت ہوئی حوا نکلی — شعور

مزہ: (ع) طرہ، انوکھی بات۔ اردو مذکر، قریب بہ معنی متروک۔

انکار بوسۂ لب شیریں ہے پہلے تو
کوسا ہے کڑوے ہوگئے بس ہو دوسرا مزہ — رشک

مزہ اتر جانا:- بے لطف ہو جانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ اس میں شک نہیں کہ دال کا بچا ہوا باسی کھانا کسی کو نہیں بھاتا۔ اور اس کا بھی مزہ اتر جاتا ہے۔ (دریائے لطافت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مزے اتر جانا بولتے ہیں۔

مزہ اٹھانا۔ مزے اٹھانا:- لطف حاصل کرنا، حظ اٹھانا۔

(فقرہ) ہم نے آپ کی بدولت بڑے بڑے مزے اٹھائے ہیں۔

لو ہو مزہ اٹھا کے مزے اس بیان سے
جاری رہے درود کا فقرہ زبان سے — امیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے

مزہ اٹھانا، مزے اٹھانا:- سزا، تکلیف برداشت کرنا۔

یہ دل لگانے میں میں نے مزہ اٹھایا ہے
خانۂ دوست تو دشمن سے اٹھا دیکھا — آتش

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

مزہ اٹھانا، مزے اٹھانا:- (ع) سزا، برے کام کی سزا پانا، رنج اٹھانا، تکلیف برداشت کرنا۔

چاہیے دیوے اس کو ایسی سزا
کہ وہ اس بات کا اٹھا دے مزا — انشا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف بھی قلیل الاستعمال ہے

مزہ اٹھنا:- لطف حاصل ہونا، حظ ملنا، خوشی ملنا۔ فرحت حاصل ہونا۔ اردو صرف متروک۔

خاک پتھر نہ اٹھا طول عمارت کا مزہ
نہ ہوئی زندگی صاحب تعمیر دراز — رشک

قول فیصل۔ بصورت جمع مزے اٹھنا بھی مستعمل تھا۔

اب خدا چاہے تو مقتل میں اٹھیں خوب مزے
برق دم تیغ ہوئی ہے مرے تڑپانے کو — امیر

مزہ اڑانا:- لطف حاصل کرنا، عیش منانا، حظ اٹھانا، گلچھرے اڑانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

بے خودی گل کا مزہ خوب اڑایا ہم نے — بحر

قول فیصل۔ اس کی جمع مزے اڑانا بھی بولتے ہیں۔

اڑاتے ہیں مزے دنیا کے ہم اے داغ گھر بیٹھے
دکن میں اب تو فضل حق سے اپنی عیش منزل ہو — داغ

بصورت لازم مزے اڑنا بھی بولتے ہیں جیسے دولت ملی ہے تو خوب مزے اڑ رہے ہیں جب ختم ہو جائے گی تب دیکھیں گے۔

مزہ اڑانا۔ مزے اڑانا:- [illegible]

جوبن لوٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

مزہ آجانا:- لذت آنا، لذت پانا، لطف حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا کہے کوچے میں ترے آکے جو سنگ اطفال
آئے مجنوں کو ترے کوچے میں جنت کے مزے — ذوق

قول فیصل۔ حقیقت کھل جانا، آفت میں مبتلا ہو جانا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

پڑ گئے لینے کے دینے تو مزہ آجائے گا
ہیں یہ کہکر اس کے منہ کی چٹکیاں لینے لگا — مشتاق

مزے آنا بھی بولتے ہیں۔

مزہ باقی نہ ہونا:- لطف باقی نہ رہنا، کیفیت باقی نہ رہنا، مزہ جاتا رہنا، لطف جاتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ نہیں ہے شعر گوئی کا مزہ باقی جلیل
رنج ہے جب سے سخن ور مر گئے دل مر گیا — جدید

مزہ بھولنا:- ذائقہ بھولنا، لطف بھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے دیدہ دیدار تری یاد رہی تھی
اے بوسۂ دہن نہیں بھولا مزہ ترا — رشک

قول فیصل۔ جمع کے ساتھ مزے بھولنا بھی بولتے ہیں۔

بے مزاجی کو کب لا کے ترے ظلم و ستم
یہ نہیں بھولتے وہ پہلی عنایت کے مزے — ذوق

مزہ پانا:- حظ اٹھانا، لطف حاصل کرنا، لذت پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے ذوق کچھ نہ پایا شب وصل کا مزہ
آج صبح ہم نہیں یا طائر ان صبح — ذوق

مزہ پانا:- (ع) برے کام کی سزا پانا، رنج اٹھانا

اردو صرف، قریب بہ متروک

کچھ اپنے کئے کی بھی سزا پائے
اس عیش کا اک ذرا مزا پائے　　اختر شاہ اودھ

مزہ پڑ جانا:- چسکا پڑ جانا، عادت پڑ جانا، خوگر ہو جانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

زعفوں کو پڑ گیا ہے مزہ قتل عام کا
برسا رہے ہیں خون یہ ٹکڑے سحاب کے　　بحر

مزہ پڑنا:- چسکا پڑنا، عادت پڑنا، چاٹ پڑنا، ہپکا پڑنا، خوگر ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

پڑا تو ہے یہ مزہ تجھ کو عشق بازی کا
تو دیکھ لیجیو اے دل لگا تو کیا کیا　　ثروت

قول فیصل - جمع کے ساتھ مزے پڑنا بھی بولتے ہیں۔

قاصدوں کے منتظر رہنے لگے
پڑ گئے ان کو مزے پیغام کے　　داغ

مزہ پھیکا ہونا:- لطف جاتا رہنا، اصلی کیفیت کا باقی نہ رہنا، کوئی خطہ نہ آنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

مسیحا سے مریض ہجر اچھا ہو نہیں سکتا
ہوا ہے شربت دیدار جاناں کا مزہ پھیکا　　اختر لکھنوی

مزہ پیدا کرنا:- مزے میں اضافہ کرنا، زور پیدا کرنا - مزہ بڑھانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیدا وہ گفتگو میں مزہ اے زباں کر
سن کر وہ درد دل کو کہے پھر بیان کر　　جلال

مزہ تو یہ ہے:- عجیب و غریب بات تو یہ ہے - لطف کی بات تو یہ ہے - اردو صرف، فصیح، رائج۔

وائے کہ جب مرے مضموں پڑھے مرے آگے
مزہ تو یہ ہے کہ اس پر مجھے حجاب آیا　　امیر

مزہ ٹپکنا:- لطف کا نمایاں ہونا، لطف کا ظاہر ہونا - اردو صرف، قلیل الاستعمال

زبان تیغ نہ چاٹے وہاں زخم کو کیوں
ٹپک رہا ہے مزہ خون سے شہیدوں کے　　امیر

مزہ جاتا:- لطف جانا، کیفیت ختم ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

تمھیں بتاؤ جو تم سے لپٹ نہ جاتا میں
تو بوسہ کا ہے کو سنا مرا مزہ جاتا　　ثروت

مزہ جاننا:- لطف حاصل کرنا، حظ اٹھانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

مردے کا زندہ کرنا کیا تم آپ مرتے
مرنے کا کچھ مسیحا تم نے مزہ نہ جانا　　امیر

قول فیصل - کنایۃً تکلیف اٹھانا اور سزا پانا کے معنی میں بھی بول دیتے ہیں۔

یہ دل خسبہ ہجر کے ناوں کا مزہ جانتا ہے　　جلال

مزہ جب ہے:- لطف جب ہے - مزے کی بات کا وہ وقت ہے - لطف کی بات اس وقت ہے - اردو صرف، فصیح، رائج۔

مزہ جب ہے کہ اس انداز سے ہوں پیار کی باتیں
ہمارا ہاتھ سینے پر تمہارا ہاتھ گردن پر　　داغ دہلوی

مزہ چکھانا:- ذائقہ چکھانا، ایک قسم کی سزا دینا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

تو جاتی ہے کہاں اب اے خوش اسلوب
اس کو بھی چکھاؤں گی مزہ خوب　　اختر

مزہ چکھانا:- سزا دینا، بدلا لینا، کسی امر کی پاداش دینا - کئے کو پہنچانا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

شمع دل کا مزہ تجھ کو چکھاتا کافر
پر کروں کیا کہ خدا تیرا نگہبان نکلا　　داغ

قول فیصل - بصورت جمع بھی بولتے ہیں -

کچھ جتاؤں جو محبت تو کہے ہے کہ تجھے
دیکھ تو کیسے چکھاتا ہوں محبت کے مزے　　ذوق

مزہ چکھ لینا:- نتیجہ بھگتنا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

دل تجھے دے کے بڑے ہجر میں غم کھاتے ہیں　　ذوق
چکھ لیا خوب مزہ اپنے کئے کا ہم نے

مزہ چکھنا:- لذت پانا، ذائقہ معلوم کرنا، مزہ لینا، لطف معلوم کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

مزہ چکھا نہیں دنیا کا زاہد تو نے دنیا میں
کبھی تو بادہ نوشی کی بھی اے مرد خدا ٹھہرے　　داغ

قول فیصل - بصورت جمع بھی زبانوں پر ہے۔

کچھ پیا خون جگر دل کا لہو کچھ چاٹا
چکھتی پھرتی ہیں نگاہیں تری کم کم کے مزے　　داغ

مزہ چکھنا:- خمیازہ بھگتنا - رنج اٹھانا - سزا پانا، تکلیف اٹھانا - مصیبت بھگتنا - اردو صرف - فصیح، رائج۔

مدت سے تنگ چھوٹ گئے ہیں ہر زخم پہ قاتل
ہم چارہ کے چکھتے ہیں مزے دیکھئے کب تک　　مرتضیٰ

حلاوت کچھ تو ہے جو دیکھے اپنی جان شیریں کو
مزہ چکھتے ہیں مردم جانکنی کی تلخ کامی کا　　آتش

قول فیصل - بصورت جمع مزے چکھنا زبانوں پر ہے۔

کچھ جتاؤں جو محبت تو یہ کہتا ہے مجھے
دیکھ تو کیسے چکھاتا ہوں محبت کے مزے　　ذوق دہلوی

مزہ نہ چکھنا بھی زبانوں پر ہے۔

خدائے اب رنگ و بوسہ کا چکھا نہیں مزہ —
توڑا اے نخل حسن کا ہم نے ثمر کہاں — آتش

مزہ حاصل کرنا: — لطف حاصل کرنا، ذائقہ معلوم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ جنھوں نے دنیا کا مزہ حاصل کیا اور اپنی دولت کو تباہ کیا نتیجے میں سر پہ ہاتھ رکھ کے رو دئے۔

مزہ حاصل ہونا: — لطف حاصل ہونا، ذائقہ معلوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
اس تپش کا ہی مزہ دل ہی کو حاصل ہوتا —
کاش میں عشق میں سرتا بقدم دل ہوتا — ذوق

مزہ دکھانا: ۱ لطف چکھانا، لطف دکھانا، کیفیت دکھانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان
محل صرف۔ برانڈی سے جس نے منھ لگایا اس کی شامت آئی۔ ایسی جیبرا ہے پہلے مزہ دکھاتی ہے پھر اپنے طالب کو جوتیاں لگواتی ہے۔
(طلسم ہوشربا)

مزہ دکھانا: ۲ مزہ چکھانا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔
ہر روز نہ مارا کرو خضر کو ہیں تم —
دے زہر نہیں اس کا نہ دکھلا مزہ بغض — جان صاحب

مزہ دکھانا: ۳ سزا دینا، کیفر کردار کو پہنچانا، عوض لینا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔
مزہ دکھادوں تجھے تیری بے وفائی کا —
اگر نہ ہووے مجھے پاس آشنائی کا — جوشش

مزہ دیکھنا: ۱ ذائقہ معلوم کرنا، کسی چیز کو چکھ کے اس کی شیرینی یا تلخی، ترشی وغیرہ کا معلوم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
کتنی ہے گرم دختر رز کی ادا تو دیکھ —
واعظ ذرا سی پی کے تو اس کا مزہ تو دیکھ — امیر

مزہ دیکھنا: ۲ سزا پانا، مزہ چکھنا، پاداش کو پہنچنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
کیا بجز رنج و غم و ہجر ترے ہاتھ آیا —
عشق بازی کا مزہ اے دل شیدا دیکھا — ذکی
قول فیصل۔ بصورت جمع مزے دیکھنا بھی بولتے ہیں۔

مزہ دیکھنا: ۳ (مزا) لطف حاصل کرنا، سیر دیکھنا، تماشا دیکھنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان
لن ترانی کا مزہ دیکھ لیا موسیٰ نے —
آنکھیں جھپکاتے ہوئے جب وہ سر طور چلے — قدر

مزہ دینا: — لطف دینا، لذت دینا کسی چیز کا۔ ذائقہ بخشنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
سچ یہ ہے ان کا بگڑنا بھی مزہ دیتا ہے —
بات بات میں قیامت ہے خفا ہو جانا — جوہر

مزہ رکھنا: — لطف رکھنا، کیفیت رکھنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
مجھ سے کچھ پوچھو نہ خونابۂ حسرت کے مزے —
زہر کے گھونٹ ہیں پر رکھتے ہیں شربت کے مزے — قلق

مزہ رہنا: — کیفیت ہونا، لطف ہونا، ذائقہ ہونا، مزہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
دل سے چھٹ گئے یہ بیاں ہے ترے فریادی کا —
رنج کا لطف رہا اب نہ مزہ شادی کا — منیر لکھنوی

مزہ زہر ہونا: — ذائقہ تلخ ہونا، مزے کا سم قاتل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
چلا اٹھا میں کوٹ کے سینہ کہ ہائے عیش —
جی خوش نہ ہو تو زہر ہیں دنیا کے سب مزے — نکہت

مزہ فراموش ہونا: — لطف بھول جانا، مزہ بھول جانا، مزہ یاد نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
مزہ دنیا کا ہوتا ہے فراموش —
دم یاد فنا از شب کا نا صبح — رشک

مزہ کرکرا کر دینا: — لطف کھو دینا، بے لطفی کرنا۔ رنگ میں بھنگ کرنا۔ لطف اور مزے میں خرابی پیدا کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف۔ یہ خرابی اس وقت کہاں سے آ گیا کمبخت نے مزہ کرکرا کر دیا۔ (فسانۂ آزاد)

مزہ کرکرا ہونا: — بے لطف ہونا، رنگ میں بھنگ ہونا، خرابی ہونا۔ اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اب تو اجازت ہی دیجئے ورنہ بڑی بے لطفی ہو جائے گی۔ آپ کا بھی مزہ کرکرا ہو جائے گا۔ (کامنی۔ از سرشار)

مزہ کرنا: ۱ تماشا دکھانا، تماشا کرنا، لطف دکھانا جیسے مزہ کر دکھاؤ۔ اردو فعل متعدی پنجاب کی زبان (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مزہ کرنا: ۲ انوکھی بات کرنا، تماشے کی بات کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مزہ کرنا: ۳ چین کرنا، بے فکر ہونا، آرام کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
قول فیصل۔ بصورت جمع مزے کرنا کے ایک معنی آرام کرنا، عیش و عشرت میں زندگی گزارنا بھی ہیں جیسے یہاں وہ بہت تکلیف و عسرت میں تھے جب سے حیدرآباد چلے گئے وہاں بڑے مزے کر رہے ہیں۔

مزہ کھنچنا: — لطف حاصل ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

ان سے تصویر لب و دنداں کا کھنچتا تھا مزہ —
پھر کہاں یہ بات رنگ لال در رنگ شیریں میں — رشک

مزہ کھنڈت ہونا: — بے لطف ہونا، رنگ میں بھنگ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مزہ لٹ جانا: — لطف جاتا رہنا، حظ باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

زندہ درگور ہوئے ہو گئے جدا ہم تم سے —
زندگانی کا مزہ لٹ گیا حاصل ہو کر — شرف

مزہ لگا ہونا: — چسکا ہونا، مزہ پڑا ہونا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ایسا لگا ہوا ہے مے ناب کا مزہ —
پانی بھی میں پیوں تو مرا منہ خراب ہو — داغ

مزہ لگ جانا: — مزہ پڑ جانا، چسکا پڑ جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

چھوڑا نہ ایک دانہ اختر سحر تلک —
گردوں کو لگ گیا جو مزہ شب شکر کا — ذوق

قول فیصل۔ منہ کو مزہ لگنا بھی بولتے ہیں جیسے مفت کی کھاتے کھاتے منہ کو حرام کا مزہ لگ گیا ہے۔

مزہ لوٹنا: — عیش کرنا، لطف حاصل کرنا، لذت حاصل کرنا، بہار لوٹنا، مزہ اڑانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم منہ کو دیکھ دیکھ کے رہ جائیں بالعیب —
لوٹے اگالدان مزہ اس اگال کا — نظیر

کب تک اس غم میں میاں سینے کو اپنے کوٹیں —
ہم ترستے رہیں اور غیر مزے یوں لوٹیں — سودا

قول فیصل۔ بصورت جمع بھی زبانوں پر ہے۔

کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے —
مزے لوٹتی ہے زباں کیسے کیسے — اسمٰعیل میرٹھی

مزہ لینا: — لطف حاصل کرنا، ذائقہ چکھنا، لطف اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عیش اور نوش کے باقی رہے جب تک آثار —
لے مزہ بیٹھ کے ہر پھول پہ زنبور عسل — اکبر

قول فیصل۔ بصورت جمع مزے لینا بھی زبانوں پر ہے۔

درد الفت کے مزے لیتے ہیں قسمت والے —
خون دل زہر نہیں ہے کہ نہ کھائے کوئی — داغ

مزہ مٹنا: — مزہ جاتا رہنا، مزہ ختم ہونا، لطف باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بوسہ لیا ہے اس لب شیریں کا خواب میں —
کیونکر زباں سے مزۂ نیشکر مٹے — اکبر

مزہ ملنا: — لطف ملنا، لطف حاصل ہونا، ذائقہ حاصل ہونا، لذت آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم گر عیش تھے جب تک کہ نہ تھا عشق سے کام —
اب غم و رنج میں ملتا ہے مزہ شادی کا ہم کو — جوہر

قول فیصل۔ بصورت جمع بھی زبانوں پر ہے۔

واعظ اس بات پہ ہے تشنہ لب و خشک دہن —
کہ نہیں ساقی کوثر، مے کوثر کے مزے — داغ

مزہ ملنا: — کیے کا بدلہ ملنا، کئے کا عوض ملنا، اپنے کئے کی سزا پانا، رنج اٹھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مزہ نکلنا: — نتیجہ حاصل ہونا، فائدہ حاصل ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

الٰہی نزع میں تو لب بلب وہ شوخ ہو آ کر —
ادھر رگ رگ سے دم نکلے ادھر دل کا مزہ نکلے — جلال

مزہ نہ بھولنا: — کسی بات کا لطف یاد رکھنا، مزہ فراموش نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کب بھولنے کے ہیں وہ تیری عنایت کے مزے — ذوق

مزہ نہ ہونا: — لطف نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس کو ہے ذوق تلخ کامی لیک —
جنگ میں کچھ مزہ نہیں ہوتا — مومن

مزہ ہونا: — ذائقہ ہونا، کیفیت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب تم نے آج تک آم کھائے ہی نہیں تو تم کیا سمجھ گئے کہ آم کا کیا مزہ ہوتا ہے۔

مزہ ہونا: — لطف ہونا، تماشا ہونا، سیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے مزہ جبھی آپ کے تیر نگہ کا دل میں دونوں —
کھینچئے دو چار اور دو چار رہنے دیجئے — لکھنوی

مزہ ہے: — بڑا لطف ہے، عجب کیفیت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس محل پر بڑا مزہ ہے بھی بولتے ہیں۔

بڑا مزہ ہے جو مریے کسی کے سر چڑھ کر — ذوق

مزہ یاد رہنا: — لطف یاد رہنا، حظ یاد رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زخم دل ہوئے ترے دل کے لگاوٹوں سے —
کہ بھلا کچھ تو محبت کا مزہ یاد رہے — ذوق

مزے: — مزہ کی جمع۔ ذائقے، لطف۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

تجھ کو کچھ یاد بھی ہیں پہلے وہ الفت کے مزے —
بے مزہ ہونے کے لطف اور شکایت کے مزے — ذوق

مزے اٹھانا: — لطف اٹھانا، فائدہ اٹھانا، حظ اٹھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ہمارا دماغ اس وجہ سے عرش پر ہے ہم اس وقت ایک سرو سیمیں بر کے ساتھ باغ میں بہار کے مزے اٹھا رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مزے اڑانا:- مزے حاصل کرنا، لطف حاصل کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

خوف اس کا نہ دل میں لاؤ تم
آج ان سے مزے اڑاؤ تم — شوق

قول فیصل۔ مزے اڑانا بھی زبانوں پر ہے۔

خوب جو کم ہے اڑیں آپ کے بطنے کے مزے
ساقیا خیمہ ہو دریا کا کنارہ دیکھ کر — حباب

مزیّب:- زیب و زینت دیا گیا۔ آراستہ کیا گیا۔ زیبا۔ اردو قریب بہ متروک۔

لب شیریں کا اس کے مصحفی میں وصف لکھتا ہوں
مزیّب ہے رکھیں اب نام اگر شیریں بیاں تم تیرا — مصحفی

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ مزیّب غلط ہے۔ زیب فارسی سے مزیّب بنا لیا ہے جیسے روغن سے مروغن۔ افسوس ہے کہ صاحب احسانی نے زیب کو عربی لکھا ہے اور آتش نے لفظ مزیّب کو غلط استعمال کیا ہے۔ مزیّب کی جگہ زیبا لکھنا چاہیئے۔

شگفتہ ایام سے پیدا نہیں کچھ حسن کو
خوبرویوں کو مزیّب کنگھی پر خاک ہے — آتش

مزید:- زیادہ کیا گیا، زیادہ، زائد، زیادتی، افزودنی، بیشی، اضافہ۔ عربی اسم مفعول، فصیح، رائج۔

قیمت دل میں رہی گا خاطر خواہ
مال مفلس نہیں مزید نہیں — رند

قول فیصل۔ فالتو اور الگ سے کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے جیسے کل جب آپ تشریف لائیے گا تو ایک مزید زحمت یہ دینا ہے کہ ایک بڑا بھتنا لیتے آئیے گا۔

مزے دار:- لذیذ، لذت والا، باذائقہ، بالذت، اچھی چیز، خوش ذائقہ۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

ترا سخن وہ مزیدار ہے کہ حشر تلک
رہیں گے اس کے ظفر طبع نکتہ داں پہ مزے — ظفر

مزے دار:- خوش طبع، ظریف، خوش مزاج، ہنسنے ہنسانے والا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

بڑھاپے میں جو بڑا مزے دار تھا
بناوٹ سے ہر دم سر و کار تھا — نسیم لکھنوی

مزے داری:- مزہ، لذت، لطف، حظ، کیفیت، حلاوت۔ اردو صفت مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم کو دو تین گھنٹے بھی فکر رہتی ہے کہ اچھی سے اچھی چیزیں کھاؤں تم کو تو نوالے مزیداری کے دنیا کا اور کوئی کام نہیں ہے

مزے داری سے:- لطف سے، لذت کے ساتھ، کیفیت کے ساتھ۔ اردو مصدر دہلی کی زبان

میرے ہر زخم جگر کو یہ تمنا ہے کہ کون
اس لب تیغ کے بوسے مزیداری سے پھر — ظفر

مزید برآں:- علاوہ بریں، اس کے سوا، ماسوا اس کے، اس پر، اس کے علاوہ۔ فارسی متابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ پانچ سو روپے تو دکان کی پگڑی کے دے ہی جا چکے ہیں مزید برآں یہ کہ دو سو کہتے ہیں کہ سو روپے دکان کی مرمت کیلئے الگ دیجئے

مزید حیات:- (اضافت) بادشاہ جب پانی پی چکتے تھے تو حاضرین یہ کلمہ دعائیہ کہتے تھے اردو مذکر، متروک۔

محل صرف۔ بادشاہ جب آب حیات پی چکے تو سب نے مزید حیات کہا۔ (بزم آخر)

مزید علیہ:- اس پر زیادہ کیا گیا، بڑھایا گیا۔ اوپر بڑھایا گیا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ جیسے کہ ان مزید علیہ ہے صبح گاہ کا، ہجران مزید علیہ ہے ہجر کا، بہاران مزید علیہ ہے بہار کا۔

مزید مال: (اضافت) مستعمل چیز، وہ شے جو استعمال ہو کر بطور شے از دور کے پڑی ہو۔ اردو اسم مال اردو مذکر، متروک۔

دل بیچتے ہیں عاشق بیتاب لیجئے
قیمت وہ ہے جو مول ہو مال مزید کا — آتش

قول فیصل۔ اس جگہ مزیدی مال بھی مستعمل تھا۔

دل عاشق کو ہاتھوں ہاتھ بیکار تول لیتے ہیں
مزیدی مال مفلس دست گرداں مول لیتے ہیں — شاد

مزے دیکھنا:- دنیا کا عیش دیکھنا، لطف حاصل کرنا، زمانے کی سیر دیکھنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

مزے دینا:- لطف دینا، لذت دینا، ذائقہ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ذائقہ چاشنی عشق کا کامل ہو تو دیں
شادی وصل کی لذت غم فرقت کے مزے — ذوق

مزے سے:- آرام کے ساتھ، راحت سے، لطف سے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کامنی نے کہا۔ ہم سوچتے ہیں کہ اس کے دولہا کو بھی یہاں بلائیں گے۔ باغ کا کام اس کے سپرد کر دیں گے۔ مزے سے دونوں میاں بیوی یہاں رہا کریں گے۔ (کامنی۔ از سرشار)

مزے سے اتر جانا:- پھل یا سالن کا کسی وجہ

قول فیصل۔ اسی جگہ مزے سے گزارنا بھی مستعمل ہو اور فصیح ہے۔

مُزَیَّن: (بضم اول و فتح دوم و تشدید یائے سوم مفتوح) آراستہ۔ مکلف۔ زینت دیا گیا۔ سجایا گیا۔ سنوارا گیا۔ آراستہ کیا گیا۔ سجا ہوا۔ عربی اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

حجرہ جو تھا مزین و خوشبو چمن چمن
اُن کے حکم سے گئی اسمیں وہ کم سخن — میر عشق

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا چوٹا کے ساتھ ہے۔

الف کو تیری قامت سے کیا استاد قدرت نے
مزین صفحۂ ہستی پر رعنائی کی خلعت سے — معروف

وہ تذکرہ ان سب سخن سے تھا مزین
تا حرب تا جنگی میں آفاق کی تقریر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

مزے میں آیا: جی آئی ہے۔ لطف سے ہے مطلب حاصل ہو گیا ہے۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

مزا پایا ارکر کے ہو گیا آفت مرے حق میں
اب ان کے ہیں مزے جب دیکھیے بیزار بیٹھے ہیں — جلیل

مُژدہ: (بضم اول و فتح سوم) خوشخبری۔ بشارت۔ نوید۔ خبر مسرت۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

مژدۂ ذبح کا سننا مری تقدیر میں تھا
روح افزا اثر آواز پر تیر میں تھا — جاوید

مژدہ باد: مبارکباد۔ تہنیت۔ مبارک ہو۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

مژدہ اے دل کہ عید کا دن ہے
مژدہ اے چشم دید کا دن ہو دنالہ رسمی

مژدہ باد: مبارک ہو۔ فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے رجب کی تیرھویں کہتا ہے یوں ناسخ یہی
مژدہ باد اے دل امیر المومنین پیدا ہوا — ناسخ

مژدہ پہنچانا: خوش خبری دینا۔ بشارت دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

دم بسمل ہوئی کیوں دیر اتنی دم نکلنے میں
قضا کیا مژدہ پہنچانے گئی ہو میرے دشمن کو — داغ

مژدۂ جاں بخش: دل کو مسرت بخشنے والی خوش خبری۔ ایسی خوشخبری جس سے روح تازہ ہو جائے۔ جان میں جان آجائے۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنا مژدۂ جاں بخش جس دم
خوشی سے ہو گیا کچھ اور عالم
(معراج المضامین)

مژدۂ جاں فزا: ایسی خوشخبری کہ جس سے روح میں تازگی پیدا ہو جائے۔ فارسی ترکیب صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مژدہ رساں: خوشخبری پہنچانے والا۔ خوش خبری دینے والا۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

مژدہ سنانا: خوشخبری پہنچانا۔ خوش خبری دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

فرماتے ہیں وصال ہے انجام کار عشق
کیا صبح شفیق نے مژدہ سنا دیا — جوش

قول فیصل۔ مژدہ سنانا بھی زبانوں پر ہے

مژدہ ہو: مژدہ باد۔ مبارک ہو۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

یاد کر جنوں کو مژدہ ہو زنداں کو چھوڑیے
پھر ہیں جنوں کی سلسلہ جنبانیوں میں ہم — فدوی

مِژگاں: (بکسر اول) پلک۔ پلکیں۔ فارسی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

مسیں بھیگی ابھی ہیں اس کے اس آئینہ رو کی
نمایاں پشت لعل لب پہ ہے یہ عکس مژگاں کا

قول فیصل۔ اصل میں یہ لفظ بکسر اول و فتح دوم ہے فارسی اور اردو میں بالکسر اور لفظ بمفرد مستعمل ہے اور مژہ کی جمع ہے۔

مِژَہ: (بکسر اول و فتح دوم) پلک۔ فارسی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

فوجوں کو یہ مژہ کی صفیں دیکھ بھال لیں
وہ چلیاں کے شیروں کی آنکھیں نکال لیں — نفیس

قول فیصل۔ مژہ کا استعمال آنکھ کی پوری پلکوں کے لیے ہوتا ہے۔ نہ کہ ایک پلک کے لیے۔

اس کی مژہ و چشم سخن گر سے کہتی ہے
ہیں بھی زبان دانیوں میں تجھ سے کم نہیں — جلال

مِس: (بکسر اول) تانبا۔ ایک معدنی دھات جس کے برتن وغیرہ بنتے ہیں۔ فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرتا ہے شرف کی خاکساری کو نہ چھوڑ
مل کے ہیں اکسیر سے مس بھی ہیں کندن ہو گیا — تسلیم

قول فیصل۔ لوگوں کو مونث بھی بولتے سنا گیا ہے

مِس: بن بیاہی لڑکی۔ کنواری۔ باکرہ۔ جوان لڑکی۔ انگریزی مونث۔ رائج۔

قصۂ مختصر سن کر اول اٹھی وہ شوخ مس
کیسا احمق لگ تھا۔ پاگل کو کہانی کہہ دیا — اکبر الہ آبادی

مش: بے چھول کا گردوں۔ سبزہ برگ

پرچھوں کا پچھاؤ۔ ہندی اسم مونث۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
مَس :- چھونا۔ ہاتھ لگانا۔ ہاتھ پھیرنا۔ عربی۔ صحیح، رائج۔
قول فیصل۔ عربی میں بہ تشدید سین تھا اور فارسی میں بغیر تشدید سین تھا اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔ جیسے تم اپنی آنکھوں کو علم سے مس کرو تو تمہاری تمام تکالیف دور ہو جائیں گی۔
مَس :- لگاؤ۔ رغبت۔ رجحان۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے جس دس کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔
مِس :- تانبا جاج بھرت (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے
مسّا :- گنڈی، ابھرا ہوا سی یا آہنی دانہ سا جو کھڑیوں کے ڈھکنوں یا ڈبیوں وغیرہ میں ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔
مسا :- بفتح اول و میم شام کا وقت، شام۔ عربی مونث قلیل الاستعمال۔
؏ کس کے پیام آتے تھے ہر صبح و ہر مسا اکبر
قول فیصل۔ عام طور سے صبح و مسا یعنی رات دن، ہر وقت، ہمہ وقت کے معنوں میں بولتے ہیں۔

ذمت د گل و برگ، شبنم صبا
اسی کا کریں ذکر صبح و مسا (روزنامہ)

مَسّا :- (بفتح اول) گوشت کا ایک دانہ سا جو جسم پر یا چہرہ پر پڑ جاتا ہے۔ اردو مذکر۔ قریب بہ متروک۔

انداز سے زیادہ نہ ہٹ ناز خوش نہیں
جو خال اپنی حد سے بڑھا مسا ہوا

قول فیصل۔ عام طور سے بفتح اول و تشدید دوم زبانوں پر ہے۔ جو فصحا اور غیر فصحا سب کی زبانوں پر ہے۔

اس نزاکت پر نظر کرنا کہ وہ رشک پری
بال بھی باندھے جو سے پر تو لف ہو کا ذوق

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ وہ سخت کالا سا بقدر نخود بڑھا ہوا دانہ جو اکثر جسم انسان پر ہو جاتا ہے اور کچھ تکلیف نہیں دیتا ہوا سے اکثر بال بلند ہو کر کاٹ دیا کرتے ہیں عربی میں ثؤلول، فارسی میں گندہ سپید ہیں اڑا کہتے ہیں۔
مؤلف کے نزدیک اگر پورب سے مراد لکھنؤ ہے۔ تو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ یہ مسے زیادہ تر جوانوں کے چہرہ پر اور لباس والوں کے سبزہ میں نکلتے ہیں۔
مسّا :- وہ چھوٹا دانہ جو بندوق کی نال پر ہوتا ہے اس معنی میں بغیر تشدید ہے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
مسّا :- موٹا اناج۔ غریبوں کے کھانے کا اناج۔ ہندی۔ مذکر۔
اس کا اطلاق خاص کر جوار، مونگ، اردو، چنے، لوبیے، مٹر وغیرہ جو اکثر نمک کے ساتھ کھایا جاتا ہے کرتے ہیں۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
مَسَاجِد :- مسجد کی جمع۔ بہت سی مسجدیں عربی مذکر، فصیح، رائج۔
محل صحت۔ ائمہ مساجد نے وعظ کی مجلسوں میں ہدایت شروع کر دی کہ بادشاہ وقت کے ایمان میں فرق آ گیا ہے۔ (دربار اکبری)
مُسَاح :- پیمائش کرنے والا۔ عربی مذکر
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں۔
مِسَاحت :- (بکسر اول) زمین کی ناپ پیمائش زمین۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جگر ہمارے پاؤں کا چھالے سے کم نہیں
سہل اے جنوں سمجھ ہم کو مساحت زمین کی امیر

قول فیصل۔ بفتح میم جیسا کہ زبانوں پر ہے غلط ہے۔
مِسَاس :- (بکسر اول) ہاتھ سے چھونا۔ عورت کے کسی حصہ جسم کو ہاتھ سے چھونا۔ ہاتھ پھیرنا۔ پیار کرنا۔ شہوت پیدا کرنے کے لئے گدگدی یا آہستگی کے ساتھ دست کاری کرنا۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خود ہی کرنے لگا پیٹ کے مساس
شرم کا بھی کیا نہ اس نے پاس قلق

قول فیصل۔ صحیح بکسر اول ہے عام طور سے زبانوں پر بفتح اول ہے اور اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

دیکھا مساس کر کے صبا کی طرح بہت
نازک ترے بدن سے یہاں پاس نہیں صبا

رہ گیا میں مسوس کر دل کو
کب میسر مجھے مساس ہوا ناسخ

مُساعِد :- (بضم اول و کسر چہارم) مددگار - یاور - معاون - موافق - عربی - اسم فاعل - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

ہوا گردوں وہاں اس سے مساعد
لی اپنے ہاتھ میں ان نے وہ ساعد — شیدا

قول فیصل - زیادہ تر موافق، موزوں، ٹھیک کے معنوں میں زبانوں پر ہے - جیسے ہمارے حالات اس وقت مساعد نہیں ہیں کہ ہم آپ کی کچھ مدد کر سکیں - بصورت نفی "نامساعد" کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے -

جیسے میں ان نامساعد حالات میں ایک منٹ کے لیے باہر نہیں جا سکتا - ذرا حالات درست ہو جائیں پھر چلیں گے -

مُساعَدت :- یاری کرنا، مدد کرنا، موافقت کرنا، ساتھ دینا، معاونت کرنا - عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

بخت ہی نے مساعدت جو نہ کی
پھر وہ حال نگار کیا ہوتا — عاشق

مُساعی :- کوششیں، محنتیں، دوڑ دھوپ، عربی مذکر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - یہ سعی کی عربی جمع ہے اور مسعاۃ اس کا مصدر ہے -

مساعی جمیلہ کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے - جیسے یہ حضور کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے جو آپ مدرسہ کی اتنی بڑی عمارت اتنی عمدہ دیکھ رہے ہیں -

مَسافَت :- (بفتح اول و سوم) دوری، بُعد، فاصلہ - عربی مؤنث، فصیح، رائج -

گیا دل ترے پاس اک آن میں
مسافت بہت کم ہے اس راہ کی — داغ

قول فیصل - یہ لفظ سَوف بالفتح سے بنا ہے جس کے معنی سونگھنا ہے۔ عرب کے جنگلوں کے رہنے والے جب ایک مقام سے دوسرے مقام کا فاصلہ دریافت کرنا ہوتا تو چند قدم اس مقام کی طرف چلتے اور پھر جھک کر کسی جگہ کی مٹی اٹھا کر سونگھتے ہیں اور فاصلہ بتا دیتے ہیں یہ دستور عرب میں ہے -

مسافت قطع کرنا اور مسافت طے کرنا بھی زبانوں پر ہے -

جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے
جلوہ کیا سحر کا رخ بے حجاب نے — انیس

مسافت کی عربی جمع مسافات ہے -

کافی ہے یہ لبیک پئے قطع مسافات
دل ہو گئے حرم سے چلا ہے خرابات — قمر لکھنوی

اس کی اردو جمع مسافتوں اور مسافتیں ہے -

مُسافَت :- سفر کی تکان - جیسے بڑی مسافت اٹھائی یعنی بہت تھکے - اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تھکن کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مُسافِر :- سفر کرنے والا - راہ گیر، پردیسی، ابن السبیل، اپنے وطن سے دوسرے مقام پر جانے والا - عربی مذکر - اسم فاعل، فصیح، رائج -

یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں
لٹ کے پھر وطن کو جب نصیب ہیں — تعشق

مُسافِر اترا ہے :- جب کسی کی بیوی حاملہ ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں — مسافر اترا ہے یعنی حاملہ ہو گئی ہے - اردو محاورہ - عوام کی زبان -
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں -

مُسافِرانِ عَدَم :- وہ لوگ جو دنیا سے عدم کی طرف جا رہے ہوں - زندگی سے موت کی طرف سفر کرنے والے، مرنے والے - فارسی ترکیب فصیح، رائج -

مسافرانِ عدم کو وہ راہ ہے درپیش
کہ مارے خوف کے جاتا ہے کارواں خاموش — تعشق

مُسافِرانہ :- مسافروں کی طرح، پردیسیوں کے مانند - فارسی صفت، فصیح، رائج -

یاروں سے اُنس کیا غربت میں عمر گزری
ٹھہرے مسافرانہ دو چار دن وطن میں — امیر

مُسافِرانہ وار :- مسافروں کی طرح، مسافروں کے مانند - فارسی ترکیب قلیل الاستعمال -

محل صرف - سالار نے کہا - تیزی کرتی ہے اس نے کہا ہم لوگ یہاں مسافرانہ وار ہیں -
(طلسم ہوش ربا)

مُسافَرَت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) سفر، سیاحی، سفر کرنے کی حالت - عربی مؤنث، فصیح، رائج -

محل صرف - اب یہاں مسافر کا اعتبار کیا ریل پر بڑی ہوشیاری لازم ہے - مسافرت خالہ جی کا گھر نہیں - کیل کانٹے سے درست آنکھوں گانٹھ گٹھ ہونا چاہیے -
(فسانۂ آزاد)

مُسافَرَت :- پردیس - عربی مؤنث، فصیح، رائج -

قول فیصل - تنہا نہیں حالت مسافرت، عالم مسافرت کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جیسے بے چارے کو بمبئی گئے ہوئے ایک ہی ہفتہ ہوا تھا کہ بیمار ہو گیا اور دیار وطن سے دور عالم مسافرت میں انتقال فرمایا -

مُسافِر خانہ :- مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ، سرا، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اب خطرہ ہے کہ رات رہے
اور آزاد کو مسافر خانے سے کوچ کا حکم آجائے
(از مقدمہ دیوان ذوق)

مُسافر کی گٹھری بنا ہوا ہے :- جاڑے کے مارے سکڑا پڑا ہے (محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُسافر گاڑی :- وہ ریل گاڑی جس میں مسافر سوار ہوتے ہیں، سواری گاڑی، مال گاڑی کا عکس۔　(نور اللغات)
قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں

مُسافری :- سفر، سیاحی، سفر کی حالت، فارسی مؤنث، قریب بہ متروک۔

جو ہر پیدا فرد معرکے میں تیغ حیدری
وہ منزلوں کا شوق وہ پہلے مسافری　دبیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:-
مروجہ لفظ مسافرت ہے نہ کہ مسافری۔
مؤلف تائید کرتا ہے۔

مُساکرکے :- انتہائی درجہ زیادہ سے زیادہ بہت سے بہت، حد سے حد، بمشکل تمام، دقت کے ساتھ، تخمیناً۔ اردو ظرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔ واللہ عجب حسن خداداد تھا بس جیسے بمبئی والی بیگم۔ نور کا عالم اور سن کوئی مساکرکے چالیس بیالیس انتہا تینتالیس چوالیس برس کا اور کیا۔　(فسانۂ آزاد)

مَساکِن :- مسکن کی جمع، مکانات، سکونت کی جگہ، عربی مذکر۔　(نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

مَساکِین :- مسکین کی جمع، غریب، محتاج، مفلس، غربا، فقرا، عربی مذکر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ تنہا کم، فقرا و مساکین، غربا و مساکین کی ترکیب سے تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے جیسے فقرا و مساکین کو کھانا کھلانے کا کتنا ثواب ہے یہ کہہ نہیں سکتا۔

مَسالا :- مصالح کا مخفّف جو عربی میں مصلحت کی جمع ہے فارسی والے بطور مفرد ہر چیز کی تیاری کے لوازم اور ضروریات کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اردو میں کل استعمال اردو میں بھی ہے۔ دہلی والے اصل کی طرف جاتے ہیں مگر چونکہ زبانوں پر مصالح نہیں ہے۔ اس لئے مؤلف کی رائے ہے کہ اردو میں جو بولیں وہی لکھیں، جس طرح مسالا بولتے ہیں اسی طرح لکھا بھی جائے اور یہی مشرب متوسطین و متاخرین شعرائے لکھنؤ کا ہے۔ رشک نے اپنی لغت میں لکھا ہے مسالا ضروریات ہر چند باشد برائے ضروریات و رونق و لذت آں چیز شود ظاہر این است از مولف باشد۔ اسی کی تقلید جلال نے اپنے لغت گلشن فیض میں کی ہے۔ میر مرحوم نے بھی یہی مشرب اختیار کیا ہے۔

نمک چھڑکنے کو مانگے جراحت دل پر
جو دیکھئے آپ کے لوبان کا مسالا تیز　میر

کالا سانپ، پالا سانپ زمین ہے جان صاحب کے شعر سے بھی پتہ چلتا ہے کہ محلات لکھنؤ میں بھی یہی بولی چالی تھی۔

ارے جان ایسا چھاتی سے لپٹا یا بھینچ کر
انگیا کا میری سارا مسالا مسل گیا　جان صاحب
(نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف کے نزدیک ہمیشہ چونکہ متقدمین مصالحے لکھتے آئے۔ یہاں تک کہ پرانے وقف ناموں میں اور دستاویزات میں مصالح کا املا مصالحہ ملتا ہے کچھ عرصے قبل تک اس کا املا مصالح ملتا ہے بعض کے نزدیک جو چیزیں کھانوں میں الگ سے ڈالی جاتی ہیں۔ دھنیا پیاز لہسن وغیرہ چونکہ یہ چیزیں مصلح ہوتی تھیں یعنی کھانے کی اصلاح کرنے والی چیزیں۔ اس لئے ان کی جمع مصالحے بنالی گئی۔ کچھ عرصہ سے اس کے املے میں اختلاف پیدا ہوگیا بعض رسیدہ ہستیاں آج بھی مصالحے ہی لکھتی ہیں۔ ترجیح اسی امر کو ہے کہ اس کا املا مصالحے رہے۔

مَسالا :- وہ کتابیں جن سے تالیف و تصنیف میں مدد مل سکے۔ اردو، رائج۔
محل صرف۔ کتاب لکھنے کے لئے موضوع تو اچھا ہے لیکن اس کے لئے مسالا کہاں سے ملے گا۔

مَسالا :- (۲) گوٹا، پٹھا، بنت، کناری وغیرہ جن سے کپڑوں کی چمک دمک زیادہ ہوتی ہے اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ برات میں جا رہی ہو سادہ پیجامہ پہن کے نہ جاؤ مسالا ٹنکا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

مَسالا :- (۳) ہلدی، دھنیا، مرچ، پیاز، لہسن ادرک وغیرہ اردو مذکر عوام اور عورتوں کی زبان
محل صرف۔ تلی ہوئی اروی کا سالن پکا رہی ہو تو ہلدی کے مسالے کے ساتھ بگھارنا۔
قول فیصل۔ سیاہ مرچ، لونگ اور چھوٹی الائچی کو پیس لیتے ہیں اس کو گرم مسالا کہتے ہیں اور یہ سالن تیار ہونے کے بعد اوپر سے چھڑکا جاتا ہے۔ قورمے کے لئے کھانے میں

بلدی نہیں ڈالتے صرف پیاز دھنیا لہسن اور گرم مسالہ ڈالتے ہیں اور اسکی اردو جمع مسالے اور مسالوں ہے۔

دھوتے پھر کے ہوتے ہیں مسالے تیار
لال مرچ آنکھوں میں بھر تے ہیں سو حیا سے — منیر

مسالا: ہے ایک قسم کا مرکب جس میں چکنی ڈلی الائچی، لونگ وغیرہ ڈالتے ہیں اور چونے کتھے کے ساتھ پان کے عوض کھاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کو پان کا مسالا کہتے ہیں۔

مسالا: ہے ایک قسم کا مرکب جس میں بھنا ہوا ناریل اور دھنیا شامل ہوتا ہے اور جس کو محرم میں پان کی جگہ کھاتے ہیں اور اس کو محرم کا مسالا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر گوتا ہے۔

مسالا: ہے ایک مرکب جس سے بال صاف کرتے ہیں اور جس کو بال دھونے کا مسالا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسالا: ہے وہ اشیا جو مکان وغیرہ تعمیر کرنے کے کام میں آتی ہیں۔ اور اس سے گئے اینٹوں کی جڑائی ہوتی ہے۔ فرش وغیرہ پختہ کیا جاتا ہے۔ اردو مذکر معماروں کی اصطلاح

محل صرف۔ جیسے امام الدین مسالا تیار ہو گیا ہے اب تم کمروں کی جڑائی شروع کر دو۔

قول فیصل۔ اس مسالے میں سمنٹ، بالو، کلی اور لال راکھ یا سفیدی وغیرہ شامل ہیں۔

مسالا ٹانکنا: کپڑوں میں گوٹا ٹھپا بنت کناری ٹانکنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

مسالک: مسلک کی جمع، راہیں، رستے طریق۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مسالے دار: وہ چیزیں جس میں مسالے پڑے ہوں۔ چٹپٹا۔ مزے دار۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہیں یاد نہیں حنا تیو مرحوم نے ہمیشہ یہی آواز لگائی، کابلی چلبیر مسالے دار۔

مسالے کا تیل: ایک قسم کا مرکب تیل جسکی خوشبو تیز ہوتی ہے۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

یہ دو دستہ بجا ہے مسالے کے تیل سے
صندل کا عطر چاہیئے تم کو برائے زلف — صبا

مسالے کی شاعری: چٹپٹی شاعری، مزیدار شاعری۔ اردو صرف، متروک۔

ساماں سب طرح کا ہو لانے کا جسکے پاس
ہے آجکل انھیں کی مسالے کی شاعری — مصحفی

مسام: (بفتح اول) بہت باریک اور چھوٹے سوراخ جو تمام جلد انسانی میں ہوتے ہیں اور ان سے پسینہ نکلتا ہے۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ یہ سم کی جمع ہے۔ اہل ایران نے اس جمع کی جمع مسامات بنائی ہے۔ اردو والے بھی تنہا مسام نہیں بولتے۔ مسامات ہی زبانوں پر ہے۔

مسامات: مسام کی جمع، بدن کے چھوٹے چھوٹے سوراخ جن میں سے پسینہ نکلا کرتا ہے فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

جب ہوں وہ جگر خوں کہ مسامات بدن سے
جوں اشک عرق بھی شفقی رنگ نکالوں — ذوق

مسامحت: (بضم اول، فتح چہارم) کسی شے کو حقیر سمجھنا اس کی طرف خیال نہ کرنا، چشم پوشی کرنا، کسی کا عیب ظاہر نہ ہونے دینا، آنکھ بچا جانا۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ

طبقے کی زبان۔

مسان: (بفتح اول) مرگھٹ، وہ جگہ جہاں ہندوؤں کے مردے جلائے جاتے ہیں۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ سحر کی بار ہونے لگی۔ ماش کے دانے دھتورے کے پھول مسان کی خاک چالیس گلی مرچیں کے ہار جلنے لگے (طلسم ہوش ربا)

مسان: منتر جنتر، سفلی عمل جس سے خبیثوں اور شیاطین کی روحوں کو قابو میں کرتے ہیں۔

جیسے قزاق دم نکال گئے
چور جیسے مسان ڈال گئے — انجم
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ مسان دینا ہے۔ خالی مسان وہ جگہ ہے جہاں ہندوؤں کے مردے جلائے جاتے ہیں۔ مرگھٹ اب نہ مسان بمعنی منتر بولتے ہیں نہ مسان دینا

مسان: ہے خبیث۔ بھوت (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

مسان: ہے پان کی ایک قسم۔ ایک قسم کا برگ تنبول۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مسان کی مٹی پڑی ہونا: خاموشی ہونا ویرانہ ہونا سناٹا ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں پکارتے پکارتے تھک گئی۔ گھر میں سب تھے لیکن کسی نے آواز نہیں دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مسان کی مٹی پڑی ہو۔

قول فیصل۔ صرف مسان ڈالنا بھی بولتے تھے۔

جیسے قزاق دم نکال گئے
چور جیسے مسان ڈال گئے — انجم

مسانی :- سیتلا دیوی کی سات بہنوں میں سے ایک بہن کا نام کھرا۔ چھوٹی بہن چھوٹی ماتا۔ ہندی مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

حق الفیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مسانیا :- ایک قسم کے خاکروب۔ مردے کی راکھ اٹھانے والا جسے پورب میں ڈومڑا کہتے ہیں۔ ۲۔ بھوت پریت اتارنے والا۔ سیانا۔ ہندی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

حق الفیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مساوات :- (بضم اول) حالت کا یکساں ہونا۔ برابری۔ ہمسری۔ باہم برابر کرنا۔ عربی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

رغبت ہو ہمیں اچھوں سے نفرت ہو بروں سے
ہیں صاحب تمیز مساوات سے محفوظ [illegible]

مساوات :- (بالفتح) کاہلی۔ سستی۔ تساہلی۔ بے پروائی۔ بے توجہی۔ اردو مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

کسے یاد آئے نہ تم۔ ہم بھی گئے یاد گئے
یہ مساوات نہیں ہے وہ مساوات نہیں (ظفر)

مساوات :- (بالضم) علم حساب کا ایک قاعدہ۔ اردو مؤنث علم حساب کی اصطلاح۔

حق الفیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔

"جب دو جملوں میں علامت مساوات سے ربط دیا جاتا ہے تو جملہ ساختم کو مساوات کہتے ہیں اور جب جملے اس طور پر ربط دیئے گئے ہوں ان کو اطراف یا ارکان مساوات کہتے ہیں۔ علامت مساوات یہ ہے ═══ اصطلاح جبر و مقابلہ۔

مساوی :- برابر۔ یکساں۔ ہموزن۔ ہمتا۔ عدیل۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

خوب رو دل کی انھیں کیا قدر جب بے بصیر
ہے مساوی گوہر کو نزدیک ہے یا وہ شمع [illegible]

حق الفیصل۔ قاموس الاغلاط نے لکھا ہے کہ۔

"بالفتح مساوی ان معنوں میں غلط ہے اس لئے کہ بالفتح مساوی کے معنی میں برائیاں یہ مساوۃ کی جمع ہے۔

مساوی بالضم کا مادہ (س و ی) ہے لیکن مساوی جمع مساوۃ کا مادہ (س و ء) ہے"

مساوی الاضلاع :- (بضم اول) وہ شکل جس کے سب ضلع برابر ہوں۔ عربی۔ (علم اقلیدس کی اصطلاح)

مساوی کرنا :- برابر کرنا۔ یکساں کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

طبع نغز سے مساوی کر دیا اپنا مزاج
خانہ داری میں تمہارے عدل نے خانہ خراب [illegible]

مساویانہ :- (بضم اول و کسر چہارم) برابری کا۔ برابر کا۔ یکسانیت کے ساتھ عدالت کے ساتھ۔ ہموزن۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ آج کے معاشرہ میں انسان ایک دوسرے کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کا خواہشمند ہے۔

حق الفیصل۔ مساویانہ تقسیم کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں جیسے اسلام شروع ہی سے دولت کی مساویانہ تقسیم کا حامی رہا ہے نفی کی صورت میں غیر مساویانہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مساہلت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) تساہل کرنا۔ سستی کرنا۔ عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مساہمت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) شرکت۔ ساجھا۔ حصہ داری۔ سہیم ہونا۔ عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مسائل :- (بالفتح اول) جمع مسئلہ کی۔ سوالات۔ پوچھنے کے قابل باتیں۔ مسئلے۔ امور دریافت طلب۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

جو مسائل فطری تھے وہ بدیہی تھے تمام
عقل کو تجربے کی آنی ہوئی تھی ضرورت [illegible]

مسائل :- (۲) اصول مذہبیہ۔ مذہبی قاعدے۔ وہ دینی امور کہ جن پر انسان کاربند ہوتا ہے۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

حق الفیصل۔ اصطلاح میں ایسے مسائل کہ جن کا دینی امور سے تعلق ہے خصوصاً فقہ سے ان کو بھی کہتے ہیں۔

مسائل :- (۳) معاملات۔ امور۔ دشواریاں۔ ضروریات زندگی سے متعلق فکریں۔ باتیں۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ آج کے دور میں ہر انسان خود اپنے مسائل میں الجھا ہوا ہے تو وہ دوسروں کے مسائل میں دخل کیا دے سکتا ہے۔

مس بابا۔ مسی بابا :- شاگرد و پیشہ انگریزوں کی بن بیاہی لڑکی کو کہتے ہیں۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

حق الفیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُسَبَّب :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد) سبب کیا گیا، باعث، سبب، وجہ۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مسبب اور مُسَبِّب ملا کے بھی بولتے ہیں

مُسَبِّب :۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) اسباب پیدا کرنے والا سبب پیدا کرنے والا خداوند عالم کی ایک صفت۔ عربی اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

اس مسبب کی عنایت کے یہ سارے ہیں سبب
وہی منعم وہی محسن وہی رازق وہی رب *(میر حسن)*

مُسَبِّبُ الْاَسْباب :۔ سبب پیدا کرنیوالا یعنی کام کے بننے کا سبب پیدا کرنیوالا یعنی خداوند عالم۔ عربی صفت مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

نکل آئے گی کوئی شکل جناب
کہ خدا ہے مسبب الاسباب *(دبستان عشق)*

مُسَبِّح :۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) سبحان اللہ کہنے والا۔ خدائے تعالیٰ کو پاکی سے یاد کرنیوالا تسبیح الٰہی کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی فارسی جمع مُسَبِّحان ہے۔

مسبحان مقامات مخفی و اعلے
ہر روز غریب ہا شرق بال دید کی صدا *(عشق)*

مُسَبِّحہ :۔ انگشت شہادت۔ کلمے کی انگلی۔ سبابہ۔ عربی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَسْبُوق :۔ گذشتہ، سابق، گزرا ہوا۔ عربی صفت مذکر۔ اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَسْبُوق :۔ (اصطلاح فقہ) اس شخص کو کہتے ہیں جس کی کچھ رکعت نماز فوت ہو گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑھ چکے تو وہ آ کر شریک ہو۔ عربی، مذکر۔ *(دفتر فصاحت)*

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَسْبُوقُ الذِّکر :۔ جو پہلے بیان ہو چکا ہو جس کا سابق میں ذکر آچکا ہو۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

مَسْت :۔ ہشیار کا عکس، وہ جو ہوش میں نہ ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

مَسْت :۔ متوالا، سرمست، نشہ میں چور مخمور، شرابی۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

نہیں پاؤں قابو میں مجھ مست کے
گرا جاتا ہے سوئے ساقی دراز *(شاہ نصیر)*

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مستوں ہے۔

بارے کل شیخ جی یہاں کہتے گئے مر کے جل
جاوے مستوں میں یا رہیں اور جیسے کہانی ہو *(جرأت)*

مَسْت :۔ پُر شہوت۔ جس پر کچھ جوانی چڑھی ہو۔ فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ جانوروں کے لئے اس کا استعمال زیادہ ہے۔

مَسْت :۔ سرشار، بیخود، بے ہوش مدہوش۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ایک ہی ہے جلوہ گر یاں عاشق و معشوق میں
شوق میں دونوں ہیں اگلے جبل و گلزار مست *(عاشق)*

مَسْت :۔ مجذوب، مجنون، دیوانہ فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

مست ہوتے ہیں ہمیشہ صاف مثل آئینہ
پر تری چشم سیہ کیسی ہوئی اللہ مست *(عاشق)*

مَسْت :۔ خوش، بشاش، مگن، اردو صفت، رائج

کون پوچھے بت کو کس سے ہو سکے یاد خدا
اپنے اپنے حال میں ہر کافر و دیندار مست *(آتش)*

مَسْت :۔ بے پروا، مستغنی، جیسے دولت دنیا کی پروا نہ ہو۔ اردو صفت، رائج۔

مَسْت :۔ مغرور، متکبر۔ اردو صفت قلیل الاستعمال۔

وہ حسن سے ہیں مست تو ہم عشق سے بیخود
پروائے دو عالم نہ ادھر ہے نہ ادھر ہے *(باغ حیدرآبادی)*

مَسْت :۔ فارغ البال، غیر محتاج جیسے زر الست ہوا اور خدا کو بھول گیا۔ *(فرہنگ آصفیہ)*

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُسْتَاجِر :۔ (بضم اول و کسر پنجم) اجارہ دار ذمیدار، کاشتکار۔ اسامی، ٹھیکہ دار۔ عربی صفت مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

پھر جنون پر گنبد عشق کا مستاجر ہے
عزل کے نصب کے دن آئے ہیں سال آخر ہے *(امیر)*

مُسْتَاجِری :۔ ٹھیکہ داری، اجارہ داری۔ فارسی، مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نہ تنہا تھی مصروف خنیاگری
کہ یاری کی کرتی تھی مستاجری *(اختر)*

مَسْتِ اَزَل :۔ (باضافت) قدرتی مست کامل مست۔ اس روز کا مست جس روز خدائے تعالیٰ نے قبل از ظہور مخلوق تمام روحوں کو جمع فرما کر اَلَسْتُ بِرَبِّکُم فرمایا تھا اور سب نے اس کے جواب میں بَلیٰ کہا تھا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

یہ سنتے ہی ساقی نے ساغر دیا
نگاہوں میں مست ازلی کر دیا
سید احمد دہلوی

قول فیصل۔ اس محل پر مست، اَلست بھی بول دیتے ہیں۔

کوثر کے ذوق و شوق میں مست الست ہیں
میکش نہیں جو حسرت جام و سبو کریں — نیر

مُستاصِل (بضم اول وکسر پنجم) جڑ سے اکھیڑنے والا، برباد کرنے والا، استیصال کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُستاصَل (بضم اول وفتح پنجم) منہدم، جڑ سے اکھڑا ہوا، تباہ، برباد، استیصال کیا ہوا۔ عربی مونث، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

اٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستان سے عمل
تیغ اردی نے کیا ملک خزاں مستاصل — سودا

مَستان: مست، مجذوب، رشری، دیوانہ مجنوں، لاعقل آدمی۔ اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ اس میں مست پر الف نون زیادہ کر دیا ہے درویشوں وغیرہ کے لئے اس کا استعمال ہے جیسے مستان شاہ، حاجی مستان وغیرہ۔

مستانا یا مستا جانا:۔ مست ہونا، مستی میں بھرنا، مدھ پر آنا، گرمانا، اٹھنا۔ دہلی،
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مستان شاہ: مست فقیر، گدائے مجذوب، درویش مجذوب، دلا عقل۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آپ مستان شاہ ہیں دنیا کے پردے پر ایسا کبھی نہ ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

مستانہ: مست کے مانند، مست کی طرح مست دار، شرابی کی طرح۔ فارسی صفت، فصیح، رائج

کبھی دیوانۂ حسن تجرید
کبھی مستانۂ جام توحید — مرزا دبیر

مستانہ: وہ شخص جس کی حرکات و سکنات مستوں سے مشابہ ہوں۔ وہ شخص جس میں لغزش اور رفتار مستوں کی سی پائی جائے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

زاہد نہ کہو برے یہ مستانے آدمی ہیں
تجھکو لپٹ پڑیں گے دیوانے آدمی ہیں — درد

اسی نشے کی ہوگی انتہا صبح قیامت پر
اٹھوں گا جھومتا کنج لحد سے جب کہ مستانہ — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ مستانہ چال، لغزش مستانہ وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

مستانہ چال:۔ متوالے کی سی لڑکھڑاتی چال۔ جھومتی چال، مستانہ رفتار۔ اردو صفت، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ لبوں کی سرخی، دانتوں پر پان کی تحریر، وہ رخسار تاباں وہ مستانہ چال نہ بھولوں گا۔ (فسانۂ آزاد)

مستانہ وار:۔ مستوں کی طرح۔ نشے بازوں کی طرح، جھومتے ہوئے۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آزاد خانہ برباد مستانہ وار جھومتے چلے جاتے تھے کہ ایک کمرے سے آواز آئی۔ (فسانۂ آزاد)

مستانی:۔ شہوت میں بھری ہوئی عورت، مست اور پرشہوت عورت، زن پرشہوت، مرد کی خواہشمند عورت۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

مستانی شہوت پر پڑے خالق مراد بالی
پڑ جائے اس کے حلق میں عقید از زنب کا — جلفاب

قول فیصل۔ باؤلی، دیوانی، پگلی، جوانی کے نشے میں چور کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے وہ پہیلی اس محل کے سائے میں ٹھری شعلہ رخسار نے کہا۔ اری جان، میں ذرا پیشاب کروں ملا عذار نے کہا۔ اری مستانی یہ محل ٹھیک ہے کہ شکار کے وقت کتنا ہنگامی۔ (طلسم ہوش ربا)

اس کی اردو جمع مستانیاں بھی زبانوں پر ہے

اور مستانیاں وہ ہوتی ہیں
مرد وکں پر جو جان کھوتی ہیں — شوق

مَست آواز:۔ وہ آواز جو دلوں میں کیفیت پیدا کر دے جس کو سن کر انسان جھومنے لگے۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال

مُستَبعَد (بضم اول وفتح سوم وکسر پنجم) دور، بعید از قیاس، بعید شدہ۔ عربی اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یہ بات انکی ذات ستودہ صفات سے بہت مستبعد معلوم ہوتی ہے۔ (توبۃ النصوح)

مست بوک: مستی میں بھرا ہوا، بکلا۔ مذکر، دہلی (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ لیکن شاید دہلی میں بھی کوئی نہ بولتا ہو۔

مُستَتِر:۔ (بضم اول وکسر چہارم) چھپا ہوا، چھپنے والا، پنہاں پوشیدہ۔ عربی اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

یار کی چین جبیں سے خوف کرنا چاہئے
مستتر اس نقش میں قہار کے اعداد ہیں — بحر

مُستَثنےٰ (بضم اول وفتح دوم) الگ کیا گیا، جدا کیا گیا، استثنا کیا گیا، چھانٹا گیا، ماسوا، بجز، الا، مگر۔ عربی اسم مفعول، فصیح، رائج

محل صرف۔ انھوں نے اپنی تمام جائداد کو وقف کر دیا لیکن ایک مکان مستثنےٰ ہو جو انھوں نے اپنے رہنے کے لئے رکھا ہو۔

مستثنیٰ: وہ جو حکم ماقبل سے الگ کیا گیا ہو۔

وہ اسم جو لفظ استثنا کے بعد واقع ہو۔ وہ چیز یا وہ شخص جسے الگ کیا گیا ہو۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مستثنیات: ۔ وہ امور جو الگ کر دیئے گئے ہوں۔ وہ چیزیں جو علیحدہ کر دی گئی ہوں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستثنیٰ کرنا: ۔ الگ کرنا۔ کسی کو جدا کرنا۔ کسی کو علیحدہ کرنا۔ کئی چیزوں سے جدا کرنا۔ اردو مصدر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے جیسے جو شرط ہم لوگوں میں لگی ہے اس سے بھائی صاحب مستثنیٰ ہیں۔

مُستَجاب: ۔ جواب دیا گیا۔ قبول کیا گیا۔ مانا گیا۔ عربی اسم مفعول۔ فصیح۔ رائج۔

امیدوار ہوں یہ دعا مستجاب ہو
محشر میں عبادتوں سے نہ مجھ کو حجاب ہو
عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

کہو عاجز میر اب ختم سخن
تو کچھ جو کچھ ہے حق مستجاب میر

اثر کو ساتھ لیے کامیاب ہو گی میری
فلک سے میری دعا مستجاب ہو گی

دعائے مستجاب: وہ دعا جو پوری ہو گئی ہو۔ یہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں

خوش تو بہت مرنے سے تسکین دے دعائے مستجاب
اک فدا ہے وقت ہی ارمان پورا ہو گیا
آسی الدنی

مُستَجابُ الدَّعوات: ۔ جس کی دعائیں قبول ہوں۔ جس کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت پائیں۔ عربی جملہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ خداوند عالم کے لیے مجیب الدعوات بولتے ہیں۔ یعنی دعاؤں کا قبول کرنے والا جیسے حضرت آپ کے لئے بارگاہ مجیب الدعوات میں ہر وقت دست بدعا ہے۔

مُستَجمِع: ۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر پنجم) جمع کرنے والا۔ اکٹھا کرنے والا۔ عربی۔ اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل رفتہ جمال ہے اس ذو الجلال کا
مستجمع جمیع صفات و کمال کا

مستجمع الصفات: ۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر پنجم) جس میں تمام خوبیاں اکٹھی ہوں۔ وہ شخص جس کی ذات میں بہت سی خوبیاں اکٹھا ہو گئی ہوں۔ تمام خوبیوں کا مالک۔ عربی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال نثر۔ گر گیا تو اس کا الزام ہماری ذات مستجمع الصفات پر نہیں لگانا تھا۔ (توبۃ النصوح)

مُستَجیب: ۔ دعا قبول کرنے والا۔ جواب دینے والا۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر "مجیب" زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُستَحاضہ: ۔ (بضم اول و فتح سوم) وہ عورت جسے عادت معہودہ سے زیادہ خون آئے۔ وہ عورت جسے عادت معینہ کے خلاف زیادہ خون آئے۔ وہ عورت جسے خون استحاضہ آئے۔ عربی صفت۔ اور فقہا کی اصطلاح۔

مست حال: ۔ جو مست رہے۔ جو ہمہ وقت مگن اور خوش رہے۔ سرشار اور بیخود رہنے والا۔ فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

خبر دار ہوا دل مست حالی
وہ پیچ سخن دے رہا ہے خیال
(شیخ خیال)

مُستَحَب: (بضم اول و فتح سوم و چہارم) محبت کیا گیا۔ پسندیدہ۔ دوست رکھا گیا۔ پسند کیا گیا۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مستحب: (بضم اول و فتح سوم و چہارم) وہ فعل جسکے کرنے پر ثواب ہو اور نہ کرنے پر کچھ عذاب نہ ہو۔ عبادتوں میں سے وہ فعل جسے آنحضرت صلعم نے پسند فرما کر خود کیا ہو اور اس کا ثواب بیان فرمایا ہو۔ عربی صفت مذکر۔ فقہا کی اصطلاح۔

شب آئی نیمہ شعبان کی اور ہے شام اے ساقی
نمازیں مستحب پڑھنے کی ہو تن میں توانائی
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اسی کو مندوب بھی کہتے ہیں اس کی عربی جمع مستحبات ہے۔

مستحبی: ۔ وہ امور جن کا بجا لانا مستحب ہے۔ فارسی صفت۔ فصیح۔ رائج۔

مثال نثر۔ واجب نمازوں کے علاوہ اسلام میں مستحبی نمازیں بھی ہیں جن کا پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے۔

مستخرش: ۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر پنجم)

نئی چیزیں پیدا کرنے والا، نئی چیزیں بنانے والا
عربی صفت، اسم فاعل، تسلیم یافتہ طبقے
کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ذات اس کی قدیم، دہر حادث سبھی
مستحدث و منزل حوادث — مثنوی

مُستَحسَن ۱؎ (بفتح پنجم) نیک کیا گیا، پسندیدہ، خوب
بہتر، پسند کیا گیا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ سب نے تو جو کچھ کیا، وہ کیا آپ نے جو بھلی
بنیاد ڈال دی یہ بڑا مستحسن اقدام کیا۔

مستحسن ۲؎ (اصطلاح علم فقہ) وہ عبادت
جس کو پیغمبر اسلام نے بہتر فرمایا ہو۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
اس جگہ مستحب ہی بولتے ہیں۔

مُستَحضَر۔ (بضم اول و فتح سوم و پنجم) یاد رکھا ہوا
وہ بات جو یاد ہو، بخوبی یاد، اچھی طرح یاد۔ عربی
صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ خوشیاں جی باوجودیکہ اچھے جید فارسی
داں تھے اور عربی کتابیں بھی ان کو خوب مستحضر
تھیں۔ (توبۃ النصوح)

مُستَحِق۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) حقدار
استحقاق رکھنے والا، حقدار۔ عربی صفت، فصیح، رائج
محل صرف۔ آپ ہیں تو اس لائق کہ دور ہی سے
جھک کر سلام کرے اور سلام کے تو آپ بیشک
مستحق ہیں۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔ عوام بکسر چہارم بولتے ہیں جو غلط ہے

مستحق ۲؎ لائق، مستوجب، سزاوار، قابل
موزوں۔ عربی صفت، فصیح، رائج
محل صرف۔ آپ کو جس عہدۂ جلیلہ پر فائز کیا گیا آپ
صحیح معنوں میں اس کے مستحق تھے۔

مستحق ۳؎ مفلس، نادار، مسکین، بھوکا
غریب۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

لگہ منتیں بڑھانے لگی
سیکڑوں مستحق کھلانے لگی — شوق

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مستحقین بھی رائج
ہے مگر تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مستحق ٹھہرانا:۔ حقدار قرار دینا، حق کو
تسلیم کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
قول فیصل۔ اسی جگہ حقدار ٹھہرانا بھی بولتے ہیں

مستحق ہونا (مستحق وار ہونا)، سزاوار ہونا
لائق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ وہ بیکار ضد کرتے ہیں اپنے سسرے کی
جائداد کی وہ کس طرح مستحق ہو سکتی ہیں۔

مُستَحکَم:۔ (بضم اول و فتح سوم و پنجم) سخت
پائدار، پکا، مضبوط، استوار، قائم رہنے والا
اٹل۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اس کا محفوظ انتظام یہ تھے قلعہ اور برج مستحکم
تھا، صف شکن توپیں دشمن کا توڑ کر رہی تھیں (فسانۂ آزاد)

مُستَحِیل:۔ (بضم اول و فتح سوم) ایک حال سے
دوسرے حال میں پھرنے والا، ایک حالت سے دوسرے
حال میں بدل جانے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ انسان کو خبر بھی تو نہیں ہوتی کہ غذا
کیونکر گوشت، پوست، ناخن کی طرف مستحیل ہوتی ہے

مُستَخِیر:۔ (بضم اول و فتح سوم) استخارہ دیکھنے والا
استخارہ کرنے والا۔ عربی صفت، شستہ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ میں منع نہیں کرتا اگر مناسب سمجھئے
تو بنارس جانے پر مستخیر ہو لیجئے۔ اگر استخارہ اجازت دے
تو ضرور جائیے۔

مُستَدعی:۔ استدعا کرنے والا، خواہش مند
چاہنے والا، درخواست کرنے والا، کسی بات کا چاہنے
والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ یہ ستارہ ٹھیک وقت پر خروج کرے گا
آپ خاص طور سے مستدعی ہوں کہ وقت سے آ جائیے
قول فیصل۔ اکثر دعوت ناموں وغیرہ میں مستدعی
شرکت، یا المستدعی کی صورت سے لکھتے ہیں۔

مُستَدِیر:۔ (بضم اول و فتح سوم) گول، مدوّر
عربی صفت اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال

تصویر قفس بینہ بلبلوں کو ہوا
ملا جو بعد اسیری کے مستدیر قفس — رشک

مُسترخی:۔ ڈھیلا، سست۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ جسم انسانی کے اعضا کے لئے اس کا استعمال
زیادہ ہے۔ زیادہ تر استرخا بولتے ہیں جو کہ اس کا مصدر
ہے اسم فاعل کی صورت میں مسترخی کم بولتے ہیں۔

مُستَرَد:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) رد کیا گیا،
واپس کیا گیا، لوٹایا گیا، نامنظور کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول
فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میں کیا کروں میں نے انتہائی محنت سے تجویز پیش کی تھی
لیکن بے ادبی سے اہل جلسہ نے میری تجویز کو مسترد کر دیا۔

مُسترشد:۔ ہدایت طلب کرنے والا، رشد چاہنے والا، مرشد
سے تعلیم کا طالب، سیدھی راہ کا خواہاں، مرید۔ عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مستری:۔ اہل حرفہ کا استاد، کسی پیشے کا کاریگر۔ مستریوں
کی تعظیم سے واقفیت رکھنے والا، معمار۔ اردو، رائج۔

مُستَزاد:۔ بڑھایا ہوا، بڑھایا گیا، زیادہ کیا گیا۔ افزود۔
عربی اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رنگین آنکھ کی تعریف میں مصرعے لکھ کر
مستزاد اور لگاتے ہیں دنبالہ کا — امیر

مُستَزاد:۔ عروض میں وہ نظم جس کے ہر مصرع یا بیت کے بعد ایسا ٹکڑا لگا ہو جو اسی مصرع کے رکن اول اور رکن آخر کے برابر ہو اور خوبی یہ ہے کہ جس مصرع یا بیت کے بعد آئے کلام اور معنی میں ربط رکھے اور ایسا بھی ہو کہ مصرع یا بیت معنی میں اس کی محتاج نہ ہو۔ عربی علم عروض کی اصطلاح۔

قول فیصل ۔ مندرجہ ذیل شعر مستزاد کی مثال ہے:۔

اے طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں — ذرا ذکر دوا
اس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آزار نہیں — ابھی ہو جائے شفا

مُستَسقی (لا علم):۔ استسقا کی بیماری والا۔ وہ شخص جس کو جلندر ہو گیا ہو۔ عربی۔ صفت۔ اصطلاح علم طب۔

شراب ناب اے ساقی پئے گا زاہد فریب
کہ پانی مرد مستسقی کے حق میں بے گماں سم ہو — امیر

قول فیصل ۔ استسقا کی تین قسمیں ہوتی ہیں (۱) استسقا مائی ۔ جس میں پانی پیٹ میں بھر جاتا ہے۔ (۲)۔ استسقا زقی ۔ جس میں پیٹ مشک کی صورت ہو جاتی ہے (۳)۔ استسقا لحمی ۔ جس میں غیر معمولی گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا شمار مہلک امراض میں ہے۔ اس کے لغوی معنی ۔ پیاسا ۔ تشنہ اور طلب آب کرنے والے کے بھی ہیں جو عام طور سے اردو میں رائج نہیں۔

مُستَطاب:۔ خوش ۔ بامزہ ۔ جمیل ۔ نیک ۔ مبارک ۔ سعید ۔ پاک ۔ لذیذ ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ تعلیم یافتہ طبقہ القاب میں استعمال کرتا ہے جیسے بحضور شریف جناب مستطاب نواب حامد علیخاں صاحب رئیس باندہ۔

مُستَطیع:۔ استطاعت رکھنے والا ۔ صاحب قدرت ۔ عربی صفت ۔ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُستَطیل:۔ (اصطلاح علم ہندسہ) وہ چار ضلعوں کی شکل جس کے چاروں زاویے قائم اور مقابل کے دو ضلعے برابر ہوں۔ عربی مذکر اصطلاح علم ہندسہ۔

مُستَطیل:۔ وہ لمبا جسم جس کا طول و عرض برابر نہ ہو جسم دراز ۔ جیسے جسم والا ۔ لمبائی رکھنے والا ۔ عربی صفت اسم فاعل ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُستَظہِر:۔ مدد چاہنے والا ۔ خواہان امداد ۔ پشت پناہی چاہنے والا ۔ عربی صفت اسم فاعل ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال۔

مستظہر محبت تھا کوہکن وگرنہ
یہ بوجھ کس سے اٹھتا ایک ادا اکیلا وہ — میر

مُستَعار:۔ مانگا ہوا ۔ قرض لیا ہوا ۔ وقتی طور سے لیا ہوا ۔ عاریۃً لیا ہوا ۔ عربی صفت اسم مفعول ۔ فصیح ، رائج۔

گھر بھی ہے مستعار سرا بھی ہے مستعار
نادر ہے سب جگہ پہ اسی کو ہے اختیار — لطفی

قول فیصل ۔ حیات مستعار ۔ زندگی مستعار وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔ اور اسی کا عرف لیا ۔ اور دنیا کے ساتھ ہے۔

مُستَعان:۔ مدد طلب کیا گیا ۔ وہ شخص جس سے مدد طلب کریں ۔ عربی ۔ اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُستَعجِل:۔ تعجیل کرنے والا ۔ جلد باز ۔ جلدی کرنے والا ۔ وہ کہ جس کے مزاج میں جلدی ہو ۔ عربی صفت ۔ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال۔

مُستَعِد:۔ آمادہ ۔ تیار موجود ۔ مہیا ۔ کمربستہ ۔ عربی صفت ۔ اسم فاعل فصیح ، رائج۔

کہہ کے یہ مستعد مرگ ہوا وہ دیندار
کرنیں ڈالیں جو ذرہ آنکھوں میں چھوٹا گلزار — تسلیم

مُستَعِد:۔ چست چالاک ، ہوشیار ، تیز طرار (اور الفاظ کے)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُستَعِد:۔ لائق ۔ قابل ۔ پڑھا لکھا ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مستعد رہنا:۔ تیار رہنا ۔ موجود رہنا ۔ آمادہ رہنا ۔ کمربستہ رہنا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ، رائج۔

مستعد کرنا:۔ آمادہ کرنا ۔ تیار کرنا ۔ لیس کرنا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ، رائج۔

مستعد ہونا:۔ آمادہ ہونا ۔ تیار ہونا ۔ کمربستہ ہونا ۔ اردو مصدر فصیح ، رائج۔

محل نثر ۔ چلیے حضرت اللہ میاں پر احسان کر چکے ۔ نماز پڑھی یا نہ پڑھی وضو کر کے مستعد تو تھے۔ (فسانۂ آزاد)

مُستَعِدی:۔ چالاکی ۔ تیاری ۔ آمادگی ۔ اردو مؤنث ۔ عوام کی زبان۔

محل نثر ۔ میر محمد امین کو شاہزادوں کی

جاگیر کا ٹھیکہ مل گیا اس میں انھوں نے ایسی لیاقت، مستعدی اور کارگزاری دکھائی کہ تمام لوگوں میں شہرت ہو گئی۔ (داغ گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم مستقل مزاجی بھی ہے۔ جیسے اگر ہم مستعدی سے کام کرتے رہے تو جب تک ہو سکی رہا ہم تم کو لگائے رہیں گے۔

مستعفی :۔ استعفا دینے والا، نوکری چھوڑنے والا۔ کسی عہدہ یا ملازمت سے دست بردار ہونے والا عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی طلب عفو کرنے والے کے ہیں۔

مستعمرہ :۔ (بضم اول و فتح سوم و پنجم) نو آبادی کالونی۔ جمع مستعمرات یعنی نو آبادیاں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مستعمل :۔ (بفتح پنجم) کام میں لایا ہوا، عمل میں لایا ہوا، استعمال شدہ، مروج، رائج۔ کام دیتا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

خدمت روضہ پر نو کرے گیا رضواں
فرش استبرق و سندس تو ہوا مستعمل — منیر

مستعمل ہونا :۔ استعمال ہونا۔ کام میں آنا، رائج ہونا مروج ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بہت سے الفاظ جو پچاس برس پہلے تک مستعمل تھے اب ترک ہیں۔

مستعین :۔ اعانت طلب کرنے والا مدد چاہنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستغاث :۔ (بضم اول) وہ جس کے آگے فریاد لے جائیں۔ وہ شخص جس سے فریاد چاہی

عربی صفت اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مستغرق :۔ (بضم اول و فتح سوم و پنجم) کسی کام میں پوری طرح ڈوبا ہوا۔ نہایت مصروف۔ غرق شدہ۔ خیالات میں غرق۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب تحقیق اللغت لکھتے ہیں کہ بالضم و رائے مہملہ مکسور یعنی غرق شدہ و بمعنی فرو رفتہ و بتمام توانائی خود بکار رسانندہ و کامل بفتح را خواندن غلط است از منتخب و غیرہ۔

لیکن اس جگہ مستغرق بفتح را ہی بولتے ہیں

مستغرق :۔ (قانون) وہ چیز جو کسی قرض میں مکفول کر دی جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مستغرق :۔ غرق ہونے والا، ڈوبنے والا عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستغفر :۔ گناہوں کی بخشش کی طلب کرنے والا، معافی مانگنے والا، استغفار کرنے والا عفو تقصیر چاہنے والا عربی صفت اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستغنی :۔ (بضم اول و فتح سوم) بے نیاز ہونے والا آزاد، بری، بے پروا۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح، رائج۔

وہ نفس جو مستغنی احساس حوادث
وہ دل کہ مخالف جسے دنیا کی ہوا ہے — اثر لکھنوی

قول فیصل۔ معزز اور بزرگ شخصیت کے لیے "مستغنی عن الالقاب" کی ترکیب سے بولتے ہیں یعنی مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ عزت اور عظمت کی اس منزل پر فائز ہیں کہ جو بڑے سے بڑے القاب سے بھی بلند ہے۔ جتنے بڑے القاب ہیں آپ کو ملقب کریں آپ ان سے بلند ہیں۔

مستغنی :۔ دولت مند، مالدار، غنی، صاحب دولت۔ عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج۔

مستغنی مزاج :۔ وہ شخص جس کی طبیعت میں بے پروائی ہو۔ آزاد مزاج، آزاد وضع مطلق العنان خود مختار۔ فارغ البال، فارغ الحال۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مستغیث :۔ (بضم اول و فتح سوم) فریاد خواہ استغاثہ کرنے والا، فریادی۔ عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج۔

مستغیث :۔ (قانون) جو عدالت میں استغاثہ دائر کرنے والا۔ مدعی، دعویدار۔ عربی صفت قانون کی اصطلاح۔

محل صرف۔ مستغیث ہیں کہ ایک ایک کے پاس دس دس بیس جھوٹ گئے بیٹھے قانون چھانٹ رہے ہیں (فسانۂ آزاد)

مستغیث الیہ :۔ جس کی طرف دعویٰ کیا گیا ہو۔ مدعا علیہ، طرف ثانی۔ جوابدہ، فریق مخالف عربی۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مستفاد :۔ (بضم اول و فتح سوم) فائدہ حاصل کیا ہوا۔ جو چیز فائدہ میں حاصل ہو عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستفاد :۔ فائدہ، حاصل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُستفتی :- استفتاء کرنے والا، فتوٰی پوچھنے والا۔ فتوے کا جواب چاہنے والا، شرعی مسئلہ دریافت کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُستفسِر :- (بضم اول و فتح سوم و کسر پنجم) استفسار کرنے والا، پوچھنے والا۔ تحقیق کرنے والا، دریافت کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُستفید :- فائدہ کی طلب کرنے والا، فائدہ چاہنے والا، فائدہ اٹھانے والا، فائدہ حاصل کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگرچہ ایک مسلمان خاندان کا ہے مگر بہ تغیر الفاظ ہندو خاندان بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ (دو بتہ المنصوح)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا، فرمانا کے ساتھ بھی ہے۔

مُستفیض :- (بضم اول و فتح سوم و یائے معروف) فیض چاہنے والا، فیض کا خواہاں، فیضیاب ہونے والا، فیض اٹھانے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

مستفیض ان کی عنایت سے ہوں میں
مستفید ان کی محبت سے ہوں میں (مرزا رسوا)

قول فیصل۔ بصورت نفی مستفیض نہ ہونا بھی بولتے ہیں

نہ مستفیض ہوئے آب تیغ قاتل سے
ہمیشہ بادہ پیچ دریائے اضطراب رہا (صبا)

مُستقبِل :- مصطلحات آئندہ - آئندہ۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

پہلے اس نے مس کہا پھر تق کہا پھر بل کہا
اس طرح ظالم نے مستقبل کے ٹکڑے کر دیے (ظریف لکھنوی)

مستقبل :- آئندہ زمانہ، زمانہ استقبال، وہ فعل جو آنے والے زمانے سے تعلق رکھے۔ عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

کیا ترے کشتہ بیان کرنے کی کہیے تاثیر
صبح گو بندہ وہ پر یاں حال ہوا مستقبل (میر)

قول فیصل۔ زمانے تین ہوتے ہیں۔ ماضی یعنی گزرا ہوا زمانہ (۲) حال یعنی موجودہ زمانہ (۳) مستقبل یعنی آنے والا زمانہ۔

مُستقبَل :- (بفتح پنجم) تصویر دو چشمی، وہ تصویر جس میں دونوں آنکھیں اور دونوں رخسار نمایاں ہوں بخلاف نیم رخ کے جس میں صرف ایک آنکھ اور ایک رخسارہ نمایاں ہوتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

مُستقَر :- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا، جائے قرار، اڈا۔ عربی صفت، اسم ظرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب نواب شجاع الدولہ نے فیض آباد کو اپنا مستقر قرار دیا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

مُستقَر الخلافت :- دار الخلافہ، دار الامارت، راجدھانی، دار السلطنت۔ اکبر بادشاہ کے زمانے میں یہی آگرہ کا لقب تھا۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مُستقِل :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) استقلال والا۔ برقرار، پائدار، پکا، استوار، مضبوط، مستحکم، ثابت قدم۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مضمحل ہوئے جفا میں نہ کبھی
مستقل راہ وفا میں نہ کبھی (مرزا رسوا)

مُستقِل :- برابر، متواتر، پے در پے۔ عربی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عمار صاحب مستقل چار سال سے شیعہ کالج میں پرنسپل کے عہدے پر فائز ہیں اور بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

مُستقِل :- عارضی کی ضد، وہ جس کی ملازمت عارضی نہ ہو۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ دس سال سے ملازمت کر رہے ہیں اور ابھی تک مستقل نہ ہو سکے۔

مُستقِل طور سے :- پوری طرح، پورے طور سے، باقاعدہ، مکمل طریقہ سے۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

نگاہ ہی خود ازل کے روز تو نے مجھ پہ ڈالی تھی
الطمینی کا ایک مجموعہ ہے جو اب مستقل دل ہے (عزیز لکھنوی)

مُستقِل الارادہ :- پکا ارادہ، عزم بالجزم، مصمم ارادہ۔ اردو مرکب، رائج۔

مُستقِل جگہ :- وہ جگہ جو عارضی نہ ہو، وہ ملازمت کا عہدہ یا جگہ جو مستقل ہو۔ اردو ترکیب، رائج۔

مُستقِل رہنا :- قائم رہنا، برقرار رہنا، جما رہنا جیسے اپنی رائے یا ارادے پر مستقل رہنا۔ اردو فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ قائم رہنا بولتے ہیں۔

مُستقِل مزاج:- وہ شخص جس کے مزاج میں تلوّن نہ ہو۔ وہ شخص جس کے مزاج میں استقلال ہو۔ مستقل، ثابت قدم۔ اردو ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اپنے محل پر مستقل مزاجی بھی بولتے ہیں اور بصورت نفی غیر مستقل مزاجی بھی زبانوں پر ہے۔

مُستقِل ملازمت ہونا:- نہ ختم ہونے والی نوکری ہونا۔ عارضی نوکری نہ ہونا۔ پکّی ملازمت ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

مَست قلندر:- آزاد شخص، آزاد فقیر۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

رہا دم مست قلندر ؎ علیؑ شاہ باشی قلندر
علیؑ دم دم دے اندر ؎ علیؑ کا پہلا نمبر (قوالی)

مُستقِل ہونا:- نوکری میں مستقل ہونا، نہ ختم ہونے والی ملازمت ہونا۔ عارضی کی ضد۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مُستقِل ہونا:- قائم ہونا۔ برقرار رہنا، ثابت قدم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

؎ تری محبت میں مستقل ہوں خیال سود و زیاں نہیں ہے (عالم)

مُستقیم:- سیدھا، درست، مضبوط، راست، کج کا عکس۔ استقامت رکھنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے راہِ مستقیم یا صراطِ مستقیم کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

باب علوم مرتضیٰؑ ہادیٔ راہ مستقیم (محشر)

ہم کو جو اپنے ساتھ ساتھ خلد میں لیکے جائیں گے (لکھنوی)

طور پہ جاؤ اے کلیم ہم تو نجف کو جائیں گے
یہ ہے صراطِ مستقیم یاں سے خدا کو پائیں گے (محشر لکھنوی)

مَستک:- (بفتح اول و سوم) ہاتھی کا ماتھا، پیشانی، فیل۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان۔

کر کے نقش و نگار مستک پر
چیٹھ پر جھول ڈال اک پُرزر (وحشت گوالیاری)

مُستکبِر:- (بضم اول و فتح سوم و کسر پنجم) غرور کرنے والا، متکبر، مغرور۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر متکبر زبانوں پر ہے۔

مَستک گاہ:- پیشانی۔ ماتھا۔ اردو مؤنث، متروک۔

محل صرف۔ قلندر سے دو انگل کی نگے دار ٹوپیاں ایسی کہ مستک گاہ پر جائے انگھڑیوں میں سرمہ لگائے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عموماً ہاتھی کے لئے استعمال ہے صاحب فسانۂ آزاد نے مزاحاً آدمی کے لئے استعمال کیا ہے۔

مُستلذّات:- (بضم اول و فتح سوم و چہارم تشدید پنجم) مرغوب چیزیں جن سے لذت حاصل ہو۔ لذیذ اشیاء۔ عربی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُستلزِم:- کوئی کام اپنے اوپر لازم کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُستلزِمُ السزا:- (قانون) قابل سزا، سزا کا مستوجب، واجب التعزیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو بلا ترکیب عربی مستلزم سزا لکھا ہے جو صحیح ہے اس لئے کہ سزا فارسی اور مستلزم عربی اس لئے ترکیب غلط ہے۔

مستلزم سزا کبھی کے ساتھ اور مستوجب سزا عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مُستمِر:- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) ہمیشہ رہنے والا، دائم، استوار، مضبوط، پائدار، مستقل۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ قرآن ایسا لاجواب اور مستمر معجزہ مگر میں نے خلفت کے ہوتے قرآن کے معجزہ پر بھی کچھ بہت بھروسا نہیں کیا۔ (اجتہاد)

مُستمِع:- سننے والا، سامع۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُستمند:- غمگین، مجازاً حاجت مند۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَست مولا:- بے سدھ آدمی، بے پروا آدمی، من موجی۔ اردو ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

مَست مہینہ:- پھاگن کا مہینہ، ہولی کا مہینہ۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُستنَد:- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) سند یافتہ، سند پایا ہوا، وہ بات جس کی تائید میں کچھ دلیلیں ہوں، واقعات اور شہادتیں ہوں۔ مصدقہ، تصدیق کیا ہوا، معتبر جس کی کوئی سند ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

سارے عالم پہ جنوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا (میر)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مستند دفتر کن ہوتا نہ ہرگز سنا ہا

خاتمے پر جو ترا نام نہ ہوتا مرقوم — بیخود لکھنوی

مستند آدمی، مستند شاعر یا ادیب، مستند عالم، مستند حدیث یا روایت، مستند خبر، مستند قول وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مُستَنبَط :- (بضم اول و فتح سوم و پنجم) استنباط کیا گیا، نکالا، ظاہر، واضح، اخذ کیا گیا، جانا گیا، چھانٹا گیا، استنباط کی ہوئی بات، وہ مسئلہ یا حکم جو قرآن اور حدیث سے اخذ کیا گیا ہو۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بنیا۔ جناب کے تمام اعمال ظاہر سے مستنبط ہوتا تھا کہ خلق اکرم کے ساتھ بڑی راسخ عقیدت ہے۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ یہ نقباء کی خاص زبان ہے۔

مُستَنیر :- (بضم اول و فتح سوم و یائے معروف) روشنی کی طلب کرنے والا، روشن۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مُستَوجِب :- (بضم اول، فتح سوم و کسر پنجم) واجب، لائق، قابل، سزاوار، عائد ہونے والا، لازم ہونے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مستوجب ظلم و ستم و جور و جفا ہوں
ہر چند کہ جلتا ہوں پہ سرگرم وفا ہوں — میر

قول فیصل۔ مستوجب سزا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جیسے ہائی کورٹ نے ان کو دفعہ ۳۰۲ میں مستوجب سزا پایا۔

مَستُور :- (بفتح اول و واؤ معروف) چھپا ہوا، مخفی، پوشیدہ۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، راسخ۔

پتلی کی طرح نظر سے مستور ہے تو
آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہیں وہ نور ہے تو — امین

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا اور دنیا کے ساتھ ہے۔

تیرے آگے یوں نہ ہو فانوس میں مستور شمع
رو سیاہی جانتی ہے اپنے منہ کا نور شمع — بحر

ایک ہی ساتھ ہوئے خلق کہ تھا ایک ہی نور
مدتوں علم الٰہی میں رہے ہم مستور — مولف

مَستُورات :- پردہ نشین عورتیں، پردے میں بیٹھنے والی عورتیں، مجازاً عورتیں۔ اردو مونث، فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ اب چھت پہ پہنچے۔ وہاں مستورات کی کثرت عمل جاری تھیں (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی چھپی ہوئی چیزیں، پوشیدہ چیزیں ہیں۔

مستوفی :- لغوی معنی پورا لینے والا۔ عربی صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُستَوفی :- (۲) (مجازاً) محاسب اعلیٰ جو اپنے ماتحتوں کے حساب کتاب کی جانچ پڑتال کرے، تنخواہ تقسیم کرنے والا خزانچی، اکاؤنٹنٹ جنرل، سرمنشی۔ عربی صفت، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَستُول :- جہاز یا کشتی کا ستون، بادبان، تیر کشتی، پرتگالی، مذکر، متروک۔

اے کماں ابرو تجھے دریائے غم سے پار کر
کشتی تن میں لگا مستول اپنے تیر کا — برق

مُستَولی :- غلبہ پانے والا، مسلط، غالب، زور آور، قابض۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُستَوی :- برابر، ہموار۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ سطح مستوی، خط مستوی کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مَست ہاتھی :- جو ہاتھی مستی میں دیوانہ ہو۔ اردو صفت، راسخ۔

مست ہاتھی ہے تری چشم سیہ مست اے یار
صف مژگاں اسے گھیرے ہوئے بھالوں سے — اثر

قول فیصل۔ اسی جگہ مستا ہاتھی بھی کہتے ہیں

مُستَہام :- سرگشتہ، حیران پریشان۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع عاجز بلا رسیدہ ستم دیدہ مستہام — انیس

مَست ہونا :- مخمور ہونا، متوالا ہونا۔ نشہ میں چور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، راسخ

ذائقے سے بھی زیادہ ہے اثر دید اس سے
دیکھ چشم مست میں کیا ہو گیا اک بار مست — عاشق

مَست ہونا :- (۲) بے ہوش ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَست ہونا :- (۳) اترانا، گھمنڈ کرنا، مغرور ہونا، بھول جانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

بادۂ الفت نے تجھ کو تو نہ کر مست ہو
دولت دنیا ہی ہونا پر نہ تو ہونا ہے مست — عاشق

مَست ہونا :- (۴) شہوت میں بھرنا، شہوت طاری ہونا، خواہش نفسانی ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ دونوں عاشق و معشوق ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے آہستہ آہستہ چلے سایہ تک کا بار اس روشن خوش رفتار کی کمر نازک پر گراں گزرتا تھا ۔۔۔۔۔۔ دونوں اور بھی مست ہوئے۔ (فسانہ آزاد)

مَست ہونا: خوش ہونا ۔ مگن ہونا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

سن کے اشعار ترے مست ہے ہر ایک قرار
کیا نرالا اثر ساغر مینائی ہے — قرار

مَست ہونا: دیوانہ ہونا ، مجنوں ہونا ، مجذوب ہونا ۔ اردو مصدر ، عوام کی زبان

مَستی: ہوشیاری کا مقابل ، بیخودی ، وہ کیفیت جس میں آدمی اپنے ہوش میں نہ رہے ۔ فارسی صفت مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

شبنم صبح گاہی اس طرح نظم نظم کے چلتی ہے — خشر
خرابی کو ہو جیسے کیف مستی اور ہشیاری کھٹکی

مَستی: نشہ ، خمار ، وہ کیفیت جو نشہ والی چیز کے استعمال سے ہوتی ہے ۔ فارسی صفت مؤنث ۔ فصیح ، رائج ۔

ہزاروں نخوت کو ہوش میں لا وہ نہیں سکتے
یہ سچ ہے ایک قطرے میں ہے مستی ایک ستی کی — امیر

قول فیصل ۔ وہ کیفیت جو کبوتر مور اور بعض پرندوں اور چوپایوں کو شہوت کے ہیجان میں ہوتی ہے ۔

مستی: بے ہوشی ، مدہوشی ، بیہوشی ، متوالا پن فارسی صفت مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

زندگی حسن پرستی میں گئی
غفلت در زندگی مستی میں گئی — مرزا رسوا

مستی: شہوت کا جوش ، خواہش نفسانی رغبت جماع ۔ فارسی صفت ، مؤنث ، عوام کی زبان ۔

مستی: خوشی کی حرکتیں (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مستی: حیوانات کی منی ۔ آب منی اردو صفت ، مؤنث ، عوام کی زبان قلیل الاستعمال ۔

مستی: وہ پانی جو جوش مستی میں درخت یا پہاڑ یا حیوانات سے ٹپکتا ہے ۔ وہ مائیت جو بعض درختوں سے ٹپکے جیسے نیم کی مستی یا پہاڑ کی مستی ۔ وہ پانی جو بعض حیوانات کے کان یا گردن یا آنکھ کے قریب سے ٹپکتا ہے جیسے اونٹ کی مستی ، ہیڈک کی مستی ہاتھی کی مستی ۔ (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔

مستی اٹھنا: شہوت کا زور کرنا ، جماع کی رغبت ہونا ۔ مجامعت کو جی چاہنا ۔ اردو فعل لازم ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مستی آنا: گرم ہو جانا ، شہوت میں بھرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مستی ٹپکنا: حرکات و سکنات سے جوش جوانی یا شہوت کی زیادتی ظاہر ہونا مستی کا نمایاں ہونا خمار ظاہر ہونا ۔ نشیلا پن پایا جانا ۔ اردو مصدر فصیح ، رائج ۔

اللہ رے جوش بادہ حسن شباب کا
مستی ٹپک رہی ہے تری پور پور سے — رند

مستی ٹپکنا: آب منی کا حیوانات کے کانوں کے قریب یا گردن سے بہہ بہہ کر گرنا ، پہاڑ یا درخت سے پانی رسنا ۔ اردو مصدر ، عوام کی زبان ۔

مستی جھاڑنا: مستی نکالنا نشہ ہرن کرنا خمار اتارنا خمار دور کرنا ۔ شرارت نکالنا ۔ اردو مصدر دہلی کی زبان ۔

غم زمانہ نے جھاڑی نشاط عشق کی مستی
وگرنہ ہم بھی اٹھاتے تھے لذت الم آگے — غالب

مستی جھڑنا: نشہ ہرن ہونا ، نشہ کرا ہونا ، شرارت نکلنا ، اوسان درست ہونا ۔ اردو مصدر ۔ دہلی کی زبان ۔

مستی چڑھنا: مستی میں بھرنا ، متوالا ۔ شہوت کا جوش پر پہنچنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عوام اور عورتیں اس جگہ مستی سوار ہونا بولتی ہیں جیسے لونڈوں کا محلے کی لڑکیوں کو تاکا کرنا ہے اس کو بہت مستی سوار ہے ۔

مستی چھانا: مستی سوار ہونا ، مستی ہونا ۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ بندوں کو مستی تو چھائی نہیں جو کسی کی ٹیڑھی نگاہ دیکھے ۔ (طلسم ہوش ربا)

مستی کرنا: خوش فعلیاں کرنا ۔ اٹکھیلیاں کرنا ۔ تفریح کرنا اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

اے خدا ہم سے بگڑ کر وہ بت حشر خرام
مستی غیروں میں کرے ہے یہ غنیمت تیری — رشک

قول فیصل ۔ اس جگہ مستی کاٹنا بھی بولتے ہیں ۔

مستی لگنا: مست ہونا ، مستی میں آنا ، آپے سے باہر ہونا شہوت میں بھرنا ۔ دہلی کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

مستی میں آنا: مست ہونا ، مستی چڑھنا ، ہونا شہوت کا جوش پیدا ہونا ۔ اردو مصدر ، عوام کی زبان ۔

مستی نکالنا: شہوت بجھانا ، منی نکالنا ، سیدھا ٹھیک بنانا ، درست کرنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ منی کے معنی میں مستی جھاڑنا بھی بولتے ہیں منی اور مستی ہر بت کی کے ساتھ بولتے ہیں ۔ جو عوام کی زبان ہے ۔

مستی ہونا: مست کی سی کیفیت پیدا ہونا ، شہوت کا زور ہونا ۔ اردو مصدر عوام کی زبان

متول بنیل ۔ بے فکری ۔ آزادی ۔ کوئی کام نہ ہونا کے معنوں میں بھی عوام بولتے ہیں جیسے ہمارے افسر چھٹی پر ہیں آج کل ہم کو مستی ہے۔

مسٹ ۔ (بفتحتین) سکوت ۔ چھپنا ۔ غائب ہونا ۔ خاموشی ۔ اردو مؤنث ۔ قلیل الاستعمال ۔

متول بنیل ۔ تنہا نہیں بولتے مسٹ مارنا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مسٹر ۔ حضرت جناب ۔ جناب والا ۔ والی جناب ۔ انگریزی ۔ رائج ۔

متول بنیل ۔ تعظیماً اس لفظ کا استعمال نام سے پہلے ہوتا ہے ۔ جیسے مسٹر علی ظہیر ۔ مسٹر محمد رضا بیگ ۔

مسٹنڈا ۔ (حقارتاً) بہت موٹا ۔ فربہ اندام جسیم ۔ ہٹا کٹا ۔ موٹا تازہ ۔ اردو مذکر ۔ عورتوں کی زبان ۔

متول بنیل ۔ بصورت تانیث مسٹنڈی کہتی ہیں۔

مسجد ۔ (بفتح اول و کسر سوم) جا سجدہ سر جھکانے یعنی سجدہ کرنے کی جگہ ۔ عبادت خانہ ۔ خانۂ خدا ۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ ۔ نماز پڑھنے کی جگہ ۔ عربی ۔ مؤنث ۔ فصیح ۔ رائج ۔

مسجد میں اک روز پہنچے تھے جلوہ گر
نئے رنگ سے حسن کے پڑتو سے بام و در (آتش)

مسجد اقصیٰ ۔ سب سے بہت دور کی مسجد یعنی بیت المقدس ۔ جو ملک شام میں ہے ۔ (نور اللغات)

مسجد ٹھنڈی کرنا ۔ مسجد کو منہدم کرنا یا گرانا ۔ اردو مصدر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

متول بنیل ۔ بصورت لازم بھی بولتے ہیں۔

مسجد جامع ۔ جامع مسجد ۔ شہر کی بڑی مسجد ۔ فارسی ترکیب صفت مؤنث ۔ فصیح ۔ رائج ۔

جو سنگینی سے ہو فرصت تو دو گھڑی کو چلو
امیر مسجد جامع میں آج امام نہیں (امیر)

متول بنیل ۔ عوام اور عورتیں اسی کو جامع مسجد بھی کہہ دیتی ہیں ۔ جیسے دلی کی جامع مسجد کے پاس ایک کبابیہ بیٹھتا ہے کیا بتائیں کتنے عمدہ کباب بناتا ہے۔

مسجد ڈھانا ۔ مسجد گرانا ۔ خدا کا گھر گرانا ۔ (مجازاً) بڑا بھاری گناہ کرنا ۔ اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

کون چھینے بت کو ۔ توڑے برہمن کے دل کو کون
اینٹ کی خاطر کوئی کافر ہی مسجد ڈھائے گا (آتش)

مسجد ڈھے گئی محراب رہ گئی ۔ کل میں سے جز باقی رہ گیا ۔ اصل میں سے شے رہ گئی ۔ اعلیٰ جاتے رہے ادنیٰ رہ گئے ۔ اصل جاتی رہی اور نام رہ گیا ۔ اصل شے خراب ہو گئی نقل باقی ہے ۔ (محاورات ہندوستان)
(گنجینۂ اقوال امثال)

متول بنیل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مسجد کا ملا نا ۔ ملائے مسجد ۔ وہ ملا جو مسجد کی روٹیوں پر پڑا ہو ۔ اردو مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

متول بنیل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسجد کی اینٹ پیخانے میں لگانی ۔ نازیبا قابل ملامت فعل کا مرتکب ہونا ۔
(فرہنگ اثر)

متول بنیل ۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مسجد میں اینٹ الٹ کر رکھنا ۔

مسجد میں چونا لگانا ۔ بعض مسلمان عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جب کوئی جھوٹا آدمی مسجد میں اینٹ الٹا کر رکھ دے تو وہ برباد ہو جاتا ہے ۔ اور اگر ایسا شخص مسجد میں چونا لگا دے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے ۔ (کنایتاً) اپنے تئیں بے قصور ثابت کرنے کے لیے قسم کھانا ۔ عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

متول بنیل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے ۔ مسجد میں اینٹ الٹ کر یا اوندھا کر رکھنا معنی ہیں خانۂ خدا کی سخت قسم کھانا جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح میں اینٹ الٹ کر رکھتا ہوں اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو اس طرح یہ گھر الٹ جائے ۔ اسی جگہ مسجد میں چونا لگانا بھی ہے۔

اب کسی طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مسجد میں چراغ جلانا ۔ محض روشنی کیوا سطے یا منت پوری کرنے کی غرض سے مسجد کے طاق میں چراغ روشن کرنا ۔ اردو مصدر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

دیکھا جو بت کے حسن خدا داد کی طرف
مسجد میں تو جلائے گا اے برہمن چراغ (آتش)

مسجد میں گھی کے چراغ جلانا ۔ مراد پوری ہونے پر مسجد میں روشنی کرنا ۔ چراغاں کرنا ۔ (فرہنگ اثر)

متول بنیل ۔ خالی ۔ گھی کے چراغ جلانا زیادہ بولتے ہیں۔

مسجد نبوی ۔ (باضافت و فتح نون و ششم) وہ مسجد جو مدینۂ منورہ میں جناب رسول خدا کے روضۂ مبارک کے متصل ہے ۔ فارسی ترکیب

صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو مسجد الحرام بھی کہتے ہیں۔

مُسَجَّع:۔ قافیہ بند، مقفیٰ عبارت وہ عبارت یا مضمون جس کے الفاظ آپس میں ہم قافیہ یا ہم وزن ہوں۔ اگر نثر میں قافیے فقرہ کے درمیان اور فقرہ کے آخر میں ہوں تو وہ نثر مسجع ہے اور اگر صرف فقرہ کے آخر میں ہوں تو وہ نثر مسجع ہے اور اگر نظم میں شعر کے درمیان ہوں تو وہ کلام مسمط ہے اور اگر صرف آخر میں ہوں تو اس کلام موزوں کو مقفیٰ کہتے ہیں۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ مقفیٰ اور مسجع ملا کے بھی بولتے ہیں جیسے اس طرح ستر روپیہ جرمانہ کیا جو عین کے نوٹ ہوتے ہیں۔ نواب صاحب عبارت اکثر مقفیٰ و مسجع لکھتے تھے

(قدیم جنرل سرہنری اودھ)

مُسَجَّل:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) وہ کاغذ جس پر حاکم یا قاضی کی مہر ثبت ہو۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُسَجَّل: بڑے (بجازا) درست، آراستہ۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مسجود:۔ سجدہ کیا گیا۔ جسے سجدہ کریں جسے خلقت سجدہ کرے۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

واقف ہوں شان بندگی سے قید قبلہ کیا
سر ہر جگہ جھکا کہ ہے مسجود ہر جگہ میرا

قول فیصل۔ مسجود خلائق کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

مَسْح:۔ (بفتح اول) کسی چیز کو چھونا، ہاتھ سے ملنا۔ ہاتھ پھیرنا۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَسْح: بڑے (بالفتح) وضو میں سر اور پاؤں کے پنجوں سے ٹخنے تک انگلیوں کے ذریعہ پانی کی تری پہنچانا۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مسح کے معنی یہ لکھے ہیں۔ وضو کے وقت دونوں ہاتھوں میں پانی لگا کر ناک سے سرنگ لگانا لیکن یہ طریقہ اہلسنت حضرات کا ہے۔

مَسْحُوق: گھسا ہوا، رگڑا ہوا، پسا ہوا، کھرل کیا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صورت۔ اس معجون میں مروارید مسحوق ڈالے گئے ہیں۔

مَسحی:۔ جامہ یا چمڑے کا موزہ جس پر مسح جائز ہے اور اکثر علماء و امرا پہنتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے۔

مَسْخ:۔ اچھی صورت سے بری شکل ہونا۔ اچھی صورت بدل کر بری صورت ہو جانا۔ اعلیٰ صورت سے ادنیٰ صورت میں آجانا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ چہرہ مسخ ہونا، صورت مسخ ہونا اس کے علاوہ ہیں اس کی جمع مسوخات ہے۔

تیرہ شخص ہیں جن کو پروردگار عالم نے ان کے افعال بد کی وجہ سے ان کو انسانیت کا جامہ اتار کر دوسرا جامہ پہنا دیا ہے یعنی ان کو مسخ کر دیا ہے۔

(۱) ہاتھی۔ یہ مرد لوطی یعنی اغلام کرنے والا تھا (۲) ریچھ یہ ایک مرد تھا جو لوگوں کو بیجڑا کرتا تھا۔ (۳) خرگوش یہ ایک عورت تھا جو حیض سے فراغت کے بعد غسل نہ کرتی تھی (۴) بچھو۔ یہ ایک مرد چغلخور تھا (۵) سوسمار یعنی گوہ یہ ایک مرد ڈاکو اور لٹیرا تھا (۶) سور یہ ایک مرد تھا جو خلاف حکم پیغمبر کے کام کرتا (۷) لومڑی یہ ایک دزد یعنی چور تھی (۸) کچھوا یہ مرد زانی یعنی زناکار تھا۔ (۹) کوا یہ مرد متکبر تھا (۱۰) فاختہ یہ ایک مرد تھی جو جھوٹی قسمیں کھاتی تھی (۱۱) چڑیا یہ ایک مرد تھا جو حرام کا مال کھایا کرتی تھی۔ (۱۲) چوہا یہ ایک عورت تھا جو اجنبی مرد کے ذمہ تھا۔ (۱۳) الو یہ ایک مرد موحد تھا جو پیمانہ بیچ بدل کر کافر ہو گیا تھا بعض نے ۲۹ آدمی لکھے ہیں مشہور ہے کہ بندر بھی مسوخات میں شامل ہے۔

مُسَخَّر:۔ (بضم اول و تشدید سوم مفتوح) تابع کیا گیا، تسخیر کیا گیا۔ فتح کیا گیا، مغلوب، مطیع۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

وہ وحشی ہے دل عاشق کہ قابو ہو نہیں سکتا
مسخر شیر ہوتا ہے یہ آہو ہو نہیں سکتا

بحر

مَسْخَرۃُ اللَّذِی:۔ احمق، بیوقوف اردو صفت۔ غلط العوام۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ احمق الذی بولتے ہیں۔

مُسَخَّر کرنا:۔ مطیع کرنا، تابع کرنا، قابو میں کرنا، قبضے میں کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا پختہ مزاجوں کو مسخر تو نے دنیا میں
یہ تیرا خواب جادو اے خیال خام چلتا ہے

ذوق دہلوی

مَسْخَرگی:۔ تمسخر، ہنسی ٹھٹھا، مسخرہ پن، ٹھٹھول۔ فارسی مؤنث۔ دہلی کی زبان۔

خالی نہیں یہ مسخرگی خط اٹھانے سے

معشوق چھیڑتے ہیں ہمیں اس بہانے سے
سید احمد دہلوی

مسخرا :- ٹھٹھول کرنے والا۔ اردو صفت دہلی کی زبان۔

شاعر ہوا ہے فدوی کیا شاعروں کا ملا
مادہ وزن تخلص یاروں کا مسخرا (سودا)

مسخرہ :- ظریف۔ ٹھٹھے باز۔ وہ شخص جس پر ٹھٹھا کیا جائے۔ وہ شخص کہ جس پر لوگ اور وہ لوگوں پر ہنسے۔ بہت ہنسی مذاق کرنے والا فارسی صفت۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ رند جھٹ سے جانماز بچھا نماز پڑھنے لگے۔ ایک مسخرے نے اپنے قریب کے عیار کو ڈھکیل دیا تو منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ تانیث کے لئے مسخری بولتے ہیں

مسخرہ بازی :- مسخرہ پن۔ ٹھٹھول پن۔ ہنسی مذاق دل لگی۔ اردو مونث۔ عوام کی زبان

محل نثر۔ کمبخت دن بھر مارا مارا پھرتا ہے دن بھر ایک نہ ایک سے مسخرے بازی کیا کرتا ہے۔

مسخرہ پن :- ہنسی ٹھٹھا۔ تمسخر ہنسی مذاق۔ ٹھٹھول بازی۔ اردو مونث۔ عوام کی زبان۔

محل نثر۔ میاں آزاد کی آنکھوں سے خون ٹپکنے لگا کہ یہ سواد الوجہ فی الدنیا والآخرہ خدا سے بھی نہیں چوکتے نمازیں بھی دل لگی عبادت میں بھی مسخرہ پن۔ (فسانۂ آزاد)

مسخر ہونا :- مطیع ہونا۔ فرمانبردار ہونا۔ تابع ہونا۔ قابو میں ہونا قبضے میں ہونا۔ اردو مونث۔ فصیح، رائج۔

مسخر تسخیر سے ہم خود مسخر کیوں نہ ہوں
آنکھ کی سحر ہی جو جادو کا پتلا ہو گیا (مومن)

مسخری کرنا :- مسخرہ پن کرنا۔ عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس جگہ تمسخر کرنا بولتا ہے۔ اور عوام مسخرہ پن کرنا بولتے ہیں۔

مسدس :- بضم اول و فتح دوم تشدید سوم مفتوح۔ چھ ضلعوں کی شکل جس کے سب ضلع اور زاویئے برابر ہوں۔ عربی۔ اصطلاح علم ہندسہ۔

مسدس :- وہ جس بیت میں چھ رکن اور نظم میں چھ مصرعے ہوں اس بیت اور نظم کو مسدس کہتے ہیں۔ ایک قسم کی نظم جس میں اصل بیت پر چار مصرعے اور بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ وہ نظم جس کے چار مصرعے ہم قافیہ اور آخر کی بیت بلحاظ رنگ نئے قافیے کے ساتھ ہو۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

مخمس کو گویا مسدس کیا تھا
سر کافر سے بھی جدا تھا سر عشق

قول فیصل۔ اس عہد میں مرثیہ کو بھی بعض لوگ مسدس کہنے لگے ہیں۔ عہد قدیم میں مرثیہ کو عام طور سے مسدس کہتے تھے۔

مسدود :- بند کیا گیا۔ بند۔ رکا ہوا۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

محل نثر۔ آنا جانا موقوف۔ سلام پیام مسدود (توبۃ النصوح)

ڈھالوں کے وہ بادل ہیں نہ وہ شامیوں کے دل
مسدود ہیں رستے یہ بھرا لاشوں سے جنگل تنگ

قول فیصل۔ راہ اور راستے یا رستے کے لیے اس کا صرف زیادہ ہے۔

ہستی سے رواں قافلے رہتے ہیں شب و روز
مسدود عدم کا کبھی رستہ نہیں ہوتا (مصحفی)

مسرت :- بفتح اول و دوم و تشدید سوم مفتوح، انبساط۔ نشاط۔ شادمانی۔ خرمی خوشی۔ فرحت۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

بن سنور کر کبھی جانے کی مسرت دیکھی
آئینے میں کوئی سو بار تو صورت دیکھی

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

خیر اے عہد محبت ترے انجام کی خیر
انتہا کی یہ مسرت ہو جو آغاز میں ہے
رضا لکھنوی فرنگی محلی

مسرف :- بضم اول۔ حد سے زیادہ خرچ کرنے والا۔ بیجا خرچ کرنے والا۔ بے اندازہ خرچ کرنے والا فضول خرچ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ نواب آصف الدولہ اگرچہ نہایت ہی مسرف تھے۔ عیاشی اور فضول خرچی میں بدنام تھے۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

مسرور :- بفتح اول و واو معروف، خوش شادماں۔ شاد، خورسند۔ عربی۔ صفت اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

بوسے کے عوض ہوتے ہیں دشنام سے مسرور
اتنا تو کرم ہم پہ بھی ہے یار کے لب کا
(نظیر اکبرآبادی)

قول فیصل۔ مسرور رہنا۔ مسرور ہونا اور مسرور کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

کشتۂ سوز محبت ہے تو پھر رونا ہے کیا
اشک پی پی کر مری صورت رہے مسرور شمع (بحر)

سرد رہیں فراق ہی گیا جو تھے حزیں
آتے ہیں یہ منزلوں سے زیارت کو اہل دیں (تعشق)

مسروق :- سرقہ کیا گیا، چرایا گیا، چوری کیا گیا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مسروقہ :- چرائی ہوئی چیز، چوری کا مال۔ عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مال مسروقہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ جیسے پولیس نے کل حضرت گنج میں ہونے والی چوری کا سارا مال مسروقہ برآمد کر لیا ہے تین آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

مسطح :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) بچھا ہوا، پھیلا ہوا، سطح کیا گیا، ہموار، چوڑا، کھلا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مسطر :- وہ وصلی یا دفتی جس پر ڈوری ڈوری سے حدیں بناتے ہیں تاکہ کاغذ پر اس کے خانہ حدوں کے مطابق ہو جائیں اور کتابت حدوں کے اندر ہو سکے۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

لکھنے لگے جو دیدۂ گریاں کا حال ہم
موجوں نے سطح آب کا مسطر بنا دیا (امیر)

مسطر (۲) وہ آلہ جس سے جدول کھینچتے ہیں۔ عربی۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مسطر بنانا :- مسطر تیار کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

ساری رگیں ہوئی ہیں تن زار پہ نمود
ناطاقتی نے جسم کو مسطر بنا دیا (رند)

مسطر کرنا :- مسطر سے لکیریں بنانا، لکیریں کھینچنا، ایک دوسرے کے محاذی خط کھینچنا یا نشان ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ تار سرشک اس لئے اب بندھا ہے
کہ صفحے پہ سینے کے مسطر کروں گا (نفیس)

مسطر کھینچنا :- مسطر سے لکیریں کرنا، مسطر بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ورق پر سینے کے کھینچا ہے تار اشک کے مسطر
کرے گا شرح درد عشق کچھ تحریر دل میرا (ذوق)

مسطور :- مرقوم، تحریر کیا گیا، لکھا گیا۔ عربی صفت مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ابن علی پہ لوح پہ مسطور ہو گئے
بھائی حسن حسین کے مشہور ہو گئے (آدم لکھنؤی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے جیسے بہار باغ کا عالم خط گلزار میں مسطور ہے صفحہ قرطاس نور علی نور ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مسعود :- نیک، مبارک، سعید، نیک بخت، سعادت مند۔ عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج۔

ہو اتحہ عشق سے محمود مسعود
کیا حسن ایاز اپنا وہ مقصود (زلیخائے اردو)

مسقط :- ایک مشہور شہر کا نام ہے جو ایشیائے روم میں واقع ہے اور جہاں کا حلوہ بہت مشہور ہے۔ عربی صفت (نور اللغات)

مسقط الراس :- (بفتح اول و کسر سوم و ضم چہارم و تشدید ہفتم) پیدا ہونے کی جگہ، زاد بوم، جائے پیدائش، مولد، وطن۔ عربی، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عرش سے آگے فرش پر ہم کو بتائیں جبرئیل
کعبہ کہیں کہ مسقط الراس شہ ہدیٰ کہیں (محشر لکھنؤی)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی سر گرنے کی جگہ ہیں چونکہ بچے کے پیدا ہونے کے وقت پہلے اس کا سر زمین پر آتا ہے اس لئے وطن اور مولد کے معنی میں مستعمل ہو گیا۔

مسقف :- چھت ڈالا گیا، پٹا ہوا، پاٹا گیا۔ عربی۔ صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مشک :- (بالکسر) مشک۔ ایک قسم کا قیمتی خوشبودار مادہ جو ملک ختن کے ہرن کی ناف میں پیدا ہوتا ہے۔ عربی مؤنث تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ مشک بولتے ہیں جو مخفف ہے مسک کا۔

مسک :- (بفتحتین) کپڑے کا ذرا سا پھٹ جانا، ایسا پھٹ جانا کہ کپڑے کے تار الگ الگ نہ ہو جائیں۔ اردو صفت، مؤنث دہلی کی زبان۔

سچ کہہ وہ کمیں کس نے آغوش میں کھینچا ہے
کیوں تجھ سے بگڑتے ہو چولی کی مسک دیکھو (نصیر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بھی بولتے ہیں مگر تنہا نہیں مسک جانا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مسک :- دھچکا، دبانا، کھینچنا۔ اردو مؤنث

مری ضیق غم فرقت سے دریا تنگ ہوتے ہیں
شگفتہ ہوتی ہے جو مسک آغوش ساحل کی (بنیر)

مسکا :- وہ چھینکا جو چوپایوں کے منہ پر اس غرض سے چڑھا دیتے ہیں کہ وہ کھڑی کھیتی یا گھاس کے ساتھ نہ چبوتے جائیں۔ منہ چھینکا۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسکا :- سوامی مصر دت کے کھیا گروں کی اصطلاح میں کچھ پارے کو بھی کہتے ہیں جو گروداروں سے بستہ کریں

ع کان کے چھیے سے نکل گیا سیماب کا بجر
(سرمایۂ زبان)

قول فیصل۔ یہ خاص کیمیا گروں کی اصطلاح ہے۔

مسکا:۔ مکھن سے نکالا ہوا گھی۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

ع میٹھا مسکا، دودھ، ملائی اسمٰعیل میرٹھی

مسکا لگانا:۔ بیجا خوشامد کرنا۔ خوشامد کی باتیں کرنا۔ جی حضوری کرنا۔ کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لیے کسی پر رقم خرچ کرنا۔ اردو حرف۔ عوام کی زبان۔

محل نطق۔ وہ آج کل راجہ صاحب کے مصاحبوں کے ساتھ رہتے ہیں دن بھر مسکا لگایا کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ یہ جدید حرف ہے اسی جگہ مکھن لگانا بھی زبانوں پر ہے۔

مسکانا:۔ کپڑے کا ایسا پھاڑنا کہ اس کے تار الگ نہ ہوں۔ ناچنے والوں کا اپنے بدن کو لچک لچک کر ٹیڑھا سیدھا کرنا۔ ہندی۔ متعدی۔ (نور اللغات)

۔ دھوبیوں کا کپڑے دھونے میں کپڑے کا ذرا سا پھٹ ڈالنا اور رقاصوں کا ناچنے میں اپنے بدن کو درہم کشیدہ کرنا۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب کسی معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

مسکانا:۔ (بالضم) ٹوٹنا، چٹ چٹ ہوجانا جیسے چوڑیاں مسک گئیں (دکنیوں میں استعمال ہوتا ہے) پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُسکانا:۔ مسکرانا۔ (لازم) جیسے گڑنے کی سن مسکانی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ مسکرانا ہی بولتے ہیں۔

مُسکِت:۔ (بضم اول وکسر سوم) چپ کر دینے والا۔ خاموش کر دینے والا۔ ساکت کر دینے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مسکت بات، مسکت جواب کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مسکٹ جانا:۔ کپڑے کا خفیف سا پھٹ جانا۔ دباؤ یا زور پڑنے سے کپڑے کے تانے بانے میں فرق ہوجانا۔ دریدہ ہوجانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

کس شوخ بدمزاج سے وصلت ہوئی نصیب
تنے سے مرے جو ڈوپٹا مسک گیا بحر

مسک جانا:۔ ٹوٹ جانا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا۔ چٹ چٹ ہوجانا۔ جیسے باہا جوبکی ٹوری بیّاں مروڑی ہاں ہاں دیکھو دیکھو چوڑیاں مسک گئیں۔ ایسی نار و ٹھٹھولی دھمری۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُسکِر:۔ نشہ پیدا کرنے والی چیز۔ مستی لانے والی چیز۔ وہ چیز جس سے نشہ ہو۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

مُسکرات:۔ وہ چیزیں جو نشہ پیدا کریں۔ منشیات۔ عربی جمع مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ع غالب نے تیرے غنچہ کو اکبر مسکرات
گل ہو گئے ہے جو پائے حنا دل میں لوٹتا
(ذوق)

قول فیصل۔ مسکرات مراد۔ شراب۔ افیون بھنگ گانجا۔ چرس تاڑی وغیرہ

مُسکرانا:۔ (بضم اول وسوم) تبسم کرنا۔ اس طرح ہنسنا کہ آواز نہ ہو۔ اور نہ دانت دکھائی دیں۔ متبسم ہونا۔ خندۂ زیر لب۔ اردو فعل فصیح، رائج۔

مسکرائے ہو تو اک لعل سا بھی دو ہونٹوں کا
جان لب ہوں مرے مرنے کا سامان کرو ناسخ

مسکراہٹ:۔ تبسم۔ خندۂ زیر لب۔ وہ ہنسی جس میں نہ آواز پیدا ہو اور نہ دانت کھلیں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

گرادی یادگار رخش بجلی کوہ سینا پر
ذرا سی مسکراہٹ بھی جو مشتاقوں پہ آئی محشر

مَس کرنا:۔ چھونا۔ ہاتھ لگانا۔ لمس کرنا۔ ٹٹولنا۔ معلوم کرنا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

محل نطق۔ قرآن مجید کے حروف کو بغیر وضو مس کرنا شرعاً حرام ہے۔

قول فیصل۔ مس کرنا کے ایک معنی چھوانا بھی ہیں۔ جیسے درگاہ جارہے ہو تو تھوڑا سا ناڑا علم سے مس کرکے لیتے آنا۔

مَسکن:۔ (بالفتح وفتح سوم) جائے سکونت۔ رہنے کی جگہ۔ مقام، قیام گاہ۔ جگہ۔ عربی صفت۔ مذکر اسم ظرف۔ فصیح رائج۔

حسرتیں پوچھیں جو اے عشق ٹھکانا دل کا
نہ بتانا کہیں مسکن نہ بتانا دل کا جلال

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے

ساتھ ہے۔

شمع رویوں کی جگہ صاحب دلوں کے دل میں ہو
کیوں نہیں کرتا کسی کے قلب میں مسکن چراغ — بحر

میرے ساقی کا قدِ دلکش بنی پر مسکن
فخر کیا ہے جو ہے منبر یہ مقام واعظ — بحر

مُسَکِّن :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم کسور) تسکین دینے والا، سکون دینے والا، آرام پہنچانے والا - عربی صفت - اسم فاعل فصیح، رائج -

محل صرف - اختلاج قلب کے مرض میں اطباء ایسی دوائیں تجویز کرتے ہیں کہ جو مسکن و مفرح قلب ہوتی ہیں۔

مُسکنا :- ڈھٹنا، ترقنا، چٹ چٹ ہونا جیسے چوڑیاں مسکنا - پورب کی زبان -

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مُسکنا :- دبانا بھینچنا، دبوچنا جیسے دھر مسکا (رات بڑا بھولی - (فرہنگ آصفیہ، سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل - اب اس جگہ دھر دبانا اور دھر مسکنا عوام بولتے ہیں۔

مُسکنا :- جنبش کرنا، اپنی جگہ سے ہلنا ہندو عورتوں کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مُسکنا :- چاک ہونا، کپڑے کا ذرا سا پھٹ جانا یوں ہی سا پھٹنا - اردو، فصیح، رائج -

قول فیصل - چولی کے ساتھ اس کا خاص طور سے استعمال ہے۔

گلگوں قبا کہوں کیا اس غیرت چمن کو
مسکی ہوئی گلوں کی سو جان سے چولیاں ہیں — شاد

وہ اٹھی ہوئی چین پشواز کی
وہ مسکی ہوئی چولی انداز کی — میر حسن دہلوی

مَسکن بنانا :- جائے سکونت قرار دینا رہنے کی جگہ بنانا - اردو مصرف، فصیح، رائج -

محل صرف - دوپہر ڈھلے ایک قصبے میں پہنچے پیپل کے پیڑ کے سائے میں بستر جمایا سبزہ بیگانہ کو اپنا مسکن بنایا۔ (فسانۂ آزاد)

مَسکَنَت :- (بفتح اول و فتح سوم و چہارم مخفی) عاجزی - عربی مؤنث - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مسکن گزیں :- سکونت پذیر، قیام کرنا - فارسی ترکیب صفت، قلیل الاستعمال -

محل صرف - امیر عالی شان نے اپنے چار ہرکارے صیاد لقائے بے لقائے ہمراہ روانہ فرمائے تھے کہ جس جگہ یہ برگشتہ بخت آرام تمام مسکن گزیں ہوں ..... قدرت شاہنشاہی کو اطلاع دیں (طلسم ہوش ربا)

مَسکن و ماویٰ :- قیام - رہنے بسنے کی پناہ گاہ -

ع بستی میں کہیں مسکن و ماویٰ نہ کروں گا (دبیر)
(فرہنگ دبیر)

قول فیصل - یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے -

مِسکوٹ :- (بکسر اول و فتح سوم) خفیہ سازش، صلاح و مشورہ، مشورے - اردو غیر فصیح، رائج -

محل صرف - میرے خلاف کیا مسکوٹ ہو رہی ہے مجھے سب پتہ چل گیا ہے -

مُسکوڑا :- سوڑھا - ہندی مذکر - عوام کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مُسکوڑا :- (بواو مجہول) کروٹ کا دھچکا ہندو، مذکر - عورتوں کی زبان -

فقرہ ۱ - ایک ہی مسکوڑے میں شلوکا نکل گیا

فقرہ ۲ - جاگتی کیسے ابھی تو مسکوڑے ہی لے رہی تھی - (دفات ادبی، نور اللغات)

قول فیصل - یہ لکھنؤ کی زبان نہیں -

مُسکوڑا لینا :- دھچکے سے کروٹ بدلنا، پھیر پہلو بدلنا - جیسے ایک ہی مسکوڑے میں انگرکھا نکل گیا - اسی جگہ مسکوڑا مارنا بھی ہے -

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مَسکوک :- (بفتح اول و واو معروف) سکہ کیا ہوا - سرکاری چھاپے کا سکہ - مہر لگا ہوا - عربی صفت - اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

مسکوک نہیں ہے زر داغ جگر اے رشک
عاشق کے خزانے میں ہے مال اور طرح کا — رشک

قول فیصل - زر مسکوک (سکہ دار روپیہ) کی اشرفی) کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے -

مُسکہ :- (بفتح اول و سوم) تازہ نکلا ہوا کچا گھی مکھن - عربی مذکر، رائج -

مُسکہ :- سیماب جو دواؤں سے منجمد کیا گیا ہو - اردو مذکر - کیمیا گروں کی اصطلاح -

دل ترے آنے سے ٹھہرا عاشق بیتاب کا
کان کچے تھے بے مسکہ بن گیا سیماب کا — بحر

مِسکین :- (بکسر اول و یائے معروف) عاجز - بے چارہ - ناتوان - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مِسکین :- نادار، مفلس جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، غریب - عربی صفت، فصیح، رائج -

گرجو ہیں خالی وہ مسکین ہیں
فقیر اور عاجز ہیں بے کین ہیں (نور نامہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اصل میں تفعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ یعنی بہت ہی بے حرکت اور ناطاقت۔ صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ وہ شخص جسے تنگدستی اور فقیری نے بے حرکت اور ناطاقت کر دیا ہو۔ اہل شرع کی اصطلاح میں مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو یعنی بالکل نادار ہو لیکن فقیر وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو۔

مسکین (ص) حلیم، بردبار، سیدھا سادھا، نیک۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مسکین صورت:۔ وہ شخص جس کی صورت پر بھولا پن برستا ہو مگر درحقیقت بڑا شریر ہو۔ اردو صفت مذکر۔ عوام کی زبان۔

مسکینی:۔ مسکین ہونا، مفلسی، ناداری، عاجزی۔ فارسی مؤنث، قلیل الاستعمال۔

مس گر:۔ ٹھٹھیرا۔ تانبے کے برتن بنانے والا۔ فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مِسل:۔ (بکسر اول) مقدمہ کے کاغذات، روئداد مقدمہ، مقدمے کی فائل۔ اردو مؤنث، رائج۔

محل صرف۔ کتنی مرتبہ کہا کہ وکیل صاحب مقدمہ کی مسل واپس کر دیجئے مگر وہ کسی طرح واپس نہیں کرتے۔

مسلح:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) ہتھیار بند۔ لڑائی کے ہتھیار لگائے ہوئے، کمربستہ، اسلحہ سے آراستہ، اسلحہ لگائے ہوئے۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ اتنے میں مجھے خیال آیا کہ یہ بار خدایا ہیں مسلح وہ جتّھا۔ (فسانۂ آزاد)

مسلح خانہ:۔ وہ جگہ جہاں اسلحہ رکھے جاتے ہیں۔ اسلحہ رکھنے کی جگہ۔ فارسی ترکیب، متروک۔

محل صرف۔ اس زمانے میں گورے رہتے تھے اس کے بڑے ہال میں مسلح خانہ تھا۔
(داستان گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس محل پر سلاح خانہ یا اسلحہ خانہ بولتے ہیں۔

مسلح ہونا:۔ ہتھیار باندھ کر لڑنے کو تیار ہونا، کمربستہ ہونا، ہتھیار لگانا، لڑنے کو مستعد ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مسلح ہوئے ہیں ارادے بڑے ہیں
کیا ہو کے کھڑے ہیں کہ وہ ایا کھڑے ہیں (عشق)

قول فیصل۔ مسلح و مکمل ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔
محل صرف۔ وہ مسلح و مکمل ہو کر چلنے پر تیار ہوئے۔
(طلسم ہوش ربا)

مُسَلَّخ:۔ وہ جگہ جہاں جانوروں کو ذبح کر کے کھال وغیرہ اتار کر صاف کیا جائے، کمیلا، مذبح، بوچڑ خانہ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دشت کو مسلخ قصاب کرائے تیغ نگاہ
نخچیر لے ہے کہ بنے ہیں ذبیحہ بچھڑے
(دبیر گلو عرش فرزند دبیر)

مسل در مسل:۔ ایک طرح کی، ایک جیسی، ایک ہی صورت اور وضع قطع کی۔ اردو ترکیب، متروک۔

محل نظم۔ پلٹن مسل در مسل بار آراستہ تمام صف پاکیزہ اور مقام عمدہ میں اترنے لگیں (طلسم ہوش ربا)

مسل ڈالنا:۔ مل ڈالنا، کچل ڈالنا، پیس ڈالنا، روندنا، پامال کر دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

تجھ مست کو ہے نسبت اے پیر صافی سے
مے نوش شیخ کا مسجد میں رکھ کے مسل ڈالی (میر)

مسلسل:۔ سلسلہ وار، پے در پے، متواتر، متصل، یکے بعد دیگرے، پیہم۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ تاشا بجانے کی یہ صفت ہے کہ آپنی جلد جلدی ضربیں پڑیں کہ ایک قرعہ کا دوسرے سے امتیاز نہ ہو سکے اور ان مسلسل و متواتر قرعوں کے نشیب و فراز و زیر و بم سے نے اور گت پیدا ہو
(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

مُسَلْسَل:۔ زنجیر پہنے ہوئے، جس کو زنجیر پہنا دی گئی ہو، جس کو زنجیر پہنا کر قید کیا گیا ہو۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہار آئی ہے ہنگام جنوں ہے کہ جسے کھینچتے ہیں
مسلسل جہاں میں دیوانہ در زنداں مقفل ہے
(فسانۂ آزاد)

مُسَلْسَل:۔ (ص) گوٹا۔ سچکا۔ پٹکا۔ کناری وغیرہ۔ اردو، مؤنث، متروک۔

بھبی ہے گوٹے کا دوپٹہ تجھے جو خوش ہر دم
اور اب اوڑھ بیٹھے مسلسل کی اوڑھنی (رنگین)

کی لگی مسلسل جو پشواز پر
وہ چمکی پر تو نور تابندہ (شوق)

مسلط:۔ (بضم اول فتح دوم تشدید سوم مفتوح) وہ جو کسی پر غالب کر دیا جائے، وہ جس پر کسی کا تسلط ہو جائے، حاوی، غالب، جیسے پڑا ہوا، پیچھے پڑنے والا۔ عربی اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ اس کے والد سے روپیہ کیا قرض لیا کہ صاحبزادے جان پر مسلط ہو گئے ہر وقت تقاضہ ہے کہ دیدیجئے!

مُسَلِّط :- (بکسر سوم مشدد) تسلط کرنے والا قبضہ کرنے والا، قابض۔ غالب۔ زورآور۔ طاقت ور جیسے فلاں شخص اپنے آقا کی طبیعت پر مسلط ہے۔ یا یوں کہو کہ قابو یافتہ و چیرہ دست ہے، عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

حق ول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر انہیں سے

مُسَلَّط ہونا :- سر پر سوار ہونا۔ سر ہونا۔ کسی کے پیچھے کسی کام کے لئے لگ جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

حق ول فیصل۔ جان پر مسلط ہونا۔ اور سر پر مسلط ہونا بھی بولتے ہیں۔ جیسے صاحبزادے صبح شام سر پر مسلط ہیں کہ ہمکو موٹر سائیکل دلا دو۔ مسلط رہنا۔ اور مسلط کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

مَسْلَک :- (بفتح اول وسوم) راستہ راہ۔ چلنے کی جگہ۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ہے یہی مسلک تسلیم و رضا
ہیں اسی رہ پہ سب اہل صفا (مرزا رسوا)

مَسْلَک :- طریقہ، قاعدہ، دستور۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

کرتا ہے غل چرخ زمانہ بھی پائمال
مسلک جو پیر کا وہ چلے ہے مرید کا (ابجر)

مَسل کر رکھ دینا :- توڑ مروڑ کر رکھ دینا کچل کچلا کر رکھ دینا۔ کچل ڈالنا۔ مَل ڈالنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

پریزاد کا مجھ پہ سایہ پڑا ہے۔

وہ دیکھو لگا جگی میں مجھکو مسل کر (اختر شاہ اودھ)

مُسَلَّم :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) تسلیم کیا گیا، مانا گیا۔ وہ جو تسلیم ماننے کے قابل، مانا ہوا، تسلیم شدہ۔ عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج۔

دون میں تشبیہ رگ گل کو کمر سے تری کب
نازکی اس میں مسلم ہے مگر ناز کہاں (مصحفی)

مُسَلَّم :- پورا۔ سب، کامل، تمام، سموچا اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جب وقت مرغ ایک چھوڑا جاتا ہے اسے جیسٹ کے پکا دیتے ہیں، مسلم نکل جاتی (گذرشتہ لکھنؤ)

مُسَلَّم :- سالم رکھا گیا۔ برقرار رکھا گیا۔ بحال برقرار۔ وہ جو سالم ہو، ثابت۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

مسلم اس کے ہونے کی شرف تدبیر جتاؤ
بڑا ہے دوستوں سے شیشہ دل جوڑ سکو میں (شرف)

مُسَلَّم :- چھٹ پانے کا تختہ جو بادرکیا گیا اعتبار کیا گیا، روایت کیا گیا، سونپا گیا، سپرد کیا گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

مُسْلِم :- (بضم اول وکسر سوم) مسلمان، اسلام رکھنے والا۔ دین اسلام کا پیرو، دین محمدی کا ماننے والا۔ عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ہندو و مسلم سکھ عیسائی
آپس میں ہیں بھائی بھائی (مشہور)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مسلمین ہے۔

آپ کو شاہی مبارک اے خدیو مسلمین
ہو مبارک مومنوں کو نعمت تکمیل دیں (اختر لکھنوی)

سودا نے اس عربی جمع کی اردو جیسی اردو قاعدے پر مسلمینوں بنائی ہے جو نہیں بولتے۔

حیف لگنے سے تجھ جیسے مسلمینوں کے
گیا مدینہ سے اُبل کوفے کے آل اللہ (سودا)

اس کی اردو جمع مسلموں ہے اور مسلم کی تانیث مسلمہ ہے اور عربی جمع مسلمات۔

مُسْلِم :- جناب مسلم ابن عوسجہ ابن سعد ابن ثعلبہ ابن دودان ابن اسد ابن خزیمہ ابو حجل اسدی سعدی کے بیٹے تھے۔ یہ شریف زین دار عابد وزاہد اور صحابی رسول تھے اکثر اسلامی جنگوں میں شریک رہے کوفہ میں حضرت مسلم ابن عقیل کی پوری طاقت سے مدد کی آپ کے ہمراہ حج کے چار قبیلے تمیم ہمدانی، کندہ ربیعہ تھے جناب ہانی و مسلم کی شہادت کے بعد اپنے بال بچوں سمیت کربلا آپہنچے اور امام حسینؑ کے قدموں میں شرف شہادت سے سرفراز ہوئے مورخین کا بیان ہے کہ مسلم ابن عوسجہ نہایت دلیری کے ساتھ جنگ فرمارہے تھے کہ مسلم ابن عبداللہ ضبابی اور عبداللہ ابن خشکارہ نے مل کے آپ کو شہید کیا۔ آپ کی عمر شریف وقت شہادت تقریباً نوے سال کی تھی۔

مُسْلِم :- عقیل ابن ابی طالب کے فرزند اور حضرت علیؑ کے حقیقی بھتیجے کا نام عربی، مذکر، رائج۔

حق ول فیصل۔ جناب مسلم ابن عقیل اپنے عہد کے بہت بڑے شجاع اور بہادر تھے۔

امام حسین علیہ السلام نے جب مدینہ سے مکہ ہجرت کی تو کوفیوں نے بالاصرار خطوط بھیجکر بمکر و فریب کوفے بلوانا چاہا۔

حضرت امام حسینؑ نے اپنی شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کیلئے کٹھن حالات کی خاطر اپنے حقیقی چچا زاد بھائی جناب مسلم ابن عقیل کو اپنا سفیر بنا کر کوفہ روانہ کر دیا۔ حضرت مسلم ابن عقیل حکم امام پاتے ہی روبراہ سفر ہوئے۔ حضرت مسلم کے دو بیٹے تھے۔ محمد اور ابراہیم ایک کی عمر ۷ سال اور دوسرے کی ۸ سال تھی۔ حضرت مسلم مکہ سے روانہ ہو کر مدینہ پہنچے وہاں روضۂ رسول صلعم میں نماز ادا کی اور زیارت وغیرہ سے فراغت کر کے اپنے گھر وارد ہوئے رات گزاری صبح کو اپنے دونوں بچوں کو ہمراہ لیکر آپ بہزار دقت کوفہ پہنچے اور وہاں جناب مختار ابن ابی عبیدہ ثقفی کے مہمان ہوئے۔ چند دنوں میں ۱۸ ہزار کوفیوں نے آپ کی بیعت کر لی۔ اس کے بعد بیعت کنندگان کی تعداد تیس ہزار ہو گئی۔ اسی دوران یزید نے عبید اللہ ابن زیاد کو بصرہ لکھا کہ کوفہ میں امام حسینؑ کا ایک بھائی مسلم ابن عقیل نامی پہنچ گیا ہے تو جلد سے جلد وہاں پہنچ کر نعمان ابن بشیر سے حکومت کوفہ کا چارج لے لے اور مسلم کا سر میرے پاس بھیجدے۔ ابن زیاد پہلی فرصت میں کوفہ پہنچ گیا اس کے داخلہ کے وقت ابھی مشکل بن آئی کہ لوگ سمجھے کہ امام حسینؑ آ گئے ہیں لیکن مسلم ابن عمر باہلی نے پکار کر کہا یہ ابن زیاد ہے۔

حضرت مسلم کو جب ابن زیاد کی رسیدگی کوفہ کی اطلاع ملی تو آپ خانۂ مختار سے منتقل ہو کر ہانی ابن عروہ کے مکان میں چلے گئے ابن زیاد نے معقل نامی غلام کے ذریعہ سے جناب مسلم کی قیام گاہ کا پتہ لگا لیا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ مسلم ہانی ابن عروہ کے گھر میں ہیں تو ہانی کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ تم نے مسلم ابن عقیل کی حمایت کا بیڑہ اٹھایا ہے اور وہ تمہارے گھر میں ہیں۔ اب ہانی نے پہلے تو انکار کر دیا لیکن معقل جاسوس سامنے لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے امیر ہم مسلم کو اپنے گھر میں بلا کر نہیں لائے بلکہ وہ خود آ گئے ہیں۔ ابن زیاد نے کہا۔ اچھا جو صورت بھی ہو اس کو ہمارے حوالے کر دو۔ جناب ہانی نے کہا یہ بالکل ناممکن ہے یہ سن کر ابن زیاد نے حکم دیا کہ ہانی کو قید کر دیا جائے چنانچہ ہانی قید کر دیے گئے پھر ان سے کہا گیا کہ مسلم کو حاضر کر دو ورنہ تم قتل کر دیے جاؤ گے۔ جناب ہانی نے فرمایا کہ میں ہر مصیبت کو برداشت کروں گا لیکن مہمان کو ہرگز تمہارے سپرد نہ کروں گا۔ مختصر یہ کہ جناب ہانی جن کی عمر نوے سال کی تھی کو مجمع میں بندھوا کر پانچسو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا جناب ہانی بیہوش ہو گئے اس کے بعد ان کا سر کاٹ کر تن مبارک کو دار پر لٹکا دیا گیا۔

جناب مسلم کو جب جناب ہانی ابن عروہ کی گرفتاری کا علم ہوا تو آپ اپنے ہواخواہوں کو لے کر باہر نکل گئے۔ دشمن سے گھمسان کی جنگ ہوئی لیکن کثیر ابن شہاب محمد ابن اشعث، شمر ابن ذی الجوشن، شبث ابن ربعی کے بہکانے اور خوف دلانے سے سب ڈر گئے یہاں تک کہ نماز مغرب میں آپ کے ہمراہ صرف تیس آدمی تھے۔ اور جب آپ نے نماز تمام کی تو کوئی بھی ساتھ نہ تھا۔ آپ نے چاہا کہ کوفہ سے باہر جا کر رات گزاریں مگر محمد ابن کثیر نے کہا کہ کوفہ کے تمام راستے بند ہیں آپ میرے مکان میں جا ٹھہریے۔ ابن زیاد نے باپ اور بیٹے دونوں کو طلب کیا اور دربار میں نہایت سخت و سست کہا اسی وقت ہواخواہان محمد ابن کثیر اور درباریوں میں سخت جنگ ہوئی بالآخر یہ باپ اور بیٹا دونوں شہید ہو گئے۔

حضرت مسلم کو جب محمد ابن کثیر کی شہادت کی اطلاع ملی تو وہ ان کے گھر سے باہر آئے۔ مسلم یہ چاہتے تھے کہ کوئی ایسا راستہ مل جائے کہ میں کوفہ سے باہر چلا جاؤں۔

ابن زیاد جسے یہ معلوم تھا کہ کوفہ ہی میں کہیں مسلم روپوش ہیں۔ اس نے منادی کرا دی کہ جو مسلم کو گرفتار کر کے دے گا یا ان کا سر دربار میں لائے گا اسے بہت کافی مال دیا جائے گا۔ حضرت مسلم نے دن مسجد میں گزارا اور رات کو مسجد سے نکل کھڑے ہوئے۔ جناب مسلم کی حالت بھوک پیاس سے ایسی ہو چکی تھی کہ راستہ چلنا دوبھر تھا آپ اسی حالت میں ایک محلے میں سرگرداں پھر رہے تھے کہ آپ کی نظر ایک ضعیفہ پر پڑی آپ اس کے قریب گئے اور پانی مانگا اس نے پانی دے کر خواہش کی کہ جلدی اپنی راہ لیجئے کیونکہ یہاں کی فضا بہت مکدر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے طوعہ جس کا کوئی گھر نہ ہو وہ کہاں جائے اس نے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا محمد مصطفٰےؐ اور علی مرتضٰیؑ کا بھتیجا اور امام حسینؑ کا چچازاد بھائی ہوں طوعہ نے اپنے گھر میں جگہ دی۔ آپ نے رات تو گزاری لیکن صبح ہوتے ہی دشمن کا لشکر آ پہنچا کیونکہ پسر طوعہ نے ماں سے پوشیدہ ابن زیاد سے چغلخوری کر دی تھی۔ لشکر کا سردار محمد ابن اشعث تھا جو امام حسنؑ کی قاتلہ جعدہ بنت اشعث کا بھائی تھا۔ مسلم نے جب تین ہزار گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنی تو تلوار لے کر گھر سے باہر نکل پڑے اور سینکڑوں دشمنوں کو تہ تیغ کر دیا

بالآخر ابن اشعث نے اور فوج مانگی ابن زیاد نے کہلا بھیجا کہ ایک شخص کے لئے تین ہزار کی فوج بھیجی ناکافی ہے تو اس نے جواب دیا کہ میرا مقابلہ کسی بقال سے نہیں ہے بلکہ خاندان بنی ہاشم کی ایک فرد سے لڑائی ہے۔ غرضیکہ حضرت مسلم پر جب کسی طرح قابو نہ پایا جا سکا تو ایک خس پوش گڑھے میں آپ کو گرا دیا گیا۔ پھر گرفتار کر کے ابن زیاد کے سامنے پیش کر دیا گیا اس نے حکم دیا کہ انھیں کوٹھے سے زمین پر گرا کر ان کا سر کاٹ لیا جائے آپ نے چند وصیتیں کیں اور بلندی سے گرتے وقت **السلام علیک یا ابا عبداللہ** کہا اور نیچے تشریف لائے۔ آپ کا سر کاٹ لیا گیا۔ علامہ کا بیان ہے کہ آپ کا اور حضرت ہانی کا سر کاٹ کر دمشق بھیج دیا گیا۔ اور تن بازار قصابان میں دار پر لٹکا دیا گیا۔ روایت یہ ہے کہ ان دونوں کے پیروں میں رسی باندھ کر بازاروں میں پھرایا گیا۔ کہتے ہیں کہ قبیلہ مذحج نے کافی جنگ و جدال کر کے لاشیں حاصل کیں اور دفن کر دیا۔ آپ کی شہادت ۹ ذی الحجہ سنہ ۶۰ھ کو واقع ہوئی۔

(از چودہ ستارے)

مُسَلَّمات: ۔ تسلیم کی ہوئی باتیں۔ وہ باتیں جو طے شدہ اور غیر اختلافی ہوں۔ عربی جمع۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عقائد و مسلّمات کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جیسے امام کا معصوم ہونا شیعوں کے عقائد و مسلّمات میں سے ہے۔

مُسَلَّم الثُّبوت: ۔ وہ بات جو ثبوت کی محتاج نہ ہو۔ پایۂ ثبوت کو پہنچی ہوئی بات۔ طے شدہ۔ مانی ہوئی، تسلیم شدہ۔ عربی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف: یہی معلوم ہوتا تھا کہ مصور کامل فن مسلّم الثبوت استاد رشک مانی غیرت بہزاد نے ناز و ادا اور شرم و حیا کی تصویر کھینچ دی ہے۔

(فسانۂ آزاد)

مُسَلمان: (بہ ضمہ اول و فتح دوم) جو شخص مذہب اسلام کا پیرو ہو۔ مسلم۔ دین محمدی کا پیرو۔ دین اسلام کا ماننے والا۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

نام کے ہیں یہ مسلمان، مسلمان نہیں
دیکھنے میں تو ہیں انسان یہ انسان نہیں (مؤلف)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ بعض نے لکھا ہے کہ یہ لفظ مسلم مان (مانند) سے مرکب ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ مسلم کی جمع بقاعدہ فارسی ہے دونوں صورتوں میں حرف دوم کے فتح کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ خود فارسی ہے مفرد ہے مرکب نہیں اور واحد ہے جمع نہیں اس کی فارسی جمع مسلمانان ہے اور اردو جمع مسلمانوں ہے۔

کہا حباب نے پانی تو پیئے دو مسلماں
تمہارا یہاں کوئی نہیں جو مسافر ہے (انیس)

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب
نیک لوگ گزر گئے اور نیکی کی باتیں کتابوں میں رہ گئیں۔ سچے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے موقع پر بطور اظہار افسوس یہ فقرہ بولتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اب اصول اسلام پر عمل کرنے والا کوئی نہیں۔ مثل۔

(فرہنگ آصفیہ و فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مسلمان کرنا: ۔ غیر مذہب کے انسان کو کلمہ پڑھا کر دین اسلام میں شامل کرنا۔ مسلمان بنانا۔ غیر مسلم کو مسلم بنانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

لاکھوں کافر کر کیا تو نے مسلماں تاہم
ہے یہی افسوس کہ تو آپ مسلماں نہ ہوا (ناسخ)

مُسَلمانی: ۔ مسلمان کا مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسلمان ہونا: ۔ اسلام لانا۔ دین محمدی قبول کرنا۔ اپنا مذہب ترک کر کے دین محمدی کا اختیار کرنا۔ اسلام پر ایمان لانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

ہو مسلماں جب اور ڈرتے نہ دوزخ سے وعظ کی بن کے
بنی تھی دوزخ بلا سے بنتی عذاب ہجر صنم نہ ہوتا (مومن)

مُسَلمانی: (اسم) مسلمان ہونا۔ اسلام۔ فارسی مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

معاذ اللہ یہ کیا حرف بے موقع ہوا سرزد
جو اس کو پھر کہوں تو ہوں میں مردود مسلمانی (سودا)

مُسَلمانی: (اسم) نابالغ بچوں کا عضو مخصوص اردو مؤنث۔ عوام کی زبان۔

مسلمانی: (اسم) ختنہ، ختنہ کی تقریب۔ اردو مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ ہونا اور کرنا کے ساتھ مستعمل ہے جیسے انھوں نے اپنے لڑکے کی مسلمانی بڑی دھوم دھام سے کرائی۔

مُسَلمانی: (اسم) مسلمان عورت۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُسلمانی اور آنا کانی :۔ اپنے ہم جنس سے پہلو تہی کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ مسلمان ہونے کے باوجود ہمدردی سے پہلوتہی۔ یعنی اپنے ہم جنس سے پہلو تہی نہ کرنا چاہیئے۔ اردو مثل (محاورات ہندوستان۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسلمانی آبادانی :۔ مسلمانی باعث برکت ہے۔ اردو مثل۔ (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُسلمانی کرنا :۔ ختنہ کرنا۔ سنت کرنا۔ (دہلی میں مسلمانیاں کرنا زیادہ بولتے ہیں) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف بصورت واحد بولتے ہیں۔

مسل مرتب کرنا :۔ مقدمہ کے کاغذات کو ترتیب وار لگانا۔ مسل مرتب ہونا۔ مسل بننا کسی مقدمہ کی کل کارروائی کے کاغذات کا اکٹھا ہو کر ترتیب دیا جانا۔ اردو صرف۔ رائج۔

مُسلمُنا :۔ (بضم اول و فتح دوم و چہارم) مسلمان کو تحقیر سے کہتے ہیں۔ اردو مذکر۔ اہل ہنود اور دیہاتیوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت جمع مسلمنے بھی زبانوں پر ہے۔

مُسلّمہ :۔ مانا گیا۔ تسلیم کیا گیا۔ مانی ہوئی۔ تسلیم شدہ۔ عربی صفت مونث۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ تہذیب و تمدن کی تشکیل اور ارتقاء کے مسلمہ قوانین کا علم و عرفان بھی اس کو ان اثرات کو دستور نہیں پاتا۔ (داکٹر شیخ الاسلام)

مسلنا :۔ ۱ دبانا۔ بھینچنا۔ اردو قریب بہ متروک۔

لیا نمک جو آغوش میں میں تو بولا
ابے چھوڑ کب تک مسلتا رہے گا (وصل)

مسلنا :۔ ۲ ہاتھوں سے ملنا۔ رگڑنا کسی چیز کا۔ ہاتھ سے مل ڈالنا۔ ملنا دلنا۔ اردو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

دل کو مسل مسل کے ذرا ہاتھ سونگھیے
ممکن نہیں یہ خون تمنا کی بو نہ ہو (داغ)

مسلنا :۔ ۳ کچلنا۔ روندنا۔ پامال کرنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔

مشتاق نے کئے ہیں دل و دیدہ فرش راہ
کافر خدا کے واسطے ان کو مسل کے چل (عاشق)

مسلنا :۔ ۴ آٹا گوندھنا۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔

تم آٹا مسلو میں آگ سلگا دوں۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ جب آٹا باقاعدہ نہیں گوندھنا ہوتا ہے تو اس محل پر کہتی ہیں۔

مسلنا :۔ ۵ بھینا۔ دبانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَسلُوب :۔ (بفتح اول و واو معروف) سلب کیا گیا۔ چھین لیا گیا۔ مٹایا گیا۔ مٹایا ہوا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَسلُوبُ الحَواس :۔ دیوانہ۔ پاگل۔ مخبوط الحواس۔ وہ شخص جس کے ہوش و حواس نہ ٹھکانے ہوں۔ مجنوں۔ عربی صفت۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے مخبوط الحواس زبانوں پر ہے۔

مَسلُوبُ العقل :۔ وہ شخص جس کے ہوش و حواس ٹھکانے نہ ہوں۔ مجنوں۔ جس کی عقل سلب ہو گئی ہو۔ بے عقل۔ پاگل۔ فاتر العقل۔ (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَسلُوک :۔ ۱ جاری کیا گیا۔ آمد و رفت کیا گیا۔

۲ سلوک کیا گیا۔ احسان کیا گیا۔

۳ (عوام) سلوک کرنے والے کی جگہ بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مسلوک ہونا :۔ سلوک کرنے والا ہونا۔ سلوک کرنا۔ احسان کرنا۔ خبر لینا۔ خبر گیری کرنا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَسلُول :۔ ۱ سل کی بیماری والا۔ سل دق کا مریض۔ عربی صفت اسم مفعول۔ رائج۔

مَسلُول :۔ ۲ باہر نکلا ہوا۔ کھینچا ہوا جیسے سیف مسلول۔ تلوار جو میان کے باہر نکالی گئی ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَسئلہ :۔ مسئلہ۔ کوئی پوچھی ہوئی بات۔ شرعی بات۔ کوئی خاص بات۔ معاملہ۔ اردو مذکر۔ جاہل عورتوں کی زبان۔

مسئلے مسائل :۔ شرعی باتیں۔ شرعی مسائل۔ دینی امور۔ اردو مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

مُسمّاۃ :۔ محترمہ۔ جناب۔ یہ لفظ عورتوں کے ناموں کے پیشتر احتراماً مستعمل ہے۔ عربی مونث فصیح۔ رائج۔

محل صرف ۔ ملکہ جہاں نے فنِ خوشنویسی مساۃ
جینا بیگم خوشنویسہ زوجہ محمد علی خوشنویس سے
سیکھا تھا ۔ (قدیم ہرزہ ہنر مندانِ اودھ)

قول فیصل ۔ اس کے لفظی معنی نام رکھی گئی ہیں
صرف عورت کے معنوں میں بھی عام طور سے زبانوں
پر ہے ۔ جیسے آپ کے پاس ایک مساۃ آئی ہیں
ڈیوڑھی میں کھڑی ہیں ان سے بات کیجئے ۔

مِسمار :- ۱ میخ، کھونٹی، کیل، کیلی ۔
۲ منہدم، انہدام، گرانا، کھودنا، قطع و قمع ۔ عربی
مونث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معنیٔ اول میں کوئی نہیں بولتا معنیٔ دوم
میں عام طور سے زبانوں پر ہے ۔

مسمار کرنا :- ڈھانا، منہدم کرنا، ویران
کرنا، تباہ کرنا، برباد کرنا ۔ اردو مصدر،
فصیح، رائج ۔

ناگن سی گئی فوج کو مسمار کر آئی
جو جو تھے لب بحر انھیں فی النار کر آئی — انیس

قول فیصل ۔ مسمار کر دینا بھی بولتے ہیں ۔

ہستی کو ترے ہجر نے مسمار کر دیا
بستی کہیں رہی نہ کسی کا مکاں رہا — ثروت

مسمار ہونا :- منہدم ہونا، ڈھانا، گرنا، تباہ و برباد
ہونا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح، رائج ۔

گھر میں دیکھوں گا نہ جب اس کو تو غم کے ہاتھوں
آہ مسمار مرے دل کی عمارت ہوگی — جرأت

مِسمریزم :- (انگ میس مے ریزم)
آسٹریا کے ڈاکٹر فریڈرک میزمر باشندہ میرز
برگ کا ایجاد کیا ہوا علم جس میں تصور یا خیال کی قوت سے
انسان یا حیوان کو بیہوش کرتے ہیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
ڈاکٹر فریڈرک میزمر صاحب باشندہ میرزبرگ واقع
ملک آسٹریا کا ایجاد کیا ہوا علم ہے جسے خواب مقناطیسی
حیوانی یا تاثیر الانظار کہنا چاہیئے اس علم میں آدمی
کے حواس ظاہری کو مردہ و افسردہ اور ادراک باطنی و
اظہار کمال نفس ناطقہ منتقل کر کے دنیا کے خفیہ و آئندہ
موجودہ گزشتہ حالات کی معلومات بہ شرکت خیالات
عامل و معمول بہم پہنچانے کی ترکیب بتائی گئی ہیں یہ
عمل ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے یا انگلیوں کے آنکھوں کے
سامنے متواتر ہلانے سے کیا جاتا ہے ۔ علمائے مشرقین
اس عمل کو صرف تصور کے ذریعے سے کیا کرتے تھے ڈاکٹر
مسمر صاحب ۱۷۳۴ء میں پیدا ہوئے اور اول
دفعہ ۱۷۶۶ء میں جب کہ ان کی عمر ۳۲ برس کی تھی
اس علم پر وی انا میں ایک کتاب چھاپ کر شہرت ۱۷۷۸ء
میں پیرس گئے وہاں اس کا چرچا پھیلایا اور آخر ۱۸۱۵ء
راہی ملک بقا ہوئے صاحب موصوف نے کسی بلی کو چوہے
صرف نگاہ کی ٹکٹکی سے بیہوش کر کے غائب آتے ہوئے
دیکھ کر یہ علم نکالا تھا ۔

مُسمسی :- بظاہر مسکین، گھنّی ۔ دیکھنے میں غریب
مسکین صورت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مُسمسی صورت :- غریب صورت
گربہ مسکین ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مُسَمَّط :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم
مفتوح) ۱ وہ بیت جس میں تین یا چار جگہ ایک قسم کا
قافیہ ہو ۔ عربی ۔ اصطلاح علم عروض ۔

قول فیصل ۔ تسمیط کے معنی موتیوں کا لڑی میں پرونا
ہیں ۔ مسمط اس دھاگے کو کہتے ہیں جس میں موتی یا موتی
پروئے ہوں اسی سے مسمط بنا ہے ۔

مُسَمَّط :- ۲ وہ نظم جس میں تین مصرعوں سے [illegible]
مصرع تک ہوں ۔ عربی ۔ اصطلاح علم عروض ۔

مُسموع :- سنا گیا، قبول کیا گیا، سماعت کیا گیا
عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل ۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے بصورت نفی مسموع
بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے ۔

مُسموعہ :- سنی گئی، قبول کی گئی، سنا ہوا ۔ عربی
صفت مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مسموم :- زہر دیا گیا، وہ شخص جس کو زہر کھلا دیا ہو، وہ جس نے زہر
کھا لیا ہو ۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج ۔

بجانی حسن سبز تھا اور یہ منظلیم
اکڑ نہیں ہو جو ذبیح تھا ایک مسموم — تعشق

قول فیصل ۔ امام مسموم کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں اور مراد
حضرت امام حسنؑ سے ہوتی ہے ۔

آب چاہ گندم مجوئے شبیر آباد اور قلب امام مسموم [illegible]
ایک کی زہر آلودہ اور عربی بھی ہے جیسے مسموم ہوا [illegible]

مُسمّیٰ :- نام رکھا گیا، موسوم، پکارا گیا ۔ عربی اسم مفعول
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کہاں کی ہے تو زینب اور چار سالہ مسمّیٰ فلاں ہو کر آشنا [illegible]
اس جگہ کی بھی بولتے ہیں جو بالکل غلط ہے ۔

مُسِن :- عمر رسیدہ، سن رسیدہ، بوڑھا، عمر
سن ور ۔ عربی اسم فاعل فصیح، رائج ۔

مسن تھے جن کی ہمراہ ان کی تھی تقریر
چلی جو بیر علم ہے یہی ہے وہ تفسیر — عشق

مسن ۲ بڑے (دکھایا) تجربہ کار دانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مِسَن :- سان پر اتا، آہنہ ۔ عربی صفت
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مُسنا :- (بضم اول) گھٹنا۔ ڈٹا جانا۔ غارت گری میں آنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل نظم :- اکیلے جنم کیا تھا کہ کبھی نہ جانا بیچاری ریل پر مس گئی تھی زیور چوری گئے۔

مُسنا :- مالا جانا۔ ملنے میں آجانا۔ جیسے اگر تم مس جانا۔ فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَسنَد :- (بفتح اول و سوم) وہ فرش جس پر دولہا یا امراء بیٹھتے ہیں۔ امیرانہ گدّا۔ ایک قسم کا تکلف بستر جس پر امیر لوگ پشت اور دونوں پہلو میں تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

یاد آتے ہیں امیری میں فقیری کے مزے
بوریا خوب تھا مسند نہیں درکار مجھے (امیر)

سودا کی جو مسند ہے معانی کی سو اس پر
کہتا ہے تو بیٹھا ہوں میں با عزت و توقیر

قول فیصل۔ اس کی جمع مسندوں اور مسندیں ہے۔

ربّ خود جلوہ آرا بوریائے فقر پر حضرت
ہزاروں کو عطا کیں مسندیں سنجادہ قائم کا (امیر)

جانشینی اور گدی بیٹھنے کے معنوں میں زبانوں پر ہے۔

قسمت نے بٹھایا مجھے مسند پہ بیگی کی (امیر)

مُسنَد :- (بضم اول و فتح سوم) خبر۔ عربی مذکر۔ اصطلاح علم نحو۔

مُسنَد الیہ :- علم نحو میں مبتدا کو کہتے ہیں۔ عربی۔ مذکر۔ علم نحو کی اصطلاح۔

لکھوں اک مختصر جملہ کہ روشن ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا (محسن)

مسند آرا :- مسند نشین۔ مسند کو زینت دینے والا۔ کسی کی جگہ جانشین بن کر آنے والا۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔

انہیں کے مسند آرا ہیں جناب ناصر الملک
وہ غائب ہیں اگر تو ان کی صورت دیکھ جاؤ (عشق)

قول فیصل۔ مسند آرائے بھی بولتے ہیں ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مسند پانا :- گدی پانا۔ جانشینی ملنا۔ کسی کی جگہ مسند پانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

مسند کا گدھا :- (کنایۃً) بے قوت امیر۔ کاٹھ کا الو۔ کٹھ پتلی۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ) (قدیم اردو لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسند لگانا :- مسند بچھانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

مسند لگنا :- مسند بچھانا۔ پُرتکلف فرش بچھنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

وہ فلک سے انکو نہیں بوریا نصیب
جن کے لئے کہ مسندِ زر لگی ہوئی (امیر)

مسند نشین :- گدی نشین۔ جانشین۔ کسی کی جگہ پر بیٹھنے والا۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ ۱۲۱۲ھ میں نواب آصف الدولہ نے سفرِ آخرت کیا اور ان کی جگہ نواب وزیر علی خاں مسند نشین ہوئے۔ (از گذشتہ)

مسند نشین ہونا :- تخت نشین ہونا۔ گدی پر بیٹھنا۔ کسی گدی یا تخت کا وارث ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ اس وقت حکومت اودھ میں سب سے بڑا اثر نواب شجاع الدولہ بہادر کی بیوی بہو بیگم صاحبہ کا تھا جو نہایت دولت مند بھی تھیں جانشینی ان کی منظوری سے نواب آصف الدولہ مسند نشین حکومت ہوئے۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

مسند نشینی :- تخت نشینی۔ راج گدی۔ جانشین ہونا۔ جلوس۔ فارسی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ خود گورنر جنرل بہادر نے دربار فرما کر وزیر علی خاں کی معزولی اور نواب سعادت علی خاں کی مسند نشینی کا اعلان کیا۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

مسنڈو :- (بضم اول و واو مجہول) موٹی، گدبدی عورت یا لڑکی۔ پنجاب میں عورتیں اپنی بچیوں کو یا پیار سے لڑکیوں کو کہتی ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ مسنڈی اور مسنڈی بھی زبانوں پر ہے۔

مسنون :- وہ فعل جس کا کرنا شرع میں سنت ہو۔ اور جسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود کیا ہو۔ مباح۔ عربی صفت اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

کھولو اے مرے روزہ مسنون کوئی سے
ہر تجھ پہ ہمیشہ کرم قاضی حاجات (محشر)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے مسنون ہے کہ سلام میں ہمیشہ سبقت کرے۔ اس کی جمع مسنونات ہے تانیث کے محل پر مسنونہ بولتے ہیں۔ جیسے امر مسنونہ وغیرہ۔ قلیلاً فقہ طریقہ سلام مسنون کی ترکیب سے بھی بولتا ہے اسی

جگہ سلام مسنون الاسلام بھی بولتے ہیں جیسے

پس از سلام مسنون الاسلام معروض اینکہ آپ کا خط ملا۔ تمام حالات سے آگاہی ہوئی۔

مِسْواک:۔ (بکسر اول) دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی کا، دتون۔ ببول اور نیم وغیرہ کی نرم و تازہ شاخ سے کئے ہوئے ٹکڑے۔ عربی مونث (فصیح)، رائج۔

لازم ہے کج بحثوں کے لئے آب تیغ بھی
مسواک ہے دہان جراحت میں ترکی — میر

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے جو بے تکلفی سے نام لفظی کو منقا اس شعر میں کنوہ سے بدلے
کرے گر شاخ سے اپنی کی مسواک

نظیر اکبر آبادی

مُسْوانا:۔ (بضم اول) لٹوانا، چوری کرانا غارت کرانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان محل میں خرچ۔ ایسے موذی اور ناکاروں سے اپنے تئیں مُسوانا جدید ہو دانستہ آنکھوں میں خاک ڈالیں گے دکھت کا ثواب ہے۔

(دیپتر بہیلی)

مُسْوانا:۔ ۲۔ مسلوانا، ملوانا جیسے بچے سے گونا مسوا کر رکھدیا یہ نہ ہوا کہ آگے سے اٹھالیں عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مُسَوَّدَہ:۔ سیاہ کیا گیا، وہ عبارت جو بطور خاکہ لکھی ہو۔ وہ تحریر جو سرسری لکھی جائے اور جس کے صاف کرنے کی ضرورت پڑے۔ پہلی کاپی۔ فارسی مذکر فصیح، رائج۔

پائی بیاض موسم پیری جو قید میں
صاف ان دونوں مسودہ ہوئے سر ہوا — میر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مسودے ہے۔

کا دل میں کتنے مسودے تھے وے — میر

عربی میں مُسَوَّدہ ہے۔ مُسَوَّدہ چونکہ باب تسوید سے اسم مفعول کلام عرب میں نہیں پایا جاتا اس لئے فارسی ماننا پڑا۔ اور فارسی شعراء کے کلام میں مُسَوَّدہ نظم بھی ہوا ہے۔

ما از سواد طرّہ کہ کردم مُسَوَّدہ
اعلام کردہ در ہمہ عالم سحر را — جامی

بحر نے مُسوَّدہ ہی نظم کیا ہے۔

ستم ہے جان عاشق پر شباب اس آفت جاں کا
خط عارض ہے مسوّدہ ہے حال پریشاں کا — بحر

عام بول چال میں زبانوں پر مُسَوَّدہ، مُسْوِدہ ہے

پورا ہوا نہ ایک بھی اس دل کا مسودہ
فرسودہ لاکھ بار قلم ہو کے رہ گیا — داغ

مُسَوَّدہ کرنا:۔ اول دفعہ بطور سرسری لکھنا۔ کسی عبارت کا خاکہ کرنا۔ اردو فعل متعدی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُسَوَّدہ گانٹھنا:۔ مضمون بنانا، منصوبہ باندھنا، مضمون سوچنا۔ منصوبہ گانٹھنا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

مَسُور:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) عدس۔ ایک قسم کا غلہ جس کی دال پکائی جاتی ہے۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کھڑی مسور کی دال اور ملکہ مسور بھی کہتے ہیں۔ اس کی دلی ہوئی شکل کو دلی مسور کی دال کہتے ہیں۔

مَسُوڑھا:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) دانتوں کے اوپر کا گوشت۔ وہ گوشت جس میں سے دانت نکلتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل اس کی جمع مسوڑھوں اور مسوڑھے ہے

آثار مرگ پھول سے رخ پر نمود تھے
ہچکی لگی ہوئی تھی مسوڑھے کبود تھے — انیس

قول فیصل۔ دہلی میں بغیر ہائے مخلوط مسوڑا بولتے ہیں۔

مَسوسا:۔ پچھتاوا، افسوس، ملولہ، ملال آزردگی، رنج۔ ہندی اسم مذکر، متروک۔

زندگانی کا بھروسا ہے عبث
مال دنیا کا مسوسا ہے عبث — رنگین دہلوی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَسوسا:۔ ۲۔ چپ، ضبط، خاموشی۔ جیسے سو کو سا اور ایک مسوسا برابر ہے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسوس کر رہ جانا:۔ رنج و غم کو ضبط کرنا۔ خون کے گھونٹ پی کے رہ جانا، افسوس کر کے رہ جانا۔ اردو مصرف عورتوں کی زبان۔

رہ گیا میں مسوس کر دل کو
کب میسر مجھے مساس ہوا — ناسخ

مَسوسنا:۔ (بفتح اول و واؤ مجہول) مروڑنا، دبانا، نچوڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسوسنا:۔ ۲۔ مل دینا، اینٹھنا، ملنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسوسنا:۔ ۳۔ جذبہ یا درد کو ضبط کرنا، دکھنا

مٹھانا، شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

گلے کو گھونٹ کے ظالم نے ذبح کر ڈالا
جگر مسوس لیا میں نے آہ کیا کرتا — اشرف

مَسُوسنا:۔ افسوس کرنا، پچھتانا، غم کرنا، کڑھنا، دل ہی دل میں غم کھانا، صدمہ کے باعث دل پر ہاتھ رکھنا۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔
قولِ فیصل۔ دل، کلیجہ اور جگر کے ساتھ ہی صرف ہے۔

کیا کیجے کہ بن بولے۔ جی ہی نہیں جاتا
اللہ کہاں تک کوئی اس دل کو مسوسے — انشا

قدیم زمانے میں عام طور سے بولتے تھے اب صرف عورتوں کی زبان ہے۔

مَسہری:۔ (بفتح اول و دوم) ایک قسم کا پلنگ جس کی پٹیاں چوڑی اور نقشی بنی ہوتی ہیں پائے کرسی کے پایوں کی طرح بلند ہوتے ہیں ہر پائے کی چوٹی پر ایک آہنی حلقہ نصب ہوتا ہے تاکہ اس میں ڈنڈے لگا کر چھپر کھٹ بن سکیں۔ سرہانے اور پائنتی بالشت بھر کا اونچا بنا ہوتا ہے۔ مکھیوں اور مچھروں سے بچنے کے لئے جالیدار کپڑا بھی لگا دیتے ہیں۔ اردو۔ مونث، رائج۔

اجل کے آتے ہی سونا پڑا ہے خاک پہ غافل
بس اک دم میں مسہری ہو گئی بیکار سونے کی — ناسخ

قولِ فیصل۔ فقیروں کی تربت پر بھی مسہری چڑھاتے تھے اب نہ بولتے ہیں نہ مسہری چڑھاتے ہیں

چڑھائی لاکھ پھولوں کی مسہری اس کی تربت پر
شہید ناز کو جس صاحبِ ماتم نے پہچانا — شرف

مُسہِل:۔ (بضم اول و کسر سوم) دست آور، اسہال لانے والا۔ وہ دوا جس سے دست آئیں۔ جلاب۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ رمضان کے آتے آتے تو طبیعت خاصی محتاج مسہل ہو گئی۔ (توبۃ النصوح)

مُسہِل دینا:۔ جلاب دینا، دست آور دوا استعمال کرانا۔ اردو۔ صرف، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل۔ مسہل لینا بھی زبانوں پر ہے جلاب ہونا کے معنی میں مسہل ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

مَس ہونا:۔ رغبت ہونا، رجحان ہونا، میل ہونا، تعلق ہونا، لگاؤ ہونا۔ اردو۔ صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف۔ تم دیکھتی ہو کہ چھوٹے بڑے سب ایک رنگ میں ہیں کسی کو بھی دینداری سے مس نہیں ہے۔ (توبۃ النصوح)
قولِ فیصل۔ اس جگہ مس نہ ہونا بھی بولتے ہیں

آدمیت سے نہیں آپ کو مس دیکھ لیا
پیار کر کے تمہیں دس بیس برس دیکھ لیا — سحر

اور مس کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مَس ہونا:۔ چھونا، چھو جانا، متصل ہونا، لگ جانا۔ اردو۔ صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ تم کیا سمجھتی ہو یہ چادر دوشالہ امام حسین سے مس ہو چکی ہے۔

مَسئَلہ:۔ (بفتح اول و سوم و چہارم) سوال۔ وہ سوال جو علم فقہ کے متعلق ہو۔ مذہبی اصول اور دینی قانون کی بات کوئی پوچھی ہوئی بات۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بے شارع جو مسئلے سے ہوا
سود کھانا بھی اب حلال ہوا — جالب

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع مسائل ہے اور اردو جمع مسئلوں اور مسئلے ہے۔

حشر تک یوں ہی رہے یارب یہ سلسلہ بعد نسل
مسئلے ہر صاحبِ صدق و صفا سے پوچھیے — محشر لکھنوی

مسئلہ:۔ ۲۔ معاملہ، پیچیدہ معاملہ، کوئی اہم بات، اہم معاملہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع مسائل اور اردو جمع مسئلے اور مسئلوں ہے حل کرنا اور حل ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

ہو اگر فکر سے حل مسئلہ توصیف کا کل کا
نظر آتا ہی نہیں اس دور میں عالم تسلسل کا — امیر

مسئلۂ ادق:۔ بہت اہم مسئلہ، بہت سخت معاملہ، اہم بات، ایسا مسئلہ جس کے حل میں دشواری ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف۔ یہ تو کوئی غور طلب مسئلۂ ادق نہیں کہ غور و تعمق کا محتاج ہو۔ (فسانۂ آزاد)

مسئلہ بگھارنا:۔ (حقارتاً) مذہبی باتیں بیان کرنا۔ ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو خود تو دینی مسائل کا عامل نہ ہو مگر دوسروں کو نصیحت کرتا پھرے۔ اردو۔ فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مسئلہ پوچھنا:۔ کسی دینی یا شرعی معاملے میں شرعی حکم معلوم کرنا۔ اردو۔ صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ لامکاں کی خبر لاؤں۔ ستارے آسمان سے اتاروں حکیم نقل عقل کی قبر پر

لات مارو ں فقہ کا مسئلہ پوچھو تو وہ بات بتادُوں کہ بید سے طوبیٰ کے سائے میں کھڑا بھی ٹھنڈی ہوا کھاتے رہو۔ (فسانۂ آزاد)

مسئلہ کرنا: ۔ سوال کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

مسئلہ کھل جانا: ۔ مسئلہ حل ہوجانا، کسی معاملے کی پیچیدگی دور ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک

بوسۂ نرگس خوباں کا جو خواہاں واعظ
کھل گیا مسئلہ حل طلب جامِ شراب (راسخ)

مسئلے مسائل: ۔ فقہ کے مسئلے، شرع اور دین کے سلسلے میں دریافت طلب باتیں اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل ۔ بول چال میں بیشتر اس کا تلفظ سلے سائل ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے

مسئُول: ۔ سوال کیا گیا، مانگا گیا، پوچھا گیا۔ جس سے سوال کیا جائے۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل ۔ بدیر مسئول (ذمہ دار) ایڈیٹر کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مسئُولہ: ۔ سوال کی گئی، مانگی گئی، پوچھی گئی۔ عربی صفت، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مِسی
مِسی تسی } (بکسر اول و دوم) موٹے جوٹے اناج کی روٹی، دال دلیا، مسی کی روٹی۔ نان مسی (فارسی میں) ہندی۔

زمحتا سخان درکو رہ ہند
جہاں نان مسی ہم کمیاشد (قبول)

وہ روٹی جو ماش گیہوں اور مونگ کا آٹا ملاکر پکاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مِسّی: ۔ (بکسر اول و تشدید دوم) ایک قسم کا منجن جسے عورتیں بطور سنگار استعمال کرتی ہیں۔ اس سے دانت سیاہ اور چمکدار ہوتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پوچھ کے دانتوں کی مسّی سنس کے فرمانے لگے
پیچ تارے نکل آئے گھٹا جاتی ہے (کمتر عشق)

قولِ فیصل ۔ بالتشدید مسی بھی زبانوں پر ہے مگر کمی کے ساتھ اور یہی فارسی ہے۔

مسی چھوٹی ہوئی سوکھے ہوئے ہونٹ
یہ صورت اور آپ آتے ہیں گھر سے (امیر)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے مسّی (بالتشدید) کو اردو لکھا ہے حالانکہ مسّی اور مسی دونوں فارسی ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل اشعار سے واضح ہے

مسی اگر بکار برد آں نگار رین
دُرِ خوشاب را بسیہ پوشی آورد (نعمت خاں عالی)

مسی بال بوندان کہ در دل دو دیدہ
تمتے تو کند کار چشم سرمہ کشیدہ (نظامی گنجوی)

صاحب فرہنگ آصفیہ مسی کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ ایک قسم کا منجن جو مازو پھل، دو چون اور طوطیا وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے اور ہندوستان کی عورتیں شادی ہوجانے پر جب تک سہاگن رہتی ہیں اسے لگاتی ہیں اگرچہ اس سے دانتوں پر سیاہ ریخیں جم جاتی ہیں مگر یہ ایک سنگار خیال کیا جاتا ہے چونکہ اس کا جزوِ اعظم تانبا ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا۔

مسّی بیڑا: ایک تقریب شادی کا نام کہ اس روز سے کسبیاں مسّی لگانا شروع کرتی ہیں اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

مسی ہوگی تری اے عیرت گلشن کب تک
دیکھئے آئے بہار گل سوسن کب تک (صبا)

قولِ فیصل ۔ آج سے ساٹھ سال قبل تک جب لکھنؤ کا چوک کسبیوں سے بھرا ہوا تھا۔ طوائفیں چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کی پرورش کرتی تھیں جب وہ جوان ہوجاتی تھیں تو ان کو مسّی پہناتی تھیں عیاش اور شوقین مزاج لوگ بات چیت شروع کرتے تھے کہ مسی کا کیا لوگی۔ جس کی نوچی ہے وہ بھاؤ تاؤ کرتی تھی۔ عام طور سے ایک جوڑا اور نقد دیدیا جاتا تھا اور یہ شرط ہوتی تھی کہ مسّی ہونے کے ایک ماہ تک یہ نوچی ہمارے پاس رہے گی چنانچہ وہ طوائف گھر میں اس طرح کا سامان کرتی تھی کہ معلوم ہو کہ شادی ہے اور جن سے مسّی کرنا طے ہوتا تھا وہ اس رات وہیں رہتے تھے اور اس کا ازالۂ بکارت کرتے تھے چونکہ نتھ علامت کنوارے پن کی تھی اس لئے مسّی ہونے کے بعد پھر نتھ نہیں پہنائی جاتی تھی مسی کرنے والے کبھی کبھی اپنے گھر پر لا کے بھی یہ رسم ادا کرتے تھے اس کو نتھنی اترنا بھی کہتے ہیں

مِسی: ۔ (بکسر اول) مس سے بنا ہوا، تانبے کا بنا ہوا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ جہیز کی فہرست میں ظروف نقرہ و طلا کے بعد ظروف مسی کو لکھدینا اس کے بعد اور بقیہ سامان درج کرنا۔

مسّی اُدھڑنا: ۔ مسّی چھوٹنا، مسّی زائل ہونا اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کسی کی ادھڑی ہوئی مسّی دونوں ہونٹوں کی
اشارے کرتی ہے کچھ چشم سرمگیں کی طرح (جلال)

مُسَیَّب: ۔ (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم) لکھو

کربلائے معلّٰی کے قریب ایک مقام کا نام
عربی مذکر، رائج۔

جند جن کو لئے صورت ہوا پیچا
گر قریب پیت کے جب ہیں جا پہنچا — میر عشق

مسی مجوش:۔ (بلا تشدید) کسی طرف
ہیں تانے کا نا نکا لگانا۔ اردو مذکر رائج
قول فیصل۔ کرنا اور کرانا کے ساتھ صرف ہے
مسّی چھٹنا:۔ مسّی زائل ہونا، مسی کا
دانتوں سے الگ ہو جانا۔ اردو مصدر
فصیح، رائج۔

اس کے بوسے جو تصور میں لئے تھے میں نے
لب سے مسّی نہ چھٹی پان کی لالی نہ گئی — داغ

قول فیصل۔ مسی چھوٹنا بھی بولتے ہیں۔ بغیر
تشدید مسی چھوٹنا بھی بول دیتے ہیں۔

مسی چھوٹی بھلی، سو گئے ہونٹ
یہ صورت اور آپ آتے ہیں گھر سے — امیر

مَسِیح:۔ (بفتح اول و یائے معروف)
حضرت عیسیٰ کا لقب جو بطور معجزہ قم باذن اللہ
کہہ کے اپنی ٹھوکر سے مردہ کو زندہ کر دیتے تھے
عربی مذکر، فصیح، رائج۔

رتبہ سوا مسیح سے پایا حسینؑ نے
مردے کو بعد مرگ جلایا حسینؑ نے — عشق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مسیح
کے معنی مسح کیا گیا، ملا گیا، ہیں چونکہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے سر پر فرشتوں نے تیل ملا تھا اس
وجہ سے یہ لقب پڑ گیا۔
صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ مسیح کے دو معنی
ایسے ہیں کہ جو اچھائی پر مبنی ہیں اور دو برائی
پر۔ اول الذکر بنیاد پر اس کے معنی ہیں دوست

اور زمین کی خوب پیمائش کرنے والا۔
دوسری بنیاد پر اس کے معنی ہوتے ہیں جھوٹا
اور ایسا شخص جس کے ایک آنکھ اور ایک بھوں
اول الذکر معنی کے اعتبار سے مسیح لقب ہے
حضرت عیسیٰ کا اس لئے کہ آپ خدا کے سچے
دوست تھے اور مجرد ہونے کی وجہ سے آپ
نے زمین پر خوب سفر کیا تھا۔ دوسرے کے اعتبار
سے یہ لقب دجّال کا ہے جو خدائی کا جھوٹا دعویٰ
کرے گا۔ اور جس کی نظر صرف دنیا پر ہوگی عقبیٰ
پر نہیں۔

چونکہ مردے کو زندہ کرنا حضرت عیسیٰ کا
معجزہ تھا اس لئے اکثر شعرا حضرات معشوق کی
نظر انی اور لبہائے حیات بخش کے ساتھ اس
کو مترادف لاتے ہیں اور مجازی معنوں میں معشوق
کو بھی مسیح کہتے ہیں۔

ہے کون مسیح تم کو جلائے تو یہاں پر
کرتا ہے غضب کہنا یہ زندہ نہ کسی کا — بیدم

مَسِیحا:۔ مسیح، عیسیٰ کا لقب۔ ایک پیغمبر
کا نام جن کا معجزہ مردے کو زندہ کرنا تھا۔ فارسی، مذکر
فصیح، رائج۔

مرض عشق میں امید شفا ہو کیونکر
پھر گیا آ کے مرے پاس مسیحا الٹا — جگر

قول فیصل۔ مسیحا میں الف زائدہ نہیں ہے بلکہ الف زائد ہے کیونکہ
عربی میں ہر جگہ لفظ مسیح آیا ہے یہ الف کی زیادتی فارسی والوں
کا تصرف ہے۔
مَسِیحا:۔ کنایۃً معشوق، محبوب، دلبر، دلدار۔ فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔

وہ مرض کھونے طبیبوں کی بھی آنکھیں کھل گئیں
ہے مسیحا نرگس بیمار تیرا باغ میں — صبا

مسیحا دم:۔ مسیحا نفس وہ جس میں اعجاز مسیحائی
ہو۔ فارسی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔
مسیح الدّجّال:۔ دجّال ملعون کا خطاب
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
مسیحا نفس:۔ وہ جس میں اعجاز مسیحائی ہو
فارسی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

پشک خنک کے کہیں غنچے قم باذن اللہ
عجب نہیں کہ مسیحا نفس ہو باد بہار — قدر بلگرامی

مسیحا نفسی:۔ مسیحائی۔ مسیح کے معجزے والی
طاقت، اعجاز نمائی۔ حیات بخشی۔ فارسی مونث
تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

کاد رہو اگر اپنی مسیحا نفسی پہ
بیمار ہے بیہوش ہے غفلت سے نہ بچرنا — شرف

مسیحائی:۔ کار مسیح، مسیح والا، مسیح سے منسوب
مسیح کے معجزے والی طاقت، اعجاز نمائی، حیات
بخشی۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مسیحائی نہ دیکھی ہوگی تو نے تیغ قاتل کی
ٹھہر جا ہم دو دو تیری دل ناشاد کرتے ہیں — جلیل

قول فیصل۔ اعجاز مسیحائی۔ کار مسیحائی۔ شان
مسیحائی وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

طبیعت ہر مرض کی آپ ہی اصلاح کرتی ہے
کہ بار روح تھا احسان اعجاز مسیحائی — محشر لکھنوی

زلال بادۂ روحانیت سے جام مملو ہیں
وہ جوہر جس کا اک قطرہ کرے کار مسیحائی — محشر لکھنوی

علیؑ کا نام اس دنیا میں تیرے دم سے زندہ ہے
نصیری سے کہو دیکھے ذرا شان مسیحائی — محشر لکھنوی

مسیحائی چلنا:۔ مسیحائی کارگر ہونا، مسیحائی کا
اثر ظاہر ہونا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

تیرے کشتوں نے مسیحائی جہاں کی نہ چلی
دم بخود ہو گئے مردے کے جلانے والے — ثروت

مسیحائی کا دم بھرنا:- مسیحائی کا قائل ہونا، مسیحائی کا دعویٰ کرنا - اردو، مصرف قلیل الاستعمال

لب جاں بخش پہ سب اہلِ جہاں مرتے ہیں
عیسیٰ بھی اس کی مسیحائی کا دم بھرتے ہیں — ثروت

مسیحائی کرنا:- اعجاز دکھانا - حیات بخشنا، زندہ کرنا - معجزہ دکھانا - اردو مصرف، فصیح، رائج

مسیحائی کرنا:- (۲) مرتے کو بچانا، جان بلب بیمار کو تندرست کرنا - اردو مصرف، فصیح، رائج

مری زندگی تھی ابھی اے مگر مسیحائی جو کر گئی تیری ٹھوکر
اٹھا کر یار نے اور تھا یہ مجھ کو کھل گیا تاکہ جو باقی رمق ہو (ذوق)

مسیحی:- (بفتح اول و یائے معروف) مسیح کی طرف منسوب، مسیح والا - فارسی صفت فصیح، رائج -

قول فیصل - دین مسیحی کی ترکیب سے بولتے ہیں - مسیحی کے ایک معنی مسیح کا پیرو عیسیٰ کا ماننے والا بھی ہیں یعنی عیسائی، نصرانی -

مسیر:- جانا، چلنا، سیر کی جگہ جیسے فلک مسیر - عربی - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مسی سُرمہ:- عورتوں کا سنگھار زینت و آرائش کا سامان - مجازاً زیبائش آرائش - اردو مذکر، رائج

مسی سرمے سے ہوئی مد نظر زیبائی
کوچۂ زلف میں شانے نے رسائی پائی — امیر

مسی کاجل کرنا:- سنگھار کرنا، دانتوں کو سیاہ کرنے، الانجن اور سرمہ لگانا، کنگھی و چوٹی کرنا - عورتوں کی زبان -

وائے اندھیر کٹ گئی شب وصل
کنگھی چوٹی میں، مسی کاجل میں — جلال (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ مسی سرمہ کرنا ذرا کم اور کنگھی چوٹی اور بناؤ سنگھار کرنا زیادہ تر عام طور سے ہے -

مسی کرنا:- نوچی کے سر ڈھکے جانے یعنی سہاگن ہونے کی خوشی میں، برادری کی دعوت کرنا اور ناچ کرنا - اردو مصرف قلیل الاستعمال -

مسی کرنا:- (۲) معنی اتارنا، نوچی کا ازالۂ بکر کرنا - سر ڈھکنا - اردو مصرف قلیل الاستعمال -

مسی کی انگلی:- وہ انگلی جو بیچ کی انگلی کے بعد اور چھنگلیا کے پہلے ہے اردو مونث - عورتوں کی زبان -

قول فیصل - عورتیں مسی اسی انگلی سے لگاتی ہیں -

مسی کی دھڑی:- مسی کی تہہ جو عورتیں ہونٹوں پر خوبصورتی کے لئے جماتی ہیں - اردو مونث، عورتوں کی زبان -

کنگھی جو دو گھڑی میں ہوئی میرے گھر تو کیا
مسی کی بھر جمے گی دھڑی دو گھڑی کے بعد — منیر

قول فیصل - جمانا اور جمنا کے ساتھ مصرف ہے -

مسی کی لکیر:- وہ سیاہ خط جو مسی لگانے سے دانتوں کے درمیان ظاہر ہوتا ہے اردو مونث قلیل الاستعمال -

تیرے دنداں میں دکھائی دی جو مسی کی لکیر
اے پری در نجف میں تو نظر آیا مجھے — خواجہ آتش

مسی لگانا:- دانتوں اور لبوں کو مسی کی مالش سے سیاہ کرنا - مسی ملنا دھڑی جمانا - اردو مصرف، فصیح، رائج

آرائشِ جانِ بلا کا نزول ہے
اندھیر کر دیا جو وہ مسی لگا چلے — آتش

مُسَیلِمہ کذّاب:- عرب کے علاقے یمامہ کے ایک کافر کا نام جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا - چونکہ وہ اپنے دعوے میں جھوٹا تھا اس لئے اسلامی تاریخ میں اس کے نام کے ساتھ کذاب کا لفظ آج تک باقی ہے - (نور اللغات)

مسی ملنا:- دانتوں پر مسی کی مالش کرنا - مسی لگانا - اردو مصرف، فصیح، رائج

مل کے مسی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تو نے کیا ہیرے کو سیلم کر دیا — [illegible]

مسی ملوانا:- مسی ملنا کا متعدی - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "مسی لی جاتی ہے ملوائی نہیں جاتی لہٰذا فقرہ مہمل ہے" - مؤلف تائید کرتا ہے -

مَسِیں:- (بفتح اول و یائے مجہول) مس کی جمع، مونچھ، رُوئیاں - وہ رُوئیں جو مونچھیں نکلنے سے پہلے بطور سیاہی یا سبزی کے نمودار ہوتے ہیں، نشو و نما آغاز

مونچھوں کے وہ بال جن کی نمود کا آغاز ہو۔ اردو مونث۔ فصیح، رائج۔

چہرہ رنگیں کوئی دیوان ہے رنگیں مگر
حسن مطلع ہیں مسیں مطلع ہے صاف ابرو ودست
آتش

مسیں آغاز ہونا:۔ جوانی شروع ہونا، آغاز جوانی، وابستہ ایام جوانی۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

آغاز بھیں مسیں ابھی ایسے سن نہ تھے
بھیگے مرے ابھی ترے مرنے کے دن نہ تھے
انیس

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر سبزہ آغاز ہونا ہے

مسیں بھیگنا۔ سبزہ آغاز ہونا، چہرے کے رونگٹے نکلنا، مونچھوں کی علامت کا نمایاں ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مسیں بھیگی نہیں ہیں اسے وزیر اس آئینہ رو کی
نمایاں پشت لعل لب پہ ہے یہ عکس مژگاں کا
وزیر

مسّی ہونا:۔ رنڈی کا سہاگن ہونا۔ طوائفوں کی ایک مشہور رسم کا نام۔ نوچی کا سر ڈھکے جانے کی محفل ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

لقا نہیں مزاج جو سوسن کا اے صبا
مسّی ہے شاید آج عروس بہار کی
صبا

مُشابہ:۔ مانند۔ مثل۔ مطابق۔ نظیر۔ یکساں۔ ہمشکل۔ ہم صورت۔ عربی صفت کلمہ تشبیہ۔ فصیح، رائج۔

تیری آنکھوں کے مشابہ گر کہ آنکھیں ہوگئیں
پر کہاں سے لائینگے ایسے حیکارے باتھ پاؤں
ناسخ

مشابہت:۔ دبضم اول وفتح چہارم وپنجم) ایک کا دوسرے سے مشابہ ہونا۔ موافقت۔ مطابقت۔ ہمشکل شبیہ۔ تشبیہ مماثلت۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

محل نطق۔ اس مشابہت کو شاید انگریزوں یا کسی اور دربار سے لی گئے۔ محمد علی شاہ نے ارادہ کیا کہ لکھنؤ کو پورا پورا بابل بنا دیں
داز گزشتہ لکھنؤ

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر بجز چہارم ہے۔ جو غلط ہے۔

مشابہ ہونا:۔ مثل ہونا۔ ایک جیسا ہونا۔ نظیر ہونا۔ جواب ہونا، ایک دوسرے کی شبیہ ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سینہ بھرا اسی امید پہ لبتاب گھٹتا ہے
کہ شاید ایک دو دن ہو مشابہ تیرے ابرو کا
نجم

مُشار:۔ دبضم اول) اشارہ کیا گیا۔ جتایا گیا۔ جتایا گیا۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مشارٌ الیہ:۔ دبضم اول وتنوین چہارم وکسرہ پنجم وفتح ششم) وہ شخص یا چیز جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو جس کا اوپر اشارہ آچکا ہو مذکر و المصدر۔ عربی صفت ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ دکنا یتہً معتبر اور ذی عزت کے معنوں میں کسی کے ساتھ تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مشارع:۔ گھاٹ۔ راہیں، راستے۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مشارع الشرائع کی ترکیب سے تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مشارق:۔ دبفتح اول وکسر چہارم جمع مشرق کی آفتاب نکلنے کی جگہ۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مشارق ومغارب کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔

مُشارکت:۔ دبضم اول وفتح چہارم وپنجم) شرکت باہم شرکت کرنا۔ شریک ہونا۔ حصہ دار ہونا۔ عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج

چاہتے ہو مشارکت میری
مانتے ہو نہ مشورت میری
فہیم

(قران السعدین)

مَشّاطہ:۔ دبفتح اول وتشدید دوم) اس عورت کو کہتے ہیں جو عورتوں کو بناؤ سنگار کرائے۔ وہ پیشہ ور عورت جو دلہن کے سر میں کنگھی چوٹی کرے، مسی لگائے، بٹھائے اور بناسنوار کے بٹھائے۔ وہ عورت جس کا پیشہ لوگوں کے گھروں میں جا کے کنگھی چوٹی کرنے کا ہو۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

پر پیچ وخم میں الجھے ہوئے ہیں ہزار دل
مشاطہ سے کہو کہ سنبھل کر بنائے زلف
ناظم باہیشیم

قول فیصل۔ فارسیوں نے بہ تخفیف بھی کہا ہے۔ مگر اردو والے بالتشدید ہی کہتے ہیں

مشاطہ زد بگرہ زار طرہ ات ناخن
عجب کہ عقدہ دل وا شود بآسانی
(بالتشدید)
ظفر

مُشاطہ:۔ دبضم اول وتخفیف دوم) وہ عورت جو زن وشوہر کی نسبت تلاش کرے اور شادی کرائے دلاّلہ۔ کٹنی عورت۔ اردو مونث عورتوں کی زبان۔

مشاعرہ:۔ دبضم اول وفتح چہارم وپنجم

شعرا کا باہم جمع ہو کر شعر خوانی کرنا۔ بزم غزل خوانی۔ شعر خوانی۔ وہ جگہ جہاں شعراء جمع ہو کے غزلیں پڑھیں۔ عربی مذکر۔ فصیح و رائج۔

مرزا مشاعرے میں نہ تشریف لائیں گے۔
تا چند انتظار بڑی دیر ہو گئی (مرزا رسوا)

متول منفصل۔ عام اہل زبانوں پر بجز جہارم ہے جو صحیح نہیں۔ اس کا صرف کرنا، ہونا۔ منعقد ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

مشاعرہ اُکھڑ جانا:۔ شعر و سخن کا جلسہ برہم ہو جانا۔

فقرہ۔ آپ کی پھوٹ سے مشاعرہ جم کر اکھڑ گیا (ذوالفقار)

متول منفصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مشاعرہ پڑھنا:۔ مشاعرے میں شعر خوانی کرنا۔ مشاعرے میں غزل پڑھنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

کہیں مباحثہ علم و مجلس فضلا،
کہیں مشاعرہ ہی پڑھ رہے ہیں اہل سخن منیر

متول منفصل۔ اب "میں" کے ساتھ "مشاعرہ میں پڑھنا" زیادہ بولتے ہیں۔

مشاغل:۔ مشغلہ کی جمع۔ شغلے شغل کام۔ مصروفیتیں۔ عربی مذکر۔ فصیح و رائج۔

محل نظم۔ آصف الدولہ کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ فوجی اصلاح کی طرف سے بے پروا ہو کے دوسرے مشاغل میں جا الجھیں۔
(گذشتہ لکھنؤ)

مشاغل لایعنی:۔ بے کار اور مہمل مشغلے۔ بیکار کے کام۔ جن کا کچھ حاصل نہ ہو۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم:۔ مناسب ہے کہ گنجفہ، شطرنج، گجرتر۔ کنکوا، بٹیر۔ مرغ۔ تمام مشاغل لایعنی کے ترک کا عہد واثق کر دو۔
(توبۃ النصوح)

مُشافَہَہ:۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و چہارم و پنجم) سامنے۔ رو برو۔ منہ در منہ۔ عربی مذکر قلیل الاستعمال۔

متول منفصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ عام طور سے بالمشافہ کی ترکیب سے بولتے ہیں جیسے تم کو جو کچھ بات چیت کرنا ہو ان سے بالمشافہ بات کرو کسی کے ذریعہ کی کیا ضرورت ہے۔

مَشّاق:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) کمال مہارت رکھنے والا۔ کسی کام میں نہایت مشق رکھنے والا۔ بہت مشق کرنے والا۔ ماہر۔ تجربہ کار۔ خوب واقف، آزمودہ کار۔ چالاک۔ عربی صفت۔ فصیح و رائج

محل نظم۔ لگاوٹ میں انتخاب میٹھی میٹھی باتوں میں طاق رمز و کنایہ کی گھاتوں میں مشاق (فسانۂ آزاد)

متول منفصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

لو کہ ہم بھی ہیں پرانے مشاق
فن معشوق فریبی میں طاق (مرزا رسوا)

مشاق:۔ نواب محمد باقر علیخان عشرت بخش صاحب کا تخلص۔

متول منفصل۔ آپ لکھنؤ کے با اقتدار رؤساء میں تھے اودھ کے نوابین کے خاندان سے تھے اور استاد شیفتہ تھا کہ نہایت خوشحالی اور فارغ البالی کے ساتھ بسر کرتے تھے اپنے زمانے کے رؤساء شہر کی طرح علم و ادب کے شائق و دلدادہ تھے۔ عربی فارسی کی استعداد میں منتہی تھے۔ ان کے زمانے میں شرفا اور معززین درسیات انہیں سے پڑھتے تھے شہر میں ان کی استعداد مستند مانی جاتی تھی۔ مسائل علمیہ میں ان کے فیصلہ کو کافی سمجھا جاتا تھا ان کو خود ذوق علم اس حد کا تھا کہ ایرانی سیاحوں کو مہمان رکھ کے ان سے اصطلاحات و محاورات اہل زبان حاصل کیا کرتے تھے نواب صاحب موصوف خود ایک مکان میں جو اساڑھ میاں الماس علیخاں کے متعلقہ مکانات میں سے تھا سکونت پذیر تھے صحبت میں اہل علم کا مجمع رہتا تھا شعر و شاعری کے چرچے میں وقت گزرتا تھا ان کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے اس لئے چند نام لکھے جا رہے ہیں حکیم مرزا علی محمد عشرت نے آغا فاضل الملک حسین صاحب عالم مرحوم مولوی ناظم حسین ناظم۔ ان حضرات کے علاوہ مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی کی شاگردی کیلئے بھی کم و بیش روایات موجود ہیں۔

نواب صاحب موصوف نے آخری حصہ عمر میں والی ریاست رامپور کے دربار میں ان کی قدر دانی اور عزت افزائی کے پیش نظر ملازمت اختیار کر لی تھی۔ رفتہ رفتہ والی ریاست عالیہ کی نگاہ کرم میں ایسی امتیازی صورت اختیار کر گئی کہ دیگر عمائدین

در بارے برداشت نہ ہو سکا یہاں تک کہ حضرت مشتاق کسی مرض میں مبتلا ہوئے اور علاج میں فصد کھلنا تجویز ہوا۔ سنا ہے کہ حاسدوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور معالج ڈاکٹر کو کسی معقول یا غیر معقول صورت سے اپنا ہمخیال بنا کر اتنا خون نکلوا دیا کہ حضرت مشتاق رو بہ صحت ہونے کے بجائے رو بقبلہ کر دیئے گئے۔

۱۶ر شوال ۱۳۲۲ھ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۴ء بروز شنبہ انتقال فرمایا اور رامپور ہی میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ مرحوم نے وقت انتقال دو لڑکیاں، ایک لڑکے نواب محمد مرتضیٰ خاں عرف سید صاحب شق کو چھوڑا جن کا چند سال ہوئے انتقال ہوا ہے۔ یہ بھی خوش فکر خوشگو اور بادضع متواضع اور منکسر مزاج تھے۔

نمونۂ کلام مشتاق لکھنوی

ڈھلا ہے حسن لیکن رنگ ہے رخسار جاناں پر
ابھی باقی ہے کچھ کچھ دھوپ دیوار گلستاں پر
مائل خواب ہوا باغ میں یہ کہہ کے وہ گل
ما کہہ دو غنچوں سے نہ چٹکیں ابھی نیند آئی ہے

مَشّاقی:- (بفتح اول وتشدید چہارم) مہارت، مشق، تجربہ، دسترس، آزمودہ کاری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صراحت۔ چودہ برس کے سن سے مجھے چوری کی لت پڑی۔ وہ مشاقی بہم پہنچائی کہ آنکھ کی کی اور گٹھری اڑائی۔ (فسانۂ آزاد)

مُشاکِل:- (بضم اول وکسر چہارم) ۱ مانند، مثل۔ عربی صفت مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مُشاکِل: ۲ عروض کی ایک بحر کا نام عربی۔ عروضیین کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ یہ غیر مروجہ بحر ہے اردو میں اس کا استعمال نہیں اس کا سالم وزن یہ ہے۔

فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن

دل ہمارا اب قریب یار جاتا ہے
ایک مشتاق اب گزر جاتا ہے (حسن کاظم عروض)

مشال کی طرح جلنا:- بہت سوکھی لکڑیوں کی صفت میں عورتیں کہتی ہیں اور عورتوں کی زبان۔

محل صراحت۔ برسات میں اتنی سوکھی لکڑیاں کہاں سے لائے ہو بالکل مشال کی طرح جل رہی ہیں۔

مَشام:- (بفتح اول) دماغ، قوت شامہ کی جگہ۔ محل قوت شامہ، سونگھنے کی جگہ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

بڑے دیتا ہے معطر رات دن اپنا مشام
اس پری کی گرچہ ہم سے زلف پیچاں دور ہے (؟)

قول فیصل۔ یہ دو اصل مشم کی جمع ہے جو بطور مفرد مستعمل ہے۔

مشام جاں:- کنایۃً دماغ۔ فارسی فصیح، رائج۔

نافہ کشا ہے زلف معنبر ادھر ادھر
سب کا مشام جاں ہے معطر ادھر ادھر (اوج)

مُشاوَرَت:- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) باہم صلاح کرنا، مشورہ کرنا، آپس میں مل کر مشورہ کرنا۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بزم مشاورت، مجلس مشاورت کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

مُشاہِد:- (بضم اول وکسر سوم) دیکھنے والا، مشاہدہ کرنے والا، جائزہ لینے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مشاہد جمال پری کی تھیں آنکھیں
مکان وصل کا اک طلسمی مکان (فسانۂ آزاد)

محل صراحت۔ بہار کے سیاسی حالات کا جائزہ لینے کے لئے کانگرس (آئی) نے کملاپتی ترپاٹھی کو مشاہد مقرر کیا ہے۔

مُشاہَدَہ:- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) دیکھنا، دید، معائنہ، نظارہ، عینی تجربہ، عینی ثبوت۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

عیاں ہو صورت شاہد جو چشم حق بیں سے
کرے ظہور تو غافل مشاہدہ دل کا (رند)

قول فیصل۔ عام طور پر زبانوں پر مشاہدہ بکسر چہارم ہے جو صحیح نہیں ہے۔ صوفیوں کی اصطلاح میں انوار الٰہی کے نظارہ کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے:-

سنو یقین مانو وحدت عین کثرت اور کثرت عین وحدت ہے عالم مشاہدہ میں ایک اس کی مثال دیتا ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے:-

جیب لبیب اس لطف کو مشاہدہ کر کے پھڑک گئے۔ (فسانۂ آزاد)

مُشاہَدات:- (بضم اول وفتح چہارم) مشاہدہ کی جمع۔ مرئیات۔ جو چیزیں کہ آنکھوں سے دیکھی جائیں اور حواس خمسہ ظاہری کی گرفت میں آ سکیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشاہدات دنا شعاری پکار اٹھے زبان بنکر محشر
ہوا ہو اجماع اہل باطن کہ عاشقوں کو فنا نہیں ہے (لکھنوی)

مُشَاہَرَہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) تنخواہ، ماہوار، ماہانہ، ایک مہینے کا حق المحنت عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَشَاہِیر :- (بفتح اول و کسر چہارم) مشہور کی جمع، مجازاً مشہور لوگ، نامور لوگ، بزرگ آدمی، بڑے لوگ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آہ وہ تیرے مشاہیر اتحاب روزگار —
تیرہ بختی جن کے غم میں آج تک ہو سوگوار مصفی

قول فیصل۔ مشاہیر زمن یا مشاہیر عالم وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مَشَائِخ :- (بفتح اول و چہارم) بزرگ لوگ صوفی ہوں یا متقی، پرہیزگار۔ اکابر دین، عالم، پارسا، پاکدامن، معزز و محترم۔ معظم، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شہر میں مشہور تھیں جو وہ سگار ہیں کیا ہوئیں —
وہ مشائخ کیا ہوئے وہ خانقاہیں کیا ہوئیں صفی

قول فیصل۔ علما و مشائخ کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے جیسے رات اکثر اوقات جادت خانے میں علماء و مشائخ کی صحبت میں گزرتی تھی۔

(دربار اکبری)

مشائخ جمع مشیخت کی ہے اور مشیخت جمع شیخ کی۔ مشائخ شیخ کی جمع الجمع ہے۔

صاحب نور اللغات لکھتے ہیں۔ عوام اس کی جمع الف نون اور یا نون کے ساتھ مشائخان اور مشائخین بناتے ہیں جو غلط ہے۔ بہر حال مشائخان تو کوئی نہیں بولتا مشائخین زبانوں پر ہے۔

مشائخ :- وہ لوگ جو صاحب حال ہوں اور جن کی شرکت سے محفل سماع میں چہل پہل اور رونق ہو۔ عربی، صوفیوں کی اصطلاح۔

مَشَّائِین :- (بفتح اول و تشدید دوم) وہ حکیم جو ایک دوسرے کے پاس جا کر تحصیل علم کیا کرتے تھے بخلاف اشراقین کے جو بیٹھے بیٹھے معلوم کر لیتے تھے۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اصطلاح میں حکیموں کا وہ گروہ جو حقائق اشیاء کا ادراک بغیر دلیل کے نہیں کر سکتا یعنی وہ حکیم جو دلائل اور علامات کے ذریعہ سے مقصد تک پہنچتے اور ہر امر کی دلیل پر چلتے ہیں یا یوں کہو کہ وہ حکیم جو دریافت حقائق کے لئے ملک در ملک پھرا کرتے تھے یا یہ کہ ایک دوسرے کے پاس جا کر علم حاصل کیا کرتے تھے۔

مشائین۔ مشائی کی جمع ہے جو صیغہ نسبت یا مبالغہ کا ہے جیسے بعد الف زائدہ کے پڑی تھی اس کو ہمزہ سے بدل دیا۔ مشاء ہوا ای ان سے جمع بنائی مشائین ہوا۔

مشائی کی اردو جمع مشائیوں ہے۔

کبھی مشائیوں سے کرتا تھا میں پیشہ روی —
کبھی لے جاتا تھا اشراقیوں پر میں سبقت ذوق

مُشَایَعَت :- (بضم اول فتح چہارم و پنجم) کسی کو رخصت کرنے کے لیے تھوڑی دور تک جانا۔ کسی کو تھوڑی دور پہنچانے جانا۔ عربی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مشایعت بہ جنازے کے ساتھ جانا۔ میت کے ہمراہ جانا۔ جنازہ میں شرکت کرنا۔ عربی مونث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام میں جنازے کی مشایعت کا بڑا اجر ہے۔

قول فیصل۔ مشایعت جنازہ، مشایعت مزبح کی ترکیبوں سے بولتے تھے جیسے مطلب ختم ہونے کے بعد فوراً مزبح اٹھے گی مشایعت مزبح کے بعد آپ جا سکتے ہیں۔

مُتَابَعَت بہ پیروی، تقلید، عربی مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُشَبَّک :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) جالیدار۔ وہ چیز جس میں بہت سے چھید ہوں۔ سوراخ دار، چھلنی، غربال۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بح تاروں سے تو سینوں کے مشبک ہوگئی زہرہ عشق

مُشَبَّہ :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مع الفتح) تشبیہ دیا گیا، نظیر دیا گیا، نسبت دیا گیا، تمثیل دیا گیا۔ مقابلہ کیا گیا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ علم نحو کی اصطلاح میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تشبیہ دیں۔ جیسے نازک ترین استعارہ وہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں کا نام لیا جائے۔

(از گذشتہ لکھنؤ)

مُشَبَّہ بِہ :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مع الفتح و کسر پنجم) وہ چیز جس کے ساتھ تشبیہ دیں۔ وہ شے جس سے تشبیہ دی ہو۔ عربی۔ اصطلاح علم نحو۔

وہ سفینہ جس کا مصحف اکبر مشبہ بہ —
تیرے لنگر کیسا الحاح جس سے غضب ہے یہ انجم

مُشْت :- (بضم اول و سکون دوم) پنجہ کی انگلیاں جب بند ہوں، گھونسا، مکا، گھونسا

وہ مقدار جو ایک مٹھی میں آئے - فارسی مونث
فصیح، رائج -

یہ فرمایا کہ جب وہ معصوم پاک — ناسخ
اٹھائی زمیں سے پھر اک مشت خاک

مشتِ استخوان :- مٹھی بھر ہڈیاں تھوڑی
سی ہڈیاں کنایۃً کمال لاغر - وہ جس کے بدن
پر گوشت نہ ہو ہڈیاں ہی ہڈیاں ہوں - فارسی
صفت - تلمیحاً نفیس طبقے کی زبان -

کیں مشت استخواں کی عجب کارسازیاں
اے ہمرہاں خوشا تری زندہ نوازیاں — تعشق

مشتاق :- (بضم اول) آرزومند، شائق،
خواہش مند، متمنی - عربی صفت - فصیح، رائج

(رباعی) مداح امیر ابن امیر آتا ہے
دربار میں شاہوں کے فقیر آتا ہے
مشتاق سخن خلق چلی آتی ہے
اور شہ پڑھنے کو دبیر آتا ہے — دبیر

قول فیصل - کرنا اور ہونا کے ساتھ صرف ہے -

وہ گوش جوڑ کے مشتاق لن ترانی کا — فخر لکھنوی

اس کی اردو جمع مشتاقوں ہے -

گرا دی بارگاہ عشق بھی کہ وہ سینا پر — فخر لکھنوی
ذرا سی مسکراہٹ بھی جو مشتاقوں پہ پائی کو

اس کی فارسی جمع مشتاقان ہے - جیسے ایک طلسم
حیرت زا مسمّٰی بہ طلسم ہوشربا بنہایت نادر ہے
لہذا اس شاہد دلربائے رعنائی کو جامۂ زبان
اردو میں بطرز فصیح و بہ محاورہ صحیح جلوہ گاہ تحریر
میں لائے اور مشتاقان ادائے عجوب قصص
کو اس کی کرشمہ سازی پر بٹھائے - (طلسم ہوشربا)

مشتاقانہ :- خواہشمندانہ، آرزومندانہ
مشتاق کی مانند - فارسی صفت، فصیح، رائج -

مشتاق ہو جانا :- آرزومند ہونا، متمنی
ہونا - خواہشمند ہونا، طالب ہونا، خواہاں ہونا -
اردو مصدر - فصیح، رائج -

محل نظم :- میں نے احباب سے چند الفاظ
میں ان کے مذاق شعر و سخن اور کمال موسیقی
وغیرہ کی تعریف کر دی تھی لوگ مشتاق ہو گئے تھے
(امراؤ جان ادا)

قول فیصل - مشتاق ہونا بھی بولتے ہیں -

مشتاقی :- اشتیاق، تمنا، آرزو، خواہش،
طلب، چاہ - فارسی مونث، فصیح، رائج -

رہ گیا دو گھڑی جو دن باقی
بڑھ گئی اور دل کی مشتاقی — (فریب عشق)

مشتِ بعد از جنگ :- لڑائی کے بعد
کا گھونسا - یعنی وہ تدبیر جو وقت نکل جانے کے بعد
یاد آوے - (فرہنگ امثال)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر اس طرح
ہے مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید - (ف)

مشتبہ :- (بضم اول و فتح سوم و چہارم)
مشکوک، جس میں شبہ ہو، مذبذب، مبہم
شک کیا گیا - شبہ کیا گیا - عربی صفت اسم مفعول
فصیح، رائج -

محل نظم - اپنے جنس کی تحریر ناحق تکو بنانا مشتبہ ٹھہرانا
شیوہ انصاف سے بہت بعید ہے (محصنات)

قول فیصل - اس کا صرف ٹھہرنا، ٹھہرانا، کرنا، ہونا
کے ساتھ ہے -

مشتِ پر :- (بضم اول و فتح چہارم) تھوڑے
سے پر والا پرندہ، چھوٹا سا پرندہ، فارسی ترکیب
صفت، فصیح، رائج -

نگاہ نہ بلبل کشتہ کو تیرا اے صیاد
نگار کیں چکا مشت پر سے کیا مطلب — شرف

مشتِ خاک :- (کنایۃً) مٹھی بھر خاک
فارسی ترکیب مونث - فصیح، رائج -

اندوہ سے دل اور الابصار چاک تھا
سارا وہ حسن ہیچ کہ اک مشت خاک تھا — عشق

مشتِ خاک :- (کنایۃً) انسان،
ضعیف البنیان - آدمی، بشر - فارسی ترکیب
صفت، فصیح، رائج -

محشر کو چاہیے ہے اگلنا پڑے مجھے
کھا کر تو مشت خاک کو خوش آ رہی ہو — صبا

مشترک :- (بالضم و فتح سوم و کسر
چہارم) شریک - وہ لفظ جو کئی معنی کے لئے بنایا
گیا ہو یعنی ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ موضوع
ہو - عربی صفت - (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مشترک :- (بالضم و فتح سوم و چہارم)
شریک کیا گیا - ملا ہوا - شرکت کا، مخلوط، ملا جلا
بالاشتراک - عربی صفت - اسم مفعول، فصیح، رائج -

مشترکا :- (بجزم چہارم) شرکت میں
از روئے اشتراک - ساجھے کے طور پر،
فارسی صفت، قلیل الاستعمال -

مشترکہ :- (بفتح چہارم)
شریک کی گئی - شریک، مشمولہ، ساجھے کا
شرکت کا - ملا ہوا، مخلوط، بالاشتراک
فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج -

محل صرف - میں پہلے ہی کہتا تھا کہ جائداد
مشترکہ کی تقسیم جب ہو گی لگ جائیں گے
دو حصہ دار جھگڑا کریں گے -

مشتری :- (بضم اول و فتح دوم)

خریدار، گاہک، مول لینے والا، خریدنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ جنس دل مقرر اگر نظروں کو دکھا دیں گے
جو کوئی مشتری بازار عالم میں حسین آیا — آتش

مشتری :- (۲) ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے اور سعد اکبر کہا جاتا ہے۔ قاضی فلک، برجیس۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تیرا غلام کچھ مہ کنعاں فقط نہیں
کہتی ہے مشتری بھی زنا زخرید ہوں — ناسخ

ہوا ہے مشتری محبوس گویا برج عقرب میں
نظر آتے ہیں اہل علم و فضل اس سال زندانی — منیر

امیر مینائی مرحوم نے لکھا ہے کہ مشتری ستارہ مؤنث ہے اور جہاں کہیں شعرا نے مذکر کہا ہے وہاں ستارہ مقصود نہیں ہے جہاں تاریخ میں زہرہ لفظ مشتری کے ساتھ آئے وہاں مشتری سے دولہا ہی مقصود ہوگا۔

مشتری :- (۳) راگنی، ٹھمری، رقاص، ہوسل کی اصطلاح۔ مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشتری رُو :- کنایۃً، حسین، خوبصورت۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

مہر طلعت، حور پیکر، مشتری رو، مہ جبیں
سیم رُو سیما سب نقش و سیم ساق و سیمتن — نظیر اکبر آبادی

مشت زن :- کشتی کرنے والا، پہلوان، کشتی گیر، پھونتیا۔ کشتی لڑنے والوں کا معمول ہے کہ کاندھے اور بازو پر مشت زنی کیا کرتے ہیں تاکہ بدن سخت اور مضبوط ہو جائے۔ ۲ گھونسے باز، گھونسوں سے لڑنے والا۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشت زن :- (۳) جلق باز، سڑکا لگانے والا۔ اردو صفت، رائج۔

مشت زنی :- جلق لگانا، استمنا بالید، سڑکا۔ اردو مؤنث، رائج۔

محل مزح۔ تمہارے لڑکے کو جب سے مشت زنی کی عادت ہو گئی ہے۔ اس کی صحت بگڑ گئی۔

مشتعل :- (بضم اول و کسر چہارم) بھڑکتا ہوا، سوزاں، جلتا، شعلہ زن، شعلے دیتا ہوا، بھڑکتی ہوئی۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ہوتے جو دلگیر یاں مشتعل
ہوتی یہ آتش کبھو مشتعل — میر

یہ مشتعل ہوئی سینے میں آتش غم شاہ
کہ آہ سیخ بنی اور دل کباب بنا — انیس

قول فیصل۔ غصے کے معنوں میں بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے ان کا مزاج ہی گرم ہے ذرا سی بات میں ایسا مشتعل ہوتے ہیں کہ دوسرے کی نہیں سنتے۔

مشتِ غبار :- غبار کی تھوڑی سی مقدار، مجازاً انسان، کمزور اور حقیر انسان۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آسکے میں وہ ایک مشت غبار ہوں — بہادر شاہ ظفر

مشتغل :- (۲) مشغول ہونے والا، راغب، متوجہ، مصروف، مشغول۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مشتق :- (بضم اول و فتح سوم) ماخوذ، اشتقاق کیا گیا۔ وہ لفظ جو کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو۔ وہ صیغہ جو مصدر سے بنا ہو۔ عربی اسم مفعول، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب انوار لغات لکھتے ہیں۔ وہ لفظ جو کسی دوسرے لفظ سے بنا ہوا ہو۔ بنا ہوا دوسرے لفظ سے نکلا ہوا لفظ جیسے مصدر سے افعال اور اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ بنائے جاتے ہیں اس لیے انہیں مشتقات کہتے ہیں۔

مشت گِل :- (بضم اول و کسر سوم و چہارم) مشت خاک، مجازاً انسان۔ فارسی مؤنث، قلیل الاستعمال۔

آدم کو سجدہ گاہ ملائک بنا دیا
یہ رفتہ رفتہ مرتبہ مشت گل ہوا — مصحفی

مشتال :- مالش جو پہلوان جسم کے سخت ہو جانے کے لیے کرتے ہیں اور اس مالش کو بھی کہتے ہیں جو حمامی بدن کا میل چھڑانے کے لیے کرتے ہیں۔ فارسی مؤنث، رائج۔

حمامی فلک تو اس تن نازک پہ کر خیال
محنت اک قدر بھی اس کو نہ تو مشتال دکھ — مصحفی

مشتالی :- ملائی، چپی، دلائی، مالش کرنا۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

مشتالی کرنا :- بدن کو غسل سے پیشتر ملنا دلنا، جسم کی مالش کرنا۔ حمامیوں کا غسل کرانے سے پہلے دلکی وغیرہ کرنا۔ اردو مصدر، رائج۔

مشتمل :- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) شامل، شریک، مشمول۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشتمل :- شامل ہونے والا۔ محیط ہونے والا۔ شریک ہونے والا۔ عربی صفت۔ فصیح رائج۔

محل نظم :- مہذب اللغات چودہ جلدوں پر مشتمل ہے جو اردو کا سب سے ضخیم لغت ہے۔

مشتہر :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) مشہور کرنے والا۔ شہرت دینے والا۔ اشتہار دینے والا۔ منادی کرنے والا۔ اعلان کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل فصیح و رائج۔

قول فیصل :- عام طور سے اشتہارات وغیرہ پر اشتہار دینے والے کے نام سے پیشتر "المشتہر" لکھتے ہیں۔

صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ یہ لفظ بکسر ہائے ہوز اسم فاعل کا صیغہ اور بفتح ہائے ہوز اسم مفعول کا صیغہ ہے یہ باب لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے۔ فیضی نے بکسر ہائے ہوز بمعنی مشہور باندھا ہے ؎

بادہ در جوش است و یاران مشتظر
ساقیا خذ ما صفا دع ما کدر
عشق نتوانست پوشیدن ز غیر فیضی
شد از ان مجنون بہ عالم مشتہر

فارسیوں کے تتبع میں اردو والوں نے بھی بمعنی مشہور کہا ہے جو اب قریب بہ ترک ہے۔

تیزی میں کوئی مثل بھی ہر اک تھا مقراض کا
تھا کاٹ میں یاں دو جہاں مشتہر اس کا (انیس)

مشتہر :- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) مشہور۔ اشتہار دیا گیا۔ شہرت دیا گیا۔ منادی کیا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر جگہ مشتہر کو اس کا لقب تازہ کیا محسن
حق تعالیٰ نے اسے صاحب آوازہ کیا (کاکوروی)

قول فیصل :- عام طور سے بکسر ہا ہی بولتے ہیں۔ ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

مشتہی :- (بضم اول و فتح دوم) آرزو مند۔ خواہش کرنے والا۔ رغبت کرنے والا۔ اشتہا رکھنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشتہی :- (۲) بھوک لگانے والا۔ ان معنی میں غلط ہے۔ صحیح مُشَہِّی بفتح دوم و تشدید سوم مکسور ہے۔ (نور اللغات)

"اشتہا پیدا کرنے والا۔ بھوک لگانے والا۔ دیئے معنی عربی کے قاعدے سے غلط ہیں کیونکہ یہ متعدی بیک مفعول ہے اس معنی میں مُشَہِّی کہنا چاہیے۔ (فرہنگ آصفیہ)

"خواہش کنندہ و آرزو مند۔ و بمعنی اشتہا پیدا کنندہ غلط است۔ چرا کہ این متعدی بیک مفعول و برائے معنی اشتہا پیدا کنندہ مشہی صحیح است۔ (تحقیق اللغات)

قول فیصل :- مشہی کوئی نہیں بولتا اس جگہ مشتہی ہی زبانوں پر ہے۔

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد :- جو گھونسا جنگ کے بعد یاد آئے اسے اپنے ہی کلے پر مارنا چاہیے۔ وقت نکل جانے کے بعد کوئی ترکیب یاد آئی کیا موقع نکل جانے کے بعد پچھتانا بیکار ہے فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم :- عمر بھر ہی یہی خطا ہوئی کہ چوکیدار، پہلے سے نہ ملایا اب کیا کریں مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ قہر درویش بر جان درویش (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے دو صورتیں اور لکھیں ہیں۔ یعنی مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خویش باید زد مشتے کہ بعد از جنگ بیاد آید بر کلہ باید زد" لیکن ان دونوں صورتوں سے رائج نہیں ہے۔

مشتے نمونہ از خروارے :- ذرا سے نمونے سے ہی کل چیز کی اصلیت معلوم ہو جاتی ہے۔ دیگ میں ایک ہی چاول دیکھتے ہیں۔ فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- جب بہت سی باتوں میں سے تھوڑی سی نمونے کے طور پر بیان کرتے ہیں تو یہ فقرہ استعمال کرتے ہیں۔

مشٹ :- چپ۔ خاموش۔ گم۔ گونگی (سنسکرت) مونث۔ (ہندوؤں کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ بفتح میم صحیح ہے۔ اگرچہ فیلن صاحب نے بضم لکھا ہے۔ پورب کی زبان ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مشٹ مارنا :- خاموش رہنا۔ چپ رہنا۔ چپ سادھنا۔ سنی ان سنی کر دینا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ۔

پلیٹس کی ڈکشنری سے معلوم ہوا کہ مشٹ بفتح اول نہ کہ بضم اول مشٹ مارنا خاموش و دم سادھے پڑا رہنا اس نے

مسٹ مارے جانا یعنی چپکے سے کھسک جانا
لمبا پڑنا بھی لکھا ہے اسی مسٹ کی دوسری
صورت مُسٹ بفتح اول و دوم اور س بجائے
ش ہے لکھنؤ میں یہی مستعمل ہے۔ فیلن نے
مثل حضرت مؤلف مسٹ بضم اول لکھا ہے
فیلن سے یہ دلچسپ انکشاف بھی ہوا کہ مسٹ
مارنا فرخ آباد کا روزمرہ ہے۔ اہل لکھنؤ
مسٹ مارنا ہی بولتے ہیں۔

مُشٹ مارے جانا:۔ اپنی دھن
میں چپ چاپ چلے جانا۔ ہندی فعل لازم
پورب کے اہل ہنود کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ و قدیم اردو لغت)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُشٹنڈا:۔ نہایت موٹا آدمی، فربہ
اندام، قوی ہیکل، ہٹا کٹا، زور آور۔
جیسے میں ہی پال کیا مشٹنڈا ہو گیا مارے
لے کے ڈنڈا۔ ہندی مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ
مسٹنڈا بولتی ہیں۔

مُشجّر:۔ (بالضم اول و فتح سوم مشدد)
پھول دار کپڑا۔ وہ کپڑا جس پر بیل بوٹے
بنے ہوں۔ بوٹی دار کپڑا۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

یہ تو کہاں کو فرش مشجر ہے اور ہم
انجام کار خاک کا بستر ہے اور ہم (مصحفی)
پڑے ہیں گنج مرقد میں کفن پہنے ہوئے غافل
جو بچھونے بھی ساتھ تھے نہ کمخواب و مشجر میں (ذوق)

مُشجّر:۔ ایک قسم کا پتھر جس پر درختوں
اور انسان و حیوان کی تصویریں بنی ہوتی ہیں
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اس کو شجری یا عقیق شجری
کہتے ہیں۔

مشحون:۔ (بفتح اول و واو معروف)
پُر کیا گیا، بھر گیا، بھرا ہوا۔ عربی صفت
و اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُشخّص:۔ (بضم اول بفتح سوم مشدد)
تشخیص کیا گیا، تجویز کیا گیا، اندازہ کیا گیا، تجویز کیا۔
عربی اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ بکسر حرف سوم مشدد مشخِّص یہاں
کا اسم فاعل ہے اور یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان ہے اس کے معنی تشخیص کرنے والا
بصورت صفت تانیث کے لئے مشخصہ
بولتے ہیں۔

مُشدّد:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید
سوم مفتوح) تشدید دیا گیا۔ وہ حرف جس
پر تشدید ہو۔ دو دفعہ پڑھا جانے والا حرف
عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا (ذوق)

مَشرَب:۔ (بفتح اول و سوم) پانی پینے
کی جگہ، چشمہ، جھیل، تالاب وغیرہ۔
عربی مذکر۔ اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

مشرب:۔ معنی ۲ (مجازاً) دین، مذہب
ملت، آئین۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ازل سے حق پرستی بت پرستی سنتے آئے ہیں
اگرچہ آپ کا مشرب نرالا خود پرستی ہے (جلیل)

مشرب:۔ معنی ۳ طریق، طور، ڈھنگ
طریقہ، اصول۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ہزار ہا چل حسن آدمی ہیں، ہزار ہا چل خوبیاں کی ہیں
امیر اپنا تو ہے یہ مشرب، ادا نہیں ہے تو کچھ نہیں ہے
(امیر مینائی)
قول فیصل۔ رند مشرب صوفی مشرب وغیرہ
کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مشربِ رندانہ:۔ (باضافت) رندوں
کا طریقہ، رندوں کی سی باتیں، شرابیوں والا
انداز، رندی کا طریقہ۔ فارسی ترکیب صفت
فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اس روز لکھا اچھا ہے کثیف
رطوبات ہوتا ہے۔ مے [illegible]
جام و آتش لباس [illegible]
ہمارے مشرب رندانہ میں جائز ہے خلاف آداب [illegible]

مُشرّح:۔ تفصیل کیا گیا، تشریح کیا گیا
شرح کیا ہوا، صاف، مفصل، واضح کھلا
ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ اور یہ خاص واجد علی شاہ کی
ایجاد تھی جس کو یورپ کے سیاح حیرت سے
دیکھتے اور اس کی تصویریں اور مشرح کیفیت
قلمبند کر لے جاتے تھے۔ (گزشتہ لکھنؤ)

مُشرّف:۔ (بالضم اول و فتح دوم تشدید
سوم مفتوح) عزت دیا گیا، شرف دیا گیا
معزز، بزرگ، شرف یافتہ، عربی صفت
اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مر گئے بھی اس شہ خوباں کی نہ صورت دیکھی
خواب میں بھی نہ مشرف ہوئے دیدار سے ہم

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ
ہے۔ زیادہ تر زیارت سے مشرف ہونا بولتے
ہیں جیسے۔ میں اپنی خوش نصیبی پر جتنا

فخر کرنے کم ہے کہ میں جو رتبہ زیارات عتبات عالیات سے مشرف ہوا۔

مُشرِف :۔ (بضم اول وکسر سوم) بلندی سے چاروں طرف نگاہ ڈالنے والا، خبردار عربی صفت۔

(خفقاں) شاہ صاحب میرے خود پر مشرف ہوئے۔ (نوراللغات)

۱۔ بلند جگہ، اونچی جگہ جہاں سے نیچے مقامات و مکانات نظر آئیں۔

۲۔ بلندی پر چڑھنے والا، بلند ہونے والا۔

۳۔ خبردار، نگہبان، ناظر، صدر محرر، مشاہدہ کرنے والا، مہتمم، وہ شخص جو اپنے ماتحت محرروں کی خبر رکھے۔ جیسے مشرف ۴۔ کسی برے یا بھلے کام کے قریب پہنچنے والا۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُشرّف بہ اسلام ہونا :۔ اسلام میں آنے کی عزت پانا، مسلمان ہونے کی عزت حاصل کرنا، مسلمان ہونا، دین محمدی قبول کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مَشرِق :۔ (بفتح اول وکسر سوم) سورج نکلنے کی جگہ، پورب، مغرب کا عکس، جائے شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ۔ عربی اسم ظرف، فصیح، رائج۔

مہر نے غرب کو تو مشرق کی طرف چھاؤں چلی
دن ڈھلا، دھوپ بھی رستے سے دبے پاؤں چلی

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات و فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ دہلی میں مونث ہے۔

مشرق بعید یا مشرق اقصیٰ :۔ وہ ممالک جو ایشیا میں یورپ سے دور ہیں جیسے چین، جاپان، انڈونیشیا، ملایا وغیرہ۔ (انوار اللغات)

مشرق قریب :۔ ایشیا کے وہ ممالک جو یورپ سے قریب یورپ کی جانب واقع ہیں جیسے ٹرکی، ایران، افغانستان۔ (انوار اللغات)

مشرق وسطیٰ :۔ ایشیا کے وہ ممالک جو تقریباً وسط میں واقع ہیں جیسے عرب و اسرائیل۔ (انوار اللغات)

مشرق و مغرب ار روی آنچہ نصیب ست کم نہ شود :۔ یکسا جو، سو پورب جاؤ، پچھم جاؤ۔ جو قسمت میں ہے اس سے ذرہ بھر کم نہ ہوگا۔ یعنی جو قسمت میں لکھا ہے وہی ہوگا اس میں ذرہ برابر فرق نہ ہوگا۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَشرِقی :۔ مشرق سے منسوب، پوربی۔ چونکہ ایشیا کا براعظم یورپ سے جانب مشرق ہے اسی وجہ سے انگریز لوگ اس کا اطلاق ان تمام ممالک پر کرتے ہیں جو ان سے جانب مشرق یا ایشیا میں واقع ہیں۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حافظ نور اللہ گلستاں کے سات باب نواب امین الدولہ کی فرمائش پر تحریر کر کے مر گئے ان کا کتبہ ان کے بیٹے حافظ ابراہیم خوشنویس نے پورا کر دیا نستعلیق میں باپ کے قدم بہ قدم تھے۔ ہندوستان میں مشرقی خوشنویسی کا آخری نمونہ تھے۔ (اقوام عزیز ہندوستان اردو)

مشرقی خیالات :۔ ایشیائی خیالات، پرانے خیالات، دقیانوسی خیالات، پرانی روشنی والوں کے سے خیالات۔ اردو ترکیب، رائج۔

مشرقی زبان :۔ ان لوگوں کی زبان جو یورپ سے جانب مشرق واقع ہیں جیسے ہندی، فارسی، عربی، ترکی، سنسکرت وغیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مشرقی علوم، علوم مشرقیہ، علوم مشرق و مغرب وغیرہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

کھول دے باب علوم مشرق و مغربی
مذہبی آمیزش میں ہو تربیت کل قوم کی
(حفیظ)

مَشرِقَین :۔ (بفتح اول وکسر سوم وفتح چہارم) مشرق کا تثنیہ، مشرق و مغرب، مشرق سے مغرب تک۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

دہشت کا اضطراب وہ سیدانیوں کے بین
نزدیک تھا کہ دل کے الٹ جائیں مشرقین
(انیس)

قول فیصل۔ تمام مشرقین، تا مشرقین، شرق مشرقین وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

جلتا ہے دل عطش سے سرِ مشرقین کا
ڈوبا لہو میں نہر پہ سقائے حسین کا
(نفیس)

مُشرِک :۔ (بضم اول وکسر سوم) شریک کرنے والا۔ وہ شخص خدا کے ساتھ جو کسی اور کو شریک کرے۔ خدا کی ذات میں کسی کو شریک کرنے والا۔ بت پرست، دو دیگر خداؤں کا ماننے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

مشرک ہوئے سب منفعل کافر پشیمان و خجل — نظم
سنتے ہو گر انکار بھی دل میں ہیا نے شرکیں — ملک

قول فیصل۔ کافر و مشرک اور مشرک و کافر وغیرہ کی صورت سے بھی بولتے ہیں۔ اس کی عربی جمع مشرکین اور اردو جمع مشرکوں ہے اس کی تانیث مشرکہ ہے۔

مشروح:۔ کھول کر بیان کیا گیا، شرح کیا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشروحاً: تشریح کے ساتھ مفصل، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال،

جملہ مثالیہ۔ میں نے پچھلی ملاقات میں تم سے مفصلاً اور مشروحاً بیان کیا تھا کہ کہاں تک مذہب میں عقل کو دخل دینا چاہیئے۔ (ابن الوقت)

مشروط:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) شرط کیا گیا، کسی شرط پر موقوف، شرط کیا ہوا جس میں کوئی شرط ہو۔ مجازاً محدود۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حضور قلب بھی مشروط ہے دعا کے لئے
جو ہے قریب تجھ سے ہو خبر نزدیک — بحر

مشروع:۔ مجازاً، شرع کے موافق، شریعت والا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فعل مشروع اور فعل غیر مشروع اور نامشروع کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جیسے ایک مومن کو چاہیئے کہ کسی فعل نامشروع کا حتی الامکان مرتکب نہ ہو۔

مشروع:۔ ایک قسم کا کپڑا۔ اردو مذکر قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ یہ ایک قسم کا ریشمی سوتی عمدہ کپڑا تھا جو شرعاً مرد کو بھی پہننا جائز ہے اور اس سے نماز ہو سکتی ہے علم طبقے قدیم زمانے میں اس کا [illegible] عورت اور مرد دونوں پہنتے تھے۔ اب اس کپڑے کا وجود نہیں ہے۔

مشعر:۔ خبر دینے والا، اطلاع دہندہ، خبر دہندہ ظاہر کرنے والا۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشعر الحرام:۔ مزدلفہ۔ ایک مقام کا نام جہاں مکہ معظمہ میں حج کے زمانے میں قربانی کرتے ہیں۔ عربی، مذکر، رائج۔

مشعل:۔ (بفتح اول و سوم) جائے شعلہ روشنی کی جگہ۔ مجازاً کپڑے کی بڑی بتی جو تیل میں تر کرکے لکڑی کے سرے پر چپاں کرتے یا باندھتے ہیں تیل میں تر کی ہوئی موٹی بڑی بتی جو روشنی کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ عربی مذکر اسم ظرف، فصیح، رائج۔

مشعل نہ ٹھہری کبھی زخموں کا اجالا
جمہ بھی اندھیرے میں نظر آتا تھا کالا — امینؔ

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی شمع کے لکھے ہیں [illegible] اور عوام مشال لکھتے ہیں۔

دور شاہی میں اور اس کے بعد انگریزوں کے دور میں بھی عرصہ تک مشعلوں کا رواج رہا جب کوئی رئیس پیدل گھر سے جاتا تھا یا سواری پر تو مشعلچی مشعلیں لئے ہوئے آگے آگے چلتے تھے۔ مجازاً چراغ کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

وہ برق جس کالی وہ سیہ گھٹاؤں کے بادل
پھیلا یہ دھواں گل ہوئی خورشید کی مشعل — قمش

اس کا صرف روشن کرنا، روشن ہونا کے ساتھ ہے۔

فروغ شعلۂ رخسار آتشناک کیا کم تھا
دم رقص صنم مشعل زبردستی ہی روشن کی — امانت

مشعل جلا کر ڈھونڈھنا:۔ چراغ جلا کر ڈھونڈھنا، چراغ لے کر ڈھونڈھنا، نہایت تلاش کرنا، راتوں کو تلاش کرتے پھرنا

اس تیرہ روزگار میں مجھ سا جگر گداز
مشعل جلا کے ڈھونڈھئے اگر تو نہ پائے گا — شیفتہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ چراغ لے کے ڈھونڈھنا بولتے ہیں۔

مشعلچی:۔ مشعل جلانے والا، مشعل دکھانے والا، مشعل بردار۔ اردو مذکر، رائج۔

بھول وہ وحشی کہ اگر دشت میں پھرتا شب کو
آگے مشعلچی وہیں غول بیاباں ہوتا — ناسخ

قول فیصل۔ عوام کی زبان پر اس جگہ مسالچی بھی اور مشلچی ہے۔

مشعلچی:۔ ہندوستان کے انگریزوں کی اصطلاح۔ انگریزوں کے برتنوں کا مانجھنے والا برتن صاف کرنے والا جھوٹے برتن دھونے والا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مشعلچی آپ ہی اندھا ہے یا مشعلچی اندھا ہوتا ہے:۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو دوسروں کو راہ بتلائے اور آپ گمراہ رہے اور کو کیا روشنی یا مشعل دکھائے گا۔ (نور اللغات)

یعنی مشعل دکھانے والے کو اس کی قربت کے سبب نہیں دکھائی دیتا دوسروں کے حق میں رہنما اپنے لئے گمراہ۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

متروک فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشعل دکھانا:۔ دکھانا، رہنمائی کرنا۔ روشنی دکھانا۔ چراغ دکھانا۔ شمع دکھانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

ساقی نے رات ہاتھ سے آڑی جو مہر خم
مشعل دکھائی برق سر کوہسار نے ریاض

متروک فیصل۔ اب اس جگہ عام طور سے چراغ دکھانا۔ روشنی دکھانا۔ شمع دکھانا وغیرہ زبانوں پر ہے۔

مشعل راہ:۔ رواستے کی روشنی۔ راہ میں جلتی ہوئی شمع۔ مجازاً رہبر۔ رہنما۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ائمۂ اطہار کی پاکیزہ زندگی ہر انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔

متروک فیصل۔ اسی جگہ مشعل راہ ہدایت بھی مستعمل ہے۔

مشعل کی بو دماغ میں سمائی ہے

غرور بھی میں تمکنت ہے۔ رسی جل گئی بل نہیں گیا۔ فاقہ مست ہیں۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

(ذخیرۂ اللغات)

متروک فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مشعل کے نیچے سے نکلا ہوا ہے:

رنڈیوں کے ساتھ ناچا ہوا ہے۔ نچنیا ہے۔ اردو محاورہ بازاری زبان۔ (قدیم اردو لغت)

متروک فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مشعل لیکے ڈھونڈھنا:۔ ازحد تلاش کرنا۔ چراغ لیکر ڈھونڈھنا۔ نہایت ہی تلاش کرنا۔ اردو مصدر قریب بہ متروک۔

وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے اسے لیکر مشعل محسن

متروک فیصل۔ اب عام طور سے چراغ لے کے ڈھونڈھنا بولتے ہیں۔

مشعلہ:۔ مشعل۔ فارسی مذکر۔

کیا ترے آتش رخسار کو بھڑکائیں گے
رہیں سوا آنکھوں میں یاں مشعلۂ غول سہیل امیر

(ذخیرۂ اللغات)

متروک فیصل۔ اب یہ صرف قریب بہ متروک ہے۔

مشغلہ:۔ (بفتح اول و سوم و چہارم) شغل۔ کام۔ مصروفیت کسی کام میں مصروف ہونا۔ وابستگی۔ کسی کام میں مصروف ہونے کا ذریعہ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

دو پہر رات گئے تک تو یہ جلسے اکثر
بعد ازاں مشغلۂ بادہ و دور ساغر امیر

متروک فیصل۔ اس کی عربی جمع مشاغل ہے جیسے علمی مشاغل یعنی مشاغل۔ دنیاوی مشاغل گھریلو مشاغل وغیرہ۔

اس کی اردو جمع مشغلوں اور مشغلے ہے۔

تعشق نے مشغلہ جاتا رہا کیا ہے جواب قلیل الاستعمال ہے۔

گاہ وحشت میں ہنسانا تھا رلاتا تھا کبھی
دل ہمیں جاتا رہا اک مشغلہ جاتا رہا تعشق

مشغلہ رہنا:۔ کام رہنا۔ مصروفیت رہنا۔ کام ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ آج کل آپ کا دن بھر کیا مشغلہ رہتا ہے یہ نہ ہو کہ میں آؤں اور آپ مصروف ہوں۔

متروک فیصل۔ اسی جگہ مشغلہ رہ جانا بھی ہے جیسے انہیں بس اب یہی مشغلہ رہ گیا ہے کہ ادھر ادھر سے آئے اور تاش کی گڈی لیکے کھیلنے بیٹھ گئے۔

مشغلۂ سلطانی:۔ وہ بخشش بادشاہ کی سواری کے ساتھ اس غرض سے رہتا تھا کہ فریادی اپنی درخواستیں اس میں ڈال دیں۔ مذکر۔

(ذخیرۂ اللغات)

متروک فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مشغلہ ہاتھ آنا:۔ کسی شغل میں مصروف ہونا۔ کوئی کام کرنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

مشغلہ ہونا:۔ شغل ہونا۔ کام ہونا۔ مصروفیت ہونا۔ مشغولیت ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مشغلہ تھا یہ شب ہجر میں ہر روز اپنا
سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا امیر

متروک فیصل۔ مشغلہ ہو جانا بھی بولتے ہیں۔

بیڑیاں حداد پہناتے ہیں میرے پاؤں میں
کوئی دم وحشت جنوں کا مشغلہ ہو جائے گا ناسخ

مشغول:۔ (بفتح اول واو معروف) مصروف کام میں لگا ہوا۔ وہ جو کسی کام کو انجام دیتا ہو۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

مشغول کھیل میں تھے حسین تو پیسر
ڈیوڑھی سے کہتے آئے یہ شبر پکار کر تعشق

محل فیصل۔ اس کا صرف کرنا۔ کر لینا۔ ہونا۔ ہو جانا بنا لینا۔ رہنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

اپنے کاموں میں رہو مشغول تم اے غافلو
اس کی باتوں پہ نہ جاؤ ناسخ اک دیوانہ ہو ناسخ

مشغولی:۔ مصروفیت۔ مشغول ہونا کام میں لگا ہونا۔ فارسی مونث۔ (ذخیرۂ اللغات)

محل فیصل۔ عام طور سے اس محل پر مشغولیت

زبانوں پر ہے۔

مشغولیت:۔ (بفتح اول و دوم و حروف و کسر پنجم درج ششم) کسی کام میں مشغول ہونا، کسی کام میں پھنسا رہنا، مصروفیت، مصروف ہونا، مشغول ہونا، کام میں لگا ہونا، عدیم الفرصتی۔ فارسی مونث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج کل ایک ناول تیار کر رہا ہوں جس کی وجہ سے اتنی مشغولیت ہے کہ دوسرے کاموں کے لئے ایک منٹ کا وقت نہیں ملتا۔

قول فیصل۔ ہونا، بڑھنا، بڑھ جانا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

مُشفِق:۔ (بضم اول و کسر سوم) شفقت کرنے والا، مہربان، شفیق، رفیق، دوست۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

کوئی مشفق نہیں کہ ہو وے شفیق
بیکسی میں نہیں ہے کوئی رفیق — میر

قول فیصل۔ مشفق و مہربان، دوست مشفق، ناصح مشفق وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں

ظلم النفس کی نیرنگیاں جز طبیعت بخیل
کہیں ہوتا ناصح مشفق کہیں بنتا تھا سودائی — محشر لکھنوی

مشفق کی جگہ شفیق بھی زبانوں پر ہے۔

مشفقانہ:۔ مشفق، دوستانہ، ہمدردی سے، مہربانہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ برادر محترم نے مجھ کو بڑے مشفقانہ انداز سے تعلیم دلوائی۔

مشفقِ من:۔ (بد اضافت) میرے دوست، میرے مہربان، مہربان بندہ۔ فارسی ترکیب، رائج۔

بحر کیوں آہ بھری تم نے اے دل آنسو بھر لائے
بیٹھے بیٹھے تمہیں کیا مشفق من یاد آیا — بحر

قول فیصل۔ پرانے زمانے کے لوگ خطوط میں برابر والوں کو مشفق من لکھا کرتے تھے اور اب بھی لوگ لکھ دیتے ہیں۔ مشفق بندہ اور مشفق من کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مشق:۔۱ تختہ یا کاغذ جس پر مشق کی ہو۔ وصلی، تختی۔ عربی مونث۔ خوش نویسوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ حافظ نور اللہ عہد آصفی و عہد سعادتی کے کامل خوشنویس تھے ان کی جو مشق بازاروں میں ایک روپیہ فی حرف کے حساب سے ہاتھوں ہاتھ بک جاتی تھی۔
(قدیم ہنر مندان اودھ)

قول فیصل۔ خوشنویسی سیکھنے کے لئے روزانہ زیادہ سے زیادہ اس کوشش کے ساتھ کہ خوش وضع بنیں لکھنا بھی مشق کہلاتا ہے۔

مشق:۔۲ مہارت، مزاولت، ممارست، عادت۔ کسی کام کو برابر کرنا۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

مشق شناوری تھی دیانت بڑھی ہوئی
از بس کہ تیغ خون کی ندی چڑھی ہوئی — انیس

ازل سے آسمان چکرا رہا ہے
یہ پہلی مشق ہے ان کے ستم کی — جلیل

قول فیصل۔ اس کا صرف بڑھنا اور بڑھانا کے ساتھ ہے۔

اے مشق جفا اس نے بڑھائی ہے غضب کی
امید بر آئی دل آزار طلب کی — داغ

کرنا ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

بصورت نفی مشق نہ ہونا بھی بولتے ہیں۔

نو مشق، نو سیکھنے کے معنوں میں بولتے ہیں۔

کیا ہوا نو مشق اگر تھے جن کی تقریریں تھی
ہیں پرانی تھیں، بے قدر و تحسیریں تھی — امیر

مشق کی اردو جمع مشقیں ہے جو قلیل الاستعمال ہے جیسے ادھر ولی عہد بہادر کی فرمائشیں۔ ادھر نواب مرحوم کی غزلوں پر طبیعت کی آزمائشیں تھیں کہ کئی برس کے بعد شاہ نصیر مرحوم دکن سے پھر کر آئے اور اپنا معمولی مشاعرہ جاری کیا۔ شیخ علیہ الرحمہ کی مشقیں خوب زوروں پر چڑھ گئی تھیں۔ (مقدمہ دیوان ذوق، آزاد)

بہت مہارت رکھنے والے کسی کام کو برسوں سے کرتے رہنے والے استاد کے معنوں میں کہنہ مشق بولتے ہیں جیسے آل رضا صاحب (جن کا ۱۹۷۶ء میں کراچی میں انتقال ہوا) اردو کے ایک کہنہ مشق شاعر تھے۔

مشق:۔۳ اس تختی یا کاغذ کو کہتے ہیں جس پر مشق کی جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خوشنویسوں کی اصطلاح ہے

مشقاب:۔ (بضم اول) بڑی قاب، بڑا گہرا طباق، پلاؤ وغیرہ رکھنے کا بڑا گول یا لمبا نا برتن۔ بڑی ڈش۔ ترکی مونث، ...

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں لوگوں کو مشقاب بولتے بھی سنا گیا ہے۔

مشق بڑھانا:۔ کسی کام میں مہارت پیدا کرنا، جتنا کام یا محنت روزانہ کرتے تھے اس میں زیادتی کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

ابھی سے کرتے ہیں سامان شب ہائے جدائی کا
اکیلے بیٹھے ہیں مشق تنہائی بڑھاتے ہیں — جلال

تاکہ اس کی مزاولت ہو جائے۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

مشق کرتے ہیں دبستاں میں بھی عیاروں کی
نقش کر اکثر وہ معلم کو دیا کرتے ہیں (امانت)

قول فیصل۔ خصوصیت سے خوشنویسی سیکھنے میں حروف کی ترکیب وغیرہ کو قواعد خوشنویسی کے مطابق بار بار لکھنے کے بھی مستعمل ہے تاکہ خط اچھا ہو جائے۔

خوشنویسی میں بھی کی اس طفل نے مشق تم (؟)
خون سے بلبل کے لکھا قطعہ گلزار کو

مشقی: (بفتح اول) مشق کیا ہوا، منجھا ہوا۔ صفت۔

(فقرہ) یہ مشقی خط ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مشقی: مشق کرنے کی وصلی، مشق کرنے کا موٹا اور بار بار لکھا ہوا کاغذ۔ فارسی مونث، دہلی کی زبان۔

طفل نو مشق کی مشقی کی طرح سے سو بار
دھوئے مستوں کے سیہ نامہ کو ابر رحمت (ذوق)

مَشک: (بفتح اول و سکون دوم) پانی بھرنے کی کھال۔ چھاگل وہ بکری کی سالم کھال جس سے سقے پانی بھرتے ہیں۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

گھوڑی علم سے مشک دہانے کو وا کیا
تسمہ جو تھا بند تھا ہوا اس کو جدا کیا (مولف)

قول فیصل۔ اس کا صرف بھرنا کے ساتھ ہے

دم بھر ادائے حسن و فا کام کر گئی
آغاز بھر کے مشک نے خود ہی میں بھر گئی (مولف)

عورتیں اور عوام اسی کو مشک (بجستن) کہتے ہیں۔ مشک کی اردو جمع مشکیں اور مشکوں ہے۔

مشکیں سقے نے ساغر کے انصار و غلام
حکم فرماتے تھے عباس علی نیک انجام (تعشق)

شکل مشکیں غضب دشت میں دکھلاتی تھی
کرم ساقی کوثر کی گھٹا چھائی تھی (تعشق)

مُشک: (بضم اول) وہ خوشبودار مادہ جو ایک قسم کے بغیر سینگ والے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے جو رنگ میں سیاہ سبزی مائل ہوتا ہے۔ یہ ہرن اکثر تاتار، ختن اور نیپال میں پایا جاتا ہے۔ فارسی مونث فصیح، رائج۔

رخسار پہ ہیں بال عجب پیچ و تاب ہے
پیدا کیا ہے مشک کو حق نے گلاب سے (تعشق)

قول فیصل۔ بکسر اول بھی صحیح ہے اس لئے کہ ایرانی دونوں طرح استعمال کرتے ہیں عربی میں مسک بکسر اول ہے متقدمین شعرائے لکھنؤ اور دہلی نے مذکر نظم کیا ہے

صبح بھر کے بچا نہیں ممکن شب فرقت میں آج
میرے زخموں میں بھرا ہے مشک سارا شام کا (ناسخ)

زخم دل پر کیوں مرے مرہم کا استعمال ہے
مشک گر مہنگا ہے تو کیا اس کا بھی کال ہے (ذوق)

موجودہ دور میں عوام اور خواص لکھنؤ مونث ہی استعمال کرتے ہیں جس میں سے یہ مشک نکلتی ہے اس کو مشک نافہ کہتے ہیں۔

مُشکِ اَذفر: بہت خوشبودار مشک، وہ مشک جس کی خوشبو بہت تیز ہو۔ مشک تیز بو۔ مجازاً خالص مشک۔ فارسی ترکیب صفت، قلیل الاستعمال۔

ہر امید کا پھول دشت و در میں ایسے بھی کھلے ہوں گے
کہ جن کے مسکرانے میں ہے خوشبو مشک اذفر کی (نظم طباطبائی)

مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید: اصلی مشک وہی ہے کہ جو خود خوشبو دے نہ کہ عطار کہے کہ یہ مشک ہے۔ ہر اچھی چیز خود ہی ظاہر ہوتی ہے تعریف کی ضرورت نہیں۔ فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُشکبار: (بضم اول) کمال معطر، مشک کی خوشبو والا۔ فارسی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

بادۂ مشکبار لا ساقی
میں پیوں اور تو پلا ساقی (مرزا رسوا)

مُشکباری: معطر ہونا، خوشبوئی، خوشبو ہونا۔ فارسی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ حیرت تھی کہ یا الٰہی جا بجا زنانہ دفتر نافۂ ختن نا تاتار بسایا ہے یا کسی مرغولہ مو کے گیسوئے عنبریں کی مشکباری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مُشک بلاؤ: ایک قسم کا جنگلی بلاؤ جس کی دم کے نیچے نافہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کے پسینے سے خوشبو آتی ہے۔ ایک قسم کا جنگلی بلا جس کے خصیوں کا پسینہ نہایت خوشبودار ہوتا اور اسے عربی میں زباد کہتے ہیں۔

فرہنگ نویسوں نے لکھا ہے کہ گربۂ زباد گربۂ شہری سے کچھ ہی بڑی ہوتی ہے اس کی دم کے نیچے نافہ ہوتا ہے کہ وہ جوز خورد کے برابر ہوتا ہے اور اس میں سے سفید زردی مائل سی شے

شبیہ لگتی رہتی ہے جس نے اس مٹی کا رنگ سیاہ بھی لکھا ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے مشک بلائی کی جگہ مشک بالائی بھی نام لکھا ہے۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشکبو:۔ خوشبودار، معطر، عنبر و کو جس سے مشک کی خوشبو آتی ہو یا جس میں مشک کی خوشبو ہو۔ فارسی صفت۔ فصیح و رائج۔

قول مولف۔ دھواں دود ہے۔ پینے کی قسم ہے تمام قسم ہے۔ دھیرے حقہ۔ چلم پر چلم بھری جاتی ہے۔ تیرا دھیرا مشکبو دھواں دھار اڑ رہا ہے

(فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ مشکبوئی بھی کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

زلفوں میں رہی وہ مشکبوئی
نہ کچھ اس کے رخوں پہ خندہ روئی (نواب [illegible])

مشک بید:۔ ایک قسم کا بید جس کی لکڑی کو شاعر سیاہ باندھتے ہیں مگر در اصل وہ سیاہ نہیں ہوتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس کو بید مشک (بلاغت) کہتے ہیں۔

مشکبیز:۔ مجازاً معطر، خوشبودار۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عہد حضور۔ لنوٹی تھوڑی چھوار ابر و دلنواز کی بہار تھی تھی بوندیں۔ اور بیر خیز نسیم سحر مشک بیز۔ (فسانہ آزاد)

مشک چھڑکنا:۔ زخم کو مشک سے پر کرنا۔ مشک ڈالنا۔ اردو مصدر۔

قلیل الاستعمال۔

دل فگاراں جدائی کو نہیں راحت شب
زخم پر مشک چھڑکتی ہے یہاں ظلمت شب (مجروح)

مشک چھوڑنا:۔ مشک کا پانی بہانا، چھڑکاؤ کرنا۔ مشک کا پانی کسی کے نام پر بہانا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مشک ختا:۔ شہر ختا کا مشک۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لکھا جو مشک ختا زلف نے تو لی کی اگر
کہا ختا کی یہ حضرت ناصواب لکھا
(نظیر اکبر آبادی)

قول فیصل۔ ختا و ختن دو ملک ہیں جن کے ہیں انھیں جنگلوں کے ہرنوں کے نافہ میں مشک پائی جاتی ہے۔

مشکفام:۔ مشک کے رنگ کا، مشک کی طرح کا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زلف معشوق کی صفت میں عام طور سے اس کا استعمال ہے۔ جیسے زلف مشکفام کے رو برو شب دیجور کو ترقی ہو۔ (طلسم ہوشربا)

مشک فشاں:۔ معطر کرنے والا، مشک بکھیرنے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نکہت زلف رسا مشک فشاں ہوتی ہے
مشک کی بو کہیں پردوں میں نہاں ہوتی ہے (امیر)

مشک فشانی:۔ معطر کرنا، مشک چھڑکنا۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرتی ہے صبا آکے کبھی مشک فشانی
کرتی ہے نسیم آکے کبھی نغمہ سرائی (ذوق)

مشک کا ہرن:۔ کستورا۔ ایک قسم کا چکارا جس کے پاؤں اور دم ہرن سے مشابہ ہیں مگر قد میں اس کی نسبت بہت چھوٹا۔ بال بڑے بڑے اور مادہ سنگے کی مانند موٹے ہوتے ہیں۔ سینگ نر اور نہیں رنگ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے گردن کے نیچے حلقوم کے پاس دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کی ناف میں کھال اور گوشت کے درمیان ایک تھوڑا تھوڑا غدود یا تھیلا سا ہوتا ہے جس میں گاڑھا گاڑھا خون سا کچھ جھلّیوں کی شکل میں کچھ دانہ دار سا بھرا رہتا ہے۔ چڑھے چاند میں یہ غدود پر ہو جاتا ہے اس وقت شکاریوں کو اس کی تلاش ہوتی ہے اس کے منھ میں فقط اوپر کے جبڑے میں دو کچلیاں ہوتی ہیں جو تین انچ لمبی نہایت تیز اور باریک آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کا گوشت بھی خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کے سوا مادہ میں مشک نہیں ہوتا۔ برفانی پہاڑوں پر رہتا ہے اور برف گرنے کے دنوں میں نیچے آجاتا ہے دوڑنے میں ہرن سے زیادہ دوڑتا ہے اور سنبل کی گھاس اکثر کھاتا ہے۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشکل:۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد مفتوح) مجسم، شکل میں لایا گیا، شکل والا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نخل سے نکلے ہوئے آئیں ہوائے تند
نا تھے یا ہوئی نخل مشکل ہوائے تند
(آرزو لکھنوی)

مشکل :۔ بضم اوّل وسکون دوم وکسر سوم سخت دشوار کٹھن۔ آسان کی ضد۔ عربی و مؤنث فصیح، رائج۔

جب توقف کرکے یہ کہا کہ مشکل ہے وصال
رہ گیا منہ دیکھ کے ہیں کاتبِ تقدیر کا
جاوید لکھنوی

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع مشکلات ہے اور اردو جمع مشکلیں ہے اور مشکلوں ہے۔

رنج کا خوگر ہو انسان تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں غالب

دل کی بپتا یوں پڑ آ گیا رونا جاوید
مشکلوں سے جو کسی ظرف میں پانی بھرا جاوید لکھنوی

مشکل :۔ سختی، دشواری، مصیبت، دقت۔ عربی۔ مؤنث فصیح، رائج۔

ایک مشکل کو بدل کر دوسری مشکل سے ہم
داد بہت چاہتے ہیں صاحبان دل سے ہم مولف

قولِ فیصل۔ بڑی مشکل ہے۔ بڑی مصیبت ہے کی جگہ بھی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

گر اتر پے کے قدم پر میں صورتِ بسمل
تو رہا نہ ضبط پکارا کہ یا علی مشکل نجم حسن

مشکل :۔ دقیق، پیچیدہ، الجھا ہوا، دقت طلب۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ علم ریاضی بہت مشکل مضمون ہے تم نے لیا لیکن محنت کرنا پڑے گی۔

مشکل آ پڑنا :۔ دشواری کا دفعتہً عائد ہونا۔ کسی مصیبت یا زحمت میں اتفاقیہ یا اچانک پھنس جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا ہجراں بہت وہ ماہ رخسار
کہا کیا آ پڑی مشکل یہ اک بار از نجاتِ اردو

قولِ فیصل۔ سخت مشکل آ پڑنا بھی بولتے ہیں

سہل تھا سہل دیے یہ سخت مشکل آ پڑی
مجھ پہ کیا گزرے گی اتنے روز بن حاضر ہوئے غالب

مشکل آسان کرنا :۔ دقت اور مصیبت سے بچانا، مشکل حل کرنا، سختی دور کرنا، مصیبت سے بچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شرم رکھی تو نے یہ مشکل اگر آسان کی
تیری ہی جانب نظر ہے سارے ہندوستان کی مصحفی لکھنوی

قولِ فیصل۔ اللہ اور خدا کے ساتھ بری مجاری ان کی وغیرہ کی ضمیروں کے ساتھ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

بے طرح پھنسا ہے تو اس زلف کے پھندے میں
اللہ کرے آسان اے دل تری مشکل کو
آتش لکھنوی

عشق کا آج اتفاق ہے جلیل
مشکل آسان کرے خدا میری جلیل

مشکل آسان کرنا :۔ جان کنی سے چھڑانا، نزع روح میں آسانی ہونا۔ اردو صرف۔ دعائیہ کلمہ، رائج۔

مشکل آسان اس کی اب جلدی سے کر دو یا خدا
کیا دعا اس سے سوا دیجئے ترے بیمار کو
عارف

مشکل آسان ہونا :۔ مصیبت دور ہونا، مشکل حل ہونا، عذاب سے چھوٹنا، سختی سے نجات پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پند بولا کہ یہ سچ ہے مری جان
گر کرو ضبط تا مشکل ہو آسان
(معراج المضامین ص۳۶)

مشکل آسان ہونا :۔ جان نکلنا، مرنا، دم نکلنا، جان کنی سے نجات پانا۔ نزع روح آسانی سے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نزع کی مشکل بھی آسان ہوتی ہے آتش نہ ڈر
خانۂ مردان سے طلب کر ہمت مردانہ آج آتش

قولِ فیصل۔ مشکل آسان ہو جانا بھی بولتے ہیں

دل میں آتا ہے کہ لیکن سنوں عیسیٰ سے
دلِ بیمار کی مشکل کہیں آسان ہو جائے آتش

مشکل آنا :۔ مصیبت آنا، دقت پیش آنا، زحمت پیش آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مشکل بات :۔ پیچیدہ معاملہ، دقیق بات، دقت طلب بات، دشوار بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ بڑی مشکل بات ہے۔ کوئی مشکل بات نہیں۔ مشکل بات ہے وغیرہ کی صورتوں سے بھی بولتے ہیں۔

مشکل بنانا :۔ سخت بنانا، دشوار کرنا، دشواری پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں جسے آسان سمجھا تھا دشمن نے میرے لئے اسی کو مشکل بنا دیا۔

مشکل بننا :۔ دشوار ہونا، مصیبت پڑنا، دقت پیش آنا۔ اردو فعل لازم
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مشکل پڑنا :۔ مصیبت پڑنا، دشواری ہونا، دقت پیش آنا۔ مبتلائے آفت و بلا ہونا۔ جان پر بننا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مصیبت محبت میں اے دل پڑے گی
ابھی سہل ہے آگے مشکل پڑے گی رشک

مشکل پسند :۔ دقت پسند، وہ شخص

جو اپنی نظم یا نثر میں مشکل اور ادق الفاظ استعمال کرے۔ ادق لکھنے والا۔ وہ شخص جو دقت طلب مضمون یا الفاظ یا اشعار کو پسند کرتا ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ طبیعت کے ساتھ اس کا استعمال زبانوں پر زیادہ ہے۔ اسی جگہ دقت پسند اور دقت پسند طبیعت بھی بولتے ہیں۔

مشکل پسندی:۔ مشکل پسند ہونا۔ طبیعت کا دقت پسند ہونا۔ فارسی مونث۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ دقت پسندی بھی بولتے ہیں۔

مشکل ٹھہرنا:۔ دشوار ہونا، سخت ہونا مصیبت ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

عدو بھی آتی ہیں لینے خفقاں ہوتا ہے
مرگئے جنت میں ٹھہرنا ہمیں مشکل ٹھہرا　　جلال

مشکل حل کرنا:۔ مشکل آسان کرنا، مصیبت دور کرنا۔ دشواری ختم کرنا، زحمت سے نجات دلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حل کر مری مشکل کو تو حیدر کا اسد ہے
یا حضرت عباس علی وقت مدد ہے　　مشہور

قول فیصل۔ اسی جگہ مشکل کو حل کرنا مشکل کو آسان کرنا بھی بولتے ہیں۔

مشکل حل ہونا:۔ مشکل آسان ہونا مصیبت دور ہونا، زحمت سے نجات پانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرتا ہے جلد پس از مرگ بھی حل مشکل عالم
بے حس ہوں پہ ناخن کی طرح عقدہ کشا ہوں
　　خواجہ میر درد

مشکل در پیش ہونا:۔ مشکل کا سامنا ہونا مصیبت پیش آنا، زحمت کی بات ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مردان خدا میں شرف اضافہ رہے گا۔
درپیش جو مشکل ہو تو مشکل سے نہ ڈرنا　شرف

مشکل سہل کرنا:۔ مشکل آسان کرنا، مصیبت دور کرنا، دشواری ختم ہونا۔ زحمت سے نجات دلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شفا پائی ہوا آزار زائل
خدا نے سہل کی ہر ایک مشکل　　مصرح الغرائب

مشکل سے:۔ دشواری کے ساتھ، بدقت جوں توں کر کے، بڑی زحمت سے، مصیبت سے کسی نہ کسی طرح۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا　　اقبال

قول فیصل۔ عام طور سے "بڑی" کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں جیسے آٹھ دن سے بخار میں مبتلا تھا آج بڑی مشکل سے آپ تک پہونچ سکا ہوں۔

مشکل سے بانٹے:۔ زحمت سے، مصیبت سے دشواری سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا ہی تم کو اس مشکل سے نکالے نکالے تو نکلو گے۔

مشکل سے بیٹ:۔ زیادہ سے زیادہ۔ حد سے حد۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پوری کتاب قریب قریب نقل کرلی ہے مشکل سے ایک صفحے کا کام رہ گیا ہے

قول فیصل۔ بہت ڈھونڈھنے سے بہت تلاش کرنے پر وغیرہ کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے آج کل ایماندار نوکر مشکل سے ملتا ہے۔

مشکل سے مشکل:۔ بہت مشکل، کمال پیچیدہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مشکل سے مشکل گورکھ دھندے بھی سلجھائے ہوں گے مگر جب جانیں کہ اس کا کوئی راستہ نکالیں۔　　(دیانی)

مشکل سے نکالنا:۔ مصیبت سے بچانا، تکلیف سے رہائی دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بدقسمتی سے بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں اس مشکل سے خدا ہی نکالے گا تو نکلوں گا۔

مشکل کام:۔ وہ کام جس میں دقت ہو سخت کام، کار دشوار۔ بھاری کام، کٹھن کام۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے بیڑا تو اٹھا لیا ہے لیکن کام بڑا مشکل ہے۔ خدا ہی بات رکھے گا تو رہے گی

مشکل کٹ جانا:۔ مشکل آسان ہو جانا مشکل کا سہل ہو جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

علم وہ جس کو دقائق ہیں کتب کے آساں
وہ کوئی مشکل نہیں ایسی کہ جو جاتی نہیں کٹ　ابر

مشکل کر دینا:۔ دقت طلب کر دینا کٹھن کر دینا کسی کام کا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ تم نے اپنی ناتجربہ کاری سے آسان کام کو مشکل کر دیا اب دیکھئے خدا کیا کرتا ہے

مشکلکشا:۔ مشکل حل کرنے والا، عقدہ کشا مصیبت دور کرنے والا، مشکل آسان کر دینے والا فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

مشکل کشا:۔ شیر خدا۔ غالب کل غالب مولائے کائنات علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا لقب مبارک۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یا علی مشکلکشا مشکل کشائی کیجیے
ہوں اسیر رنج و غم مجھ کو رہائی دیجیے مشہور

مشکلکشا کا کھڑا دونا دینا: - حضرت علیؑ کی نذر دلانا۔ اردو صرف، شیعوں کی اصطلاح۔
قول فیصل۔ شیعوں کی عورتیں اور مرد جب کوئی سخت مشکل ہوتی ہے تو نذر مانتے ہیں اگر خدا یہ کام انجام دو دے گا یا مصیبت سے نجات ہو جائے تو حضرت علیؑ کے کھڑے دونے پر نذر دلواؤں گا عام طور سے اس نذر کا طریقہ یہ ہے کہ یہ کھڑے ہی کھڑے کھائی جاتی ہے۔

مشکلکشائی: - کسی کی مشکل آسان کرنا کسی کا کام نکالنا، عقدہ کشائی کرنا۔ فارسی مؤنث فصیح، رائج۔

اسیر خستہ ہوں پابند غم یا حیدر صفدر
خدا کے واسطے کیجیے مشکلکشائی میں امیر

مشکلکشائی کرنا: - کسی کا کام بنانا، کسی کی مشکل آسان کرنا، عقدہ کشائی کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

یا علی مشکلکشا مشکل کشائی کیجیے
ہوں اسیر رنج و غم مجھ کو رہائی دیجیے مشہور

مشکل کی بات: - دقت کی بات، پیچیدہ بات، ایسی بات جس کا آسان ہونا کسی قدر مشکل ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ممکن نہیں کہ بوسے کا یا جواب صاف
مشکل کی بات ہے دہن اس کا ہے لاجواب امیر

مشکل میں پڑنا: - دشواری میں پڑنا دقت میں پڑنا۔ آفت یا بلا میں پھنسنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔
محل صرف - ایک صاحب نے مجھ پر جھوٹا دعویٰ

رو دیا ہے بڑی مشکل میں پڑ گیا ہوں مولا مشکل کشا ہی میری مدد کریں گے۔

مشکل میں شریک ہونا: - کسی کی مصیبت میں کام آنا، کسی کی مشکل کو آسان کرنے کی کوشش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم وہ ہیں ہوتے ہیں اوروں کی مشکل میں شریک
آج تک مانگی نہیں غیروں کے دروازے پہ بھیک صفی لکھنوی

مشکل میں کام آنا: - مصیبت میں مدد کرنا۔ آڑے وقت میں کام آنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

تری ہی ذات کریم و رحیم ہے اے دوست
سوا ترے کوئی مشکل میں کس کے کام آیا رشک

مشکلوں سے: - بڑی دقت سے، بڑی دشواری سے بڑی مشکل سے۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ع جدا رہنے کی عادت مشکلوں سے ہم نے ڈالی ہے امیر

مشکل ہو جانا: - دشوار ہو جانا، سخت مصیبت ہو جانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع انتہا یہ ہے کہ اب مرنا بھی مشکل ہو گیا جگر مرادآبادی
قول فیصل۔ مشکل ہونا بھی بولتے ہیں۔

مشکلیں پڑنا: - دقتیں پیش آنا، دشواریوں کا سامنا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں نہ نوبت کو خطر ہو شوق برق اور میں
مشکلیں پڑتی ہیں سالک کو حجاب نور میں امیر

مشکلیں حل کرنا: - دشواریوں کو دور کرنا، سخت سے سخت مشکلوں کو آسان کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

گتھیاں سلجھائیے خود مشکلیں حل کیجیے
انتظام ناسخی کو مشکل سمجھیے نزہت صفی

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود
مرد باید کہ ہراساں نہ شود

کوئی مشکل ایسی نہیں ہے کہ جو آسان نہ ہو لیکن انسان کو یہ چاہیے کہ وہ مایوس نہ ہو۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ کوکب نے ہٹ کر کہا۔ خواجہ میرا رکنا مناسب نہیں ہے تعاقب میں اصفہان کے جاتا ہوں اب تم اب تم خواجہ میرے تعاقب میں نہ آنا وہاں لاکھوں ساحر ہیں۔ عمرو نے کہا بھائی کہ ہمزاد بھی ساتھ چھوڑتا ہے۔ بسم اللہ پڑھو.....
کوکب نے کہا۔ خواجہ تم نے اکثر فرمایا ہے دل کو اسی قول سے تقویت ہے۔

ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است
اس شعر پر ہر دل کو اطمینان ہے تمہارا سراسر احسان ہے۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود
مرد باید کہ ہراساں نہ شود طلسم ہوشربا

مُشکناب: - خالص مشک۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نافۂ نافِ آہو اگر جام میں ہو خون
اس کی شمیم فیض سے ہو جائے مشک ناب ذوق

مُشک نافہ: - ہرن کی ناف کی وہ تھیلی جس میں مشک رہتی ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

خال ہے یا ابروئے حسین کا اثر ہے یہ زلف عنبریں کا
کہ داغ اپنے دل حزیں کا ہے مشک نافہ غزال چیں کا قلق

مِشکوٰۃ: - حضرات اہلسنت کی مشہور و معروف حدیث کی کتاب۔ عربی مؤنث، رائج۔

مشکور:- صفت۔ ممنون، شکر گزار، احسان مند اہل علم اس معنی میں استعمال نہیں کرتے مشکور صفت اس شخص کی ہوگی جس نے احسان کیا ہو نہ اس شخص کی جس پر احسان کیا گیا ہے۔ اردو۔ اگر ممنون و مشکور کی جگہ ممنون و شاکر کہیں تو بجا ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ مشکور بمعنی وہ پسندیدہ جیسے جعل اللہ سعیکم مشکوراً مشکور بمعنی ممنون نہیں آیا ہے اکثر اصحاب مشکور ممنون کہتے اور لکھتے ہیں تعجب ہے کہ ایک وقت شخص بھی مشکور لکھ گیا یعنی علامہ شبلی

آپ کے لطف و کرم سے مجھے انکار نہیں
علوہ گر بخش ہوں ممنون ہوں مشکور ہوں میں
مگر اب میں وہ نہیں ہوں جو ڈرا پھرتا ہوں
اب تو اختر کے اقبال سے تیمور ہوں میں (شبلی نعمانی)

مشکور، ممنون کی جگہ نہیں کہنا چاہیے۔

مؤلف کے نزدیک بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ ممنون و مشکور لکھتے بھی ہیں اور بولتے بھی ہیں مشکور کی جگہ اگر متشکر بولیں یعنی ممنون و متشکر تو صحیح ہے۔ تنہا مشکور ہونا بھی استعمال کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

خوش ہو اگر میں دیکھا ہے دستور
اور ہو اس کا بھی بہت مشکور (دہشت نگر الہ)

مشکوک:- شک کیا گیا، احتمال کیا گیا، گمان کیا گیا، مشتبہ۔ عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج محل صرف۔ تم صاف صاف کہدو کہ پوا اور پیہ منشی جی نے لیا ورنہ تم مشکوک ہو جاؤ گے۔

مشکوئے:-

مشکوئے زریں:-

مشکوئے معلی:- (بالضم بضم سوم و واؤ مجہول) فارسی نیز بالفتح۔ تنخانہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشکو:-

مشکوئے:- کنایہ بادشاہوں کی حرم سرا امرا و سلاطین اور روساء کا دولت خانہ چنانچہ جب کسی بادشاہ کے ہاں لڑکا ہوگا تو کہیں گے کہ ان کے مشکوئے معلی میں فرزند اقبال مند پیدا ہوا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

مشکوہ:-

مشکوئے:- شیریں خسرو کا خلوت خانہ جو محل بالا خانہ کو ٹھا باغچہ۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مشکی:- (بالضم) مشک سے منسوب۔ کالا، مشک کے رنگ کا۔ سیاہ۔ فارسی۔ صفت رائج۔

عمل مشقتہ۔ اصغر علی کے یہاں کا مشکی قوام تمام قواموں سے بہتر ہوتا ہے۔

مشکی:- بضم اول، کالے رنگ کا گھوڑا سرخ رنگ کا گھوڑا جس کے رنگ میں سیاہی غالب ہو۔ اردو صفت رائج۔

عمل مشقتہ۔ ایک چور ہے پر کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے سے ایک جوان طرار دور کا مشکی گھوڑا اچھلتا چلا آتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس کو سرخی رنگ کا گھوڑا ایا گھوڑی بھی بولتے ہیں۔

مشکیزہ:- (بفتح اول بسکون دوم و کسر سوم و فتح چہارم) مشک کی تصغیر، چمڑی، چھاگل، مشک کوچک۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مشکیزہ لئے اور کسی سمت کو جاؤ
پانی کسی بستی میں جو ہاتھ آئے تو لاؤ (تعشق)

قول فیصل۔ اس کی جمع مشکیزوں بھی زبانوں پر ہے۔

مشکیزہ بھرنا:- مشکیزہ پُر کرنا، مشک بھرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

جو گری آئی تو آئے کیا غم تبادہ خیمہ جیسے ہم کو چشم تر کی مدد سے ہر دم بھرا ہے مشکیزہ آستین کا (تجمر)

مشکیں:- صفت (بضم اول و کسر سوم و یائے معروف) کالا، سیاہ، مشک کے رنگ کا۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

مشکیں زلفوں سے مجھ کو ڈسوا
کالے ناگوں سے مجھ کو ڈسوا (گلزار نسیم)

مشکیں:- صفت۔ مشک کی سی خوشبو کا، مشک آلودہ، معطر، معنبر، خوشبودار، فارسی صفت فصیح، رائج۔

مشکیں:- (بضم اول و سکون دوم و کسر سوم مجہول) دونوں شانے، دونوں بازو۔ ذکر اردو مونث، فصیح، رائج۔

آنکھوں سے خوں ٹپکتا تھا اس نابکار کی
مشکیں بندھی ہوئی تھیں ضلالت شعار کی (مونس)

مشکیں باندھ کر مارنا:- دونوں شانے پیچھے باندھ کر دل بے بس کرنا اور پھر خوب چار چوٹ

کی اڑانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کی
تری زلفوں نے مشکیں باندھ کر مارا تو کیا مارا
(ذوق)

مشکیں باندھنا:۔ دونوں بازوؤں کو جکڑ کے باندھنا۔ دونوں شانوں کو جانب پشت ملا کر جکڑنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ستم دیکھو وہ مشکیں باندھتے ہیں اپنے بسمل کی
کہ اپنا دم چرانا بھی وہاں چوری میں داخل ہے
(داغ دہلوی)

قول فیصل: مشکیں بندھنا، اور بندھوانا بھی بولتے ہیں۔

مشکیں صف اعدا کی بندھیں چشم زدن میں
رکھتی ہیں غضب تار نظر کی رسن آنکھیں (شعور)

بے حکم جو بیتی ہی تری زلف دوتا کی
مشکیں مری بندھوائے الٰہی خطا کی (رشتہ حسن کامل)

مشکیں چھوٹنا:۔ کثرت سے دست آنا، دست لگنا، پیٹ چلنا۔ ۲ عورت کا پیر چھوٹنا یعنی کثرت سے خون آنا۔ اردو فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مشکیں کسنا:۔ بہت مضبوطی کے ساتھ مشکیں باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صراحت۔ مشکیں کسی گئیں حضرت کی اور کشاں کشاں لوگ ان کو یہاں لائے تب سے بے بھاؤ کی پڑتی ہیں ان پر (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ مشکیں کسوانا بھی بولتے ہیں جیسے

مشکیں زلفوں سے مشکیں کسوا
کالے ناگوں سے مجھ کو ڈسوا (گلزار نسیم)

مشکیں مو:۔ سیاہ بال والا وہ کہ جس کے بہت کالے بال ہوں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غزالوں میں ختن کے دیکھ جا کر
نگر ہوئے وہ مشکیں مو دہاں پر (دریائے لطافت)

مشمس:۔ زرد آلو۔ عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشمع:۔ موم جامہ۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشمع:۔ (۲) اصطلاح ہومیوپیتھی) موم کی طرح نرم ہو جانا گندھک وغیرہ کا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مشمول:۔ شامل کیا گیا۔ سب طرف سے گھیرا گیا، شریک کیا گیا، ملایا گیا۔ احاطہ کیا گیا۔ عربی اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشمولہ:۔ شامل، شریک، ملا، ملحق، ملصق۔ عربی صفت مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشن:۔ رسالت، پیغمبری۔ انگریزی مذکر قلیل الاستعمال۔

مشن:۔ ۲ پادریوں کے رہنے کی جگہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشن:۔ ۳ سفارت، کمیشن، وفد۔

فقرہ۔ کابل سے مشن واپس آیا (نور اللغات)

قول فیصل۔ انگریزی داں طبقہ کسی کے ساتھ بولتا ہے۔ زیادہ تر اسی محل پر وفد بولتے ہیں۔

مشن:۔ ۴ نظریہ، مقصد، نصب العین، انگریزی، مذکر رائج۔

محل صراحت۔ بھائی مجھے افسوس ہے کہ میرا مشن تم کو اس وقت کا اپنے معشوق زہرہ طلعت ماہ جمال سے ... تنہائی میں مصروف بوس و کنار تھے ... پھر کر نہ پند آئے گا۔ (فسانۂ آزاد)

مشنری:۔ (بکسر اول و فتح سوم) پادری لوگ جو عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں، پادری لوگ جو مذہب پھیلانے کے واسطے بھیجے جاتے ہیں۔ انگریزی مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صراحت۔ عیسائیوں کی مشنری بہ دقت ہی فکر میں رہتی ہے کہ عیسائیت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ ہوتی رہے۔

مشن سکول:۔ پادریوں کا اسکول، عیسائی مذہب کا مدرسہ، انگریزی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مشورت:۔ (بفتح اول و ضم سوم) صلاح مشورہ، باہمی تجویز دریافت کرنا۔ عربی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشورت کچھ قاتلوں میں ہے ہمارے قتل کی
بے طرح الجھی لگی ہیں جانب سر انگلیاں (وزیر)

قول فیصل۔ بضم سوم عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ فارسی داں اور اردو داں طبقہ بفتح سوم بولتا ہے۔ شعرائے متقدمین نے اس کا صرف و بنا کے ساتھ کیا ہے جو اب نہیں بولتے اسی جگہ مشورہ بولتے ہیں۔

کفن کی فکر ہمارے لئے بھی واجب ہے
نقاب کی جو تمہیں مشورت خدا نے دی (آتش)

مشورت:۔ ۲ سازش، کونسل، مسکوٹ

پنچایت، کمیٹی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَشْوَرَہ :- (بفتح اول و سوم) صلاح، مشورہ، باہمی تجویز، مشورے۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

مشورے ہو رہے ہیں آپس میں
بھیجتے ہیں مجھے بنارس میں — نواب مرزا شوق

قول فیصل۔ صاحب تحقیق اللغات لکھتے ہیں کہ بفتح میم و ضم شین و سکون واؤ خلاف برسی کشاف وہاں بمعنی سکون شین و ضم واؤ نیز آمدہ از صراح و منتخب و قاموس و بفتح واؤ چنانکہ مشہورست بے ثبوت غیر مسند۔ (تحقیق اللغات)

مشورہ ٹھہرنا :- صلاح ٹھہرنا، منصوبہ بنانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

ٹھہرا ہے وہاں مشورہ قتل ہمارا
لو حضرت دل ایک سنو تازہ خبر آج — داغ

مشورہ دینا :- صلاح دینا، رائے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مشورہ دینے میں تو سب شریک تھے لیکن کام بگڑ جانے پر سب الگ ہو گئے کیا زمانہ ہے۔

مشورہ رہنا :- کسی سے کسی کا دیتا رہنا، صلاح و مشورہ ہوتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہتا ہے ابھی عشق میں یوں دل سے مشورہ
جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح — ذوق

مشورہ کرنا :- صلاح کرنا، آپس میں بات چیت کرنا کسی خاص معاملے میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مشورہ کر کے یہ باہم جو اسے بلوایا
ہاتھ رکھے ہوئے قبضے پہ وہ صفدر آیا — تعشق

مشورہ گانٹھنا :- صلاح و مشورہ کرنا کوئی بات طے کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

مشورہ گانٹھ کرے اور تدبیر
آیا باہر وزیر پُر تزویر — (رخت گزار)

مشورہ لینا :- (۲) (دکن جنہ) کلام میں کسی استاد سے اصلاح لینا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

مشورہ ہونا :- کسی معاملے میں آپس میں گفتگو ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

کسی ترچھی چتون میں بانکی ادا میں
وہ مرے قتل کا مشورہ ہو رہا ہے — جلال

مُشَوِّش :- (بضم اول و فتح دوم و واو مشدد مکسور) پریشان کرنے والا، تشویش میں ڈالنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُشَوَّش :- (بضم اول و فتح دوم و واو مشدد مفتوح) پریشان کیا گیا، پریشان حال، مضطرب، حیران۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشوش ہو کر راتیں میں ہوائی کی تمام
گمگ کے زوجوں میں لیا جب اسد اللہ کا نام — گلشن عشق

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

حال جو عقل سے ہے کیا تم دنیا ان کو
نہیں ہوتا خبر ہوئے مشوش کا شغف — رشک

مَشْوِی :- (بفتح اول و کسر سوم) بھنا ہوا، بریاں۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَشْہَد :- (۱) حاضر ہونے کی جگہ۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَشْہَد :- (۲) شہید ہونے کی جگہ، شہادت گاہ، شہیدوں کا قبرستان۔ عربی اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بعشق در بطواف حرم بسی تمام
بطرح مشہد عاشق بسوز شمع مزار — میر

مشہد :- (۳) ایران کے ایک مشہور اور مقدس شہر کا نام ہے جہاں روضۂ امام رضا غریب علیہ السلام ہے۔ عربی اسم ظرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو مشہد مقدس بھی کہتے ہیں۔
جیسے ۔ کربلائے معلی، مدینۂ منورہ، مشہد مقدس، بیت المقدس کے قدردان اور نکتہ دان ان بزرگان خورشید ضمیر بیضا تحریر کے کلام قدرت التیام پر احسنت کہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مَشْہُود :- حاضر کیا گیا، موجود، ظاہر، متحقق، ثابت کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے حق مدعا، حق مقصود
دل میں مشہود ہے وہی موجود — میر

مَشْہُور :- شہرت دیا گیا، نامور، نامی، الم نشرح۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

ہے عجب طرح کے زمانے میں ہیں بشر
مشہور ہو گئی تھی بیاں کیا بری خبر — تعشق

مشہورہ :- (ث) حدیث میں اگر راوی اس کا ایک ہی ہو تو اس کو غریب کہتے ہیں اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مشہور اور اگر کثرت روایتوں کی اس حد تک پہنچے کہ عقل کے نزدیک

راویوں کا جھوٹ بولنا محال ہو تو اس کو متواتر کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ علم حدیث کی خاص اصطلاح ہے۔

مشہورِ عالم:۔ وہ کہ جس کی تمام عالم میں شہرت ہو، تمام دنیا میں مشہور۔ فارسی ترکیب فصیح، و رائج۔

واقعہ سلماں کا مشہورِ عالم آج تک ہے
آپ کا ادنیٰ سا بندہ ضیغم صحرا نشیں محشر لکھنوی

مشہور کرنا:۔ شہرت دینا، منادی کرنا اعلان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ گاندھی جی کے اخلاق نے ان کو اتنا مشہور کیا تھا کہ دوسری صفت مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

مشہور و معروف:۔ بہت بڑی شہرت والا، نامدار۔ جسے سب جانتے ہوں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مشہور ہونا:۔ زبان زد خلائق ہونا۔ شہرت پانا، نام پانا، ناموری حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ تو تھا پہلے پہل کا مذکور
رہے عزیزوں میں جو اب تک مشہور مرزا رسوا

مشہور ہے:۔ افواہ ہے۔ زبان زد خلائق ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ یقین مانیں یا نہ مانیں تمام شہر میں مشہور ہے کہ پولیس بے جا تشدد کر رہی ہے۔

مشہی:۔ اشتہا پیدا کرنے والا، بھوک لگانے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مشی:۔ پیادہ پا چلنا۔ عربی مونث۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ یہ محض پیادہ پا چلنا نہیں بلکہ بغرض تفریح پیادہ پا چلنا ہے۔

مولف تائید کرتا ہے۔

مشیت:۔ خواہش، مرضی، ارادہ، منشا۔ عربی مونث، فصیح، و رائج۔

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔ خدا تعالیٰ کی مرضی و خواہش، ارادۂ الٰہی تقدیر۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ مشیت خدا تعالیٰ کا وہ ارادہ جس کی خبر انبیا اور اولیا کو بھی نہ ہو۔

مشیت ایزدی:۔ تقدیر الٰہی، اللہ کی مرضی۔ حکم الٰہی۔ فارسی ترکیب، مونث فصیح رائج۔

قولِ فیصل۔ مختلف صورتوں سے بولتے ہیں مشیت پروردگار، مشیت خدا، مشیت الٰہی وغیرہ وغیرہ۔

چارہ نہیں مشیت پروردگار میں
جان اختیار میں ہے نہ دل اختیار میں تعشق

نہ جاؤں گا اب اس بت کی گلی میں
جلال آگے مشیت جو خدا کی جلال

مشیت کرنا:۔ شرکت کرنا، مشایعت کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

عاشق کا جنازہ ہے ملا راہ میں پیارے
تو بھی تو مشیت کوئی دو گام کیے جا آتش

مشیت میں گزرنا:۔ خدا کی مرضی ہونا۔ خدا کے علم میں گزرنا۔ مرضی پروردگار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اور اگر تیری مشیت میں یہی گزرا ہے
مرض دیا تو نہ دینے کے برابر دینا رشک

مشیخت:۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) بزرگی، شیخی، غرور، گھمنڈ۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

شیخ صاحب کیا ہے یہ گت آپ کی
دھل گئی ساری مشیخت آپ کی منیر

قولِ فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ:۔ بفتح اول و سوم نیز شیوخ و اشیاخ وغیرہ شیخ بمعنی مسن کی جمع ہے اس طرح مشیخت بروزن مغنیت بھی شیخ کی جمع آئی ہے لیکن اردو میں مشیخت کے معنی ہیں۔ شیخی، گھمنڈ، غرور۔ اردو والوں نے مشیخت کو اب بھی بنایا ہے۔ (قاموس الاغلاط)

انتباہ۔ صاحب منتخب کہتا ہے کہ مشیخت شیخ کی جمع ہے اور مشائخ جمع الجمع ہے اور صاحب قاموس کہتا ہے کہ مشائخ بھی شیخ کی جمع ہے اور صاحب صحاح کہتا ہے کہ شیخ کی جمع شیوخ و مشیخۃ مشائخ وغیرہ ہے۔ قول راجح صاحب منتخب کا ہے کہ شیخ کی جمع مشیخت اور مشیخۃ کی جمع مشائخ ہے۔

مشیخت پناہ:۔ شیخی خورا، دوسروں کی لینے والا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حصول محفلِ رنداں سے کیا ہوا ان کو
کہ جناب مشیخت پناہ کی گردش داغ

مشیخت خاک میں مل جانا:۔ غرور اور گھمنڈ کا خاک میں مل جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

محلِ صرف۔ یہاں گردن جھکا کر چلا کیجیے ورنہ کوئی پہلوان گردن ناپے گا تو یہ مشیخت ساری خاک میں مل جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

مشیخت کرکری ہونا:۔ شیخی کرکری ہونا، غرور کا خاک میں مل جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ آپ خاموش رہیں دیکھئے میں ابھی ابھی ٹھیک بتاتا ہوں۔ ساری مشیخت کرکری ہو جائے تو سہی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں شیخی کرکری ہونا۔ مشیخت وغیرہ رہ جاتا رہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

مشیخت مآب:۔ مشیخت پناہ۔ غرور اور تکبر میں بھرے ہوئے۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

پیتے ہیں اب جناب مشیخت مآب بھی
دیں پانی کے مول بکنے لگی ہے شراب بھی — داغ

مشیخت میں آنا:۔ غرور میں آنا۔ شیخی میں آنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال

محل صرف۔ بانکے کو اکیلا پاکر رفقا بھی شیر۔ کوئی اکڑتا ہے کوئی برتتا ہے اتنے میں دس پانچ نے مشیخت میں آکر تلوار کھینچ ہی تو لی (فسانۂ آزاد)

مشیر:۔ مشورہ کرنے والا، اشارہ کرنے والا۔ صاحب مشورہ، صلاح کار، مشورہ دینے والا۔ تدبیر بتانے والا، رائے دینے والا، کارپرداز۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

کیوں بناتے ہو رقیبوں کو مشیر
تم سے مجھ کو، مجھ سے تم کو کام ہے — داغ

مشیر الدولہ:۔ شاہی خطاب جو بڑے بڑے امرا و وزرا کو دیا جاتا ہے، سلطنت کا صلاح کار۔ عربی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

مشیران:۔ وزرا، امرا، اراکین، مشورہ دینے والے۔ فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ یہاں امرا و وزرا و اراکین سلطنت اور مشیران البتہ حاضر تھے ان کا مجرا اور سلام لیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ بقاعدۂ فارسی مشیر کی جمع ہے۔ اور مختلف صورتوں سے اس کا استعمال ہے مشیران سلطنت، مشیران حکومت۔ وغیرہ وغیرہ

مشیر تعلیمات:۔ تعلیمی معاملات وغیرہ میں مشورہ دینے والا۔ فارسی ترکیب۔ قلیل الاستعمال

مشین:۔ (بضم اول و فتح دوم و یائے مشدد مفتوح) شاندار، رعب داب والا خوبصورت، وجیہ، تمکنت والا، دبدبہ والا، خوش وضع، خوش اندام، شکیل و جمیل۔ اردو صفت غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اردو والوں نے بقاعدۂ عربی شان سے مشین بنا لیا ہے جو صحیح نہیں۔

مشین:۔ (بفتح اول و کسر دوم) کل، پرزہ چرخی، انگریزی مؤنث، رائج۔

مشین:۔ آلہ جر ثقیل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کے لئے کوئی خصوصیت نہیں ہے

مشین:۔ کارتوسوں میں ٹوپیاں ڈالنے کا آلہ۔ انگریزی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر ہے

مشین:۔ سلائی کی کل، کپڑا سینے کی مشین۔ انگریزی مؤنث رائج۔

مشین:۔ چھاپے کی کل۔ ہر قسم کی کل انگریزی مؤنث، رائج۔

مشینری:۔ (Machinery) مشین کے کل پرزے۔ کل سامان۔ انگریزی مؤنث، رائج۔

مصابیح:۔ بہت سے چراغ مصباح کی جمع۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ علم حدیث کی ایک کتاب کا نام بھی ہے

مُصاحِب:۔ (بضم اول و کسر چہارم) ساتھی، ہم صحبت، خاص دوست، رفیق ندیم۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

دسواس کا یہ کون سا ہنگام ہے مصاحب
بیجا ہوئے ہے سب عمل اکبر کے مصاحب — انیس

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مصاحبین ہے جیسے رفقاء اور مصاحبین نے صدہا منصوبے کئے آخر کار ہم اس میدان میں چن کر بھیجے گئے۔ (فسانۂ آزاد)

اس کی اردو جمع مصاحبوں ہے۔
جیسے نواب صاحب مصاحبوں کو یہ تاکید حکم دے کر زنان خانے میں گھس گئے (فسانۂ آزاد)

مُصاحَبت:۔ ہم نشینی، ساتھ رہنا۔ پاس اٹھنا بیٹھنا، رفاقت، ہم جلیسی۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

میں ان کی خدمت عالی میں خوش رہا لیکن
مصاحبت مری امراض جا نگزا نے کی — میر

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے جیسے۔

آزاد۔ یہ کہئے تو خیر چلئے بندہ بھی ابوالحسن کی خدمت میں داخل ہو جائے۔ پہلے گوہر کے یہاں پہنچے الٰہ اللہ داغ عرش بریں پہ اچھے اچھے رئیس زادے فخریہ مصاحبت کر رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مَصاحِف:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) مصحف کی جمع۔ بہت سے مصحف۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مَصادِر:۔ مصدر کی جمع بہت سے مصدر عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مصارف :- مصرف کی جمع، اخراجات بہت سے خرچ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

مصارفِ بیجا :- غیر ضروری خرچ، فضول خرچ بیجا اخراجات۔ فارسی ترکیب تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یہ مصارف بیجا کا نتیجہ ہے کہ اتنی بڑی جائداد کا مالک پریشاں حال ہے۔

مَصاف :- (بفتح اول) لڑائی، میدان جنگ، رزمگاہ، صف باندھنے کی جگہ۔ فارسی فصیح، رائج۔

کیا صفوں کو صاف کیا ہے مصاف میں
سینے کا آگیا ہے اثر دست صاف میں ـــ عشق

قول فیصل۔ عربی میں جمع مَصَف کی اور مصف اسم ظرف ہے۔ صف باندھنے کی جگہ تنہا کم مستعمل ہے۔ میدان مصاف اور رزم کی فارسی ترکیبوں کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے۔

کینہ دلوں کا صاف کیا ہے دم مصاف
تیغوں نے بے نیام تو خنجر تھے بے غلاف ـــ اوج

مُصَافحہ :- (بضم اول و فتح چہارم) ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانا، دست بوسی کرنا عربی مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی کسی سے یہ کہنا کہ آگھر سے ہو ادھر
کیا مصافحہ اصحاب کہف سے بڑھ کر ـــ عشق

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے اور اردو جمع مصافحے ہے۔ جیسے۔ استادہ ہوکر ملنے آئے مصافحہ کیا۔
(فسانۂ آزاد)

ہو صورت وصال کہیں دم نکل چکے
پھر ہوں مصافحے کف افسوس مل چکے ـــ تعشق

مَصاقع :- (بفتح اول) جمع مصقع کی بمعنی فصیح و بلیغ۔ عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مؤید ہو گئی تعدید ان کی
مصاقع ہو گئے کی تقریر ان کی
(معراج المضامین)

مَصالح :- (بفتح اول) مصلحت کی جمع، مصلحتیں بھلائیاں، نیکیاں۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مونث لکھا ہے۔ فصحائے لکھنؤ مذکر ہی بولتے ہیں۔

مَصالح :- سامان عمارت، اینٹ چونا وغیرہ فارسی مذکر، رائج۔

محل صرف۔ تمہاری غلطی ہے مزدور کم ہونے کی وجہ سے کاریگروں کو مصالح نہیں پہنچ رہا ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے بفتح چہارم زبانوں پر ہے۔

مُصالح :- پیاز، لہسن، ادرک، دھنیا وغیرہ۔ اردو، مذکر، رائج

قول فیصل۔ یہ مُصلح کی جمع ہے یعنی اصلاح کرنے والی چیزیں لیکن اردو میں بفتح چہارم زبانوں پر ہے۔

متقدمین اس کا املا مُصالحہ کرتے تھے جیسا کہ پرانے کتبوں میں ہے اور ترکیب کے ساتھ مُصالحۂ سرد و گرم لکھتے تھے۔ گوٹہ کناری کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے چوتھی کے جوڑے کے پیجامے میں مصالح ٹکا باقی ہے ان معنی میں بھی اردو ہے اور بفتح چہارم ہی بولتے ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے تو خبر عورت پتا خر، طمنچہ کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی کے خلاف مواد فراہم کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے ان کے خلاف سب مصالح تیار ہے قلعی کھل ہی جائے گی۔ اس کا صرف بنانا کے ساتھ بھی ہے۔

مُصالحت :- (بضم اول و فتح چہارم) آپس میں میل ملاپ کرنا، آپس میں صلح کرنا عربی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے اپنی طرف سے مصالحت کی انتہائی کوشش کی لیکن مجبوری یہ ہے کہ وہ کسی حجت پر تیار نہیں۔

مصالحت نامہ :- صلحنامہ، راضی نامہ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر صلح نامہ ہے

مُصالح دار :- مصالح دینے والا، اینٹیں گارا پہنچانے والا، قلی، مزدور، بیلدار۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے گوٹا کناری وغیرہ بیچنے والے بیچتے اور مصالحہ پڑے ہوئے کے معنوں میں مصالح دار کی آواز لگاتے ہیں۔

مُصالح رگڑنا :- مصالح پیسنا، نمک مرچ وغیرہ پیس کر تیار کرنا۔ اردو فعل متعدی عورتوں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر مصالح پیسنا بولتے ہیں۔

مُصالح کا تیل :- وہ تیل جو انگھڑ، پھول کھڑی، چمیلی، چنبیلا، صندل وغیرہ ڈال کر تیار کیا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

مصابیح کی سِل :- دوائی کی سِل، سِل نقیش - وہ پتھر جس پر گوشت وغیرہ کا مصالحہ پیسا جاتا ہے - اردو اسم مونث، رائج -

مُصاہَرت :- خسر کرنا، داماد کرنا - یہ لفظ دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے - عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

مَصائِب :- مصیبت کی جمع، سختیاں تکلیفیں، مصیبتیں، بلائیں، آفتیں - عربی مذکر فصیح، رائج -

کبھی مصائب دشتِ جنوں نہ بھولوں گا
تمام نوکِ زباں ماجرائے خار ہوا — ناسخ

قول فیصل - مختلف صورتوں سے اس کا استعمال ہے - مصائبِ دنیا - مصائبِ عالم -

ع حضرت پہ تھا مصائبِ عالم کا اژدہام — مؤلف

مصائب اٹھانا، مصائب برداشت کرنا، مصائب جھیلنا بھی بولتے ہیں -

مِصباح :- ۱۔ چراغ مجازاً روشنی - عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

صحرا و سموات کا سیاح علیؑ ہے
روشن ہو لحد جس سے وہ مصباح علیؑ ہے — میر عشق

مِصباح :- ۲۔ صبح کے وقت شراب پینے کا پیالہ - عربی، مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مُصَحِّح :- (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) صحت کرنے والا - تصحیح کرنے والا، کاپی کا مقابلہ اور پروف پڑھ کر دیکھنے والا عربی صفت - اسم فاعل، فصیح، رائج -

مصحح منتظم یکتائے عالم

و مکھوں تحریف ان کی قسمیں ہو کر — الفیلی نقوی

مُصحَف :- (بضم اول و سکون دوم و فتح سوم) وہ کتاب جس میں رسالے اور صحیفے جمع ہوں چونکہ قرآن شریف میں بھی سورتیں، صحیفے اور کتب سماوی سابقہ ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا - عربی مذکر، فصیح، رائج -

کبھی جیں نظر انجیل و زبور و توریت
کبھی مصحف میں نظر پھیر کا سر ہر آیت — ذوق

قول فیصل - موجودہ دور میں مصحف بول کے صرف قرآن مجید ہی مراد لیتے ہیں -

زرد جب خوف صنم سے وہ چہرہ ہو گیا
اور بھی زینت ہوئی مصحف طلا ہو گیا — اسیر

مُصحَف :- فارسی والوں نے عارض رخ، رخسار وغیرہ کو مصحف سے استعارہ کیا ہے - عربی مذکر، فصیح، رائج -

ہے سر مصحف رخسار پہ آثار غضب
کیا کوئی آیۂ رحمت ترے قرآں میں نہیں — میر مجروح

ہندوی زلف کے ہو پاس سرِ مصحف رخ
ذیل میں تیرے ہو کافر کو بھی اسلام کا پاس — ذوق

مصحف عارض کے ہوتے خال ہندو کا خیال
کیوں چلا اے رشک حق سے راہ باطل کی طرف — رشک

قول فیصل - چونکہ مرض دور ہونے کے لئے قرآن شریف کی آیتیں دھو کر پلاتے ہیں - اسی رعایت سے کہا ہے -

خود مصحف رخ دھو کے پلانے لگے احباب
اس درجہ بڑھا عاشق بیمار سے اخلاص — قند

عوام رجب کا چاند دیکھ کر قرآن شریف دیکھ لینا مبارک سمجھتے ہیں - اسی رعایت سے کہا ہے -

خلق نے قرآن دیکھا جب ہوا ماہ رجب
ہم نے دیکھا مصحف رخسار اپنے ماہ کا — ناسخ

مُصحَف اٹھانا :- قرآن کی قسم کھانا، قرآن مجید اٹھانا - اردو مصدر، قلیل الاستعمال

اس گل کو عشق پاک کا آتا نہیں یقین
حاجت ہے مصحف رخ روشن اٹھائیے — منیر

قول فیصل - قرآن اٹھانا زبانوں پر زیادہ ہے

مصحفِ بغلی :- (بفتح اول و کسر سوم) چھوٹی تقطیع کا قرآن - مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مصحفِ مجید :- قرآن - (تعظیماً) مقدس کتاب، بزرگ کتاب، قرآن شریف کلام اللہ - (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس محل پر قرآن مجید ہی بولتے ہیں

مصحفِ مُقدّس :- قرآن (تعظیماً) (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مصحفِ ناطق :- مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم - فارسی، ترکیب صفت فصیح، رائج -

تو وہ ہے مصحف ناطق کہ وصف نیچ رہتا
کہ در آئے اگر تیری شان میں آئے — رشک

قول فیصل - شیعہ عقیدے کے مطابق ائمہ طاہرین علیہم السلام بھی مصحف ناطق ہیں -

تم پہ کرتا ہے حسینؑ آخری حجت کو تمام
مصحفِ ناطق ہوں سنو میرا کلام — انیس

مُصحفی :- غلام ہمدانی ولد ولی محمد ساکن امروہہ ضلع مراد آباد کا تخلص جو شروع جوانی میں دہلی میں رہے اور آخر میں لکھنؤ میں سنہ ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی نہایت پر گو شاعر تھے -

مُصحُوب:- (بضم اول وسکون دوم و ضم سوم) مجدد، ہمراہ، ساتھ کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مِصدَاق:- (بکسر اول) آلۂ صدق، ثبوت صداقت، تصدیق کنندہ۔ وہ شے جس پر کسی شئے کا اطلاق ہو۔ عربی اسم آلہ، صحیح، رائج۔

محل نظر۔ جب اس کو بات سمجھنے کا شعور ہوا تو شاید سب سے پہلی بات اس نے سمجھی یہی ہوگی کہ حسن سیرت اس کو کہتے ہیں اور میں اس کا مصداق ہوں۔

دعوئے بلاغت کا یہی ہے تری مصداق
اس قطعہ کو اس واسطے کرتا ہوں میں تحریر
(صبرۃ افغانیین)

مَصْدَر:- (بفتح اول وسکون دوم وفتح سوم) جائے صدور، صادر ہونے کی جگہ۔ نکلنے کی جگہ چشمہ، جڑ۔ اصل، بنیاد۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

باتیں ابھی یہ کرتے تھے دونوں یگانہ وار
جو صید ذیں پہ مصدر رحمت ہوا سوار
(دبیر)

مَصدَر:- ۲ وہ کلمہ جس سے فعل اور صیغے مشتق ہوں یعنی مصدر وہ ہے جس سے کرنا، ہونا زمانے کے تعلق کے بغیر کہا جائے۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف، صحیح، رائج۔

قول فیصل۔ فارسی زبان میں جس کے آخر میں "دن" یا "تن" ہو جیسے آمدن اور سوختن۔

مَصدرِ عُلوم:- وہ کہ جس سے تمام علوم نکلیں۔ فارسی ترکیب تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

زیر پا جو فرش خاک پہ وہ مصدر علوم
اعلیٰ فلک سے قدر قبتِ المرتضیٰ کی دھوم
(دبیر)

مصدر کا قاعدہ:- خاص فصحائے دہلی اور متقدمین لکھنؤ اس حالت میں جب مفعول کسی فعل کا مونث ہو علامت مصدری یعنی "نا" کے الف کو یائے معروف سے بدل کر بولتے ہیں جیسے بات کرنی چاہیئے۔ جان دینی دشوار ہوگئی۔ اب فصحائے لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب بھی فصحائے لکھنؤ جو صاحب احتیاط ہیں اس کی پابندی کرتے ہیں گو دنیا اب عام طور سے پابند نہیں رہی۔

مصدرِ لازم:- وہ مصدر ہے جو صرف فعل فاعل پر ختم ہو جائے اور مفعول کی ضرورت نہ ہو جیسے آمدن۔ یعنی آنا۔ فارسی ترکیب رائج۔

مصدرِ مُتَعَدّی:- وہ مصدر ہے جو فاعل پر ختم نہ ہو مفعول کی بھی خواہش رکھے جیسے "آوردن یعنی لانا"۔ فارسی ترکیب رائج۔

مُصَدِّع:- (بضم اول وفتح دوم وکسر چہارم مشدد) تکلیف دینے والا، دردسر پیدا کرنے والا، تکلیف دہندہ۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُصَدِّق:- (بضم اول وفتح دوم وکسر سوم مشدد) تصدیق کرنے والا، سچی گواہی دینے والا، ثابت کرنے والا، ثبوت دینے والا۔ راست ہونے کی گواہی دینے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُصَدَّق:- (بضم اول وفتح دوم وحرف سوم مشدد مفتوح) تصدیق کیا گیا، آزمائش کیا گیا۔ جانچا گیا، تصدیق کیا ہوا، تصدیق شدہ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُصَدَّقہ:- تصدیق کیا ہوا۔ جس کی تصدیق ہوگئی ہو۔ جس کی سرکاری طور پر تصدیق ہوئی ہو۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا فرض تھا کہ مقدمہ دائر کرنے سے پہلے مصدقہ نقلیں حاصل کر لیتے تو دشواری نہ ہوتی۔

مِصْر:- ۱ شہر، بلدہ، نگر (امصار جمع) عربی مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مِصْر:- ۲ ایک مشہور شہر کا نام جسے مصر بن نوح نے آباد کیا تھا اور اس نے فرعون کی حکومت اور حضرت یوسف کی سلطنت کے باعث بڑی شہرت پائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

مِصْر:- ۳ افریقہ کے ایک ملک کا نام جس میں شہر مصر بھی واقع ہے اس ملک کی ترقی ہند اور فارس کے سوا تمام دنیا سے مقدم مانی گئی ہے چنانچہ یونان بھی مصر کے پرتو سے روشن ہوا۔ یہاں کے مخروطی مینار بہت مشہور ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

مُصِر:- (بضم اول وکسر دوم) اصرار کرنے والا۔ ایک کام یا بات پر اڑ جانے والا، ضدی۔ عربی صفت اسم فاعل، صحیح، رائج۔

پئے اذن قاسم مصر ہو رہے ہیں
گلے سے لگائے ہیں شہ رو رہے ہیں
(میر عشق)

مُصَرَّح :- (بضم اول و فتح سوم مشدد) تصریح کیا گیا، تفصیل کیا گیا، صراحت کیا گیا مفصل، مشرح - عربی صفت - اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - صاحب انوار اللغات لکھتے ہیں کہ اس کا مونث مُصَرَّحہ ہے اور زیادہ تر اردو میں یہی مستعمل ہے جیسے آپکی بھیجی ہوئی مُصَرَّحہ ذیل اشیاء موصول ہوئیں رسید حاضر ہے -

مولف کے نزدیک - یوں لکھنا چاہیئے تھا - آپ کے بھیجے ہوئے مصرحہ ذیل اشیاء وصول ہوئے -

مِصرَاع :- آدھا شعر، پوری بیت یا فرد کا نصف - عربی مذکر - عروضیوں کی اصطلاح

نہ کیونکر مطلع دیواں ہو مطلع مہر وحدت کا
کہ ہاتھ آیا ہے روشن مصرع انگشت شہادت کا
مومن

قول فیصل - اس کی اردو جمع مصرعے اور مصرعوں ہے -

مصرعے ہیں رباعی کے حدود اربع
ہر بیت ہے جنت کا طلب گار ہوس میں
مونس

اساتذۂ متقدمین نے مصراع بھی نظم کیا ہے جو اپنی جگہ پر صحیح ہے -

یہی مصراع ہے مضمون فغان بلبل
نالۂ عاشق دلگیر سے کیا ہوتا ہے
(؟)

متاخرین نے اور موجودہ دور والوں نے مصراع نظم نہیں کیا ہے نہ نظم کرتے ہیں فصیح مصرع ہی ہے -

مصرعِ اوّل :- شعر کا پہلا مصرع - بند کا پہلا مصرع - فارسی ترکیب، فصیح، رائج

قول فیصل - مصرع اولی کہنا صحیح نہیں ہے -

مصرعِ برجستہ :- وہ مصرع جو بے ساختہ اور بے تردد فکر حاصل ہو - فارسی ترکیب، فصیح، رائج

مصرعِ تر :- عمدہ مصرع - بہت صاف مصرع، برجستہ مصرع - فارسی ترکیب، قریب بمتروک -

بنا ہر مصرع تر رشک سرو گلشن جنت
ہوا موزوں جو مضموں شاہ کی موزونیٔ قد کا
لطافت

مصرعِ ثانی :- شعر کا دوسرا مصرع - فارسی ترکیب، فصیح، رائج -

قول فیصل - مصرع ثانیہ کہنا غلط ہے -

مصرع دولخت ہونا :- شعر کے دونوں مصرعوں میں کوئی ربط نہ ہونا پہلے اور دوسرے مصرعے سے کوئی تعلق نہ ہونا - اردو مصدر فصیح، رائج -

محل صرف - تمہاری غزل ہر طرح ٹھیک ہے صرف یہ مصرع دولخت ہیں - مصرع پھر لگا دو -

مصرع طرح :- وہ مصرع جو بحر اور قافیہ ردیف بتانے کے لئے بطور طرح مشاعرہ کے لئے نکالا جاتا ہے - فارسی ترکیب فصیح، رائج -

محل صرف - جناب رنگین صاحب کے یہاں مشاعرہ ہے مصرع طرح نکلا ہے -

یہیں کہتا رہ گیا دل پائمال ہوتا ہے

خیال اور حال قافیہ ہیں - ردیف "ہوتا ہے" تم بھی غزل کہو -

مصرع طرح ہونا :- کسی نظم کے لئے مصرع طرح نکالنا - کوئی ایسا مصرع نکالنا جو طرح قرار پائے - اردو مصدر، فصیح، رائج -

تنتے ہوئے شاعر ہیں آؤ ایک دن
مصرع بھی تو طرح ہو قد بلند کا
نیر

مصرع لڑانا :- ایک شاعر کے مصرع کا دوسرے شاعر کے مصرع کے مطابق ہونا - اردو مصدر، فصیح، رائج -

قمری سے ہم سے بحث نہ پڑ جائے کس طرح
مصرع لڑا ہے سرو سے قد بلند کا
نیر

مصرع لگانا :- ایک مصرع پر دوسرا مصرع لگا کر شعر پورا کرنا - اردو مصدر، فصیح، رائج -

ع - لگا کر نالۂ موزوں سے اپنی آہ کا مصرع
شعلہ

مصرع نکالنا :- مصرع کہنا، طرح کا مصرع نکالنا - اردو مصدر، فصیح، رائج -

محل صرف - تم نے اس مرتبہ مشاعرے کا بہت عمدہ مصرع طرح نکالا ہے - مشاعرہ کامیاب رہے گا -

مصرع ہونا :- مصرع موزوں ہونا - اردو مصدر، فصیح، رائج -

عجز سے لکھا سر دیوان کلام اللہ کا
شاعروں سے ہو سکا مصرع نہ بسم اللہ کا
لطافت

مَصْرَف :- (فتح اول) خرچ کرنے کی جگہ، خرچ - موقع - عربی اسم ظرف فصیح، رائج -

سعادت مند ہو کر جی کے بعد از مرگ عالم میں
ہما کے بال کا مصرف بجز افسر نہیں ہوتا
مودت

مَصْرَف :- ۲ مطلب، کام، غرض اردو عوام کی زبان -

چیز مانگے کی ہو اچھی بھی تو کس مصرف کی
ہو برا بھی مگر اپنا ہو تو مال اچھا ہے
اکبر خاں

مُصْرِف :- صرف کرنے والا، خرچ کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

سوز گنج رواں دیں عوض اک جام کے بیکش
مُصرِف کے لگے ہاتھ تو ہے زر کی خرابی (امیر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جس کے معنی فضول خرچ کے ہیں وہ سین سے لکھنا چاہیے کیونکہ اس کے معنی حد سے زیادہ اور بے موقع خرچ کرنے والے کے ہیں اڑاؤ، لٹاؤ وغیرہ۔

مِصر کا بازار :- وہ جگہ جہاں حضرت یوسفؑ کو تاجروں نے فروخت کیا تھا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو جیوں آٹھ پہر مصر کا بازار نہ تھا
تم تو یوسف تھے مگر کوئی خریدار نہ تھا (امیر)

مصر کی روشنی :- مجازاً مصر کے علوم و فنون۔ اردو اسم مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مصر والے :- مصر کے رہنے والے مصر کے باشندے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہوں اہل عرب کہ مصر والے
ان سب کے خیال ہیں نرالے (صفی لکھنوی)

مَصْرُوع :- وہ شخص جسے مرگی کی بیماری ہو۔ مرگی کا مریض۔ وہ کہ جس کو صرع کا مرض ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَصْرُوف :- (بفتح اول و سکون دوم) وہ کہ جس پر روپیہ خرچ کیا گیا، صرف کیا گیا، پھیر لیا گیا، عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مصروف :- مشغول، کام میں لگا ہوا کسی کام میں مشغول۔ عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج۔

تا رہیں سجدۂ معبود میں تا سخ مصروف
سر ہے اس واسطے ہوتے ہیں سب انساں پیدا (ناسخ)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا اور رہنا کے ساتھ ہے۔

مَصروفیت :- مشغولیت، کسی کام میں لگا ہونا۔ فارسی مونث، رائج۔

محل صرف۔ چونکہ وہ اس وقت کچھ لکھوا رہے تھے مصروفیت کے سبب سے نہ سمجھے۔

(از مقدمہ دیوان ذوق)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا اور رہنا کے ساتھ ہے۔

مِصری :- مصر سے منسوب، مصر کا، مصر کا باشندہ۔ فارسی صفت، رائج۔

مصری :- ۲ قلم، کلک، لکھنی۔ اسم مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مصری :- ۳ تیغ، تلوار، شکار کا چھرا اسم مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مصری :- ۴ شیرہ، راب۔ اردو اسم مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مصری :- ۵ نبات سفید، دانہ دار اور سخت قوام کا جمایا ہوا قند۔ اردو، مونث رائج۔

حکم مصر کا ہر روز و شب تھا
یہ مصری سے بھرا اس کا دوب تھا (نو طرز مرصع؟)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ: اگرچہ اس معنی میں ہندوستان کے سوا دوسرے ملک کی تصانیف میں یہ لفظ نہیں پایا جاتا مگر اس کی اصل مصری سے ثابت ہوتی ہے اول تو اس وجہ سے کہ شیرہ کے معنی میں یہ لفظ آیا ہے دوسرے یوں کہ عرب میں جو مصری فروخت ہوتی ہے وہ تمام ملکوں سے آتی ہے مگر بہتر و افضل مصری بلحاظ لطافت صفائی تسلیم کی ہے چونکہ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنی خوبی کے سبب کسی ملک یا شہر سے مخصوص ہوتی ہے تو اس کا بھی وہی نام پڑ جاتا ہے۔ جیسے سروہی بجائے مقام تلوار کے معنی میں برتنے لگے چینی بجائے ملک سفید شکر کے معنی میں مستعمل ہو گیا اس کو بھی یہیں اسی طرح خیال کرنا چاہیے

مصری کا کوزہ :- مصری کا بنا ہوا گول ڈلا۔ کوزۂ نبات (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ قند کا کوزہ بولتے ہیں

مصری کا کوزہ :- ۲ تشبیہ ہے، ہر چیز جو بہت شیریں ہو۔

"نبات شیریں خربوزہ جس سے لب بند ہوں"
(نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ قند کا کوزہ ہی بولتے ہیں۔

مصری کھلانا :- نسبت کرنا، منگنی کی رسم ادا کرنا۔ منہ میٹھا کرنا۔ چند دنوں میں اس جگہ شربت پلانا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مصری کھلانا:۔ خنجر مارنا، کٹار مارنا، تلوار یا پیش قبض سے قتل کرنا۔ اردو مصدر متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مصری کی ڈلی:۔ نبات کا ٹکڑا، مصری کا ٹکڑا، اور یہ کنایۃً نبات بہت شیریں۔ اردو مونث، رائج۔

ہونٹ چبوا لی ہے اس شیریں دہن کی انگشتر
سن لیا مصری کی ڈلیوں کا مزہ جب بات ہے — آتش

مصری کی ڈلی ہے:۔ کنایہ ہے شیریں کلام سے، نرم کلامی سے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ شیریں کلامی، میٹھی گفتگو بولتے ہیں۔

مصری کی ڈلیاں:۔ نبات کے ٹکڑے، مصری کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ اردو مونث، رائج۔

تلاوت کچھ نہیں خبر نہ شکر دیدہ ہیں
ہاں معشوق گر پوچھے کوئی مصری کی ہیں ڈلی — میر

مسطبہ:۔ میخانہ، شراب خانہ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی قلیل الاستعمال۔

مسطبہ بیخود کا ہے یہ جہاں
جلد خم وار ہو اچھا ہے — میر

قول فیصل۔ یہ لفظ سین، صاد اور ضاد تینوں طرح عربی میں آیا ہے۔

مُصْطَفٰی:۔ (بضم اول و سکون دوم و فتح سوم) برگزیدہ، منتخب، پسندیدہ، چنا ہوا، مجتبیٰ، مقبول، منظور نظر، چیدہ۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُصطفٰی:۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب مبارک۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

تا صعود ایسا ہوا جیسے تھے جناب مصطفیٰ
ہو سخن در حق بندوں کو پہنچایا کلام اللہ کا — انیس

مصطفوی:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

خوشبو جو عطر زلف سے منہ کو کر دیا
پھر ... ایک مصطفوی کی ... — امیر

قول فیصل۔ صاحب تحقیق اللغت لکھتے ہیں کہ۔ بدانکہ این لفظ بزیادت واو خطاست چراکہ در لفظ مصطفیٰ و مرتضیٰ الف و الف مقصورہ بود حذف کردہ یائے نسبت می آرند درین صورت مصطفی و مرتضی بروزن یائے مصدری صحیح بود اگرچہ دریں لفظ ... آں بنیاد آمدہ است لہٰذا چنداں قول قرض نیست۔ (تحقیق اللغت)

مصطکی:۔ ایک قسم کا گوند جو روم میں پیدا ہوتا ہے۔ فارسی مونث، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اطبا عام طور سے مصطگی رومی نسخوں میں لکھتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ۔ ایک قسم کا زرد گوند بلک الروم مزاجاً دوسرے درجے میں حار یابس، مقوی معدہ، جاذب رطوبات، و مانع۔ بعضوں نے گرم بھی کہا ہے۔ اور صاحب قاموس الاغلاط یہ لکھتے ہیں:۔ کہ مُصطگی، مَصطکی، مصطکا تینوں طرح آیا ہے۔ ایک درخت جو جزیرۂ مصطکی میں ہوتا ہے یہ درخت اور اس کا گوند مصطکی ہی کے نام سے موسوم ہو گیا۔ جزیرہ مصطکی جزائر روم میں سے ایک جزیرہ ہے جو قسطنطنیہ کے جنوب کی طرف خلیج قسطنطنیہ (باسفورس) کے دہانے پر واقع ہے جو لوگ رومی مصطکی بفتح میم و کسر کاف تازی یا مصطکی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ جزیرہ مصطکی کا ترکی نام ساقز ہے۔

مُصطلَح:۔ (بضم اول و فتح سوم) اصطلاح، محاورہ، اصطلاح کردہ شدہ، محاورہ بنایا ہوا۔ عربی اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُصطلحات:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) مصطلح کی جمع۔ اصطلاحیں، محاورے۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ٹیک چند بہار نے بہار عجم کی سی لاجواب کتاب تصنیف کر دی جو مصطلحات زبان فارسی کا ایک بے عدیل و بے نظیر ذخیرہ ہے۔ (گذشتہ لکھنؤ)

مُصفّا:۔ پاک، صاف، صاف کیا ہوا، نتھرا ہوا، پاکیزہ۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ذرا اور توجہ دیجئے۔ یہ کہہ کر حضرت نے گردن شیشہ پیمانہ پر جھکا دی۔ اور شراب ناب اور مصفا اڑائی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا املا (ے) کے ساتھ مصفیٰ بھی ہے۔

مُصفّی:۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) صاف کرنے والا، نتھارنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہیں چاہیے کہ چوک والا استفا کا عرق مصفی استعمال کرو خارش جاتی رہے گی۔

قول فیصل۔ مصفی خون۔ خون صاف کرنے والا

کے معنی میں بھی زبانوں پر ہے۔

مِصقَل: بہ کسر اول و سکون دوم و فتح سوم، صیقل کرنے کا اوزار، جلا کرنے کا آلہ۔ عربی مذکر۔ اسم آلہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَصقَلہ: صیقل، جلا، پالش۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل مرینہ۔ اسد نے اس مکان رشک گلستان کو دیکھا کہ چار دیواری پر اس کی مصقلہ کیا ہوا ہے۔
(طلسم ہوش ربا)

مَصقُول: صیقل کیا ہوا، چمکایا ہوا عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گو کمر میں ہے خنجر مصقول
ہے مگر تیغ عشق کا مقتول — میر مہر

مُصَلّا: نماز پڑھنے کی جگہ، مسجد عبادت گاہ، عیدگاہ، خصوصاً عیدگاہ شیراز جو نہایت پرفضا میدان میں ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُصَلّا ۲: جانماز، بوریا، صف، دری یا وہ کپڑا جس پر نماز پڑھتے ہیں۔ عربی اسم ظرف فصیح، رائج۔

نقیر از معبود کی ہے عبادت
یہی بوریا ہے مصلا ہمارا — صبا

اہل کرم کے دل سے وسیع و وسیع تر
فرش زمین پاک مصلا ہے عید کا — منیر

قول فیصل۔ اس کا املا ے کے ساتھ مصلے بھی ہے اور اس کا صرف بچھنا بچھانا اور اٹھانا کے ساتھ ہے۔

ع بس ہو چکی نماز مصلا اٹھائیے — داغ

مُصلِح: بہ ضم اول و کسر سوم، اصلاح کرنے والا، درست کرنے والا، نیکی کی طرف لانے والا، عیوب دور کرنے والا۔ راستی پر لانے والا۔ نقص دور کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل فصیح، رائج۔

مُصلِح ۲: ضرر سے بچانے والا، مضر کا نقیض عربی صفت اسم فاعل، اصطلاح طب۔

مَصلَحَت ۱: بہ فتح اول و سوم و چہارم نیک صلاح و نیک تجویز۔ صلاح نیک، مناسب تجویز عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرم کرم کی جگہ ہے غضب غضب کی جگہ
تیز مصلحت، ذوالجلال رکھتی ہے — امیر

مَصلَحَت ۲: بہ فتح اول و سوم و چہارم خوبی، بہتری، بھلائی، عمدگی، عربی، مونث فصیح، رائج۔

برائی ہے مری غیر دل کے آگے
نہ جانے اس میں بھی کیا مصلحت ہو — منیر

مَصلَحَت ۳: صلاح، مشورہ، عورتوں کی زبان۔

آج دم اپنا ٹھہرتا نہیں کیا جانیے آہ
مصلحت لوگوں نے واں بیٹھ کے ٹھہرائی کیا — جرأت
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَصلَحَت ۴: حکمت، مناسب خیال، اچھا خیال۔ عربی مونث، قلیل الاستعمال۔

مصلحت ترک عشق ہے ناصح
ایک ہم سے یہ ہو نہیں سکتی — خواجہ احسن اللہ بیان

مَصلَحَت ۵: مرضی، مشیت، ارادہ، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

بنا دیا جسے چاہا مٹا دیا مالک
کسی کو دخل تری مصلحت میں کیا مالک — پیر عشق

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے

آخر ہوئی یہ مصلحت سید البشر
پیارو مقام رحم ہے ہرنی کے حال پر — عشق

مَصلَحَتاً: مصلحت کی بنا پر، از روئے مصلحت، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

آج کو مصلحتاً بیکس و ناچار ہوں میں
ورنہ اے احمد مختار کا مختار ہوں میں — رنجی

مَصلَحَت اَندیش: صائب اور معقول بات سوچنے والا۔ از روئے عقل سوچنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اندیش ہو عقل
عشق ہو مصلحت انگیز تو ہے خام ابھی — اقبال

مَصلَحَت ایزدی: خدا کی مرضی، خدا کی حکمت۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مَصلَحَت ٹھہرنا: مصلحت ہونا، مرضی ہونا۔ اردو مصدر، متعدی۔

زہے تقدیر ناکامی کہ تیری مصلحت ٹھہری
تری مرضی سے وابستہ ہوا الفت سے غم میرا — فانی

قول فیصل۔ مصلحت ٹھہرانا بھی بولتے تھے

آج دم اپنا ٹھہرتا نہیں کیا جانیے آہ
مصلحت لوگوں نے واں بیٹھ کے ٹھہرائی کیا — جرأت

مَصلَحَت دید: نیک بات سوچنا

بھلائی، بہتری۔ فارسی، مونث۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مصلحت دیکھنا:۔ بھلائی دیکھنا
خوبی دیکھنا۔
(نثر) تم نے کیا مصلحت دیکھی جو آج کا سفر
فسخ کیا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر یوں بولتے ہیں
جیسے تمہاری کیا مصلحت تھی جو تم نے آج کا سفر
ملتوی کر دیا۔

مصلحت کرنا:۔ صلاح کرنا، مشورہ کرنا
اردو مصدر، متروک
گئے تب گھر میں بھائی مصلحت کر کے
کیا جو ہوئے اس کا پیرہن تر (زلیخا اردو)

مصلحت کوشی:۔ اچھا خیال معلوم کرنا
اچھی رائے دریافت کرنا۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال
رقم تیرا انجام بر صورت سزاوار تھا
مرحج تیری پر بنائے مصلحت کوشی نہ تھی (حسرت موہانی)

مصلحت ملکی:۔ معاملات سلطنت کے
مناسب۔ تدبیر مملکت، پالیسی۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

**مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز
ورنہ در محفل رندان خبرے نیست کہ نیست**
مصلحت نہیں ہے کہ راز پردے سے باہر ہو ورنہ
کوئی خبر ایسی نہیں ہے جو رندوں کی محفل میں نہ
ہو۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ حالانکہ ہم کو سب کچھ
مگر مصلحت کی وجہ سے بعض باتیں چھپانا پڑتی
ہیں۔ فارسی مثل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مصلحت وقت:۔ وقت کے مناسب
مناسب وقت، مقتضائے وقت۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔
تم مصلحت وقت کا کرتے ہو خیال
ہم دین کو دنیا سے جدا رکھتے ہیں (مؤلف)

مصلح سنگ:۔ (بضم اول و کسر سوم)
پتھر یا پلیٹ پر جمی ہوئی کاپی کی اصلاح کرنے
والا۔ اصلاح سنگ کرنے والا۔ فارسی ترکیب رائج
محل صرف۔ منشی جعفر حسین نام ایک مشہور مصلح
سنگ کو ان کی اخلاق نے آمادہ کیا کہ مطبع کو
کاپی نویسی سے بے پروا کر دیں۔ (گذشتہ لکھنؤ)
قول فیصل۔ اسی جگہ مصلح سنگی بھی زبانوں پر ہے
جیسے مطبع ہی کے ساتھ لکھنؤ میں مصلح سنگی کا فن
ایجاد ہوا۔ (گذشتہ لکھنؤ)

مصلوب:۔ صلیب پر چڑھایا گیا۔ دار پر
کھینچا گیا، سولی پر چڑھایا گیا۔ جس کو پھانسی
دی گئی ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان۔

مُصلّی:۔ نمازی، نماز پڑھنے والا، نمازگزار
عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔
ع وہ نور کی صفیں وہ مصلی ملک صفات (انیس)
قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مصلیوں ہے
مصلیوں کے دل ان کی اذان سے بڑھتے تھے
ہمیشہ یہ مرے پیچھے نماز پڑھتے تھے
صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی چند روپے بھیجنے والے
بھی معنی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں

مُصلی:۔ وہ مساکین جو مردے کے سوئم
چہلم وغیرہ کا کھانا کھاتے ہیں۔ فاتحہ کا
کھانا کھانے والے۔ یعنی فی اللہ کا لینے والے
(جب مرتع معنی کہیں گے تو اس سے مراد جو
بظاہر نمازی مگر باطن مکار ہو) (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُصلّے:۔ جانماز، مسجد کی چھوٹی چٹائیاں
اردو، مذکر، رائج۔
قول فیصل۔ یہ مصلا کی اردو جمع ہے میر نے
مصلے کرنا نماز پڑھنا کے معنی میں کہا ہے جو متروک
ہے۔
شیخ جی آؤ مصلے کرو احرام کرو
جنس تقوی کے تئیں صرف نے و جام کرو (میر)

مُصمَت:۔ خاموش، چپ، بے حس
عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی
زبان، قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔ ذات الذنب کے حالات سے
علمائے ہیئت واقف ہیں ان کا مقولہ ہے کہ
ستارہ مذکور کرۂ شمس کے گرداگرد ستاروں
کی طرح دورہ کرتا ہے اور یہ ستارہ ایک
جسم مصمت ہے جوف اس میں نہیں ہے۔
(فسانۂ آزاد)

مُصمَّم:۔ پکا، مضبوط، استوار، محکم، پختہ
ارادہ کیا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔
مصمم کیا تو نے اب دل میں کیا
جو تھا ارادہ لڑائی کا یا صلح کا (منشی)

مصمم ارادہ:۔ عزم بالجزم، پکا ارادہ
پختہ ارادہ، مضبوط اور مستحکم ارادہ۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میں نے پٹنہ جانے کا مصمم ارادہ کر لیا

تھا بدقسمتی سے بخار آگیا ارادہ ملتوی کر دیا۔

مُصَنِّف :۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) تصنیف کرنے والا، کتاب تیار کرنے والا، دیوان جمع کرنے والا، یا مرثیہ وغیرہ کہنے والا، عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کتاب کا مکمل نام۔ مشرق تمدن کا آخری نمونہ۔ یعنی گذشتہ لکھنؤ ہے نام ہی سے مصنف کے انداز نظر اور اس کتاب کے موضوع کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مصنفوں ہے اور عربی جمع مصنفین ہے۔

جیسے :۔ لیکن زبان اردو کو جو ترقیاں حاصل ہوئیں وہ شاعروں، ادیبوں، نثاروں اور مصنفوں ہی تک محدود نہیں ہیں۔

(از۔ گذشتہ لکھنؤ)

اس فن میں سلمان مصنفین سلف کی کتابیں ابھی کلچۂ نہیں ملیں۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

مُصَنَّفات :۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) تصنیف کی ہوئی کتابیں، تصنیفات عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آزاد۔ اس فرنگی محل کا نام آفتاب جہاں تاب کی طرح ساری خدائی میں روشن ہے اور علمار فرنگی محل کے مصنفات مسلمات المشہور کالشمس فی نصف النہار ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مُصَنَّفہ :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد) تصنیف کی ہوئی کتاب یا رسالہ۔ تصنیفیں اور لکھی ہوئی کتابیں۔ عربی صفت مونث، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بہت سے ایسے بدنصیب مصنف گذرے ہیں۔ جن کی مصنفہ کتابیں منظر عام پر نہیں آسکیں۔

مَصْنُوع :۔ (بفتح اول و ضم سوم) بنایا ہوا، صنعت کیا ہوا، وہ شے جو کاریگری سے بنائی گئی ہو عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

میں ہوں مصنوع اس صانع کا بے عیب
کو کہتے ہیں جسے سب شاہد غیب (ذوق مخلف اردو)

مَصْنُوعات :۔ مخلوقات، بنائے ہوئے اشیار، وہ شے، جس کو بنانے والے نے بنایا ہو۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مصنوعات عالم خود اس بات کی دلیل ہیں کہ اس کا صانع کوئی ہے۔

مَصْنُوعَہ :۔ بنائی ہوئی چیزیں۔ بنائے ہوئے اشیار۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

یہ مقالات خیال و قصص مصنوعہ
ہوئے اک بار جو افسانۂ خواب غفلت (نعق)

مصنوعی :۔ خود ساختہ، بنائی ہوئی، جو قدرتی نہ ہو۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ مصنوعی چیزیں جو انسان کی خود ساختہ ہیں تم ان میں کبھی پائیداری نہ پاؤ گے۔

مَصْنُوعی :۔ بناوٹی، جعلی، اصلی کے خلاف جیسے مصنوعی سکہ، مصنوعی دستخط اردو، قانون کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اب اس جگہ جعلی ہی بولتے اور لکھتے ہیں جیسے تم نے ان کے جعلی دستخط بنا تو لئے ہیں لیکن پتہ چل گیا تو۔ وہ کا مقدمہ چل جائیگا

مُصَوِّر :۔ (بضم اول و کسر سوم مشدد) تصویر بنانے والا، تصویر کھینچنے یا آتارنے والا نقاش۔ عربی صفت، مذکر، اسم فاعل فصیح، رائج۔

جو بے حجیوں کی نگاہوں میں نور بخش ہیں اب
خیال قلب مصور کو دیکھ لے تصویر (محشر)

مُصَوَّر :۔ رنگ ساز، رنگ بھرنے والا بیل بوٹے بنانے والا۔ عربی مذکر، اسم فاعل قلیل الاستعمال۔

مُصَوِّر :۔ خدائے تعالیٰ کا نام جو مخلوقات کی طرح طرح کی صورتیں بنانے والا۔ خالق، باری مصور کا فرق، تینوں کے معنی پیدا کرنا، اختراع کرنا مگر باعتبار استعمال ہر ایک کے ساتھ ایک خصوصیت جداگانہ ہے۔ مثلاً خلق مستعمل ہوتا ہے کسی وجود میں لانے سے پیشتر اس کے اندازہ کرنے میں اور برائے ایجاد اور پیدا کرنے میں اور تصویر صورت بنانے اور ہیئت بخشنے میں اور اس میں شک نہیں کہ جو چیز عدم سے وجود میں آتی ہے وہ محتاج ہوتی ہے اولاً اندازہ کرنے کی ثانیاً پیدا کرنے کی، ثالثاً صورت بنانے کی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر تنہا مصور بول کے خدا کو مراد نہیں لیتے، مصور عالم، مصور فطرت، وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ تنہا بھی مصور بول کے خدا کو مراد لے لیتے ہیں۔

ایک ہی جلوہ نظر آتا ہے سر سے پاؤں تک
حسن وحدت کا مصور اور مصور مل گیا
محشر لکھنوی

مُصَوِّری :۔ نقاشی، تصویر کشی، تصویر کھینچنا فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شجاعت میں رستم سیستانی، حکمت

ہیں اور سطوتِ ثانی مصوری میں بہزاد و مانی۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے جیسے آپ نے دو مصرعوں میں جیسی میدانِ جنگ کی مصوری فرمائی ہے اس کا جواب ناممکن ہے۔

مصئون:- محفوظ، نگہبانی کیا ہوا، بچایا ہوا، عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب تحقیق اللغات لکھتے ہیں۔ کہ مانِ یصون سے اسم مفعول حفاظت کیا گیا محفوظ اس پر ہمزہ زیادہ کر کے مصئون بروزن مفعول کہنا غلط ہے جیسے نسیم نے لکھا ہے۔

مصئون وہ قضائے اسقدر ہے
اس بستی کا نام امر نگر ہے — نسیم

صون وصیانہ اجوف وادی ہونے سے اس کا اسم مفعول مقول کی طرح مصون ہونا چاہیئے لیکن عربی میں مصون کے ساتھ مصوون بروزن مفعول بھی آیا ہے اور یہ شاذ ہے۔ آزاد مرحوم سخندانِ پارس میں لکھتے ہیں کہ اہل ایران عربی الفاظ میں سے بعض حروف کو حذف کر کے موامات سے مو ہما محاکات سے محاکا تمیز سے تمیز تغییر سے تغیر کرتے ہیں اسی طرح مصئون کو مصون بروزن زبون کر دیا۔ ظہوری نے کہا ہے۔

خدا ہیرا یہ بخت از قبولش
مصون دارد بدو پر فضولش — ظہوری

آزاد مصون بمعنی بعین سمجھے لیکن غلط سمجھے اور ظہوری کا پر اعتراض کر دیا ایک تو چوری اور اس پر سینہ زوری اس نے مصون صحیح کہا ہے۔

مصیب:- (بضم اول یائے معروف) صواب کو پہنچنے والا، ٹھیک سمجھنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مُصِیبَت:- (بضم اول کسر دوم) رنج، دکھ، تکلیف، اندوہ، آفت، بلا۔ عربی، مونث فصیح، رائج۔

شاد رہتے ہیں صعوبت میں بھی
شکر کرتے ہیں مصیبت میں بھی — مرزا رسوا

قول فیصل۔ رنج و مصیبت کی ترکیب کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

اہل ظاہر نہ کریں کوچۂ باطن کی تلاش
کچھ نہ پائیں گے وہاں رنج و مصیبت کے سوا — حسرت موہانی

مصیبت (۲) حادثہ، صدمہ۔ عربی مونث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جوان اولاد کا مرنا غریب کے لئے ایک حادثۂ عظیم ہے اور بہت بڑی مصیبت ہے۔

مصیبت (۳) نحوست، ادبار، بد اقبالی فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غریب کو چاروں طرف ادبار اور بد اقبالی نے گھیر لیا ہے مصیبت کا مارا کیا کرے کیا نہ کرے۔

مصیبت (۴) دقت، مشکل، دشواری، فارسی مونث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جن مشکلوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے خدا ہی جانتا ہے اس مصیبت سے دیکھیے کب نکلنا ہوتا ہے۔

مصیبت اٹھانا:- تکلیف برداشت کرنا سختی اٹھانا۔ دکھ جھیلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ اس کو تو خدا ہی جانتا ہے ہم نے جو مصیبت اٹھائی اور کتنی دقتوں کا سامنا کر کے رلکے کی پرورش کی۔

مصیبت انگیزنا:- مصیبت برداشت کرنا (فقرہ) روز کی مصیبت انگیزنا میرے امکان سے باہر تھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مصیبت آپڑنا:- یکایک مصیبت میں گرفتار ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بینک فیل ہونے سے غریب کا کل روپیہ ڈوب گیا ایسی مصیبت آپڑی کہ فاقوں کی نوبت ہو گئی۔

مصیبت بن جانا:- مبتلائے آفت ہو جانا۔ عذاب جان ہو جانا، اردو فعل لازم

ہو گئی جان کو آزار محبت کیسی
بن گئی اے مرے اللہ مصیبت کیسی — ظہیر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر بن گئی کی جگہ پڑ گئی بولتے ہیں۔

مُصِیبَت بھرنا:- تکلیف اٹھانا، دکھ برداشت کرنا، سختی جھیلنا۔ اردو مصدر قریب بمتروک۔

اے چرخ گر کہاں سے لاؤں قسمت
بھرنے سے مصیبتیں کہ خالی ہوں میں — داغ

مُصِیبَت بھگتنا:- تکلیف اٹھانا، سختی جھیلنا۔ اردو فعل، عوام کی زبان۔

ابلا اس عشق یک لخت کو یہ چھوڑ دے کیوں ہو
ابھی تو عمر باقی ہے مصیبت کے بھگتنے کو — مولف

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں

مُصِیبَت پڑنا:- آفت آنا، سختی میں مبتلا ہونا، کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آنا۔ اردو مصدر

فصیح، رائج۔

مصیبت محبت میں اے دل پڑے گی
ابھی سہل ہے آگے مشکل پڑے گی — رند

مصیبت جھیلنا: سختی برداشت کرنا، دکھ اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مصیبت دو جہاں کی جھیلے ہوئے ہیں
شجاعت کے بیٹے میں کھیلے ہوئے ہیں

مصیبت جھیلنا: تنگی سے گزر اوقات کرنا، بمشکل بسر کرنا، وقت سے گزر ہونا، سخت محنت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ بلاتے نہیں ہم آپ چلے جائیں گے
جھیلیں ہر روز جدائی کی مصیبت کب تک — اعلم

مصیبت خانہ: ماتم خانہ۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مصیبت دور ہونا: مشکلات کا باقی نہ رہنا، تکلیفوں کا باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فاقوں کی نوبت تھی رشتہ کا ایک ہزار روپے کا قرضہ ہو گیا اب مصیبت دور ہو گئی خدا کا کرم ہو گیا۔

مصیبت دیکھنا: مصیبت میں پڑنا، مصیبت برداشت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نشیں ان سے جو کہتے ہیں کہ مرتا ہے امیر
کہتے ہیں کب تک وہ غریب اب یہ مصیبت دیکھے — امیر

مصیبت زدہ: آفت کا مارا، بدنصیب، بدبخت، مفلس، خستہ حال، مفلوک، فارسی ترکیب، ملیح فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمام جائداد غریب کی بک گئی مصیبت زدہ چاروں طرف مارا مارا پھر رہا ہے۔

قول فیصل۔ اسی موقع پر مصیبت کا مارا بھی بولتے ہیں جو اردو ہے۔

مصیبت سہنا: مصیبت برداشت کرنا، سختی برداشت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وصل ممکن نہیں تو قتل سہی
اب مصیبت سہی نہیں جاتی — جلیل

مصیبت سے جان چھوٹنا: آفت یا جھگڑے سے نجات پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس سے ملنے کی آس ٹوٹی ہے
اب مصیبت سے جان چھوٹی ہے — داغ

مصیبت کا پہاڑ: مصیبت کا پہاڑ سے استعارہ۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹنا بولتے ہیں۔ جیسے مبتلا پر مصیبتوں کا ایسا پہاڑ ٹوٹا تھا کہ اگر وہ ذرا بھی عقل سلیم رکھتا تو ساری عمر اس کا تدارک نہ کر سکتا ہوتا۔ (محصنات)

مصیبت کاٹنا: مصیبت کا زمانہ بسر کرنا، مصیبت برداشت کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مصیبت کا سامنا: مصیبت پیش آنا، مشکلات سے دوچار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سامنا لاکھ مصیبت کا پڑے پر کوئی
آسرا غیر کا مردان خدا لیتے ہیں — رند

مصیبت کا مارا: آفت زدہ، فلک کا ستایا ہوا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

نہیں قتل عشاق سے فائدہ کچھ
وہ کوئی مصیبت کے مارے ہوئے ہیں — داغ

مصیبت کٹ جانا: مصیبت کا زمانہ بسر ہو جانا، مصیبت کا وقت گزر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جاتے جاتے گئے اور کر دئیے جیتے
کٹ گئی بارے مصیبت شب تنہائی کی — رند

قول فیصل۔ اسی جگہ مصیبت کٹنا بھی بولتے ہیں

گرنے کی عرض کیجے کی یہ مصیبت کیونکر
چھوڑ کے سب کو چلے جائیں گے حضرت کیونکر — مشتاق

مصیبت کدہ: مصیبت کا گھر۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

نالے بھی سماتے نہیں اس چرخ کے نیچے
کیا تنگ ہے اللہ مصیبت کدہ اپنا — امیر

مصیبت کڑی ہونا: مصیبت کا ناقابل برداشت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرقت میں تم اس صبری حالت کو کیا جانو
مرنے سے مصیبت مرے جینے کی کڑی ہے — شوق قدوائی

مصیبت کے دن بھرنا: سختیوں میں بسر اوقات کرنا، سختی کے دن گزارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پکارے مصیبت کے دن بھرنے والے
ہوا فاتحہ مر گئے مرنے والے — بحر لکھنوی

قول فیصل۔ ذوق دہلوی نے اسی محل پر مصیبت کے روز کاٹنا بھی کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

دل اپنا غم ہجر سے تو گزر جائے
جس طرح کٹیں روز مصیبت کے کاٹے — ذوق

مصیبت کے دن ٹالنا: مصیبت کا زمانہ جھیلنا۔

(مضحکہ) جس بے حیائی سے پیٹ پالتا

ہیں مصیبت کے دن کاٹتا ہوں ایسا جینا مرنے سے بدتر ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

مصیبت گزرنا:۔ مصیبت آنا، مصیبت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

یوں تو کس کس پہ نہ فرقت کی مصیبت گزری
ہو گئی لیکن شب عاشور قیامت گزری

مصیبت مارا:۔ مؤنث کے لئے مصیبت ماری، مصیبت زدہ، صفت مذکر۔

(فقرہ) یہاں تک کہ کوئی مصیبت ... ادی ماں چرخہ کات کر چکی پیس کر یا ماما گری کر کے اپنے بچوں کو پالتی ہے۔ (ابن الوقت) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر مصیبت کی ماری یا مصیبت کا مارا زبانوں پر ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مصیبت مول لینا:۔ خواہ مخواہ کوئی جھگڑا اپنے سر لینا، بلاوجہ اپنے کو جھگڑے میں پھنسانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ انسان کیوں یہ مصیبت مول لے۔ (دریائے صادق)

مصیبت میں پڑنا:۔ آفت یا جھگڑے میں مبتلا ہونا، بلا میں پھنسنا، مشکل یا دقت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا جانتے تھے آپ مصیبت میں پڑیں گے
ہم لوگ محمد کے نواسے لڑیں گے

مصیبت میں کام آنا:۔ برے وقت میں ہاتھ بٹانا، سختی و دشواریوں میں ساتھ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ ہو را ئیگاں آج محنت ہماری
مصیبت میں کام آئے خدمت ہماری

مصیبت ناک:۔ مصیبت میں مبتلا، مصیبتوں میں گھرا ہوا۔ اردو صرف متروک۔

عشق بیجا میں ہو رونے سے اے لالہ عذار
ناک میں دم آ گیا وہ رنگ مصیبت ناک کا

مصیبت ناگہانی:۔ وہ صدمہ یا حادثہ جو دفعۃً پیش آئے، بلائے ناگہانی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر آفت ناگہانی ہے۔

مصیبتیں پڑنا:۔ مشکلیں پڑنا، دشواریوں کا سامنا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جنگ کے نام سے رعایا لرزاں ہو جاتی ہے۔ قاعدہ ہے لوگ خوب جانتے ہیں کہ تجارت پر اوس پڑ جائے گی، خون کی ندیاں بہیں گی، گاؤں جلا دیئے جائیں گے رعایا صید الم ہو گی۔ انواع و اقسام کی مصیبتیں پڑیں گی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ یہ مصیبت کی جمع ہے اور اس کی ایک جمع مصیبتوں ہے جیسے خدا کے دلی مصیبتوں کا سامنا کر کے ہمیشہ خوش رہتے تھے۔

مصیقل:۔ (بضم اول و فتح چہارم) روشن کیا گیا، صیقل کیا ہوا۔ زنگ وغیرہ سے صاف کیا ہوا، عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ بکسر تائے صیقل کرنے والا کے معنی میں تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

مضار:۔ (بفتح اول) نقصانات بہت سے ضرر۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ صلاح ہوئی کہ ہر دو زنہار سے دوں کی بے ثباتی اور عشق خانہ خراب کے مضار ذاتی ہی کی گفتگو ہو۔ (فسانۂ آزاد)

مضارع:۔ بکسر چہارم۔ اسم فاعل کا صیغہ ہے باب مضارعت سے جس کے معنی مشابہت کے ہیں۔ مضارع حرکات و سکنات معدود حروف وغیرہ میں اسم فاعل سے مشابہت رکھتا ہے اس واسطے مضارع نام ہوا۔ مشابہ، مانند۔ عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مضارع:۔ (بضم اول کسر چہارم) وہ فعل جس میں حال اور استقبال دونوں زمانے پائے جائیں۔ عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مضارع:۔ علم عروض کی ایک بحر کا نام جو بحر منسرح یا بحر ہزج سے مشابہ ہے عربی اسم فاعل۔ اہل عروض کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مرثیہ گویوں نے عام طور سے جن بحروں میں مرثیے کہے ہیں وہ چار ہیں ان میں سے ایک بحر مضارع بھی ہے جس میں بکثرت مرثیے کہے گئے ہیں تشبیہ کے مرثیے کا مطلع۔

کھینچ اے قلم مرقع صحرائے کربلا

میر انیس کے مطلع کا پہلا مصرع

جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے

ان چاروں بحروں کے علاوہ بھی دوسری بحروں میں اساتذہ نے مرثیے کہے ہیں۔

مُضاعَف :- (بضم اوّل و فتح چہارم) دوگنا، دو چند، دوہرا، دونا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عوام اضعاف اس کی جگہ المضاعف بولتے ہیں چنانچہ آتش کا مصرع ہے

؎ درد درماں سے المضاعف ہوا

مضاعف :- ۲ علم صرف کی اصطلاح میں وہ کلمہ جس کے آخر میں ایک جنس کے دو حرف آئیں۔ عربی اسم مفعول صرفیین کی اصطلاح۔

مُضاف :- ۱ زیادہ کیا گیا، اضافہ کیا گیا۔ عربی اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ افزوں کرنا کے معنی میں عربی و فارسی میں نہیں ہے لیکن صاحب منتخب نے فزوں کرنا کے معنی لکھے ہیں۔ فارسیوں نے اضافت کیا گیا، نسبت کیا گیا، جڑا ہوا، ملا ہوا، منسلک کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

مُضاف :- علم نحو میں وہ اسم جو دوسرے اسم کے ساتھ لگایا جائے منسوب متعلق۔ عربی مذکر اسم مفعول اصطلاح علم نحو۔

مضافات :- منسوبات جو کسی سے متعلق یا منسوب ہوں۔ ضمیمہ، تتمہ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ یہ مضاف کی جمع ہے۔

مضافات :- ۲ قرب و جوار، گرد و نواح، اطراف و جوانب، شہر کے آس پاس کے قصبے اور گاؤں۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بہر تقدیر لکھنؤ کی فارسی دانی کا آغاز فیض سے ہوا اور وہاں سے کچھ پہلے لا فانی نے جن کا خاندان آگرے کے مضافات لکھنؤ میں بس گیا تھا۔ (گذشتہ لکھنؤ)

مُضافُ الیہ :- وہ اسم جس کی طرف کوئی دوسرا اسم منسوب کیا جائے۔ وہ اسم جس کے ساتھ کوئی دوسرا اسم لگایا جائے عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قولِ فیصل۔ عربی میں غلام زید غلام مضاف ہے زید مضاف الیہ۔ صاحب انوار صنعت لکھتے ہیں کہ مضاف وہ اسم ہے جس کی طرف کسی دوسرے اسم کو نسبت دیں مضاف اور مضاف الیہ کو آپس میں مربوط کرنے کے لئے درمیان میں جو کڑی ہوتی ہے اسے اضافت کہتے ہیں فارسی میں حرف اضافت ایک زیر سے ظاہر کی جاتی ہے۔ جو اسم کے آخری حرف کے نیچے لگایا جاتا ہے جس سے مضاف بنایا جاتا ہے جیسے جنگ پانی پت۔ اس میں جنگ مضاف ہے اور پانی پت مضاف الیہ اضافت کا زیر جنگ کے گاف کے نیچے لگایا اردو میں اضافت ظاہر کرنے کی تین صورتیں ہوتی ہیں

(۱) کا، کی، کے لگا کر ظاہر کی جاتی ہے جیسے پانی پت کا مرکز (۲) پانی پت کی لڑائی (۳) پانی پت کے معرکوں کی تعداد تین ہے یعنی وہاں تین تاریخی جنگیں ہوئی ہیں۔

(۲) را، ری، رے لگا کر اضافت ظاہر کی جاتی ہے جیسے (۱) میرا اسکول (۲) میری کتاب (۳) میرے سارے اہم سبق، (۳) نا، نی، نے لگا کر جیسے (۱) اپنا گھر (۲) اپنی کتاب (۳) اپنے اہل و عیال۔

فارسی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں برخلاف اس کے اردو میں مضاف الیہ پہلے آتا ہے اور مضاف بعد میں۔

مضامین :- (بضم اول و کسر چہارم) مضمون کی جمع مطالب معانی بہت سے مضمون عربی مذکر فصیح و رائج

نگار! اجل مضامین نو کے پھر انبار
خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو — انیس

قولِ فیصل۔ مضمون کی عربی جمع مضامین ہے۔

مضامینِ گرم :- نئے مضامین، اچھوتے مضامین، پھڑکتے ہوئے مضامین۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

امیر ایسے مضامینِ گرم نکلے طبعِ عالی سے
کہ نازاں میری شاگردی سے ہو استاد آتش کا — امیر

مضائقہ :- ۱ تنگی، دقت، ایک دوسرے کو تنگ کرنا، عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ صاحب قاموس اللغات لکھتے ہیں کہ اس جگہ یا کے بجائے ہمزہ لکھنا غلط ہے اس لئے کہ معائنہ معائرت، مشائیت وغیرہ میں یائے اصلی ہے بعض احباب ہمزہ مکسور سے لکھتے ہیں۔ اس طرح معائنہ معائرت مشائیت وغیرہ وہ ڈبل غلطی کرتے ہیں۔

مضائقہ :- ۲ قباحت، ہرج، خرابی، فارسی مذکر فصیح، رائج۔

فرمایا کیا مضائقہ اے مردِ نیک نام
یہ ہے ہمارا قبول رسولِ فلک مقام — امیر

قولِ فیصل۔ اس جگہ نفی کے ساتھ مضائقہ نہ کرنا بھی ہے جو فریب بہتر دکھے ہے۔

مضائقہ نہ کرو میرے دل کے لینے میں
تمھارا مال ہے کچھ غیر کا یہ مال نہیں — امیر

مضائقہ ندارد :- کوئی ہرج نہیں، کوئی نقصان نہیں فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ کبھی رنگ کبھی راگ۔ پھیر دیں ہوا اور راگ، اگر ارادوں کو دیکھئے۔ واللہ ہے کہ کیا قطع بنائی، کیسی وضع بھائی جن کے پاس روٹی کھانے کو نہیں وہ تحصیل علم سے باز رہیں مضائقہ ندارد۔ (فسانۂ آزاد)

مضبوط :- (بالفتح و ضم سوم و واو معروف) انضباط۔ مستحکم کیا گیا۔ قبضہ کیا گیا۔ پائیدار کیا۔ قاعدے کے اندر لایا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج۔

مضبوط :- قوی۔ طاقتور۔ شہ زور۔ اردو عوام کی زبان۔

محل استعمال - پولیس نے پچاسوں لاٹھیاں ماریں مگر اس نے منہ سے اُف تک نہ کی بہت مضبوط آدمی ہے۔

مضبوط :- ثابت قدم۔ قائم مزاج۔ بھاری بھرکم۔ مستقل مزاج۔ جیسے قول کا مضبوط۔ بات کا پکا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول افیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مضبوط :- سخت اور مستحکم۔ نیز پائیدار۔ اردو فصیح رائج۔

اس طرح سے وہ مصدر بھی مربوط
ایک سے ایک بندھا ہے مضبوط (سوداؔ)

مضبوط رہنا :- مستقل رہنا۔ جما رہنا۔ قائم رہنا۔ ثابت قدم رہنا۔ قوی دل رہنا۔ ڈھارس باندھے رہنا۔ اردو فعل۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول افیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مضبوط کرنا :- جمانا۔ پکا کرنا۔ پختہ کرنا۔ اردو مصدر، رائج۔

محل استعمال - کاریگر نے دیوار اور ستون کے درمیان اتنا مضبوط کر دیا ہے کہ اب گر نہیں سکتا۔

مضبوطی :- استقلال۔ مدار۔ پائیداری۔ استواری۔ طاقت۔ ہمت۔ جرات۔ استحکام۔ پختگی۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

محل استعمال - آصف الدولہ کا امام باڑہ اپنی مضبوطی میں دوسری عمارتوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔

مضبوطی :- اطمینانِ خاطر۔ دل جمعی۔ تسلی۔ پختگی۔ اردو مونث عوام کی زبان۔

محل استعمال - تمہیں چاہیے کہ پورے خاندان والوں سے دستخط لے کر جب اپنی مضبوطی کر لینا تب دینا۔

مُضحِک :- (بضم اول و کسر سوم) ہنسانے والا۔ مذاقیہ۔ عربی صفت اسم فاعل۔ قلیل، فقط پڑھے لکھے کی زبان۔

مضحکات :- یعنی جن چیزوں کو دیکھ کر ہنسی آئے۔ ہنسانے والی چیزیں۔ عربی مذکر قلیل، فقط پڑھے لکھے کی زبان۔

قول افیصل - یہ مضحک کی جمع ہے۔

مضحکہ :- (بفتح اول و سوم) ہنسی ٹھٹھا۔ تمسخر۔ مذاق۔ عربی مذکر فصیح رائج۔

مضحکہ جب اشک بے تاثیر پر ہونے لگا
خشک اشک اپنے پسینہ میں ہی تر ہونے لگا (جگر)

قول افیصل - مضحکہ خیز و مضحکہ خیزی ہنسی آنے والی کے معنوں میں بولتے ہیں۔ جیسے جگر نے جس قسم کے محاورات سے کام لیا۔ بندش الفاظ طرز ادا اور استعمال تشبیہات سے جیسی مضحکہ خیزی پیدا کی۔ (از گذشتہ لکھنؤ صفحہ ۱۲۹)

مضحکہ اڑانا :- کسی کا مذاق اڑانا۔ کسی کا ہنسی ٹھٹھا اڑانا۔ بے قوت بنانا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

محل استعمال - ان دونوں لوگ کا سلطنتوں کی زبان کا مضحکہ اڑایا کرتے تھے مگر سچ یہ ہے کہ بجائے مضحکہ اڑانے کے ان کی قدر کرنا چاہیے (از گذشتہ لکھنؤ)

مضحکہ کرنا :- کسی پر ہنسنا۔ کسی کا ہنسی ٹھٹھا کرنا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

محل استعمال - تمہیں معلوم ہے کہ کسی کا مضحکہ کرنا یا مذاق اڑانا اہل لکھنؤ کی تہذیب کے خلاف ہے۔

مضحکہ ہونا :- ہنسی ٹھٹھا ہونا۔ تمسخر ہونا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

مضحکہ جب اشک بے تاثیر پر ہونے لگا
خشک اشک اپنے پسینے ہی میں تر ہونے لگا (جگر)

مُضِر :- (بضم اول و کسر دوم) نقصان پہنچانے والا۔ نقصان دہ۔ ضرر پہنچانے والا۔ ضرر رساں۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح رائج۔

خیال ذات میں رونا مضر ہے آنکھوں کو
کرے نہ میرے چراغوں کا یہ دھواں خاموش (جگر)

قول افیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے اور عربی میں بضم اول و کسر دوم تشدید سوم ہے۔

پردیس کی مضر ہوئی آب و ہوا نہیں
کچھ جی میں یہ بیان ہے شاید سو نہیں (نسخ)

مضر :- غیر مفید۔ ایذا۔ نقصان دہ۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح رائج۔

محل استعمال - تم جیسے کی جان تو خیر قریب ہے لیکن تمہارے لیے انتہائی مضر ثابت ہوگی

قول فیصل ۔ عام طور سے گوشت کے ٹکڑے کے معنی میں ہے ۔

مُضغہ: بالضم (اقوام جنین) ۔ وہ بچہ جس میں ابھی جان نہ پڑی ہو ۔ کچا بچہ ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

اگر پہ وہ نہ ہوتا پرورش کو بطن مادر کا
ہوتی مضغہ بے جاں میں تاثیر ہیولانی
محشر لکھنوی

مضغۂ گوشت: ۔ گوشت کا لوتھڑا ۔ فارسی ترکیب ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ جب تو ایک مضغۂ گوشت تھا ضعیف اور جاہل حتی کہ نقل و حرکت پر بھی قادر نہ تھا ۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہی معنی لکھے ہیں ۔ جس کو حرکت کی قوت پہونچانا ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی ان معنی میں بول دیتا ہے ۔

مُضِل: ۔ (بضم اول و کسر دوم) گمراہ کرنے والا ۔ بہکانے والا ۔ عربی صفت ، اسم فاعل ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لے گئی وحشی اہل نار بھی تجھ کو
بنا ہے پیر ضال اور مرید نفس مضل
محشر لکھنوی

مِضمار: ۔ (بکسر اول) میدان ، وہ جگہ جہاں گھوڑے دوڑاتے ہیں ۔ رزمگاہ ۔ ہموار اور وسیع زمین ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

عہد کا فخر وقت کا سلطان
مضمر خوبی بزم و رزم میں مضمار میر

مضمحل: ۔ محو ہونے والا ۔ کم ہونے والا ۔ ناچیز ۔ سست ۔ عربی صفت ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مُضمَحِل: (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) نحیف ، ناتواں ، کمزور ، تھکا ہوا ، تھکا ماندہ ، غمگین ، دلگیر ، مغموم ، وہ کہ جس کو اضمحلال ہو ۔ عربی صفت ۔ اسم فاعل ۔ فصیح ، رائج ۔

الم کے ہاتھ سے وہ نازک اندام نہایت مضمحل تھے صبح اور شام
گلزار نسیم

مضمحل کر دینا: ۔ ناتواں کر دینا ، ضعیف و نزار کر دینا ، تھکا دینا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

مضمحل کرنا: ۔ تھکا دینا ، سست اور کمزور کر دینا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ روزے کی حالت میں جو پیدل چلنا پڑا تو دوری منزل نے مضمحل کر دیا ، ہاتھ پاؤں قابو میں نہیں رہے ۔

مضمحل ہونا: ۔ خستہ حال ہو جانا ، اضمحلال کی سی کیفیت ہونا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

صدمے سے مضمحل ہیں بہت سر جھکائے ہیں
منزل پہ دل کو ہم جو پہنچا کے آئے ہیں
نقش

مُضمَر: ۔ (بضم اول و فتح سوم) دل میں پوشیدہ رکھا گیا ، مخفی ، پنہاں ۔ عربی صفت ، اسم مفعول ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

زبان عشاق میں ہے مضمر عجیب تفسیر معنویت
بیان خلوت ہو یا تجمل حضیر ہی ہے وہ مکالمہ عشق کا
محشر لکھنوی

قول فیصل ۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے ۔

مرنا تیرا ہے مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولا برق خرمن کا ہے خون گرم دہقاں کا
غالب

مَضمَضہ: ۔ (بفتح اول و سوم) کلی کرنا ، پانی کو حرکت دینا منہ کو صاف کرنے کی غرض سے ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

آپ آب دہن ڈالے جب مضمضہ کر کے
سب جانتے ہیں آیا ہے نوشتہ جگر
انیس

قول فیصل ۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے ۔

مَضمُوم: ۔ (بفتح اول و ضم سوم) ضمہ دیا گیا ، پیش دیا گیا ، وہ حرف جس پر پیش ہو ۔ عربی صفت اسم مفعول ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم سے کتنی مرتبہ کہا ہے کہ جس حرف پر پیش ہو عربی میں اس کو مضموم کہیں گے ۔

مَضمُون: ۔ (بفتح اول و ضم سوم) مطلب ، معنی ، بیان ، تقریر ، عبارت ۔ عربی مذکر اسم مفعول ، فصیح ، رائج ۔

مضمون الگ رہتا ہے ارباب نظر کا
آنکھوں کے بچھانے کو تو بستر نہ کہوں گا
جاوید لکھنوی

قول فیصل ۔ اس کے لغوی معنی درمیان میں ڈالی ہوئی چیز درمیان میں لیا گیا ہیں ۔

مضمون: ۲ ۔ وہ عبارت یا تحریر جو کسی خاص بحث پر لکھی جائے ، آرٹیکل ، افسانہ ۔ فارسی مذکر ، فصیح ، رائج ۔

بجھے کر لیتا ہوں گل اپنے سیہ خانے کی شمع
تب کہیں مضمون پاتا ہوں شب دیجور کا
ناسخ

مضمون: ۳ ۔ بات ، سخن ، قول ۔ فارسی مذکر ، فصیح ، رائج ۔

یہ رغبت ہے اسے اعدا سے جب شعر کہتا ہے
تو مضمون بھی خیال یار میں بیگانہ آتا ہے
رشک

مضمون ادا کرنا: ۔ نیا خیال ظاہر کرنا ، نئی بات کہنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

نئے مضمون ادا کرتی ہے سبزے کی زباں
کھول کر سر بستہ ہے غنچہ کا دہن　　دفتر آزاد

مضمون الٹ کے پڑھنا:۔ مضمون میں کچھ ردو بدل کر کے شعر کہہ لینا۔ اردو حرف، غیر فصیح، رائج۔

الٹ کے سب مرے مضمون پڑھے مرے آگے
مزہ تو یہ ہے کہ اس پر بھی جواب آیا　　انیس

مضمون آفریں:۔ نئی بات پیدا کرنے والا، نئی بات ذہن سے نکالنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مستول فیصل۔ مضمون آفرینی بھی زبانوں پر ہے۔

مضمون باندھنا:۔ کسی مطلب کو شعر میں نظم کا جامہ پہنانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

اک بال سے کمر کے باندھیں گے لاکھ مضموں　　مصحفی
آئے جو طبع اپنی نازک خیالیوں پر

بال کو ہے کمر یار سے تشبیہ اسیر
خوب باریک مری فکر نے مضموں باندھا　　اسیر

مضمون بٹھانا:۔ مضمون کو مناسب موقع پر جگہ دینا۔

نواب مرحوم خود کاوش کر کے مضمون کو لفظوں میں بٹھا نہیں سکتے تھے (آزاد)　　(دربار اکبری)

تحول فیصلے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مضمون بدلنا:۔ کسی خیال کو جو ایک صورت سے نظم ہوا اس کو کسی دوسری طرح نظم کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

عقل کہتی تھی نہ لکھ دفتر مطلب اس کو
شوق نے ایک بھی مضمون بدلنے نہ دیا　　داغ

مضمون بڑا ہونا:۔ خیال وسیع ہونا، کسی بات کا زیادہ ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

بجز بحر طویل آئے نہ ہرگز چھوٹی بحروں میں
بڑا مضمون ہے اے چشم تر اشکوں کے دریا کا　　منیر

مضمون بنانا:۔ نئی بات پیدا کرنا۔ نئے خیال کو نظم کا جامہ پہنانا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

شام ہے اس کو تصور رخ کے نورانی کا تھا
گیسوؤں کا رند نے مضمون بنایا دات بھر　　رند

مضمون بندھنا:۔ کسی خیال کا نظم ہونا، کسی خاص بات کا نظم ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

بندھے مضمون پر کچھ ہو نہ مقبول بحر
مزہ دیتی نہیں کا نوں پڑی بات　　بحر

مضمون بے ربط ہونا:۔ کسی بات میں ربط نہ ہونا، بات میں بے ربطی ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ماسوا اللہ کی الفت ہے خبط
ہے یہ مضمون سراسر بے ربط　　مرزا رسوا

مضمون پست ہونا:۔ مضمون مبتذل ہونا، مضمون کا مرتبے سے گرا ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

دتبہ شانوں کا بڑا جانتے ہیں حسن پرست
دار گوں جام کبھی ان کو تو مضمون ہے پست　　امانت

مضمون پیچ کا ہونا:۔ گنجلک مضمون ہونا۔ ایسا مضمون ہونا کہ جو واضح نہ ہو۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

ع تو کہتے ہیں یہ مضمون پیچ کا میری بلا سمجھے　　اسیر

مضمون پیدا کرنا:۔ کوئی نیا خیال پیدا کرنا، نئی بات پیدا کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

جس نے مضمون کمر پیدا کیا
اس نے ناچیز اگر پیدا کیا　　داغ

مضمون تراشنا:۔ مضمون پیدا کرنا، کوئی نئی بات پیدا کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

باغ جہاں میں طالب لذت جو ہوا اسیر
مضمون تازہ کوئی بجائے ثمر تراش　　اسیر

مضمون ٹپکنا:۔ مضمون کا ظاہر ہونا۔ اردو حرف، قریب بہ متروک۔

دیوان میں ہمارے ہے ہر رخ کا سا عالم
مضموں ہیں دلبس چاند کی تصویر سے ٹپکے　　آتش

مضمون ٹھہرنا:۔ مضمون کا کسی جگہ پر رک جانا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

کیا زبان کلک پہ ٹھہرے گا مضمون رسا
آپ ٹپکے گا اگر پختہ ثمر ہو جائے گا　　اسیر

مضمون چرانا:۔ کسی دوسرے شاعر کے مضمون کو اپنا کہہ کے خود نظم کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

سیر ہے ہم ہمیشہ ہیں در پے مرے نقصانوں کے
کچھ نہیں پاتے تو مضمون چرا لیتے ہیں　　رشک

مضمون چت باندھنا:۔ ایسے مضمون کا جو چوٹی کا ہو نظم کرنا یا تحریر کرنا۔ وہ مضمون کہ جس میں کوئی خاص بات نظم ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نظام کر یاں فکر عرش پہ جا
باندھ مضمون چت چوٹی کا　　عروج

مضمون چوٹی کا ہونا:۔ اعلیٰ، اچھوتا خیال ہونا، اونچا مضمون ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

اگر منظور ہو تو گھن میں شعرا کی شوخی
نکالیے مرا چوٹی کا مضمون آزمانے میں　　اسیر

مضمون چھن جانا :- کو بغض سے کسی مضمون کا صاف اور صحیح ہو جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مضمون خاکساری حیدر کے چھن گئے
ذکر خدا کے واسطے تسبیح بن گئے — ذکی

مضمون خیالی ہونا :- وہ مضمون کہ جس کی بنیاد صرف تخیل پر ہو اور حقیقت سے اس کو کوئی لگاؤ نہ ہو۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج۔

تھی تصور میں کمر کس کی وہم فکر سخن
جو بندھا مضمون وہ مضمون خیالی ہو گیا — اثر

مضمون دراز ہونا :- بڑے سے بڑا مضمون ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

آیا ہزار پیچ سے بحر طویل میں
مضمون زلف یار قیامت دراز تھا — وزیر

مضمون دور ہونا :- بہت بلند مضمون ہونا۔ اردو صرف۔ قریب بمتروک۔

کس قدر دور ہیں مضمون تری چوٹی کے
فکر کو عرش سے دو ہاتھ پرے ملتے ہیں — راسخ

قول فیصلی۔ مضمون دور کا ہونا۔ فصیح بہت لطیف اور باریک مضمون ہونا کے معنی میں آتش نے کہا ہے جو فصیح ہے۔

دھیان رہنا شرط ہے اس دہن تنگ کا
فکر سے نزدیک ہو جاتا ہے مضمون دور کا — آتش

مضمون ڈھلنا :- مضمون کا اچھی بندش اور سلیس و فصیح الفاظ میں منضبط ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج۔

لعل لب کے حسن سے مضمون ڈھل گئے [illegible]
ان نگینوں کا تراشا جس نے وہ ٹکسال تھا — آتش

قول فیصلی۔ اس جگہ زیادہ تر ڈھلے ہوئے مضمون بولتے ہیں۔

مضمون رقم ہونا :- مضمون لکھنا۔ مضمون تحریر ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

رشک ہے اپنے خط شوق پہ مجھکو کہ وہاں
واہی مضمون مرے دشمن کو رقم ہوتا ہے — داغ

مضمون رنگین ہونا :- مضمون کا دلکش ہونا۔ مضمون کا نیا ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

گل سے رنگیں تر ہمارے شعر کا مضمون ہوا
سرو سے سرسبز اپنا مصرعہ موزوں ہوا — آتش

مضمون روشن ہونا :- مطلب صاف ہونا۔ مطلب واضح ہونا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

پر چھپانے سے کہیں چھپتے ہیں ایسے بوالہوس
حسن معنی جو کرے صاف ہو مضمون روشن — امیر

مضمون سُست ہونا :- مضمون کا پھیکا ہونا۔ مضمون کا ڈھیلا ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج۔

ہے سست مضامین سے امیرانی غزل سست
ہے اختلاف اولاد سے اس گھر کی خرابی — امیر

مضمون سلجھنا :- مضمون کی گتھی کھل جاتی رہنا۔ مضمون کا واضح ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

سلجھتا ہی نہیں مضمون گیسو
طبیعت میں عجب پیچیدگی ہے — داغ

مضمون سوجھنا :- مضمون خیال میں آنا۔ مضمون پیدا ہونا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح رائج۔

سوجھے مضمون جو پاس رخ جاناں کے مجھے
ہو گیا رنگ مرکب ہم تحریر سفید — ناسخ

مضمون کھپنا :- مضمون کا راست آنا۔ مضمون کا صادق آ جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

پیام حق کو لیکر دم بدم جبریل آتے ہیں
عجب مضمون کھپا اس بیت میں آمد و داد کا — محسن

مضمون کھلنا :- مضمون واضح ہونا، مضمون ظاہر ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج۔

کھلیگا کسطرح مضمون مرے مکتوب کا یارب
قسم کھائی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی — غالب

مضمون کی بندش :- مضمون نظم کرنا۔ مضمون موزوں کرنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

دہن تنگ کی کس منہ سے کرے کوئی ثنا
یہ وہ عقدہ ہے کہ مضمون کی نہ بندش سکھے — امانت

مضمون گٹھنا :- دکھا دینا، مطلب کا حاصل ہونا۔ [illegible]

قول فیصلی۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مضمون گڑھنا :- تہمت لگانا۔ نئی باتیں پیدا کرنا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح و رائج۔

اگلے چرچے اگر رہیں گے یہاں
لوگ مضمون کچھ گڑھیں گے یہاں — قائم

مضمون لڑانا :- مضمون کا یکساں ہونا کسی دوسرے کے مضمون سے۔ مضمون ملنا۔ مضمون کا مطابق ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج۔

میرے مضمون کسی سے نہیں لڑنے پاتے
سن گئے تیری عدالت کی خبر اہل ہنر — قدر

قول فیصلی۔ مضمون لڑ جانا بھی آتش نے کہا ہے۔

شیریں کے شیفتہ ہوئے پرویز و کوہکن
شاعر ہوں میں یہ کہتا ہوں مضمون رنگین — آتش

مضمون لکھنا:- کسی خیال کے مطابق کوئی تحریر لکھنا۔ کسی موضوع پر کوئی آرٹیکل لکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گھر پر آئے تو میاں آزاد نے مضمون دلکش لکھا۔ (فسانۂ آزاد)

مضمون مُبتذل ہونا:- مضمون کا اپنے رتبے سے گرا ہونا۔ مضمون کا غیر مہذب ہونا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مضمون مل جانا:- مضمون کا ہاتھ آجانا۔ مضمون کا دماغ میں آجانا۔ اردو مصدر، فصیح رائج۔

محو جو ہوا عرق رخ سے وہ ذقن
مضمون مل گیا مجھے چاہ گلاب کا — آتش

مضمون نکالنا:- مضمون پیدا کرنا۔ نئی بات پیدا کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

دہن یار کا مضمون نکالا ہم نے
داد کی بات جو فکر رسا سے پیدا — صبا

قول فیصل۔ اسی جگہ مضمون نکلنا بھی بولتے ہیں جیسا کہتے آئے ہیں سچ اس کو شاعر
فکر کا کوئی ہم سے مضمون نہ نکلا — آتش

مضمون نگار:- مضمون لکھنے والا، انشا پرداز، مضمون نویس۔ فارسی ترکیب، رائج۔

محل صرف۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تن نالو رشاد جیسا مضمون نگار آج تک پیدا نہیں ہوا

قول فیصل۔ مضامین لکھنے کو مضمون نگاری بھی کہتے ہیں۔

مضمون نو:- نئی تخیل، نیا مضمون۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پانی بھی نہیں یہ حلاوت نبات میں
مضمون نو نمک دہے ہیں بات بات میں — امیر

قول فیصل۔ مضمون نیا ہونا بھی بولتے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مضمون واحد ہونا:- ہم مدعا ہم مطلب ہونا۔ شریک حال ہونا۔ ایک حال میں گرفتار ہونا۔ ایک ہی غرض میں دو شخصوں کا مبتلا ہونا جیسے اُن کا مضمون واحد ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اہل لکھنؤ کی زبانوں پر نہیں ہے۔

مضمون ہاتھ آنا:- نئی بات کا خیال پہنچنا، نئی تخیل کا ذہن میں آنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

اندھیرے میں جو ڈر کے چھپے وہ خورشید رو لپٹا
شب تار رنگ میں ہاتھ آیا مضمون روز روشن کا — آتش

قول فیصل۔ اسی محل پر مضمون ہاتھ لگنا بھی بولتے ہیں۔

لپٹے ہیں وصدوں پر کہ ہے پاؤں میں مہندی
مضمون نے رنگ کا یہ ہاتھ لگا ہے — ناسخ

مُضِی:- گذرا ہوا، گذر گیا، گذشتہ۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَضیٰ مَا مَضیٰ:- (بفتح ہر سہ میم و فتح ہر دو ضاد) ہو گذر گیا وہ گذر گیا۔ جو ہوا سو ہوا، گذشتہ را صلوٰۃ۔ عربی جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آزاد۔ چلئے اب افسوس نہ کیجئے مضی ما مضیٰ۔ (فسانۂ آزاد)

مَطَابِع:- مطبع کی جمع۔ بہت سے چھاپے خانے۔ بہت سے مطبع۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اس فن کی اگر قدردانی فرماکر خادمان اردو نے اس کو باقی نہ رکھا ہوتا تو آج مطابع کی ترقی کے زمانے میں جیسے کاتب لکھنؤ میں ملتے ہیں دوسری جگہ نہیں مل سکتے۔ (قوم ہنر و ہنرمندان اودھ)

مُطَابِق:- (بضم اول و کسر چہارم) برابر، یکساں، مانند، مشابہ، ہم رنگ، ہم صورت۔ عربی صفت۔ (اہل قلم) قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ دونوں کاتبوں کی تحریریں اتنی ایک دوسرے کے مطابق ہیں کہ ذرہ برابر بھی فرق معلوم نہیں ہوتا۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر مشابہ بولتے ہیں

مُطَابِق:- مناسب، بموجب، حسب، موافق، بلحاظ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں جتنے دن سے ملازم ہوں میں نے ہمیشہ افسر کے حکم کے مطابق کام کیا اور مخالفت نہیں کی۔

مطابق:- وہ کاپی جو تصحیح کرنے کے بعد چھاپی جائے۔ مقابلہ شدہ۔ اردو، اصطلاح اہل مطابع۔

مُطَابَقَت:- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) موافقت، مشابہت، برابری۔ عربی مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ دونوں تحریروں میں جتنی موافقت اور مطابقت پائی جاتی ہے شاید ہی کسی دوسری چیز میں پائی جائے

مطابق کرنا:۔ یکساں کرنا، مقابلہ کرنا، محاذی کرنا، ایک جیسا کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح ہولا(؟)

قول فیصل۔ لکھی ہوئی کاپیوں کا مقابلہ کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ مطابق کر لی گئیں اور یہ مطبع والوں کی اصطلاح ہے۔

مطابق ہونا:۔ برابر ہونا، یکساں ہونا ملنا، مشابہ ہونا۔ موافق ہونا۔ ہم رنگ ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ مرقع جو آپ نے کھینچا ہے اس کی ہر ہر چیز آپ کے پہلے مرقعے کے مطابق ہے معلوم ہوتا ہے ایک ہے۔

مُطارحہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) اشعار کرنا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اور اب تک جو جو مباحثے اور مطارحے تم میں اور لڑکیوں میں واقع ہوئے ہیں سب کو سلسلہ وار لکھتی چلی گئی۔ (بنات النعش)

مُطاع:۔ اطاعت کیا گیا۔ وہ شخص جس کی اطاعت کی جائے۔ سردار، مخدوم، بزرگ، مربی۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُطاعن: (طعن والی باتیں، طعنے، عیب، برائیاں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

یک صفحہ رہا تیرے نہ دیوان کا خالی
اس مرتبہ سودا کے مطاعن کئے تحریر
(ذخیرۃ الخاقانین)

قول فیصل۔ یہ جمع مَطعَن کی ہے۔

مَطاف:۔ (بفتح اول) طواف کی جگہ، گرد گرد پھرنے کی جگہ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَطالِب:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) مقاصد، مرادیں۔ بہت سے مطلب، عربی، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وقت اور موقع کلام کو پہچانے۔ آنکھوں کے رستے دل میں اتر جائے ہر ایک کی طبیعت کا اندازہ پائے اس کے بموجب اپنے مطالب کو لباس تقریر پہنائے (دربار اکبری)

قول فیصل۔ یہ مطلب کی جمع ہے۔

مَطالب بر لانا:۔ مقاصد بر لانا۔ مرادیں پوری کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مطالب اگر میرے بر لائے تو
تو شاید مراد اپنی بھی پائے تو (میرحسن)

مُطالبہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) اپنا حق چاہنا، دعویٰ، درخواست، مانگنا، تقاضہ کرنا، محاسبہ، اپنے حق کی طلب۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

جان اپنی خوشی سے دی ہم نے
ہاں دل کا مگر مطالبہ ہے ان سے (بشیر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ کہ مجازاً عام میں۔ بقیہ اردو تحصیلوں وغیرہ سے سرکاری روپیہ کی طلب اور بازپرس دعوے نالش التقاضہ کو بھی کہتے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَطالبہ خفیفہ:۔ عدالت خفیفہ، جج۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُطالبہ کرنا:۔ طلب کرنا، تقاضا کرنا، مانگنا، دعویدار ہونا۔ دعویٰ کرنا، مواخذہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر تمہارا روپیہ باقی ہے تو پہلے زبانی مطالبہ کرو۔ نہ دیں تو دعویٰ کرو۔

مطالع:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) طلوع ہونے کی بہت سی جگہیں۔ نکلنے کے بہت سے مقامات۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُطالعہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) کسی چیز کو اس سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے دیکھنا کسی تحریر یا کتاب کو غور سے پڑھنا۔ غور، توجہ دھیان، خوض، کتب بینی۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مطالعہ کتب کا شوق نہ اخبار بینی کا ذوق۔ صبح چوسر، شام چوسر، ادھر چوسر ادھر چوسر۔ (فسانۂ آزاد)

مطالعہ دیکھنا:۔ طالب علم کا سبق پڑھنے سے پیشتر سبق کو غور سے پڑھنا اور مطلب سمجھنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُطالعہ کرنا:۔ کتاب کو بغور پڑھنا کسی لکھی ہوئی عبارت کو پڑھنا۔ کتاب دیکھنا۔ کتاب کا بغور تمام دیکھنا اور اس کی عبارت کے مطالب کا بخوبی سمجھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کتب خانہ جائیے، جلسۂ تہذیب جائیے۔ کتب مفید کا مطالعہ کیجئے تحریر تصانیف لطیف کی فکر متعول فرمائیے۔ (فسانۂ آزاد)

مُطاوعت:۔ (بضم اول و فتح چہارم) اطاعت کرنا، فرمانبرداری کرنا، تابعداری کرنا عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مُطایبہ:۔ خوش طبعی، مزاح، ہنسی مذاق، چہل، ظرافت۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مطایبہ کی جمع مطائبات ہے جیسے
علمائے عرب کے مصنفات عاشق مزاجوں کے
مطائبات۔ (فسانۂ آزاد)

مَطَب:۔ وہ جگہ یا مکان جہاں طبیب بیماروں
کا علاج معالجہ کرے۔ وہ مکان یا بیٹھک یا دیوان
خانہ جہاں بیٹھ کر طبابت کی جائے۔ مریضوں کے دیکھنے
کی جگہ۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف، فصیح، رائج۔

گرم بازار ادا سرد طبیبوں کے مطب
آنکھیں بیماروں کی ہیں شربت دیدار طلب — امیرؔ

قول فیصل۔ فارسی والے بہ تخفیف استعمال کرتے
ہیں عربی میں بہ تشدید حرف آخر ہے۔

مَطبَخ:۔ (بفتح اول وسوم) کھانا پکانے کی جگہ،
باورچی خانہ۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

نعرۂ فاقہ کا سرد ہے بازار
گرم ہے روز و شب ترا مطبخ — قدرؔ

مطبخ سرد ہونا:۔ وہ باورچی خانہ جہاں کچھ
نہ پکتا ہو۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
(ع) مطبخ ہے سرد آگ کا اس میں نہیں ہے نام — امیرؔ

مَطبَخی:۔ (بالفتح و فتح سوم) کھانا پکانے والا
باورچی، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

مطبخی زادہ شاہزادہ ہوں
بندۂ باپ پاک زادہ ہوں — حشمت گلزار

مطب سرد ہونا:۔ مطب میں مجمع نہ ہونا، طبیب
کا بے رونق ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

گرم بازار ادا سرد طبیبوں کے مطب
آنکھیں بیماروں کی ہیں شربت دیدار طلب — امیرؔ

مَطبَع:۔ (بفتح اول وسوم) چھاپنے کی جگہ
جائے طبع، چھاپہ خانہ، پریس۔ عربی مذکر، اسم ظرف
فصیح، رائج۔

کتب کی اشاعت نہ تھی ویسی تب بشر
یہ چھاپ اٹھا ہے تب سے بجیدی مطبع — منیرؔ

مُطَبَّق:۔ (بضم اول وفتح سوم مشدد) تہ بہ تہ
کیا گیا۔ عربی مذکر۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

فلک قدرت سے تیری ہے معلق
زمیں حکمت سے تیری ہے مطبق — ذبیحائے اردو

مطب گرم ہونا:۔ مطب میں مجمع ہونا،
رونق ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

مطب حسن کا گرم اے یار دیکھا
مسیحا کو بھی ہم نے بیمار دیکھا — شعورؔ

مَطبُوخ:۔ (بفتح اول وضم سوم) آگ پر پکائی
ہوئی۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

مطبوع:۔ طبع کردہ شدہ، چھاپا ہوا، (طبع زند)
عربی صفت، اسم مفعول، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ مطبوعہ زبان زد، زیادہ
ہے۔

مطبوع:۔ (بٹ) پسند کی گئی، مرغوب، پسندیدہ
پسند خاطر، دل پسند۔ عربی صفت، اسم مفعول
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جہاں سب مطبوع ہیں گو گلشن آفاق میں
دل میں آنکھوں میں ہو گر محبوب خوش پوشاک کا — بحرؔ

قول فیصل۔ مطبوع ہونا بھی بولتے ہیں

ہوئی مطبوع جو جھڑکی رہی ہے
طبیعت بھی کہاں جاکر لڑی ہے — فغانؔ

مَطبُوعِ طبع:۔ (بٹ) طبیعت کو پسند، طبیعت
کے موافق۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ ان پانچوں میں کوئی نہ کوئی کا زادہ
سب سے حسن و جمال اور رعنائی و دلربائی میں بڑھ
چڑھ کر ضرور ہوگی اس پر آپ سب سے زیادہ
لٹو ہوں گے وہی مطبوع طبع ہوگی۔ (فسانۂ آزاد)

مَطبُوعہ:۔ پسند خاطر، طبیعت کے موافق
عربی مؤنث، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ لیکن اب آپ نے یہ نیا تھکنڈا
سیکھا کہ اس زن جادو جمال زہرہ تمثال کو چلانا
اور اس سے کچھ اینٹھنا چاہتے تھے وہ اس زمانے
میں میری منکوحہ اور مطبوعہ بیوی تھی (فسانۂ آزاد)

مطبوعہ:۔ (بٹ) چھاپا ہوا، طبع شدہ، عربی
صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کلام یا کتاب وغیرہ کے لئے اس کا
استعمال ہے۔ بغیر چھپی ہوئی کتاب یا کلام کے
لئے غیر مطبوعہ بولتے ہیں۔

مَطَر:۔ (بفتح اول ودوم) بارش، باران،
مینہ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ آفتاب چہرہ جب آیا رلا گیا
اکثر ہا نزول مطر آفتاب میں — رشکؔ

قول فیصل۔ مطر کی جمع امطار ہے۔

مُطرِب:۔ (بالضم وکسر سوم) گانے والا، قوال،
میراثی، مغنی، گویا، عربی صفت، مذکر، اسم فاعل
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھئے جو بن میرے مطرب کا تو ہو پروانہ شمع
آئے مجلس کی طرح رشک سے جتیا یا نہ شمع — بحرؔ

قول فیصل۔ اس کی فارسی جمع مطربان ہے۔

آ ڈوبے مطربان سیر آہنگ
ساتھ اپنے لئے رباب و چنگ — میرؔ

مُطرِبہ :- گانے والی عورت - عربی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُطَّرِد :- ایک طریقے پر ہونے والا ایک دوسرے کے پیچھے ہونے والا مستقیم - عربی اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کیا عناصر کی رباعی ہے ثلاثی کی مزید
باب میں جس کی کہیں جا مطرد آیا نہ شاذ (ہدا)

مَطْرُوح :- وہ آنکھیں جو نیزے اور برچھی کا کام کرتی ہوں - عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف - عاشق بجز حسرت ہیں غوطہ زن معشوق بخجیر تیز حزن و محن - ادھر چشم خونچکاں ادھر دیدہ گریاں - ادھر دیدۂ مطروح ادھر سینۂ مجروح۔ (فسانہ آزاد)

مَطْرُود :- (بفتح اول و واو معروف) نکالا ہوا، دھتکارا ہوا، مردود بارگاہ - عربی صفت اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - سیوتی کے پھول اور حنا کی ٹہنیاں مہکتی نہ ہوں، پیچھے نہ ہوں تو کس مردود مطرود کو اپنے حساب دم بھر جینے کو جی چاہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے جیسے جب سے مردود و مطرود ہوا طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلا اور انواع اقسام کی ذلتوں میں گرفتار ہوا۔ (توبۃ النصوح)

مَطْعُون :- (بفتح اول و واو معروف) بدنام، رسوا، طعنہ دیا گیا، ملامت کی گئی، عیب لگایا گیا - عربی صفت - اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف - ہیں وہ شہزادہ ہے صحبت یافتہ ہے - یہ اس کی حرکت نہیں وہ تو اور پردہ پوشی کریں گے یا مطعون - بھلا کوئی بات بھی ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل - اس کے لغوی معنی نیزہ لگایا گیا برچھی لگایا گیا اور اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے

دل میں ہے کر دیجئے افشائے راز دوستی
خود بھی رسوا ہو جیے اس کو بھی مطعون کیجے (رند)

مَطْعُونِ خلائق :- وہ شخص جسے تمام لوگ لعنت ملامت کریں، راندۂ خلائق، رسوائے عام، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُطَلّا :- (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدّد) زر اندودہ، طلا کیا گیا، ملمع کیا گیا، سنہری، زریں، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

سب مطلا میری نظروں میں ہے تانبے کی زمیں
ہو گئی ہے اہل محشر دھوپ سونے کا ورق (رشید لکھنوی)

قول فیصل - ایرانیوں نے طلا جس کے معنی سونے کے ہیں عربی قاعدے سے مطلا بنا کر استعمال کیا ہے لہٰذا یہ فارسی ہے۔

چو گشتی و بدر زر بکف تاک را
مطلا کند تیغ تف خاک را (ملا طغرا)

مَطْلَب :- طلب کی جگہ - مراد، خواہش، منشا، معنی، مقصد، ارادہ - عربی مذکر، اسم ظرف، فصیح، رائج۔

مَطْلَب :- غرض، مدعا، غایہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رزاق ہے اس کا کوئی حاجت نہیں کسی کا
دنیا ہے اور مطلب مطلب ہو اور دنیا
ادائے خاص ہے مطلب تمہارے غمزے کو
تمہارے خنجر ابرو کو قتل عام سے کام (اکبر الہ آبادی / راسخ)

قول فیصل - خود غرض کے معنوں میں مطلبی زبانوں پر ہے - جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مَطْلَب :- خود غرضی، نفسانیت، لفاظی، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قاصد سے یہ کہا مرے خط کے جواب میں
مطلب کا ہوش خوب رہا اضطراب میں (شاد)

مَطْلَب :- مضمون، مفہوم، مقصد، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے (غالب)

مَطْلَب :- سوال کلام جیسے ذو کہلاتے ہیں، اردو مذکر، رائج۔

محل صرف - میں نے ان سے لاکھ کہا یا کہ وہ آپ سے میل کر لیں مطلب وہ کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔

مطلب اٹکنا :- غرض اٹکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مطلب ادا ہونا :- مفہوم ادا ہونا، بات کا واضح ہونا - اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس سے آنکھوں میں ہو گئیں باتیں
بے عبارت ادا ہوا مطلب (امیر)

مطلب اڑانا :- مطلب چھوڑ دینا، مضمون چھوڑ دینا - اردو مصدر، عوام کی زبان۔

خط مرا کچھ ادھر ادھر سے پڑھا
بیچ سے وہ اڑا گیا مطلب (امیر)

مطلب الٹ دینا: ۔ مطلب کچھ کا کچھ کر دینا، مفہوم اور مقصود کو الٹ دینا ۔ اُردو صرف، رائج۔

محلِ صرف ۔ تم نے تو عبارت کا مطلب ہی الٹ دیا۔

قولِ فیصل ۔ اسی جگہ مطلب الٹ جانا یعنی کچھ کا کچھ ہو جانا کے معنی میں بولتے ہیں۔

مطلب اُلجھنا: ۔ مطلب کا گنجلک ہو جانا، مطلب کا واضح نہ رہنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دہن و زلف کا ہی مائل تھا
کبھی الجھا، کبھی رکا مطلب — آتش

مطلب آشنا: ۔ خود غرض، مطلب پرست، وقت سے فائدہ اٹھانے والا ۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ دیکھو عزیز دنیا مطلب آشنا ہے کہ تم کو اس بڑھاپے میں اور مجھے دشمن میں اکیلا چھوڑ کے چلا گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

مطلب برآری: ۔ کام نکالنا، مراد برلانا، حصولِ مدعا، حاجت روائی، کار برآری ۔ فارسی ترکیب ۔ قلیل الاستعمال

کبھی سر پاؤں پر رکھنا، کبھی قربان کہہ اٹھنا
ہمیں تھوڑا سا ڈھب آتا تو ہو مطلب برآری کا — میر مہدی مجروح

قولِ فیصل ۔ اس معنی پر حاجت برآری عام طور سے ہے۔

مطلب برآری کرنا: ۔ مطلب برلانا، کام نکالنا، مراد بر لانا، مقصد پورا کرنا، حاجت روائی کرنا، اجرائے کار کرنا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

مطلب بر آنا: ۔ مطلب پورا ہونا، مراد پوری ہونا، مراد بر آنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ اتفاقِ وقت سے مطلب بر آیا تو شاہ صاحب کی جانثاری ہے ورنہ کمال کسی کی کہ شکایت کا لفظ زبان تک لائے ۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل ۔ مطلب برلانا بھی بولتے ہیں۔

مطلب بندھنا: ۔ کسی مضمون کا نظم ہونا، کسی خیال کا بندھنا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

شاعرِ حال گو تھا میں آتش
میرے ہر شعر میں بندھا مطلب — آتش

مطلب بیان کرنا: ۔ معنی بیان کرنا، مطلب واضح کرنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ ایک عالم فاضل آدمی ایک مطلب کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ (دربارِ اکبری)

مطلب پر آنا: ۔ تمہید کے بعد وہ بات کہنا یا لکھنا جس کا لکھنا یا کہنا مقصود ہو ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حالِ دل کچھ کہا میں نے تو بولا ہنس کے یار
بس عبادت ہو چکی مطلب پر آیا چاہیے — آتش

مطلب پڑھنا: ۔ کسی تحریر کے مفہوم کا پڑھنا ۔ اردو صرف ۔ فصیح، رائج۔

جو کرے شاکر ہوا مقصد بر
خطِ پیشانی کا پڑھا مطلب — آتش

مطلب پورا کرنا: ۔ مراد برلانا، دل کی مراد کا پورا ہونا، مقصد برآری کرنا، پوری طرح مراد برلانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حضرت داغ توبہ کرتے ہیں
کاش پورا کرے خدا مطلب — داغ

مطلب پورا ہونا: ۔ مقصد پورا ہو جانا، پوری طرح مراد بر آنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ اب گھڑی گھڑی کی خوشامد کیوں کر رہے ہو تمہارا جو مطلب تھا پورا ہو گیا اب اپنا کام کرو۔

مطلب چلنا: ۔ مطلب پورا ہونا، کار برآری ہونا، کام چلنا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

افتادگانِ خاک کا پرچہ لگا تو کیا
مطلب نہ چل سکا کسی عنوان رہ گیا — میر

مطلب حصول ہونا: ۔ مطلب حاصل ہونا، مراد بر آنا، مقصد پورا ہونا ۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بولے کمال پیار سے شاہِ فلک سریر
مطلب ہوا حصول خوشامد کرو نہ اب — تعشق

مطلب حل ہونا: ۔ مطلب سمجھ میں آنا، مقصد سمجھ میں آنا، مطلب واضح ہو جانا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خط سے اس رخ کا حل ہوا مطلب
شرح سے متن کا کھلا مطلب — آتش

مطلب خبط ہونا: ۔ کسی عبارت کا بے معنی ہو جانا، بے مطلب ہو جانا، مطلب غلط ہو جانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ تم نے مضمون کی جتنی عبارت لکھی ہے مطلب خبط ہو گیا کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا مقصد ہے۔

مطلب دقیق ہونا: ۔ مفہوم پیچیدہ ہونا، مضمون سخت ہونا ۔ اردو صرف، قلیل، قدما طبقے کی زبان۔

دو گانا جان میں مطلب کی گھات تکتی ہوں
کھلا ہے پان تو انگیا کر دی رفو تیری — راسخ

مطلب کے یار :- غرض کے بندے۔ مطلب آشنا۔ اردو عرف عوام کی زبان۔

ع سلام ہو گیا ہو کر مطلب کے یار ہو — داغ

مطلب لکھنا :- اپنا مقصد لکھنا۔ غرض لکھنا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

باندھ کر خط پر کبوتر پر
لکھ دیا ہم نے جا بجا مطلب — داغ

مطلب لے اڑنا :- جلدی مطلب سمجھ لینا۔ پوری بات سنے بغیر مطلب سمجھ لینا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

بات پوری کبھی نہیں جاتی
کہ وہ طرار ہے اڑا مطلب — داغ

مطلب مٹنا :- مطلب کا باقی نہ رہنا۔ مدعا ختم ہو جانا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

مٹ گئے ایک ہی تغافل میں
شوق و ارمان و مدعا مطلب — داغ

مطلب ملجانا :- غرض مل جانا۔ آرزو مل جانا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

غیر کا خط بھی چاک کر ڈالا
مل گیا تھا جو کچھ مرا مطلب — داغ

متعلقہ تفصیل۔ مطلب ملنا بھی بولتے ہیں۔

ملا جب نہ مطلب مرا ہر طرف
کیا تنگ ہو کر اسے ہر طرف — اختر

مطلب نکال رکھنا :- سبق پڑھنے سے پہلے کتاب کی عبارت پر غور کر کے اس کا مطلب سمجھ لینا۔ مطالعہ کرنے کے بعد اس کا مطلب نکال لینا۔ پڑھ جانا۔ یعنی سبق کا بغیر استاد کے بتائے سمجھ لے جانا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

سبق سے پہلے دبستان عشق میں لیلیٰ
کتاب دیکھ کے مطلب نکال رکھتی ہو — مشہور

مطلب نکال لینا :- غرض حاصل کر لینا۔ مقصد پورا کر لینا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

بگڑے جو وہ نکل نہ سکا دل کی آرزو
مطلب نکال لے گئے آنکھیں نکال کے — جلیل

مطلب نکالنا :- مقصد برآری کرنا۔ غرض پوری کرنا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

محل محتہ۔ اہل منتر جنتر سے ہمارا دل پھیر کر مطلب نکالنے تو اور بات ہے۔ (کامنی از سرشار)

مطلب نکلنا :- غرض حاصل ہونا۔ غرض پوری ہو جانا۔ مقصد حاصل ہو جانا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

کیوں ملائیں وہ آنکھ اب ہم سے
بے جھجکے دل نکل گیا مطلب — امیر

مطلب نکلنا :- مضمون واضح ہو جانا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

میرے اشعار سے مضمون رخ یار کھلا
ہے احادیث ہیں مطلب قرآن نکلا — صبا

مطلب نکلنا :- غرض وابستہ نہ رہنا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

رنگ و بو سے نہ رہے کچھ مطلب
تیرے نزدیک یہ ہو دو محبوب — مرزا رسوا

مطلب نہ ہونا :- غرض نہ ہونا۔ آرزو نہ رہنا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

جز خدا اور نہ ہو کچھ مطلب
جز خدا اور نہ ہو کچھ مطلب — (مرزا رسوا)

مطلب نیا سوجھنا :- نئی بات دل میں آنا۔ نئی غرض پیدا ہونا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

ہیئت ابرو کی کیا کروں تعریف
سر جھکا ہے نیا نیا مطلب — آتش

مطلب ہونا :- غرض حاصل ہو جانا۔ مقصد پورا ہو جانا۔ اردو عرف عوام کی زبان۔

منزل گور میں دو حال ہوا
گرتے ہی چھپ کے ہو گیا مطلب — آتش

مطلب ہو جانا :- قتل ہو جانا۔ کام تمام ہو جانا۔ دم نکل جانا۔ پتلا حال ہو جانا۔ برا حال ہو جانا۔ کام ہو جانا۔ جیسے تمہاری ازمنی ٹھہری یہاں تو مطلب ہو گیا۔ بھوک کے مارے مطلب ہو گیا۔ بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

متعلق تفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مطلبی :- خود غرض۔ مطلب کا یار۔ مطلب پرست۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

متعلقہ تفصیل۔ اسی محل پر مطلبیا بھی بولتے ہیں۔

مُطّلِبی :- (بضم اول و فتح دوم مشدد و کسر سوم) حضرت عبد المطلب کی اولاد۔ عربی صفت۔ فصیح و رائج۔

اے رسول عربی ہاشمی و مطلبی
خود دیاں ہو ترا جلوہ نما ہو جانا — محشر لکھنوی

مطلب یہ ہے :- مقصد یہ ہے۔ مفہوم یہ ہے۔ اردو عرف۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل ۔ کسی کلام کی صورت میں بولتے ہیں یعنی اسی جگہ مطلب یہ ہے کیا مقصد ہے یہ بھی زبان زد یہی ہے۔

مطلع: ۔ ۲ (بفتح اول و سوم) چاند یا سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ۔ جائے طلوع ۔ عربی اسم ظرف فصیح، رائج۔

سگاف خامہ ہے چاک گریبان کہ گویا
جو مطلع ہے مراد خورشید معنی کا وہ مطلع ہے — ناسخ

مطلع: ۔ ۲ (بفتح اول و سوم) عربی اصطلاح یا قصیدہ ۔ غیرہ کا پہلا شعر جس میں دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ ہو، مذکر۔ اصطلاح شعرا

سنتے ہی میں نے بھی وہ مطلع روشن لکھا
مطلع صبح کو ہو سایہ جس سے خجلت — ذوق

قول فیصل ۔ مرثیے کے مطلع کے لئے مرثیہ گویوں کا اجماع ہے کہ پہلے چار مصرعے مردّف مقفیٰ ہوں بہرحال بیت تو مردّف ہوتی ہی ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جب حسن مطلع یا زیب مطلع کہیں گے تو اس شعر سے مراد ہو گی جو مطلع کے بعد واقع ہو بعض لوگوں نے حسن مطلع میں دونوں مصرعوں کے ہم قافیہ ہونے کی بھی شرط لگائی ہے۔

مُطَّلَع: ۔ (بضم اول و تشدید دوم فتح سوم) اطلاع دیا گیا ۔ واقف، آگاہ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ صاحب رزیڈنٹ اور گورنر جنرل ہند نے بار بار سمجھایا، ڈرایا، دھمکایا ۔ انجام سے مطلع کیا اور یہ اور کان کھولتے رہے گریبان کسی کے کان پر جوں نہ رینگی ۔ (گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل ۔ دوس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے

مُطَّلِع: ۔ (بضم اول فتح دوم مشدد و کسر سوم) خبر دینے والا، اطلاع دینے والا، آگاہ کرنے والا عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

مطلع انوار: ۔ نورانی شعاعوں کا مرکز ۔ (مخذ نور) مسر چشمہ ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

ہے رخ غیرت خورشید جبیں مطلع انوار — امیر

مطلع صاف کرنا: ۔ گناہوں کو دھو دینا گناہوں سے درگزر کر دینا ۔ اردو مصرف تعلیل الاستقلال

حکم دے عفو کو یارب کہ کرے مطلع صاف
مرگ کے بعد بھی گھیرے ہیں خطائیں مجھ کو — امیر

مطلع صاف ہونا: ۔ مطلع پر گرد و غبار نہ ہونا ۔ آسمان کا ہلال دکھائی دینے کی جگہ کا گرد و غبار سے صاف ہونا ۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

خط نمایاں ہے تو وہ دکھلائیں گے ابر و ضرور
کیا رہے گا ماہ نو پنہاں کہ مطلع صاف ہے — امیر

مطلع صاف ہونا: ۔ ۲ (کنایۃً) غیروں رقیبوں اور حریفوں سے کسی جگہ کا صاف ہونا دشمنوں سے مقام پاک ہونا ۔ کچھ روک ٹوک نہ ہونا ۔ کوئی مانع نہ ہونا ۔ اردو مصرف تعلیل الاستقلال۔

بسلا کیوں قافیہ ہو تنگ اسے آنے تو دو
مصرع شمشیر سے دم بھر میں مطلع صاف ہے — امیر

مطلع صاف ہونا: ۔ ۳ کنایہ ہے کسی چیز کے اپنی جگہ نہ ہونے سے ۔ اردو مصرف تعلیل الاستقلال

خدا کے واسطے اے برق دے جو ساہ ابر دکا
کہ مطلع صاف ہو جائے مرے گرد نگردر کا — امیر

مُطلَق: ۔ (بضم اول فتح سوم) آزاد بے قید بالکل قطعی رہا کیا گیا ، جاری کیا گیا عربی صفت ۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

شمشیر کی حسرت نہ مطلق زباں پہ لائے
سر کو جھکائے خدمت خیر النساؑ میں آ گئے — تعشق

قول فیصل ۔ استعارہ کے لئے بھی اس کا استعمال ہے جس کے معنی چھوٹے بڑے اور بالکل کے ہیں جیسے تمہاری زندگی کا اعتبار جب مطلق نہیں آ چکا ہے تو پھر اب شادی نہ کرنا یہ شیعوں کی خاص اصطلاح ہے

مطلق: ۔ ۲ نفی کی تاکید کے لئے بالکل کی جگہ بھی مستعمل ہے ۔ عربی اسم مفعول، فصیح، رائج

نہ ہوش تھا مجھے مطلق کہ راستہ ہے کدھر
جنس کی فوج تھی پیچھے برہنہ سر تکبیر — عشق

مطلق: ۔ ۳ قرآن شریف کی وہ آیت جہاں ٹھہرنا چاہئے۔

۰ آیت مطلق قرآن شریف کی وہ آیت جہاں ٹھہرنے کا اطلاق کیا گیا ہے یعنی وہاں ٹھہرنا واجب ہے ۔ علامت مطلق جو حرف ط بنی ہوئی ہوتی ہے۔

سورۂ دارہ چشم اس کی کہ جس پر یہ ظفر
خال ہے کاتب قدرت نے بنایا مطلق ظفر
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ وقف مطلق کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

مُطلَقاً: ۔ (بضم اول فتح سوم و چہارم مع التنوین) بالکل، قطعی، اصلاً ۔ نفی کی تاکید کے لئے بھی مستعمل ہے ۔ عربی، فصیح، رائج

محل صرف ۔ میں نے بحیثیت مہمان ان کی بڑی عزت کی در انحالیکہ مطلقاً میں ان کو نہیں پہچانتا تھا۔

قول فیصل ۔ بغیر تنوین آخر بھی شعرا نے کہا ہے۔

شیریں نے شاہ چین کو نہ پہچانا مطلقا
وحیرت ہے شہ کو دیکھی تو سکرتا ہے یا (دبیر)

مُطلقُ الرِّجلَین :- وہ گھوڑا جس کے دونوں پاؤں سفید ہوں یا پاؤں کا رنگ، بدن کے رنگ کے خلاف ہو۔ عربی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُطلقُ العِنان :- آزاد، مختار، خودسر، بیباک، بے لگام، خود رائے، من موجی۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تیسرے غول بیابانی میں دصل وجیا ہوتا تھا۔ کسن اطفال اور جوانان مطلق العنان اور رنگین خیال اور پیران زدسال بچوں کی تعلیم پاتے تھے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ آزادی اور خود مختاری کے معنی میں مطلق العنانی بھی زبانوں پر ہے۔

دیوانے کی مطلق العنانی
ہے باعث مرگ نا گہانی (گلزار نسیم)

مُطلقُ الیَدَین :- وہ گھوڑا جس کے دونوں اگلے پاؤں یعنی ہاتھ سفید ہوں۔ عربی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُطلقُ الیَسار :- وہ گھوڑا جس کا ایک بایاں ہاتھ پاؤں سفید ہو۔ عربی مذکر۔
- وہ گھوڑا جس کے دونوں پچھلے پاؤں سفید ہوں۔ (فرہنگ آصفیہ و نیر و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُطلقُ الیَمین :- وہ گھوڑا جس کا داہنا ہاتھ پاؤں سفید ہو۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُطَلَّقہ :- بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد۔ طلاق دی ہوئی۔ وہ عورت جسے خاوند نے نکاح کے رشتہ سے چھوڑ دیا ہو۔ عربی صفت مونث، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مَطلوب :- طلب کیا گیا۔ مانگا گیا، خواہش کیا گیا، مقصود، درکار، جس چیز کی طلب ہو کنایۃً معشوق۔ عربی صفت مذکر۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محمدؐ دو عالم کا مطلوب ہے
خدائے جہاں کا وہ محبوب ہے (نور نامہ)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔ اور طالب و مطلوب کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے جیسے :-

داستان امیر حمزہ فسانہ دلکش و مرغوب پسندیدۂ ہر طالب و مطلوب ہے۔ (طلسم ہوش ربا)
مونث کے لئے مطلوبہ بولتے ہیں جیسے مطلوبہ اشیا آج آپ کی خدمت میں روانہ کر دیئے جائیں گے۔

مَطمَحِ نَظر :- بفتح اول و فتح سوم، مقصد اعلیٰ، نقطۂ نظر۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ اسی جگہ مطمح نگاہ بھی بولتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مُطمَئِن :- بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم بے فکر، آسودہ، اطمینان رکھنے والا جس کو سکون دلی ہو۔ عربی صفت، اسم فاعل فصیح، رائج۔

شحنت پہ توکل جو بڑھے عشق کا آزار
اور مطمئن ایسے نہ دوا ہے نہ دعا ہو (مشیر لکھنوی)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ بھی ہے۔

دل مطمئن ہے جنگ میں ابن بتول کا
دست خدا کی تیغ ہے گھوڑا رسول کا (انیس)
مطمئن مجھ کو گیا تھا جو حبیب ادل نہ تھا
تیرے کی بندہ نوازی میں کسی تابع تھا (شرف)

مُطَوَّق :- بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد۔ گردن میں طوق ڈالا گیا، طوق پڑا ہوا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کہیں قمری تھی مطوق، کہیں انگور معلق
نالۂ بلبل کے مدقق، کہیں عنقائی کی حق حق (نظیر اکبرآبادی)

مُطَوَّقہ :- وہ پرند جس کی گردن میں قدرتی طوق یا گنڈا بنا ہوا ہو۔ جیسے کبوتر، قمری، طوطا وغیرہ۔ اور دہلی میں ایک کبوتر کا فرضی نام جو اسی وجہ سے تجویز کیا گیا ہے۔ کاتبوں نے غلطی سے لکھتے لکھتے اس کا نام مطلوقہ کر دیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُطَوَّل :- بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد۔ طول دیا گیا، دراز، طولانی۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُطَہَّر :- بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد۔ پاک صاف، معصوم، مجرا، پاک کیا گیا، طاہر کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

وہ عید تھی کسی کے اونٹ بھیڑ
تھا ئے ہوئے تھا کون وہ گیسوئے مطہر (نسیم لکھنوی)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مطہرات ہے جیسے ازواج مطہرات۔

مُطَہِّر :- (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) پاک کرنے والا، تبرا کرنے والا، صاف کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مطہرات ہے جیسے جملہ مطہرات۔ ایک پانی بھی ہے جو پاک کر دیتا ہے۔

مِطْہَرَہ :- وضو کا لوٹا، آفتابہ، چھاگل۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَطِیر :- (بفتح اول، بکسر دوم و یائے معروف) برسنے والا، بارندہ، بارش کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں ابر مطیر، سحاب مطیر کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

یوں زر ریزہ دست جود اس کا
جیسے برسے ہے کوئی ابر مطیر — بحر

مُطِیع :- (بضم اول و کسر سوم) فرمانبردار، اطاعت کرنے والا، حکم بردار۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ان کو ہے عشق، حال یہ ان کا بھی ہے مگر
خود ہیں مطیع و تابع فرماں تمام عمر — تعشق

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے جیسے میری جان تمام جمشید اور سامری پر فدا ہے۔ مطیع اسلام ہونا گوارا نہیں۔ (طلسم ہوشربا)

مَظَالِم :- (بفتح اول و کسر چہارم) بہت سے ظلم و ستم، بہت سی سختیاں، بے انصافیاں۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جتنے مظالم شوہر نے زوجہ پر کئے تھے اس کا صلہ یہ ملا کہ آج بھیک مانگ رہا ہے۔

قول فیصل یہ مظلمہ اور ظلم کی جمع ہے۔

مَظَالِم :- ۲ وہ مقامات جہاں ظالموں کو سزائیں دی جائیں۔ عدالتیں، کچہریاں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَظَاہِر :- (بفتح اول و کسر چہارم) ظاہر ہونے کی جگہیں، ظاہر ہونے کے مقامات۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مظاہر ہیں اس کے درون و برون
تصور سے افزوں گماں سے فزوں — تسلیم

قول فیصل۔ یہ مظہر کی جمع ہے۔

مُظَاہِرَہ :- (بضم اول و فتح چہارم) کسی خاص امر کے اظہار تائید کے لئے مجمع کرنا، کہیں پر جمع ہو کے گشت کرنا۔ اردو مذکر رائج۔

محل صرف۔ دیہاتیوں نے حضرت محل پارک میں جمع ہو کر جلوس کی شکل میں حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا اور نعرے لگائے۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

مُظَفَّر :- فتح مند، فتحیاب، ملک گیر، ظفریاب، جیتا ہوا، غالب۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چونکہ مسلمانوں کی فتح ہمیشہ منجانب اللہ فرشتوں کی مدد سے متیقن اور مانی ہوئی تھی اس سبب سے مفعول کا صیغہ فاعل کے واسطے مستعمل ہو گیا نیز فال نیک بھی ہے بجائے منصور۔

مَظْلَمَہ :- (بفتح اول و سوم) ظلم و ستم، جور جفا، بے انصافی، گناہ۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سا تھیا لوزو زے بھر کر گلابی جلد لا

مظلمہ تو یہ کا تجھ پر مجھ پہ احسان بہار — مختر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

غم فرقت کا تقاضا مظلمہ ہے عشق کے سر ہے
بہا اب بھی دریائے خوں نا بہ دل بسمل — مختر

مَظْلَمَہ ذمے رکھنا :- اپنے ذمے گناہ رکھنا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال

مظلمہ خوں کا عبث رکھتا ہے اپنے ذمے تو
چند برگ گل ہیں گلچیں خوں بہائے عندلیب — رفعت

مَظْلُوم :- (بفتح اول و واؤ معروف) جس سے بے انصافی کی گئی ہو، ظلم رسیدہ، ستایا ہوا۔ عربی صفت، مذکر۔ اسم مفعول، فصیح اور رائج۔

جو کا بھی ہے پیاسا بھی ہے مقتول جفا ہے
ایسا کوئی مظلوم نہ ہوگا نہ ہوا ہے — تعشق

مَظْلُومی :- مظلوم ہونا، ستم ہونا، جفا ہونا۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

جو نیک ہیں کرتے ہیں بدوں سے بھی بھلائی
مظلومی بھی دکھلا کے شجاعت بھی دکھائی — انیس

مَظْلُومِیَّت :- (بفتح اول واؤ معروف) مظلومی، ستم رسیدہ ہونا، مظلوم ہونا۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

مظلومیت میں تشنہ دہانی پہ روئیں گے
جب تک جئیں گے اس کی جوانی پہ روئیں گے — انیس

مَظْنُون :- (بفتح اول و واؤ معروف) ظن کیا گیا، گمان کیا گیا، مشتبہ، مشکوک۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَظِنَّہ :- (بفتح اول، دوم و تشدید سوم مفتوح) گمان کرنے کا وقت، خبر کرنے کی جگہ، خیال ہونے کی جگہ، قیاس کرنے کی جگہ۔ عربی اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال ہے

مَظہَر :۔ (بفتح اول و سوم) ظاہر ہونے کی جگہ۔ تماشا گاہ۔ جائے ظہور۔ عربی۔ مذکر اسم ظرف۔ فصیح۔ رائج۔

مظہر وہ بت ہے نقش خدا کے ظہور کا
نقش قدم سے سنگ کو رتبہ ہے طور کا (ناسخ)

متعلّقِ فصل۔ مجازاً پرتو۔ جلوہ۔ آئینہ دار کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

غرض مظہر حق وہی نور ہے
بر ہمنوں نے کیا آپ مذکور ہے (دلدارا سیر)

مظہر :۔ حضرت مرزا جانجاناں دہلوی خلف مرزا جانی کا تخلص جو ۱۱۹۵ھ میں شہید ہوئے۔

مُظہِر :۔ (بالضم اول و کسر سوم) ظاہر کرنے والا۔ بیان کرنے والا۔ گواہ۔ شاہد عربی مذکر۔ اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَظہَرِ عجائب :۔ (بفتح اول و سوم و کسر چہارم) عجائبات کے ظہور کا منظر عجائب کے ظاہر ہونے کی جگہ۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

عشق حاضر ہے عشق غائب ہے
عشق ہی مظہر عجائب ہے (میر)

متعلّقِ فصل۔ شیعہ حضرات حضرت علیؑ کو مظہر العجائب و الغرائب اور مظہر العجائب کہتے ہیں۔ جیسے آخر میں با آواز بلند چلا اٹھے کر یا مظہر العجائب ادھر یہ بول اٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

مَع :۔ (بفتحتین) عربی میں اسم جار ہے اور ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال میں آتا ہے) ساتھ۔ ہمراہ۔ سمیت۔ بشمول۔ عربی تابع فعل۔ فصیح۔ رائج۔

القصہ باین تکلف و داو ع
راہی ہوا اسطرف مع فوج (اختر شاہ اودھ)

متعلّقِ فصل۔ صاحب قاموس الاغلاط مع کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

"مع و معًا بلا ہائے ہوز صحیح ہے بمعنی ساتھ ہمراہ، سمیت۔ جو لوگ مع کو ہندی لفظ کی طرف اضافت دے کر مضاف الیہ میں کے لگاتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزا غالب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ "بیڑی کو زاویۂ زندان میں چھوڑ مع دونوں ہتھکڑیوں کے بھاگا" اور اپنے نام کا خط مع ان اشعار کے یوسف علی کے حوالہ کیا۔ مع کو ہندی لفظ کی طرف اضافت نہ دینا چاہیے۔ یا فارسی عربی الفاظ کی طرف اضافت دی جائے تو مضاف الیہ میں "کے" نہ لگایا جائے۔ یعنی مع زن و فرزند روانہ ہوا۔ دیا، مع عیال روانہ ہوا صحیح ہے اور مع زن و فرزند کے اور مع عیال کے روانہ ہوا غلط ہے۔

مَعًا :۔ ساتھ ہی۔ ایک ساتھ مل کر۔ باہم دگر۔ بشمول۔ عربی۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ نظم۔ انھوں نے قبول اسلام کے بعد ہی معًا اپنے اسلام کو ظاہر کر دیا۔ (اجتہاد)

مَعًا :۔ فوراً۔ فی الفور۔ اسی وقت۔ یکبارگی دفعۃً۔ ایک ہی وقت میں۔ عربی۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نظم :۔ ایک شاعر غرّا نے معًا ناشاد دولھا کی شادی کا خاکہ اڑا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

مَعَابِد :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) معبد کی جمع۔ عبادت خانے۔ عبادت گاہیں۔ مسجدیں بتخانے۔ عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَعَابِر :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) معبر کی جمع۔ دریا کے پار اترنے کی جگہیں۔ رہگزر۔ گھاٹ۔ پل۔ عربی مونث۔ (نور اللغات)

متعلّقِ فصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُعَاتِب :۔ (بالضم اول بکسر چہارم) عتاب کرنیوالا۔ خفا ہونے والا۔ سرزنش کرنیوالا۔ عربی صفت۔ مذکر۔ اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُعَاتَب :۔ (بالضم اول و فتح چہارم) عتاب کیا گیا۔ سرزنش کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

جب نہ تب نکلا کیا مجھ پر زمانے کا بخار
جبر کا غصہ جس پہ آیا میں معاتب ہو گیا (رشک)

مُعَاتَبَت :۔ (بالضم اول و فتح چہارم و پنجم) عتاب کرنا۔ عتاب نازل کرنا۔ عربی مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَعَاجِین :۔ (بفتح اول و یائے معروف) معجون کی جمع۔ معجونیں۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَعَاد :۔ لوٹ کر جانے کی جگہ۔ واپس جانیکا مقام۔ جائے بازگشت۔ (مجازاً) عقبیٰ۔ آخرت۔ قیامت

عربی مؤنث۔ اسم ظرف۔ فصیح، رائج۔

جس کی گردن پہ تیغ ستم ہے رب حق عباد
نہ معاش اچھی ہے اس کی نہ معاد اچھی ہے — عاشق

مُعَاوَدَت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) برابری، مساوات، الفت۔ عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

جب کہ باہم معاودت نہ رہی
پھر یہ کچھ معاشرت نہ رہی — حاتم

(قرآن السعدین)

مَعَادِن:۔ (بفتح اول و کسر سوم) معدن کی جمع۔ کانیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَعَاذ:۔ جائے پناہ، بچاؤ کی جگہ۔ عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَعَاذَ اللہ:۔ جب کوئی بات گستاخی کی کہتے ہیں اس وقت بولتے ہیں۔ یعنی خدا اس گستاخی کو معاف کرے۔ عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

تمہارا شکوہ اور میری زباں سے
معاذ اللہ کہتے جو گماں ہو — میر مجروح

قول فیصل۔ اصل میں اعوذ معاذ اللہ تھا۔ پناہ چاہتا ہوں میں خدا سے فعل محذوف ہو گیا اور مفعول مطلق یعنی معاذ اللہ باقی ہے۔

بحذف الف بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔

رگ و پے میں لگی ہے آگ اس دل جلتا ہے
معاذ اللہ اگر یہ آبلہ ہوتا تو کیا ہوتا — شرف

مَعَاذَ اللہ:۔ کسی چیز یا فعل کی کثرت اور شدت ظاہر کرنے کے لئے، خدا کی پناہ کی جگہ خدا بچائے، خدا محفوظ رکھے۔ پناہ بخدا۔ عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

آنکھ ملتے ہی نہ جائیں ہم کہاں ہیں طالعوں
اے معاذ اللہ انداز نظر محبوب کا — محسن کاکوروی

مَعَاذَ اللہ:۔ توبہ توبہ کی جگہ۔ توبہ ہے۔ توبہ کا مقام ہے۔ عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

گر وہ اہل ضلالت تھے گئے انساں آہ
اس پہ بھی متنبہ ہوئے معاذ اللہ — اوج

مَعَاذَ اللہ کا مقام ہے:۔ خدا سے پناہ مانگنا چاہیئے۔ اردو۔ صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ معاذ اللہ کا مقام ہے توبہ کرو بندے (مساۃ آزاد)

مَعَارِج:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) معراج کی جمع۔ سیڑھیاں، زینے۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

بام فراز اوج معارج
شیعہ کالج، شیعہ کالج — عزیز لکھنوی

مُعَارِض:۔ (بضم اول و کسر چہارم) جھگڑا کرنے والا، معترض، مخاصم، مقابل، مخالف، حریف۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُعَارَضَہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) جھگڑا، مناقشہ، تعرض، تقیضہ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَعَارِف:۔ (بکسر چہارم) ناموروگ۔ اہل علم و فضل۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَعَارِف:۔ معرفۃ کی جمع۔ معرفتیں۔ معرفت ذات خداوندی کے مسائل۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ علوم و معارف کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ اسرار و معارف کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

مَعَارِک:۔ معرکہ کی جمع۔ لڑائی، جنگ و جدل۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَعَاش:۔ (بفتح اول) روزی۔ وہ شے جس سے بسر اوقات کی جائے۔ خوراک، رزق۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

اک زمانے کو ہے دولت کی تلاش
شغل ہے آج تحصیل معاش — مرزا دبیر

تھی سیر تیرے کوچے میں عشاق کی معاش
کتنے شکستہ دل تھے بہت تھے خراب حال — میر

قول فیصل۔ کسب معاش اور فکر معاش کی ترکیبوں سے برتتے ہیں۔

مَعَاش:۔ (دکن) آمدنی، زمین، جائداد۔ پورب میں یہ معنی مستعمل ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَعَاش:۔ (دکن) جاگیر، آمدنی، حیثیت۔ اردو مؤنث۔ اہل دکن کی اصطلاح

محل صرف۔ ان کو کیسے منہ نہ لگنا چاہیئے ان کی معاش ہی کیا ہے۔ میری آٹھ لاکھ کی جاگیر ان کی بیس ہزار کی۔

مَعَاشْدار:۔ وہ شخص جس کے پاس جاگیر ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُعَاشَرَت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) آپس میں مل جل کر زندگی بسر کرنا۔ سماج میں مل جل کر رہنا۔ بسر اوقات۔ رہن سہن۔ عربی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیار کی عورتیں یہاں کی پیدائش سے

مُعافی :- (بضم اول) بخشش، نجات، خلاصی، درگزر، عفو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

عہدِ رفتہ کو بھی پلٹا ئیں تو کچھ بات بنے
جو خطا کر کے معافی کے طلب گار ہوئے ناظم

قول فیصل۔ اس کا صرف دینا کے ساتھ ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

معافی :-[2] غیر منقولہ جائداد جس کا لگان یا مالگزاری سرکار یا زمیندار کی طرف سے معاف ہو، انعامی جاگیر، ملک جاگیر، اراضی معاف شدہ وہ جائداد جو سرکار سے بطور بخشش عطا ہو۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کاشتکاروں اور زمینداروں کی اصطلاح ہے

معافی چاہنا :- معذرت کرنا، عذرخواہی کرنا عفو چاہنا، عفوِ تقصیر چاہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ زیادہ دیر تک مشاعرے میں نہ بیٹھ سکونگا مجھ کو ضروری کام ہے۔

معافی حینِ حیات :- وہ زمین جو کسی کی زندگی بھر کے لئے معاف کی جائے حینِ حیات کی جاگیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کاشتکاروں کی اصطلاح ہے جو عام طور سے نہیں بولتے۔

معافی دار :- جاگیردار، معاف شدہ زمین کا مالک، موہوب لہٗ۔ اردو صفت، کاشتکاروں کی اصطلاح۔

معافی استمراری :- معافی دوامی، مسلمی جاگیر، وہ زمین جو ہمیشہ کے لئے معاف کر دی جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معافی کا پروانہ :- معافی کی سند، وہ کاغذ جس پر معافی کی قبولیت تحریر ہو۔ اردو صرف رائج۔

معافی مانگنا :- عذر معذرت کرنا، قصور کے درگزر کرنے کی درخواست کرنا، درگزر چاہنا غلطی یا گناہ کی بخشش چاہنا، عفوِ تقصیر چاہنا اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اس سے درگزر چاہنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جاؤ بھائی صاحب سے جا کے معافی مانگو کل تم نے ان سے بہت بدتمیزی کی ہے وہ تم سے ناراض ہیں۔

قول فیصل۔ اسی جگہ معافی مانگ لینا بھی بولتے ہیں، معافی منگوانا دوسرے کو معافی مانگنے پر آمادہ کرنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

معافی نامہ :- معافی کی تحریر، وہ تحریر جس میں معافی مانگی گئی ہو۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل بڑے بابو نے صاحب سے بہت بدتمیزی کی اب جب تک بڑے بابو معافی نامہ نہ دیں گے وہ معاف نہیں کریں گے۔

مُعافِد :- (بضم اول وکسر چہارم) عہد بیان کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مُعالج :- (بضم اول وکسر چہارم) علاج کرنے والا، حکیم، طبیب، ڈاکٹر، وید، معالجہ کرنے والا عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایسی حالت میں انصوح کا اپنی نسبت موت کا تیقن ایک معمولی بلکہ ضروری بات ہے نصوح کو ڈاکٹر نے جو اس کا معالج تھا خواب آور دوا دی تھی۔ (توبۃ النصوح)

مُعالجات :- (بضم اول وفتح چہارم) معالجہ کی جمع۔ علاج۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُعالجہ :- (بضم اول وفتح چہارم) علاج کرنا۔ علاج۔ دوا دارو۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کے معالجے سے مریض چنگا ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے :- حکیم جی کو حسب الحکم حضور بلا کر تشخیص مرض کر کے معالجہ کریں اور ادھر جی سے لپکا ہو اگیا کہ مطرب خوش الحان کو ساتھ لایا۔ (فسانۂ آزاد)

اسی جگہ علاج معالجہ۔ ملا کے بھی زبانوں پر ہے۔

مَعَ الخیر :- ساتھ خیریت کے، خیریت سے، سلامتی سے، بخیر و عافیت۔ عربی تابع فعل، فصیح، رائج۔

سخن مختصر کھینچ کر رنج راہ بہر
مع الخیر پہنچے سوئے خوابگاہ شاہ

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ اسی جگہ مع الخیر والعافیۃ بھی تحریراً استعمال کرتا ہے جیسے یہاں سب خیریت ہے امید ہے کہ آپ بھی مع متعلقین مع الخیر والعافیۃ ہوں گے۔

مَعَالِم :- (بفتح اول وکسر چہارم) عالم، دنیا، جہان۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ یہ علم بکسر اول وفتح سوم

کی جمع ہے اور معلم اسم آلہ کا صیغہ ہے بمعنی
علامت ونشان چونکہ یہ جہان دلالت اور
علامت صانع حقیقی کی ہے اس لئے معالم
کے معنی عالم، دنیا جہان کے ہیں۔

مَعَالِی :۔ بلندیاں، اونچائیاں، علو و
بلندی۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان
محل صرف۔ ایک ایوان سپہر توامان کے بام
فلک احتشام پر چاکمسن ذخیز شوخ و تیز
خاتونان معالی دودمان مصروف خرام ناز ہیں
(فسانۂ آزاد)

مُعَامَلَات :۔ (بضم اول و فتح چہارم)
معاملہ کی جمع، کاروبار، امور قضیے۔ عربی
مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ ہم نے دس بار منع کیا کہ تم ہمارے
معاملات میں دخل نہ دیا کرو لیکن تم بولے
ضرور دیہو

مُعَامَلاتِ مُلکی :۔ شاہی کاروبار سلطنت
کے کام۔ سیاسی امور۔ فارسی، مذکر، رائج
قول فیصل۔ اسی جگہ ملکی معاملات بھی بولتے
ہیں۔ قومی معاملات، مذہبی معاملات وغیرہ
بھی بولتے ہیں۔

مُعَامَلَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم)
باہم مل کر کوئی کام کرنا، عمل کرنا، کام کرنا
لین دین، بیوپار، کاروبار، باہمی معاملہ
عربی مونث، فصیح، رائج۔

اس سے ہم سے معاملت نہ رہی
اب تو بے فائدہ ہے دخل رہی — ذوق
(قران السعدین)

معاملت :۔ برتاؤ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُعَامَلَہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم) امر، بات
قضیہ، کام، عمل، مسئلہ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج
محل صرف۔ یہ ہمارا گھریلو معاملہ ہے آپ کو اس
میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

معاملہ :۔ کاروبار، کام کاج، لین دین
خرید فروخت، سوداگری، تجارت، بیع و شرا
عربی مذکر، فصیح، رائج۔

آں کا رضرر جان کا ہے الفت میں
خدا کسی سے نہ ڈالے معاملہ دل کا — رند

معاملہ :۔ خاص بات، تعلق، واسطہ
خاص امر۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔
محل صرف۔ آپ اس معاملہ میں کیا کہتے ہیں
آپ کے معاملہ میں بولنا ٹھیک نہیں۔

معاملہ :۔ سابقہ۔ برتاؤ۔
(فقرہ) آپ کا معاملہ مجھ کو پسند نہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

معاملہ :۔ مطلوبہ، خواستہ، معشوقہ
منظور نظر۔ اردو۔ بازاری زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معاملہ :۔ زن نوخواستہ، جوان لڑکی،
رنڈی، کسبی، لوچی۔ اردو بازاری زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

معاملہ :۔ مباشرت، جماع جیسے معاملہ بنانا
اردو بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معاملہ اٹکنا :۔ کام میں رکاوٹ ہونا
کسی امر میں دشواری پیدا ہوجانا، بات الجھنا
اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

دم آکے آنکھوں میں اٹکے تو کچھ نہیں کھٹکا
اٹک نہ جائے الٰہی معاملہ دل کا — امیر

معاملہ باندھنا :۔ ان باتوں کو نظم کرنا
جو خیالی نہ ہوں بلکہ عمل میں آتی ہوں۔
(فقرہ) شعر و سخن کے اعتبار سے ہم بھی کلیم
کو شاباش دیتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ
معاملہ اچھا باندھتا ہے۔ (توبۃ النصوح)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

معاملہ بگڑنا :۔ کام بگڑ جانا بنے بنائے کام
میں خرابی پیدا ہوجانا۔ کسی امر میں دشواری
ہوجانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

دل روز حشر اس کا طرفدار ہوگیا
بگڑا ہمارا معاملہ جھوٹے گواہ سے — داغ

مَعَامَلہ بَندی :۔ معاملہ باندھنا، کسی واقعہ
کو حسن و خوبی سے نظماً یا نثراً بیان کرنا، کسی
حقیقت کو نظماً یا نثراً معرض تحریر میں لانا
فارسی مونث، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ لیکن جذبات اور واردات سے
بیگانگی نہیں متانت و تہذیب کے ساتھ
ساتھ معاملہ بندی ہے۔

مَعَامَلہ بَننا :۔ معاملہ طے ہونا۔ مقصد حاصل
ہونا، کام بننا۔ بات ٹھیک ہونا۔ اردو
مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

وہ بگڑے ایسے کہ پھر کچھ معاملہ نہ بنا
بنی نہ جائے سخن تو تمیع بگڑ نہ بنا — ظفر

قولِ فیصل۔ اسی جگہ معاملہ بن جانا بھی بولتے ہیں

معاملہ پڑنا:۔ واسطہ پڑنا، تعلق ہونا، سابقہ پڑنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

معاملہ پکا کرنا:۔ سودا پختہ کرنا، قطعی فیصلہ کرنا۔ بات ٹھیک کرنا یا طے کرنا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

معاملہ چھوڑنا:۔ (پر کے ساتھ) فیصلہ کرنے کا مجاز اور معاملہ کسی کے سپرد کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج

مصلحت جان کر گلہ چھوڑا
جذب دل پر معاملہ چھوڑا داغ

معاملہ دان، معاملہ شناس، معاملہ فہم۔ تجربہ کار، کاروبار سے واقف، بات کی تہہ کو پہنچنے والا، دانا، نکتہ رس۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ معاملہ دان کوئی نہیں بولتا معاملہ شناس، معاملہ فہم زبانوں پر ہے۔ معاملہ شناسی معاملہ فہمی بھی بول دیتے ہیں۔ یعنی کسی معاملے سے پوری طرح واقفیت۔

معاملہ رکھنا:۔ (پر کے ساتھ) کوئی کام کسی کے سپرد کرنا، منحصر کرنا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

بتوں خدا پہ نہ رکھو معاملہ دل کا
برا بھلا ہیں ہو جائے فیصلہ دل کا تجر

معاملہ طے کرنا:۔ کسی بات کا طے کرنا، کسی قضیہ کا تصفیہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

قولِ فیصل۔ معاملہ طے ہونا بھی بولتے ہیں جیسے خیال تھا کہ کافی جھگڑا ہوگا لیکن آسانی سے معاملہ طے ہوگیا۔

معاملہ طے کرانا بھی بولتے ہیں

معاملے کا سچا یا معاملہ کا کھرا:۔ یعنی لین دین کا کھرا، بات کا پورا، دیانتدار متدین۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔ بے ایمان اور خائن کے معنوں میں معاملہ کا کھوٹا بولتے ہیں

معاملہ کرنا:۔ ۱ کسی امر کی نسبت طے کرنا۔ بات چیت کرنا، بات ٹھیک کرنا۔ اردو مصدر، رائج

معاملہ کرنا:۔ ۲ لین دین کرنا، سودا کرنا، خرید و فروخت کرنا۔ اردو مصدر عوام کی زبان

معاملہ کرنا:۔ ۳ قول و قرار کرنا، عہد و پیمان کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان

معاملہ کرنا:۔ ۴ مواصلت کرنا، کھیل بنانا معاشرت کرنا، صحبت داری کرنا

طرز جفا کے کب تک تم کرو ہم گلہ کریں
وصل کی بات کم دبی آؤ معاملہ کریں آشوب
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

معاملہ کھٹائی میں پڑنا:۔ معاملہ تاخیر طلب ہونا۔ معاملہ میں الجھاؤ پیدا ہونا، معاملہ بگڑنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

معاملہ کھلنا:۔ معاملہ ظاہر ہونا۔ بات آشکار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ
شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے غالب

معاملہ ہونا:۔ ۱ کام ٹھیک ہونا، بات چیت ہونا، کام بننا۔ کام درست ہونا۔ اردو مصدر (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معاملہ ہونا:۔ ۲ جوڑ لگانا، جوڑا ہونا، کام نکلنا کام بننا۔

ہو دے تو ہو دے کیونکہ انھوں سے معاملہ
واللہ یہ غضب ہے کہ خود نوجوان ہے عارف
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

معاملہ ہونا:۔ ۳ بات ہونا، قضیہ ہونا، قصہ ہونا کام ہونا، مسئلہ ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محلِ شعر۔ آپ دونوں کا آپس کا کیا معاملہ ہے میں کیا جانوں آئے دن لڑا کرتے ہیں۔

معاملہ ہونا:۔ ۴ بھاؤ چکنا، لین دین ہونا اردو مصدر۔ رائج۔

معاملہ ہونا:۔ ۵ فیصلہ ہونا، تصفیہ ہو جانا، بات طے ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

معاملہ ہونا:۔ ۶ کسی سے کچھ غرض، عہد و پیمان وغیرہ ہونا۔

تھا خواب میں خیال کو جس سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا غالب
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُعانِد:۔ عناد کرنے والا، دشمن، مخالف۔ عربی مذکر۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا تعجب دوست دشمن ہوں جو دے وہ امیر
ہے معاند بھی رسول اللہ کے دربار میں امیر

مُعانَدَت:۔ بسکون اول و فتح چہارم و پنجم، باہمی عداوت، دشمنی، جھگڑا۔ عربی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

عدو جس ہم میں رہے گی مخالفت باقی برقؔ
کو جبل وصل میں ہرگز معانقت ہوتی نہ
(قران السعدین)

مُعانَقَہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باہم گلے لگنا - گلے ملنا - گلے سے لگانا - بغل گیر ہونا - عربی مذکر - فصیح - رائج -

محل صرف - میاں آزاد - میاں آزاد - ہوت آخاہ آپ بھی ذرا بغلگیر تو ہو جیے - مصافحہ - معانقہ دونوں ہی ایک ہو بسم اللہ کیجئے مزاج ملا - اجی ہمارے مزاج کی نہ پوچھو - (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - اس کی اردو جمع معانقے ہے -
ع باہم معانقے تھے کہ مرنے کی عید تھی انیسؔ

مَعانی :- (بفتح اول) معنی کی جمع ، مطالب مقاصد عربی مذکر - فصیح - رائج -

شعر
دو کی جو سند ہے معانی کی سو اس پر
کہتا ہے تو بیٹھا ہوں میں باعزت دو قبر سوداؔ
(عبرۃ الغافلین)

مَعانی :- ایک علم کا نام جس سے الفاظ کے استعمال کا محل صحیح اور معانی کا درست یا نادرست ہونا معلوم ہوتا ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :- وہ علم جس سے عربی وغیرہ الفاظ کا احوال اس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ اس کے سبب سے لفظ مقتضائے حال کے مطابق ہو جاتا ہے یعنی وہ علم جو ادائے معنی مطلوب میں وقوع خطا سے محفوظ رکھے اور نیز عبارت کی بد اسلوبی ، سختی ، دشواری سے بچا کے ملائمت کلام اسی سے حاصل ہوتی ہے - علم بیان علم بدیع وغیرہ اسی کی شاخ ہے -
عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور وہ بھی علم معانی یا علم معانی و بیان کی ترکیب سے بولتا ہے ، صرف معانی و بیان کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے -

کبھی میں کرتا تھا تصریح معانی و بیاں
کبھی میں کرتا تھا توضیح نجوم و ہیئت ذوقؔ

مُعاوَدَت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) واپسی ، لوٹنا ، لوٹ آنا - واپس آنا - عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال

اب تو اک بار آ گئے دل تو بھی
جائے پھر کب معاودت ہو گی صفدرؔ
(قران السعدین)

مُعاوَضَت :- بدلہ ، تاوان ، عوض - عربی مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال

آپ کی آنکھ کس طرح بدلی
دوستی میں معاوضت کیسی عزیزؔ
(قران السعدین)

مُعاوَضَہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) تاوان ، معاوضہ ، عوض ، بدلا - عربی مذکر - فصیح - رائج -

دے کر متاع عقل لیا ہے جنون عشق
کیا معاوضہ یہ دل زار نے کیا دبیرؔ

قول فیصل - اس کا صرف پانا ، دینا دلانا - کرنا - لینا ملنا کے ساتھ ہے -

معاوضہ :- وہ روپیہ جو کسی کام یا جائداد کے عوض میں دیا جائے - عربی ، مذکر فصیح ، رائج -

محل صرف - کارپوریشن نے ہزار فٹ زمین لے لی ہے اور پچاس ہزار معاوضہ دیا ہے -
قول فیصل - عوض کے معنوں میں بھی معاوضہ بولتے ہیں

جیسے جو نقصان آپ کا ہو گیا ہے اس کے معاوضے میں آپ مجھ سے نقد روپیہ لے لیجئے -

معاوضہ :- قیمت ، زرنقد
(مختصر) اس دستاویز کا معاوضہ نہیں ملا -
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

معاوضہ :- ہرجہ
(مختصر) عدالت نے معاوضہ دلا کر مقدمہ طے کر دیا - (نور اللغات)

قول فیصل - اس محل پر عام طور سے ہرجہ خرچہ بولتے ہیں -

مُعاوِن :- مدد دینے والا ، مددگار ، حامی حمایت کرنے والا ، سہارا دینے والا - عربی صفت اسم فاعل ، فصیح ، رائج -

محل صرف - وہ برسوں سے میرے معاون کی حیثیت سے میرے ساتھ کام کر رہے ہیں -

قول فیصل - معاون خصوصی ، معاون کار وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے -
اس کی عربی جمع معاونین اور اردو جمع معاونوں ہے -

معاون :- مددگار ، دست نائب ، عربی مذکر فصیح ، رائج
محل صرف - آج کل قومی آواز میں معاون اڈیٹر کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں -

معاون :- وہ دریا جو دوسرے دریا میں جا کر گرتا ہے - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُعاوَنَت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) مدد - حمایت ، سہارا ، تائید ، دستگیری - عربی مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

مرافقت کیلئے بیخودی کبھی آ ئی
معاونت کبھی ضعف شکستہ پانے کی (میر)

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

معاونِ جرم :۔ شریکِ جرم۔ ملزم کا مددگار۔ صفت۔ (دکا لون) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُعَاہِد :۔ (بضم اول وفتح چہارم) عہد کرنے والا۔ قول و قرار کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُعَاہَدَہ :۔ (بضم اول وفتح چہارم و پنجم) تحریری اقرار نامہ۔ عہد نامہ۔ باہمی قول و قرار۔ باہمی عہد و پیمان۔ عربی مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ شجاع الدولہ نے بکسر کی لڑائی میں ہمت ہارنے کے بعد انگریزوں سے نیا معاہدہ کیا۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ توڑنا۔ ٹوٹنا۔ ختم ہونا۔ کرنا۔ ہونا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

مَعَائِب :۔ (بفتح اول وکسر چہارم) برائیاں بہت سے عیب۔ عیوب۔ نقائص۔ خرابیاں عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

کرے گا کوئی بھلا کیا برابری تیری
کہ ذاتِ پاک معائب سے ہے بری تیری (میر عشق)

قول فیصل۔ معائب و محاسن کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں جیسے ہر انسان میں کچھ نہ کچھ معائب و محاسن ہوتے ہیں۔

مَعَایِش :۔ (معاش و معیشت کی جمع۔ اسباب زندگانی۔ عربی۔ مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ معائش ہمزہ سے لکھنا غلط ہے۔

مُعَایَنَہ :۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنا۔ مشاہدہ۔ مطالعہ۔ عربی مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

معاینہ ہے مرے یار کے عذار میں روح
اگر نہ رووں تو گھٹ گھٹ کے دم نکلتا ہے (دبیر)

قول فیصل۔ عربی میں مُعَایَنَت۔ آنکھوں سے دیکھنا تھا۔ فارسیوں نے معائنہ کر لیا۔ اردو میں زبانوں پر حرف چہارم کی آواز ہمزہ کی نکالتے ہیں اور حرف چہارم کو بالکسر بولتے ہیں۔

مُعَایَنَہ :۔ جانچ پڑتال۔ دیکھ بھال۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ ڈاکٹر نے کل کیفیت معاینہ کرکے کہا کہ مفصل حال بتاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ ہونا۔ کرنا۔ کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے آج انسپکٹر صاحب اسکول میں معاینہ کرنے آ رہے ہیں۔

معاینہ کرنا :۔ دیکھنا۔ نظر ڈالنا۔ ملاحظہ کرنا۔ نظر کرنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

معاینہ کرنا :۔ امتحان کرنا۔ آزمانا۔ مطالعہ کرنا۔ مشاہدہ کرنا۔

طرز سوال میں بھی نہاں آتش فنا ہے
کرے زکی معاینہ دست گدا کے (زکی)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مَعْبَد :۔ (بفتح اول و سوم) عبادت گاہ۔ مذہبی عبادت خانہ۔ جائے عبادت۔ مسجد۔ مندر۔ گرجا۔ کلیسا۔ عربی مذکر اسم ظرف۔ فصیح۔ رائج۔

معبد ہے یہ کلیم کا مسکن مسیح کا
شہرہ ہے اب یہ چرخ کا مدفن مسیح کا (دبیر)

مَعْبَدَہ :۔ معبد۔ عربی مذکر۔

اے صنم تو نے جو اٹھوایا عبادتخانہ
گنبد معبد لات و ہبل بیٹھ گیا (رشک)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَعْبَر :۔ (بالفتح وفتح سوم) دریا سے عبور کرنے کی جگہ۔ گھاٹ۔ پل۔ رہگزر۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

اس کے معبر میں ایک ہے دریا
بس ہے اس کا لگا ہوا کھٹکا (نظر)
(قران السعدین)

مُعَبِّر :۔ (بضم اول وفتح دوم و تشدید سوم مکسور) تعبیر گو۔ تعبیر دینے والا۔ خواب کی تعبیر بیان کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَعْبُود :۔ جس کی عبادت کی جائے۔ عبادت کیا گیا۔ قابل پرستش (مجازاً) خداوند۔ اللہ۔ عربی صفت۔ فصیح۔ رائج۔

ظاہر قدم پہ رحمت معبود کا نزول
مسجد میں آئے سر کو جھکائے ہوئے ملول (نشور)

مَعْبُودِ حقیقی :۔ صحیح معنوں میں لائق عبادت

حقیقی معبود، خدا، فارسی ترکیب، صفت
فصیح، رائج۔

دوست لیں غیبت مولا سے جو انکار کرتے ہیں
کسی پردہ دار معبودِ حقیقی کا دھیان کیوں ہو — محشر لکھنوی

معتاد :- عادی، خوگر۔ عادت کیا گیا۔ واجب
عادت۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان، قلیل الاستعمال

معتاد :- مقدار، خوراک، صیغہ مقدار عربی مونث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اس کی معتاد ہوا گر معلوم
پھر سمجھ جائیے آپ کا مفہوم — عرش
(قرآن السعدین)

مُعتَبَر :- (بالضم و فتح سوم و چہارم) اعتبار
کیا گیا، بھروسے کے لائق، بھروسہ کیا گیا، قابلِ اعتبار
معتمد علیہ۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

حال میرا نہ پوچھیے مجھ سے
بات میری جو معتبر ہی نہیں — اثر دہلوی

قولِ فیصل۔ ناقابلِ اعتبار کے معنوں میں غیر معتبر بولتے ہیں
جیسے وہ آدمی غیر معتبر ہے اس کے ہاتھ روپیہ نہ بھیجو۔
کبھی کبھی اس کے ساتھ نامعتبر بھی بولتے ہیں۔

معتبر :- درست، ٹھیک، راست، سچی، قابلِ وثوق
عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

اڑتی سی شیفتہ کی خبر کو سنی ہے آج
لیکن خدا کرے یہ خبر معتبر نہ ہو — شیفتہ

قولِ فیصل۔ بصورتِ نفی نامعتبر
اور غیر معتبر بھی بولتے ہیں۔

معتبر جاننا :- قابلِ اعتبار جاننا
بھروسے کے قابل سمجھنا۔ اعتبار والا جاننا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- میں خاں صاحب کو معتبر
جانتا ہوں اسی لئے ان کے ساتھ گھر والوں
کو بھی بھیج دیا ہے۔

معتبر جاننا :- صحیح سمجھنا، درست جاننا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:- میں قومی آواز کی خبر کو معتبر جانتا ہوں
اس لئے کہہ رہا ہوں۔

معتبری :- قابلِ اعتبار ہونا۔ مونث
(نور اللغات)
قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُعتَد :- گنا گیا، شمار کیا گیا، حساب کیا گیا۔
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال

مُعتَد بہ :- عربی بہ تلفظ بھی تھا فارسی اور اردو میں
بہ وزن وہ ہو گیا، شمار میں آیا ہوا، معتبر، قابلِ اعتبار
معقول، معتد۔ عربی صفت۔
(فقرہ) اس نے عبارت میں معتد بہ اضافہ کیا
(نور اللغات)
قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معتد بہ :- تھوڑا سا زیادہ، بہت زیادہ، بہت کچھ
مقدار میں، عربی صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:- مرزا جی بیگ خاں کی مسجد سے گھاٹ تک
چلا گیا تھا جو ایک معتد بہ مسافت ہے۔ (گذشتہ لکھنؤ)

مُعتَدِل :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم)
اوسط درجہ کا، درمیانی، مناسب حال، اعتدال والا، جس میں
افراط و تفریط نہ ہو، متوسط۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

خلق میں یاد ہے تھا جب تک کہ ہے نوروز کو
معتدل ہوتی ہے جب ہوا تو بستانِ بہار — محسن کاکوروی

معتدل المزاج :- جس کا مزاج اعتدال پر ہو
جس کے مزاج میں حرارت، برودت، یبوست، رطوبت
اندازہ مناسب پر ہو۔ عربی صفت، فرہنگ آصفیہ
قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
معتدل مزاج یا ان کا مزاج معتدل ہے
بول دیتے ہیں۔

معتدل ہونا :- اوسط درجے پر ہونا، موافق
ہونا، مساوی ہونا، برابر ہونا۔ اردو مصدر
فصیح، رائج۔

مُعتَرِض :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم)
اعتراض کرنے والا، تنقید کرنے والا، مزاحم، قباحت
نکالنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج
محلِ صرف:- اس بات پر کسی کو معترض نہ ہونا چاہئے کہ ہم
سیاسی امور میں دخل نہیں دیتے۔
قولِ فیصل:- اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

مُعتَرِف :- مُقِر، ماننے والا، اقرار کرنے والا
اعتراف کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج

وصفِ خاص بین ہے زبان معترف عجز و قصور
آمد آمد کا بہادر کی سنو اب مذکور — انیس

قولِ فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

طبیعت بحر کی ہر چند ہے ہر رنگ میں پانی
مگر مچھلی کی صورت معترف ہے بے زبانی کا — بحر

معتزلہ :- (بالضم و فتح سوم و چہارم)
مسلمانوں کا ایک فرقہ جس کے عقائد اہلِ سنت
والجماعت کے خلاف ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ خدائے
تعالیٰ کا دنیا اور آخرت میں دیکھنا ممکن نہیں اور نیکی خدا
کی طرف سے اور بدی انسان کی طرف سے ہے گناہ کبیرہ کا مرتکب
نہ مومن ہے نہ کافر وغیرہ وغیرہ۔ عربی، مذکر، رائج
قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر چہارم ہے

معتزلی :- فرقۂ معتزلہ کا پیرو، معتزلہ عقیدہ
کا ماننے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج

کبھی بر لفظ حقیقت میں تھا سوفسطائی
کبھی میں معتزلی باعث رد و رویت (ذوق)

مُعْتَقِد :- ماننے والا۔ پیرو، مرید۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

غالب اپنا بھی عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں (غالب)

مُعْتَقِد :- اعتقاد رکھنے والا۔ دل سے بھروسا رکھنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

کس قدر معتقد حسن مکافات ہوں میں
دل میں خوش ہوتا ہوں جب رنج اٹھاتا ہوں میں (مرزا رسوا)

نوٹ :- معتقد (بفتح چہارم) بمعنی عقیدہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کچھ مجنوں کا معتقدات پوچھ
ہے عشق ہی ہو اصلی کچھ (میر)

مُعْتَقَدات :- (بفتح قاف) عقائد، عقیدے۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل نثر - مزاج کی اصلاح ان کے عادات کی درستی ان کے خیالات اور معتقدات کی تصحیح بھی ان کے ماں باپ پر فرض ہے (توبۃ النصوح)

مُعْتَکِف :- اعتکاف میں بیٹھنے والا۔ عبادت کے لئے ایک کونے میں بیٹھنے والا۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تزکیۂ نفس ہے خضر ظلمات [illegible]
دیر کا ہو معتکف یا کہ اسیر حرم (محمد [illegible])

نوٹ :- گوشہ نشین۔ دنیا سے کنارہ کرنے والا بھی اس کے معنی ہیں۔

مُعْتَل :- (بضم اول، فتح سوم) وہ فعل یا اسم۔ جس میں حرف علت ہو۔ عربی مذکر۔ اصطلاح علم صرف۔

حذف ہوں کیونکہ نہ ان ثقیل اور خفیف
آئیں میزان میں جب افعال صحیح و معتل (محسن)

مُعْتَمَد :- (بضم اول، فتح سوم چہارم) اعتماد کیا گیا۔ قابل اعتماد۔ جس پر لوگوں کو اعتماد ہو۔ بھروسہ کیا گیا۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل نثر - راجہ بھی فرمان جہاں بانی ملک کے معتمد اور عہدہ داروں میں تھا۔ نادر شاہ کی خدمت میں اس مضمون کی عرضداشت پیش کردی۔ (از گزشتہ لکھنؤ)

مُعْتَمَد :- سکریٹری۔ ناظم۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

نوٹ :- دکن میں سیکریٹری کے معنوں میں اس لفظ کا کثرت سے استعمال تھا۔

معتمد علیہ :- (بفتح چہارم) معتبر آدمی۔ بھروسہ والا۔ وہ شخص جس پر بھروسہ کیا گیا ہو۔ جس پر اعتبار کیا جائے۔ عربی صفت مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معتوب :- عتاب کیا گیا۔ وہ شخص جس پر عتاب ہو۔ اردو صفت، رائج۔

نوٹ :- یہ گڑھا ہوا لفظ ہے جس پر عتاب یعنی ملامت اور غصہ کیا جائے اس کی نسبت معاتب کہنا چاہیے جو معاتبہ کا اسم مفعول ہے عربی میں یہ لفظ نہیں ہے۔

مُعْجِب :- (بضم اول، کسر سوم) عجب کرنے والا۔ مغرور، متکبر۔ خود پسند عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مِعْجَر :- (بکسر اول و فتح دوم) اوڑھنی، دوپٹہ۔ عربی۔ مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اتنے میں جنتی حوروں نے معجر اتار کر
دے مارے تاج ہو گئے غلمان برہنہ سر (تعشق)

مُعْجِز :- (بالضم و کسر سوم) عاجز کرنیوالا، خارق العادت۔ طاقت بشری سے باہر۔ عربی صفت مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل نثر - الفاظ قرآن معجز ہیں سو ہیں مطالب قرآن بھی بجائے خود معجز ہیں کہ ایسی تعلیم خدا کے سوا کوئی دے نہیں سکتا۔ (اجتہاد)

مل گئی معجز عیسی کو حیات ابدی
معتدل تن میں ہلا وہ رہ خون جگر (معجز)

مُعْجِزات :- معجزہ کی جمع۔ اعجاز نمایاں، خارق العادت باتیں وہ کام جو طاقت بشری سے باہر ہوں۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

حسن خود بیں معجزات عشق کا قائل نہیں
قطرہ قطرہ اشک خونیں جمع ہو کر دل نہیں (عزیز لکھنوی)

مُعْجِز بیاں :- کمال فصاحت و بلاغت سے تقریر کرنیوالا۔ خوش بیان۔ وہ جس کی تقریر اور بیان و کلام میں اثر ہو۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ فصیح، رائج۔

محل نثر - اب شعرا کو دیکھئے شاعر معجز بیاں آتش زباں خواجہ حیدر علی آتش۔ (فسانۂ آزاد)

نوٹ :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ

وہ بھی باتوں میں کیا تسخیر میں نے یار کو
فی الحقیقت آدمی معجز بیاں اتنا تو ہو　　(امیر)

معجز بیانی بھی مستعمل و فصیح ہے۔

معجز نگار :- ایسے اعلیٰ درجہ کا مضمون لکھنے والا جس کا مثل نہ ہو۔ جیسے خامۂ معجز نگار۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معجز نما :- معجزہ دکھانے والا۔ صاحب معجزہ، مافوق العادت چیزوں کو ظہور میں لانے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

معجز نما ہیں حیدر کی طرح شاہ بحر و بر
اختر سے پر حسینؑ سے ہیں سید البشر　　(عشق)

قول فیصل۔ "لب معجز نما" کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

بت ہو تو بولیں ہونٹ سینے دبی بات کو
بات اتنی تو لب معجز نما پیدا کرے　　(جلیل)

معجز نمائی :- معجزہ دکھانا، مافوق العادت امر کا ظہور میں لانا۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

گر کرے معجز نمائی جلوۂ رخسار پر
وہ کف آئینہ سے پھر ید بیضا ہو　　(ذوق)

معجزہ :- وہ خرق عادت بات جو نبی یا امام سے ظہور میں آئے۔ وہ کام یا بات جس کے کرنے پر مخلوق قادر نہ ہو۔ اعجاز۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مانوق کے دو ٹکڑے کیے ہیں اک اشارے سے
یہ ادنیٰ معجزہ ہے سرور محبوب یزداں کا　　(رضا فرنگی محلی)

قول فیصل۔ وہ خرق عادت فعل جو امام یا نبی کے سوا دوسرا نہ کر سکے معجزہ ہے اگر ولی اللہ سے ظاہر ہو تو کرامت اور جو کافر سے سرزد ہو تو استدراج ہے۔

معجزہ :- بے ایسا امر، عادت کے خلاف کوئی کام ہونا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

عملی مثال۔ ایک سال سے زمیں پر رکتا ہیں ڈھیر کتابیں اور دیمک نہیں لگی اس کو آپ معجزہ سمجھیے۔

معجزہ دکھانا :- کسی نبی یا پیغمبر یا امام کا وہ کام کر کے دکھانا جو انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

معجزہ پیاس کا دنیا کو دکھاتا ہوں میں
شیخ عیسیٰ ہوں کہ مردے کو جلاتا ہوں میں　　(نوشہ)

معجزہ کرنا :- قوت انسانی سے باہر کام کرنا۔ اعجاز دکھانا۔ اردو مصدر، متروک۔

چھوڑ کر جب سے پری زلف معجزہ اس نے کیا
ایک ہی میں بڑھ گئی رات اور دن کم ہو گیا　　(ناسخ)

معجزۂ مسیح :- وہ خوان کھانے کا جو حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم کے واسطے بحکم خدا آتا تھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معجزۂ مسیح :- حضرت عیسیٰ کا معجزہ، حضرت عیسیٰ کا قم باذن اللہ (اللہ کے حکم سے اٹھ بیٹھ) کہہ کے مردوں کو زندہ کرنا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ اعجاز مسیح، اعجاز عیسیٰ، اعجاز مسیحا بھی کہتے ہیں۔

معجزہ ہونا :- معجزہ ظہور میں آنا، معجزہ کا ظاہر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

معجزے ہوتے ہیں تجھ سے ہر قدم اے سرو قد
وہ جاتے جاتے باغ تک سایہ صنوبر ہو گیا　　(نذیر)

معجل :- وہ مہر جس میں مہلت نہ ہو اور فوری ادا کیا جائے۔ عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ زیادہ تر مہر معجل کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

معجم :- حروف تہجی میں سے نقطے والا حرف، منقوط، وہ حرف جس پر نقطے ہوں۔ عربی صفت، معجم منقوطہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ چونکہ اعجام کے لغوی معنی اشتباہ دور کرنے کے ہیں اور نقطے سے اشتباہ دور ہو جاتا ہے لہٰذا یہ نام رکھا گیا۔

معجم اور منقوط کا استعمال اس حرف کیلئے ہے جس کی صورت کا کوئی بے نقطہ حرف بھی ہوتا کہ شبہ رفع ہو جائے جیسے شین معجم، جیم معجم۔ اسی جگہ معجمہ بھی زبانوں پر ہے جیسے خائے معجمہ، ضاد معجمہ۔ وہ حرف کہ جو نقطہ دار نہیں ہیں ان کو مہملہ کہتے ہیں اہمال کے معنی عربی میں بے معنی چھوڑ دینے کے ہیں۔

معجون :- کوئی مرکب دوا جو کئی دواؤں کو ملا کر آٹے کی طرح گوندھ کر بناتے ہیں۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

لاؤ طاقت ترے دیوانے میں سیر کوہ و دشت
ہو گئے معجون بیظر دھوپ سونے کا ورق　　(رشید لکھنوی)

قول فیصل۔ طبیبوں کی اصطلاح میں ان مختلف پیسی ہوئی دواؤں کو معجون کہتے ہیں جن کو شہد یا قند کے قوام میں ملا کر کھاتے ہیں۔ معجون میں خوش مزہ ہونے کی قید نہیں ہے اگر تلخ بھی ہوگی تو بھی معجون ہی کہلائے گی مگر جوارش کا البتہ خوش مزہ ہونا لازم ہے۔

معدلت :- (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) عدل۔ انصاف، عدالت۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معدلت کے مشغلے میں کب یہ خیال اب بھی ہے
صدر در دروازے پر دیکھو کوتوالی اب بھی ہے　　(صفی)

قول فیصل۔ معدلت گستر کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ بفتح سوم بھی عربی میں ہے۔

معدن :- (بفتح اول و سوم) کان۔ چاندی، سونا، تانبا، پیتل، کوئلہ، لوہا وغیرہ نکلنے کی جگہ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

جگر ڈوٹے بھی جاتا ہے تو دل تڑپ بھی جاتا ہے
یہ سینہ ہے الٰہی یا کوئی معدن ہے یاس کا
(داغ)

لعل خنداں کا تصور دیدۂ گریاں میں ہے
دیکھنا لعل بدخشاں کا ہے معدن آب کی
(ناسخ)

متعلق استعمال - قدیم زمانے میں بصورت تانیث بھی مستعمل تھا۔

یہ اثر تیرے حنا کا ہے کہ کان لعل سے
ایک دم آجاتا اگر ہیرے کی معدن یاد
(آتش)

عربی میں بفتح اول وکسر سوم ہے۔ اور یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے

معدنی :- معدن سے منسوب۔ فلزاتی۔ معدن سے نکلی ہوئی شے۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔

معدنیات :- کان سے نکلی ہوئی چیزیں۔ دھاتیں۔ فلزات۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

متعلق استعمال - جب علم معدنیات کہیں گے تو اس سے مراد وہ جدید علم ہوگا جس کے ذریعہ سے معدن کا حال جانا جاتا ہے۔

معدود :- (بفتح اول وواؤ معروف) گنا گیا۔ شمار کیا گیا۔ حساب کیا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

معدودے :- چند گنتی کے۔ تھوڑے کچھ۔ عربی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مصطفیٰ، مرتضیٰ، خدا اک ایک
لیک آگاہ راز ہیں معدود
(میر)

معدودے چند :- گنتی کے۔ شمار کے۔ بہت تھوڑے۔ قلیل تعداد میں۔ چند۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔

محل معروف - قلعہ میں معدودے چند ہی بچا ہی رہ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

معدولہ :- (بفتح اول وواؤ معروف وفتح پنجم) وہ حرف جو لکھنے میں آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متعلق تفصیل - وہ حرف جو لکھے ہیں تو آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے لیکن یہ بات حرف واؤ کے لئے مخصوص ہے۔ جیسے خویش اور خود دسترخوان وغیرہ کی واؤ ہے جسے واو معدولہ کہتے ہیں۔

معدوم :- (بفتح اول وواؤ معروف) مٹایا گیا۔ نیست کیا گیا۔ ناپید۔ مفقود۔ مرحوم۔ نابود۔ کالعدم۔ عربی صفت اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

جہاں میں جا بسر لبریز ہے الگ گو دیکھو تم
دکھائی جاتی ہے انکو معدوم
(زلیخائے اردو)

متعلق تفصیل - اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے۔

معدوم ہوئے نام ونشاں شاعری کا روز
طبقہ زمیں سخن کا جائے ابھی
(اکبر)

معدوم البصر :- نابینا۔ اندھا۔ کور۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مردودوں کو حق نہ دے آنکھیں کہ تالا دے بلا
عین حکمت تھی کہ معدوم البصر عقرب بنا
(ذوق)

معدومی :- معدوم ہونا۔ نہ ہونا۔ ختم ہوجانا۔ فارسی ترکیب صفت۔ قلیل الاستعمال

اتنی فرصت کی تمنا رہی معدومی سے
کرتے دہشت دہن و وصف کمر اے
(رشک)

معدہ :- (بکسر اول وفتح سوم) پیٹ میں کھانا رہنے اور ہضم ہونے کی جگہ۔ ایک عضو کا نام جو پیٹ کے اندر ہوتا ہے جس میں غذا جاکے ٹھہرتی اور ہضم ہوتی ہے عربی مذکر اسم ظرف، فصیح، رائج۔

کنکری چننے پڑے اب گھر زداں سے
معدہ اس کا ہے مرغ کا سنگدان
(سودا)

متعلق تفصیل - معدہ کمزور ہونا۔ معدہ خراب ہونا۔ معدہ اچھا ہونا۔ معدہ ٹھیک ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

مختصر انساں کی صحت کا یہی ہے فلسفہ
ٹھیک ہو معدہ طبیعت کا یہی ہے فلسفہ
(عشق)

معذب :- عذاب کیا گیا۔ جس پر عذاب خدا نازل ہوا ہو۔ عذاب میں گرفتار۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح - قوم نوح اپنے گناہوں کی وجہ سے معذب ہوئی۔

معذرت :- (بالفتح وکسر سوم وفتح چہارم) عذر۔ حیلہ، بہانہ۔ معافی درگزر۔ عربی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صحیح - ہم سے زیادہ بھی کوئی درگزر

کرنے والا ہوگا کہ ایک معذرت پر عمر بھر کے
گناہوں کو ہم نے قاطبتہً بھلا دیا ہے۔
(توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا، چاہنا، قبول ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ جیسے حیرت نے پانی چھڑک کر نشو اکو ہوشیار کیا برق چاہتا تھا کہ عذر و معذرت کر کے اس کا یار بنے۔ (طلسم ہوشربا)

معذرت میری ہو قبول اگر
نفع ہوگا مجھے بجائے ضرر
(قران السعدین) — علیم

بفتح سوم بھی عربی میں ہے۔

معذرت خواہ:۔ عذر خواہ، معذرت چاہنے والا، معافی چاہنے والا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے میں نے کل آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن چلتے وقت ایک صاحب آگئے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ نہ آسکا۔

معذور:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) مجبور، ناچار جس کو کسی بات میں عذر ہو۔ بے بس۔ عذر کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

معلوم ہے کچھ بس نہیں آپ اپنے ہی معذور
ایسا نہیں دنیا میں کوئی بے کس و مجبور — قلق

قول فیصل۔ معذور پڑنا، معذور نہ ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

محل صرف۔ اپنا حال کیا لکھیں بائیں آنکھ سے معذور ہوگئے نہ پڑھا جاتا ہے نہ لکھا جاتا ہے۔ (داستان امیر حمزہ)

کیا کہیں حسن محبت کا یہ دستور نہیں
تم تغافل سے تو ہم شکوے سے معذور نہیں — ظہیر دہلوی

معذور کرنا، مجبور و بے کس کرنا، اپاہج کر دینا کے معنوں میں بولتے ہیں جیسے پولیس نے دتی بدمعاش کو اتنا مارا کہ چلنے پھرنے سے معذور کر دیا۔

معذور:۔ معاف کیا گیا، قابل معافی ۔۔ مرفوع القلم۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

ناصحو عشق میں رکھو معذور
جانتا ہوں کہ برا کرتا ہوں — رشک

معذور:۔ اپاہج، ناقص الخلقت، محتاج عربی صفت، فصیح، رائج۔

نہ نیچیں نرگس و شمشاد ہرگز چشم و قامت کو
وہ ہے رفتار سے مجبور یہ معذور آنکھوں سے — شعور

معذور رکھنا:۔ معاف رکھنا، قابل عذر سمجھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ خدمت سے مجھے معذور رکھنا
تکبر کا گماں سب دور رکھنا
(زلیخائے اردو)

معذوری:۔ مجبوری۔ عذر۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے ان سے برات میں چلنے کو کہا لیکن انھوں نے مصروفیت کے سبب معذوری ظاہر کی اس لئے اب دوبارہ کہنا مناسب نہیں ہے۔

معرّا:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) عاری، بے نیاز، خالی، سادہ۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان میں دینداری تھی، شجاعت تھی، ادبیت کی خوبیاں تھیں مگر علمی مذاق اور معاشرتی رنگینیوں سے وہ لوگ بالکل معرّا تھے۔ (گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس کا املا معرّی بھی ہے اور یہی صحیح ہے معرّی اور مبرّی کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے جیسے خدا کی ذات تمام عیوب و نقائص سے معرّی و مبرّی ہے۔

معرّا:۔ وہ کتاب جس پر حاشیہ نہ چڑھا ہو غیر محشّا۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

معرّا:۔ قرآن شریف جس کے ساتھ ترجمہ نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معرّا:۔ وہ نثر جو مقفیٰ نہ ہو اور سادہ ہو سیدھی سادی عبارت۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لب سخن ہوں جو ہم نغمہ عار کی جا ہے
کہ نثر بلبل شیراز کی معرّا ہے — اوج

قول فیصل۔ اس جگہ نثر عاری۔ زبانوں پر زیادہ ہے۔

معرّا:۔ پاک صاف، آزاد، کھلا ہوا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معراج:۔ (بکسر اول) سیڑھی، زینہ، نردبان، اوپر چڑھنے کی چیز۔ عربی ونث، اسم آلہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

معراج:۔ جناب محمد مصطفیٰ کا براق کی سواری پر سوار ہو کے عالم ملکوت کی سیر فرمانے اور تجلیات الٰہی کا نظارہ کرنے اور اسرار ربانی کے انکشاف سے عروج پانے کا وقت قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچنے کی منزل عربی ونث فصیح رائج

دیدنی معراج میں تھا جذب محبوب و حبیب
دو کماں کا فاصلہ طول قیامت ہوگیا — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب معراج آنحضرتؐ کا لقب ہے

آمنہ خاتون کی آغوش کا کیا پوچھنا
صاحب معراج سے عرش بریں ہو جائیگی — محشر لکھنوی

چونکہ جناب رسول خدا کو شب میں معراج ہوئی اس لئے اس رات کو شب معراج کہتے ہیں جو ستائیسویں رجب کی شب تھی معراج کی رات اور شب معراج کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ لیلۃ المعراج بھی کہدیتے ہیں۔

وہ محبوب خدا جو دوست کا پیغام سنتے ہیں۔
شب معراج میں آسائش بستر سے باز آئے — محسن

لیلۃ المعراج میں اللہ رے اعجاز شوق۔
لامکاں جس کا مکاں تھا اس سے جا کر مل گیا — محسن

معراج کی شب بھی بدل دیتے ہیں۔

معراج کی شب آئینہ دیں کی جلا ہے
محبوب سے اپنے کوئی محبوب ملا ہے
مگر نظمی آ راز کا عقدہ نہیں کھلتا — محسن کاکوروی
ہاں ہاں کوئی دیکھے کہ علی ہو کہ خدا ہو

مسلمانوں کا ایک فرقہ آنحضرت کی معراج جسمانی کا قائل نہیں ہے بلکہ معراج روحانی کا قائل ہے شیعہ حضرات معراج جسمانی ہی کے قائل ہیں اور اس عقیدہ کا ماننا ان کا جزو ایمان ہے اور اس کا منکر قابل نجات نہیں ہے۔

معراج (ع) (مجازاً) انتہائی عروج۔ انتہائی ترقی۔ درجۂ اعلیٰ۔ مرتبۂ اعلیٰ۔ رتبہ بلند۔ علوئے جاہ۔ وہ مرتبہ اور درجہ کہ اس سے زیادہ تصور نہ ہوسکے۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

غنیمت جان اے دل بخشش ابروئے قاتل کو
بڑی معراج ہے تلوار سے مرنا سپاہی کا — آتش

قول فیصل۔ ناسخ نے مذکر بھی نظم کیا ہے اب بصورت تانیث ہی مستعمل ہے۔ تمام اہل لکھنؤ کا اسی پر اجماع ہے کہ معراج مونث ہے۔

کسی دل تک رسائی ہوگئی تو عرش ہو یہ بھی
عزیزو گر نہیں معراج ممکن عرش اعظم کا — راسخ

معراج مل جانا :۔ انتہائی ترقی کا مرتبہ حاصل ہو جانا۔ عروج و ترقی ہونا۔ عزت حاصل ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

آسودگان خاک کو معراج مل گئی
دامن ہے انکا غاشیہ بردوش نقش پا — راسخ

قول فیصل۔ اس کا مصدر ملنا۔ پانا کے ساتھ بھی ہے۔

مصرع: معراج پائی دوش رسول انام پر — انیس

معراج ہونا :۔ عروج ملنا۔ ترقی ہونا۔ عزت و بلندی حاصل ہونا۔ معراج پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کاکل ہر ایک زلف کی سرتاج ہوگئی۔
شب کو خدا کے فضل سے معراج ہوگئی — برق

قول فیصل۔ رسول اللہ کے معراج کی شب معراج پانے کے معنوں میں بھی معراج ہونا بولتے ہیں۔

مُعَرَّب :۔ (ع) وہ لفظ جو عجمی ہو اور عربوں نے اس میں تصرف کرکے اپنے کلام کی جنس سے بنالیا ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مشک فارسی زبان کا لفظ ہے اسکو عربی والوں نے مسک کرلیا لہٰذا مسک کا معرب جو ہر ہے۔

مُعْرَب :۔ (بالضم اول و فتح سوم) زیر زبر۔ یا پیش دیا ہوا۔ اعراب دیا ہوا۔ ظاہر آشکارا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ قلیل الاستعمال طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ علم نحو کی اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا آخر اختلاف عوامل سے بدل جائے۔

مَعْرِض :۔ (بالفتح و فتح سوم و نیز بکسر سوم) ظاہر ہونے کی جگہ۔ جائے عرض و دوران۔ پیش ہونے کی جگہ۔ عربی صفت اسم ظرف، فصیح، رائج۔

محل ضرب نما۔ یہ مسئلہ علماء کے درمیان عرصہ سے معرض بحث میں ہے کہ جنگ سے سود لینا جائز ہے کہ نہیں۔ ع یہ راز بادشاہوں کے نہاں ہیں اگر سب کے سامنے بیان کردوں معرض
عتاب شاہی ہوں — (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ تمام کم بولتے ہیں معرض التوا معرض بحث۔ معرض گفتگو وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔ امیر مینائی نے معرض تلف بھی کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سارے رئیس الغضا ہیں معرض تلف میں
یہ عشق بے محابا کس کو امان دے گا — امیر

معرض خطر۔ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں جیسے ان سب پر طرہ یہ کہ تپ دق کے مرض مہلک سے اسی سال نجات پائی تھی مگر ڈاکٹر نے کہہ دیا تھا کہ جان ابھی معرض خطر میں ہے
(فسانۂ آزاد)

لفظ معرض کسی لفظ کے ساتھ بھی بولا جائے بغیر "میں" کے اضافے کے نہیں بولیں گے

جیسے ۔ معرض التوا میں ۔ معرض بحث
میں ۔ وغیرہ

مُعَرِّف :۔ (بضم اول فتح دوم و تشدید سوم مکسور) تعریف کرنے والا ، مدّاح ۔ عربی صفت اسم فاعل ۔ فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ مہذب اور شائستہ دربار مسلمان حکمرانوں ہی کے سمجھے جاتے تھے اور ہندو راجہ خود معرف تھے ۔ (راز گزشتہ لکھنؤ)

قولِ فیصل ۔ اس کے ایک معنی پہچنوانے والا ، بتلانے والا بھی ہیں ۔

مُعَرِّف :۲۔ وہ شخص جو دربار امراء و سلاطین میں ہر ایک درباری کو اس کے درجے اور نمبر پر بٹھاتا ہو ۔ وہ شخص جو مجہول الحال آدمی کو بادشاہ کے روبرو پیش کر کے اس کا حال بیان کرتا ہو (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مَعْرِفَت :۔ (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) شناخت ، عرفان ، پہچان ۔ عربی مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ آپ کو ابھی ان کی معرفت نہیں ہے وہ بڑی خوبیوں کے مالک اور بڑے کام کے آدمی ہیں ۔

معرفت :۲۔ علم الٰہی ، خدا شناسی ۔ قانون قدرت یا فطرتی اشیاء کی واقفیت ۔ عربی مؤنث فصیح ، رائج ۔

بو نہیں ، رنگ نہیں ، نور نہیں ، نار نہیں
معرفت کیوں نہ ہو دشوار الٰہی تیری — امیر

قولِ فیصل ۔ معرفت ہونا ، معرفت دینا ۔ معرفت حاصل ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں ۔

ہم نے پہچانا بتوں کو خوب سا —
یا خدا دے اپنی معرفت — بشیر
پڑھا عرفان کا برسوں امیر

تو کچھ معرفت اس کی حاصل ہوئی — امیر

معرفت :۳۔ وہ کلام جو معرفت الٰہی کا سبب ہو اور جس میں عرفان کے مضامین ہوں ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

معرفت :۴۔ ذریعہ سے ، سبب سے ، وسیلہ سے متوسل ، بوساطت ۔ اردو صفت ، مؤنث ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ ہم تھوڑا عطر لے کر آئے تھے کہ یہاں فروخت کریں گے مگر رسائی نہیں ہوتی تم اپنی معرفت بکوا دو ۔ (طلسم ہوش ربا)

۲۔ آگرہ سے ایک دوست کی معرفت کلو دوڈائی کی دو شیشیاں خرید لیں (توبۃ النصوح)

معرفت کی محفل :۔ وہ محفل جس میں ایسے اشعار گائے جائیں جن کے مضامین عرفان الٰہی کے ہوں ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اسی جگہ محفل عرفان ، بزم عرفان بزم عرفانی وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں جو حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے ۔

معرفت آموز :۔ (بلا اضافت) رموز معرفت سے آگاہ کرنے والا ، معرفت کا سبق دینے والا عرفان الٰہی سے آگاہ کرنے والا ۔ فارسی صفت فصیح ، رائج ۔

وہ رہنمائے حقیقی و معرفت آموز —
ملک خصال ہو جس کے اشارے میں انسان — محشر لکھنوی

مَعْرِفَہ :۔ وہ اسم جو ایک معین شے کے واسطے وضع کیا گیا ہو ۔ عربی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قولِ فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ "اسم معرفہ" کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جیسے تم کو نہیں معلوم کہ اسم معرفہ کسے کہتے ہیں کلکتہ ، بمبئی ، احمد ، محمود ، زید ، بکر وغیرہ اسماء معرفہ ہیں ۔

مَعْرَکَہ :۔ (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) آدمیوں اور لشکر کے جمع ہونے کی جگہ ۔ میدان کارزار ، رزمگاہ ، میدان جنگ ۔ عربی مذکر ، اسم ظرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قولِ فیصل ۔ معرکہ اصل میں عرک مصدر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے جس کے معنی کان اینٹھنے گوشمالی کرنے اور رگڑنے کے ہیں چونکہ جہاد لڑائی میں ایک دوسرے کو خوب رگڑتے اور گوشمالی کرتے ہیں اس وجہ سے جنگاہ کو معرکہ کہنے لگے ۔

صاحب قاموس الاغلاط و نور اللغات نے بفتح حرف سوم و ضم حرف سوم بھی لکھا ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر بکسر سوم ہی ہے ۔

معرکہ :۲۔ دعا (؟) مقابلہ ، لڑائی ، جنگ و جدل مجادلہ ۔ عربی مذکر ، فصیح ، رائج ۔

جن معرکوں میں الم دیکھ چکے ہیں
کہتے ہیں کہ اس تیغ کو ہم دیکھ چکے ہیں — تعشق

قولِ فیصل ۔ قدیم زمانے میں معرکہ ٹھہرانا بھی زبانوں پر تھا جیسے نشو اہلک کے آنے سے حیرت نے طبل جنگ بجوایا ہے کل کے روز معرکہ ٹھہرایا ہے (طلسم ہوش ربا)

معرکہ :۳۔ بھیڑ ، ہنگامہ ، ہجوم ، ازدحام ، ہجوم ۔ اردو مذکر ۔ دہلی کی زبان ۔

حشر میں قتل سے اپنے کیا میں نے انکار
معرکہ میں انھیں کس طرح سے چھوڑا کرتا — مرزا صابر

معرکہ :۴۔ نزاع ، جھگڑا ، قضیہ ، فتنہ ۔ اردو ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

معرکہ آرا :۔ صف آرا ، جنگجو ، بہادر ، تیزی سے لڑنے والا ۔ فارسی ترکیب صفت ، فصیح ، رائج ۔

ع معرکہ آرائے جانبازی ہوں راہ عشق میں
شرف

معرکہ آرا :- دکھانے، زبردست، پُر زور بہت لاجواب۔ منتخب۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

محل نظم و نثر۔ معین الادب کے مشاعرے میں حکیم فدا احمد آتش نے ایسی معرکہ آرا غزل پڑھی کہ دھوم ہو گئی۔

قول فیصل۔ اسی محل پر، معرکۃ الآرا بھی زبانوں پر ہے جو غلط ہے۔ اس لئے کہ "آرا" فارسی ہے جس کے معنی ہیں سنوارنے والا۔ "آرا" فارسی پر عربی ترکیب سے الف لام داخل کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

معرکہ آرا ہونا :- صف آرا ہونا جنگ کرنے کے لئے تیار ہونا۔ جنگ کرنا۔ بہادری سے لڑنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

شاید علی میں معرکہ آرا جہاں میں
جھنکار ذوالفقار کی آتی ہے کان میں
تعشق

معرکہ آرائی :- معرکہ آرا ہونا۔ ایک دوسرے سے مقابل ہونا۔ ہنگامہ آرائی۔ صف آرائی لڑائی۔ جنگ۔ جنگ آزمائی۔ فارسی مونث فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ معرکہ آرائی ہونا بھی بولتے ہیں۔

صلح کرنے کو کوئی آیا ہے لڑنے کو جلال
شام سے وصل میں یہ معرکہ آرائی ہے
جلال

معرکہ پڑنا :- لڑائی ہونا۔ معرکہ پیش آنا جنگ ہونا۔ لڑنا۔ اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

کہتے تھے سب کہ معرکہ ایسا پڑا نہیں
رانجل تو بازی تھا انقلاب کے کوئی لڑا نہیں
مولف

معرکہ جھیلنا :- لڑائی لڑنا۔ مقابلہ کرنا جنگ کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

تنہا چلا ہوں جھیلنے الفت کا معرکہ
یہ حوصلہ کسی کو شرف کے سوا بھی ہو
شرف

قول فیصل۔ بصورت جمع معرکے جھیلنا بھی بولتے ہیں۔ جیسے نجم نے کہا استاد دانش باللہ ایک تم کو اپنا ہی فقیر سمجھ رہا یا یار ہم بھی یہ سب معرکے جھیلے ہوئے ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

معرکہ جیتنا :- مقابلہ میں فتح حاصل کرنا معرکہ میں کامیاب ہونا۔ لڑائی جیتنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

کہہ دے جا کر کوئی حضرت آتش سے رند
معرکہ آپ کا یہ فضل دلستاں جیتا
رند

معرکہ رہنا :- باہم مقابلہ ہوتا رہنا لڑائی جاری رہنا۔ جنگ رہنا۔ جھگڑا رہنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

عشق پر خاتمہ ہے معرکہ پردازی کا
معرکہ روز میان دل و جاں رہتا ہے
صبا

معرکہ سر کرنا :- معرکہ جیتنا۔ جنگ میں کامیابی حاصل کرنا۔ مہم سر کرنا۔ کوئی اہم کام انجام دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

مرد میدان وفا ہو تو نہ چاہو امداد
سر کرو معرکۂ عشق کو تنہا ہو کر
رند

قول فیصل۔ معرکہ سر ہونا معرکہ کو سر کرنا بھی بولتے ہیں۔

معرکہ کا :- لاجواب۔ اہم۔ مشکل۔ دھوم دھام۔ زور و شور کے ساتھ۔ اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

محل نظم و نثر۔ آج تم نہیں تھے جناب رشید صاحب بڑے معرکہ کا مرثیہ پڑھ گئے۔

قول فیصل۔ تانیث کے محل پر معرکہ کی بولتے ہیں جیسے کل مولانا ابن حسن صاحب نے زبردست کیا معرکہ کی مجلس پڑھی ہے۔

معرکہ کا آدمی :- جنگ آزمودہ آدمی۔ بڑی لیاقت کا آدمی۔ نہایت رعب داب کا آدمی۔ بہادر اور دلیر آدمی۔ جری آدمی۔ بڑا آدمی۔ لائق اردو مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معرکہ گاہ :- معرکہ کی جگہ۔ مونث۔

جنگ اسکندر و دارا میں تواضع یہ کہاں
ایک بازی گہ اطفال تھی وہ معرکہ گاہ
داغ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معرکہ گزرنا :- جھگڑا ہونا۔ مقابلہ ہونا۔ لڑائی ہونا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

سنتا ہوں رقیبوں سے بڑا معرکہ گزرا
اس وقت مجھے بھول کے تم نے نہ کیا یاد
داغ

معرکہ گرم ہونا :- معرکہ میں رونق ہونا چہل پہل ہونا۔ معرکے کا وقت ہونا۔ لڑائی ہونا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی
بے ڈھب ہے گرم معرکہ کارزار آج
داغ

معرکہ مارنا:- مقابلے میں کامیابی حاصل کرنا کسی اہم کام میں کامیابی حاصل کرنا کسی سخت امتحان میں کامیاب ہو جانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

طرفہ قصہ ہے ترے بخت کی بیداری کا
معرکہ مار لیا تو نے دغا داری کا — تعشق

معرکہ ہونا:- ہنگامہ ہونا، مقابلہ ہونا، لڑائی ہونا، جنگ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

معرکہ ہے آج حسن و عشق کا
دیکھئے وہ کیا کریں ہم کیا کریں — داغ

معرکے کا آدمی:- مرد میدان، بہادر آدمی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معروض:- عرض کیا گیا۔ پیش کیا گیا۔ التماس، گذارش، درخواست، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان لوگوں کو لے گیا تھا ہمراہ
معروض کیا کہ یا شہنشاہ — گلزار نسیم

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ خطوط اور درخواستوں وغیرہ میں معروض ایں کہ کی ترکیب سے بھی استعمال کرتا ہے جیسے بخدمت جناب نواب صاحب معروض اینکہ میں نے اس سے پہلے ایک خط ارسال خدمت کیا تھا ہنوز جواب سے محروم ہوں۔

معروضہ:- عرضی، عریضہ۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سب سے ہے کہ صلاح آخر کار
ہم نے معروضہ اک کیا تیار — تعشق

معروضہ:- ۲ گذارش، عرض کیا گیا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معروضہ:- ۳ درخواستوں میں تاریخ لکھنے سے پیشتر معروضہ لکھتے ہیں یعنی معروضہ، محررہ، مرقومہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے رواج نہیں ہے۔

معروف:- (بواؤ معروف) مشہور، معلوم، ظاہر۔ الم نشرح، شہرت یافتہ۔ عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج۔

دہشت یابی ترے قبول کی
شہر میں مشہور ہے معروف ہے — رشک

قول فیصل۔ مشہور و معروف کی ترکیب سے بھی مستعمل و فصیح ہے۔ جیسے اب آپ کے سامنے ہندوستان کے مشہور و معروف شاعر جناب شمیم کرہانی کو زحمت سخن دے رہا ہوں۔

معروف:- ۲ نیکی اور طاعت خدائے تعالیٰ کی جیسے امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا معروف نہیں، "امر بالمعروف" کی ترکیب سے ہی زبانوں پر ہے۔

معروف:- ۳ وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو مجہول کا عکس۔ وہ فعل جو فاعل کی طرف نسبت رکھتا ہو۔ عربی صفت اصطلاح علم صرف۔

معروف:- ۴ وہ واؤ جس کے پہلے ضمہ ہو اور ضمہ بخوبی پڑھا جائے جیسے بُو یا وہ یا جس کے پہلے کسرہ ہو اور وہ کسرہ بخوبی پڑھا جائے۔ جیسے تیر، حقیر (نور اللغات)

- وہ حرف جس کے پہلے ضمہ خالص یا کسرہ خالص ہو اور خوب ظاہر پڑھا جائے مثلاً واؤ معروف جیسے نُور، طُور کی واؤ یا یائے معروف جیسے عید دید رسید وغیرہ معروف کا اطلاق انھیں دو حرفوں کے لئے مخصوص ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں واؤ معروف اور یائے معروف کی ترکیبوں سے ہی زبانوں پر ہے۔

معروف:- ۵ منکر کا مقابل۔ شاذ وہ حدیث جس کی روایت مخالف اس حدیث کے ہو جس کو ثقات نے روایت کیا ہو۔ منکر وہ حدیث ہے جس کا راوی ضعیف ہو اور مخالف اس کے ایسا راوی ہو جس کا ضعف اس سے کم ہو۔ معروف (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ علم حدیث کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معروف:- ۶ نواب الٰہی بخش خاں عرف مرزا عارف جان دہلوی کا تخلص۔ جن کے اشعار بامزہ اور بامحاورہ قابل داد ہوتے تھے ۱۲۴۲ھ میں وفات پائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

مُعِز:- (بضم اول وکسر دوم) خدائے تعالیٰ کا نام جو دنیا میں توفیق طاعت دے کر اور عقبیٰ میں حلوہ جنت اور نعیم جنت عطا فرما کر عزت دیتا ہے۔ عزت دینے والا، بلند مرتبہ عطا کرنے والا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معز نجات کی صورت نکالنے والے
سنبھال دونوں جہاں کے سنبھالنے والے — میر عشق

مُعَزَّز:- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) عزت دار، بزرگ، بڑا، صاحب آبرو، ذی عزت، شریف، عزت والا۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تعلیمی، محرر، منشی، اہل قلم

کے صاحبزادوں کی تو گھٹی ہی میں ذکری ہے علما، فضلا، عقلا، کملا، معزز حکام اور افراد ذوی الاحترام کتنے کتنے تھک گئے (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع معززین ہے۔

جیسے غازی الدین حیدر اسے گھونسوں اور لاتوں سے مارتے جس بار کو وہ خوشی سے کھا لیتا مگر اس کا بدلہ معززین دربار اور اعزائے شاہی تمغے سے لیا کرتا۔ (گزشتہ لکھنؤ)

معزز عہدہ:۔ عزت کا عہدہ، بڑا عہدہ باوقعت عہدہ۔ اردو ترکیب، رائج۔

محل صرف۔ انشاء اللہ سے بھائی صاحب کے تینوں لڑکے معزز عہدوں پر فائز ہیں خدا ان کو اور ترقی دے۔

معزول:۔ موقوف کیا گیا۔ نوکری سے برطرف کیا گیا، معطل، تخت یا گدی سے اتارا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آصف الدولہ کو خود بھی فوج کا زیادہ شوق نہ تھا۔ انھیں لٹانے اور مزے اڑانے کے لئے روپے کی ضرورت تھی جو بغیر فوج کے موقوف کئے پوری نہ ہو سکتی تھی اس لئے انھوں نے تھوڑی سی فوج رکھ لی باقی سب کو معزول کر دیا۔ (گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کرنا کے ساتھ ہے۔

معزول شوند معقول شوند:۔ معزول ہو کر حالت درست ہو جاتی ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معزولی:۔ معزول ہونا، موقوفی، برطرفی، معطلی، اخراج یا گدی سے علیحدگی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خود گورنر جنرل بہادر نے دربار فرما کے وزیر علی خاں کی معزولی اور نواب سعادت علی خاں کی مسند نشینی کا فیصلہ کیا۔ (گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا
ہوئی معزولی انداز و ادا میرے بعد — غالب

معزی:۔ بروزن مرضی باب عزے یعزو سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ لغت عربی میں عزا ہے کسی چیز یا کسی شخص سے نسبت رکھنا۔ منسوب الیہ۔ جس کی طرف نسبت کی جائے موصوف کی جگہ۔

(فقرہ) میرے دلسوز قدیم حضرت معزالدولہ یہاں تو سلام و نیاز کہیے اور جب خط لکھا کیجئے تو معزی الیہ کی خیریت اور کیفیت ضرور لکھا کیجئے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُعَسکَر:۔ (بضم اول و فتح دوم و سکون سوم و فتح چہارم) لشکر اترنے کی جگہ، چھاؤنی، کیمپ، لشکر گاہ، پڑاؤ، عربی صفت، اسم ظرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُعَشَّر:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) دس ضلعوں کی شکل۔ عربی صفت۔ اصطلاح علم اقلیدس۔

مُعَشَّر:۔ وہ شے جس کے دس گوشے ہوں۔ دس کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُعَشَّر:۔ ایک قسم کی نظم۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس منظوم کلام کو کہتے ہیں جس میں ایک بند میں دس مصرع ہوں۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَعشُوق:۔ دوست رکھا گیا۔ وہ جس پر کوئی عاشق ہو۔ پیارا، عزیز، محبوب، دلدار، دلربا۔ عربی صفت، مذکر۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

جانِ حسن کی شاہی پہ اجماع اہل دنیا کا
قسم اللہ کی معشوق فتنہ گر سے باز آئے — [illegible]

قول فیصل۔ اس کی تانیث عربی میں معشوقہ ہے لیکن شعرا تانیث کے محل پر بھی معشوق ہی نظم کرتے ہیں (مجازاً) نازک ادا، نازک اندام کے معنوں میں بھی بول دیتے ہیں۔

معشوقانہ:۔ معشوق کی مانند۔ دل فریب، دلکش، دل آویز۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سیمتن، لب تک نہ ہلے سکوت مگر ایک ناز معشوقانہ سے ظرف سیمیں بھر کر پانی لے چلی۔ (فسانہ آزاد)

معشوقانہ انداز:۔ دل بھانے والی ادائیں انداز دلفریب، اردو صفت، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ وہ جلوہ فروشی، وہ معشوقانہ دلفریبی وہ عربدہ جوئی وہ دربایانہ ناز (فسانہ آزاد)

معشوق پن، معشوق پنا:۔ دربائی مذکر۔

کس قدر معشوق پن ہے رات بھر کے چاند میں [illegible] (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب دونوں صورتوں سے قلیل الاستعمال ہے۔

معشوق حقیقی:۔ (کنایتہً) خدا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ع معشوق حقیقی کی طرف تھا دل مضطر تشنہ [illegible]

قول فیصل۔ اسی جگہ محبوب حقیقی بھی مستعمل ہے۔

مَعشُوقَہ :۔ وہ عورت جس پر کوئی شخص عاشق ہو۔ محبوبہ، عزیزہ، پیاری، آشنا، دلربا۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ ان کو خبر یا کہہ کر معشوقہ خیالات مغربی کو اپنی زبان کے لباس میں مزین اور مشین کریں تو پھر دیکھئے شاعری کیسی ہوتی ہے

(فسانۂ آزاد)

مَعشُوقی :۔ دلفریبی، دوستی، محبت، محبوبیت، دلربائی، معشوقیت۔ فارسی مونث، قلیل الاستعمال

پر جو معشوقی آپ دگل میں ہے
چھیڑ رکھنے کا شوق دل میں ہے
(تحر)

مَعشُوقِیَت :۔ دلفریبی، دلربائی۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال

مُعَصفَر :۔ (بضم اول وفتح دوم وسکون سوم وفتح چہارم) کسم کے رنگ سے رنگی ہوئی چیز، زرد رنگ کا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَعصُوم :۔ صاحب عصمت، باعصمت، بےگناہ، بےقصور، پاک دامن، گناہ سے بچا ہوا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

کس نے اقبال کئے ایسے کہ جس سے خوش ہوں
قائم آل عبا، حیدری ہادی معصوم
(فخر لکھنوی)

قول فیصل۔ اصطلاحاً معصوم وہ ہے جس سے ابتدائے عمر سے آخر عمر تک عمداً یا سہواً کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ اہلسنت صرف عصمت انبیاء کے قائل ہیں۔ شیعہ حضرات عصمت انبیاء کے ساتھ امام کا بھی معصوم ہونا واجب جانتے ہیں اور ائمہ اثنا عشر کی عصمت پر ان کا عقیدہ ہے اس کی اردو جمع معصوموں ہے اور عربی جمع معصومین ہے جیسے ائمۂ معصومین۔

معصوم :۔ ننھا بچہ، چھوٹا بچہ، کمسن بچہ، ناسمجھ بچہ، نابالغ۔ اردو صفت مذکر، رائج

کئی معصوم ہیں کمسن کہ بوئے جاتے ہیں
دم اکبر کا ہے سر راجہ المتقین کہتے ہیں
(انیس)

قول فیصل۔ اس کی جمع معصوموں بھی رائج ہے

ایسا معصوموں کی آہوں سے ہوا پیدا ہو
ابھی سو کبھی بھولی شکلوں سے گھٹا پیدا ہو
(تعشق)

معصوم :۔ سیدھا سادھا بھولا جو شریر نہ ہو۔ خاموش۔ اردو صفت، رائج۔

محل صرف۔ دیکھنے میں تو وہ بڑے معصوم ہیں لیکن ان کی حرکتوں سے ہیں اچھی طرح واقف ہوں۔

قول فیصل۔ معصوم بننا، بھولا بننا کے معنوں میں زبانوں پر ہے۔ معصوم پن، معصوم پنا کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے۔

معصوم صفت :۔ نیک مزاج۔ وہ شخص جو شریر نہ ہو۔ سیدھا سادھا۔ بھولا بھالا اردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

معصوم صفت :۔ مجازاً کند ذہن، غبی، احمق، نادان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَعصُومَہ :۔ وہ جو صاحب عصمت ہو۔ مجازاً حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

کہہ جس سے سوا لی معصومہ لائی ہیا
خود بی دلہن بنی ہوئی جنت سے آئی ہیا
(عشق)

قول فیصل۔ جناب معصومہ، حضرت معصومہ، معصومۂ دوراں، معصومۂ کونین وغیرہ کی ترکیبیں بھی زبانوں پر ہے۔

مَعصُومی :۔ معصوم ہونا، عصمت، پاکدامنی۔ فارسی مونث، قلیل الاستعمال

مَعصُومِیَت :۔ (بفتح اول وواؤ معروف کسرۂ پنجم وفتح ششم) لڑکپن، بھولاپن، اچھپنا، معصومی۔ بےگناہی، پاکدامنی، سادگی۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

یاد آئے گی ہمیشہ وہ شہادت کی ادا
ختم جب معصومیت پر شکر ادا ہو گیا
(آل رضا - رضا)

قول فیصل۔ اس کا صرف ٹپکنا، برسنا، ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

مَعصِیَات :۔ گناہ، خطائیں، غلطیاں، عصیاں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یاد الٰہی سے طبیعت نفور تھی منہیات ومعصیات سے بالکل اجتناب نہ کیا
(فسانۂ آزاد)

مَعصِیَت :۔ (بفتح اول وکسر سوم وفتح چہارم) گناہ، خطا، قصور، انحراف، نافرمانی۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

اگر یہ معصیت میں دل میں لاؤں
خدا کو اپنا کیا پھر منہ دکھاؤں
(ذوقیات اردو)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع معصیتوں اور معصیتیں ہے۔

روتے نہیں کہ تم نے یہ امداد ہماری
اس رونے سے معصیتیں دھو گئیں ساری
(ضمیر)

مُعَطَّر :۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح)

خوشبو دار، خوشبو میں بسا ہوا، عطر لگا ہوا، بکتا ہوا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

بہت خس کے وہاں بنگلے تھے یکسر
گلاب اور عطر سے سارے معطر (ذوقیات اود)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے جیسے اکبری دروازے سے جلو خانے اور بیچ پل تک کیا صراط المستقیم ہے کیا جلہ ہے۔ نان پائی، خوش سلیقہ ...... ؛ نان نہاری جہاں کی نعمت اس آبداری کے ساتھ جس کی بوباس سے دل طاقت پائے، دماغ معطر ہو جائے۔ (فسانۂ عجائب)

مُعَطَّل :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) بیکار، سست، ڈھیلا۔ عربی صفت قلیل الاستعمال، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ پردا ہوا کے سبب قوت، اعضا بالکل معطل ہو گئی تھی۔ (بنات النعش)

بیداری وخواب آپ کا ہر حال تھا یکساں
سونے سے نہ رہتے تھے معطل کسی عنواں (انیس)

قول فیصل۔ مندرجہ بالا عبارت میں بنات النعش میں جس طرح استعمال ہوا ہے اور میر انیس نے جس طرح نظم کیا ہے ان صورتوں سے قریب بہ متروک ہے۔

مُعَطَّل :- بیکار، جس سے کام نہ ہو سکے، عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں عضو معطل کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ عضو معطل ہونا، اعضا معطل ہونا بھی بولتے ہیں۔

ہر ایک جنگ آزما تھا طلسم بہم و دہشت تھا
معطل سارے اعضا مردوں کی جگہ ایک تھی حیرت پر (محشر لکھنوی)

مُعَطَّل :- کچھ دنوں کے لیے بیکار، رائج مقررہ وقت تک بیکار۔ کچھ دنوں کے لیے کام سے علیحدہ۔ وہ جسے عہدہ سے وقتی طور پر معزول کر دیا گیا ہو۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مُعَطَّل :- بنجر زمین، خود، غیر مزروعہ افتادہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معطل ڈال رکھنا :- بیکار ڈال رکھنا اردو مصدر۔ دلّی کی زبان۔

محل صرف۔ روپے کو معطل ڈال رکھنے کو طبیعت گوارا نہیں کرتی۔ (دریائے لطافت)

معطل کرنا :- کچھ عرصے کے لیے بیکار کر دینا۔ تھوڑی مدت کے لیے کام سے علیحدہ کر دینا۔ کچھ عرصے کے لیے کسی کام سے چھڑا دینا۔ کسی عہدے سے کسی کو وقتی طور پر معزول کر دینا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل داروغہ جی کو ایس۔ پی صاحب نے رشوت لینے کے الزام میں معطل کر دیا ہے۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" اور "کروانا" "ہونا" کے ساتھ بھی ہے۔

مُعَطَّلی :- (بضم اول وفتح دوم تشدید سوم مفتوح) معزولی، بے کاری، بیروزگاری، بے شغلی، چند روزہ موقوفی۔ عربی مونث قلیل الاستعمال۔

مَعْطُوف :- (بفتح اول وواؤ معروف) پھیر دیا گیا۔ لپٹا ہوا، لپیٹا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اے دیت ختم تجھ پر ہو گئی
جو ہے تیرے نام پر معطوف ہو (رشک)

قول فیصل۔ توجہ معطوف کرانا اور توجہ منعطف کرانا کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے۔

مَعْطُوف :- وہ کلمہ یا کلام جو حرف عطف کے بعد واقع ہو۔ حرف وصل یا تردید کے بعد والا کلمہ یا کلام۔ عربی صفت۔ اصطلاح علم نحو۔

معطوف علیہ :- وہ کلمہ یا کلام جو حرف عطف سے پہلے واقع ہو اور جس پر عطف کیا جائے۔ عربی اصطلاح علم نحو۔

مُعْطی :- (بضم اول) عطا کرنے والا، بخشنے والا عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی فارسی جمع معطیان ہے۔ جیسے فہرست معطیان میں آپ کا نام رہ گیا ہے جس کی معذرت چاہتا ہوں۔

مُعْطی :- خدائے تعالیٰ کا نام عربی، رائج۔

مُعْطِی المَواہِب :- مراد ذات خدا اور خدا عطا کرنے اور بخشنے والا عربی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

حمد و ثنا اس کی واجب
جو کہ ہے معطی المواہب (مفتی لکھنوی)

مُعْطیٰ لَہٗ :- جس کے لیے کچھ عطا کیا گیا ہو عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُعَظَّم :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) بزرگ، بڑا، شریف، بزرگی دیا ہوا، واجب التعظیم، باعظمت۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

دیکھا کہ ہیں لکھے ہوئے پانچ اسم معظم
چاہا اسم تو پڑھ کر ہوئے خوش حضرت آدم (نقش)

قول فیصل۔ عم معظم، منظم، محترم، خسر معظم وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

مُعَظَّمہ :- بزرگ عورت، باعظمت عورت۔

عظمت والی عورت - عربی صفت، مؤنث، فصیح رائج۔

قول فیصل - جناب معظمہ، والدہ معظمہ وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔ احتراماً بوڑھی عورتوں کے لئے بھی کہہ دیتے ہیں۔ جیسے تم نہیں تھے ایک معظمہ تشریف لائی تھیں۔ بصورتِ صفت مگر معظمہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

مَعفُوّ :- معاف کیا گیا، عفو کی گئی، بخشا گیا - عربی اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - جب بیمار روزہ نہ رکھنے کے لئے اللہ کی طرف سے معفو ہے تو تم کو اعتراض کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

مُعَقَّد :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) پیچیدہ، پیچ پڑے ہوئے معقد - عربی صفت۔

(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَعقُول :- مناسب، بجا، درست، قابل تسلیم ٹھیک، قرینِ عقل - عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج۔

ع کتنے خوش وضع ہیں باتیں بھی ہیں کتنی معقول بحجر

قول فیصل - اس کے لغوی معنی صاحب عقل، عقل دیا گیا ہیں۔ اسی معنی میں طنز سے بھی مستعمل ہے۔

فقد لیں اپنی ذرا ہوش میں آئیں معقول
ذی تمیز آپ کو سمجھے ہیں ہر شخص خاک نہ دھول بحجر

مَعقُول بہ :- پسندیدہ، موزوں، بھلا، اچھا، لائق، قابل - عربی صفت، فصیح، رائج۔

حرف حکایت شکر و شکایت تھی اک ضبع دوزہ پر
جیرت کو جا کر دیکھا ہم نے ہے مرد معقول کوئی بحجر

مَعقُول بہ :- شائستہ، مہذب، فہمیدہ، سنجیدہ ثقہ لئے دیئے - فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اب نامہ بر بنا ہیں گے ناصح کو جی میں ہے
معقول آدمی تو کوئی ہو جواب کو تنہاؔ

مَعقُول بہ :- منطق کی جگہ، منقول کے مقابل فلسفہ، علم حکمت، منطق - عربی صفت، اصطلاح علم معقولات۔

معانی، منطق، بیان وادب
پڑھا اس نے معقول منقول سب میر حسن

مَعقُول بہ :- قائل، ماننے والا، مقابلے سے عاجز، تسلیم کرنے والا - اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

تجھ سے عالم ہوئے اے طفل دبستاں معقول
گو فضیلت کی نہیں باندھی ہے دستار ابھی شعور

قول فیصل - تنہا کم قائل معقول کی صورت سے عورتیں بولتی ہیں۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

مَعقُول بہ :- کافی، خاطر خواہ اطمینان کے لائق - اردو صفت، رائج۔

قول فیصل - معقول تنخواہ، معقول آمدنی، معقول رقم، معقول شاہرہ وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

مَعقُولات :- علوم حکمت، علوم فلسفہ، علم منطق محسوسات کا عکس - عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - مولانا سید ظہور الحسن صاحب قبلہ کا معقولات میں جواب نہ تھا۔

قول فیصل - علم معقولات کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَعقُول کرنا :- قائل کرنا، لاجواب کرنا عاجز کرنا - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف - واللہ تم بڑے کرما گرم آدمی ہو۔ اچھا آڑے ہاتھوں لیا اور ایسا معقول کر دیا کہ میں تمہارا ہی کلمہ پڑھنے لگا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل - عورتیں اسی جگہ قائل معقول ملا کے بھی بولتی ہیں جیسے میں نے ان کو لاکھ قائل معقول کرنا چاہا لیکن وہ اپنی ضد پر اڑی رہیں لیکن اب اس محل پر قائل کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَعقُول مے شوند چو معزول مے شوند :- انسان جب اپنے عہدے پر نہیں رہتا اس میں انسانیت آجاتی ہے۔ (مثل)

معقول مے شوند چو معزول می شوند
نا آشنا امیر جیا بے کا۔ آ شنا شعور

(نفد اللغات)

قول فیصل - اسی سے ملتی جلتی مثل ہے۔ اترا شحنہ مردک نام - اب یہ مثل قلیل الاستعمال ہے۔

مَعقُولی :- علم معقولات کے ماہر، منطق و فلسفہ کے جاننے والے - فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - جیسے معقولی علماء لکھنؤ اور خاص فرنگی محل میں پیدا ہوئے کبھی کسی زمانے میں اور کسی جگہ ہندوستان میں نہیں پیدا ہو سکے تھے (از گذشتہ لکھنؤ)

مَعقُولِیَت :- انسانیت، سمجھ بوجھ، سنجیدگی متانت - عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

مَعکُوس :- الٹا، اوندھا، ٹیڑھا - عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - آسمان کی صفت میں بھی مستعمل ہے۔

کس طرح سے بادۂ عشرت نصیب خلق ہو
جام خالی کی طرح سے آسماں معکوس ہے (اسیر)

معکوس ۲ (طالع کے ساتھ) برا، خراب، منحوس

طالع بیدہ ہے معکوس اسی کے ہاتھوں
تپا تپا کف افسوس اسی کے ہاتھوں (ذوالسلیم)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معلّق :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) آویزاں، لٹکا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج۔

فلک قدرت سے تیری ہے معلّق
زمیں حکمت سے تیری ہے معلق (ذوقیات اردو)

معلّق ۲ وہ عورت جو کسی تدبیر سے ٹل جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں تعلقا معلق کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

معلّقہ :- وہ عورت جو ادھر میں لٹکی ہو جس کو شوہر نہ طلاق دے اور نہ اس سے تعلق رکھے۔ عربی صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

معلّم :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) استاد، علم سکھانے والا، مدرس، تعلیم دینے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل فصیح، رائج۔

معلم (تابش منشی ادیب
ہر اک فن کے استاد بیٹھے قریب (میر حسن)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع معلّمین اور اردو جمع معلموں ہے اس کی تانیث معلّمہ ہے۔

معلّم :- ملاح۔ عربی صفت، ملاحوں کی اصطلاح۔

معلّم ۳ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں وہ شخص جو زائرین اور حجاج کو زیارتیں اور دعائیں اور دیگر ارکان بتاتا ہے۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

معلّم الملکوت :- مراد شیطان جو پہلے فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔ عربی ترکیب صفت مذکر، فصیح، رائج۔

غرور جس نے کیا ہو وہ عقاب دیا
معلم الملکوت آج تک خراب رہا (سحر)

قول فیصل۔ اس ہی معنی معلم ملائکہ بمعلم ملائکہ بھی مستعمل ہے لیکن شیعہ حضرات اس کے قائل نہیں

معلّم اوّل :- حکیم ارسطو کا لقب جس نے علم حکمت سب سے پہلے کتاب میں لا کر پڑھانا شروع کیا۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

خود فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چونکہ علم حکمت کو سب سے پہلے حکیم ارسطو نے ضبط کتابت میں لا کر پڑھانا شروع کیا اور اس سے پیشتر تمام حکما حکمت کو زبانی سکھایا کرتے تھے پس اس سبب سے معلم اول اس کا لقب پڑ گیا۔ منطق کا موجد یہی حکیم ہے۔

یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

معلّم اوّل ۲ عوام اصطلاح میں شیطان کو کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معلّم ثانی :- حکیم ابونصر فارابی کا لقب جس نے ارسطو وغیرہ کی کتب حکمت کا عربی میں ترجمہ کر کے تعلیم دی تھی۔ فارسی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلّم ثالث :- حکیم بوعلی سینا کا لقب، جس نے فارابی کے بعد سو کتابیں تصنیف کیں۔ (نور اللغات)

، حکیم بوعلی سینا مصنف قانون کا لقب۔ جس نے فارابی کے بعد سب سے زیادہ تصنیف کی بلکہ اس کی تصانیف کو بھی بہم پہنچا کر ترتیب دیا اس شخص کے تصنیفات سو سے زیادہ ہیں یہ حکیم ۳۸۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۵۸ برس کے بعد ۴۲۸ھ میں اس دار فانی سے رخصت ہوا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

معلّم گری :- معلم گری :- بچوں کے پڑھانے کا پیشہ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معلّمہ :- استانی، پڑھانے والی عورت لڑکیوں کو تعلیم دینے والی آتو۔ عربی صفت مؤنث، فصیح، رائج۔

معلّمی :- بچوں کو پڑھانے کا پیشہ مدرسی، ٹیچری، تعلیم دینے کا کام۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ماسٹر سجاد صاحب نے پچیس سال حسین آباد اسکول میں معلمی کے فرائض انجام دیئے۔

مُعلِن :- (بالضم و کسر سوم) اعلان کرنے والا، اشتہار نکالنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اشتہارات وغیرہ میں المعلن کی ترکیب سے لکھتے ہیں۔

معلول :- وہ شے جس کا کوئی باعث یا سبب ہو۔ وہ چیز جسے علت و اسباب سے

ثابت کریں۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی میں کرتا تھا اعراض بیا جوہر قائم
کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابت علت — ذوقؔ

قول فیصل۔ فارسی والے بیمار اور علیل کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں جو غلط ہے۔

مَعلُول :۔ علم منطق میں، نتیجہ، حاصل، ثمرہ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

معلول :۔ تعلیل کیا گیا۔ وہ لفظ جس کے حروف اصلی میں حرف علت ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلوم :۔ علم ہونا، جاننا، عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

ہیں فاطمہؑ کی جان یہ کس کو نہیں معلوم
نانا کے زمانے میں نواسوں کی رہی دھوم — تعشقؔ

مَعلُوم :۔ ظاہر، روشن، واضح، نمودار، آشکارا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

نگاہ بھر کے جو دیکھا تمھاری محفل کو
چار سمت ہوئی قدرت خدا معلوم — شرفؔ

معلوم :۔ جانا گیا، تمیز کیا گیا، علم کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

سنی حکایت ہستی تو درمیاں سے سنی
نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم — شادؔ

قول فیصل۔ معلوم کے ایک معنی علم نہیں معلوم نہیں بھی ہیں۔ سوالیہ معنی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب لفظ کیا کا اضافہ کرتے ہیں۔

جاگنے والوں پہ کیا جانیے کیسی گزری
سونے والوں کو سر شام کے یہ کیا معلوم — محشرؔ لکھنوی

(دیا) مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ میرے ساتھ چوٹ کریں گے یعنی میں نہیں جانتا تھا۔ خدا معلوم ہے کے بھی یہ معنی پیدا ہوتے ہیں یعنی خدا جانتا ہے میں نہیں جانتا۔

بے خودی میں ہم تو تیرا در سمجھ کر جھک گئے
اب خدا معلوم وہ کعبہ تھا یا بتخانہ تھا — طالب باغپتی

بصورت نفی غیر معلوم کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ اسی جگہ نامعلوم کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے کل رات کو کچھ نامعلوم افراد نے خاں صاحب پر لاٹھیوں سے حملہ کرکے زخمی کر دیا۔

مَعلُوم :۔ مشہور و معروف (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معلوم :۔ بجائے نفی۔ نہیں، ختم شد، ہو چکا۔ عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

تیرے آگے تو فروغ رخ روشن معلوم
دیکھیے نقطۂ شک یوسف کنعانی پر — نسیم دہلوی

مَعلُومات :۔ واقفیت، تجربہ، علمی لیاقت، محسوسات۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں: تجربہ کے معنوں میں بعض واحد مؤنث بعض جمع مذکر استعمال کرتے ہیں اصول زبان کے لحاظ سے جمع مذکر درست ہے کیونکہ معلومات معلومہ کی جمع ہے جو مشروحہ مصروبہ کی طرح مذکر ہے جب مشروحات منصوبات جمع مذکر استعمال ہوتے ہیں تو معلومات بھی جمع مذکر ہے۔ ان کی معلومات وسیع تھی غیر فصیح ہے۔ ان کے معلومات وسیع تھے صحیح ہے۔

معلومات :۔ جانے ہوئے امور۔ علم۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

کون ہے عارف رموز و نکات
کس کے ہیں آپ کے سے معلومات — مہذبؔ

قول فیصل۔ اہل دہلی معلومات کو مؤنث بولتے ہیں۔

معلوم دینا :۔ معلوم ہونا۔ اردو مصدر۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس نے اپنا نام بتایا اور کہا میں دشمن دالا طلسم کا ہوں اس طرف آیا آپ وہاں کی اچھی معلوم دی ہیں سکونت اختیار کی۔
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اس جگہ معلوم ہونا فصیح ہے۔

معلوم کرنا :۔ دریافت کرنا، پتا لگانا، تحقیق کرنا، سمجھنا، پوچھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور کہیں لکھا دیکھ کر یا سن سنا کر معلوم بھی کر لیتا تو کیا ہوتا ہے یہ کہاں اور وہ کہاں
(دربار اکبری)

معلوم کرنا :۔ پہچاننا، تمیز کرنا۔ تاڑنا، شناخت کرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معلوم کرنا :۔ تجربہ کرنا۔ آزمائش کرنا، جانچنا، امتحان کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معلوم نہ ہونا :۔ علم نہ ہونا، نہ جاننا، لاعلم ہونا، ناواقف ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کچھ جبرئیل سے پھر تھوڑی سی تکلیف کریں
سیکھیں اس الف سے وہ علم نہ ہوں جو معلوم — محشرؔ لکھنوی

معلوم نہیں :۔ خبر نہیں، میں نہیں جانتا، کیا معلوم، پتہ نہیں، خدا جانے، کیا خبر

اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ انھوں نے دو بجے آنے کا پختہ وعدہ کیا تھا معلوم نہیں کیا بات ہے کہ ابھی تک نہیں آئے۔

معلوم نہیں تم کون ہو:۔ تجاہل عارفانہ یعنی بہت خوب آدمی ہو۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معلومہ:۔ جس کا حال پہلے سے معلوم ہو جانی گئی۔ عربی صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے اور معلومہ کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

معلوم ہوتا ہے:۔ خیال گزرتا ہے۔ نظر آتا ہے، دکھائی دیتا ہے، سوجھتا ہے۔ قیاس کہتا ہے امید ہے۔ اردو فعل لازم، فصیح، رائج
محل صرف۔ رات سے بہت سخت گرمی اور گھٹن ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پانی پڑنے والا ہے۔

معلوم ہونا: ظاہر ہونا، بھید کھلنا، واقفیت ہونا قلعی کھلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل مرا ہے کہ نے لگے معلوم ہوا
حال اس طرح سے ہے آپ کے سب کا مارا — ظفر

معلوم ہونا:۔ دکھائی دینا، نظر آنا، سوجھنا اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ ان باتوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن نقصان اٹھانا پڑے گا۔

معلوم ہونا:۔ پتہ چلنا، وقت پیش آنا، قدر و عافیت کھلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
محل صرف۔ جب گھر سے باہر جاؤ گے تب معلوم ہوگا کہ گھر اور باہر میں کیا فرق ہے۔

معلوم ہونا: پہچان ہونا، تمیز ہونا، شناخت ہونا پہچان میں آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ جب بمبئی میں تمہارا ان کا ساتھ ہوا تو تمہیں معلوم ہوا کہ وہ کیسے ہیں۔

معلوم ہونا:۔ سزا ملنا، پاداش کو پہنچنا، پتہ چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کے معلوم ہوگا حشر میں پینا شراب کا — لا اعلم

معلوم ہونا: محسوس ہونا۔ جس میں آنا حواس خمسہ کے وسیلے سے جانا جانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

معلوم ہونا: علم ہونا، جاننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

معلوم اگر سمت بھی ہو اس کے محل کی
خوش ہو کے کریں ہم صفت قبلہ نما رقص — بحر

معلوم ہونا: ظاہر ہونا، قرائن سے پتہ چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

معلوم ہو رہا ہے یہ گرد و غبار سے
تلوار چل رہی ہے کسی بے دیار سے — نفتی

معلوم ہونا: خیال میں آنا، خیال گزرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ مجھے دیکھنے میں ٹھیک معلوم ہوا اس لئے میں نے خرید لیا ورنہ کوئی میں بیوقوف تھا۔

معلوم ہونا: قیافہ یا تجربہ سے دل میں نتیجہ پیدا ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

معلّٰے: عالی درجہ۔ ارفع و اعلیٰ۔ بلند بزرگ، بلند کیا گیا، بزرگ مرتبہ۔ عربی صفت فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ عرش معلّٰی، کربلائے معلّٰی قصر معلّٰی کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

پوچھا تو عرض حوروں نے کی ہو کے چشم تر
سب حاملان عرش معلّٰی ہیں نوحہ گر — تعشق
فلفلہ کا تھا کلام کہ آقا کا سر کٹا
جہاں کربلائے معلّٰی کا سر کٹا — بحر عشق

یہ شان و منزلت ہے آپ کے قصر معلّٰی کی
لیا تارے نے بوسہ آکے چشم طاق ایواں کا — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اردو کے لئے بھی بولتے ہیں۔ اردو کے ساتھ لفظ معلّٰی لگا دیا۔ مؤلف
بزرگوں رؤسا اور اہل علم کے لئے بطور لقب معلّٰی القاب کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ جیسے عالیجناب معلّٰی القاب نواب حید شکوہ صاحب بہادر

معمّا:۔ (بضم اول و تشدید سوم) مخفی، مبہم، پوشیدہ، تہ کی بات۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

اک معما ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
زندگی کاہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا — فانی بدایونی

معمّا:۔ ایک قسم کی چیستاں، پہیلی۔ فنِ شعر وہ بات جو بطریق رمز بیان کی جائے۔ کلام جس میں کسی کا نام بطور ایہام بیان کریں اور الفاظ کے معانی اس پر دلالت نہ کریں۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

اسیر زلف خوباں خضر بھی ہیں
معما ہے یہ عمر جاوداں میں — ذکی

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ یہ لفظ معمّا ہے افسوس ہے کہ بعض لوگ معمّہ اور تقاضہ لکھنے لگے۔ اب عام طور سے معمّہ ہی لکھتے ہیں۔
معما کھلنا، معما ہونا، معما حل نہ ہونا، معما حل کرنا

اس کے صرف ہیں۔

دہن یار کا کھلے عقدہ
حل کسی طرح یہ معما ہو — صبا

مُعَمّا: ـ پیچیدہ بات، الجھا ہوا مسئلہ، عقدۂ سربستہ، پیچیدہ معاملہ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

معمّا: ـ مطبوعہ کتابوں سے خاکہ تیار کرنا اور بیچ کے لفظوں کو نہ لکھنا تاکہ معمّہ بھرنے والے اس کو صحیح یا غلط بھریں۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا کچھ عرصہ سے رواج ہو گیا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ معمّا بنانے والا مطبوعہ کتابوں سے ایک خاکہ تیار کرتا ہے جس میں الگ الگ نو یا دس اشارے ہوتے ہیں ہر اشارے میں سے ایک لفظ کتاب کا ہٹا دیتے ہیں اور بیچ میں جگہ چھوڑ دیتے ہیں آگے دو خانے ہوتے ہیں اس میں ایک وہی چھوڑا ہوا کتابی لفظ اور ایک اس کے جواب میں اس کا مترادف دوسرا لفظ رکھتے ہیں۔ معمّا بھرنے والوں میں سے جس کا پورا حل کتابی عبارتوں کے مطابق ہوتا ہے وہ انعام کا مستحق قرار پاتا ہے۔ حل ہونا، حل کرنا، صحیح ہونا، نکلنا وغیرہ کے ساتھ صرف ہیں۔

معمّا پوچھنا: ـ راز معلوم کرنا، بھید معلوم کرنا، راز دریافت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دید کے مشتاق کیوں بیخود ہوئے انجام کار
یہ معمّا طور کی آنکھ سے ہوا ہے پوچھیے
محشر لکھنوی

معمّا حل کرنا: ـ پہیلی بوجھنا، چیستان کھلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

معمّا حل کرنا: ـ پیچیدہ یا مشکل بات طے کرنا، عقدہ کشائی کرنا، پیچیدہ بات کو سلجھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میری تو عقل حیران ہے آپ ہی اس معمے کو حل کر سکتے ہیں۔

معمّا حل ہونا: ـ راز سربستہ معلوم ہونا، بھید کھلنا، عقدہ حل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حیرت میں ختم ہو گئی افسانۂ زندگی
حل ہو سکا نہ ہم سے معمائے زندگی — اکبر

مِعمار: ـ (بکسر اول) عمارت بنانے والا، مستری، ٹھٹوئی، عمارت کا کاریگر۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

تیار محل ہو جو یہ لب تک سخن آیا
معمار ادھر آئے ادھر گنبد کہن آیا — تعشق

معماری: ـ معمار کا پیشہ، عمارت سازی، راجگیری، خانہ سازی، کار تعمیر۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

معماری: ـ درستی، تزئین، دیکھ بھال۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ہر چند کہ ہیں خانہ برانداز وہ آنکھیں
پر شکر کہ غافل نہیں معماریٔ دل سے — مصحفی

معمّا سمجھنا: ـ معمّا جاننا، راز معلوم کرنا، تہ تک پہنچنا، بھید دریافت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کون سمجھے یہ معمّا تیرا
شکر سے بڑھ کے ہے شکوہ تیرا — مرزا رسوا

قول فیصل۔ معما سمجھ میں آنا، معما سمجھ میں ہونا اس کے صرف ہیں۔

معمّا کھلنا: ـ عقدہ کھلنا، پوشیدہ راز ظاہر ہونا، مشکل بات کا حل ہونا، راز افشا ہونا، عقدہ لاینحل کا حل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گفتگو جب کی عدو نے اس سے معما کھل گیا
ہو گیا قفل دہن جس وقت تھوڑا کھل گیا — شاد

قول فیصل۔ معمّا نہ کھلنا بھی بولتے ہیں۔

فسوں ہے یا دعا ہے یہ معمّا کھل نہیں سکتا
وہ زیر لب کچھ پڑھتے ہوئے آگے مرے مدفن سے بیٹھے ہیں — داغ

مُعَمَّر: ـ عمر رسیدہ، بوڑھا، بڑی عمر کا، کہن سال، ضعیف العمر۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ فسانۂ آزاد — اس دور کے شیشہ سترہ کی گفتگو سے سمجھ گئے تھے کہ یہ بڑھا ڈاک بھی نہیں ہے ورنہ (یہ سہیلی) اور زنانہ محروم شکیم (فسانۂ آزاد)

مَعْمُور: ـ (بفتح اول واو معروف) آباد، بسا ہوا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ معمورہ، معمورۂ دنیا وغیرہ کی ترکیب بولتے ہیں۔

معمور: ـ بھرا ہوا، پُر، لبریز، لبالب بھرا پڑا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

معمور ہوں شوخی سے شرارت سے بھری ہوں
دھانی مری پوشاک ہے میں سبز پری ہوں — امانت

معمور: ـ بند، مقفل۔ اردو صفت، قریب بہ متروک۔

تھے شہر کے دروازے سر شام سے معمور — انیس

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف تھا اور

دروازے کے ساتھ مخصوص تھا۔

قسمت تو دیکھ شیخ کو جب لہر آئی تب
دروازہ شعر خوانی کا معمور ہو گیا — میر

معمور کرنا:- بھرنا، پر کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

معمورہ:- (بفتح اول و واؤ معروف و فتح میم) بستی، آبادی۔ فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھے اسی معمورے میں وہ صاحب تاج و نگین
شمع تک ان کی لحد پر اب کبھی جلتی نہیں — صفی

قول فیصل۔ معمورۂ کونین، معمورۂ ہستی، و معمورۂ عالم وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

محدود نہیں بارگہ حسن کی وسعت
معمورۂ کونین جلوہ خانہ ہے اس کا — صفی لکھنوی

معمورۂ ہستی میں یہی غم ہے نمایاں
اس غم کے لئے خلق ہوا دہر میں انسان — اختر شاہ اودھ

یہ جو ہے معمورۂ عالم بھرا سادات سے
ہے طفیل حضرت تقیبر زین العابدین — نجم آفندی

معمور ہونا:- بھرنا، پُر ہونا، لبالب ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

جب یہ مرضی ہوئی رحمت ہو دنیا معمور
پردۂ رحمت حق سے ہوا ہم سب کا ظہور — مولف

معمور ہو جانا بھی مستعمل ہے۔

اب در تک اس کے اپنی رسائی ہو کس طرح
سب کوچے داد خواہوں سے معمور ہو گئے — معصوم

معموری:- آبادی، آباد ہونا، دروازہ بند ہونا، بھرا ہونا، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

معمول:- (بفتح اول و واؤ معروف) عمل کیا گیا، ورد، وہ بات جو برابر کی جاتی ہو، وہ کام جو روزانہ کیا جائے۔ عربی صفت۔ اسم مفعول فصیح، رائج۔

نزع میں آیا نہ بالیں پر مری یار اس لئے
آخر ہر ماہ ہے معمول چھپنا ماہ کا — آتش

معمول:- مذکر (کنایۃً) وہ رقم جس کے دینے کا دستور ہو۔ اردو

صاحب کا سامنا کراتے ہوئے باہر نکلے، اردلیوں شاگرد پیشوں کا معمول دیا۔ (ابن الوقت)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

معمول:- مذکر، عادت، ربط، محاورہ، عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غازی الدین حیدر کی بیاہتا بیوی بادشاہ بیگم کا معمول تھا کہ ہفتے عشرے میں غسل کر کے پر تکلف لباس اور زیور پہن کر اور عطر میں بسا کر ایک مکان میں تنہا بیٹھ جاتی تھیں۔

(قدیم ہند و ہندوستان اودھ)

قول فیصل۔ معمول کے مطابق، خلاف معمول وغیرہ کی صورت سے زبانوں پر ہے۔

یوں تو ہے آپ کا ہر سجدہ خالق مقبول
کیجئے ذکر خدا آج خلاف معمول — مولف

معمول:- مذکر، رواج، دستور، قاعدہ، ریت، ضابطہ، رویہ۔ عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج۔

سناؤں مختصر اچھا نہیں زیادہ طول
وہ میرے جشن کا دن تھا موافق معمول — عشق

معمولات:- روزمرہ کی باتیں، وہ باتیں جن کی عادت ہو۔ وہ کام جو آدمی روزانہ انجام دیتا ہو۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بعد نماز صبح ایک گھنٹہ چہل قدمی کرنا ان کے معمولات میں داخل ہے۔

معمولات:- مذکر، وہ رقمیں جن کے لینے دینے کا دستور ہو۔ مذکر۔

خلعت یا نقد تنخواہ کے لئے سرکاروں میں دوڑ دھوپ کرتے غرض جتنے معمولات تھے سب بند ہو گئے۔ (دلکشات) (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

معمول باندھنا:- دستور باندھنا۔ رویہ اختیار کرنا، ورد باندھنا۔ قاعدہ مقرر کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بادیا اس نے ایک مول لیا
اور یہ معمول اپنا باندھ لیا — (دہشت گلزار)

معمول بموجب:- معمول سے، حسب معمول۔ معمول کے مطابق۔ اردو ترکیب دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ لڑکیاں اپنے گشتہ و اور کتاب رکھ رکھا معمول بموجب گھر چلتی ہوئیں۔ (مراۃ العروس)

معمول بندھنا:- ورد ہونا، دستور بندھنا۔ قاعدہ مقرر ہونا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

خود بھی سمجھیں کہ بات ہے معقول
پھر تو اس گل کا یہ بندھا معمول — تلق

معمول پڑنا:- کسی کام کے کرنے کی عادت پڑنا۔ روز کی عادت ہو جانا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

روز گھر غیر کے جانا ترا معمول پڑا

ہاں جو آنکلا ہے تو آج کدھر بھول پڑا ظفرؔ

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ معمول پر بولتے ہیں ۔

معمول سے :۔ معمول کے موافق ، مطابق معمول حسب عادت ۔ اردو صرف ، متروک

ساتھ اس آفتاب کو لے کر
آئی معمول سے سہری پر — قلقؔ

معمول سے ہونا : حیض سے ہونا ۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ زیادہ تر لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ مہینے سے ہونا ، دنوں سے ہونا ، بولتی ہیں ۔

معمول کے دن : حیض آنے کے دن ، ایام ماہواری ۔ مذکر

ہر مہینے میں کر کھاتے تھے مجھے معمول کے دن
بارے اب کی تو رہے ٹل گئے معمول کے دن — رنگینؔ

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ دہلی کی عورتوں کی زبان ہے ۔

معمولہ :۔ (بفتح اول و واو معروف و فتح پنجم) جب قافیہ کو اس جزو ردیف سے ملا کر قافیہ کرتے ہیں تو اس کو اصطلاح میں قافیۂ معمولہ کہتے ہیں عربی صفت ، عروضیوں اور شعرا کی اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ صاحب بحر الفصاحت نے اس کو معمول ، لکھا ہے لیکن عام طور سے معمولہ اور قافیۂ معمولہ کی ترکیب سے مستعمل ہے ۔ صاحب بحر الفصاحت لکھتے ہیں کہ معمول اسے کہتے ہیں کہ ایک جگہ قافیہ لفظ واحد ہو اور ایک جگہ ترکیب سے حاصل ہو ۔ مرزا قتیل نے چہار شربت میں لکھا ہے کہ معمول میں بنا قافیہ کی تلفظ پر ہوتی ہے لہٰذا کمی و بیشی حروف کی کتابت کی رو سے قابل اعتبار نہیں اور مرزائے موصوف نے دریائے لطافت میں کہا ہے اگرچہ معمول کو آج کل صنائع میں شمار کرتے ہیں مگر دراصل قافیہ کا عیب ہے ۔ بہر کیف یہ دو طرح پر ہے ایک ترکیبی دوسرا تحلیلی ترکیبی اسے کہتے ہیں کہ قافیہ پورے دو کلموں سے مرکب ہو مثلاً

میں اس کا پسر ہوں جو خدا کا ہے شناسا
فرزند ہوں اس کا جو بنی کا ہے نواسا — دبیرؔ

خوش آئی رام کو جب خاکساری
ملی اپنے بدن پر خاک ساری — خوشترؔ

تحلیلی وہ ہے کہ ایک لفظ کے ٹکڑے کرنے سے قافیہ حاصل ہوتا ہے یعنی ایک لفظ کے جز کو قافیہ میں شمار کریں اور ایک جز کو ردیف میں داخل کریں ۔

واہ کیا طرز ستم تجھ کو ستمگر یاد ہے
اک جہاں تیرے ستم سے کر رہا فریاد ہے

کھینچتا ہے تو جو اس مار سیاہ زلف سے — ظفرؔ
کیا تجھے اے دل کوئی کاٹے کا منتر یاد ہے

معمول ہو جانا :۔ دستور کا جاری ہو جانا ، عادت ہو جانا ، ورد ہو جانا ۔ اردو صرف فصیح رائج ۔

محل استعمال ۔ اسی دن سے معمول ہو گیا کہ جب جہاں وہ دن جاتے ان سے غزل لے آتے اور اصلاح کرا کے ہونی دے آتے ۔ (مقدمۂ دیوان ذوق)

قول فیصل ۔ معمول ہونا بھی مستعمل ہے ۔

بچھڑے ہیں جو تجھ سے تو یہ معمول ہے اپنا
بیٹھے ہوئے دیکھیں تو پہ منہ دل کو اداس — [illegible]

معمولی ۔ مقررہ ، مروجہ ، رسمی ، حسب عادت (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

معمولی ۔ غیر اہم ، یعنی جو خاص نہ ہو عموی ، بہت چھوٹی ، بہت کم ۔ نہ ہونے کے برابر اردو مونث ، فصیح ، رائج ۔

محل استعمال ۔ ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی کسی دربار یا جلسے میں اس طرح بات کہتا ہے بے علم تو کجا دل تک کے کان بھی ادھر ہی لگ جاتے ہیں (رسالہ اکبر علی)

قول فیصل ۔ حقیر ، بے وقعت ، ادھوری ، گھٹیا ہلکا ، سہل وغیرہ اس کے معنی ہیں ۔

اس کا ایک ۔ صرف غیر معمولی بھی ہے یعنی معمول اور عادت کے خلاف ، رواج کے خلاف ۔ زیادتی اور کثرت کے معنوں میں بھی رائج ہے ۔

معمولی بات :۔ ہلکی بات ، ادنیٰ بات سہل اور آسان بات ، چھوٹی بات ۔ غیر اہم بات اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

وعدۂ مہر و وفا یہ تو ہے معمولی بات
ان سے کچھ اور بھی اقرار ہوئے ہیں کہ نہیں — داغؔ

معمولی کارروائی :۔ ضابطہ کی کارروائی سررشتے کی کارروائی ، رسمی کارروائی یعنی وہ جو ہمیشہ ہوا کرتی ہے ۔ اردو ترکیب ، صفت رائج ۔

محل استعمال ۔ تحقیقاتی کمیشن نے معمولی کارروائی کے بعد مقدمہ داخل دفتر کر دیا ۔

معموم :۔ عمومی ، عمومیت والا ، جو خاص نہ ہو عام ۔ عربی صفت ، اسم مفعول ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

تم کو اس لطف کی صحبت کو بھی پسند ہوئے جا گزیں حسب جہاں تک ہے وہ فیض معموم — محشر لکھنوی

مَعنا :- معنی کے اعتبار سے اور روئے معنی معنی کے مطابق عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم - آفتاب کا پانی تو انھوں نے پی لیا تھا اور شاہ صاحب نے معناً یہ بھی کر آنکھ بند کرتے ہی یہاں آئے اور پانی پی کر کسی ترکیب سے چل دیے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - اس کا صحیح تلفظ معنی ہے۔

مُعَنبَر :- (بضم اول و فتح دوم و چہارم) عنبر کی خوشبو سے بسا ہوا معطر، خوشبودار۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے۔ زلف معنبر، گیسوئے معنبر وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

ہر اک سر سے کمی کالی بلا بیٹھ کے مدفن کی
اٹھے انگڑائی لے کر شیفتہ زلف معنبر کے (محشر لکھنوی)

ذرا آئینۂ صبح فنا میں دیکھیں منھ اپنا
کہاں ہیں شیفتہ تزئین گیسوئے معنبر کے (محشر لکھنوی)

مُعَنوَن :- (بضم اول و فتح دوم و چہارم) عنوان کیا گیا۔ دیباچہ کیا گیا، نامزد کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - بروزن مبرہن، مہذب، معنی عنوان بالکسر و بالضم کے معنی ہیں دیباچہ کتاب ہر چیز کا اول فارسی اردو میں طور طریق عنوان دراصل عنونہ کا اسم ہے جس طرح دحرجہ کا دحراج جس طرح عنونہ ترجمہ، دحرجہ وغیرہ رباعی مجرد ہیں اس لئے ان سے اسم مفعول مُعنوَن، مترجم آتا ہے پس معنون کے معنی ہوئے عنوان کیا گیا، ظاہر کیا گیا۔ مُعَنوَن کی جگہ مَعنون کہنا سخت غلطی ہے البتہ معنون بروزن مجنون کے معنی عربی میں مجنون و دیوانہ ہیں اور یہ عن سے اسم مفعول ہے۔

مَعنَوی :- (بفتح اول و سوم) منسوب بمعنی، باطنی اندرونی، ذاتی، حقیقی - اصلی، واقعی، تحقیقی فارسی ترکیب بصفت فصیح، رائج۔

قول فیصل - مثنوی معنوی کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ جیسے :-

ہمارے امام ہدایت اور پیشوائے ارشادات نکتہ رس ملک الاطلاق حکیم الاشراق مولوی صوری معنوی قدس سرہ الخفی دوالجلی اپنی مثنوی میں اس مطلب کی طرف یوں اشارہ فرماتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مَعنَوی :- علم بدیع کی دوسری قسم جس میں صنعت ایہام، محتمل الضدین، تاکید المدح بما یشبہ الذم، حسن تعلیل، تجاہل العارفانہ، مبالغہ، لف و نشر، تلمیح، التفات، استخدام، لغز، مراعات النظیر وغیرہ صنعتیں داخل ہیں۔ فارسی ترکیب بصفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَعنَوِیَّت :- (بفتح اول و فتح سوم و کسر چہارم و تشدید ششم مفتوح) معنی، مطلب، مفہوم، مقصد - عربی مصدر، مؤنث، فصیح، رائج۔

جمال حوران باغ جنت کی معنویت بتائیں گے کیا
سلامتی سے نگاہ عرفاں جو آشنائے ادا نہیں ہے (محشر لکھنوی)

مَعنیٰ :- (بفتح اول و الف مقصورہ) ہر لفظ کا وہ محل جہاں وہ استعمال کیا جائے، مطلب مفہوم - عربی مذکر - فصیح، رائج۔

معنی اگر تم ہو تو تازہ رخ بے حجاب کے
مضمون چست باندھیے بند نقاب کے (اسیر)

قول فیصل - فارسی والے یائے معروف سے معنی لکھتے اور بولتے ہیں اردو میں بلفظ جمع مستعمل ہے فعل بھی جمع ہی آتا ہے معنیٰ کی عربی جمع معانی ہے فارسی لفظ معنی کی اردو جمع معنوں اور معنے ہے۔

مَعنی :- (بفتح اول و یائے معروف) مضمون۔

ڈھونڈھے سے بھی نہ معنی باریک جب ملے
دھوکا ہوا یہ مجھ کو کہ اس کی کمر نہ ہو (امیر)
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَعنی :- مطلب، منشا، مراد، غرض، مقصد، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

معنی یہ ہیں کہ باغ میں ہم سے کشی کریں
جنت میں گر شراب خدا نے حلال کی (ناسخ)

مَعنی :- سبب، وجہ، باعث - اردو مذکر، رائج۔

محل صرف - اس کے کیا معنی کہ آپ بے وجہ مجھ پر چوٹیں کرتے ہیں۔

مَعنی :- خوبی، لطف - اردو مذکر، رائج

آئینہ خانے میں وہ کیچھ اپنے حسن سے
خوبی یہ حسن کی ہے یہ معنی حیا کے ہیں (شعور)

قول فیصل - بات کے زور دینے کے معنی میں اس طرح بولتے ہیں کہ گھنٹہ بھر سے بک بک کر رہے ہو بات کے تو معنی ہیں کہ جو کہہ رہے ہو کر کے دکھا دو۔

مَعنی :- باطن، اصلیت، ماہیت، حقیقت مجاز کا عکس، جب ارباب معنی کہیں گے تو صاحب باطن یا عارف حقیقت شناس سے مراد ہوگی تو معنی میں ہر صورت نہیں کام آتی ہے

تھے بلال حبشی ورنہ بہ نام بہت   قدر   (نوراللغات)

قول فیصل - یہ منطقیوں کی خاص اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

معنی :- علم بیان - فارسی مذکر ، فصیح ، رائج

قول فیصل - زیادہ تر معانی و بیان کی ترکیب سے زبانوں پر ہے -

معنی الٹ دینا :- معنی کچھ کے کچھ کر دینا معنی بدل دینا - اردو مصدر ، فصیح ، رائج

محل تحریر - تم نے اسم فاعل کو اسم مفعول پڑھ کے معنی ہی الٹ دیے مطلب کچھ کا کچھ ہو گیا .

معنی بدلنا :- جو اصلی معنی ہوں ان کو بدل دینا مطلب بدلنا ، اصلی معنی مراد نہ لینا - اردو مصدر ، فصیح ، رائج -

خامۂ قدرت نے دل کا نام یہ کچھ کر لکھا
ہر جگہ اس لفظ کے معنی بدلتے جائیے   عزیز لکھنوی

معنی بیان کرنا :- مطلب سمجھانا ، ترجمہ کرنا مطلب بیان ، مفہوم بتلانا - اردو مصدر ، فصیح ، رائج -

محل تحریر - پہلے تم اس عبارت کے معنی بیان کرو پھر ہم بتائیں گے کہ صحیح مطلب کیا ہے .

معنی بیگانہ :- وہ انوکھے اور عمدہ معنی جو پہلے کسی کو نہ سوجھے ہوں - وہ تازہ معنی جو پہلے کسی نے نہ باندھے ہوں .   (نوراللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

معنی خیز :- بہت گہری پہلودار وہ بات جملہ یا کلمہ جس میں بہت سے معنی نکلیں - فارسی صفت فصیح ، رائج -

اے صبا دے کچھ ، گل نے کچھ ، بلبل نے کچھ سمجھا
چمن میں کتنی معنی خیز تھی اک خامشی میری
جگر مراد آبادی

قول فیصل - تنہا نہیں ، معنی خیز جملہ ، معنی خیز بات وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں .

خیز بدن کے لغوی معنی ہیں اٹھنا ، کھڑا ہونا -

معنی دینا :- معنی لکھنا ، معنی بیان کرنا - اردو مصدر ، قلیل الاستعمال .

معنی دینا ۲ :- دلالت کرنا ، جتانا جیسے یہاں یہ لفظ فلاں معنی دیتا ہے -   (نوراللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے معنی دینا کا ایک مفہوم معنی نکلنا ہیں جیسے عبارت کے سیاق و سباق سے اندازہ لگاؤ کہ یہ لفظ یہاں پر کیا معنی دے رہا ہے .

معنی رکھنا :- ظاہر کرنا ، مطلب رکھنا .   (نوراللغات)

قول فیصل . عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

معنی کر :- واشارے کے ساتھ وجہ سے مطلب سے .

اگر سرکار انگریزی اس معنی کر مذہب سے
الگ تھلگ رہی تو پھر کیا ہوگا . (ابن الوقت)
(نوراللغات)

قول فیصل - یہ خاص دہلی کی زبان ہے .

معنی کھلنا :- معنی ظاہر ہونا ، اردو مصدر قلیل الاستعمال

دکھا دیں وہ زلف مسلسل اگر
کھلیں معنی لا تنا ہی ابھی   راسخ

معنی مطلب :- مطلب اور مقصود - اردو ترکیب ، فصیح ، رائج -

محل صرف - خیر معنی مطلب تو میں کچھ نہیں ایک راہ کی بات میں نے آپ کو بتائی ہے
(مصنفات)

مُعَوِّذَتان :- دونوں آخری سورتیں قرآن مجید کی - یعنی سورۂ ناس و سورۂ فلق عربی مؤنث .   (نوراللغات)

قول فیصل - اس جگہ تعلیم یافتہ طبقہ مُعَوِّذَتَین کہتا ہے اور یہ قاریوں کی خاص اصطلاح ہے

مَعُونَت :- (بفتح اول و واو معروف و فتح چہارم) مدد ، مدد کرنا ، اعانت - عربی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال .

مَعَ هٰذَا :- (بتحقیق) اس کے ساتھ ، اس کے باوجود - عربی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان — قلیل الاستعمال .

مَعْهُود :- (بفتح اول و واو معروف) عہد کیا ہوا ، مشروط - عہد کیا گیا ، اقرار کیا گیا ، قول و قرار کے موافق - عربی صفت ، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان .

مَعْهُود ۲ :- مقررہ ، معمول ، معینہ - عربی صفت - اسم مفعول ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال .

بارہا جب کہ معہود گزرے تمام
کہا حق نے پھر ذرہ کو کر خرام   (نورنامہ)

قول فیصل - وقت معہود کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے - جیسے میں وقت معہود پر حاضر ہو گیا اب تو آپ کی شکایت دور ہوئی .

مَعْهُود ۳ :- مشہور ، معروف ، نامی ، نامور - خاص ، نامزد -   (نوراللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَعْهُودِ خارجی :- وہ اسم نکرہ جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے - فارسی ترکیب مذکر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان .

قول فیصل - معہود خارجی کی مثال یہ ہے جیسے لفظ خلیل سے حضرت ابراہیم اور کلیم سے

حضرت موسیٰ سے مراد لے جاتے ہیں یا پیغمبر محمد مصطفیٰ
مراد لے جاتے ہیں۔

معہود ذہنی :- وہ اسم نکرہ جو ذہن متکلم یا
مخاطب میں مشخص ہو۔ فارسی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی
زبان۔

قول فیصل۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً لفظ دشمن سے
اگر زید وغیرہ کوئی شخص معیّن مراد ہو تو اس وقت اسے
معہود ذہنی کہیں گے۔

معیار :- (بالکسر) کھرا کھوٹا جانچنے کا پتھر
محک، کسوٹی۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

آپ کے اوصاف قرآن میں سے پوچھئے
نکتہ نکتہ جس کا معیار فصاحت ہوگیا (محشر لکھنوی)

معیار (ب) اندازہ، پیمانہ، قاعدہ۔ عربی مذکر
فصیح، رائج۔

پائی دل کی قیمت اک بوسہ قرار
واہ وا ہے خوب معیار آپ کا (قدیر)

معیار (ج) سونا چاندی تولنے کا کانٹا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معیّت :- (بفتح اول وکسر سوم وتشدید سوم مفتوح)
ہمراہ، ساتھ۔ عربی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

اگر یوں ہی رہی میری معیّت
گزر جائے گی پھر اپنی مصیبت (تاجی)

(قران السعدین)

معیشت :- (بفتح اول وفتح چہارم) زندگی،
زندگانی، زیست۔ عربی مؤنث، تعلیمیافتہ طبقے
کی زبان، قلیل الاستعمال۔

معیشت (ب) روزگار، روزی، وجہ معاش
وہ چیز جس سے زندگی گزارے۔ عربی مؤنث
فصیح، رائج۔

یاں فکر معیشت ہے وہاں وخدغۂ حشر
سودا کی فراغت یہاں ہے نہ وہاں ہے (سودا)

معین :- (بضم اول وبیائے معروف) مددگار،
معاون، امداد دینے والا، مدد کرنے والا۔ عربی
صفت، اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

معین کو مصیبت کے ٹالنے والے
پناہ دے مجھے اے عیب پالنے والے (عشق)

قول فیصل۔ معین، مددگار، معین دیاور کی
ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

گرے لاشے کے برابر یہ پکارے سرور
ہائے اے میرے مددگار معین دیاور (انیس)

معین الفاظ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

معیّن (ب) تقریبات میں دستور ہے کہ تقرر
تاریخ نکاح کے واسطے ایک سرخ لفافہ یا کاغذ
پر تاریخ نکاح معین کرکے لکھتے ہیں اور اس کاغذ
کو کلانے میں بناکر دولہن والوں کی طرف سے
دولہا کی طرف بھیجتے ہیں۔ (تاریخ) جانا بھیجانا ساتھ
(نورالغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معیّن (ج) :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح)
ٹھہرایا گیا، مقرر کیا گیا، تعین کیا گیا۔ عربی صفت
اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے ہی دن رجب کی تیرھویں تاریخ
معین ہوچکی تھی اب میرے نزدیک تبدیلی کی ضرورت
نہیں۔

معیّن (د) وہ شکل جس کے چاروں اضلاع
تو برابر ہوں لیکن زاویے قائمے نہ ہوں گویا بھچا
ہوا مربع۔ عربی صفت، اصطلاح اقلیدس۔

معیّن کرنا :- ٹھہرانا، مقرر کرنا، قائم کرنا،
تقرر کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شادی کی تاریخ معین کرو تاکہ کارڈ
چھپوائیں۔

معین ومددگار :- (ہر دو مترادف)
مددگار، معاون، مدد دینے والا، مدد کرنے والا،
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور وہ بھی ایسے کہ واقف الحال
چشم دید بلکہ بزم کے رفیق وہم نشین کہ اس کے
برابر دادا اور معین ومددگار ہوں۔ (توبۃ النصوح)

معیّن ہونا :- ٹھہرنا، مقرر ہونا، قرار پانا۔
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

موت کا ایک دن معیّن ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی (غالب)

معیّنہ :- مقرر کی گئی، مقرر کی ہوئی،
پہلے سے طے کی گئی۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ معیّنہ وقت، تاریخ، مقام
اصول وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

معیوب :- عیب دار، برا، قابل شرم
عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انیس ودبیر نے مرثیہ گوئی کو اس
درجہ کمال پر پہنچا دیا تھا کہ اب مرثیہ گوئی بجائے
معیوب ہونے کے سب سے بڑا شاعرانہ ہنر
بن گئی تھی۔ (گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ معیوب بات، معیوب حرکت
وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

مغ :- آتش پرست۔ آگ کی پوجا کرنے والا
مجوسی، فارسی مذکر۔ (نورالغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَغارِب :- (بفتح اول وکسر چہارم) مغرب کی جمع۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مغارب ومشارق کی ترکیب سے بھی بول دیتے ہیں۔

مَغاک :- (بالفتح) گڑھا، پہاڑ کی کھوہ، غار کی گھاٹی۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اڑاتا چلا جب یہ جنگل کی خاک
نظر آیا اس کو بڑا سا مغاک — شرف

قول فیصل۔ غار ومغاک کی ترکیب سے بھی کبھی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔ جیسے چنانچہ اس نے اگر ایک چیخ ماری وہ سب دیوانہ وار غار ومغاک سے نکل کر سامنے آئے۔ (طلسم ہوش ربا)

مُغالَطہ :- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) دھوکا، فریب، دغا، مکر، سہو، بھول چوک کسی کو غلطی میں ڈالنا۔ عربی مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلا شک ہوا کہ صرف مغالطہ نظر ہے انسان نہیں نقطہ وہم کا اثر ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مغالطہ دینا :- دھوکا دینا، گمراہ کرنا، غلط بتانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا کہوں میں وہ آنکھوں آنکھوں میں
لے گئے دل مغالطہ دے کر — میر

مغالطہ ڈالنا :- شبہ ڈالنا، غلطی ڈالنا اردو مصدر، قلیل الاستعمال

قول فیصل اس جگہ مغالطہ میں ڈالنا، یعنی شک میں مبتلا کرنا، شکوک کرنا کے معنی میں زبانوں پر زیادہ ہے۔

مغالطہ ہونا :- شک ہونا، شبہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مرزا سے زیادہ اس کو اپنی نسبت مغالطہ تھا۔ (توبۃ النصوح)

مُغاں :- (مغ کی جمع) آتش پرست لوگ۔ مجوسی۔ فارسی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مجازاً شراب پلانے والے کلوار کے معنوں میں زبانوں پر ہے۔

کیا مغاں بھی ہے خیر کا پتلا
مے پیا پے پلائے جاتا ہے — پیر مجروح

پیر مغاں کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مے نوشیوں میں بے خبر دو جہاں رہے
ہم خوش رہے کہ بندۂ پیر مغاں رہے — حسرت موہانی

مُغائرت :- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) بیگانگی، ناموافقت، اجنبیت، باہم غیر ہونا، جدائی، فرق۔ عربی مصدر، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تم کو اتنی مغائرت کیوں ہے
ہم تو برسوں کے ملنے والے ہیں — عاشق

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر مغایرت (بجز چہارم) ہے۔

مُغبچہ :- (بضم اول وفتح سوم وچہارم) مے فروش کا لڑکا وہ خوبصورت لڑکا جو شراب خانے میں شراب پلاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صفت آبروئے زاہد علامہ لے گیا
اک مغبچہ اتار کے عمامہ لے گیا — میر

قول فیصل اردو جمع مغبچوں اور مغبچے ہے۔

بھائیں گے صفت جام مغبچے آنکھیں
جو میکدے میں ضعفی سے غلط آئے تھی گھنوی

مغبچہ (یہ) جوا۔ پینے والوں کی اصطلاح میں بھنگ کا بیج۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُغتنم :- (بضم اول وفتح سوم وچہارم) غنیمت، نعمت غیر مترقبہ، غنیمت جانا اور سمجھا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گل مراد ملا کس کو باغ دنیا میں
ہیں تو پھول بھی آج اپنے مغتنم ہم — جگر

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

مغتنم ہے جو اب کوئی دم ہے، فرصت زندگی بہت کم ہے — خواجہ درد

اس کی جمع مغتنمات ہے جیسے۔ آزاد۔ آج پر دھیرلا کا جب زبان پاک سنسکرت کی، شرفت پر گھر بیٹھے والے ہیں یہ بزرگوار بڑے مقدس اور عالم یگانہ یکتائے زمانہ مشہور ویلد اعصار ہیں ان کی زیارت مغتنمات سے ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مَغرِب :- (بالفتح وکسر سوم) سورج کے چھپنے کی جگہ سورج ڈوبنے کی جگہ پچھم۔ عربی مذکر، اسم ظرف فصیح، رائج۔

منظر میں دلکشی ہے سماں لاجواب ہے
مغرب میں ڈوبنے کے قریب آفتاب ہے — مؤلف

قول فیصل۔ چار سمتوں میں سے ایک سمت کا نام بھی مغرب ہے جسے ہندی میں پچھم کہتے ہیں۔

مَغرِب (یہ) سورج چھپنے کا وقت، شام جھٹپٹا عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل تم بالکل مغرب کے وقت آئے تھے اب پرسوں ذرا پہلے آجانا۔

مَغرِب (یہ) شام کی نماز۔ عربی مؤنث فصیح، رائج۔

تم کو جلیں چراغ کہاں اے نمازیو
مغرب کی کس جگہ ہے اذاں اے نمازیو — تعشق

قول فیصل۔ مغرب کی نماز یا نماز مغرب اور نماز مغربین کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے تنہا مغرب بول کے نماز مغرب وعشا بھی مراد لیتے ہیں۔

مغرب سے آفتاب نکلنا:۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے قریب مغرب سے آفتاب نکلے گا۔ اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ مجازاً قیامت کا دن آنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مغرب کی نماز:۔ شام کے وقت کی نماز۔ وہ نماز جو مسلمان لوگ سورج چھپنے کے بعد تین رکعت ادا کرتے ہیں۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مغربی:۔ مغرب کا۔ پچھم کا۔ مغرب سے منسوب۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

اہل مغرب۔ ملک کے مغربی حصہ کے لوگ کالی نسبانہ ہیں۔

متعلقہ فیصل۔ مغربی تہذیب۔ مغربی زبان مغربی علوم وغیرہ کی ترکیبیں مستعمل بول چال میں ہے۔

گھر ل ہے باب علوم مشرقی و مغربی
مذہبی آغوش میں ہو تربیت کل قوم کی — منشی لکھنؤی

مغربی تہذیب سے مراد یورپ ممالک کے لوگوں کی تہذیب ہے اور مغربی علوم سے مراد انگریزی فرانسیسی علوم ہیں۔

مغربی تلوار:۔ ایک قسم کی عمدہ تلوار یا تیغ۔ اردو ترکیب۔ قلیل الاستعمال۔

دخل کیا ہے خرشمک چمکے جو تیغ آفتاب
تا بمشرق دھوم ہے اس مغربی تلوار کی — وزیر

مغرق:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) غرق۔ ڈوبا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

متعلقہ فیصل۔ اس کا فاعل مغرق ہے۔ وہ بھی قلیل الاستعمال۔

خطاب اس کی دمغرب تا بمشرق ہے
جواہر میں سراپا تھی مغرق — زلفی امروہوی

اسی جگہ زبانوں پر مغرق (بضم اول فتح سوم) بھی ہے۔

مغرق:۔ جگمگاتا ہوا۔ چمکتا ہوا۔ سونے چاندی میں ڈوبا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

اہل مشرق۔ نمر نواب صاحب حقہ پیتے ہیں تو خالی کیا پیتے ہیں۔ ایک چاندی کی گڑگڑی حلیم اور حسین مغرق نیچہ۔ مرصع مہنال تیار کر دینے کے سامنے رکھ دی۔ (لاحقہ دیوان ذوق)

مغرور:۔ (بالفتح اول و واؤ معروف) متکبر۔ خود پرست۔ گھمنڈی۔ نخوت شعار۔ غرور کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

سر جھکائے در دولت سے پلٹتے ہوئے
بے نیازی کی ادا دیکھ ہے وہ مغرور بنی — عزیز

متعلقہ فیصل۔ اس کا ایک صرف مغرور بنانا بھی ہے جیسے دولت کی زیادتی اچھے اچھوں کو مغرور بنا دیتی ہے۔ گرانا کے ساتھ بھی صرف ہوتا ہے۔

مغرور ہونا۔ متکبر ہونا۔ اترانا۔ شیخی پہ آنا۔ غرور کرنا۔ تکبر کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

فرط الفت سے مری بات بگڑتی ہی گئی
جوں جوں چاہا اسے وہ اور بھی مغرور ہوئے — مصحفی

متعلقہ فیصل۔ نہ ہونا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

ہنسی کا اشارہ ہے سوئے شمع سر طور —
اتنی سی تجلی پہ نہ ہو نا کہیں مغرور نہ — تعشق

مغرور ہونا:۔ اپنے حال کو صحیح طور پر نہ سمجھنا یا حقیقت سے جاہل ہونا۔

کہ مغرور ہیں خطا ہے یہ خانہ خراب انجیر — (فرہنگ آصفیہ)

متعلقہ فیصل۔ مندرجہ بالا معنی اس مصرعے سے نہیں نکلتے یہ مصرع بھی اصلی معنوں میں ہے۔

مغروری:۔ نخوت۔ گھمنڈ۔ عورتوں کی زبان۔ مونث۔

بت بنے بیٹھے رہے حسن کی مغروری سے
دیکھنے آئی مری ساری خدائی صورت — جان صاحب (دفتر اللغات)

متعلقہ فیصل۔ اب ان معنوں میں قریباً بہ متروک ہے۔

مغز:۔ (بالفتح) دماغ۔ بھیجا۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

اس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز
گھل گھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا — صبا

مغز:۔ گری۔ گودا۔ کسی چیز کا اندرونی حصہ۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

متعلقہ فیصل۔ مغز بادام۔ مغز کدو وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔ جیسے لیپ الخرا نے آتے ہی گردن ناپی کو مغز کدو کے عوض جماگر لا دیا۔ (فسانہ آزاد)

مغز:۔ (مجازاً) عقل۔ سمجھ۔ فہم۔ فراست۔ عربی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

ہے مغز اگرچہ مرکز جان
اس پر کیوں اتقدر ہے نازاں — منشی لکھنؤی

مغز:۔ اصل خلاصہ۔ انجام۔ تہ۔ مادہ۔ جوہر۔ (دفتر اللغات)

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مغز رفتہ: تکبر، غرور، نخوت، گھمنڈ، عجب (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مغز بادام: ایک قسم کا عمدہ موتی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغز اڑ جانا:۔ دماغ پریشان ہو جانا بدبو یا شور سے دماغ پریشان ہونا۔ اردو فعل لازم (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ وغیرہ و نور اللغات نے لکھا ہے کہ مغز اڑانا، دماغ پریشان کرنا، بکبک سے مغز چاٹنا کے معنوں میں بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے مثال میں تسکین کا ایک شعر بھی دیا ہے مگر اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

بس تھوڑا کر اس قدر اے طبیب نالاں
اک خلق کا تو مغز ترے غل نے اڑا دیا — تسکین

مغز اڑنا؛ مغز اڑ جانا:۔ لازم۔ دماغ پریشان ہو جانا، دماغ پھٹنا، غل یا شور سے اور سان بھکانے سر پھرنا۔ اردو فعل لازم (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغز استخوان:۔ ہڈی کا گودا، فارسی ترکیب، مذکر قلیل الاستعمال۔

مغز پھٹنا:۔ دماغ چکرانا، سر چکرانا، کسی بدبو یا تیز خوشبو سے دماغ پریشان ہونا۔ اردو فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ دماغ پھٹنا، سر پھٹنا زبانوں پر ہے۔

مغز پھونکانا:۔ سر مارنا، دیر تک بکھانا، سر پھرانا، بکے جانا۔ اردو فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغز پاش پاش کرنا:۔ دماغ ٹکڑے ٹکڑے کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغز پاش پاش ہونا:۔ مغز کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دماغ یا بھیجے کے ساتھ کی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

مغز پچی کر دیا:۔ دماغ پریشان کر دیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغز پچی کرنا:۔ مغز پھرانا، مغز مارنا، دیر تک بکھانا، بک بک کرنا، سر مارنا، بحث و تکرار کرنا (ہونا کے ساتھ صرف) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغز پریشان کرنا:۔ بک بک کر کے عاجز کرنا بہت بک بک کرنا۔ دماغ پریشان کرنا اس موصرف متروک۔

تری بک بک نے کیا مغز پریشاں واعظ
قصۂ حسن سنایا کوئی افسانۂ عشق — امیر

قول فیصل۔ اب اس جگہ دماغ پریشان کرنا، دماغ چاٹنا، بھیجا کھانا۔ وغیرہ بولتے ہیں۔

مغز پلپلا کر دیا:۔ خوب ہی مارا (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب بہت زیادہ مارنے کے محل پر بھیجا پلپلا کر دینا بولتے ہیں۔

مغز پھرانا:۔ (کنایۃً) کسی کو دیر تک بکھانے جانا۔ بکے جانا۔ سر مارنا۔

ناصحا مغز کیوں پھراتا ہے
چل ترا سا دماغ کس کا ہے — صبا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے

مغز پھر گیا:۔ سنتے سنتے تھک گیا یا دماغ چل گیا یہ مغرور ہو گیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے عقل دماغ ہو جانے اور پاگل پن کی باتیں کرنے کے محل پر دماغ پھر جانا عوام بولتے ہیں۔

مغز تر ہونا:۔ فارسی میں مغز تر کردن، بات کرنا، بولنا، گویائی کی قوت ہونا۔

پانی عام کے تاب سحر ہے گا
خشک مغزوں کا مغز تر ہے گا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مغز جان تازہ ہونا:۔ کنایہ ہے کمال تفریح سے

مغز جاں تازہ ہوا نکہت جاناں آئی
زہے نکہت بلقیس و سلیماں آئی — امیر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ تسلیم یافتہ طبیعتہ ہوتا ہے۔

مغز چاٹ لیا:۔ بڑی بک بک کی، مغز کھا گیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ دماغ چاٹ گیا بولتے ہیں اور اسی جگہ بھیجا چاٹ گیا بھی بولتے ہیں۔

مغز چاٹنا:۔ دماغ کھانا، دماغ خالی کر دینا۔ باتوں سے سر کھپانا، بک بک کر جان کھانا، باتوں سے دق کرنا۔

مغز چاٹ گئے اندازِ نصیحت والے
غم ہمارا کسی غمخوار سے کھایا نہ گیا — جگر

(نور اللغات)

متروک بفیصل - اب اس جگہ اہل لکھنؤ دماغ چاٹنا، بھیجا چاٹنا، دماغ کھانا، بھیجا کھانا وغیرہ بولتے ہیں۔

مَغز چٹ :- بکواسی، بکی، بک بک کرنے والا۔ دلی کی زبان۔ صفت۔ (نور اللغات)

مَغز چَٹّی :- بکواس۔ بک بک جھک جھک۔ اردو۔ اسم مونث۔ دلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

مَغز چلانا :- پھیلانا۔ دماغ چلانا، مغرور بنانا۔ بہکانا۔ بڑھانا۔ جیسے تم نے تعریف کر کرکے اس کے دماغ چلا دیئے۔ اردو۔ فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

متروک بفیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَغز چل جانا :- (کنایۃً) غرور کرنا۔ مغرور ہو جانا۔

چار دن سے آپ کے یہاں ذکر ہے تو اس کا مغز چل گیا ہے۔ (بنات النعش) (نور اللغات)

متروک بفیصل - دلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ اس جگہ دماغ اونچا ہونا، دماغ خراب ہونا، وغیرہ بولتے ہیں۔

مَغز چل جانا :- دیوانہ ہو جانا۔ پاگل ہو جانا۔ (نور اللغات)

متروک بفیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ دماغ چل جانا، دماغ خراب ہونا بولتے ہیں۔

مَغز چلنا :- اترانا۔ لپکنا۔ بڑھ بڑھ کر چلنا، دماغ ہونا۔ اردو۔ فعل لازم۔ دلی کی زبان۔ مثل مشہور۔ یا نانک تیرے مغز چل گئے ہیں۔ اب کا گھر کے گھر میں فساد ڈلواتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

تجھ کو وہاں مار دوں گا جہاں پانی نہ ملے۔ (مراۃ العروس)

مَغز خالی کرنا :- فضول گوئی کرنا۔ بک بک کرنا۔ بکواس کرنا۔ اردو۔ محاورہ۔ (فرہنگ) ؟ بتر دک۔

چڑھ کے منبر پہ عبث اوپر ٹھہری محفل میں
واعظوں مغز یہ کیوں کرتے ہو اپنا خالی (حالی)

متروک بفیصل - اب دماغ اور بھیجا خالی کرنا بولتے ہیں۔

مَغز خالی ہو جانا :- دماغ پریشان ہو جانا۔ عاجز ہو جانا۔ اردو۔ محاورہ۔ (فرہنگ) بتر دک

بھرا ہے اس نے کانوں میں اپنے غیر میا
کہ میرا مغز خالی ہو گیا دعوتے کے تکلّف سے (تلق)

متروک بفیصل - اب اس جگہ دماغ خالی ہو جانا، بھیجا خالی ہو جانا بولتے ہیں۔

مَغز خالی ہو گیا :- بہتیرا مغز مارا لیکن سب بے سود۔ (محاورات ہندوستان)

متروک بفیصل - اس طرح عام طور سے زبان پر نہیں ہے۔

مَغز دار :- دو ان کو اسلئے بطور صفت مستعمل اور جسم و منبع کے معنی دیتا ہو۔ (نور اللغات)

متروک بفیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَغز سخن :- بات کی تہہ۔ بات کی گہرائی۔ فارسی ترکیب صفت۔ لطیفانہ طبیعت کی زبان۔

یہ سمجھتے ہی نہیں مغز سخن

سر بسر جہل سراسر کودن ورنہ ناداں

مَغز سے اتارنا :- دماغ سے بات اتارنا۔ دماغ سے بات نکالنا۔ نئی بات اختراع کرنا، نہایت عمدہ بات نکالنا۔

انگریزی میں بعض وقت بات کرتے کرتے رک رک کر ٹھہر ٹھہر کر اور آنکھیں میچ میچ کر جیسے کوئی سوچ سوچ کر مغز سے بات اتارتا ہے۔

(ابن الوقت) (نور اللغات)

متروک بفیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَغز سے دماغ خالی ہونا :- کم عقل ہونا۔ بے وقوف ہونا۔

مجھ کو سرگرداں عبث کرتا ہے اہلائے زمیں
مغز سے ہے اے فلک شاید ترا خالی دماغ (ساحل)

(نور اللغات)

متروک بفیصل - اب اس صورت سے کوئی نہیں بولتا۔

مَغز سے کیڑے جھاڑنا :- (کنایۃً) کسی مغرور کا غرور مٹانا۔ (کنایۃً) جوتے مارنا کسی کے سر پر۔

جھاڑ دیئے مغز سے کبر کے کیڑے جو تھے
خاک برابر کیا پشہ نے نمرود کو (آتش)

(نور اللغات)

متروک بفیصل - غرور مٹانے کے معنوں میں دماغ کے کیڑے جھاڑنا، عورتیں بولتی ہیں، کسی کے سر پر جوتے مارنا کے معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

مَغز سے نکالنا :- مغز سے اتارنا، جی سے گڑھ کر کوئی نئی بات بیان کرنا۔ اردو۔ فعل متعدی۔ (نور اللغات) (قدیم اردو لغت)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مغز کا :۔ دماغ سے منسوب ، دماغدار دماغ کا ، سمجھدار ، عالی دماغ ، صفت ۔ جیسے وہ بڑے مغز کا آدمی ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ مغزور کے معنوں میں دماغدار اور عالی دماغ کے معنوں میں ، دماغ کا ، بولتے ہیں جیسے وہ بڑے دماغ کا آدمی ہے ۔

مغز کو چڑھنا :۔ نشہ ہونا ، خمار ہونا ، مستی ہونا ، نشہ کا دماغ میں جاکر تیزی کرنا ، (کنایتہً) دھن سمانا ۔

بہار آئی ہے اے زاہد چڑھی ہے مغز کو ایسی
پیالہ ہاتھ میں ساہردم نہیں ہے کی بوتل ہے (قدر)

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مغز کو چڑھنا :۔ (مجازاً) اترا جانا ، مغرور ہو جانا ، نخوت ہونا ، مغرور ہونا ، دماغ میں سمانا ۔ (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مغز کو چڑھنا :۔ پاگل ہوجانا ، باولا ہونا ، دماغ کو بخارات چڑھنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ بخارات دماغ پر چڑھنا بولتے ہیں ۔

مغز کھانا :۔ بکواس کرنا ، بک بک کرکے دماغ چاٹنا ، غل مچانا ، شور کرنا ، مغز چاٹنا ، لاطائل باتیں کرنا ۔ اردو مصدر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جب تک
مغز کھاتا مرا دو چار گھڑی خوب نہیں (قلق)

ساقی بے احتیاج گزری بدلے گشتی
بک بک کے مغز مفتی دقاضی کا کھاؤں میں (اسیر)

قول فیصل ۔ اس جگہ دماغ کھانا اور بھیجا کھانا اور کھا جانا بولتے ہیں ۔

مغز کھپانا :۔ سمجھانے کی کوشش کرنا ، کسی امر یا کام میں محنت کرنا ۔ اہل دہلی کی عورتوں کی زبان (فقرہ) گھڑی بھر بیٹھی تھی جی جلا مغز کھپایا مانو نہ مانو تم جانو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ دماغ کھپانا بولتے ہیں اسی جگہ عورتیں سر کھپانا بھی کہتی ہیں ۔

مغز کے کیڑے اڑانا :۔ بکواس کرنا ، دماغ پریشان کرنا ، بک بک سے درد سر کرنا ، سر پھرانا ۔ اردو فعل متعدی ، دہلی کی عورتوں کی زبان ۔

مرے مغز کے جس اڑاؤ نہ کیڑے
ستاؤ نہ اپنی یہ بولی کہے دو (رنگین)

قول فیصل ۔ اسی جگہ مغز کے کیڑے اڑ جانا بھی دہلی کی عورتیں بولتی ہیں ۔

اڑ گئے مغز کے کیڑے تو ادھر کیوں ہے کھڑی
مری چندیا ہے کھڑی ہو کے ادھر آ ری چیخ (رنگین دہرہ)

مغز کے کیڑے جھاڑنا :۔ سزا دینا ، غرور ڈھانا ، تکبر مٹانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے ۔

مغز کے کیڑے جھڑنا :۔ سزا پانا ، سیدھا ہونا ۔ غرور ڈھینا ، ٹھیک ہوجانا اور درست ہوجانا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے ۔

مغز کے کیڑے نہ اڑاؤ :۔ دماغ نہ کھاؤ بک بک مت کرو ، بہت مت بولو ، دماغ پریشان نہ کرو ۔ اردو محاورہ ، عورتوں کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس طرح لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

مغز کی کیل نکلنا :۔ غرور ڈھینا ، گھمنڈ نکلنا ، دماغ جھڑنا ۔ اردو فعل لازم ، دہلی کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

مغز کی نکل جانا :۔ جوش جوانی کم ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مغز کی نکلنا :۔ منی کا دماغ سے خارج ہونا جوش شہوت سرد ہونا ، سارا جوش و ولولہ جاتا رہنا ۔ اردو فعل لازم ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مغز مارنا :۔ دقیقہ رسی کوشش کرنا ، سر پھرانا

کہاں تک میں سمجھاؤں ناصح کو مضطر
بہت مغز مارا مگر کچھ نہ سمجھا (مضطر)

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ ، سر مغزنی کرنا ، زبانوں پر ہے ۔

مغزن کرنا :۔ سر مغزنی کرنا ، کوشش کرنا دماغ لڑانا ، دماغ کھپانا ۔ اردو مصدر متعدی صورت ، ٹیکا اور کھیل آرا اور کھیل سر اور انگارہ اور دیا تکے ہوئے سوا اور کچھ نہ سیکھیں اس ہر شب کو جو دا انجھے یا جو سر میں مغزن کی (دعنا نہ آزاد)

قول فیصل ۔ اس جگہ سر مغزنی کرنا زبانوں پر ہے ۔

مَغزی :- (بفتح اول) ایک قسم کی گوٹ جو گرداگرد لباس کے لگاتے ہیں۔ فارسی مونث، رائج۔

جوڑی مغزی میں سبز کچھ لیٹ
اس کے اوپر وہ دوہری دوہری پٹ (عروج الفت)

مَغسُول :- (بفتح اول و واو معروف) دھویا ہوا، غسل دیا ہوا، غسل کیا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَغشُوش :- (بفتح اول و واو معروف) کھوٹا، عیب دار، غیر خالص، ملاوٹ والا۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نقد جاں تھا جو برآوردہ رقم کی صورت
دل پُرکینہ تھے مغشوش درم کی صورت (دبیر)

مَغضُوب :- (بفتح اول و واو معروف) غضب کیا گیا، عتاب کیا گیا، وہ شخص جس پر غصہ کیا گیا ہو۔ عربی اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مِغفَر :- (بالکسر اول و فتح سوم) لوہے کا ٹوپ جو لڑائی کے وقت پہنا جاتا ہے۔ خود آہنی۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

بنا اور لباس سفر تا سم دلکشیہ
تیغوں کی نئی کاٹھیاں بھی پہنے مغفر (عشق)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مغفروں ہے۔

مغفروں کو نہ کسی کاسۂ سر کو چھوڑا
جانے سینوں میں نہ دل کو نہ جگر کو چھوڑا (تعشق)

مَغفِرت :- (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) نجات، بخشش، معافی، بخشش گناہ، عفو تقصیر۔ عربی مصدر، مونث، فصیح، رائج۔

جب جانیں ہم بھلا کوئی انکار تو کرے
عالم کی مغفرت کا سہارا حسینؑ ہے (مختار لکھنوی)

مغفور :- بخشا گیا، مغفرت کیا گیا، مرحوم، جنتی۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

بوریا سجدہ میں دیکھا جو کوئی گرد آلود
تیرے دیوانۂ مغفور کا بستر سمجھا (حسرت)

قول فیصل۔ مرحوم و مغفور کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے :-

"بھولے بسرے الفاظ و مطالب کو سوچ کر نکالنا میرا کام نہ تھا۔ خدا کی مدد اور پاک روحوں کی برکت شامل حال تھی میں حاضر اور وہ غائب تھا راتیں صبح ہو گئیں اور دن اندھیرے ہو گئے جب یہ مہم سرانجام ہوئی۔ پہلے مرحوم و مغفور کا حال سوانح عمری کے طور پر لکھتا ہوں۔"

(از مقدمہ دیوان ذوق)

مغفور :- علاوہ انسان کے اور چیزوں کے واسطے بھی کہتے ہیں جو مفقود ہو گئی ہوں۔

عشق کے آتے ہی دنیا سے سدھارے دو دل
صبر مرحوم نہیں طاقت مغفور نہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَغَل :- (بفتح اول و دوم) تاتاری ترکوں کے ایک اصلی فرقہ کا نام۔ اردو میں بضم اول فتح دوم ہے۔ (نور اللغات)

مُغُل :- بضم اول و سکون دوم و سوم۔ (جمع مغول) سادہ دل۔ ترکوں کے ایک مشہور فرقہ کا نام تاتاری۔ بعض فرہنگ نویسوں نے شریر کے معنی بھی لکھے ہیں۔ یہ مسلمانوں کا تیسرا فرقہ جو پٹھانوں سے افضل خیال کیا جاتا ہے۔

کشف اللغات نے بتحقیق ایک درشت خلقت سنگدل، بے رحم، کینہ کش بلکہ مسلمان کش قوم کا نام لکھا ہے جن میں سے اکثر مسلمان ہو کر محمد مصطفیٰ پر ایمان لائے ہیں۔ اردو والے بفتح دوم استعمال کرتے ہیں جیسے کہاوت مغل کی لاہری اب کہاں جائے گی باہری۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بضم اول و فتح دوم ہے جیسے :-

"اب ان دنوں اس کچی چار دیواری کے گرد اکثر مغل سرداران فوج نے اپنی دلچسپی کے لئے باغ اور پرفضا فرحت بخش نزہت گاہیں بنوائیں۔" (گذشتہ لکھنؤ)

مُغلا :- مغل کی تصغیر بالتحقیر۔ مثل ہے مغلا تیرے سر پر کولھو۔

ایک ظریف مرزا صاحب کسی گاؤں میں گئے وہاں ایک جاٹ بھی ان ہی کی طرح کا خوش مزاج تھا دونوں میں بے تکلفی ہو گئی ایک دن مرزا صاحب نے ہنسی ہنسی میں جاٹ سے کہا۔ جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ۔ تو جاٹ کیا جواب دیتا ہے مغل رے مغل تیرے سر پہ کولھو۔ مغل نے کہا یار تک تو نہیں ملی۔ جاٹ بولا۔ پڑی بات ملو بوجھوں تو مرے گا جب کوئی شخص جواب میں بے تکی بات کہتا ہے تو یہ مثل بولتے ہیں۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مُغلانی :- مغل قوم کی عورت۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مغلانیاں اور مغلانیوں ہے۔

مُغلانی :- رئیسوں کے گھر کی وہ ملازمہ جس کے سپرد کپڑے سینے کی خدمت ہو، کپڑے سینے والی عورت، خیاطہ۔ اردو مونث، رائج۔

لائی انگیا جو مرے واسطے سی مغلانی
اپنے سنگھوا لئے یہ آ کے ہنسی مغلانی (رنگین دہلوی)
[illegible]

لونڈی، مغلانی، چھوچھو، ماما ہیں۔ (عروج اللغت)

مُغلائی:۔ مغلوں کی طرز یا فیشن کا، مغلوں کی وضع اور طرز کی چیز۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ مغلئی زبانوں پر ہے۔ جیسے مغلئی روٹی وغیرہ۔

مغل پٹھان لڑ رہے ہیں:۔ بیمار بچے بہت روتے ہیں اور ان کے واسطے ونگ کی کھچڑی چولہے پر چڑھائی جاتی ہے جب تک وہ تیار ہو بچے بیتاب ہو ہو کر دیگچی کھلوا کھلوا کے دیکھتے ہیں عورتیں کھچڑی کی کھد بد کو کہتی ہیں کہ دیکھو مغل پٹھان لڑ رہے ہیں تاکہ لڑکے بہل جائیں۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

پکتی ہانڈی میں سے جو آواز نکلتی ہے اسے مغل پٹھان لڑنا کہتے ہیں۔ اطفال کی زبان۔ مجازاً کھدر بدر ہونا، کھد بد ہونا۔ اردو فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

مُغَلَّظ:۔ بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح، گاڑھا، جما ہوا، رقیق کا عکس، غلیظ۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مغلظ:۔ موٹا، دبیز، مضبوط، سخت جیسے مغلظ قسم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مغلظ:۔ مجازاً فحش، ناپاک جیسے مغلظ گالی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بصورت جمع مغلظات زبانوں پر ہے۔

مُغَلَّظ:۔ مجازاً نجس، میلا، گندا، گندلا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ غلیظ زبانوں پر ہے۔

مُغَلِّظ:۔ (بکسر سوم مشدد) غلیظ کرنے والا، گاڑھا کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرب۔ تالمکھانہ اور گوند استعمال کرو یہ دونوں چیزیں مغلظ منی ہیں۔

مُغَلَّظَات:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) بری بری گالیاں، فحش باتیں، بری باتیں۔ اردو مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بکنا، سنانا، وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

مُغْلَق:۔ (بالضم و فتح سوم) بند کیا ہوا دروازہ، قفل، تالا لگایا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مغلق:۔ مجازاً ادق، مشکل کلام، دقیق بات، دور از فہم وہ کلام جس کے معنی مشکل سے سمجھ میں آئیں، پیچیدہ بات۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرب۔ ذوق اور مومن کے دواوین میں بھی بے مزہ اور مغلق اشعار کا انبار موجود ہے۔

مُغَلِّم:۔ غلام کرنے والا، لوطی، غلام باز، لونڈے باز۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَغْلُوب:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) غلبہ کیا گیا، ہارا ہوا، عاجز، زیر، مفتوح، دبا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح و رائج۔

محل ضرب۔ اس کے رقیب بھی بالآخر مغلوب تھا، بجانب ہو کر زبان حیرت کو قتل کرنے لگا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

مغلوب الغضب:۔ وہ شخص جو جلد غصے میں آجائے، غصہ ور مزاج، تند مزاج، وہ شخص جس کے مزاج میں خشونت ہو۔ عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرب۔ منجھلی بیوی۔ اے توبہ۔ طاپ کیا بجال۔ طاپ ہو چکا بدمکھ پہ سے جھل برستا ہے ایسے مغلوب الغضب تو عمر بھر کولاں سے نہیں دیکھے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فسانہ آزاد نے اسی جگہ مغلوب الغیظ بھی لکھا ہے لیکن اس طرح کوئی نہیں بولتا جیسے بیری البیلی چھیل چھبیلی تنک مزاج نازکیوں مغلوب الغیظ عجیب دہن آنکھ بھر کا

مغلوب کرنا:۔ ہرانا، زیر کرنا، تابع کرنا، فتح کرنا، دبانا، مطیع کرنا، بس میں کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ جب نواب برہان الملک امین الدین خان نیشاپوری شہنشاہی دربار دہلی کی طرف سے صوبیدار اودھ مقرر ہو کر آئے تو شیخ زادگان لکھنؤ کو مغلوب کر کے قدیم مستقر اودھ یعنی حرم مقدس شہر اجودھیا پہنچے۔ (گزشتہ لکھنؤ)

مغلوبہ:۔ (بفتح اول و واؤ معروف و فتح بائے) جنگ کے واسطے وہ لڑائی جو آپس میں بے تکلفی سے ہو، بڑی لڑائی جس میں دونوں فریق گتھم گتھا ہو جائیں۔ عربی صفت مونث، قلیل الاستعمال۔

محل ضرب۔ اس مغلوبہ میں شاہزادے نے طہماس سے پوچھا اسے برا دوبیر جیا زندہ ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ جنگ مغلوبہ کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہے

ہوئی وہ جنگ مغلوبہ کہ دریا بہہ گئے خوں کے
غضب تھا زور وہ آب شمشیر ظفر پیکر — محشر لکھنوی

مغلوبیت:۔ (بضم اول و واؤ معروف و کسرہ پنجم و فتح ششم) عاجزی، دباؤ، اطاعت، محکومیت، زیر ہونا، مفتوح ہونا، دبا ہوا ہونا۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُغلئی:۔ مغلائی کا مخفف، مغل سے منسوب، مغلیہ خاندان کی حکومت، تیموریہ حکومت کا زمانہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ مغلیہ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُغلئی: مغلوں کے طرز کا، مغلوں کے فیشن کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں، مغلئی روٹی، مغلئی کھانے وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

مغلئی ؛ (شک) بیسنہ، جب پلیس کی جوتی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغلئی ٹوپی :۔ ایک خاص قسم کی گوشہ دار ٹوپی۔ ایک قسم کی کلاہ دو پلڑوں یا گوشوں کی ٹوپی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغلئی ہاڑ :۔ زبردست ہڈی۔ اردو مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغلئی :۔ مغلوں سے منسوب۔ مغلوں کی طرز کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ مغلئی زبانوں پر ہے۔

مغلئی :۔ (شک) پسلی کا خلل۔ ام الصبیان۔ ایک مرض کا نام جو بچوں کو ہوتا ہے۔ اور اس سے ہاتھ پاؤں اینٹھ کر غش آجاتا ہے۔ اردو مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مغلئی بیماری :۔ بچوں کا وہ مرض جس میں ہاتھ پاؤں اینٹھ جاتے ہیں۔ ام الصبیان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مغلئی پیچ :۔ مغلیہ داؤں پیچ۔ مغلوں کی سی عیاری۔ اور چالاکی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مغلئی گھٹی :۔ ایک قسم کی خاص گھٹی جو مغلوں میں بچہ پیدا ہونے پر اس کا پیٹ صاف کرنے کے لئے دی جاتی تھی۔ ہندوستانی گھٹی میں بہت سی اقسام علم چیزیں ہوتی ہیں۔ مگر اس میں صرف ادویات ذیل سے کام لیتے ہیں۔ بڑی ہڑ۔ چھوٹی ہڑ۔ منقیٰ۔ بادرنگ۔ بادکھبہ۔ عناب۔ سونف۔ گلاب کے پھول۔ گلاب زیرہ۔ زنجبیل۔ انار کلی۔ املتاس۔ عنبری۔ بعض لوگ بڑی چھوٹی ہڑ کے بجائے بادام اور اجوائن ڈال دیتے ہیں۔ اگر گرمی کا موسم ہوتا ہے تو زنجبیل اور اجوائن یہ دو چیزیں نکال دیتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مغلیہ :۔ (بضم اول وکسر سوم وفتح چہارم) مغلوں کے خاندان سے منسوب۔ مغلوں سے متعلق۔ فارسی صفت فصیح رائج۔

محل استعمال۔ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد مسلمانوں کی تاریخ نے ایک نیا موڑ لیا۔

قول فیصل۔ زبانوں پر بضم اول وفتح دوم وکسر سوم بھی ہے۔

مغلیہ (شک) (بضم اول وفتح دوم وچہارم) مغل قوم کا آدمی۔ اردو مذکر۔ رائج۔

محل استعمال۔ اتنے میں سامنے سے بہت سے اونٹ نظر آئے کسی پر چلغوزہ کسی پر خوبانی و انگور۔ مغلیے ساتھ ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مغموم :۔ (بفتح اول و واؤ معروف) غمگین۔ ملول۔ فکرمند۔ دلگیر۔ رنجیدہ۔ غم زدہ۔ محزون۔ آزردہ۔ دردمند۔ اداس۔ پریشان۔ افسردہ خاطر۔ آشفتہ حال۔ عربی صفت اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

مغموم محبت کے لیے مرگ ہے شادی
قیلی جو مرے سر پہ اجل میں نے کیا رقص (مجبر)

قول فیصل۔ افسردہ و مغموم۔ مغموم و محزون۔ مغموم و حزیں وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

ہے افسردہ و مغموم و حزیں تھے شاہ ابرار اتنی

مغموم کرنا۔ مغموم بنانا۔ مغموم رہنا۔ مغموم ہونا وغیرہ اس کے مصرف ہیں۔

اس دور سے مغموم رہے حضرت آدم
دنیا کے بکھیڑوں نہ ہوا رنج کبھی کم (تعشق)

کھٹکا کہ ہوا جو منتظر و مغموم و دردناک
یادوس عنبر کے زلف سے پیدا کیا پاک (تعشق)

مغنی :۔ (بضم اول) غنی مشتق ہے غنا سے اور غنا کہتے ہیں بے نیاز ہونے کو۔ مغنی لیا گیا ہے اغنا سے جس کے معنی ہیں بے نیاز کرنا یعنی وہ اپنے بندوں سے جس کو چاہتا ہے بے نیاز کرتا ہے کہ وہ اپنے ہم جنسوں کی طرف حاجت نہیں لے جاتا۔ غنی جو مالدار کے معنوں میں مشہور ہے۔ وہ بھی بے نیازی کی ایک شاخ ہے اور خدائے تعالیٰ کا نام غنی اس معنی میں ہے کہ وہ سب سے بے نیاز ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خدا کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام ہے اور تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان پر ہے۔

مغنی :۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید نون مکسور) گویا۔ گانے والا۔ قدیم عربی صفت مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم۔ آپ جب تک حقّہ نوش جان فرمائیے
کھانا دانا نہ لے تو بلواؤں کسی کو مغنی ہو مطرب ہو
قوال ہو، صنم خوش جمال زہرہ تمثال ہو۔
(فسانۂ آزاد)

مُغَنِّیہ:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) گانے والی عورت۔ ڈومنی۔ عربی صفت مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُغِیث:- (بضم اول و یائے معروف) فریاد رس، وہ شخص جو کسی کی فریاد کو پہنچے۔ مدد کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُغِیلان:- یہ لفظ اصل میں امّ غیلان ہے۔ امّ، ماں، اصل۔ غیلان ہے جمع غول یعنی بھوت کی یعنی وہ جگہ جہاں بھوت پریت رہا کرتے ہیں چونکہ یہ درخت اکثر جنگلوں میں ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے یہ خیال تھا کہ اس پر جن بھوت رہتے ہیں۔ کیکر۔ ببول ایک قسم کے خاردار درخت کا نام۔
(نور اللغات)

"ہمارے دوست سیاح فارس نے لکھا ہے کہ ہم نے جو ایران میں اس نام کا درخت دیکھا تو وہ ببول اور کیکر کے علاوہ ہے"
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا مغیلاں نہیں بولتے خار مغیلاں کی ترکیب سے رائج ہے۔

پھر بہار آگئی وہی دشت نوردی ہوگی
پھر وہی پاؤں وہی خار مغیلاں ہوں گے (مومن)

مُفَاجات:- (بضم اول) اچانک ہونا۔ ناگاہ۔ یکایک۔ دفعتہً ہونا۔ عربی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مرگ مفاجات کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

چلے گی مرگ مفاجات بن کے آج ہوا
پڑھیں گے نادِ علی ساکنان ارض و سما (عشق)

صحیح بالضم ہے لیکن عام طور سے بالفتح زبانوں پر ہے۔

مَفَاخِر:- (بفتح اول و کسر چہارم) صفات، اچھائیاں، بزرگیاں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُفَاخَرت:- (بضم اول و فتح سوم) بڑائی، فخر کرنا۔ فخر۔ ناز۔ بزرگی۔ عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے اس کی مقاومت کا دعویٰ
یہ تیری مفاخرت ہے بیجا (اکرم)
(دفتران الصدیق)

قول فیصل۔ باعث مفاخرت۔ وجہ مفاخرت۔ سبب مفاخرت کی ترکیبوں سے مستعمل ہے جیسے یہ بات ہم سب لوگوں کے لئے سبب مفاخرت ہے کہ آپ کو اللہ نے اتنے بڑے عہدے پر فائز کیا۔

مَفَاد:- (بفتح اول) فائدہ۔ نفع۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

دین کو چھوڑ کے دنیا کو جو پایا تو مفاد
میں ہوں ہمراہ رکاب شہ دیں روح ہوشیار (تعشق)

قول فیصل۔ مفاد عامہ۔ مفاد عام ہونا اس کے صرف ہیں۔

اس وقت فرض ہے کہ برائے مفاد عام
اک مرد حق پناہ کا ہو انتظام (جوش)

مفاد اس میں دنیا کا یا دین کا ہے
نتیجہ کوئی یا کہ اس کے سوا ہے (حالی)

مفاد نہ ہونا۔ مفاد وابستہ ہونا۔ مفاد پیش نظر ہونا۔ وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے۔

مُفَارِق:- (بضم اول و کسر سوم) فرق کرنے والا۔ جدا کرنے والا۔ تفریق کرنے والا۔ الگ کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وہ تری تیغ کی برش ہے کہ سایہ جس کا
کردے اک دم میں ہیولیٰ سے مفارق صورت (تعشق)

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے زبانوں پر نادر ہے۔

مُفَارَقَت:- (بضم اول و فتح سوم) جدائی، فرقت۔ علیحدگی۔ فراق۔ عربی مصدر۔ فصیح، رائج۔

خدا کے واسطے اب نام لے نہ جانے کا
نہیں ہے دل کو گوارا مفارقت تیری (روش)

قول فیصل۔ ہونا۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

تھا تمکا عجب کہ جنبش میں تھے خیام
قائم تھی مفارقت روح کا کلام (تعشق)

محل نثر۔ مگر بیمار کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ کسی وقت اس سے طبیب کا مفارقت کرنا مناسب نہیں۔ (رقعۂ الفرح)

روح کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہے جیسے روح جسم سے مفارقت کر گئی۔

اس کا ایک خاص صرف کسی کے مرنے پر داغ مفارقت دینا بھی ہے جیسے

افسوس ہے کہ تمہارا جنازہ تم کو جوانی کے عالم میں داغ مفارقت دے گیا۔
داغ مفارقت اٹھانا بھی بولتے ہیں۔

مَفاسِد :- (بفتح اول و کسر چہارم) فساد، خرابیاں، فتنے، برائیاں۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

رہے محفوظ ابنائے زمانہ کے مفاسد سے ۔ نظم
قدم راہِ توکل سے کبھی ڈگنے نہیں دیتے ۔ طباطبائی

مَفاصِل :- (بفتح اول و کسر چہارم) مَفصِل (بالفتح و کسر سوم کی جمع) ہڈی کے جوڑ، بند، بدن کے جوڑ، گانٹھ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ وجع مفاصل کی ترکیب بے حکماء کی زبان ہے۔ وجع مفاصل اس مرض کو کہتے ہیں جس میں جسم کے جوڑوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ گٹھیا۔

مُفاصَلہ :- باہمی فرق، بُعد، دوری، مسافت، فاصلہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کم نہیں آپ سے مقابلے کو
پر ہیں طے کر گئے اس مفاصلے کو ۔ قلق

قول فیصل۔ اس جگہ فاصلہ ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُفاوَضات :- مفاوضہ کی جمع، مکتوبات، مراسلات، وہ خطوط جو بزرگوں یا برابر والوں کو لکھے جائیں، وہ خطوط جو اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کو لکھے جائیں۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُفت :- (بالضم) بے قیمت، بن دام، بے عوض، بغیر کچھ دیئے۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم سے مفت خیرات تو کام نہیں لیتے جو ...... بگاڑ رہی ہو۔ دیگم رسیلی

ہم نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے ۔ غالب

قول فیصل۔ جہلا بضم اول و فتح دوم بولتے ہیں۔

مفت میں :- ناحق، بے فائدہ، لاحاصل، بے سود، یونہیں۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

عشق بازی میں کیا نقصان دل
مفت کھو بیٹھے یہ لعل بے بہا ۔ رند

مفت میں :- ضائع، اکارت، رائیگاں، بیکار۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

پابہ زنجیر ایک دیوانہ نظر آتا نہیں
حیف ہے اب کی برس کیا مفت جاتی ہے بہار ۔ رند

مفت میں :- بے سبب، بے وجہ، بے قصد، خواہ مخواہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

مفت اول سخن میں عاشق نے جان دیدی
قاصد ترا بیانِ اقرار تک نہ پہنچا ۔ مومن

مفت :- وہ بے محنت، بے مشقت، سستا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اک فغان گنبد دل کا پھول مرکا دیا اک
کیا مفت میر گل نے سر ڈھانکا گل چمن کا ۔ حاتی صاحب

مِفتاح :- (بالکسر) کنجی، قفل کھولنے کا آلہ، چابی۔ عربی مؤنث، اسم آلہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قفل در اسرار کی مفتاح علیؑ ہے
کیا وصف ہے اللہ کا مداح علیؑ ہے ۔ میر عشق

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مفاتیح اور مفاتح ہے۔

مفت بدنام ہونا :- ناحق بدنامی، بدنام بلا سبب بدنام ہونا، بلاوجہ بدنام ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم مفت بدنام ہوئے عرض تمنا کرکے ۔ لا اعلم

قول فیصل۔ مفت میں بدنام ہونا بھی بولتے ہیں ... مفت میں بدنام کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

مفت بر :- مفت خورہ، وہ شخص جو لوگوں کا مال مفت ہضم کر جائے۔ فارسی صفت، متروک۔

دل گیا ٹھہر جان کے گاہک ہوئے
پل بے تیزی مفت بر طرز نظر ۔ مصحفی

مُفتِح :- کھولنے والا، وہ دوا جو سُدّوں کو خارج کردے۔ عربی صفت، حکما کی اصطلاح۔

مُفتَتِح :- کھولنے والا، فتح کرنے والا، فاتح، جیتنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مفت خدا :- (اضافت) بیکار، بلاوجہ، بے سبب، ناحق، خواہ مخواہ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

میں تو مفت خدا ہوئی بدنام
اس محبت کو آپ کی ہے سلام ۔ شوق لکھنوی

قول فیصل۔ عورتیں مفت خدا میں بھی بول دیتی ہیں جیسے چوری کی کرمن بوا نے اور تم نے مفت خدا میں ہمارا نام لگا دیا۔

مُفتخِر :- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) فخر کرنے والا، افتخار کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُفتخَر :- فخر کیا گیا، جس پر فخر کیا جائے۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قلیل الاستعمال۔

مُفتخر فرمانا:۔ عزت دینا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُفت خورہ۔ (بالضم واؤ معدولہ و واؤ مجہول) بے محنت اور بے اجرت کھانے والا۔ طفیلی۔ فارسی صفت رائج۔

قول فیصل۔ مفت خورہ اور مفت خورے اس کی جمع ہے۔ مفت خورہ کی جگہ مُفت خورا بھی زبانوں پر ہے۔

مُفت خیرات:۔ مفت میں بلا اجرت، چوکٹ میں۔ اردو ترکیب، صفت۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں بالضم اول و فتح دوم مُفت خیرات بولتی ہیں جیسے تم سے مفت خیرات تو کام نہیں لیتے جو تم اپنے ہاتھوں کا صدقہ بلا سبب بیگار ٹال دیتی ہو۔ (سنگھم رسیلی)

مُفت دینا:۔ بے قیمت دینا، یوں ہی دینا۔ بغیر قیمت لئے دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل مانگا جاتا ہے اور تم ہو وہ ذی شان

کیوں مفت دیا تمہیں کوئی چوری کا مال ہے ظہیر

مُفت را چہ گفت:۔ جو چیز مفت ملے اس میں تامل کیوں ہو۔ مفت کی چیز کا کیا کہنا، بلا قیمت چیز کو فوراً لے لینا چاہیئے۔ فارسی مقولہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ دن بھر منہ چلاتے رہتے مال مفت دل بیرحم پھر مفت را چہ گفت۔ (کامنی۔ از سرشار)

مُفترَض:۔ فرض کیا گیا، واجب کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس جنس کے لئے جس کی اطاعت فرض ہو مفترض الطاعت کی ترکیب سے برتتا ہے۔

مُفترَضات:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) وہ چیزیں جنھیں بطور فرض مان لیا گیا ہو وہ چیزیں جو فرض کی گئی ہوں۔ عربی جمع۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُفتری:۔ (بضم اول و فتح سوم) الزام دھرنے والا، اتہام رکھنے والا، افترا کرنے والا، بہتان لگانیوالا۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

سودا پہ یہ بہتان ہے فقط تیرے گمان کا

اے مفتری اس جھوٹ پہ حق دے تجھے تعزیر سودا

(درسالہ عبرۃ الغافلین)

مُفتری: شریر، مفسد، دغاباز، فریبی۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یہ حال دیکھ کر وہ قریب آیا اور گویا ہوا کہ بھائی تم نے بڑا کام کیا کہ اس مفتری اور مفسد کو گرفتار کر لیا۔ (ظلم پوستنر با)

مُفتش:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) تفتیش کرنے والا، کھوج لگانے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُفتقِر:۔ (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) فقیر محتاج عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ زیادہ تر تحریر زبانوں پر ہے۔

مُفتقِر:۔ اردو میں المفتقر لکھ کر وہ خود اسطون اور عرضیوں میں اپنا نام لکھا کرتے تھے یہ دو لفظ ہیں

قول فیصل۔ عام طور سے اس کا رواج نہیں۔

مُفت کا:۔ بیفائدہ، خواہ مخواہ، بلا وجہ کا، بلا سبب، ناحق، بیکار۔ اردو صفت مذکر، رائج۔

محل صرف۔ ایجی ایجی ہیں یہ مفت کا رونا دھونا سر رنگ ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ ''انہیں کے محل پر مفت کی'' بزبانوں پر ہے۔

بات کیا چاہیئے جب مفت کی حجت ٹھہری

اس گنہ پر مجھے مارا کہ گنہگار نہ تھا داغ

مُفت کا دردِ سر:۔ مفت کی زحمت، مفت کی مشقت، خواہ مخواہ کی زحمت۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کیا بری بھاری جوڑے آپ ہی فرمایئے کس کام آتے ہیں عبد العزیز کو ذرا کی ذرا نکلے اور بارہ مہینے ٹھری میں بندھے رکھے ہیں آئے دن دھوپ دینا مفت کا درد سر ہے۔ (مراۃ العروس)

مفت کا درد سر اپنے سر لیا ہے:۔ یعنی دوسرے کی زحمت خواہ مخواہ لی ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مُفت کرم داشتن:۔ خواہ مخواہ احسان جتانا، مفت کا احسان رکھنا۔ فارسی مقولہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ کیوں کبھی موقع تو اچھا ہے ملئے ہو چلو اس وقت ہو آئیں اسی بہانے احسان جتائیں مفت کرم داشتن۔ (فسانۂ آزاد)

مفت کی کھائیں ٹھائیں:۔ بیفائدہ جھگڑا، بیفائدہ زحمت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُفت کی شراب:۔ مال مفت، بن داموں کی چیز۔ اردو مؤنث۔

زاہد پیالہ تھام جھجکتا ہے کس لئے میر مہدی مجروح

اس مفت کی شراب کے پینے کا ڈر نہیں (مرزا منگل صفی)

قول فیصل ۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے دوسرے مفت کی شراب سے مراد یہاں پر اصلی معنی ہی ہیں نہ کہ مال مفت وغیرہ

مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے :۔ مفت کی چیز لینے میں کوئی بھی جائز ناجائز کا خیال نہیں کرتا۔ اردو مثل ۔ رائج ۔

قول فیصل ۔ مختلف طریقوں سے استعمال ہے مفت ہے تو قاضی کو بھی حرام نہیں۔

گو سے کچھ نہیں جاتا ہے پی بھی لے زاہد
مے جو مفت تو قاضی کو بھی حرام نہیں (امیر)

مفت کی مے حلال ہوتی ہے۔ اور مفت کی شراب قاضی نے بھی حلال کی ہے۔

میکدے میں سبیل ہے زاہد
مفت کی مے حلال ہوتی ہے (راسخ)

جیسے جام مسعود کرکے کو شہزادے کو دیا شق مشہور ہے کہ ۔ مفت کی شراب قاضی جی نے بھی حلال کی ہے خوب جھکیں کریں۔ (ظاہر فصاحت)

مفت کی گنگا نہائیں گے غوطے :۔ مفتی مال جتنا چاہو خرچ کرو۔ (محاورات ہند)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مفت گنہگار کرنا :۔ خواہ مخواہ جھگڑے میں پھنسا دینا۔ بلا سبب کسی مسئلہ میں شامل کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان ۔

شاکی ہر کیوں نہ رابطہ عناصر سے جان پاک
ہستی میں لا کے مفت گنہگار کردیا (شعور)

قول فیصل ۔ اسی جگہ مفت میں گنہگار کرنا اور بنانا بھی زبانوں پر ہے۔

مفت للہ :۔ خواہ مخواہ، بے فائدہ، بے مقصد، بے غرض ۔ بلا وجہ، بلا سبب، بیکار، ناحق ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ تم نے مفت للہ میں ہم کو اس معاملے میں پھنسوا دیا اب ہم کو کوسنے پڑ رہے ہیں۔

مفت لینا :۔ بغیر معاوضہ محنت لینا، بلا قیمت لینا، بلا اجرت لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

دل دے کے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں
الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا (داغ)

قول فیصل ۔ اسی جگہ مفت میں لینا بھی زبانوں پر ہے ۔ جیسے تم تو اس طرح احسان جتاتے ہو جیسے ہم نے مفت میں تم سے سامان لیا ہے۔

عوام میں ۔ مُفَت ۔ بضم اول و فتح دوم بولتے ہیں

مفت میں :۔ بے قیمت۔ بے اجرت، یوں ہی، بن داموں - اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں اپنے لئے گھڑی لایا ہوں تم کو کیوں دے دوں۔ تم تو چاہتے ہو کہ ہر چیز مفت میں مل جائے پیسے نہ خرچ ہوں۔

مفت میں پڑے :۔ ناحق، بے سبب، بلا وجہ، بے فائدہ ، خواہ مخواہ، بیکار۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ یہ کوہ قاف کی پریاں وجیہ اور خوشرو جوانوں کے لئے ہیں یا تم ایسے بڈھوں کے لئے ...... میاں اس خیال خام سے درگزرو ورنہ مفت میں اور پڑو گے (فسانۂ آزاد)

مُفتوح :۔ کھولا گیا۔ وا کردہ شدہ، باز کیا گیا کھلا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرحد ملک علی تک حکمرانی ہو گئی
شہر علم و دین حق کا ہو گیا مفتوح باب (محشر لکھنوی)

مفتوح :۔ فتح کیا گیا، زیر کیا گیا، جیتا گیا فتح کیا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج

قول فیصل ۔ فاتح وہ ہے جو کسی مقابلہ میں جیتے فتحیاب ہو۔ مفتوح وہ ہے جو ہار جاوے جس کو شکست ہو جائے جیسے :۔

حسن اور عشق کی ہے بات اتنی
ایک فاتح ہے ایک ہے مفتوح (اسلم)

مفتوح :۔ وہ حرف جس پر زبر دیا گیا ہو منصوب فتح دیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف ۔ ہمیشہ یاد رکھنا کہ لفظ عرق میں حرف دوم ساکن نہیں بلکہ مفتوح ہے۔

قول فیصل ۔ تانیث کے محل پر مفتوحہ کہتے ہیں جیسے یائے مفتوحہ ۔ جیم مفتوحہ وغیرہ۔

مفتوحات :۔ فتح کئے گئے مقامات۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مفتوں :۔ (بفتح اول و واو معروف) عاشق، شیدا، فریفتہ، والہ، فدا۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

فراغت پائی سوز دل سے شمع انجمن نے بھی
قریب اٹھنے کے ہے اب جبیں پر داغ مفتوں (محشر لکھنوی)

مفتوں کرنا :۔ فریفتہ کرنا، عاشق بنانا، والہ و شیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مفتوں کیا شباب کو اقبال حسن نے
تصویر کی طرح وہ ہمیشہ جوان رہا (شرف)

مفتوں ہونا :۔ عاشق ہونا، فریفتہ ہونا

فدا ہونا، شیفتہ ہونا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل - باعلان نون مفتون ہونا بھی نظم ہوا ہے جو زبانوں پر نہیں ہے۔

ہوئی مفتون اس پہ ایک بادی
ہوئی یوسف سے دل کو بے قراری (زلیخائے اردو)

مفت ہاتھ آنا:- مفت ملنا، بلا محنت و کوشش حاصل ہونا، یوں ہی مل جانا، بن دام ہاتھ لگنا، بغیر مشقت و زحمت کے کچھ حاصل ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہم نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے (غالبؔ)

مفت ہے:- بہت ارزاں ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اس جگہ مفت کا ہے یا مفت کی ہے بھی بولتے ہیں۔

مُفتی:- (بضم اول) فتویٰ دینے والا، شرعی حاکم، فقیہ، قانون مذہبی کا حاکم۔ عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج۔

سر پہ مستوں کی طرح جھوم کے بادل آئے
مفتیٔ وقت کا فتویٰ ہے کہ بوتل آئے (رند)

قول فیصل - قاضی سے اوپر کے عہدہ دار اور حاکم کو بھی کہتے تھے۔

مفتی:- مفت کی جگہ بھی بولتے ہیں۔

محل صرف - جو مفت کے قاضی ہونے گئے وہ مفتی راضی ہو گئے (فسانۂ عجائب) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ "مفت ہی" کا مخفف ہے مگر اب عورتیں نہیں بولتیں اب اس جگہ مفت کی زبانوں پر ہے۔

مُفتخَر:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) معزز، فخر کیا گیا، جلیل القدر، بہت بزرگ۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَفخَر:- (بالفتح و فتح سوم) مایۂ ناز، وہ جس کی ذات دوسروں کے فخر کا باعث ہو، باعث فخر۔ عربی مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع اور جہان میں مفخر کون و مکاں پیدا ہوا (ذوق)

قول فیصل - یہ مصدر میمی ہے اور اس کے معنی ہیں فخر کرنا، ناز کرنا، کسی چیز پر۔

مُفَخَّم:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) بزرگ، بزرگ رکھا گیا، بہت عزت و حرمت کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَفَر:- (بفتحتین) بھاگنے کی جگہ، فرار گاہ، چارہ، گریز، بچاؤ۔ عربی صفت، مونث، فصیح، رائج۔

مرکے بھی اسباب دنیا سے مفر ہوتی نہیں
ہے کفن زیر لحد اوشش بشر ہوتی نہیں

قول فیصل - قدیم زمانے میں بصورت مذکر نظم کرتے تھے اب بالعموم بصورت مونث زبانوں پر ہے۔

خدا نخواستہ وہ وقت جو خدا سے ہوتا
کوئی گھڑی نہ مفر آہ آہ سے ہوتا
نیزے کہیں قلم گئے کاٹے کہیں تبر
لیکن کسی طرح سے نہ ممکن ہوا مفر (مونس)

اس کا صرف ہونا اور نہ ہونا اور پانا، ملنا وغیرہ کے ساتھ ہے جیسے:-

آدھ کوس کے فاصلے پر ایک جنگل ہے اس میں پہلے درندے جانور کثرت سے رہتے تھے مگر فوج نے شکار کر کے جنگل کو خالی کر دیا اگر شب کو فوج وہاں ہی رہے تو مفر کی صورت ہے۔ (فسانۂ آزاد)

یہ وہ جگہ ہے جس سے کسی کو مفر نہ تھا
پورے پانچ دن گذر اور کسی کا گذر نہ تھا (مراثی انیس)

مُفَرِّح:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) خوش کرنے والا، فرحت بخش، فرحت بخشنے والا۔ وہ شے جو طبیعت کو تازگی بخشے۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف - سیب مفرح قلب پھل ہے تم اس کو استعمال کیا کرو۔

مُفَرِّح:- وہ دوا جو شیریں اور خوش ذائقہ ہو اور دل و جگر کو قوت دے۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل - اس کی جمع مفرحات ہے۔ جیسے سب طبیبوں کی رائے ہے ایسی ہی مفرحات و مسکنات پر دارومدار ہے۔ شفا کا بجز خدا کس کو اختیار ہے۔ (انتخاب سرمد)

مفرحات و مسکنات کی ترکیب سے بھی اطبا بولتے ہیں جیسا کہ مثال مندرجہ بالا سے بھی ظاہر ہے۔

مُفَرِّحِ قلب:- (باضافت) وہ دوا جو دل کو فرحت و تقویت بخشے۔ دل کو فرحت بخشنے والی دوا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل - مفرح قلب و دماغ کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مُفرَد:- (بالضم و فتح سوم) تنہا، اکیلا

علٰحدہ - عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال

قول فیصل - اس جگہ فرد بولتے ہیں جیسے
فرد و واحد وغیرہ -

مُفْرَد: یکا، ایک، واحد، جمع کی ضد
عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

جدا اس کے ہر عضو کو جانکنی تھی
مگر جان مفرد شخص بنی تھی (میر حسن)

مُفْرَد: غیر مرکب، جو مرکب نہ ہو عربی
صفت، فصیح، رائج -

محل صرف، رسکلا بظاہر تو مفرد لفظ ہے
لیکن در اصل مرکب ہے رس اور گلا سے کثرت
استعمال سے رسکلا ہوگیا -

مفرد: یکتا - یگانہ - منفرد -
(نور اللغات)

قول فیصل - زیادہ تر اس معنی پر "منفرد" ہی
بولتے ہیں جیسے ان کی ہستی کمالات اور صفات
حسنہ کے سبب منفرد ہے -
اسی جگہ فرد بھی مستعمل ہے -

مُفْرَدات: (بضم اول و فتح سوم و چہارم)
مفردہ کی جمع - حروف تہجی جو الگ الگ لکھے جاتے
ہیں یعنی - ا - ب - ت - ث - ج وغیرہ
عربی صفت، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل - عام طور سے حروف تہجی ہی
زبانوں پر ہے -

مُفْرَدات: مختلف دوائیں - عربی
جمع، مذکر - اطبّا کی اصطلاح -

قول فیصل - عام طور سے اطبّا دو طریقوں
سے معالجہ کرتے ہیں مفردات سے یا مرکبات
سے - مرکبات میں معجون عرق و شربت سے
علاج کرتے ہیں مفردات میں غیر مرکب یعنی بغیر
بنی ہوئی دوائیں خطمی، بنفشہ، عناب،
سپستان وغیرہ سے علاج کرتے ہیں -

مُفْرَدات: - وہ کتاب جس میں مفرد
دوائیوں کا حال ہو - عربی مؤنث، اطبّا کی
اصطلاح -

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے ترکیب سے مستعمل
ہے جیسے مفردات ناصری، مفردات سکندری
وغیرہ -

مُفْرَد سَوار: [illegible] وہ سوار جو اکیلا
میدان جنگ میں لڑے اور کسی کی مدد کا
محتاج نہ ہو - عربی فارسی الفاظ، صفت
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مُفَرَّس: - (بضم اول و فتح دوم و تشدید
سوم مفتوح) غیر زبان کا لفظ جسے فارسی
بنا لیں - فارسی کیا ہوا - عربی صفت، اسم
مفعول - فصیح، رائج -

مُفْرِط: - (بالضم و کسر سوم) زیادتی میں
حد سے گزرنے والا مجازاً کثیر، بسیار، زیادہ
افراط سے، کثرت سے، حد سے زیادہ - عربی
صفت، اسم فاعل - فصیح، رائج -

آ گئے جب اس آتشیں رخسار کے آگے بے تیغ
پانی پانی شرم مفرط سے ہوئی جاتی ہے تیغ
(میر تقی میر)

مَفْرُور: - (بفتح اول و واؤ معروف)
بھاگا ہوا، فرار، روپوش، وہ جو بھاگ
گیا ہو - اردو صفت، فصیح، رائج -

محل صرف - نواب صاحب نے اس مجرم مفرور
کا نام دریافت کیا - (سیر کہسار)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ و نوراللغات
نے اس کو عربی لکھا ہے جو غلط محض ہے - صاحب
قاموس الاغلاط لکھتے ہیں -

"مفرور غلط ہے اس معنی میں مفرور کہنا درست
نہیں عربی میں مفرور کی جگہ فارّ آتا ہے
جو فارسی اردو میں مستعمل نہیں ہے اس کا مصدر
فرار بالکسر ہے - بالفتح فرار کہنا غلط ہے -
مفرور کی جگہ فرار شدہ کہہ سکتے ہیں:"

اس کی جمع مفرورین ہے جو اردو ہے جیسے ہزار ہا
مفرورین کے ساتھ حضرت گل اور جیسی قدر
خیال کی طرف جائے - (گزشتہ لکھنؤ)

مَفْرُوش: - (بفتح اول و واؤ معروف) بچھایا
گیا بچھونا - عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال -

بنا ہے چرخ خلیل بہ مفروش
جمال دار سے کا بعض منقوش (معراج العاشقین)

مَفْرُوض: - (بفتح اول و واؤ معروف)
خدا کی طرف سے فرض کیا گیا، واجب کیا گیا
عربی صفت، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل - تانیث کے لئے مفروضہ ہے -

مَفْرُوض: مانا گیا، تسلیم کیا گیا، فرضی
قیاسی - عربی صفت اسم مفعول - تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان -

قول فیصل - اس جگہ مفروضہ زبانوں پر
زیادہ ہے جس کے معنی حقیقت سے دُور
گڑھی ہوئی ہیں جیسے ان مفروضہ باتوں پر
یقین کرنے سے کیا فائدہ -

مَفروضات:- وہ امور جن کی کچھ اصلیت نہو، وہ امور جو مان لئے گئے ہوں۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

مَفروق:- (بفتح اوّل و واؤ معروف) فرق کیا گیا۔ جدا کیا گیا۔ تمیز کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مفروق ۲:- وہ عدد جو مفروق منہ سے تفریق کیا گیا ہو۔ وہ عدد جو کسی عدد سے خارج یا منہا کیا گیا ہو۔ عربی صفت اسم مفعول، علم ریاضی کی خاص اصطلاح۔

مفروق منہٗ:- وہ عدد جس میں سے کوئی عدد تفریق کیا گیا۔ وہ بڑے اعداد جن میں سے چھوٹے اعداد تفریق کریں۔ عربی مذکر، علم ریاضی کی اصطلاح۔

مُفسِد:- (بالضم وکسر سوم) تباہ کرنے والا، فاسد کرنے والا۔

(خفقہ ۶ع) حقہ پینا مفسد صوم ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ مُفطر اور مبطل بولتے ہیں اور یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مُفسِد ۲:- فساد کرنے والا، جھگڑالو، شریر، فسادی، فتنہ انگیز، ہنگامہ پرداز، سرکش، متمرد، خرابی ڈالنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

متمرد ہے جفاکار ہے مکار ہے
حیلہ پرداز ہے مُفسد ہے بداطوار ہے (تعشق)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مفسدین اور اردو جمع مفسدوں ہے جیسے شیخ معزالدین بولے کیا مجال ہے کہ کوئی ایسی گستاخی کرے میں جاتا ہوں اور مفسدوں کو سزا دوں گا۔

(راز۔ گذشتہ لکھنؤ)

اس کے ایک معنی باغی اور بغاوت کرنے والے کے بھی ہیں۔

مُفسِد ۳:- آگ لگاؤ، آتش زن، دو شخصوں کو لڑوا دینے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خصوصیت کے ساتھ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

مُفسِدانہ:- مفسدوں کی مانند، متمردانہ، باغیانہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب سے صاحبزادے نے ہوش سنبھالا ہے ہمیشہ مفسدانہ باتیں کیا کرتے ہیں دل آزاری ان کا خاص شیوہ ہے۔

مَفسَدَہ:- (بالفتح وفتح سوم) بلوہ، دنگا، فساد، ہنگامہ۔ عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

تجھ حسن نے دیا نہ کبھی مفسدے کو چین
فتنہ نہ تیرے دور میں بھر نیند سو سکا (سودا)

قول فیصل۔ زبانوں پر بضم اوّل وکسر سوم ہے جو صحیح نہیں ہے۔

مَفسَدہ برپا کرنا:- جھگڑا کھڑا کرنا، فساد برپا کرنا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

اک پری کا پھر مجھے شیدا کیا
عشق نے پھر مفسدہ برپا کیا (رند)

قول فیصل۔ اسی جگہ مفسدہ اٹھانا بھی ہے جو بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

مَفسَدہ پرداز:- (بفتح اوّل و سوم) جھگڑالو، فسادی، فتنہ انگیز، شریر، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مفسدہ پردازوں کی مفسدہ پردازی نے ملک میں انتشار اور فساد عظیم برپا کردیا۔

قول فیصل۔ زبانوں پر بضم اوّل وکسر سوم بھی ہے۔

مَفسَدہ پردازی:- فتنہ انگیزی، شرارت۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

عشق پرخاش ہے مفسدہ پردازی کا
سرگرم روز میان دل وجاں رہتا ہے (صبا)

قول فیصل۔ بضم اوّل وکسر سوم بھی زبانوں پر ہے۔

مُفَسِّر:- تفسیر بیان کرنے والا، تفسیر کرنے والا۔ معنی اور مطلب بیان کرنے والا شارح۔ وضاحت سے کلام الٰہی کے معانی اور مطالب بیان کرنے والا۔ قرآن کی شرح کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تفسیر کا فن ایک معمولی درجہ تک لکھنؤ میں موجود تھا۔ اور جتنا تھا اس سے زیادہ اور بھی کہیں نہ تھا تاہم بعض شہروں میں بعض نامور مفسر گذرے ہیں۔

(راز گذشتہ لکھنؤ)

مُفصَّل:- (بضم اوّل وفتح دوم وسوم مشدد) تفصیل کیا گیا۔ صاف، واضح کھول کر بیان کیا گیا، مشرح، تفصیل وار، بالتفصیل۔ عربی صفت مذکر اسم مفعول فصیح، رائج۔

ہے باپ کا حال آپ کو معلوم مفصل
وہ لشکر اسلام میں ہیں کشتۂ اوّل (انیس)

قول فیصل۔ بتانا اور کہنا کے ساتھ صرف ہے
جیسے۔ ڈاکٹر نے کل کیفیت معلوم کر کے کہا کہ مفصل
حال بتا دو۔ (فسانۂ آزاد)
کس سے سنا ہے مجھ سے مفصل کہو تو حال
اس نے دیا جواب کہ تحقیق ہے کمال (تشق?)
بصورت تانیث مفصّلہ کہتے ہیں جیسے مفصلہ ذیل
اشیاء مجھ کو مل گئیں زحمت کے لئے معذرت خواہ
ہوں۔

مُفَصَّلاً:۔ تفصیل کے ساتھ، وضاحت سے
بالتفصیل۔ صاف صاف۔ عربی ترکیب صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ میرا جو احوال کہ ہرکارہ نے دیکھا
تھا وہ سب من وعن و مفصّلاً گذارش خدمت
..... کیا۔ (طلسم ہوش ربا)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُفَضَّل:۔ بزرگی دیا گیا، فضیلت دیا گیا
عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَفضُول:۔ (بفتح اول و واوٗ معروف)
کم فضیلت والا۔ وہ جو کسی سے مرتبہ میں کم ہو
کسی کے مقابلے میں کم عزت، عظمت رکھنے والا
عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔
محل صرف۔ سارے انبیاء آنحضرت صلعم سے
مفضول ہیں۔ ہمارے پیغمبر افضل انبیاء ہیں۔
قول فیصل۔ فاضل و مفضول کی ترکیب سے پڑھا
لکھا طبقہ بولتا ہے۔

مُفْطِر:۔ (بضم اول و کسر سوم) روزہ توڑنے
والا، روزہ باطل کرنے والا۔ عربی صفت، اسم
فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ہوں مست بادۂ عشق حقیقی اے زاہد
مری شراب نہیں مفطر صیام غریب (رشک)
قول فیصل۔ عام طور سے مفطر صوم کی ترکیب
سے بولتے ہیں۔
بصورت جمع مفطرات بھی زبانوں پر ہے
مفطرات صوم جیسے کھانا پینا، پانی میں غوطہ
لگانا وغیرہ ہیں۔

مَفْعُول:۔ (بفتح اول و واوٗ معروف) فعل
کیا گیا، کام کیا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مفعول (۲):۔ وہ اسم جس پر کوئی فعل واقع
ہوا ہو۔ عربی صفت، مذکر۔ اسم مفعول۔ علم
صرف کی اصطلاح۔

مفعول (۳):۔ برا کام کرانے والا، بدفعلی
کرانے والا۔ علت اُبنہ والا، مابون۔ اردو
صفت، بازاری زبان۔
میکدہ میں اگر سراسر فعل نامعقول ہے
مدرسہ دیکھا تو وہاں بھی فاعل و مفعول ہے (نامعلوم)

مفعول (۴):۔ جب اسم مفعول کہیں گے تو وہاں
اس مفعول سے مراد ہوگی جو فعل مشتق اور اس
ذات پر دلالت کرے جس پر فعل مذکور واقع
ہوا ہے۔ عربی صفت۔ علم صرف کی اصطلاح

مفعول بہٖ:۔ (بفتح اول و واوٗ معروف و کسر
ششم) وہ مفعول جس پر فاعل کا کوئی فعل
واقع ہو۔ فارسی ترکیب، صفت۔ اصطلاح
علم صرف۔
قول فیصل۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے۔ زید نے
بکر کو مارا اس جگہ بکر مفعول بہ ہے اس لئے کہ مارنے کا
فعل بکر پر واقع ہوا ہے۔

مَفْعُول فِیہ:۔ وہ مفعول یا لفظ جو وقوع
فعل کے مکان یا زمانہ پر دلالت کرے۔ یعنی جس
میں فاعل کا فعل واقع ہو۔ فارسی ترکیب،
اصطلاح۔ علم صرف۔

مَفْعُول لہٗ:۔ (بفتح اول) جو فاعل کے کام
کرنے کا سبب ہو۔ وہ مفعول یا لفظ جو فعل
کے سبب پر دلالت کرے۔ فارسی ترکیب۔ علم
صرف کی اصطلاح۔

مَفْعُول مُطْلَق:۔ وہ حاصل مصدر، جو بطور
مفعول فعل کے ساتھ مذکور ہو۔ وہ مفعول جو ہمیشہ
فعل کے واقع ہونے کی تاکید یا وضع یا تعداد پر
دلالت کرتا ہے اور ہمیشہ یہ مفعول اپنے فعل کا
مصدر، یا حاصل مصدر ہوا کرتا ہے عربی الفاظ
فارسی ترکیب صفت۔ علم صرف کی اصطلاح۔

مَفْعُول مَعَہٗ:۔ (باضافت) وہ مفعول جو
ہمیشہ مفعول بہ کا شریک حال ہو۔ فارسی
ترکیب۔ علم صرف کی اصطلاح۔
قول فیصل۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جیسے
احمد کو محمود کے ساتھ مارا۔

مَفْعُولٌ مِنْہُ:۔ جو لفظ یا مفعول فعل کے آلہ
ہونے پر دلالت کرے۔ فارسی ترکیب مذکر، علم
صرف کی اصطلاح۔
قول فیصل۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جیسے بندوق
سے مارا، چاقو سے چھیلا۔

مَفْقُود:۔ (بفتح اول و واوٗ معروف) کھویا
ہوا، غائب، نابود، ناپید، گم۔ جو کھو گیا ہو
گمشدہ۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، فصیح، رائج
محل صرف۔ اس تنگ فرصت پر کاموں کا آنا
ہجوم یعنی فراغ دل مفقود۔ اطمینان معدوم۔
(توبۃ النصوح)

قول فیصل - اصطلاح شرع میں اس شخص کو جو گم ہو گیا ہو اور اس کی کوئی خبر خیر نہ ہو، مفقود کہتے ہیں - لیکن یوں عام طور سے گمشدہ کے معنوں میں نہیں بولتے -

مفقود الخبر :- (بفتح اول و واو معروف و ضم خا معجم و سکون ہفتم و فتح ہشتم) گمشدہ، وہ شخص جس کی کچھ خبر اور پتہ نہ ملے، جس کی کوئی خیر خبر نہ ہو - عربی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -

محل صرف - اب سب کو تشویش ہوئی پھر ڈھونڈھوایا مگر مفقود الخبر - (کامنی از سرشار)

قول فیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے

بلبلوں میں مرغا یا جان پروانوں میں دی
دل ہمارا ہو کے مفقود الخبر کیا ہو گیا شرف

مفقود ہونا :- گم ہونا، کھو جانا - لاپتہ ہونا غائب ہونا، ناپید ہونا - اردو مصرف، فصیح، رائج -

جمع رکھ دل، عقل سبب ہو گا
کیا ہے اسباب اگر ہوئے مفقود میر

مُفَکِّر :- (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) فکر کرنے والا، سوچنے والا، مجاز فلسفی، عالم، دانا - عربی صفت مذکر - اسم فاعل، فصیح، رائج -

قول فیصل - اس کی عربی جمع مفکرین ہے اور اردو جمع مفکروں ہے -

مَفلر :- (بفتح اول و دوم) گلوبند، ایک اونی یا سوتی اگر سوتی بھی اور چار پانچ انچ چوڑی پٹی جو سردی سے بچنے کے لئے گلے یا کانوں میں لپیٹتے ہیں - انگریزی مذکر، رائج -

مُفلِس :- جس کے پاس پیسہ نہ ہو، نادار تہی دست، محتاج، بے زر، غریب، مسکین، فاقہ کش، فقیر - عربی صفت، اسم فاعل فصیح، رائج -

ملاں کے حکم پہ چلتے تھے یوں ہمیں نہ تھے
کیا نہ تھے اس وقت وہ تنقید یا مفلس نہ تھے صفی لکھنوی

قول فیصل - اس کی عربی جمع مفلسین اور اردو جمع مفلسوں ہے -

مفلسا بیگ :- نہایت مفلس، بھوکا نادار، نہایت محتاج -

میم بھی یوں ہی ہے اور نون کے اندر نقطہ
مفلسا بیگ ہے یہ واؤ بھی اور چھوٹی ہے انشا

(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ بھکاڑا بیگ لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں

مفلس بنا دینا :- غریب کر دینا، فقیر بنا دینا، کوڑی پاس نہ چھوڑنا، لوٹ کر کھا جانا، محتاج کر دینا - اردو مصرف، فصیح، رائج

مفلس تو خوش کہ زر نہ داری :- اے مفلس تو ہی اچھا ہے کہ دولت نہیں رکھتا یعنی دولت کے جھگڑوں سے تجھے نجات ہے (فرہنگ اثر ثانی)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مفلس سے سوال حرام ہے :- غریب کو تکلیف دینا جائز نہیں - اردو مثل - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب لکھنؤ نہیں بولتے -

مفلس کا مال :- غریب کا مال (دکاندار) ایسا مال جو ارزاں فروخت ہو اور جس کو کوئی نہ پوچھے -

گرد ہو اتو اسے چھوڑنا محال ہوا آتش
دل غریب مرا مفلس کا مال ہوا (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ اب لاوارث مال یا لاوارث کا مال کہا ہے، بولتے ہیں -

مفلس کر دینا :- مفلس بنا دینا، غریب کر دینا فقیر و محتاج کر دینا - اردو مصرف، فصیح، رائج -

مفلس کی جوانی جاڑے کی چاندنی :- دونوں صرف دیکھنے ہیں ایسی طبیعت کو مفلس کی رنج پہنچانے والی ہوتی ہیں - (فرہنگ اثر)

قول فیصل - مفلس کی جوانی، جاڑے کی چاندنی، خواجہ سرا کی دولت : اس طرح بھی بولتے ہیں - بے فیض ہے - یوں ہی جاتی ہے کا موقع سے اضافہ بھی کر دیتے ہیں - بہر حال مختلف صورتوں سے بولتے ہیں

مُفلِسی : (بضم اول و کسر سوم) ناداری افلاس، تہیدستی، تنگ حالی - غریبی، محتاجی فاقہ کشی - فارسی مؤنث، فصیح، رائج -

محل صرف - تین چیزیں دنیا میں سخت ترین وہ یہاں موجود ہیں ضعیفی ہے تنہائی - غربت میں بیماری مفلسی ہے قرضداری - کیا کہوں لکھ نہیں سکتا - (انشائے سرور)

مفلسی آنا :- افلاس آنا، ناداری میں مبتلا ہونا، محتاج ہونا - اردو مصرف، فصیح، رائج -

مفلسی پڑنا :- مفلسی آنا، مفلسی میں گھرنا ناداری میں پھنسنا، فلاکت میں گرفتار ہونا - اردو مصرف، فصیح، رائج -

مفلسی ایسی مجھ پہ چھائی ہے
سر پہ ٹوپی بھی تو پرائی ہے اسلم

مفلسی میں آٹا گیلا :- مفلسی میں ایسے مصارف پیش آنا جن سے گریز نہ ہو

تکلیف میں تکلیف ہونا۔ مفلسی میں نقصان ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔ اردو مثل۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل مثل۔ بگھی کرایہ پر کی تو آٹھ آنے آنے کے آٹھ آنے جانے کے ایک روپیہ ہوا اور جو تین گھنٹے بگھی روک لی تو دو روپیہ اس نے اور ٹھونک دیئے۔ مفلسی میں آٹا گیلا۔ (فسانۂ آزاد)

مُفلسی ہونا:۔ غربت ہونا، ناداری ہونا، محتاجی ہونا۔ فقر و فاقہ کا عالم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مَفلُوج:۔ (بالفتح اول و واؤ معروف) وہ شخص جس کو فالج کی بیماری ہو۔ فالج زدہ جس پر فالج گرا ہو۔ عربی صفت۔ اسم مفعول فصیح، رائج۔

ہفت اندام ہیں مفلوج کے دورہ کرے خون
پاسے گر اس نے سرجوش کا قطرہ وہ سقیم
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ وہ اعضا کہ جو فالج سے متاثر ہوں ان معنوں میں بھی مفلوج بولتے ہیں جیسے ان کے دونوں پاؤں مفلوج ہیں

بطور طنز بھی حرکتی کاہلی سستی اور رُکے ہونے کے معنوں میں بھی بولتی ہیں۔

کام کے ٹھپ ہونے، بند ہو جانے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے بجلی کے محکمہ کی ہڑتال کی وجہ سے سارا کام مفلوج ہو گیا۔

مفلوک:۔ فارسیوں نے لفظ فلاکت سے بنا لیا ہے۔ مفلس، تباہ حال، خستہ حال صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ دراصل فلاکت مصدر جعلی یعنی بناوٹی کا اسم مفعول ہے چونکہ گردش افلاک اور ستاروں کے ہیر پھیر سے دنیا میں برائی بھلائی کا ہونا خیال کرتے ہیں اور خاص کر برائیوں کے وقوع کا الزام تو فلک پر ہی لگاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے تباہ حالی اور مفلسی کو فلاکت اور تباہ حال و مفلس شخص کو فلک زدہ یا مفلوک کہتے ہیں۔ عربی صفت۔ مؤلف کے نزدیک بھی غلط ہے اور مفلوک الحال کی ترکیب سے نہ بولنا چاہیئے۔

مفلوک الحال:۔ خستہ حال، تباہ حال زدہ حال۔ اردو عربی ترکیب۔ غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو عربی لکھا ہے جو غلط ہے۔

مُفَوَّض:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) تفویض کرنے والا، کسی کام کو کسی کے سپرد کرنے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی کا اسم مفعول مُفَوَّض۔ (یہ تشدید حرف سوم مفتوح) ہے جس کے معنی ہیں سپرد کیا ہوا، تفویض کیا گیا۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے بصورت تانیث مفوضہ کہیں گے۔

مفہوم:۔ (بالفتح اول و واؤ معروف) سمجھا گیا دل میں جانا گیا۔ سمجھ میں آئے ہوئے۔ عربی صفت، اسم مفعول، قلیل الاستعمال

گو نہیں کنہ حقیقت معلوم
اس کے آثار ہیں لیکن مفہوم (مرزا دبیر)

مَفہُوم:۔ (بالفتح اول و واؤ معروف) منشا، مقصد، مراد، مطلب۔ عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج۔

پڑھ رہا ہے کوئی آیات جفائے فلکی
سوچتا ہے کوئی تفسیر دنا کا مفہوم محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مفاہیم ہے۔ مفاہیم و مطالب ملا کے بھی بولتے ہیں۔

مفہوم بتانا:۔ مطلب بتانا، کسی عبارت کا خلاصہ کر کے کہنا، منشا واضح کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ پہلے تم غور سے مضمون کو پڑھو اس کے بعد اس کا مفہوم بتاؤ کہ تم کیا سمجھے ہو۔

مفہوم سمجھنا:۔ مطلب سمجھنا، منشا جاننا، مراد سمجھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس طرح سمجھو اب اس کا مفہوم
حسب دنیں دو نوں ہیں لازم ملزوم (مرزا رسوا)

قول فیصل۔ مفہوم جاننا بھی بولتے ہیں، مفہوم بیان کرنا، مفہوم واضح کرنا وغیرہ بھی اس کے صرف ہیں۔

مفہوم ہونا:۔ سمجھا جانا، خیال میں آنا، معلوم ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ مفہوم ہوتا ہے ادراک سے
کچھ ایسا ہے پھر ایزد پاک سے تسلیم لکھنوی

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی مطلب ہونا، مراد ہونا بھی ہیں۔

تیرے ایما کے موافق تری مرضی کے خلاف
بخدا جنت و دوزخ کا یہی ہے مفہوم
محشر لکھنوی

مُفِید:۔ (بالضم اول و یائے معروف) فائدہ دینے والا، مضر کا مقابل، فائدہ مند

سود مند، فائدہ پہنچانے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل فصیح، رائج

قول فیصل۔ مفید خاص و عام اور صرف مفید عام کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے لیکن مطلب کی ترکیب بھی رائج ہے

از بسکہ مفید عام ہے یہ کام
شاید کہ بخیر ہو سر انجام ـ صفی لکھنوی

مفید مقصد کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

سمجھے جو اسے مفید مقصد
ٹھہرے کا وہ بیوقوف بے حد ـ صفی لکھنوی

مفید صحت:۔ صحت کے لئے فائدہ مند، صحت کو فائدہ بخشنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

جن کو وہ سمجھتی ہے نہایت
ہیں اس کے لئے مفید صحت ـ عزیز رسوا

مفید ہونا:۔ فائدہ مند ہونا، فائدہ بخش ہونا بہتر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ باپ ا۔ اگر میرے لئے عاجزی اور خلوص کے ساتھ دعا کرو تو کیا عجب ہے کہ مفید ہو۔ (توبۃ النصوح)

مَفِیض:۔ (بفتح اول و یائے معروف) فیض پہنچانے والا عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان میں قلیل الاستعمال

مقابا:۔ (بضم اول) سنگاردان، وہ چاندی یا پیتل کا بڑا خاصدان نما ظرف جس میں چہرے کی آرائش و تزئین کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

قصد تزئین کو جس رات گیا اے رشک ماہ
چاند آئینہ بنا زہرہ مقابا ہو گیا ـ رشک

مَقَابِر:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) بہت سے مقبرے، بہت سے قبرستان۔ عربی جمع، مذکر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَقَابِل:۔ روبرو، آمنے سامنے، سامنے آنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج

مقابل میں علیؑ کے آتے ہی رہوار کو روکا
رُکیں آنکھیں کھنچیں تیغیں پڑے بل چیں و ابرو پر ـ محمد عزیز لکھنوی

مُقَابِل:۔ ٹ برابر، مساوی۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ احمد خاں بنگش اس زمانے کا بہادر ترین شخص تھا اس کے مقابلے کے لئے برہان الملک کی ضرورت تھی۔ صفدر جنگ اس کے حریف مقابل نہ ہو سکتے تھے۔ (دارالگداز سنہ لکھنؤ)

مُقَابِل:۔ ۳ نظیر، مثل، مانند، جیسے عربی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

مُقَابِل:۔ ۴ (کنایۃً) معشوق

مقابل ہے مقابل میرا
رک گیا دیکھ روانی میری ـ غالب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ خصوصی طور سے ان معنوں میں نہیں بولتے۔

مُقَابِل:۔ ۵ دشمن، مخالف، حریف۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مُقَابَلَہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم) آمنا سامنا، مڈبھیڑ، باہم روبرو ہونا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف۔ اچھا ہے وہ میرے مقابلہ پر نہیں آتے ہیں جس دن آگئے تو ان کو پتہ چلے گا۔

مقابلہ:۔ ٹ برابری، ہمسری، رودکشی۔ عربی صفت مذکر، فصیح، رائج۔

نزدو! شان ہے یکی بے نیازی کی
تو اور مقابلہ کرے پروردگار کا ـ مقافر گیلی

مُقَابَلَہ:۔ ۳ مخالفت، ضد، اختلاف۔ عربی مذکر، رائج۔

محل صرف۔ سنا ہے کہ جنوری ۱۹۵۹ء جنرل الیکشن ہو رہے ہیں دیکھئے اب کی آپ سے مقابلہ پر کون کھڑا ہوتا ہے۔

مقابلہ:۔ ۴ مطابقت، جانچ پڑتال، ایک کتاب کی عبارت کا دوسری کتاب کی عبارت سے ملانا، کاپی یا پروف وغیرہ کو ملانا، تطبیق۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مہذب اللغات کی بارھویں جلد کی کاپیاں لکھ کر آگئی ہیں تم آنے لگو تو مقابلہ ہو جائے۔

مقابلہ:۔ ۵ جنگ، لڑائی، مجادلہ، جنگ و جدل۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا ـ میر

شہ سے مقابلہ کو چلا پہلوان جب
باجے بجے اڑی رن کی زمین سب ـ میر عشق

قول فیصل۔ مقابلہ کے معنی جنگ و جدل کے ہیں لیکن اس کے معنی صرف ہتھیاروں کی لڑائی نہیں ہے بلکہ پہلوان کی جوڑ ان سے کشتی بھی مقابلہ ہے کسی سے کسی کا نظریاتی یا اصولی اختلاف ہے اور اس میں ایک دوسرے کی مخالفت بھی مقابلہ ہے۔

مقابلہ:۔ ۶ بحث، تکرار (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنوں پر نہیں ہے

مُقَابَلَہ:۔ ۷ ایک ستارے کی دوسرے ستارے کی طرف نصف دور فلک میں، یعنی اتنی درجہ کے فاصلے سے نظر یعنی برجوں کا فاصلہ، مثلاً قمر سرطان کے چوتھے درجے میں اور مشتری

جوڑ کے عیوں جو عیب ہو تو یہ مقابلہ کہلائے گا اور یہ صورت سرتاسر دشمنی کی دلیل خیال کی جائے گی علم نجوم کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقابلہ بدنا:۔ شرط بد کے مقابلہ کرنا

چلے ہو حشر کو لیکن ذرا سمجھ کے چلو۔
بدا ہے آج کسی سے مقابلہ تم نے — شفق عمادی

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مقابلہ رہنا:۔ مقابلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہم نے ان سے بارہا دیکھا گھنٹوں ان سے مقابلہ رہتا مگر ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ جواب میں عاجز رہا ہو۔ (گلدستۂ لکھنؤ)

مقابلہ کرنا:۔ ملانا، مطابقت کرنا، تطبیق کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

مقابلہ کرنا:۲ سامنے آنا، برابری کرنا، ہمسری کرنا، مدمقابل آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

دونوں عالم کی قوتیں مل کر
کر تو سکتیں مقابلہ دل کا — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہے اور اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

وبال میں نہ گرفتار ہوں کہیں مہ و مہر
خدا کرے ترے رخ سے مقابلہ نہ کریں — جبر

جیسے:۔ خدمت گار نے عرض کیا کہ حضور ڈگڑی پر آئے ہیں۔ نفس اور گاڑی کا کیا مقابلہ ہوسکتا ہے (سیر کہسار)

مقابلہ کرنا:۳ مخالفت کرنا، ضد کرنا، اڑنا، ہٹ کرنا، ڈٹنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

مقابلہ کرنا:۴ تکرار کرنا، بحث کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مقابلہ کرنا:۵ جنگ و جدل کرنا۔ دو فوجوں کا باہم لڑنا، مجادلہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

مقابلہ میں:۔ مقابل میں، بہ نسبت، آگے، سامنے اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ سنبل کو ان کی زلفِ مسلسل دیکھ کر پریشان دیکھا سرو کو مقابلہ میں قامتِ یار کے نگوں پایا۔ (فسانۂ عبرت)

مقابل ہونا:۔ لڑنے کو سامنے کھڑا ہونا، مقابلہ کے لئے سامنے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مقابل اس رخِ روشن سے شمع گر ہو جائے
صبا یہ دھول لگائے کہ پھر سحر ہو جائے — ذوق

مقابل ہونا:۲ آمنے سامنے ہونا۔ برابری کرنا، منہ چڑھنا۔ روبرو ہونا۔ دوبدو ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بھلا غیروں میں ہم سے ہوتا مقابل
نہ ہوتا اے گر سہارا تمہارا — مضطر

قولِ فیصل۔ اس جگہ مقابل ہو جانا اور لڑنے کو سامنے کھڑا ہونا، خم ٹھونک کر سامنے آنا کے معنی میں بھی ہے۔

ہو جاتے ہیں اس کی صفِ مژگاں کے مقابل۔
ہر چند کہ ہم جان و جگر کچھ نہیں رکھتے — مصحفی

مقابل ہونا:۳ ہمسر ہونا، نظیر ہونا، مانند ہونا، مثل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

مقابل ہونا:۴ گستاخی سے پیش آنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقابلے پر آنا:۔ فوج کا لڑنے کے واسطے سامنے آنا، کسی کا کسی کے سامنے لڑنے کے لئے آنا، مقابلہ کرنے کے لئے آنا۔ مقابل ہونا۔ سامنے ہونا، مشتعل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ کیا ہمارے مقابلے پر آئے گا۔ اس کی اتنی مجال کہاں۔

مقابلے پر آنا:۲ معترض ہونا، مزاحم ہونا، سدِ راہ ہونا، دشمنی پر آمادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

مقابلے پر مستعد ہونا:۔ لڑنے کو تیار ہونا، دوبدو ہونے کے واسطے موجود ہونا۔ خم ٹھونک کر سامنے آنا۔ لڑنے کی ٹھاننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مقابلے سے ہٹ جانا:۔ شکست مان لینا، سامنے سے ہٹ جانا، مقابلہ ترک کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ الیکشن میں مقابلہ کرنا تو کوئی بات نہیں لیکن مقابلہ سے ہٹ جانے میں بڑی ذلت کا سامنا ہوتا ہے۔

مقابلے میں:۔ از روئے تقابل، بہ نسبت، سامنے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ ان کے، میرے، تمہارے، آپ کے، ہمارے وغیرہ کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں جیسے ہمارے مقابلے میں وہ اس جگہ کے زیادہ مستحق ہیں

مقابلے میں آنا:۔ سامنے آنا، سامنے پڑنا، مقابل ہونا۔ سامنے کھڑا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

سیاہ و از بہت کر ہو ظلمت عام

مقابلے میں جو آئے وہ فیل ہو یا دل شاد عظیم آبادی

قول فیصل۔ مقابلے میں آجانا بھی بولتے ہیں

مقابلے میں جو آجائے اس غضنفر کے

دل ہزبر ہو یا نہ میانہ پیکار شاد لکھنوی

مقابلے میں آنا کے ایک معنی جنگ کے لئے میدان میں سامنے آنا بھی ہیں۔

مَقَاتِل:۔ (بفتح اوّل وکسر سوم) بہت سے مقتل، وہ کتابیں جن میں لڑائی اور شہادت کے حالات خاص طور سے ہوتے ہیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ ارباب مقاتل کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

مُقَاتَلَہ:۔ باہم قتل کرنا، کشت وخون خونریزی، قتل، جدال وقتال۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَقَادِیر:۔ (بفتح اول وکسر چہارم) مقدار کی جمع۔ اندازے، تعداد شمار۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مقادیر غیر متماثلہ:۔ وہ مقداریں جن کے حروف مختلف ہوں۔ فارسی ترکیب صفت جبر ومقابلہ کی اصطلاح۔

مقادیر متماثلہ:۔ وہ مقداریں جن کے حروف یکساں اور اعداد مختلف ہوں۔۔۔ فارسی، ترکیب صفت جبر ومقابلہ کی اصطلاح

مقادیر مجہولہ:۔ غیر معلوم مقداریں، نامعلوم مقادیر۔ فارسی ترکیب صفت جبر ومقابلہ کی اصطلاح۔

مقادیر معلومہ:۔ جانی ہوئی مقداریں فارسی ترکیب، صفت جبر ومقابلہ کی اصطلاح

مُقَارَبَت:۔ (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) قرب، نزدیکی، قربت، پاس۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خوش ہوں جنت ہو یا کہ دوزخ ہو

رہے حاصل مقاربت تیری ببرز

قول فیصل۔ اس جگہ قربت زبانوں پر زیادہ ہے۔

مقاربت:۔ صحبت، ہمبستری، خلوت، عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُقَارِن:۔ (بضم اول وکسر چہارم) نزدیک، درمیان، آشنا، قریب عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُقَارَنَت:۔ (بضم اول وفتح سوم وچہارم) نزدیک ہونا، قریں ہونا۔ نزدیکی، قربت، عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے عدو کی مقاربت اس سے

ہم سے ہوگی مقارنت کیسے عزیز

(قران السعدین)

مقارنت:۔ دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ عربی مؤنث، اصطلاح علم نجوم

مَقَاصِد:۔ (بفتح اول وکسر چہارم) مقصد کی جمع مطالب، اغراض، مرادیں۔ عربی جمع مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مقاصد مذکورۂ بالا درعلم مجلس اور آداب محفل کی اس غریب کو کیا خبر۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ مقاصد پورے ہونا۔ مقاصد پورے کرنا، دلی مقاصد، اعلیٰ مقاصد، نیک مقاصد مقاصد بر آنا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

مُقَاطَعَہ:۔ (بضم اوّل وفتح چہارم وپنجم) مجازاً ترک تعاون۔ ترک تعلق۔ عدم تعاون یعنی دینا اور تعلقات کو ختم کر دینا، قطع تعلق کرنا۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَقَال:۔ (بفتح اول) گفتگو، کلام، بات چیت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج

بیبیوں سے کیا زینب نے جو مذکور یہ مقال

صف ماتم سے وہ گھبرا کے اٹھیں سب فی الحال انیس

قول فیصل۔ حالی مقال، نیک مقال، شیریں مقال وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے جیسے: اللہ آگے کے شعرائے رنگین خیال وشیریں مقال غضب ہی باتیں بھی جانتے تھے۔ (فسانہ آزاد)

مقال کی اردو جمع مقالوں ہے۔

تقلید کیوں خیال وزباں میں کسی کی ہو

اپنا خیال اپنے مقالوں کو دیکھئے عزیز لکھنوی

مَقَالَات:۔ (بفتح اول) مقالہ کی جمع، قول مقولہ، کہی ہوئی بات۔ کلام۔ عربی مذکر فصیح، رائج

یہ مقالات قال وقصص منصوصہ

ہیں اک پڑا ہوا فسانۂ خواب غفلت ذوق

مَقَالَہ:۔ کسی ادبی بزم یا مشاعرہ کے لئے لکھی ہوئی وہ تحریر جو پڑھنے سے دیئے ہوئے موضوع پر ہو۔ مضمون۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل شیعہ کالج میں سیمینار ہے ہم کو غالب اور ان کا فن کے موضوع پر مقالہ پڑھنا ہے۔

اس کی عربی جمع مقالات ہے، بزم مقالات کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے اس کی اردو جمع مقالوں اور مقالے ہے جیسے اردو اکادمی کی

جانب سے میرے سارے مقالے چھپ رہے ہیں۔

مَقَالہ (ع) تحریر اقلیدس کے ہر ایک حصہ کا نام جس میں اقلیدس کے دعاوی ان کے ثبوت اور شکلیں وغیرہ درج ہوں۔
(فقرہ) اقلیدس کا پہلا مقالہ دیکھا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ علم اقلیدس کی اصطلاح ہے

مَقَالہ (ع) کتاب کا باب، حصہ، فصل (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُقَام (ع) (بالضم) ٹھہرنا۔ کوچ کا عکس۔ قیام۔ اقامت۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج
کوئی زمانے سے جاتا ہے کوئی آتا ہے
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے (آتش)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالفتح ہے

مَقَام (ع) (بالفتح) ٹھہرنے کی جگہ، مکان، مسکن، ٹھکانا، گھر، جائے قیام۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔
اس کا مقام دیر میں بھی ہے حرم میں بھی
دونوں جگہ تلاش کریں گے جہاں ملے (ریاض)

مَقَام (ع) جگہ، حصہ، علاقہ۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔
مقام ہو گا یہ جس جا نگاہ پڑتی ہے
حضور کے در دولت پہ خاک اڑتی ہے (نفیس)
قول فیصل۔ اس کی جمع مقامات ہے جیسے مختلف مقامات پر مینہ گیا۔ ہندوستان کے مختلف مقامات پر چائے کی کاشت ہوتی ہے۔

مَقَام (ع) منزل، اترنے کی جگہ، پڑاؤ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

مَقَام (ع) موقع، محل، وقت۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔
ساتھ شکوہ تعلق خوشی ہے اس جگہ
چپ رہ کہ یہ مقام نہیں قیل و قال کا (سالک دہلوی)

مَقَام (ع) درجہ، مرتبہ، رتبہ۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔
کیا دور ہے سب نے عجب اسلام سے
بڑھا نذر دینے سے ان کا مقام شاہ اور (وحشت)
قول فیصل۔ عالی مقام۔ بلند مقام کی ترکیبیں زبانوں پر ہے۔

مَقَام (ع) صوفیوں کی اصطلاح میں مرتبہ فقر و فنا و سلوک کے آغاز میں بندہ کا عبادت میں قیام کر کے درجہ بدرجہ ترقی کرنا۔ عربی مذکر صوفیوں کی اصطلاح۔

مَقَام (ع) پردہ، سردر۔ عربی مذکر۔ علم موسیقی کی اصطلاح۔

مَقَامِ ابراہیم (ع) (بفتح اول و کسر چہارم) بیت اللہ۔ اس جگہ کا نام جہاں حضرت ابراہیمؑ نے نماز ادا کی تھی۔ مکہ معظمہ کے اس مقام کا نام جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنی بیوی سارہ سے عہد کر کے آئے تھے کہ اونٹ سے نہیں اتروں گا اور چڑھا ہی چڑھا اپنی دوسری بیوی ہاجرہ و اسمٰعیلؑ کو دیکھ کر چلا آؤں گا۔ جس وقت سے اس جگہ پہنچے تو ہاجرہ نے پاؤں دھلانے کے لئے اترنے کو کہا۔ لیکن یہ اپنے عہد سے مجبور ہوئے تو انھوں نے ایک پتھر اس پاؤں کی طرف دوسرا اس پاؤں کی طرف لا کر رکھا اور اس طرح حضرت کے ہاتھ پاؤں دھلائے پس جس پتھر پر حضرت نے پاؤں رکھا تھا اب وہ مقام خلایق کا مصلّیٰ ہے اور اسی کو مقام ابراہیم یا مقام مصلّیٰ کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اسی کو صرف مقام بھی کہتے ہیں۔
ع رکن و مقام و باب و بنا زمزم و حجر (انیس)

مَقَامَات (ع) (بفتح اول) کنایتہً مراتب مدارج، رتبے۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج
مستجاب مقامات مخفی و اعلیٰ
روانہ شرق سے تا غرب بال و پر کی طرح (امیر عشق)

مقامات (ع) قواعد، حکایات جیسے مقامات حریری۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے مقامات حریری وغیرہ کی ترکیبوں ہی سے مستعمل ہے۔

مقامات (ع) جگہیں، مواقع، محل، عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔
محل صرف۔ ان کا یہ ذوق کلکتہ وغیرہ میں رہنے اور مختلف مقامات کی عمارتوں کے دیکھنے کی وجہ سے ایسا غارت ہو گیا تھا کہ ان کے عہد کی عمارتوں سے وہ پرانی خصوصیتیں جاتی ہو گئی تھیں۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

مَقَامَات (ع) (بفتح اول) علم موسیقی میں بارہ برجوں کے موافق بارہ مقام مقرر کئے گئے ہیں اور ساعات روز و شب کے مطابق چوبیس شعبے یعنی ہر مقام کے دو شعبے ہیں بارہ مقاموں کو مقامات کہتے ہیں۔ عربی مذکر۔ علم موسیقی کی اصطلاح۔

مقامِ اُمید:- امید کی جگہ، جائے امید
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

تیرا در دروازۂ دولت ہے مقامِ امید
تیرا دیوان عدالت ہے محلِ حبسِ شر — ذوقؔ

مقام آنا:- موقع آنا، وقت آنا، محل آنا۔
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع اکبر نے کہا آ وہ مقام اجل آیا — انیسؔ

قولِ فیصل۔ جگہ، علاقہ۔ آنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے ابھی آگے وہ مقام آئے گا تو دکھائیں گے کہ جہاں ڈاکوؤں نے حملہ کیا تھا۔

مقام بولنا:- ٹھہرنے کا حکم دینا، ٹھہرا رہنا۔ اردو فعل لازم (لشکری زبان)
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقام دینا:- جگہ دینا، جگہ عنایت کرنا۔
اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جسے چاہے جنت میں دیوے مقام
جسے چاہے دوزخ میں رکھے مدام — ذکر البیانؔ

قولِ فیصل۔ اس کے ایک معنی عزت بخشنا، رتبہ دینا، درجہ دینا بھی ہیں۔ جیسے آپ نے مجھے جو مقام دیا ہے اس کا میں کسی طرح مستحق نہ تھا۔

مقام دینا:-۲ تعزیت کو جانا، ماتم پرسی کے واسطے کسی کے گھر جانا۔ اردو فعل متعدی، اہلِ ہنود عورتوں کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی اہلِ ہنود کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مقامِ صدر:- بیچ میں، بیچوں بیچ، وسط، فارسی ترکیب۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مقامِ صدر میں تختِ شاہی بچھا تھا۔ اس میں جواہراتِ اعلیٰ اور بیش قیمت جڑا تھا اس پر لقا آ کر جلوہ فرما ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل۔ مقامِ صدر کے علاوہ ایک صرف اور ہے۔ صدر مقام جس کے معنی ہیں مرکز، قلبِ شہر یا قلبِ ملک۔

مقامِ عیش میسر نمی شود بے رنج:- آرام کی جگہ بغیر تکلیف اٹھائے نہیں ملتی۔
(فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقام کرنا:- ٹھہرنا، قیام کرنا، ڈیرہ ڈالنا، اترنا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گلشن میں تجھ سا سبز قدم گر کرے مقام
مرجھائیں تازہ پھول شجر خشک ہوں تمام — انیسؔ

مقامِ گفتگو:- اعتراض اور شبہ کا محل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

رخصت دشنام بھی جب دی نہ حسن یار نے
کیا مقامِ گفتگو تھی دل ہی میں وہ رہ گیا — ناظمؔ

مقامِ محمود:- (باضافت) لفظی معنی مقامِ پسندیدہ، مقامِ محمود جس کا وعدہ پیغمبر صاحب سے کیا گیا مرتبۂ شفاعت ہے قیامت کے دن لوگ مضطرب ہو کر تمام انبیائے سابقین سے شفاعت کرانا چاہیں گے اور وہ اپنی لغزشوں کو یاد کر کے شفاعت کی جرأت نہ کریں گے۔ آخر یہ کام پیغمبر آخر الزماں سر کریں گے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقامِ محمود:-۲ (باضافت) اس مقام کا نام جہاں آنحضرت شبِ معراج میں پہنچے تھے فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

ع چھوڑ کے آئے دنیا میں مقامِ محمود — مؤلف

مقامِ مخصوص:- پیخانہ کا مقام، مبرز، مقعد، فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مقامِ معین:- خاص مقام، مقررہ جگہ، مقررہ مقام
فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے مختلف صورتوں سے بول سکتے ہیں۔ جیسے مقامِ خدمت مقامِ عذاب، مقامِ توبہ وغیرہ۔

مقامِ ہُو:- (باضافت) سناٹے کی جگہ، وحشتناک جگہ، جائے وحشت، فارسی ترکیب، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھو تو خاک اڑتی ہے بستی میں چار سو
کوچے ہیں شہر کے کہ بیاباں مقامِ ہو — تعشقؔ

قولِ فیصل۔ ہو کا مقام بھی بولتے ہیں۔

مقامِ ہو کا ہے جس جا نگاہ پڑتی ہے
حضور کے در دولت پہ خاک اڑتی ہے — نفیسؔ

مقام ہونا:- ٹھہرنا، قیام ہونا، رکنا، جا گزیں ہونا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع یاں سے ہوا جو کوچ تو ہے خلد میں مقام — انیسؔ

مقامی:- کسی خاص جگہ کے متعلق، ساکن، قائم، ٹھہرا ہوا
اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مشاعرہ میں پہلے مقامی حضرات اپنی غزلیں پڑھیں گے اس کے بعد بیرونی شعرا پڑھیں گے۔

مُقاوَمَت:- (بضم اول و فتح چہارم و چہارم) کسی کے سامنے برابر کا ہونا کسی کے مقابلے کے لئے آمادہ ہو جانا، کمربستہ ہو جانا، بجائے مقابلہ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اب مقاومت کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَقبَرہ:- (بفتح اول و سوم و چہارم) قبرستان، وہ جگہ جہاں بہت سی قبریں ہوں، گورستان، عربی مذکر اسم ظرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ قدیم زمانے میں مقبرہ اس کو کہتے تھے کہ جہاں ایک آدمی

دفن ہو اور اسکی قبر بنے۔

یہ کس کا مقبرہ ہے کون اس میں سو رہا ہے
ہے یہ بھی خاطر مصحف کا ایک پارہ — عزیز لکھنوی

مقبرہ اور قبرستان میں فرق یہ ہے کہ قبرستان میں چھت نہیں ہوتی اور مقبرہ میں گنبد نما عمارت بھی ہوتی ہے۔

مُقْبَرے کی جالی :- وہ سوراخ دار دروازے غرفے جو مقبرے کی دیواروں میں بنا دیں۔

آسماں پر نظر جو کی شب کو
سمجھا میں مقبرے کی جالی ہے — ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

مُقْبِل :- (بضم اول وکسر سوم) قبول کرنیوالا۔ آنے ہونے والا۔ روبرو ہونے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُقْبِل :- کسی طرف متوجہ ہونے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُقْبِل :- اقبال مند۔ دولت مند۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُقْبَل :- سال آئندہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُقْبَل :- مقبول۔ قبول کیا گیا۔ کسی کے منہ چڑھا۔ عزت دار۔ جس کی بات حاکم مانے۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَقْبُوح :- (بفتح اول وواو معروف) نیکی سے دور رکھا گیا۔ قباحت والا۔ بد۔ زشت۔ برا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ایذا مجھکو نہ دے جو ذی روح
اسکو ستاکے ہے یہ مقبوح — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ غیر مقبوح کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

یوں نہیں تن تیرہ بخت میں روح
رہتی ہے ہمیشہ غیر مقبوح — صفی لکھنوی

مَقْبُوضَہ :- (بفتح اول وواو معروف وفتح پنجم) قبضہ کیا گیا۔ وہ چیز جس پر قبضہ کیا جائے۔ زیر تصرف۔ (ہاتھ میں آئی ہوئی یا جو قبضے میں ہو۔) عربی صفت۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ عاجز ہو کے انھوں نے آدھے سے زیادہ ملک سرکار عظمت مدار برطانیہ کے سپرد کر دیا اور کہا کہ میں اپنے مقبوضہ علاقہ میں بے خرخشہ و بے تردد حکومت کر سکوں گا۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ مال مقبوضہ اور جائداد مقبوضہ کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے اسکی عربی جمع مقبوضات ہے۔

مَقْبُول :- (بفتح اول وواو معروف) پسندیدہ۔ برگزیدہ۔ عزیز۔ پیارا۔ مرغوب۔ منظور۔ عربی صفت اسم مفعول۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ یہ واقعہ ہے کہ اسی جذباتی انداز نظر نے اس کتاب کو بہت سی کتابوں سے زیادہ مقبول بنایا۔ (از گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی قبول کیا گیا مانا گیا ہیں۔ مقبول بارگاہ۔ مقبول بارگاہ الٰہی کی ترکیبیں بھی مستعمل ہیں۔ مقبول نظر کی ترکیب سے بھی مستعمل تھا۔

گو ہمیں خوش خلقی سے مقبول النظر اے تندخو
داغ خاطر میں نظر پڑتی ہے کس کی خار پر — ناظم

مقبول کرنا :- قبول کرنا۔ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

مقبولہ کرانا :- [illegible] اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ اس غضب کو دیکھو۔ اس سے کیا ہو کراتی ہے۔ (فسانۂ آزاد) (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مقبول ہونا :- مقرون بہ اجابت ہونا۔ پسندیدہ ہونا۔ پسند ہونا۔ پیارا ہونا۔ عزیز ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

شہرہ خلاف صرف معمول ہو گیا
جو کچھ کہا خلوص سے مقبول ہو گیا — مؤلف

قول فیصل۔ زیارت مقبول ہونا۔ سجدہ مقبول ہونا وغیرہ کے ساتھ [illegible]

یوں تو ہے آپکا ہر سجدہ خالق مقبول
کیجئے ذکر خدا آج خلاف معمول — مؤلف

مقبول ہونا بمعنی قبول ہونا۔ منظور ہونا زبانوں پر ہے

عرضی میں یہ تھا زینب و کلثوم کو ترحیم
مقبول ہو بیمار کی مہجور کی تسلیم — عشق

مَقْبُولِیَّت :- (بفتح اول وواو معروف وکسر پنجم وفتح ششم) قبولیت۔ منظوری۔ شہرت۔ پسندیدگی۔ فارسی مونث۔ فصیح۔ رائج۔

عام ہو مقبولیت اس کی خدا
بس یہی ہے اب مری تجھ سے دعا — کاظم

(قران السعدین)

محل نثر۔ ہر ایرانی ہندوستان میں آتے ہی آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے اور اس کی

ہر حرکت اور وضع مقبولیت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی۔ (داڑ گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ مقبولیت حاصل ہونا مقبولیت پانا۔ مقبولیت ہو۔ اس کے حروف ہیں

مقتبس :۔ (بضم اول وفتح سوم وکسر چہارم) روشنی لینے والا۔ اقتباس کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مقتبس :۔ اقتباس کیا گیا۔ فائدہ اٹھایا گیا، دوسری کتاب سے لیا گیا نقل کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مقتدر :۔ (بضم اول وفتح سوم وچہارم) صاحب اقتدار۔ زبردست۔ اقتدار رکھنے والا۔ قدرت رکھنے والا۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صحت۔ امان اور قارون کیسے کیسے جابر اور مقتدر گزرے ہیں (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ مقتدر ہستی کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

مقتدر :۔ خدائے تعالیٰ کا نام۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مقتدیٰ :۔ (بضم اول وفتح سوم) پیروی کیا گیا جس کی پیروی کی جائے۔ امام، پیشوا، رہنما۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

حشر کا روز نہ آئے تو عید خدا دکھائے تو
جب کی سند کہ انبیاء آپ کو مقتدیٰ کہیں (محشر)

قول فیصل۔ اس کی جمع مقتدایان ہے جیسے علمائے دین مقتدایان ملت کو پالٹکس سے کسی قسم کا واسطہ نہیں ہو سکتا۔ (داڑ گزشتہ لکھنؤ)

اس کا املا مقتدا اچھی ہے۔

مقتدی :۔ (بضم اول وفتح سوم) پیروی کرنے والا، پیرو۔ مقلد۔ ماننے والا۔ اقتدا کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

مہر جس کے صدقے میں زینت دہ برج شرف
مقتدی ہوتے کا جس کے عیسیٰ گردوں جناب (محسن کاکوروی)

مقتدی :۔ امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا، امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح، رائج۔

محل صحت۔ یہ نوری جلاہہ تو امام بنتا ہے اور محلے کے سقے حجام، کنجڑے، مسجد کے مسافر اس قسم کے لوگ اس کے مقتدی ہوتے ہیں اور انہیں میں یہ حضرت بھی جا کر شریک نماز ہوتے ہیں (توبۃ النصوح)

مقتضا :۔ (بضم اول وفتح سوم) تقاضا کیا گیا، خواہش کیا گیا۔ (مجازاً) موقع، مصلحت، اقتضا، عین مراد۔ عربی مذکر۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مقتضا تقاضا بھی یہی سبط نبی کے غم کا
خاک صحرا میں اڑے اور ہو دریا خالی (جلیل)

مقتضائے انصاف :۔ انصاف کے موافق انصاف کی رو سے۔ حسب انصاف، تقاضائے انصاف، فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

مقتضائے بشریت :۔ بشریت کا تقاضا۔ موافق بشریت، آدمی ہونے کے ناطے، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مقتضائے طبیعت :۔ طبیعت کا تقاضا، طبیعت کے موافق۔ از روئے فطرت، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مقتضائے فطرت کی ترکیب بھی بولتے ہیں۔

مقتضائے عقل :۔ عقل کی رو سے۔ از روئے عقل۔ بہ تقاضائے عقل۔ موافق عقل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحت۔ پانی اور آگ سے زور نہیں چلتا جس چیز کو انسان فنا جانے اس میں دخل دینا مقتضائے عقل و حکمت نہیں۔ (فسانہ آزاد)

مقتضائے عمر :۔ سن کے اعتبار سے عمر کے حساب سے۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

محل صحت۔ اولاد کے عیوب پر آگہی نہیں ہوتی اور ہوتی ہے تو عیب کو عیب سمجھتے نہیں یا مقتضائے عمر یا نتیجہ ذہانت۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اسی جگہ مقتضائے سن اور سن کا تقاضا کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

آنکھ میں نیم کا نقطہ ہے سرمہ کا
شوخی حیا کی مقتضائے سن کا (نواب مرزا شوق)

مقتضائے وفا :۔ تقاضائے وفا۔ وفا کے مطابق از روئے وفا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

خواب یوسف پہ چاک داماں ہنستا تو دل کو ہوئی حسرت
ارے زلیخا ذرا خبر لے یہ مقتضائے وفا نہیں ہے (محشر)

مقتضائے وقت :۔ مناسب وقت، مصلحت وقت کے مطابق، حسب تقاضائے وقت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ وقت کا مقتضا بھی بولتے ہیں۔

مل چلو تم ہر کسی دانا کس سے رند
کیجیے جو وقت کا ہو مقتضا (رند)

اسی جگہ مقتضائے حال بھی بولتے ہیں۔

مقتضب :۔ (بضم اول وفتح سوم وچہارم) علم عروض کی ایک بحر کا نام۔ عربی صفت اسم مفعول۔ عروضیوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ صاحب بحر الفصاحت لکھتے ہیں کہ اس کے معنی ایک چیز کا نکلا ہوا اور کاٹا ہوا ہیں چونکہ یہ بحر بحر منسرح سے نکالی اور کاٹی ہے یعنی اس بحر کا عکس ہے اس لئے اس کا نام مقتضب رکھا گیا وزن اس کا یہ ہے۔

مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن (دوبار)

یہ بحر کلام عرب میں مجزو مستعمل ہے یعنی آخر کا جزو اس سے گرا کر استعمال کرتے ہیں اور اس بحر میں آٹھ زحاف آتے ہیں۔

خبن، طے، قطع، صلم، وقف، کسف، جدع۔ پس ان میں سے خبن، طے، وقف اور کسف اور جدع اور صلم رکن مفعولات سے علاقہ رکھتے ہیں اور قطع اور ازالہ مستفعلن سے علاقہ رکھتے ہیں اس بحر میں مفعولات واؤ اور فے میں مراقبہ ہے یعنی دونوں کا گرانا ثابت رکھنا جائز نہیں اگر فے ساقط کی جائے تو واؤ ثابت رکھیں گے اور اگر واؤ ساقط کی جائے تو فے ثابت رہے گی۔

شعرائے قدیم نے اس بحر کو ایک دو وزن مثمن اور مسدس میں طبع آزمائی کی ہے نازک خیالان عرب و فارس نے اکثر اس بحر کو مربع استعمال کیا ہے مقتضب مثمن سالم کے وزن میں مولانا مصحفی لکھنوی کا یہ شعر ہے۔

ان دنوں میں اب کیوں نہیں ہوتا شانہ کیا ہے صنم
تیرے گیسو بھی میرے دل آشفتہ ہے اے صنم
مصحفی لکھنوی

مُقْتَضِی :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) خواہش کرنے والا، خواہاں، تقاضا کرنے والا عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
لکھنؤ جو تیری جہت ہے اسی کا مقتضی

یہ شیعہ کالج کو بنا دے شیعہ یونیورسٹی مصحفی لکھنوی

مَقْتَل :- (بالفتح و فتح سوم) قتل کرنے کی جگہ قتل گاہ، مذبح، عربی صفت، مذکر، اسم ظرف فصیح، رائج۔

تاگہاں قتل کا میداں نظر آیا ان کو
مقتل شاہ شہیداں نظر آیا ان کو مونس

مَقْتُول :- (بفتح اول و واو معروف) قتل کیا گیا، کشتہ، مارا گیا۔ وہ جسے قتل کیا گیا ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

وہ شہید عدل ہے حافظ جعفر ہو، اگر چہ ایسی حالت میں جو مقتول و قاتل کی نگاہ کی قدری قول فیصل۔ مقتول ستم، مقتول جفا وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

عہد کا بھی شہیدا سا بھی ہے مقتول جفا ہے
ایسا کوئی مظلوم نہ ہوگا نہ ہوا ہے تعشق

مِقْدَار :- (بالکسر) اندازہ، تعداد، وزن تول، حساب، عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

معلوم کوئی ذرا سا جو کھا لیا اس نے
طلبیدہ، وہی مقدار رکھ دیا اس نے عشق

قول فیصل۔ عشق، جس قدر کے معنوں میں بھی آتے ہیں۔

جو مقدار دولت کی تھی کی بیاں
گرا انتقا جہاں زر بنا یا نشان انیس

مقدار ٹھہرانا :- مقدار معین کرنا، وزن مقرر کرنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان

مرے پاس وفا کی کاش تم مقدار ٹھہرا لو
کہ اتنا مجھ سے ہو سکتا ہے اتنا ہو نہیں سکتا

مُقَدَّر :- (بضم اول و فتح دوم و فتح سوم مشدد) تقدیری بات۔ وہ لفظ جو عبارت میں موجود نہ ہو۔ مگر اس کے معنی لئے جائیں۔ تقدیرات۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُقَدَّر :- قسمت کا لکھا، سرنوشت، نوشتہ قسمت، قسمت میں لکھا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج۔

اب تو جاتے ہیں اس گلی میں نسیم
پھر ہے گا جو کچھ مقدر ہے دیا شنکر نسیم

مُقَدَّر :- تقدیر، قسمت، بخت، مقسوم عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مقدر اپنا اپنا اس میں آخر رشک ہی کیسا
کسی کا رہنما کوئی ملا رہبر ہمارا ہے محو لکھنوی

مقدر آزمانا :- قسمت کا امتحان کرنا، نصیبے کی آزمائش کرنا، بخت آزمانا۔ اردو مصدر، فصیح رائج۔

بے وفا سارے حسینان وطن ہیں اے داغ
آزمائیں گے کہیں اپنا مقدر باہر داغ

قول فیصل۔ اسی جگہ قسمت، تقدیر، بخت وغیرہ کے ساتھ مستعمل ہے۔

مقدر آزمائی :- قسمت آزمائی، تقدیر کا امتحان آزمائش بخت۔ اردو ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج

یار کے در تک ہماری بھی رسائی ہو چکی
ہو چکی برسوں مقدر آزمائی ہو چکی [illegible]

قول فیصل۔ اسی جگہ قسمت آزمائی، بخت آزمائی بھی بولتے ہیں۔

مُقَدَّر بدلنا :- تقدیر بدل دینا، قسمت بدلنا نوشتہ قسمت بدلنا، بگڑا ہوا نصیب بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ یہاں اتنی غربت تھی بھیک مانگتے تھے خدا نے ایسا مقدر بدلا کہ اب لاکھوں روپیہ کے آدمی ہیں

قول فیصل ۔ بصورت لازم بھی بولتے ہیں

یوں بدل ہیں گئے ہم شکل عنبر
مقدر کہاں سے بدل جائے گا — راسخ

مقدر بدلنا کے ایک معنی اچھے مقدر کا خراب ہو جانا قسمت پلٹنا بھی ہیں ۔

تیرا مزاج ہم سے جو دلبر بدل گیا
طالع بدل گئے کہ مقدر بدل گیا — امیر

مقدر برگشتہ ہونا :۔ تقدیر پلٹنا ، تقدیر کا برگشتہ ہونا ، قسمت کا پلٹنا ، قسمت بگڑنا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

تجھ سے بیرحم پہ کیونکر کوئی شیدا ہو جائے
ظالم آساں نہیں برگشتہ مقدر ہونا
— سالک دہلوی

مقدر بگڑنا :۔ تقدیر بگڑنا ، قسمت خراب ہونا اچھے حالات سے برے حالات ہو جانا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج

قول فیصل ۔ اسی جگہ مقدر بگڑ جانا بھی ہے ۔

رانڈیں ہوئیں تباہ مقدر بگڑ گیا
جنگل میں فاطمہ کا بھرا گھر اجڑ گیا — تعشق

مقدر پر پتھر پڑنا :۔ بدقسمتی سے کنایہ ہے

بتوں کے عشق میں پتھر پڑے مقدر پر
پٹک رہا ہوں جبین نیاز پتھر پر — راسخ

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مقدر پلٹنا :۔ تقدیر پلٹنا ، قسمت خراب ہونا تقدیر کا برگشتہ ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مقدر پھرنا :۔ تقدیر پھر جانا ، مقدر خراب ہو جانا تقدیر خراب ہونا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

جذب الفت تجھے گھر تک بھی نہ جانے دیگا
راہ سے یار پھرے گا جو مقدر نہ پھرا — رند

مقدر پھوٹنا :۔ تقدیر پھوٹ جانا ، قسمت خراب ہونا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

حباب تھا نہ چھپولا نہ شیشۂ نازک
مجھے عجب تھا مقدر کے پھوٹ جانے کا — شاد

مقدر پھوڑنا :۔ کنایۃً تقدیر آزمائی کرنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

مقدر پھوڑنا تھا آستان یار سے جیل کر
جو سر اپنا در و دیوار پر مارا تو کیا مارا — جلال

مقدرت :۔ (بفتح اول و سوم) طاقت ، قوت ، بساط ، حیثیت ۔ عربی مونث ، فصیح ، رائج ۔

ادا ہو شکر کس منہ سے خدا کا
دیئے غم بڑھ کے میری مقدرت سے — وحید

قول فیصل ۔ مالی مقدرت اور ذی مقدرت کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے ۔ جیسے سب کو یہی فکر ہے کہ کسی کا مال تا کہیں کوئی زردار گو رانہ بچ نکلے دنی ضرور ہو ۔ ایک دن شامت اعمال سے ایک نواب صاحب ذی مقدرت کے یہاں چوری کرنے کا شوق چرایا ۔

(فسانۂ آزاد)

مقدر جاگنا :۔ تقدیر جاگنا ، نصیب اچھا ہو جانا قسمت چمکنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

بپا محشر کروں زنداں میں پاکوبی سے میں لیکن
مقدر جاگ اٹھے محبس کے زنجیروں کے شیون کو — راسخ

مقدر جگانا :۔ قسمت اچھی کرنا ، مقدر اچھا کرنا ، نصیب یاور کرنا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج

نالوں سے جگاتے ہو جلال ایک جہاں کو
اپنے ہی مقدر کو جگایا نہیں جاتا — جلال

مقدر چمکنا :۔ تقدیر چمکنا ، اقبال کا یاور ہونا دن پھرنا ۔ تقدیر موافق ہونا ، نصیب اچھا ہونا

اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

دیتا ہے اب تو آنکھ پھر رو برو یار
شانہ آئینے کا مقدر چمک گیا — جلال

مقدر ڈھیلوں سے پھوڑنا :۔ کنایہ ہے بدقسمتی سے

اب الفت بتاں گلی ہے خمیر میں
ڈھیلوں سے پھوڑنے کو مقدر بنائے — رشک

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مقدر رسا ہونا :۔ تقدیر چمکنا ، نصیب اچھا ہو جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ایماں کی تھی صدا کہ مقدر رسا ہوا
جیسے کہ عطر خلد سے پایا بسا ہوا — مولف

مقدر رستے پر آنا :۔ مقدر سیدھا ہونا ۔ نصیب بن جانا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

مقدر سامنے آنا :۔ تقدیر موافق ہونا ، اقبال یاور ہونا ۔ اقبال کا آڑے آنا ۔

اس کے کہنے کو کہ تا کہ ہمیں کچھ کہہ دیجے
کیا کہیں سامنے اپنے نہ مقدر آیا — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں اس طرح نہیں بولتے ۔

مقدر سامنے ہونا :۔ طالع یاور ہونا ، تقدیر موافق ہونا ، اقبال یاور ہونا ۔

کچھ یار اپنا خوش نہ مقدر ہی سامنے
تیری گلی کو پھر دل مضطر بجائے کون — نامعلوم

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مقدر سو جانا :۔ تقدیر سو جانا (کنایۃً) قسمت

خراب ہونا ، مقدر خراب ہونا - اردو صرف
فصیح ، رائج -

مقدر سے :- تقدیر سے ، قسمت سے ، اچھی
قسمت ہونے کی وجہ سے - اردو صرف ، فصیح رائج

بہت دشوار ہے دل بستگی زلف عنبریں
شب قدر اے دل بیتاب ملی ہے مقدر سے — شرف

قول فیصل - مقدر سے ملنا ، مقدر سے ہاتھ آنا
مقدر سے پانا ، مقدر سے حاصل ہونا وغیرہ کی
ترکیبوں سے مستعمل ہے -

مقدر سے زور نہیں چلتا :- تقدیر سے
بس نہیں چلتا مقدر سے سب مجبور ہیں - اردو صرف
فصیح ، رائج

جان صاحب تمہارے سر کی قسم
زور چلتا نہیں مقدر سے — جان صاحب

مقدر سیدھا ہونا :- اقبال یاور ہونا ، قسمت
اچھی ہونا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

شکن تیری جبیں پر جو کبھی تیری طبیعت میں
نہیں پروا نہیں اس کی مقدر اپنا سیدھا ہو — داغ

قول فیصل - مقدر سیدھا نہ ہونا بھی بولتے ہیں -

کشیدہ ہیں ابھی وہ تیغ مجھ پر کس طرح کھینچیں
مقدر تو نہیں سیدھا سر تسلیم کو خم ہے — جلال

مقدر کا پیچ :- تقدیر کا پھیر ، تقدیر کا چکر
تقدیر کی خرابی - اردو صرف ، قلیل الاستعمال -

پڑے تھے جو بالوں میں کل گھر گئے پیچ
ہے سب وہ میرے مقدر کے پیچ — شوق قدوائی

قول فیصل - اسی جگہ مقدر کا چکر بھی بولتے
ہیں -

سلجھے گا نہ سلجھے گا جنوں میں یہ بالوں کا جھگڑا
یہ چکر ہے مرے سر کا یہ چکر ہے مقدر کا — داغ

مقدر کا چکر کھانا :- مقدر کا برگشتہ ہونا
مقدر کا خراب ہونا - اردو صرف ، قلیل الاستعمال

مقدر کا دکھانا :- مقدر سے پیش آنا کسی
امر کا تقدیر میں جو ہے سامنے آنا - اردو صرف
فصیح ، رائج -

سوچ کیا نظارۂ برق تجلی میں امیر
کھول دو آنکھیں دکھائے جو مقدر دیکھ لو — امیر

مقدر کا سکندر :- بہت خوش نصیب
حد سے زیادہ خوش قسمت - اردو صرف ، فصیح رائج

قول فیصل - چونکہ سکندر اعظم ایک عظیم بادشاہ
گزرا ہے جس کی دنیا کے تین حصے زمین پر حکومت اور
قبضہ تھا اور فاتح اعظم تھا اس لئے کہنے لگے
اسی جگہ قسمت کا سکندر بھی کہتے ہیں -

جس کی بڑھیا محل کے اندر ہے
اپنی قسمت کا وہ سکندر ہے — مشہور

مقدر کا کروٹ لینا :- قسمت کا پلٹا کھانا
مقدر کا یاور ہونا قسمت کا یاور ہونا - اردو
صرف ، قلیل الاستعمال

یار سوتا نہیں منہ کر کے ہماری جانب
کبھی کروٹ نہیں لیتا ہے مقدر اپنا — بحر

مقدر کا لکھا :- بکسر ہفتم و فتح ہشتم ،
نوشتۂ تقدیر ، جو قسمت میں لکھا ہوا ہے -
اردو ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج

ع نہ لکھا تھا جو مقدر کا وہ کیونکر ہوتا — [illegible]

قول فیصل - اسی جگہ مقدر کا لکھا بکسر ہفتم
تشدید بہ ششم بھی زبانوں پر ہے -

مقدر کا لکھا نہیں مٹتا :- نوشتۂ
تقدیر مزید ہو کر رہتا ہے - ہوتا وہی ہے
جو مقدر میں لکھا ہے - اردو صرف ، فصیح ، رائج

مقدر کا لکھا سچ ہے کسی صورت نہیں ٹلتا
سوا خط سے حرف آیا صفائے رو کے نالاں پر — صبا

قول فیصل - تقدیر ، قسمت ، نصیب وغیرہ کے
ساتھ بھی مستعمل ہے -

مقدر کا ہیٹا :- (بیائے مجہول) وہ جس کا
مقدر خراب ہو ، بد قسمت ، بد نصیب - اردو
صرف مذکر - عورتوں کی زبان

نہ ہوگا دوسرا مجھ سا کوئی ہیٹا مقدر کا
نہ شفقت باپ کی دیکھی نہ چین آغوش مادر کا — رند

قول فیصل - بتائیث کے محل پر مقدر کی ہیٹی بولتے ہیں
مقدر ہیٹا ہونا بھی بولتے ہیں

مقدر کو رونا :- قسمت پر رونا ، مقدر پر گریہ
کرنا - بدقسمتی کا شکوہ کرنا - اردو صرف ، فصیح رائج

اب مقدر کو نہ اپنے روئیں
چلو اس غار میں چل کر سوئیں — مرزا رسوا

مقدر کے آگے کسی کی نہیں چلتی :-
نوشتۂ تقدیر کے خلاف کسی کا زور نہیں چلتا ، مقدر
سے کسی کا بس نہیں چلتا - اردو صرف ، فصیح رائج
محل فقرہ - داغ نے تھوڑے رد و بدل کے ساتھ نظم
کیا ہے

حاصل ہوئی ہے عقل فلاطوں اگر تو کیا
چلتی نہیں کسی کی مقدر کے رو برو — داغ

مقدر لڑنا :- اقبال یاور ہونا - اردو صرف
فصیح ، رائج -

چہرے پہ چلی ہوئی ہے گریباں ہے چاک چاک
روتا ہے تیرے کس کا مقدر تمام شب — داغ

بچھا کر رو برو مجھ کو جو دیکھا اس نے آئینہ
مقدر لڑ گیا میرا سکندر کے مقدر سے — امیر

مقدر میں لکھا ہونا :- نوشتۂ تقدیر ہونا ، قسمت میں

لکھا ہونا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

نجت عارض ، نگیں کی لکھی تھی مقدر میں

ہمارے نامۂ اعمال کو گھر ا رہونا تھا (بحر)

مقدّر میں جو ہے ملتا ہے ۔ جس تقدیر فقط تقدیر ہے ملتا ہے کمی بیشی نہیں ہوتی ۔ جو مقدر میں لکھا ہوتا ہے وہ انسان تک کسی نہ کسی طرح پہنچتا ہے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

عبث ہے پیروی دن رات زلف و رخ کے بوسہ کی

مقدر میں جو ہے بے نامہ و پیغام ملتا ہے (شوق)

مقدّر میں خدا جانے کیا ہے ۔ خدا جانے قسمت میں کیا لکھا ہے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ہے مقدّر میں خدا جانے کیا

اس کی تعبیر ہے کیا جانے کیا (مرزا رسوا)

مقدّر میں ہونا ۔ تقدیر میں ہونا ۔ قسمت میں ہونا ۔ نوشتۂ قسمت ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ہے مقدّر میں جلوں داغ فراق یار سے

جا بجا تھا جن محبوں کا شعلۂ رخسار سے (ناسخ)

مقدّر ہونا ۔ قسمت ہونا ۔ نصیب ہونا ۔ تقدیر ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

نہ کر و رشک مقدر ہے یہ اپنا اپنا

ہم تھے اور پوری رسالت پہ تھا قبضہ اُن کا (معروف)

متروک فیصل ۔ مقدر میں ہونا نوشتۂ تقدیر ہونا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں ۔

ہم جان فدا کرتے گر وعدہ وفا ہوتا

وہ مرنا ہی مقدر تھا وہ آتے تو کیا ہوتا (مومن)

مقدّس ع ۔ (بضم اول و فتح دوم و فتح سوم مشدد) بزرگ ، پارسا ، فرشتہ خصلت آدمی ، دیندار ، متشرع ۔ عربی صفت مذکر ۔ اسم مفعول فصیح ، رائج ۔

حال فقرہ ۔ آزاد آج پروفیسر لاک صاحب زبان پاک سنسکرت کی اشرفیت پر لکچر دینے والے ہیں ۔ یہ بزرگوار بڑے مقدس اور عالم یگانہ یکتائے زمانہ مشہور دیار و امصار ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

تحلیل فیصل ۔ مرد مقدس ۔ مقدس عالم ۔ مقدس آدمی ۔ مقدس لوگ وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے ۔

بنا گیا مقدس لوگ آوارہ ترے غم میں

ریبک باکر دکھایا شوخ تو نے اہل تمکیں کو (بحر)

مقدّس ع ۔ پاک مقام ۔ پاک چیز ۔ عربی صفت اسم مفعول ، فصیح ، رائج ۔

تحلیل فیصل ۔ بیت المقدس کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔ ارض مقدس کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں ۔ جیسے کربلا کی ارض مقدس پر صبح و شام ملائکہ کا نزول رہتا ہے ۔ بصورت تانیث زبانوں پر مقدسہ ہے جیسے روضہائے مقدسہ ۔

مقدّس ع ۔ پاک کیا گیا ۔ طہارت کیا گیا ۔ مطہر ۔ معصوم ۔ بے گناہ ۔ عربی صفت اسم مفعول ۔ فصیح ، رائج ۔

مقدّس کتاب ع ۔ پاک کتاب ، آسمانی کتاب ۔ توریت ، زبور ، انجیل ، قرآن مجید ۔ اردو ترکیب صفت ۔ مونث ، رائج ۔

مقدم ع ۔ (بفتح اول سوم) قدم رکھنے کی جگہ ۔ ٹھہرنے کا مقام ۔ مجازاً آنا ۔ قدم رنجہ فرمانا ۔ عربی مذکر ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔

رو نفیں یار کے مقدم سے ہیں آبادی ہے

غیر کے گھر میں ہے ماتم مرے گھر شادی ہے (رند)

تحلیل فیصل ۔ صرف خیر مقدم کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔

مُقدّم ع ۔ (بضم اول و کسر سوم مشدد) آگے بھیجنے والا ۔ عربی صفت ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔

مُقدّم ع ۔ (بضم اول و فتح سوم مشدد) لغوی معنی پیش کیا گیا ، آگے کیا گیا ۔ آگے بڑھا ہوا ۔ عربی صفت ۔ اسم مفعول ۔ فصیح ، رائج ۔

نگارستان فطرت میں تو ہی تو نقش اول ہے

مقدم تو ہی عرش اعلیٰ میں خلاق اکبر کے (فخر)

مُقدّم ع ۔ قضیہ ۔ قضیہ شرطیہ کا پہلا جزو ۔ تالی یعنی جزو ثانی کا عکس ۔ عربی صفت ، اصطلاح منطق ۔

مُقدّم ع ۔ ترجیح دیا گیا ۔ ضروری ۔ لازم ۔ واجب ۔ فرض ۔ عربی صفت ۔ فصیح ، رائج ۔

نہ ملیں گے اگر ملے گا تو

یا تیری خاطر ہمیں مقدم ہو (درد)

مُقدّم ع ۔ پہلا ، اگلا ، گزشتہ ۔ سابقہ ۔ قدیم ۔ (فرہنگ آصفیہ)

متروک فیصل ۔ اس جگہ قدیم بولتے ہیں جیسے قدیم زمانے میں رواج تھا کہ غیر شادی شدہ لڑکیاں ساری بہنیں بہن لگتی تھیں ۔

مُقدّم ع ۔ برتر ، اعلیٰ ، اونچا ، معزز ۔ بزرگ ۔ (فرہنگ آصفیہ)

متروک فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مُقدّم ع ۔ وہ جو پہلے پیش کیا جاوے جو پہلے ہو ۔ آگے کا حصہ ، اگلا حصہ ۔ جسم کا اگلا حصہ ۔ مؤخر کا عکس ۔ عربی صفت فصیح ، رائج ۔

دباں نا موں میں وہ نام متنظم
و لکھا تھا لوح کے اوپر مقدم (دیوانِ اردو)

مُقدّم بیش۔ گاؤں کا چودھری، سرگروہ، نمبردار، پٹواری، سردار۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پٹواریوں اور دیہاتیوں کی زبان ہے۔

مُقدّم بیش۔ ران کے اوپر کا گوشت، ران کا وہ حصہ جو چڈھے سے ملحق ہے۔ اردو، مذکر قصابوں کی اصطلاح۔

مُقدّم بیش۔ حساب کی پہلی رقم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُقدّم بیش۔ موصول۔ عربی صفت۔ علم نحو کی اصطلاح۔

مُقدّم بیش۔ قمر کی چھبیسویں منزل جو دو روشن ستارے برج دلو میں ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ علم نجوم و ہیئت کی اصطلاح ہے۔

مُقدّمات: بضم اول فتح دوم و تشدید سوم مفتوح، مقدمے، معاملات، نالشیں، استغاثے عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خان صاحب کے نزدیک کسی کو قتل کر دینا تو کوئی بات ہی نہیں ہے اس وقت بھی ان پر قتل کے ۲۵ مقدمات چل رہے ہیں۔

مُقدّم الذّکر: کسی تحریر میں دو اشخاص کا نام آتا ہے اور بعد کو ہر ایک کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے تو جس کا نام آگے ہو اس کی نسبت مقدم الذکر اور جس کا نام پیچھے ہو اس کی نسبت مؤخر الذکر، مقدم الذکر یعنی ذکر آگے کیا گیا۔ مؤخر الذکر یعنی ذکر پیچھے کیا گیا۔ اس کی جگہ اول الذکر اور آخر الذکر نہ لکھنا چاہیے۔ اول الذکر۔ ذکر کا اول اور آخر الذکر ذکر کا آخر۔ یہ الفاظ معنی اور ادائے مفاہیم سے قاصر ہیں۔ (قاموس الاغلاط)

قول فیصل۔ مؤلف تائید کرتا ہے لیکن مؤخر الذکر اور مقدم الذکر کی جگہ اول الذکر اور آخر الذکر کی ترکیبیں سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُقدّمۃُ الجیش: وہ تھوڑی سی فوج جو لشکر کے آگے چلے، ہراول، پیش خیمہ، آگے کی فوج، وہ تھوڑا سا لشکر جو اترنے کی جگہ تلاش اور تجویز کرنے کو آگے آگے بھیجدیا جائے۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُقدّمۃُ الجیش بیش۔ سرغنہ، سرگروہ، سردار عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ وہ لوگ ضعف ہمت کی وجہ سے سہارا ڈھونڈ رہے ہیں کہ کوئی مقدمۃ الجیش بنے تو ہم پیچھے ہولیں۔ (ابن الوقت)

آمادۂ نبرد بصد طیش تھے یہی
ہر جنگ میں مقدمۃ الجیش تھے یہی (انیس)

مُقدّم جاننا: کسی امر یا شخص کو دوسرے سے بہتر جاننا، قابل ترجیح خیال کرنا، مناسب سمجھنا، واجب جاننا لازم۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مقدم سمجھنا بھی مستعمل ہے۔

مُقدّمہ: بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور، جو بات پہلے بیان کی جائے، دیباچہ، تمہید، عنوان، سرنامہ۔ کچھ عبارت جو مضمون کتاب شروع کرنے سے پہلے اس کے متعلق لکھی جائے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ف لُغاتِ مقدمہ بیوی مع الخطاب کا [illegible]

مُقدّمہ: بضم اول و تشدید سوم مفتوح، شے جو آگے لایا گیا، مجازاً، ہر امر کا شروع، آغاز، شروع، ابتدا، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مقدمۂ واجب بھی واجب کے حکم میں ہے جیسے کہ نماز واجب ہے اس لئے وضو بھی واجب ہے۔

مُقدّمہ بیش۔ بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح، نالش، دعویٰ۔ وہ معاملہ جو فیصلہ کے واسطے عدالت میں پیش ہو۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

دل مدعی ہے دیدہ بنا مدعا علیہ
نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے (غالب)

مُقدّمہ بیش۔ مسئلہ، معاملہ، بات۔ مذکر متروک۔

محل صرف۔ خواصوں نے عرض کیا اے شہزادی راستے کا مقدمہ ہے یہاں نہ ٹھہریئے۔ (طلسم ہوش ربا)

مُقدّمہ اَبتر پڑا ہونا: مقدمہ کا معطل میں پڑا ہونا۔ اردو فعل، متروک۔

محل صرف۔ دو مہینے سے بنارس جانے کا اتفاق نہیں ہوا وہ مقدمہ ابتر پڑا ہوا ہے (انشائے سرور)

مُقدّمہ اُٹھانا: جھگڑا کھڑا کرنا۔ دہلی والوں کی زبان۔ (نور اللغات)

مُقدّمہ اُٹھانا بیش۔ اپنے دعوے سے دستبردار ہونا۔ دعویٰ واپس لے لینا، مقدمہ سے دستبردار ہونا۔ کسی کے خلاف دائر کئے ہوئے مقدمے کو واپس لینا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب ان پر چند بڑے لوگوں کا دباؤ پڑا تب انہوں نے مقدمہ اٹھا لیا۔

قولِ فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہے جیسے اگر بھائی صاحب بیچ میں نہ پڑتے تو وہ کسی بھی قیمت پر مقدمہ نہ اٹھاتے۔

مقدمہ اٹھا لینا بھی زبانوں پر ہے۔ اس کا لازم مقدمہ اٹھنا بھی زبانوں پر ہے۔

مُقَدَّمہ باز:۔ مقدمہ لڑنے والا، مقدمہ کی پیروی کرنے والا۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ بہت پرانے مقدمہ باز ہیں تم ان سے مقدمہ بازی نہ کرنا۔ کچھ کر نہیں پاؤ گے۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر مقدمے باز ہے اور جہلا مُقدّمے باز بولتے ہیں۔

مُقدّمہ بازی:۔ عدالت میں مقدمہ لڑنا مقدمہ کی پیروی کرنا۔ اردو مونث، فصیح رائج۔

محلِ صرف۔ خاں صاحب کی تمام عمر مقدمہ بازی ہی میں گذر گئی اور کچھ نہ کیا۔

مُقدّمہ بنانا:۔ جھوٹا دعویٰ بنانا، جھوٹا مقدمہ تیار کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور پولیس کی زبان۔

مُقدّمہ پیش ہونا:۔ حاکم کے سامنے سماعت کے لئے مقدمہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بیٹیا۔ پھر ہنوز آپ کا مقدمہ پیش نہیں ہوا۔ (توبۃ النصوح)

مُقدّمہ جتانا:۔ دعویٰ میں کامیاب کرانا مقدمہ میں فتح دلانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

قولِ فیصل۔ بصورت متعدی مقدمہ جتوانا بھی مستعمل ہے جیسے کوئی موکل کا خواستگار ہو کر کہتا ہے۔ میرا مقدمہ جتوا دو تو حق خدمت بجا لاؤں۔ (فسانۂ آزاد)

مُقدّمہ جیتنا:۔ مقدمہ میں کامیاب ہونا، دعویٰ صحیح ثابت ہونا۔ کسی کے حق میں فیصلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اسی جگہ مقدمہ جیت جانا بھی بولتے ہیں۔

مُقدّمہ چکانا:۔ مقدمہ نپٹانا، مقدمہ طے کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ وکلا اِدھر اُدھر بیٹھے مقدمے چکا رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مُقدّمہ خارج کرنا:۔ حاکم کے دعوے کو ناقابلِ سماعت سمجھ کے رد کرنا، مقدمہ رد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے انگلستان میں اطلاع دی کہ واجد علی شاہ نے گورنمنٹ کی تجویز کو منظور کر لیا لہٰذا ان کا مقدمہ خارج کیا جائے۔ (گذشتہ لکھنؤ)

قولِ فیصل۔ مقدمہ خارج ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

مُقدّمہ روبکار ہونا:۔ مقدمہ شروع ہونا مقدمہ کی کارروائی جاری ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ
نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے غالبؔ

مُقدّمہ کرنا:۔ مقدمہ لڑنا، کسی وکیل کا کسی مقدمہ کی پیروی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ تمہارا مقدمہ کون وکیل کر رہا ہے۔ رام چندر بھارگو بہت اچھے وکیل ہیں۔

مُقدّمہ کھٹائی میں پڑنا:۔ مقدمہ میں روڑا اٹک جانا، مقدمہ میں کوئی خرابی آ پڑنا اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس کے ایک معنی معاملہ بنتے بنتے بگڑ نا بھی ہیں۔ اس معنی میں اب نہیں بولتے۔

وہ بوسہ دیتے دیتے یکایک پھرے جو ترش
کیا مقدّمہ یہ کھٹائی میں پڑ گیا امیرؔ

مُقدّمہ کھڑا کرنا:۔ دعویٰ پیدا کرنا، جھگڑا اٹھانا، دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

مُقدّمہ لڑنا:۔ مقدمہ کی پیروی کرنا کسی کے خلاف مقدمہ دائر کرکے اس کی پیروی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اپنے مکان کا وہ تین برس مقدمہ لڑے اب جا کے جیتے ہیں۔

مُقدّمہ مُرتّب کرنا:۔ مقدمہ کو ترتیب دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مُقدّمہ نازک ہونا:۔ وہ مقدمہ جس میں نزاکت ہو، بہت اہم مقدمہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

پیش دلیں دیکھ لیں وہ خود اپنا
کہ یہ نازک مقدمہ ہے ضرور ملق

قولِ فیصل۔ مقدمہ نازک ہونا کے ایک معنی، معاملہ نازک ہونا، نازک بات ہونا بھی ہیں لیکن ان معنوں میں اب نہیں بولتے۔

جیسے :- انسان جو کچھ بھی کرتا ہے برائے ننگ و ناموس۔ عورت کا مقدمہ بہت نازک ہے۔ (ظلم ہوش ربا)

مُقدّم ہونا:۔ کسی کام کا پہلے کرنا فرض اور واجب ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

مُقدّم ہونا:۔ ترجیح ہونا، منظور مرغوب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ لیجئے اگر ہے کا تو تیری خاطر بھی مقدم ہے داغ

مقدمہ ہارنا: ۔ مقدمہ میں ناکامیاب ہونا۔ دعوے جھوٹا ثابت ہونا۔ مقدمہ میں شکست ہو جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محلِ استعمال ۔ وکیل صاحب کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے تم مقدمہ ہارے ورنہ تمہارا مقدمہ بہت مضبوط تھا۔

قولِ فیصل ۔ بصورت نفی بھی بولتے ہیں۔ جیسے اگر تم اپنے مقدمہ میں غلام حسنین نقوی کو وکیل کرتے تو کبھی نہ ہارتے۔ مقدمہ ہرانا اور ہروانا کی ترکیبوں سے بھی مستعمل ہے۔

مَقْدُوْر: ۔ (بفتح اول واؤ معروف) طاقت، مجال۔ حوصلہ۔ بل، زور قوت، وہ چیز جس پر قدرت اور توانائی حاصل ہو۔ عربی صفت اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا (درد)

قولِ فیصل ۔ حتی المقدور کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

مقدور: ۲ گنجائش۔ بساط، ثروت، حیثیت سمائی۔ عربی مذکر۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

حیران ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں (غالب)

مقدور: ۳ وسیلہ۔ ذریعہ۔ سہارا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

مقدور: ۴ دولت۔ ثروت۔ پونجی۔ جیسے وہ بڑا مقدور والا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقدور: ۵ قابو۔ بس۔ اختیار۔ زور، دسترس، پہنچ، رسائی۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

ایک ہم ہیں کہ کسی بات میں مقدور نہیں
ایک وہ ہیں کہ کسی رنگ میں مجبور نہیں (عزیز لکھنوی)

قولِ فیصل ۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

خدا کو جس کی ہے تعریف منظور
بیاں انسان کا کیا ہے مقدور ([illegible])

مقدور بھر: ۔ حتی الوسع۔ جہاں تک ممکن ہوتا ہے مقدور ساتھ دے امکان۔ جہاں تک بس چلے گا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ استعمال ۔ انشاء اللہ آگے جاتے ہیں اپنے مقدور بھر دریغ نہ کروں گی۔ (بنات النعش)

مقدور چلنا: ۔ قابو چلنا۔ بس چلنا۔ زور چلنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

نہ چلا جب کسی طرح مقدور
بادۂ ناب بن گیا انگور (غالب)

مقدور سے باہر پاؤں رکھنا: ۔ بڑھ کر چلنا۔ بساط سے باہر قدم رکھنا۔ آمد اور گنجائش سے زیادہ خرچ کرنا۔ اردو فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مقدور نہ رکھنا: ۱ نادار ہونا۔ ناچار ہونا۔ بے زور ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

مقدور نہ رکھنا: ۲ تاب نہ رکھنا۔ مجال نہ ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

مقدور نہ رکھنا: ۳ قابو نہ رکھنا۔ بس نہ رکھنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

مقدور نہ ہونا: ۔ حیثیت نہ ہونا۔ مقدرت نہ ہونا۔ قدرت نہ ہونا۔ مجال نہ ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

کیا بھیجوں میں قاصد کو وہاں کوچے میں جبکہ
جبریل کو مقدور نہیں نامہ بری کا۔۔۔ (مصحفی)

مقدور والا: ۔ دولتمند۔ امیر۔ تونگر۔ غنی۔ مالدار۔ ثروت والا۔ خوشحال۔ زردار۔ [illegible] (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقدور ہونا: ۱ حوصلہ ہونا۔ ہمت ہونا۔ طاقت ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

ہیں مشت خاک لیکن جو کچھ ہیں میر ہم ہیں
مقدور سے زیادہ مقدور ہے ہمارا (میر)

قولِ فیصل ۔ قابو، دسترس، مجال، بس کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

مقدور ہونا: ۲ زر ہونا۔ مال ہونا۔ ثروت ہونا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

بخت وہ حال پہ کیونکر ہو مجھے وصل بتاں
یہ تو جب ہو کہ مقدر بھی ہو مقدور بھی ہو ([illegible])

مقدور ہونا: ۳ گنجائش اور سمائی ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُقِر: ۔ (بضم اول وکسر دوم) اقرار کرنے والا۔ تسلیم کرنے والا۔ معترف۔ عربی صفت اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

الغرض جب ہو چکا وہ دین احمد کا مقر
دیدنی تھا جلوہ کلگیر زین العابدین (حکیم ناظم لکھنوی)

قولِ فیصل ۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے صد شکر کہ حضور اپنی بد وضعی بد اطواری کے تو مقر ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

مُقِر: ۔ (ز) ہندوستان کی اصطلاح، وہ شخص

تنخواہ، تاریخ، نرخ، دام وغیرہ کے ساتھ بھی صرف ہے

مُقرر کرنا:- نوکر رکھنا، کوئی جگہ دینا، اسامی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: حکومت نے ان کو نائب تحصیلدار مقرر تو کیا لیکن ناتجربہ کاری کے سبب ان سے کام سنبھل نہ سکا۔

مُقرر کرنا: تجویز کرنا، ٹھہرانا، تشخیص کرنا، اردو صرف، عوام کی زبان

قول فیصل: ٹیکس، لگان وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

مُقرّرہ:- بضم اول و فتح دوم و تشدید رائے مفتوح و فتح چہارم، قرار دیا گیا، ٹھہرا ہوا، تجویز کیا گیا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: کتنے ہی مقدمے پیشی میں کیوں نہ ہوں مگر نہیں کہ تاریخ مقررہ پر فیصل نہ ہو جائیں۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل: مقررہ جگہ، مقررہ تاریخ، مقررہ وقت، وقت مقررہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مُقرر ہونا: ٹھہرنا، معین ہونا، قرار پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

ایک دن میں دل جگر کا مطلب کیا ہے
چاہیے حشر کا روز مقرر ہونا — سالک دہلوی

مُقرر ہونا: تعین ہونا، تعینات ہونا، نوکر ہونا، اسامی ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: [illegible] اندر اسکول اس قدر فروغ ہو گا کہ کوئی [illegible] دستان گو مقرر ہو [illegible]

مُقرِض: مقراض سے بنایا ہوا، قینچی سے کترا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "یہ لفظ بے قاعدہ طور پر مقراض سے بنا لیا گیا ہے یعنی کترا ہوا جیسے حکیم صاحب نے جو نسخہ مجھے لکھ کر دیا ہے اس میں ۲ ماشہ ابریشم خام مقرض بھی لکھا ہے"۔

مؤلف تائید کرتا ہے۔

مُقَرنَس:- بضم اول و فتح دوم و سکون سوم و فتح چہارم، عمارت طبقہ، ونیائے عالی مدرّج عمارت کی صفت میں مستعمل ہے۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

ارج میں رشک وہ چرخ مقرنس تو ہے
معرفہ نازی بیت مقدس تو ہے — ارج

مُقرُوض:- وہ جس پر قرض ہو۔ قرضدار، وہ شخص جس نے ادھار لیا ہو۔ مدیون۔ اردو صفت اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں "عربی میں نہیں آیا ہے۔ البتہ مدیون بطور استعمال آیا ہے" اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے۔

مُقرُوقہ:- (قرق سے بنا لیا ہے) قرق کی گئی چیز۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط رقمطراز ہیں کہ "قرق۔ ترکی سے بنا لیا ہے۔ اور متدعویہ بھی گڑھا ہوا لفظ ہے اصطلاحاً جائداد مقروقہ اور جائداد متدعویہ کہا اور لکھا کرتے ہیں" مؤلف تائید کرتا ہے۔ یہ لفظ اردو ہے لیکن ترکیب سے مستعمل ہے جیسے جائداد مقروقہ مال مقروقہ وغیرہ۔

مُقرُون:- نزدیک کیا گیا۔ پاس، قریب لایا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مقرون بہ اجابت، مقرون بصحت وعافیت وغیرہ کی ترکیبوں سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مُقِر ہونا:- اقرار کرنا، معترف ہونا، اقبال کرنا، ماننا، تسلیم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مفتی جواز فسق تمہید اں لکھا کریں
قائل تو خود مقر ہے کہ تقصیر ہو گئی — [illegible]

مُقسِط:- اس کا مادہ ہے قسوط۔ اور قسوط کہتے ہیں جور و ظلم کو لیکن جب اسے باب افعال میں لے گئے تو معنی ہوئے جور و ظلم کے ازالہ کرنے کے اور ازالۂ جور و ظلم کا نام ہے۔ خدائے تعالیٰ کا نام: عادل، منصف۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَقسُوم: (بفتح اول و واو معروف) تقسیم کیا گیا۔ بانٹا گیا۔ بانٹا ہوا، قسمت کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فلسفی بھی تو جھگڑا ہے ذہن کے مقسوم پہ — اکبر
پاتے ہیں معلوم کی بنیاد نامعلوم پر

مَقسُوم: وہ عدد جسکو تقسیم کیا ہو۔ وہ عدد جو تقسیم کیا جائے۔ عربی صفت۔ علم حساب کی اصطلاح۔

مَقسُوم: حصہ، بخرہ۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں۔

مَقسُوم: نصیب، تقدیر، بخت، مقدر، قسمت، سرنوشت۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

کس کے اعمال ہوئے عشرت عقبیٰ کا سبب
کس کے اعمال پہ گریاں ہے خود اس کا مقسوم — محشر

مَقسُوم بُرا ہونا:- قسمت خراب ہونا۔ مقدر خراب ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کیا ہمارا بھی ہے برا مقسوم
کہ زیارت سے بھی رہے محروم — [illegible]

مَقسُوم پر پَتھر پڑنا:- قسمت پھوٹ جانا اردو مصدر، متروک۔

زرقت ساقی میں یہ مقسوم پر پتھر پڑے
ہیں الگ کونے میں ٹوٹے شیشہ و ساغر پڑے — صبا

مقسوم پھوٹنا:- قسمت پھوٹنا، بدقسمتی کا شکوہ کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نشہ میں زانوئے ساقی ہے کسی سر کو نصیب
پھوٹ جاتا ہے خم نے سے کوئی مقسوم — محشر لکھنوی

مقسوم جاگنا:- نصیب جاگنا، دن پھرنا۔ اقبال یاور ہونا، بخت بیدار ہونا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

زینت صدر ہوا شاہد بزم انجم
فن رقاصۂ گردوں کے بھی جاگے مقسوم — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اس محل پر بخت، تقدیر، بھاگ، جاگنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مقسوم چمکنا:- نصیب جاگنا، اقبال یاور ہونا، دن پھرنا۔ بخت بیدار ہونا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

شہر اپنا ہے کہ ہوتا ہے کہ عز فیض قدوم
نقشے کھنچنے لگے نقاشوں کا چمکا مقسوم — ناظم

قول فیصل۔ بخت، تقدیر، مقدر، نصیب وغیرہ کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مقسوم سونا:- مقدر سونا۔ قسمت خراب ہونا تقدیر بری ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

کاٹ دی جاگ کے آنکھوں میں کسی نے شب بھر
سوءِ بالش حسرت پہ کسی کا مقسوم — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ تقدیر، مقدر، قسمت وغیرہ کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مقسوم علیہ:- بانٹنے والا عدد۔ وہ چیز کوئی عدد تقسیم کیا جائے۔ قسمت کنندہ عربی مذکر، علم حساب کی اصطلاح۔

مقسوم علیہ اعظم:- وہ بڑے سے بڑا عدد جو کئی عددوں کو پورا تقسیم کردے۔ عربی مذکر علم حساب کی اصطلاح۔

مقسوم کا لکھا:- نوشتہ تقدیر۔ سرنوشت اردو اسم مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قسمت تقدیر کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مقسوم کا لکھا:- یہ اس وقت بولتے ہیں جب یہ کہنا ہو کہ صبر و شکر کرنا چاہیے۔ جو قسمت میں تھا وہ پورا ہوا اب اس جگہ شکوہ کسی سے بیکار ہے عورتوں کی زبان۔

خیر جو کچھ کیا وہ خوب کیا
یہ بھی مقسوم کا مرا ہے لکھا — بہار عشق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ تقدیر قسمت۔ مقدر کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُقَشَّر:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) چھلکا اتارا ہوا۔ پوست اتارا ہوا۔ چھیلا ہوا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ یہ لفظ قشر کا اسم مفعول ہے جس کے معنی ہیں چھلکا یا چھلکا اتارنا۔ مقشر اس چیز کو کہتے ہیں جس کا چھلکا اتار لیا گیا ہو جیسے دھوئی ماش کی دال کو کہیں گے دال ماش مقشر اور بغیر دھلی دال کو دال ماش غیر مقشر۔

مَقصد:- (بفتح اول و سوم) مقصود۔ ارادہ مراد۔ مطلب۔ مدعا۔ غرض۔ نیت، عزم، منصوبہ منشا۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

مقصد، نما علی معنی، بل اتنے علی
بعد شہادتین ہم قبر میں یہ بتائیں گے — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ عربی میں یہ لفظ بکسر ۱ و دو مقصد ہے اور یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں جائے قصد۔ یہ باب ضرب یضرب سے آیا ہے۔

مقصد بر آنا:- مطلب پورا ہونا۔ مراد حاصل ہونا۔ غرض پوری ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

نہیں گر وہ قبول خاطر آ دے
مرا اور اس کا یہ مقصد بر آ دے — وزیر لکھنوی العدو

مقصد پورا ہونا:- غرض نکلنا۔ کام نکلنا مراد پوری ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

تیر قاتل سے ہوا شاہ کا مقصد پورا
دو دن آیا جو کلیجے میں تو یہ بر آیا — جلیل

مقصد حاصل ہونا:- مقصد پورا کام نکلنا۔ مراد حاصل ہونا حاجت پوری ہونا اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مگر مجھ کو ملے اب مقصد دل
مرے مقصد تمامی ہو دیں حاصل — زلیخا اردو

مقصد دینا:- حاجت پوری کرنا۔ غرض نکالنا۔ کام پورا کرنا۔ مقصد پورا کرنا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

خدا اس بات کی تجھ کو جزا دے
ترے دل کا ہے جو مقصد خدا دے — زلیخا اردو

مقصد کھلنا:- مقصد ظاہر ہونا۔ منشا ظاہر ہونا

ارادہ ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ کہ جس کی صورت تکوین میں
مقصد نہ چرخ و ہفت اختر کھلا — غالبؔ

مقصد کیا ہے:- کیا چاہتے ہیں، کیا غرض ہے، کیا کام ہے، کیا مطلب ہے، کیا سبب ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس وقت رات کو آنے کا مقصد کیا ہے۔
قول فیصل۔ کیا مقصد ہے کی صورت سے بھی بول دیتے ہیں۔

مقصد ملنا:- مطلب حاصل ہونا۔ غرض پوری ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چرخ کجرو ابھی سیدھا ہو تو مقصد مل جائے
راس آئے مرا پھرنا وہ بھی تدبیر جائے — صباؔ

مقصد ہونا:- کام بننا، مدعا حاصل ہونا، مطلب بر آنا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مقصد ہونا:- غرض ہونا، مراد ہونا، مطلب ہونا، کام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میں آپ کو ملوا دوں گا لیکن اگر کوئی خاص مقصد ہو تو بتیئے۔

مُقَصِّر:- قصور کرنے والا، تقصیر کرنے والا، کوتاہی کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَقْصُود:- قصد کیا گیا، ارادہ کیا گیا، غرض، مدعا، مطلب، مراد۔ عربی مذکر۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

ہے یہی مدعا یہی مقصود
وہی مشہود ہے وہی موجود — میرؔ

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی مختصر رکھا گیا موقوف رکھا گیا بھی ہیں۔

مقصود بالذات:- وہ چیز جو مقصود ہو، ذات پر موقوف، ذات پر منحصر۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ اب تم ہی کچھ لو کہ درخت مقصود بالذات ہوتا ہے یا ثمر۔ (اجتہاد)

مقصود بر آنا:- مطلب بر آنا۔ غرض پوری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بر بیں مرے وہ میسر آیا نہیں ہنوز
مقصود میرے دل کا بر آیا نہیں ہنوز — ذوقؔ

مقصود حاصل ہونا:- مطلب برآری ہونا، مراد بر آنا، غرض پوری ہونا، حاجت نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شکر ہے مقصود حاصل ہو گیا
یار کو مد نظر دل ہو گیا — اختر شاہ اودھ

مقصود ہونا:- مراد ہونا۔ غرض ہونا، مطلب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

افسانہ چھیڑیے یار کا ذکر اس کا کیجئے
مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا — آتشؔ

مَقْصُور:- (بفتح اول و واو معروف) کم کیا گیا، چھوٹا کیا گیا۔ قصر کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ تانیث کے لئے مقصورہ بھی زبانوں پر ہے۔

مَقْصُور:- وہ الف جس پر مد نہ ہو۔ جس کو مقصورہ بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ الف مقصورہ، یائے مقصورہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ مقصور زبانوں پر کمی کے ساتھ ہے۔

مَقْصُورہ:- مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ عربی صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ حضرات اہل تحقیق کی خاص اصطلاح ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُقَطَّر:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) ٹپکایا ہوا، قطرہ قطرہ کر کے ٹپکایا اور صاف کیا ہوا، قطرہ قطرہ کر کے ڈالا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ آب مقطر کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مَقْطَع:- (بفتح اول و سوم) محل انتہا، اختتام۔ غزل یا قصیدہ یا مرثیہ وغیرہ کا آخری شعر یا بند جس میں شاعر اپنا تخلص نظم کرتا ہے۔ عربی صفت، اسم ظرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اس مقطع پر جلسے میں کہرام مچ گیا اول تو غزل حقانی دوسرے اس رنگین ادا کا طرز غزل خوانی۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔ قدما، مثلاً سعدی و امیر خسرو وغیرہ اخیر شعر کے اول میں بھی تخلص ڈال دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی فارسی و اردو میں مطلع کو بھی مقطع بنا ڈالتے تھے۔

(فارسی) ما نیا خجلت سائل ز بہیم در کرد
بے زری کرد بہر آنچہ کہ قاروں زر کرد
صائب شیرازی

(اردو) ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے — میرؔ

مُقَطَّع :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) مہذب، شائستہ، سنجیدہ، ثقہ، معتمد، قابل اعتماد - اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

مقبول خدائے دو جہاں کیوں نہ ہو واعظ
صورت جو مقطع ہے تو تصویر مرصع — رشک

قول فیصل - بطور طنز اس کا استعمال ہے۔

مُقَطَّع (ث) ایک صنعت کا نام اس کو منفصل الحروف بھی کہتے ہیں کہ نثر یا نظم میں تمام حروف کتابت میں علیحدہ علیحدہ اور جدا جدا لکھے جائیں عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - صنعت مقطع کی ترکیب سے بولتے ہیں اس کی مثال یہ ہے۔

وہ آب دار اور وہ دم دار واہ واہ
وہ درد دار اور دل آزار واہ واہ
وہ زرد دار اور وہ اک وار واہ واہ
وہ رن وہ رزم اور وہ دوار واہ واہ
وہ آب اور دم وہ دوال واہ واہ وا
وہ آن وہ ادا وہ روال واہ واہ وا

یعقوب علی خاں نصرت لکھنوی

مُقَطَّعَات :- وہ حروف جو قرآن شریف میں ہیں اور جن کے معنی صرف خدا یا آنحضرت اور آئمہ معصومین جانتے ہیں - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - عام طور سے حروف مقطعات کی ترکیب سے زبانوں پر ہے اس کی مثال یہ ہے - الم، حمعسق، کھیعص وغیرہ۔

مُقَطَّعَات (ث) چھوٹے چھوٹے ریشمی کپڑے موٹے ریشم کے ٹکڑے، چھپے ہوئے کپڑے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُقَطَّعَات (ث) شعر ہائے شکستہ وزن و اشعار بحر رجز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُقَطَّع بَنْنا :- مہذب بننا، اپنے کو شائستہ و سنجیدہ ظاہر کرنا - اردو مصدر، رائج۔

محل صرف - ڈاڑھی مونچھ کو سنوار آہستہ سے عمامہ کو ذرا اور جاما چغے کے دامن سمیٹے اور بڑے مودب مقطع بن کر کھڑے ہوئے (ابن الوقت)

قول فیصل - بطور طنز اس کا استعمال ہے۔

مُقَطَّع چُقَطَّع :- (مُقَطَّع چُقَطَّع - بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) بنا ہوا مقدس، وہ جو اپنے کو بہت سنجیدہ اور مقدس اور بردبار ظاہر کرے اور وہ اصل نہ ہو - اور لباس وغیرہ بھی مقدس لوگوں کی طرح پہنے - اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

مُقَطَّع ڈاڑھی :- شرع کے مطابق تراشی ہوئی ڈاڑھی، لمبی ڈاڑھی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُقَطَّع صُورَت :- مہذب صورت، سنجیدہ اور مقدس لوگوں کی طرح کا چہرہ - اردو صفت قلیل الاستعمال۔

مقبول خدائے دو جہاں کیوں نہ ہو واعظ
صورت جو مقطع ہے تو تصویر مرصع — رشک

مُقَطَّع کا بَنْد :- نظم کا آخری بند جس میں شاعر کا تخلص آتا ہے - اردو مذکر، رائج۔

داغ میں اب خموش کہ برہم ہے انجمن
لوگوں کو انتظار ہے مقطع کے بند کا — داغ

مُقَطَّع کا بَنْد (ث) ترجیع کے ہر خانے کا آخری شعر، مستزاد کا آخری بند جو اکثر بیان ہوتا ہے اردو، مذکر۔ (قدیم اردو لغت)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُقَطَّع کا بَند (ث) خلاصۂ کلام، تتمۂ کلام، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مُقَطَّع کا بَند ہونا (کنایۃً) وہ فقرہ یا کلام جو بار بار زبان پر لایا جائے، شیخی باز کا وہ تکیہ کلام یا فقرہ جو ہر بات کے بعد اپنی تعریف کی تائید میں خواہ مخواہ اور بلا موقع اظہار شیخی کے واسطے دیا جائے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ قلیل الاستعمال ہے۔

مَقْطُوع :- (بفتح اول و واو معروف) کاٹا گیا، ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا، قطع کیا گیا، عربی صفت اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَقْطُوعُ النَّسْل :- ابتر، جس کی نسل قطع ہو گئی ہو، جس کی نسل ختم ہو گئی ہو - عربی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَقْعَد :- (بفتح اول و فتح سوم) دُبر، گانڑ، کون، سبزہ، بیٹھنے کا مقام - فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - عربی میں مَقْعَد (بفتح اول و سوم) ہے جس کے معنی بیٹھنے کی جگہ، جائے نشست ہیں - اور مجازی معنی دُبر و سبزہ ہیں۔

مُقَفَّل :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) قفل لگایا ہوا، تالا لگا ہوا - عربی صفت، اسم مفعول - فصیح، رائج۔

افلاس سے ہے باب ملاقات مقفل
مہمان بھی آتا نہیں نادار سمجھ کر — بجر

قول فیصل - گرا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

بہار آئی ہے ہنگام جنوں ہے کپڑے پھٹتے ہیں
سلسل بن میں دیوانہ در زندان مقفل ہے
(فسانۂ آزاد)

مُقَفّیٰ :- قافیہ کیا گیا ، قافیہ دار ، وہ عبارت جس کے جملوں میں قافیہ کا لحاظ کیا جائے - عربی صفت اسم مفعول ، فصیح ، رائج -

محاورہ صرف - واجد علی شاہ کے آخر ایام زندگی تک رنگین اور مقفیٰ عبارت لکھی جاتی تھی - (گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل - مقفیٰ مسجع کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں جیسے :-

اس طرح نثر روپیہ جرمانہ کیا جو عین کے عدد ہوتے ہیں - نواب صاحب عبارت اکثر مقفیٰ و مسجع لکھتے تھے - (قدیم بہرہ سیر سندان اودھ)

مُقَلِّب :- بدلنے والا ، پھیرنے والا ، پلٹنے والا پلٹانے والا - عربی صفت ، اسم فاعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال -

قول فیصل - مقلب تنہا ، یا مقلب القلوب کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے -

مُقَلِّبُ القُلُوب :- دلوں کو پھیرنے والا ارادہ بدل دینے والا (مجازاً) خدائے تعالیٰ ، رب العزت عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محل صرف - خدا مقلب القلوب ہے وہی ان کے دل کو پھیرے تو پھیرے - (زبان وقت)

مُقَلِّد :- (بضم اوّل و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) تقلید کرنے والا - پیروی کرنے والا ، دین اسلام کے فروعی مسائل میں کسی مجتہد جامع و شرائط یا عالم وقت کی تقلید کرنے والا - عربی صفت اسم فاعل - فصیح ، رائج -

پہنچے پیری میں یہاں مجنوں اگر دیا ہے فروغ
مجتہد کا ہر مقلد کو چلن درکار ہے
(امیر)

قول فیصل - یہ شیعوں کی خاص اصطلاح ہے عام معنی میں بھی کسی کی پیروی کرنے کے محل پر بولتے ہیں -

پروازیں جو اس کے مقلد پہ مذہب تعشق
رواج ہوا پہ صورت عقادہ مذہب

مقلد کی عربی جمع مقلدین ہے اور اردو جمع مقلدوں ہے جیسے سرکار ناصر الملت رح کے مقلدوں کی ایک کثیر تعداد پنجاب میں بھی تھی -

جو کسی کا مقلد نہ ہو اس معنی میں غیر مقلد بولتے ہیں -

مُقَلِّد :- پیرو ، مرید - معتقد ، غیر مقلد کا نقیض - مسلمانوں کا وہ فرقہ جو چاروں اماموں کو مانتا ہے - عربی صفت - (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنوں میں یہ اہلسنت کی اصطلاح ہے -

مُقَلَّد :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) جس کی تقلید کی جائے ، تقلید کیا گیا جس کی پیروی کی جائے - مجتہد ، اعلم - عربی صفت ، اسم مفعول ، شیعوں کی خاص اصطلاح -

محل صرف - آیۃ اللہ خمینی ہمارے مقلد ہیں اور وہ بینک سے سود لینا جائز نہیں سمجھتے اس لئے ہم نہیں لیں گے -

مَقلُوب :- پلٹا گیا ، قلب کیا گیا ، الٹا ہوا ، پلٹا ہوا - عربی صفت ، اسم مفعول ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

مَقلُوب :- علم بیان کی ایک صنعت کا نام جس کی عبارت الٹی سیدھی یکساں پڑھی جائے عربی صفت ، علم بیان کی اصطلاح -

قول فیصل - صنعت قلب کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے -

مقلوب بعض :- (باضافت) وہ صنعت مقلوب جس میں کہیں کہیں حروف ملا کر عبارت موزوں کرلیں - عربی مذکر - علم بیان کی اصطلاح -

قول فیصل - اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے رشک سے شکر بن سکتا ہے -

مقلوب کل :- (باضافت) وہ صنعت مقلوب جس میں لفظ کی تبدیلی بالترتیب ہو سب حروف کے علی الترتیب منعکس ہوں - فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - اس کی مثال یہ ہے جیسے - کاخ - خاک ، فرش ، شرف - عرش ، شرع ، حوز ، زوح - رات ، تار وغیرہ

مقلوب مستوی :- (باضافت) علم بیان کی وہ صنعت جس میں لفظ یا کلام کو الٹ کر پڑھیں تو بھی وہی عبارت یا لفظ یا شعر بن جائے فارسی ترکیب صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - اس کی مثال الفاظ میں یہ ہے :- بے عیب ، ورو - شاباش ، تخت ، نالاں وغیرہ نظم کی مثال قاری یعقوب علی خاں نصرت لکھنوی کا یہ بند ہے جس کا ہر مصرعہ صنعت مقلوب مستوی میں ہے -

اعدا ہیں اٹھا ہے یہ اعدا ہے اٹھا
اول کلام یہ ہے ، یہ ہے مالک رب الا
آمن اللہ ابل اللہ ، اہل اللہ امنا
اے روح جو دیا ہے یہ اے روح جو دیا
باراب یہ بار آب ہے یہ بار آب ہے بار آب
باران نار آب ہے یہ باران نار آب

قاری یعقوب علیخاں نصرت لکھنوی

مقناطیس :- (بفتح اول) ایک قسم کا پتھر جو اپنی کشش سے لوہے کو کھینچ لیتا ہے، سنگ آہن ربا، یونانی، مذکر، فصیح، رائج۔

جذب مقناطیس ہے کالج کے پتھر میں ضرور
وہ بھی دل نزدیک کھنچ آتے ہیں جو کوسوں دور
صفی لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ:-

"مقناطیس۔ غیاث اللغات میں مقناطیس (بالکسر) اور بحر الجواہر میں مغناطیس۔ بہ تقدیم (غین معجمہ) لکھا ہے۔ دراصل مغنیسیا، اور مغنیسیہ ایشیائے کوچک کا ایک قدیم شہر صوبہ صارو خان کا مستقر حکومت تھا اس لئے چونکہ پتھر منسوب ہو کر عربی میں مغناطیس اور مغنطیس کہلاتا ہے جو دراصل معرب یونانی ہے۔ فارسی و اردو میں مقناطیس بہ قاف کہا جاتا ہے بالفتح اقرب صحت ہے۔ (قاموس الاغلاط)

مقنع :- عربی میں بالکسر و فتح سوم صحیح ہے اردو میں بالفتح و فتح سوم ہے۔ عربی میں یعنی اس باریک چادر کے ہیں جو ایک عرض کی ہو) وہ باریک کپڑا جو عروس کے سہرے کے نیچے باندھتے ہیں۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زبانوں پر بالفتح ہی ہے لیکن ان معنوں میں اب قلیل الاستعمال ہے۔

کہتا تھا کوئی لوٹ کا اسباب دکھا کر
مقنع یہ دلہن کا ہے یہ بانو کا ہے زیور انیس

مقنع :- (بالفتح) باریک چادر جو عورتیں منہ چھپانے کے لئے چہرے پر ڈال لیتی ہیں۔ ایک قسم کا برقع۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

برباد الٰہی نہ کوئی پردہ نشیں ہو
ویسے ہے مقنع و چادر نہ کوئی زار و حزیں ہو میر عشق

مقنن :- (بضم اول و فتح دوم و نون مشدد یہ سوم مکسور) قانون بنانے والا، قانون جاننے والا، قانون ساز۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج

محل صرف۔ فرنگی محل کے علما کی طرف سے کل اول کی توجہ ہٹ گئی اور خاندان اجتہاد عروج پا کے سلطنت کا اصلی مقنن قرار پایا۔ (راز گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل وہ جگہ جہاں قانون بنایا جائے اسکو مقننہ کہتے ہیں۔ مقننہ سے مراد صوبے کی اسمبلی یا مرکز کا پارلیمنٹ اور مجلس ملی ہے جہاں ممبران پارلیمنٹ قانون بناتے اور پاس کرتے ہیں۔

مقوس :- وہ چیز جو شکل کمان کے خمیدہ ہو۔ کمان نما۔ قوس نما۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی علامت ( ) یہ ہے

مقوس :- آسمان کی صفت میں مستعمل ہے۔

جانب چرخ مقوس آہ ہوتی ہے رواں
یہ کمان اک دن نشانہ ہے ہمارے تیر کا آتش
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مقولہ :- (بفتح اول و واؤ معروف) کہاوت، سخن، ضرب المثل۔ عربی صفت مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عالم شاہدہ میں ایک مثال اس کی دیتا ہوں جس سے اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ مقولہ نظری ہے بدیہی ہو جائے۔ (فسانہ آزاد)

مقولہ :- بات، قول، کہنا۔ فارسی صفت مذکر۔ فصیح، رائج۔

ہے مقولہ ملاحدہ کا یہی
دور بے مدبر ہے بود عالم کی ناسخ

مقوی :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید واؤ مکسور) قوت دینے والا، طاقت بخشنے والا، قوت دار عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ورزش سے طبیعت شگفتہ، دل شگفتہ، کدورت سے نزلوں اور کشتی سے اجتناب، غذا مقوی نہیں، طرز معاشرت بھونڈا۔ (فسانہ آزاد)

مقوے :- موٹے کاغذ کا بنا ہوا بکس اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مقوے :- وہ تاکی جس میں مختلف قسم کے کاغذات رکھے جائیں۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

مقوی باہ :- وہ دوا جو باہ کو قوت بخشے، قوت باہ میں زیادتی کرنے والی شے، شہوت بڑھانے والی دوا۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اپنے محل پر مقوی بدن، مقوی دل، مقوی دماغ اور مقوی معدہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

مقوے کا بنا ہوا :- بہت بودا اور بھس بھسا بنا ہوا، جس میں مضبوطی نہ ہو۔ کمزور۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ امین آباد تک بھی پیدل جانا تم پسند نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے کہ تم بالکل مقوے کے بنے ہوئے ہو۔

مَقہُور :- قہر کیا گیا جس پر قہر ہو۔ وہ شخص جس پر بادشاہ یا خدا کا غضب نازل ہوا ہو۔ معتوب مردود۔ راندۂ درگاہ۔ عربی صفت مذکر، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

بولا یہ سخن سنتے ہی وہ لشکر مقہور
سردار ہمارا تو بہت ہے مشہور — میر عشق

مُقَئی :- قے لانے والی دوا، قے آور، عربی صفت، اسم فاعل۔ اطبا کی اصطلاح

قول فیصل۔ اس جگہ نے اور زبانوں پر زیادہ ہے اور تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مِقیاس :- (بالکسر) اندازہ۔ وہ آلہ جس سے کسی چیز کا اندازہ کریں، کیل، پیمانہ، عربی صفت، اسم آلہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مِقیاسُ الحرارۃ :- گرمی معلوم کرنے کا آلہ۔ تھرمامیٹر۔ عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ پانی ناپنے کے آلے کو مقیاس الماء اور موسم کے تغیر اور تبدیلی کے معلوم کرنے والے آلے کو مقیاس الموسم کہتے ہیں ہوا کا دباؤ معلوم کرنے کے آلے کو مقیاس الہوا کہتے ہیں لیکن ہر صورت سے قلیل الاستعمال ہے۔

مُقِیتُ :- (بالضم اول و یائے معروف) خدائے تعالیٰ کا نام جو مخلوق کو قوت یعنی روزی پہنچاتا ہے۔ عربی صفت، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُقَیَّد :- (بالضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) قید کیا گیا۔ اسیر، قیدی پابند۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

محاورہ صرف۔ جب ان کو ہوش آیا اور غش سے افاقہ ہوا تو اپنے تئیں مقید آتش سلاسل پایا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ قید ہونا اور قید کے معنوں میں بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کہیں اعدوں کو بھی ایسی نہ جسارت ہو جائے
یہ مقید ہو کہ سب فوج کو عبرت ہو جائے — تعشق

مُقَیَّد :- قید لگایا گیا، مشروط، محدود، عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دانائی کردگار بے حد —
انسان کی زیرکی مقید — مصحفی (؟)

مُقَیَّش :- (بالضم اول و تشدید دوم مفتوح) خالص کھد۔ منہ، چہرہ، گیس، سر کے بال کا مخفف ہے۔ فارسیوں نے برندہ مشوش کہا ہے۔

چو گرد از جیا روئے نگارے تیغ زشانش
کند پیراہن فانوس رو پاک مقیش را — موسوی خاں

زبانوں پر بالضم و تشدید دوم مفتوح و سکون سوم ہے) چاندی سونے کے چوڑے تار سونے چاندی کے تاروں کا بنا ہوا کپڑا

بگلوں سے کہو مقیش کہاں جھڑتا ہے
کب ڈوپٹا یہ مری طرح گرا پڑتا ہے — مومن

رشکات نے فارسیوں کی تقلید میں مقیش کہا ہے۔

خط تراشا ہے جو اس سیم بدن نے گھڑ کر
ہوا اور بیٹھا ہے مقیش کا غنچہ — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ - تار ہائے زر و نقرہ، چاندی یا سونے کے تار۔ بادلہ۔ اردو اسم مذکر۔

آنچلوں سے کہو مقیش کہاں جھڑتا تھا
کب ڈوپٹا یہ مری طرح گرا پڑتا تھا — مومن

چاہیے مقیش اس بہر دکی چوٹی کے لیے
چرخ گرداں پہ اب اے ماہ جبیں تار زریں کھینچ — ناسخ

گوٹا، کناری، بادلہ مقیش کے سوا
تھے چار تونے موتی جو نرالا انداز بند — نظیر

مُقَیَّش۔ تمامی، زری، بتاشی، زربفت سونے چاندی کے تاروں کا بنا ہوا کپڑا۔

کنے اس پہ کتنے وہ مقیش کے
کہ جھوروں میں تھے جس کے موتی لگے — میر حسن

اور اک اوڑھنی جالی مقیش کی
پڑی چاندنی سی مہ عیش کی — میر حسن

اس لفظ کی اصل میں فرہنگ نویسوں نے بڑی بڑی رائیں لگائی ہیں کسی نے آنکھیں بند کر کے عربی لکھ دیا اور جو اس کا مادہ قرار دیا ہے وہ بالکل عربی معانی کے مخالف ہے۔ بعض ترکی ہی لکھ گئے ہیں جونسن جیسے محقق نے بھی اس کو عربی لکھ کر دھوکا کھایا ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض فارسی کے شعرا نے اہل ہند کا تتبع کر کے اسے بہ تغیر حرکات مُقَیَّش باندھ دیا ہے۔ یہ لفظ حقیقت میں ہندی ہے اردو والوں نے فصاحت کلام کے خیال سے کاف کو قاف سے بدل لیا ہے اور ایسا فارسی زبان میں بھی پایا جاتا ہے مثلاً قلاقند۔ اصل میں کلاکند تھا۔ قلابازی، اصل میں کلابازی تھا۔ قندھار، اصل میں کندھار

تھا - چنانچہ ہمارے ایک دوست نے جو فنِ تحقیق کے بیمار اور ایک بہت بڑے لائق آدمی ہیں، ہم کو لکھا تھا اس کی اصل کش یعنی شعاع یعنی کرن ہے اور کیش یعنی بال ہے - بیشک یہ مادّہ قابلِ تسلیم ہے کیونکہ کیش زبان سنسکرت میں بالوں کو کہتے ہیں لیکن لفظ کش کا پتہ کسی سنسکرت ڈکشنری میں نہ لگ سکا - پنڈتوں کے مولفہ کوشوں میں ہم نے دیکھا - اہلِ فرنگ کی سنسکرت ڈکشنریوں میں ہم نے دیکھا لیکن کہیں اس کا سراغ نہ ملا - اگرچہ ہمارے دوست نے بھی کسی پنڈت سے ہی معلوم کیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے پنڈت صاحب نے صرف اپنے تبحر کے اعتبار سے بلا تحقیق فرما دیا ہے بہرحال اس کے جزو ثانی اور لفظ کیش سے مرکب ہونے میں کچھ شبہ نہیں گو اول لفظ ابھی تک زیرِ تحقیق ہے اور عجب نہیں کہ وہ صرف میم ہو کیونکہ سنسکرت میں اس مفرد حرف کے معنی چاند کے بھی آئے ہیں تو چاندی کے تار کے معنی ہو گئے لیکن ان سے بہتر یہی مادّہ خیال میں آتا ہے کہ اول کا لفظ ماکشک ہو گا کیونکہ اس کے معنی زبان سنسکرت میں دھاتی چیز کے آئے ہیں اور اسی وجہ سے سورن ماکشک سونے کا یعنی سنہری اور روپ ماکشک چاندی کا یعنی روپہلی کہلاتا ہے - پس اول سورن یا روپ کا لفظ حذف ہو گیا - پھر کثرتِ استعمال سے ماکشک کا آخری کاف گر کے ماکش مطلق سونے یا چاندی یعنی چمکدار دھات کے معنی میں رہا اور رفتہ رفتہ یہی ماکش مکش ہوا پھر مکیش ہو گیا اس صورت میں لفظ کیش یعنی بال سے مرکب کرنے کی بھی چنداں ضرورت نہیں رہی اور یہی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے - ہمارے مولانا آزاد اس لفظ کی نسبت اپنے رسالے "سخندانِ پارس" میں اس طرح تحقیق فرماتے ہیں کہ یہ لفظ دراصل سنسکرت میں مہیکش کیش تھا اس میں مہیکش سورج کی کرن اور کیش (بال) دونوں مل کر مُشابہ ہو گئے - تعجب ہے محقق چند صاحب بہار عجم ہے کہ وہ اسے عربی کا لفظ مان کر لکھتے ہیں کہ مُقَیش لیکن یہ نہیں لکھتے کہ عربی میں اس کا لفظ اور اصل کیا ہے - صاحب غیاث اللغات اس کا حوالہ لکھتے اور توضیح میں اس سے زیادہ زور دیتے ہیں جب اصل نہیں تو زور کیا چل سکتا ہے :

مؤلف کے نزدیک مُقَیَّش (بضمِ اول وتشدید دوم مفتوح) ہے جو اردو ہے اور عام طور سے اسی طرح زبانوں پر ہے - اہلِ لکھنؤ مُقَیش کو مؤنث بولتے ہیں -

مُقَیَّشی :- (بضمِ اول و فتحِ دوم مشدد و سکونِ سوم) بادلے کا، زری کا، چاندی سونے کے تاروں کا بنا ہوا - اردو صفت، رائج -

مقیشی گوکھرو :- ایک قسم کا بادلہ گوکھرو جو صرف تاروں کو موڑ کر بنایا جاتا ہے - مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل - اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے -

مُقیم :- (بضمِ اول و یائے معروف) اقامت کرنے والا، ٹھہرنے والا، منزل گزین، قیام پذیر، فروکش، ساکن - عربی صفت اسم فاعل فصیح، رائج

زمین تپتی ہو جس رہ میں سنگی تابے کے
مقیم آگے سوا نیزے پر ہو مہر منیر (محسن کاکوروی)

مقیم (ے ے) وہ شخص جو کسانوں اور باغبانوں کی سبزی ترکاری پھل پھول وغیرہ آڑھتی کے طور پر نیلام کر کے فروخت کرتا ہے - سبزی کا تھوک فروش - اردو مذکر - عوام کی اصطلاح -

مقیم ہونا :- ٹھہرنا، رہنا، بسنا، اقامت کرنا فروکش ہونا - اترنا - اردو مصدر، فصیح، رائج -

جلدی پھریں وہاں سے میاں امیدِ بیم
اپنی جگہ پہ آکے پڑھیں فاتحہ مقیم (تعشق)

مُک :- مکا، گھونسا - اردو مذکر متروک -

لیتا کروٹ تو آکے لگتا ڈک
بیچ کے پھرتے ہی جڑتا مک (وحشت کلکتوی)

مُکّا :- (بضمِ اول وتشدید دوم) مٹھی بند کر کے جب انگلیوں کی طرف سے ضرب لگائی جائے اس کو مکا کہتے ہیں - گھونسا - اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان -

مَکّا :- (بفتحِ اول وتشدید دوم) بڑی جوار ایک موٹے غلے کا نام، بھٹے کے دانے - اردو مؤنث دیہاتیوں کی زبان -

بچے کو جب مکا آئی
کوؤں نے جا لوٹ مچائی (اسمٰعیل میرٹھی)

قولِ فیصل - اسی کو دیہاتی مکئی بھی کہتے ہیں -

مُکابِر :- (بضمِ اول وکسرِ چہارم) وہ شخص جو اپنی بزرگی جتانے کے لئے کسی سے بحث کرے - غلبہ کرنے والا - عربی صفت - اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

نہ محقق نہ مناظر ہیں یہ
محض مفرد و مکابر ہیں یہ (مرزا رسوا)

مُکابَرہ :- (بضمِ اول وفتحِ سوم و چہارم)

خواہ مخواہ جیتنے کے لئے بحث کرنا۔ بحث کر کے کسی پر اپنی بزرگی ثابت کرنا۔ بحث و مباحثہ۔ عربی مصدر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

بس اب کہاں کے فتاوائے حضرت دا خطہ
بس اب مکابرہ (بفتح) سے ہے زیست حرام — محشر لکھنوی

مُکَاتَب :۔ (بضم اول و فتح چہارم) وہ غلام جس کا آقا کہہ دے کہ تو اگر اتنا روپیہ مزدوری وغیرہ کر کے ادا کر دے تو تجھے آزاد کر دوں گا۔ وہ غلام جو مالک کی خوشی سے اپنی قیمت آپ محنت مزدوری کر کے مالک کو ادا کر کے آزاد ہو جائے۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَکَاتِب :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) مکتب کی جمع۔ مدرسے۔ عربی مذکر۔ فصیح۔ اور رائج۔

مُکَاتَبات :۔ (بضم اول و فتح چہارم) مکاتبہ کی جمع۔ خطوط۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُکَاتَبَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باہم خط و کتابت کرنا۔ مراسلت۔ خط و کتابت۔ عربی مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُکَاتَبہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) مجازاً نامہ۔ خط۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَکَاتِیب :۔ (بفتح اول و یائے معروف) مکتوب کی جمع۔ خطوط۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُکّا چلنا :۔ مکّے سے مار پیٹ ہونا۔ گھونسوں کی لڑائی ہونا۔ گتھم گتھا ہونا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ بصورت واحد نہیں بولتے بصورت جمع مکّے چلنا عوام کی زبان ہے۔

مَکّار :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) مکر کرنے والا دغاباز۔ دھوکے باز۔ فریبی۔ عیّار۔ جھوٹا۔ عربی صفت۔ اسم مبالغہ۔ فصیح۔ رائج۔

ایسر اس بے وفا دنیا کی صورت پر نہ تم جاؤ
بڑی عیار ہے مکار ہے ظاہر میں بھلی ہے — دبیر

شترو ہے جفا کار ہے، مکار ہے تو
حیلہ پرداز ہے مفسد ہے بد اطوار ہے تو — تعشق

قول فیصل۔ اردو میں عورتوں کے لئے بھی مکار بولتے ہیں اس کی تانیث مکارہ ہے لکھنؤ کی عورتیں بحالت تانیث مکارہ بھی بولتی ہیں۔

مَکَارِم :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) کرمت کی جمع بزرگیاں۔ محاسن۔ قابل تعریف کام۔ اوصاف حمیدہ۔ خوبیاں۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مکارم بھلا اس کے ہم کیا جتائیں
نہ جو وسعت وہم میں بھی سمائیں — (قران السعدین)

قول فیصل۔ مکارم اخلاق کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَکَارِہ :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) مکروہات وہ باتیں جن کے کرنے میں کراہت ہو۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مجازاً رنج اور سختیوں کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

مَکّاری :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) مکر کرنا فریب دغابازی۔ عیاری۔ دھوکے بازی۔ چالاکی چلتر بازی۔ فارسی مونث۔ فصیح۔ رائج۔

مجھ کو نفرت ہے ریاکاری سے
چڑھ ہے عیاری و مکاری سے — مرزا رسوا

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

مُکّا سا لگنا :۔ ایک صدمہ سا گزرنا۔ دل پر چوٹ لگنا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گھونسا سا لگنا۔ یا گھونسا لگنا بولتے ہیں۔

مُکّا سا مارنا یا لگانا :۔ ایک صدمہ سا پہنچانا۔ دل پر صدمہ سا گزرنا۔ دل پر چوٹ لگانا۔

جب کہ وہ دست حنا بستہ مجھے آتا ہے یاد
کوئی مکا سا کلیجے پہ لگے ہے مارنے — مرزا شوق دہلوی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَکَاسِب :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) کسب کی جمع۔ پیشے۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُکَاشَفَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) راز کا آشکارا کرنا۔ بھید کھولنا۔ انکشاف۔ اظہار۔ افشا۔ افشائے راز۔ عربی مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُکَاشَفہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) کشف۔ کرامات۔ ولی اللہ کو امور غیبی کا معلوم ہو جانا۔ بھید ظاہر کرنا۔ غیبی امور کا ظاہر ہونا۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُکَافات :۔ باہم برابر ہونا۔ عوض معاوضہ۔ بدلہ۔ تاوان۔ عربی مونث۔

مُکافات :۔ بدلہ۔ عوض۔ تاوان۔ پاداش۔ سزا۔ انتقام۔ عربی مونث۔ فصیح۔ رائج۔

وصل کے بعد کھلا ہم کو غم ہجراں سے
نہیں ہوتی ہے مکافات محال انساں سے — آتش

مکافات کو پہنچنا:۔ کیے کی سزا پانا۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
مکافات ملنا: سزا ملنا، کیے کو پہنچنا، پھل پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غیر کی جو برائی تو بھلائی ہی بگڑ گئی۔
یہ ہی ہے مثل بدی کی مکافات ہی کی — داغ

مکا لگنا: لازم۔ (کنایۃً) دل پر اچانک صدمہ ہونا۔ گھونسا لگنا، ضرب لگنا، صدمہ پہنچنا۔
(مخزن المحاورات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں سینے اور دل کے ساتھ گھونسا لگنا پیٹ کے اٹھنے کے ساتھ بولتی ہیں۔

مکالمہ:۔ (بضم اول و فتح چہارم، پنجم) گفتگو، زبانی سوال و جواب، ہمکلامی، بات چیت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحت۔ آپ کو اپنے معشوق پر یہ گرہ کا شکل پایا تو اس قدر مکالمہ کی جرأت ہوئی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ ڈائیلاگ لکھنے والے اور مکالمہ لکھنے والے کو مکالمہ نویس کہتے ہیں۔

مکا مارنا: مکے سے مارنا، گھونسا مارنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ گھونسا مارنا بھی زبانوں پر ہے۔

مکان: (بالفتح) رہنے کی جگہ، گھر، مسکن، جگہ، خانہ، مقام بود و باش۔ عربی، مذکر، اسم ظرف، فصیح، رائج۔

شب وصال وہ سامان وہ روشنی وہ نشاط
ہوئی جو صبح تو اجڑا ہوا مکان دیکھا
— اسیر

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مکانات ہے اور اردو جمع مکانوں ہے۔

آباد کیا خانۂ اسلام کو جس نے
برباد کئے گھر کے آباد مکانات — نشتر لکھنوی

ہیں مضطرب ہو گئے مکینوں کو قبر کے
نکلے ہیں گھروں سے مکانوں کو شہر کے — تعشق

مکان اٹھنا:۔ مکان کا کرایہ پر دے دیا جانا، مکان میں کرایہ دار کا آجانا۔ اردو مصدر، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مکان اٹھ جانا بھی زبانوں پر ہے۔

مکان بدلنا:۔ ایک گھر سے دوسرے گھر میں جانا، رہائش بدلنا، گھر تبدیل کرنا، منتقل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کچھ بھی مزاج تیرا اے بدگمان بدلا
تیرے مریض غم نے سوجا مکان بدلا — جرأت

مکان بنانا: بنانا، گھر تعمیر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مکان بنوانا بھی اپنے محل پر بولتے ہیں۔

مکان بیٹھ جانا: سیلاب یا بارش وغیرہ کی کثرت سے مع چھتوں کے مکان کا گر پڑنا، بیٹھ سے مکان کا گر پڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خانۂ ماتم میں رو رہے ہیں بہت جوہر دیکھ
دیکھنا جنت میں بھی ہوں گے مکان بیٹھے ہوئے — راسخ

مکان خالی پڑے ہونا:۔ گھر میں کسی کا نہ ہونا، گھر خالی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہ آوارہ پردے سے مکان خالی پڑے تھے — انیس

مکان دار: گھر دار، مالک مکان، گھر کا مالک، کرایہ دار کا عکس۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تانیث کے محل پر عوام اور عورتیں مکاندارنی بولتی ہیں۔ جیسے کل ہماری مکان دارنی کا جوان لڑکا دریا میں ڈوب کر مر گیا۔

مکان دینا:۔ گھر کو کرایہ پر دینا، گھر رہنے کو دینا۔ اردو فعل متعدی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گھر اگر کرائے پر دیا ہے تو مکان کرائے پر دینا بولتے ہیں۔ کسی کو چھوڑ دیں اور مستقل مکان دینے یا کسی کے نام ہبہ میں مکان لکھ دینے کے محل پر مکان دینا بولتے ہیں جیسے نواب صاحب نے اپنی لڑکی کو جہیز میں جہاں دنیا کی ہر چیز دی وہاں ایک مکان بھی دیا ہے۔

مکان ڈھانا:۔ مکان گرانا، مکان کھود کر گرا دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

جن میں ہوا ہے وصل کسی کا کسی کے ساتھ
اب ان کے حکم سے وہ مکان ڈھائے جاتے ہیں — آرزو

قول فیصل۔ اگر مکان خود سے کسی وجہ سے جیسے سیلاب یا بارش کی وجہ سے گر جائے یا بیٹھ جائے اس محل پر مکان ڈھے جانا عوام بولتے ہیں۔

کیا کیا ہوئے ہیں اہل زباں ڈھیر خاک کے
کیا کیا مکان دیکھے ناگاہ ڈھے گئے — میر

مکان روشن ہونا:۔ مکان کھلا ہوا ہونا، وسیع ہونا، مکان میں اندھیرا نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی مکان کا آباد ہونا بھی ہیں۔

مکان سے اٹھنا: مکان چھوڑ دینا

قول فیصل۔ مکتب گاہ کوئی نہیں بولتا مکتب خانہ کسی کسی قدر مستعمل ہے۔

شان بربادی کی دکھلاتا ہے سب کا خانہ
ٹوٹ کر بکھی جاتے ہیں سنسان ہے مکتب خانہ — میر انیس

مکتب نشینی :- بچوں کو پڑھانے کے لئے مکتب میں بٹھانا، رسم بسم اللہ ہونا۔ فارسی ترکیب صفت ترکیب، مونث۔

گھر میں اپنے آ گئیا مکتب نشینی آج ہے —
وہ بھی ہے مفرور جو محتاج ہے محتاج ہے — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ اب اس محل پر عام طور سے "بسم اللہ" کہتے ہیں۔ جیسے کل میرے لڑکے کی بسم اللہ ہے تم ضرور تم بھی آجانا۔

مکتحل :- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) آنکھ جس میں سرمہ لگا ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مکتسب :- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) کوئی چیز اپنی کوشش سے حاصل کرنے والا، اکتساب کرنے والا، کسب کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مکتسب :- (بفتح چہارم) حاصل کیا گیا، کسب کیا گیا۔ اکتساب کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت صفت "مکتسبہ" کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مکتفی :- (بضم اول و فتح سوم) کافی کرنے والا بس کرنے والا، اکتفا کرنے والا، بکل کافی ہونا، وافی۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مکتوب :- (بفتح اول و واو معروف) خط، نامہ، چٹھی۔ عربی صفت مذکر، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

گردشتے اہل حرم بیچ میں حق کا محبوب
شہ والا نے لفافے سے نکالا مکتوب — عشق

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی لکھا گیا، تحریر کیا گیا، مرقوم ہیں۔

کہہ سکتے ہیں لکھے کو جلا اب نہ برا ہم
سن کر نہ کہے دوست یہ مکتوب ہے کیا ہم — جلال

مکتوب الیہ :- وہ شخص جس کو خط بھیجا گیا ہو، وہ شخص جس کے نام خط بھیجا جائے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مکتوب نصف الملاقات :- خط سے کچھ کچھ ملاقات کا لطف حاصل ہو جاتا ہے۔ بقول

تصور میں مجھے خط کے دن رات ہے
کہ مکتوب نصف الملاقات ہے — ارشد

(رموز اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے کہ جگہ تعلیم یافتہ طبقہ "الخط نصف الملاقات" ہی کے ساتھ بولتا ہے۔

مکتوم :- (بفتح اول و واو معروف) پوشیدہ، مخفی، چھپا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

پردۂ چشم سے پوشیدہ ہے یوں تیرا جمال
جس طرح جسم میں انسان کے جان مکتوم — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ "سر مکتوم" اور "راز مکتوم" کی ترکیب کے ساتھ بولتا ہے۔

کوئی جاتا ہے کسی شوق کے بندے کی طرف
پردۂ شرم میں یوں جیسے کہ سر مکتوم — محشر لکھنوی

محشر لکھنوی نے رموز مکتوم کی ترکیب بھی لکھا ہے جو نادرۃ تعلیم ہے عربی میں جمع کو مونث بھی ہے اسلئے رموز مکتومہ لکھنا چاہئے تھا

لکھنے بیٹھا کسی عالم کو جو تعریف کوئی
جس کا ہر لفظ ہے شرح رموز مکتوم — محشر لکھنوی

مکٹ :- (بضم اول و فتح دوم) تاج، دیہیم، اکلیل۔ وہ کلاہ یا تاج جو ہندوؤں میں دولہا کے سر پر رکھتے ہیں۔ ہندی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اسیر، شاد، قلق وغیرہ نے نظم کیا ہے لیکن یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔

ہری ہوئی تھی تنبولن کوئی لگا دٹ پر
بنی ہوئی کوئی جوگن سجے تھی سر پہ مکٹ — شاد لکھنوی

وہ طلائی مکٹ مرصع کار
چاند سورج کی شکلوں پہ بہار — قلق

صاحب فرہنگ آصفیہ نے بسکون دوم بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکث :- (بالفتح) دیر، توقف، تامل، وقفہ، ڈھیل، تاخیر۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ باپ بلائے اور بیٹا کام کے حیلے سے باپ کے پاس حاضر ہونے میں مکث کرے۔ (توبۃ النصوح)

مکحّل :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) وہ آنکھ جس میں سرمہ لگا ہو۔ سرمہ آلودہ آنکھ۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مکدّر :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) تیرہ، میلا، دھندلا جو صاف نہ ہو، غبار آلودہ۔ عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج

مکدر یا مصفیٰ جس کو دیکھو دونوں ہی یکساں ہوں
حقیقت میں وہی میخوار ہے پیاسی کا ہے — شاد عظیم آبادی

قولِ فیصل۔ صاحبِ قاموس اصلاح لکھتے ہیں کہ "مکرر اسم مفعول ہے مکرر و تکرار کا اور صحیح ہے سکرر جملہ کی فصاحت ہے مکرر سکرر کی جگہ تکرار آ گئیں تو مفہوم ادا ہو سکتا ہے" مؤلف کے نزدیک "تکرار" سے بھی "مکرر سکرر" کا مفہوم ادا نہیں ہوگا۔

مکر کرنا:۔ فریب کرنا، دھوکا دینا۔

مکر کا منتظفا:۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ مکر کرنا تو اہلِ لکھنؤ بولتے ہیں جیسے:۔ وے بس جان نواب صاحب کی آہٹ پاتی بس مکر کر کے سوتی بن گئیں۔ (دبیر کہار)

لیکن مکر کا منتظفا زبانوں پر نہیں ہے۔

مکرّم:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) عزت دیا گیا، کرم کیا گیا، عزت والا (مجازاً) بزرگ، معظم، محترم، معزز و کرم فرما، عنایت فرما۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

معزز و مکرم اہلِ سنن جیسے
کیا ان کو اس دنیا نے پردہ میں — (اختر شاہ دوگو)

قولِ فیصل۔ مکرم و معظم کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مکرّم بندہ:۔ جنابِ والا، جنابِ من، بندہ نواز۔ خطوط میں بزرگوں کو بطور القاب لکھتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مکرمت:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم، مکارم جمع) بزرگی، عنایت، مہربانی، نوازش، شفقت۔ عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رحمت کر مکرمت کر، رنج سے مجھ کو نکال
کب تک محزون رہوں میں مجھے کیا کھینچوں ملال تیرا

قولِ فیصل۔ زبانوں پر بفتح اول ہے۔

مکرمی:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) میرے مکرم، میرے محترم۔ خطوط میں بطور القاب لکھتے ہیں۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مکرمی جناب نواب صاحب۔ آداب آپ کا خط کل ملا۔

مکرنا:۔ (بضم اول و فتح دوم) کسی امر کا اقرار کر کے اس کا انکار کرنا، قول سے پھرنا، جھوٹ بولنا۔ بات بدل دینا، انکار کرنا۔ اردو فعل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

نہیں معلوم انھیں کیا حال میری بیقراری کا
غلط کہتے ہیں، دم دیتے ہیں، جھوٹے ہیں، مکرتے ہیں

مکر و دغا:۔ دھوکا اور دکھاوا، دھوکا، فریب، دھوکا بازی، دغا بازی، جعلسازی۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اب یہ ہتھکنڈے چھوڑو مکر و دغا سے کچھ نہ ہوگا ورنہ تم ہو اور ہم (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ مکر و فریب کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مکروہ:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) کریہہ، جس سے کراہت آئے، نفرت انگیز۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

مکروہ:۔ ناپسند، برا، بدنما، گھناونا، بھونڈا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ مکروہ فعل، مکروہ حرکت، مکروہ صورت، مکروہ شکل کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

مکروہ:۔ مذہباً ناجائز چیز۔ وہ چیز جو بعض اماموں کے نزدیک حلال اور بعض کے نزدیک ناجائز یا کریہہ ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے۔ شیعہ حضرات کے نزدیک مکروہ اس فعل کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں گناہ نہ ہو اور نہ کرنے میں ثواب ملے۔

مکروہات:۔ مکروہ کی جمع۔ نفرت انگیز چیزیں۔ وہ چیزیں جن سے کراہت آئے۔ بری باتیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مکروہات:۔ واہیات، بیہودہ کام، جھگڑے بکھیڑے، دنیوی جھنجھٹ، امورِ دنیا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ دفن کر کے جو پھرا ایسے مکروہات میں گھرا کہ آج تک وہاں جانا نصیب نہ ہوا (فسانۂ سرور)

قولِ فیصل۔ مکروہاتِ دنیا، مکروہاتِ زمانہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

مکری:۔ (بضم اول) مکرنی، کہہ مکرنی۔ ایک قسم کی ہندی چومصرعی پہیلی جس میں پہلے کسی چیز کا اشارہ کر کے پھر اس سے منکر ہو کر اس مضمون کو کسی اور چیز کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اس کے موجد امیر خسرو ہیں۔ مثال:

سگری رین موہے سنگ جاگا
بھور بھئی تب بچھڑن لاگا
اس کے بچھڑے پھاٹت ہیا
اے سکھی ساجن نا سکھی دیا

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ لکھتے ہیں کہ

ایک قسم کی ہندی کی چو مصرعی پہیلی جس کے دو مصرع ہم قافیہ ہوتے ہیں اس کے اول تین مصرعوں میں جو بیان ہوتا ہے وہ عاشق پر صادق آتا ہوا معلوم دیتا ہے مگر اخیر مصرع میں قائل ایک ایسا مضمون لاتا ہے جو ان سب کو الٹ دیتا ہے اس کے موجد حضرت امیر خسرو دہلوی ہیں جنھوں نے عورتوں کی زبان سے اس قسم کی باتیں بیان کی ہیں۔ اہل قلعہ ان کو سکھیاں بھی کہتے ہیں کیونکہ اخیر مصرعوں میں ہمیشہ سکھی کا لفظ آتا ہے۔ جیسے

وہ آوے تب شادی ہووے
اس بن دوجا اور نہ کوے
میٹھے لاگیں وا کے بول
اے سکھی ساجن نا سکھی ڈھول

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :-

اس کے لئے جو لفظ بالعموم استعمال ہوتا ہے مکرنی ہے (مکرنا ہے) نہ کہ مکری بلا نون تین یائے تحتانی۔ مائج دونوں ہیں ؟
مؤلف کے نزدیک مکرنی نہ بولتے تھے نہ بولتے ہیں۔ مکری عام طور سے زبانوں پر تھا۔ واجد علی شاہ بہادر نے بہت کثرت سے مکریاں نظم کی ہیں۔ اسی کو کہہ مکری بھی کہتے تھے اب نہ کوئی نظم کرتا ہے نہ کہتا ہے۔ اس کی جمع مکریاں، مکریوں ہے۔

مکڑا :- (بالفتح اول وتشدید دوم مفتوح) بڑی مکڑی عنکبوت۔ کلاں اردو مذکر۔ رائج۔
قول فیصل۔ دیہاتی اسی کو مکڑا ابھی کہہ دیتے ہیں۔

مکڑ بیٹا (تشبیہاً) لمبی لمبی ٹانگوں کا اور دبلا پتلا آدمی۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

مکڑا اکڑ چلنا :- اینٹھ کر چلنا، اترا کر چلنا، ٹیڑھا ہو کر چلنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

بہت ہر ایک سے مکڑا کے چلا تھا کالا
ہو گیا دیکھ تری زلف سیہ فام سفید — یقین

مکڑانا :- (بالفتح) اترانا، غرور کرنا، تکبر کرنا، اکڑ کر چلنا، تکبر وبدی اختیار کرنا۔

کیوں نہ ابھی چلے ہر ایک جگہ مکڑا کر
نہ پڑا اس کو تری زلف سیہ فام سے کام — سودا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے
مکڑانا :- کنایہ ہے سرتابی کرنے سے۔
(سرمایۂ زبان اردو)
قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکڑائی :- سرتابی، سرکشی، مونث۔
(نور اللغات، سرمایۂ زبان اردو)
قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکڑائی چال :- ٹیڑھی بکڑی چال جس میں فریب کا پہلو ہو۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مکڑی کا گھر :- وہ سفید سفید گول سا گھر جس کے اندر مکڑی کے انڈے ہوتے ہیں اور بعد میں بچے نکل آتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔
قول فیصل۔ زخم کا خون بند کرنے کے واسطے یہ بہت مفید نسخہ ہے۔

مکڑنا :- (بفتح اول ودوم) اکڑنا، اینٹھنا، کھینچنا۔ اردو فعل لازم

بے طلب جو ہو وصال اس میں مزہ ہی کیا ہے
کچھ مکڑتے رہو کچھ خیر ہو ستا کے۔ بے — (ذوق دہلوی)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکڑی :- (بالفتح) مکڑا کی مادہ، عنکبوت ایک قسم کے کیڑے کا نام جو اپنے لعاب سے جالا تانتا ہے اور مکھیاں پکڑ کر کھاتا ہے۔ اردو، مونث رائج۔

اے جوا لعو جس سازی سے حصول
کیا ملا مکڑی کو جالا تان کر — ؟

قول فیصل۔ انسان کے جسم پر جہاں مکڑی کا لعاب لگ جاتا ہے یا مکڑی مل جاتی ہے وہاں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

مکڑی کا جالا :- تار عنکبوت، وہ سفید جھلی سا مکڑی کا گھر جس میں اس کے انڈے رہتے ہیں اور نیز مکڑی کا پورا ہوا تار جو اکثر کالا ہوتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

عارضی حسن سے نفرت یہ ہوئی ہے دل کو
رتبہ زلفوں کو نہیں مکڑیوں کے جالے سے — آتش

مکڑی کا جالا :- (کنایۃً) بہت باریک اور بودی چیز۔ باریک اور ملائم بنا ہوا کپڑا۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال۔

بڑی پروے والی تو ململ ہی کیا
یہ مکڑی کے جالے کا آنچل ہی کیا — شوق قدوائی

مکڑی کی طرح جھاڑ ڈالنا :- عیب لگانا، برا بھلا کہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان قریب متروک۔

موئے جیتے اکھاڑ ڈالوں گی
مکڑی کی طرح جھاڑ ڈالوں گی — نواب مرزا شوق

مکڑی مل جانا :- مکڑی کا بدن پر پس جانے کے سبب چیپ لگ جانا، اور اس سے جسم کا پھول جانا۔ جسم پر دانے نکل آنا۔ اردو مونث

عوام کی زبان۔

مکسّر :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) شکستہ، ٹوٹا ہوا، کسر کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مکسّر :- کعب، عرض، طول، ارتفاع یا سرمائی خواہ گہرائی کا حاصل ضرب، جمع مکسر۔ وہ جمع جس میں انچ، فیٹ، گز وغیرہ سب جمع کئے جائیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ علم حساب کی اصطلاح ہے۔

مکسوبہ :- (بفتح اول واؤ معروف وفتح پنجم) کسب کی ہوئی، کمائی ہوئی، اپنی قوت بازو سے حاصل کی ہوئی۔ عربی مؤنث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

صحیح تلفظ۔ یہ مادہ اردو آبادی نہیں ہے بلکہ یہ صرف ہی مکسوبہ ہے۔

مکسور :- (بفتح اول واؤ معروف) زیر دیا ہوا حرف۔ وہ حرف جسے کسرہ دیا گیا ہو، وہ حرف جس کے نیچے زیر ہو۔ عربی مذکر۔ اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے بصورت صفت مکسورہ بول دیں گے۔

مکشوف :- کھولا گیا، واضح، ظاہر۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مکعّب :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) چار گوشے کیا گیا۔ وہ شکل جس کا طول عرض عمق یکساں ہو۔ عربی صفت اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مکفوف :- (بفتح اول واؤ معروف) وہ جس پر زحاف کف ہو، علم عروض میں ہفت رکن جس کے آخر کا حرف گرا دیا گیا ہو۔ عربی صفت اسم مفعول، اصطلاح علم عروض۔

ملتے ہیں اتنے کف افسوس ہم — رشک
جو ہزج کی بحر ہے مکفوف ہے

قول فیصل۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے مفاعیلن سے مفاعیل۔

مکفول :- (بفتح اول واؤ معروف) کفالت میں دیا گیا، ضمانت میں محفوظ کیا گیا، مرہون، گرو رکھا گیا۔ وہ چیز جو ضمانت میں لی جائے۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مرہون شدہ شے کو مکفول کہتے ہیں۔

مکفول کرنا: ضمانت میں دینا، گرو رکھنا، رہن کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مکلّف :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) تکلیف دیا گیا، وہ جس پر شرعی احکام کی پابندی واجب و لازم ہو جائے، مجازاً وہ شخص جو بالغ و عاقل ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

یہ مکلف نہیں، خطا ہے، خطا وار نہیں
ہے جو معصوم کا دیوانہ گنہگار نہیں — مؤلف

قول فیصل۔ نابالغ کے لئے غیر مکلف برتے ہیں۔

مکلّف :- پرتکلف، آراستہ، مزیّن، سجا سجایا، سجا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ سرکار! ایک کوٹھری کے بر کمرے میں جا رہا ہے سفید پوش فرش مکلف پہ بیٹھے عظیم افسر خانی خلیج شکیبہ دھال ڈالے ہیں

قول فیصل۔ اب اس جگہ پرتکلف زبانوں پر زیادہ ہے۔

مکلّف : کسی تقریب میں شرکت کی تکلیف دینے والا، بلانے والا، دعوت دینے والا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کے معنی صرف تکلیف دینے والا ہیں۔ اشتہاروں اور دعوت ناموں وغیرہ میں اکثر مکلف کرنے والا۔ المکلف لکھ کر اپنا نام لکھتا ہے۔

مکلّل :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) چمکیلا، مرصع، جڑاؤ، آراستہ۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تاج مکلل کی ترکیب سے سمجھے ہوتے ہیں۔ مکلل کے ایک معنی سر پر تاج رکھا گیا، وہ سر جس پر تاج رکھا ہوا ہو، بھی ہیں۔

مکمّل :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) کامل بنایا گیا، پورا کیا گیا، تمام، کامل، پورا، کل، ثابت۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

حسن وہ خواب نہیں ہے جو مکمل ہو کبھی — رومی
عشق وہ کیف نہیں ہے کہ جو کامل ہو جائے — صدیقی

مکمل طور سے : مکمل طریقے سے، پوری طرح، اچھی طرح۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مکمل طور پر، مکمل طریقے سے، کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

مکمل کرنا :- پایۂ تکمیل کو پہنچانا، کامل کرنا، پورا کرنا، بتمام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گتھیاں سلجھائیے خود مشکلیں حل کیجئے سب
انتظام انجمن کو مکمل کیجئے — صفی

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا، ہو جانا تک سا لفظ بھی ہے۔

مکنت :- (بضم اول وفتح سوم) قدرت، طاقت، توانائی، قوت۔ عربی مؤنث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

بیٹھتے ہیں تیرے در سے گدا پوست تخت فقر
پاتے ہیں تیرے در سے شہا مکنت و جلال — میر

قول فیصل - بالفتح بھی زبانوں پر ہے جو غلط ہے۔

مکنون :- (بفتح اول و واؤ معروف) پوشیدہ کیا ہوا۔ مخفی۔ چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ پوشیدہ بات یا معنی۔ خفیہ۔ عربی۔ صفت۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جس کا ذم کے نقطہ و دقائق
جو کہ ہیں ذہن بشر میں مکنون — رسوا

قول فیصل - سر مکنون، در مکنون کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

علی وہ جو شاہد ہے جبر اسرار الٰہی کا
علی دریائے علم کبریا کا اک در مکنون — عزیز لکھنوی

جب در مکنون کہیں گے تو وہاں بڑے اور بیش قیمت موتی سے مراد ہوگی گوہر مکنون بھی کہدیتے ہیں۔

مکنون خاطر :- دل کی پوشیدہ باتیں۔ مرکز خاطر۔ دلی منشا۔ فارسی۔ ترکیب صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہجر فرقت کر لا مکنون خاطر ہے اگر
گنجینہ دل کو سمجھ قرۃ ہے خاک پاک ہجر

مکو :- (بفتح اول و واؤ مجہول) ایک چھوٹے درخت اور اس کے پھل کا نام جو اکثر حالت ورم میں کام دیتا ہے۔ عنب الثعلب۔ اردو۔ مونث۔ رائج۔

قول فیصل - اطبا کے نزدیک اول درجہ میں بارد دوسرے درجہ میں یابس۔

مکوڑا :- (بضم اول و واؤ مجہول) بڑا کیڑا۔ بڑا مکوڑا۔ بڑا چیونٹا۔ ہندی۔ مذکر۔ نور اللغات

قول فیصل - میر نے بھی نظم کیا ہے - مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

یک ذرہ کوئی ایک بھر مکوڑا ہے
سانپ سے کھائے جو وہ دوڑتا ہے — میر

اہل لکھنؤ مکوڑا کیڑے کے تابع مہمل کی حیثیت سے بولتے ہیں۔

مکوکب :- (بضم اول و فتح دوم و چہارم) روشن۔ وہ چیز جس پر ستارے جڑے ہوں۔ وہ چیز جس پر سونے چاندی کی کیلیں لگی ہوں۔ عربی۔ صفت۔

عشق کی راہ میں ہے چرخ مکوکب کی وہ چال
سست رو جیسے کوئی آبلہ پا ہوتا ہے — غالب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ آسمان کی صفت میں چرخ مکوکب کی ترکیب سے بولتا ہے اور کسی معنی میں نہیں بولتا۔

مکول :- ایک قسم کی پہاڑی سفید کھریا جو پتھر کی شکل میں پہاڑ سے نکلتی ہے۔ اور آگ میں کچھ سے سفید ہو جاتی ہے۔ سونے چاندی کے ورق بنانے والے اس کے ذریعے سے ورق بڑھاتے اور ان کی چھیلن یعنی اوزاروں کو صاف کرتے ہیں۔ ہندی۔ مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکوَّن :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) مخلوق۔ پیدا کیا گیا۔ ہستی میں لایا گیا۔ عربی۔ صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مخلوقات و موجودات کے معنوں میں مکونات بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔ عام طور سے زبانوں پر کائنات ہے۔

مکہ :- (بفتح اول و تشدید دوم مفتوح) عرب کے ایک مشہور شہر کا نام۔ جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح و رائج۔

ہے منہ بھلا کیا جو ترے در سے کوئی جائے
مکہ نہیں اچھا کہ مدینہ نہیں اچھا — ناسخ

قول فیصل۔ مکہ معظمہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

مکھ :- (بضم اول) چہرہ۔ منہ۔ ہندی۔ مذکر۔

قول فیصل - اردو میں تنہا مستعمل نہیں صرف مکھڑا کی صورت سے مستعمل ہے۔

مکھا :- (بفتح اول و تشدید دوم) بڑی مکھی۔ نیلے رنگ کی بڑی مکھی جو اکثر دانوں اور گوشت پر بیٹھتی ہے۔ اردو۔ مذکر۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل - آم وغیرہ کے کھانے کے وقت بھی آجاتا ہے۔

مکھانا :- (بالفتح) کنول کے پھول کا سوکھا ہوا بیج۔ کنول کا بیج جو بھوننے سے بہت پھول جاتا ہے۔ ایک قسم کا میوہ۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

قول فیصل - اسی کو تال مکھانا بھی کہتے ہیں۔ زیادہ تر بصورت جمع زبانوں پر ہے۔ جیسے۔ مجھے کوئی گوند مکھانے کھلائے کوئی۔

مکھ بیر :- گھوڑے کے ایک مرض کا نام جس میں نیچے اوپر کے دونوں جبڑے سخت ہو کر بیٹھ جاتے اور منہ سے لعاب جاری رہتا ہے۔ یہ مرض سردی سے لاحق ہوتا ہے فارسی میں اسے بستہ دہن یا دہن بستگی کہتے ہیں۔ ہندی۔ اسم۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکھڑا :- (بضم اول) چہرہ۔ رخ۔ منہ۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

زلفیں سنبل ہیں تو پھر نرگس شہلا آنکھیں
جس نے دیکھا ترے مکھڑے کو وہ گلشن سمجھا — آتش

قول فیصل۔ عام طور سے محبوب کے چہرے کے لئے کہتے ہیں۔ چاند سا مکھڑا کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

ادا کرتا ہے چاند سا مکھڑا کسی کا ہائے
ہوتا ہے صورت مہ کامل سے دل اُچاٹ — رند

قدیم زمانے میں عام طور سے استعمال کرتے تھے اب موجودہ دور میں شعراء اختیار کرتے ہیں۔

مکھڑا آلو دل کو نہ پہنچے:۔ انسان کی سنہری رنگت کی تعریف میں کہتے ہیں۔

نہ پہنچے اشرفی خانم کا مکھڑا ان کے تلووں کو
مری کندن ہے وہ مہر النساء رنگت سنہری ہے — جان صاحب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے نہ موجودہ دور میں کوئی بولتا ہے۔

مکھ میں رام پیٹ میں چھری:۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ ظاہر نیک باطن بد۔ ہندی کہاوت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی کے یہاں نہ زبانوں پر ہے۔

مکہ میں رہ کر حج نہ کرنا:۔ نیکوں کی صحبت سے فیضیاب نہ ہونا۔ (فرہنگ اثر)

مکہ میں رہتے ہیں پر حج نہیں کیا ۔۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکھن:۔ (بالفتح اول و تشدید دوم مفتوح) مسکا۔ دہی یا کچے دودھ سے نکالا ہوا گھی جو تپایا نہ ہو۔ اردو مذکر، رائج۔

مکھنا:۔ (بالفتح) ایک قسم کا بڑا ہاتھی جو جھوم کر چلتا ہے۔ مستانہ رفتار کا بڑا ہاتھی۔ اردو صفت۔ مذکر۔ رائج۔

محل نظم۔ میاں آزاد خوشی میں بیٹھے ہیں۔ ہاتھی دریا مست مکھنا جیسے ہی دریا میں ہاتھی ڈالا اور اس نے سونڈ سے پانی اچھالا۔ (فسانۂ آزاد)

مکھنا (بلا تشدید) مرغ بے خار۔ وہ مرغ جس کے ابھی تک خار نہ نکلے ہوں یا کٹ گئے ہوں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکھنا دیو:۔ بے سینگوں کا دیو۔ عوام کا خیال ہے کہ یہ دیو سید سالار غازی کے روضہ مزار پر آتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے۔

دم مار کے پہنچے مکھنا دیو ہو حضرت جن
کام ان سے لیں آتے ہی اس کے جہاں کی سیدی — انشا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

مکھن باز:۔ خوشامدی۔ کسی کی خوشامد اور چکنی چپڑی باتیں کر کے اپنے کام نکالنے والا۔ اردو۔ جدید صرف۔

محل نظم۔ ہم تمہاری طرح مکھن باز تو ہیں نہیں کہ ہر ایک کی خوشامد کریں یہ تمہیں کو مبارک ہو۔

قول فیصل۔ اس شخص کو مکھن بازی کہتے ہیں اور یہ بھی جدید صرف ہے۔

مکھن لگانا:۔ خوشامد کرنا۔ کسی پر اپنے کو ہمدرد ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی غرض نکالنے کیلئے چکنی چپڑی باتیں کرنا۔ اور مدارات کرنا۔ اردو۔ جدید صرف۔

قول فیصل۔ مکھن لگانا بھی بولتے ہیں جیسے کیا بات ہے آج کل نواب صاحب پر بہت مکھن لگ رہا ہے۔

مکھن نکالنا:۔ دہی یا کچے دودھ کو بلو کر مسکا نکال لینا۔ دودھ سے مکھن بنانا۔ اردو صرف رائج۔

مکھنی:۔ (بالفتح و تشدید دوم مفتوح) مکھن جیسی سفید اور ملائم۔ مکھن جیسا۔ اردو صفت مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ سفید اعلیٰ قسم کی زین کے کپڑے کو مکھنی زین کہتے ہیں عمدہ قسم کی بالائی کے لئے مکھنی بالائی کہتے ہیں۔ اس میں پرت نہیں ہوتی۔

مکھنیا:۔ مکھن فروش۔ مکھن نکال کر بیچنے والا ہندی اسم مذکر (دستگاہ زبان) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ مکھن والا کہتے ہیں۔

مکھی:۔ (بضم اول) وہ کبوتر کہ جس کا پرا رنگ کوئی بھی ہو علاوہ سفید کے اور اس کے سر پر اتنی سفیدی ہو کہ معلوم ہو کہ ٹوپی پہنے ہے اور اکثر کبوتر کی طرح مکھی بھی ہوتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ جانوروں کی تصویریں نہایت عمدہ بنائے تھے اور مکھی کبوتر کی تصویر کوئی ان سے بہتر نہ بناسکا۔ (قدیم جزو سخن دانی اردو)

مکھی:۔ (بفتح اول و تشدید دوم مکسور) ایک اڑنے والے کیڑے کا نام۔ مگس۔ اردو مؤنث، رائج۔

روز جنگ جھلک کر گرداں کو مجرا صبح و شام
دیں اڑا مکھی سی پر منہ سے نہ نکلے کچھ کلام — جان صاحب

قول فیصل۔ یہ کیڑا اکثر کھانوں اور غلاظت پر بیٹھتا ہے۔ اس کی جمع مکھیوں اور مکھیاں ہے۔

بر زخم پند بسکہ جھلتی ہیں مکھیاں
کہتے ہیں اس کے رنگ کو مکھی اس اعتبار — سودا

مکھی:۔ بندوق کا نشانہ جس سے شست باندھتے ہیں۔ بندوق کی شست، وہ ابھرا ہوا نشان جو

بندوق کے منہ کے قریب نشانہ صحیح کرنے کی غرض سے بنا ہوتا ہے۔ اردو مؤنث۔ شکاریوں کی اصطلاح۔

پروانے میں نہیں تو نہیں پر ہوں شعلہ دوست
مکھی بھی ہوں تو خال دہان تفنگ ہوں (ذوق)

مُکھیا:۔ (بضم اول) سردار، سرغنہ، سرگروہ، ہر بات میں آگے رہنے والا۔ اردو مذکر۔ دیہاتیوں اور عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی بانی مبانی جڑ بنیاد بھی ہیں یہ بھی عوام کی زبان ہے۔

مکھیا:۔ پیش قدمی کرنے والا، پیشوا، اقدام کرنے والا۔ اردو مذکر۔ دہلی کی زبان

محل استعمال:۔ یہی اخبار اس بات کے ظاہر کرنے میں مکھیا تھا کہ مہاراجہ صاحب کی چھٹیاں بگڑ گئیں۔ (اخبار عام ۳ جون ۱۸۸۶ء)

مکھی اڑا دینا، مکھی سی اڑا دینا:۔ کنایۃً اچٹتا ہوا سا سلام کرنا۔

روز جھک جھک کر وہ گر ان کو مجرا صبح و شام
دیا اڑا مکھی سی پر منہ سے نہ نکلے کچھ کلام (جرأت)

چاہ دنا چاہا اچٹتا ہوا سلام کر کے جیسے کوئی مکھی اڑاتا ہے اس کو کہنا پڑا کر آج ولایت کی ڈاک کا دن ہے (ابن الوقت) (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مکھیاں اڑانا:۔ جھٹک کر کسی چیز کے اوپر سے مکھیوں کو ہٹانا، مکھیاں دور کرنا۔ اردو صرف رائج۔

اس نے اڑائیں مکھیاں میں نے کیا جھک کر سلام
یوں آج اس کی اور میری صاحب سلامت ہوگئی (اعلم)

مکھیاں اڑانا:۔ خوشامد سے مکھیاں جھلنا۔ خوشامد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

مکھیاں اڑانا:۔ (کنایۃً) بیکار رہنا، خالی رہنا، خالی بیٹھے بیٹھے مکھیاں مارنا، محض بے شغل رہنا، ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ مکھی مارنا، مکھیاں مارنا اور جھک مارنا بولتے ہیں۔

مکھیاں اڑانا:۔ (کنایۃً) مرض آتشک میں مبتلا ہونا، نیم کی ٹہنی ہاتھ میں لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ نیم کی ٹہنی ہلانا۔ اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

مکھیاں بھنکنا:۔ مکھیاں بھنبھنانا، مکھیاں جمع ہونا، مکھیوں کا بھن بھن کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان

ہر زخم پہ بسکہ بھنکتی ہیں مکھیاں
کہتے ہیں اس کے زنگ لگی ہیں اس اعتبار (سودا)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی پریشان حال نہ ہونا، خبر گیری ہونا بھی ہیں، کساد بازاری ہونا، سودا نہ بکنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ سویرے سے دکان پر مکھیاں بھنک رہی ہیں۔

مکھیاں بھنکنا:۔ (کنایۃً) کریہہ منظر ہونا، بدوضع ہونا، بدقطع ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکھیاں جھلنا:۔ مکھیاں ہٹانا، خدمت گزاری کرنا، مگس رانی کرنا، دستی پنکھے یا مورچھل یا چنور وغیرہ سے مکھیاں اڑانا۔ اردو صرف صحیح رائج۔

قول فیصل۔ بصورت واحد مکھی جھلنا بھی زبانوں پر ہے۔

کیا اس غریب کو ہو سر سایۂ ہما
جو اپنے دماغ سے مکھی نہ جھل سکے (میر)

مکھیاں جھلنا:۔ خالی رہنا، ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنا، سرد بازاری ہونا، کساد بازاری ہونا، بے شغل رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکھیاں جھلنا:۔ مرض آتشک میں مبتلا ہونا، نیم کی ٹہنی ہلانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکھیاں مارنا:۔ (کنایۃً) بیکار بیٹھنا، بے شغل رہنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل استعمال:۔ گستاخی کا جواب طلب کیا تمام کام چھین کر کہہ دیا کہ کچہری میں بیٹھے مکھیاں مارا کرو (ابن الوقت)

بلا ہیں کون پوچھے گا بس ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیکار بیٹھے مکھیاں مارا کریں گے۔ (فسانۂ آزاد)

مکھی بال سب دیکھ لو، بھلائی برائی عیب نقص سب ملاحظہ کر لو۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں کمی کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

مکھی بیٹھی شہد پر پنکھ لئے لپٹائے
ہاتھ ملے اور سر دھنے لالچ بری بلائے

لالچ کے سبب آدمی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکھی پر مکھی مارنا:۔ پوری نقل کرنا، بے سمجھے نقل کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ پورا مفہوم اندھی تقلید یا نقالی سے ادا ہوتا ہے۔ مؤلف کے نزدیک مکھی پر مکھی مارنا کوئی نہیں بولتا۔ مکھی پر مکھی بٹھانا زبانوں پر ہے اور یہ صرف کاتبوں کے لئے مستعمل ہے۔

مکھی چیچی کی خدمت کرنا۔ مکھیاں اڑانا اور پاؤں دبانے کی خدمت۔ عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکھی چوس:۔ (بواو معروف) کنجوس۔ ایسا بخیل کہ اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اسے بھی چوس کر پھینکے۔ نہایت کنجوس، از حد بخیل، ممسک۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

یاد اس خال لب کا جگہ بوسہ شیخ صاحب
تو نہ دو کہ کہا حضرت بھی مکھی چوس ہیں گویا لغیر

قول فیصل۔ زیادہ تر کنجوس مکھی چوس بولتے ہیں۔

مکھی چھوڑنا اور ہاتھی نگلنا۔ (کنایۃً) چھوٹی چھوٹی باتوں میں دیانتداری ظاہر کرنا۔ اور بڑے معاملے میں بے ایمانی کرنا۔ تھوڑی رقم میں دیانتداری کا اظہار کرنا اور بڑی رقمیں ہضم کر کے ڈکار بھی نہ لینا۔
(نور اللغات و محاورات ہندوستان و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مکھی سی اڑا دینا:۔ بری طرح سلام کا جواب دینا، بے توجہی سے سلام کا جواب دینا، بے قاعدگی سے سلام کا جواب دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ شعبدہ باز نے سلام کیا تو لاد نے ایک مکھی سی اڑا دی توجہ بھی نہ کی۔
(طلسم ہوش ربا)

مکھی کی طرح نکال ڈالنا:۔ بالکل بے تعلق کر دینا، بالکل واسطہ نہ رکھنا، دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دینا۔ اردو فعل متعدی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ۔ دودھ کی مکھی کی طرح نکال کے پھینک دیا، بولتے ہیں۔

مکھی کی مکھی مارنا۔ پوری طرح نقل کرنا، بے سمجھے نقل کرنا، جوں کی توں نقل کرنا، سیاہی کے دھبے تک کی نقل کرنا۔ ہندی فعل متعدی۔

(کسی کاتب نے کتابت کرتے وقت منقولہ کے صفحہ پر مکھی مری ہوئی دیکھ کر خود بھی ایک مکھی مار کر لگا دی تھی۔ پس جب سے یہ محاورہ ہو گیا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کاتبوں کی صفت میں طنزاً مکھی پر مکھی بٹھانا بولتے ہیں۔

مکھی مار:۔ بن سمجھے جوں کی توں نقل کرنے والا، ان سمجھ کاتب۔ اکثر کاتب مکھی مار ہوتے ہیں۔
(نور اللغات و قدیم اردو لغت)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکھی مار:۔ ایک کیڑے کا نام جو مکھیاں مار مار کر کھاتا ہے اور اس سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ شیر مگس۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مکھی مار بڑا اچار:۔ فریبیوں کو ستانے والا بہت بڑا۔ عام بازاری زبان۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکھی ناک پر نہیں بیٹھنے دیتے۔ بڑے صاحب غیرت ہیں۔ نہایت بے دماغ اور نازک مزاج ہیں۔ کسی کا احسان نہیں اٹھاتے۔ اردو محاورہ۔

اب نباتیہ ہو خزاں میں خال رو کے پاک پر بیٹھنے یا تم نہیں دیتے تھے مکھی ناک پر
نہ دیتے تھے کبھی بیٹھنے ہم ناک پر مکھی جھلا کرتے ہیں وہ اب آپ کی دوڑ پر مکھی مرزا شوق

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا زبانوں پر ہے۔

مکھی نگلنا:۔ آفت میں پھنسنا، عذاب مول لینا۔ اپنے گلے بلا ڈالنا، جان بوجھ کر کوئی نامعقول یا بے جا حرکت کرنا جیسے کوئی برے گھرانے یا بد چلن لڑکے سے منسوب کر کے پچھتانے کا موقع آنے دینا جیسے جان بوجھ کر مکھی نہیں نگلی جاتی بے شک تم اپنا رقعہ اٹھائے جاؤ۔ عورتوں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی مستورات میں بھی نہیں نگلی جاتی۔ بولی ہے۔

مکھیوں کا چھتا:۔ ہجوم مگس، کثرت مگس، بہت سی مکھیوں کا جھنڈ، شہد کا چھتا

اب درختوں پہ جتنے چھتے ہیں
شہد کی مکھیوں کے چھتے ہیں انشا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مکھی کا چھتا کہتے ہیں

شہد کی مکھیوں کا چھتّا بھی کہہ دیتے ہیں۔

مکئی :۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم) ایک قسم کے غلّہ کا نام جو بھٹّے سے نکلتا ہے جسے بعض لوگ بڑی جوار اردو مؤنث، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھئی تم نے کبھی مکئی کی روٹی سرسوں کی چٹنی سے کھائی ہے عجب ہی لطف آتا ہے۔

مکّی :۔ (بضم اول و تشدید دوم مکسور) ہتھیلی پر بند کی ہوئی انگلیاں، مُکّا کی تانیث، مُشت، مُشتھی اردو مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مکّیاں ہے، پاؤں دابنے کے معنوں میں اس کا استعمال ہے۔

کوچہ گردی میں کیفیت دن بھر ہمارے پاؤں ہیں
خادموں کی مکّیاں ہیں رات بھر تذکیر یا بحر

پاؤں دبائے جانے کے معنی میں مکّی ہونا کہتے ہیں

مکّی :۔ مکہ سے منسوب، مکہ کا، مکہ کا رہنے والا فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مثلاً مکّی حضرت کی، وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ مکی آیتیں، مکی سورہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔ سید مکی کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں اس سے مراد آنحضرت ہیں۔

مرحبا سید کی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی   مشہور

مکی و مدنی ملا کے بھی بولتے ہیں۔

مکّے بازی ہونا :۔ گھونسم گھونسا ہونا۔ گھونسوں سے یا گھونسوں کی لڑائی ہونا۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان۔

مکّی دینا :۔ گوندھا آٹا گوندھ کر اسے مکّی سے ملائم کرنا۔ اس قابل بنانا کہ روٹی وغیرہ پک سکے اردو مصرف، رائج۔

مکّیری :۔ آٹا دال بیچنے والا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب عام طور سے اس کو بنیا کہتے ہیں

مکّے گئے نہ مدینے پہنچ بیچ ہی میں حاجی ہو گئے :۔ بے محنت کوئی کام کر لینا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مکّی لات :۔ مار پیٹ، مکّے اور لاتوں سے لڑائی۔ گھونسے لات۔ اردو مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اور اس سے زیادہ جھوٹ جو بات
آئی کہیں ہیں روز ہوئی مکّی لات   انشا

مکّی لگانا :۔ پاؤں پر مکّی مارنا۔ آرام و راحت کی غرض سے چپی کرنا، مٹھیاں بھرنا، ہاتھ پاؤں دبانا۔ لکھنؤ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب مکی کے ساتھ زبانوں پر ہے

مکّی لگانا :۔ آٹا گوندھ کر مکّی سے ملائم کرنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت جمع مکّیاں لگانا بھی بولتی ہیں

مکّے میں رہتے ہیں مگر حج نہیں کیا :۔ اچھی صحبت میں بھی رہ کر بے فیض ہی رہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مکین :۔ (بفتح اول و یائے معروف) صاحب خانہ، مکان میں رہنے والا۔ وہ جس کی کسی مکان میں سکونت ہو، اس گھر کا مکین ہے۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

رہے وہ جان جہاں یہ جہاں رہے نہ رہے
مکیں کی خیر ہو یارب مکان رہے نہ رہے   امیر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مکینوں ہے۔

ع قضا کہاں سے کہاں لگی مکینوں کو   امیر

مکین :۔ (بالفتح) (مجازاً) قائم، مقیم، ساکن۔ عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج

قول فیصل۔ مکین عرش، مکین جنت وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

میکینک :۔ (Mechanic) (بکسر اول و فتح دوم و کسر چہارم) کلوں کے علم کا جاننے والا، مشینوں اور مشینوں کے پرزوں کا کاریگر اور جاننے والا۔ انگریزی صفت مذکر، رائج

مکین ہونا :۔ ٹھہرنا، رہنا، مقام کرنا، بسنا، آباد ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تم اے خانہ نشیں پردہ نشیں کیوں نہ ہوئے
تھا تو پردے کا مکاں دل میں مکیں کیوں نہ ہوئے   معروف

مگ :۔ وہ کبوتر جو عمارات پختہ پر جا کر جنگلی کبوتروں کو ورغلا کر اپنے گھر لے آئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

۔ وہ کبوتر جو پختہ اور بلند عمارتوں پر جا کر صحرائی کبوتروں کو اپنے گھر لاتا ہے اور یہ کبوتر تیار کیا جاتا ہے۔ یعنی بنایا جاتا ہے۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مگ :۔ ایک قسم کا بڑا پیالہ۔ وہ کلاس ایک قسم کا ڈونگا جس میں کنڈا لگا ہوتا ہے۔ چائے کی پیالی کی طرح کا ایک ظرف جو اوپر سے نیچے تک سڈول ہوتا ہے جتنا منھ ہوتا ہے اتنا ہی پیندا۔ اردو مذکر، رائج

مگ دیکھنا :۔ راہ دیکھنا، منتظر رہنا، انتظار کرنا۔ ہندی فعل لازم، پورب کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مگدر:- (بضم اول و فتح سوم) وہ گاؤدم گراؤدی ہوئی لکڑیاں جو نیچے سے گول اور اوپر سے پتلی ہوتی ہیں جنھیں ورزش کے لیے ہاتھوں میں پکڑ کر گھماتے ہیں۔ اردو۔ مذکر، رائج۔

شہپروں کا دیکھنے والوں کو ہوتا ہے گماں
وہ پری اور جب اٹھا لیتا ہے مگدر ہاتھ میں — ناسخ

قول فیصل۔ اس کے اوپر کے حصہ کو موٹھ اور نیچے کے حصے کو ناپ کہتے ہیں۔ مگدر دو ہوتے ہیں اور دونوں کو مگدر کی جوڑی کہتے ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ قبل تک شرفائے لکھنؤ کے یہاں خاص طور سے مگدر کی جوڑیاں ہوتی تھیں اور وہ شام کے قریب مگدر ہلاتے تھے اس سے شانے پُر گوشت اور سڈول ہو جاتے تھے پہلوان اس خیال سے مگدر نہیں ہلاتے کہ مگدر ہلانے سے شانے چوڑے ہو جاتے ہیں اور ہندی چڑھنے میں شانہ اتر جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ ایک مگدر کو فرد کہتے ہیں اور اگر بغیر مٹھوں نشان اور وزنی ہو تو اس کو اکا کہتے ہیں۔

مگدر ہلانا:- مگدروں کی جوڑی ہلانا، مگدر اٹھا کر دہنے بائیں آگے پیچھے ہاتھوں کو گردش دینا۔ اردو مصدر، رائج۔

تو نے مگدر ہلائے کیوں نہ کریں
باغ عالم میں افتخار درخت — ناسخ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی معنی میں مگدر پھرانا بھی لکھا ہے مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مگڈمبر:- (بکسر اول و فتح سوم و پنجم) وہ لکڑی کا مکان جس میں شاہان اودھ سفر کیا کرتے تھے۔ اس مکان میں قلابے لگے ہوئے تھے جو ہاتھیوں کی زنجیروں سے بندھے ہوتے تھے یہ مکان ہاتھی لے کر چلتے تھے اور اس غرض سے کہ حرکت نہ ہو سیکڑوں کہار یہ مکان نیچے سے اٹھائے رہتے تھے پنجس کی طرح اس میں ڈنڈے لگے ہوتے تھے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جو رتھ بے ڈھنگی چیز اور بے تکی بنی ہوئی چیز کے لیے مگڈمبر بولتے ہیں۔

مگر:- (بفتحتین) حرف استثنا لیکن، پر، جز، سوا، الا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دی تسلی بھی تو ایسی کہ تسلی نہ ہوئی
خواب میں تو مرے آئے وہ مگر آخر شب — مومن

مگر:- غالباً، شاید۔ فارسی، قلیل الاستعمال

دل سوزاں کے ہاتھوں رات دن اے رشک جلتا ہوں
مگر ہے شعلۂ نار جہنم میرے پہلو میں — رشک

مگر:- کیا کی جگہ۔ فارسی، قلیل الاستعمال

میں نے مانا مگر ترے حلقہ بگوش
غالب اس کا مگر نہیں ہے غلام — غالب

مگر:- ہاں، البتہ، بے شک، ضرور۔ فارسی فصیح، رائج۔

کہاں ہم اور کہاں غم ہم کو غم سے کچھ غرض مطلب
مگر اے حضرت دل آپ نے یہ مہربانی کی — ذوق

مگر:- مگرمچھ، گھڑیال، نہنگ۔ اردو مذکر، رائج۔

ہے ریزہ مگر کی پیٹھ میں بھی
کیوں اکھڑ نہیں سکتا وہ اس کی — منشی لکھنوی

قول فیصل۔ اس جگہ مگرمچھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مگر:- کان کے ایک زیور کا نام جو شکل مگر ہوتا ہے اور آویزہ گوش کیا جاتا ہے آویزہ

بالے ہیں ترے حسن کے دریا میں بھنور دو
اور اس پہ غضب یہ ہے کہ یہاں ہیں مگر دو — ظفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مگرا:- (بالفتح) گھنّا، مگّار، وہ شخص جو اپنے غرور تکبر کے سبب کسی کی بات نہ سنے۔ ہندی صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مگرا:- کام چور، کاہل، اہدی، ہندی ڈھیٹ۔ اردو صفت مذکر عورتوں کی زبان۔

مگرا بننا:- گھنّا ہو جانا۔

"آپ لوگ مذہب کی طرف سے اس قدر غافل اور مگرے کیوں بن رہے ہیں" (عظمات) (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مگراپن:- ڈھٹائی، کاہلی، کام چوری۔ اردو صفت، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ایک سال سے بیوہ کا ذکر ہے اسکے مگراپن نے ناک میں دم کر دیا ہے میں اس کو چھڑا دوں گی۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مگراپا بھی بولتی ہیں۔

مگر کا چہرہ:- مگر کے چہرے کی صورت جو عورتوں کے کڑوں اور مردوں کی چھڑیوں کی شام میں بناتے ہیں۔

چمکا کڑوں سا بہت رشک قمر کا چہرہ
دیکھا ہیروں کے کڑوں میں جو مگر کا چہرہ — امانت

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

مگرمچھ:- (بفتح اول و دوم و چہارم) گھڑیال، نہنگ مگر۔ اردو، مذکر، رائج۔

ہم سے زرہ کے بیچ میں امید خیر واہ
دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر واہ
دبیر

مگرمچھ:- موٹا تازہ بچہ۔ پچھیرا۔ گلگوتھنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مگرمکی:- ایک قسم کی مری جسکا منھ مگر کی شکل کا ہوتا۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

مگری:- (بفتح اول و دوم) چھپر کا وہ حصہ جو سب سے اوپر اور بیچ میں ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مگری:- مغرور۔ متکبر۔ مجازاً کاہل۔ احدی۔ اردو صفت مونث۔ قریب متروک۔

محل نظم۔ مغلانی: اے تو گھبراہٹ ایسی کیا ہے بیوی حضور حکم دیتی ہیں۔ کاتی کیوں نہیں۔
جہاں آرا: مگری ہوئی جاتی ہیں دن بدن۔
(فسانۂ آزاد)

مگس:- (بفتحتین) مکھی۔ شہد کی مکھی۔ بھڑ۔ جو کھانے اور مٹھائی وغیرہ پر بیٹھتا ہے۔ فارسی مونث۔ فصیح رائج۔

چھوٹتے جو زباں تن اطہر کو مگس
ہردم کف افسوس ملا کرتی ہے جلیل
مگس تا سب اغنیا ہونا
بھیانی نہیں تو بھر کیا ہے بہادر شاہ ظفر

قول فیصل۔ شہد کی مکھی کو بھی مگس کہتے ہیں۔

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا
کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا غالب

مگس پرانی:- مکھیاں جھلنا۔ مکھیاں اڑانا۔ مکھیوں کو ہٹانا۔ فارسی۔ ترکیب۔ مونث۔ قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ ساحر مع معشوقہ کے کھانا کھا رہا تھا کنیزیں مگس پرانی کر رہی تھیں۔ (قسم مرزا)

مگس ران:- (بفتحتین) ایک قسم کا مور چھل چنور۔ فارسی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اردو میں رائج نہیں اس محل پر چنور، یا مورچھل بولتے ہیں۔

مگس راں:- مورچھل ہلانے والا خادم وہ ملازم جو مورچھل لیکے مکھیاں جھلنے پر مامور ہو۔ فارسی اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرق پر اس کے مگس راں ہو ہمائے اقبال
تو بدل دے کبھی جو بخت کا گرنا لیے شوم مگر

مگس رانی:- مکھیاں اڑانے کی خدمت۔ چنور برداری۔ مکھیاں جھلنا۔ فارسی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عجب نادان ہیں وہ جن کو ہے عجب تاج سلطانی
فلک بل ہما کو ہی میں سونپے ہے مگس رانی محمود

قول فیصل۔ اس کی جمع مگس رانیوں ہے۔

سینے کا چاک سینے کی فرصت کہاں کہیں
معروف زخم دل کی مگس رانیوں میں ہم ذوق

مگس کی قے:- شہد۔

کیوں ردِ قدح کرے ہے زاہد
مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے غالب
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مگسی:- وہ گھوڑا جس کے تمام جسم کے بال سفید ہوں اور سارے بدن پر سرخی کی چھینٹیں ہوں اور دم و یال یک رنگ ہو۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مگسی:- مگس سے منسوب۔ مگس کے رنگ کا مکھیوں سے نسبت رکھنے والا۔ بھنناہٹ گھناؤنا۔ فارسی۔ صفت۔ قلیل الاستعمال۔

ہر زخم پر ز بسکہ لگی تھی ہیں مکھیاں
کہتے ہیں ان کے رنگ کو مگسی اس اعتبار سودا

مگن:- (بفتح اول و دوم) غرق۔ مستغرق۔ ڈوبا ہوا۔ محو۔ اردو صفت۔ رائج۔

مگن:- خوش۔ شاد۔ مسرور۔ خرم۔ بے فکر خوشی میں سرشار۔ اردو صفت۔ رائج۔

محل نظم۔ وہ ہر حال میں مگن رہتا ہے چاہے جیب میں ہزار روپے ہوں یا ایک پائی نہ ہو۔

مگن پن:- مستی۔ بے خودی۔ اردو صفت۔ غیر فصیح۔ رائج۔

اڑ دے شبنم پہ مگن اک طرف
چوکڑی بھرتے تھے ہرن اک طرف قدر

قول فیصل۔ رہنا اور ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مگھ:- ایک قسم کا کبوتر جو اپنے ساتھ دوسرے کبوتروں کو لے آتا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مگھم:- (بضم اول و تشدید دوم مفتوح) گول مول بات۔ مبہم۔ چھپی۔ مخفی پوشیدہ۔ خفیہ در پردہ۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

مگھم رہنا:- جواریوں کی اصطلاح میں

راز فاش نہ ہونا۔ عشق زہی رہنا، برابر سرابر رہنا، نہ ہارنا نہ جیتنا، ہار جیت کچھ نہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سکھم میں :۔ بطرز میں اشارۃً کنایۃً۔ اردو۔ ہیچ مینو۔ عورتوں کی زبان

سکھم میں کہنا :۔ گول مول بات کہنا۔ اشارے میں کوئی بات کہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم بیوقوف ہیں سکھم میں وہ سب باتیں کہہ گئیں، ہم نے مروت میں کوئی جواب نہیں دیا۔

سکھئی :۔ بفتح اول ودوم وکسر ہمزہ) ایک قسم کا پان۔ اردو مذکر، رائج۔

سکھئی :۔ بے وقوف، الو، خالص دیہاتی اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آپ شان شاہ ہیں دنیا کے پردے پر ایسا سکھئی نہ ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ گھیا اور سگھا اور دیہاتی گھٹا کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں گھیا پنا اور گھیا پن کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مل :۔ (بضم اول) شراب، مے۔ انگوری شراب فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بزم سے میں آگیا اس چشم میگوں کا خیال
دیدہ پر نم مری نظروں میں جام مل ہوا (رعب)

مل :۔ کلمۂ استفہام مگر کی جگہ۔ پر، الا۔ اردو دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف۔ ہم نے سب کچھ تو سنا تھا مل یہ نہیں سنا تھا۔

مل :۔ (بالکسر) کپڑے کا فقد وغیرہ بنانے کا کارخانہ

فیکٹری۔ انگریزی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع ملوں اور ملیں ہیں

کیوں خفتگان خاک نہ چونکیں قبور میں
چلتی ہیں اب بہت سی ملیں کانپور میں

زبانوں پر بہ کسر کے ساتھ بھی ہے۔

مل :۔ (بالفتح) پہلوان، بہادر، شجاع کشتی گیر، طاقتور۔ زور آور شہر بند کا فضلہ پھیانہ، براز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مل :۔ دو فلا کھتری نہ بنئے بقالوں کا خطاب لالہ جی۔ رائے صاحب۔ ایک عزت کا خطاب جو اکثر دشنیوں کے نام کے آخیر میں لگایا جاتا ہے جس طرح مسلمانوں میں بیگ، خان وغیرہ

۔ تنگ، نگاد، فقد، دو عمدہ اچھا بہتر، اعلیٰ۔ نادرنفائق برگزیدہ، مستثنیٰ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ملاء :۔ شرفا آدمیوں کا گروہ۔ عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ملّاء :۔ (بضم اول وتشدید دوم) ذبح کرنے والا وہ شخص جو مذبح میں بالاگر قصابوں کے جانوروں کو ذبح کرتا ہے اردو مونث بہت املا کرنے والا بہت لکھنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے

ملّا :۔ عالم، فاضل بہت پڑھا ہوا۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

عاشق ہیں ہم کو صرف محبت سے کام ہے
ملّا نکالتا مرے مطلب کتاب سے (صبا)

قول فیصل۔ یہ دراصل ملا اسم مبالغہ ہے جس کے معنی ہیں بہت بھرا ہوا، بالکل پُر اس کی اردو جمع ملاؤں ہے جیسے یہ جبیل دراصل بمعنی سلسبیل ہے یعنی تال کو اس پر اس قدر ناز ہونا چاہیے جس طرح ملاؤں کی بہشت کو تر پر ناز ہے۔ (دبیر کہیا در)

ملّا :۔ وہ جانور جو اور جانوروں کے پکڑنے کے واسطے جال میں پاؤں باندھ کر ڈال دیا جاتا ہے چنانچہ اکثر بلبل پکڑنے والے ایک گلدم کو باندھ کر اور بلبل کو اس کے وسیلے سے پکڑا کرتے ہیں۔ اسے کُتّا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملّا :۔ مسجد میں نماز پڑھانے والا، اذان دینے والا۔ عربی۔ مذکر۔ رائج۔

محل صرف۔ تم سمجھتے ہو کہ تمہارے بغیر کوئی کام نہیں ہوگا وہی مثل ہے کہ ملا نہ ہوگا تو کیا مسجد میں اذان نہ ہوگی۔

ملّا :۔ بچوں کو قرآن دینیات وغیرہ پڑھانے والا اردو مذکر مکتب۔

ذوق جو مدرسے کے بگڑے ہوئے ہیں ملا
ان کو میخانے میں لے آؤ سنور جائیں گے (ذوق)

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر ملا ہی صاحب ہے۔

ملا :۔ ملا کا عکس۔ بھرا ہوا، پُر، الامال۔ عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ خلا ملا کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

ملابت :۔ (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) باہم مشابہت رکھنا تعلق، عربی مصدر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مِلاپ: ۱ (بکسر اول) میل جول ۔ اتفاق ۔ آمیزش ۔ اختلاط ۔ اردو ۔ مذکر ۔ عوام کی زبان ۔

عاشق کی طرح ہے معشوق کا راستا

اچھا ترا ملاپ سدا اچھا ترا بگاڑ ۔ جلیل

قول فیصل ۔ جہلا اس جگہ ملاپ بھی بولتے ہیں ۔

مِلاپ: ۲ صلح ۔ صفائی ۔ رضامندی ۔ آشتی ۔ لڑائی کے بعد دوستی ۔ اردو ۔ مذکر ۔ عوام کی زبان ۔

کیا جانیے ملاپ کسے کہتے ہیں یہ لوگ

برسوں ہوئے کہ ہم سے تو وہ بے لڑا ہوا ۔ یاس

مِلاپ: ۳ معانقہ جسمانی ۔ بغلگیری ۔ گلے ملنا جیسے بھرت ملاپ ۔ یعنی رام چندر جی اور بھرت جی کا ایک مدت کے بعد باہم معانقہ کرنا ۔

در فرہنگ آصفیہ

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے بھرت ملاپ کی ترکیب ہی سے مستعمل ہے اور یہ اہل ہنود کی زبان ہے ۔

مِلاپ: ۴ موافقت ۔ سازگاری ۔ یکجہتی ۔ اتحاد ۔ اردو ۔ مذکر ۔ رائج ۔

عشاق سے ملاپ کرو اے فلک بہ رنگ

شیر و شکر میں ذائقہ ہے اختلاط کے ۔ رشک

مِلاپ: ۵ محبت ۔ دوستی ۔ ربط و ضبط ۔ ارتباط ۔ میل جول ۔ اردو ۔ مذکر ۔ رائج ۔

طرفہ حالت ہے دونوں میں ایک آن ہوگا

ملاپ گھر سے مرے رسم و راہ رہے ۔ صبا

قول فیصل ۔ میل ملاپ کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے ۔

مِلاپ: ۶ سازوں کی ہم آوازی ۔ ہم آہنگی ۔ اردو ۔ مذکر ۔ گویوں کی اصطلاح ۔ قلیل الاستعمال ۔

مِلاپ دار: ۔ ملاقاتی ۔ جان پہچان ۔ دوست آشنا ۔ واقفکار ۔ اردو صفت ۔ عورتوں کی زبان ۔

در فرہنگ آصفیہ

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

مِلاپ رکھنا: ۔ میل جول رکھنا ۔ اتفاق کیا کرو بسر کرنا ۔ صلح رکھنا ۔ آشتی رکھنا ۔ اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

مِلاپ کرانا: ۔ صلح کرانا ۔ صفائی کرانا ۔ تصفیہ کرانا ۔ گلے ملوانا ۔ آشتی کرانا ۔ دوستی کرانا ۔ اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

مِلاپ کرنا: ۔ صلح کرنا ۔ ملنا ۔ آشتی کرنا ۔ صفائی کرنا ۔ اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

مِلاپ ہونا: ۱ صلح ہونا ۔ آشتی ہونا ۔ صفائی ہونا ۔ دوستی ہونا ۔ اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

دیر و حرم کے کام نہیں رکھتے شیخ و زاہد

کافر سے ہے ملاپ تو دیندار سے بگاڑ ۔ کلق

قول فیصل ۔ ملاپ ہو جانا بھی بولتے ہیں ۔

مِلاپ ہونا: ۲ ملاقات ہونا ۔ وصال ہونا ۔ اردو مصدر ۔ متروک ۔

ملاپ کیونکر ہو دونوں کے دل قفس میں ہیں ۔ جرأت

جنوں کے بس میں ہیں ہم وہ پری ہے پابند حجاب

مِلا جُلا: ۔ (بکسر اول و چہارم) باہم آمیختہ ۔ مخلوط ۔ گڈمڈ ۔ مشترکہ ۔ شامل ۔ شریک ۔ اردو ۔ مذکر ۔ رائج ۔

قول فیصل ۔ تانیث کے محل پر ملی جلی بولتے ہیں ۔

بہم متانت و تمکین و شوخی و تیزی

ملی جلی ہوئی ترکیب کا نیا جوبن ۔ منیر

مِلا جُلا رہنا: ۔ میل جول سے رہنا ۔ شرکت میں رہنا ۔ پیار اخلاص سے رہنا ۔ محبت سے رہنا ۔ مل جل کر رہنا ۔ اکٹھا رہنا ۔ اردو مصدر ۔ عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس محل پر ملے جلے رہنا زبانوں پر زیادہ ہے ۔

مِلا جُلا کے: ۔ جوڑ جاڑ کے ۔ مل جل کے سب کو جمع کر کے ۔ اردو مصدر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل نظم ۔ برات میں دس بارہ بچے ہوں گے تین چار عورتیں ہوں گی اور پانچ چھ مرد بلکہ سب یوں سمجھ کہ ملا جلا کے پچیس لوگ ہوں گے ۔

مَلّاح: ۔ (بفتح اول و تشدید لام) کشتی بان ۔ ناؤ چلانے والا ۔ مانجھی ۔ عربی ۔ مذکر ۔ فصیح ۔ رائج ۔

مَلاحت: ۱ (بفتح اول و چہارم) نمکین ہونا ۔ شور ہونا ۔ نمکینی ۔ سلونا پن ۔ عربی ۔ مؤنث ۔ مصدر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

صباحت کو ہے سرسبزی تمہارے گورے گالوں سے

ملاحت پرورش پاتی ہے ان گالوں کے خالوں سے

جلیل

مَلاحت: ۲ رنگت کا سانولا پن ۔ خوبصورتی جو سانولے پن سے ہوتی ہے ۔ جوبن ۔ نمک ۔ عربی ۔ مؤنث ۔ فصیح ۔ رائج ۔

یہ جان ہے ہر ہاشمی و مطلبی کی

اس میں تو ملاحت ہے رسول عربی کی ۔ انیس

مَلاحِدہ: ۔ (بفتح اول و کسر چہارم) جمع ملحد کی ۔ بے دین لوگ ۔ کفر و الحاد والے ۔

عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

گہ ملاحدہ کی نفی تردید کلام الحاد
گہ وجودی و شہودی سے بیانِ وحدت — ذوق

قول فیصل۔ اس جگہ ملاحدہ زبانوں پر زیادہ ہے ملاحدہ در اصل ملاحدۃ ہے اس میں تا بغرض تاکید معنی جمع اضافہ کی گئی ہے۔

ملاح در چین ست و کشتی در فرنگ :۔ دو شخصوں یا دو چیزوں میں بڑا فاصلہ ہونے کے لئے مستعمل ہے۔ فارسی مثل۔

ع مثل ملاح در چین ست و کشتی در فرنگ ۔
کشتی نے اب کہاں ساقیٔ دریا دل کہاں — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مُلاحظہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) دیکھنا، نظر کرنا۔ التفات کرنا۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ملاحظہ :۲ غور۔ توجہ۔ دھیان۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

ملاحظہ :۳ معائنہ، دیکھنا، مشاہدہ۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کے ایک معنی پڑھنا بھی ہیں جیسے میں نے جو کتاب آپ کو دی تھی ابھی ملاحظہ فرمائی کہ نہیں۔

ملاحظہ :۴ لحاظ، پاسداری، مروت، طرفداری، پاس، پاس خاطر۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال۔

میں فلک سے ابھی سمجھ لیتا ہے
ع فقط اک ملاحظہ تیرا — منیر

قول فیصل۔ اب اس محل پر زبانوں پر لحاظ زیادہ ہے

ملاحظہ سے گذرنا :۔ نظر سے گذرنا۔ دیکھئے ملاحظے میں آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ غالب کا دیوان جو جرمنی میں چھپا ہے وہ آپ کے ملاحظے سے گزرا کہ نہیں۔

مُلاحظہ شُد :۔ دیکھا گیا۔ دیکھ لیا گیا۔ جانچا گیا۔ یہ الفاظ ان کاغذات پر لکھے جاتے ہیں جن کو کسی نے جانچا پڑھا یا مقابلہ کیا ہو۔

(اہل عملہ اس لفظ کو ان کاغذات پر لکھتے ہیں جو حسب قاعدہ ان کے پاس دستخط ہونے کو آتے ہیں اور اس سے ان کی ذمہ داری اور حسب سررشتہ ہونے کی تصدیق ہوتی ہے)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب اس کا رواج نہیں ہے پہلے زمانے میں اس کا رواج تھا۔

ملاحظہ فرمانا :۔ ملاحظہ کرنا۔ بڑے یا بزرگ کا کچھ دیکھنا، مطالعہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ندا یہ غیب سے آئی تھی قدسیو ہشیار
کہ ہم ملاحظہ فرما رہے ہیں صبر و قرار — عشق

ملاحظہ کرنا :۔ دیکھنا، معائنہ کرنا، نظر ڈالنا، مشاہدہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملاحظہ کرنا :۲ لحاظ کرنا۔ طرفداری کرنا، پاس کرنا۔ مروت کرنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اب اس جگہ زیادہ تر لحاظ کرنا زبانوں پر ہے۔

ملاحظہ کرنا :۳ مطالعہ کرنا، غور سے پڑھنا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملاحظہ کی جگہ ملاحظہ کیا جاتا ہے :۔ مروت والے کے ساتھ مروت کی جاتی ہے ہر جگہ مروت کرنا خرابی کا باعث ہوتا ہے۔

(محاورات ہندوستان و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ کسی کے ساتھ عوام لکھنؤ بول دیتے ہیں۔

ملاحظہ ہونا :۔ دیکھا جانا۔ معائنہ ہونا، نظر سے گزرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ملاحظہ ہونا :۲ پیش ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملاحظہ ہونا :۳ پڑتال ہونا، جانچ ہونا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملاحظہ ہونا :۴ لحاظ ہونا، مروت ہونا، خیال پاس ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ لحاظ ہونا زیادہ بولتے ہیں۔

ملاحظے کی جگہ ملاحظہ ہے :۔ مروت والے سے مروت کی جاتی ہے۔ یعنی ہر جگہ مروت نہیں کی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

ملاحظے میں آنا :۔ نظر سے گذرنا۔ کسی حاکم یا افسر کی نظر سے گذرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ملاحظے میں ہونا :۔ کاغذات کا کسی حاکم یا افسر کے زیر نظر ہونا۔ اردو مصدر، قریب المتروک

ملاحظے والا :۔ لحاظ والا، رسوخ والا، سفارشی، سفارش والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کیا ہے اس نے جواب دیا کہ اسے دو پیازہ پلاؤ کہتے ہیں آپ اس نام سے بہت خوش ہوئے اور یاد کر لیا بلکہ دل میں عہد کر لیا کہ جب تک دو پیازہ پلاؤ دسترخوان پر نہ سن لوں گا میں آئندہ کسی کی ضیافت قبول نہ کروں گا چنانچہ اپنے قول کو یہاں تک نباہا کہ جب کوئی ضیافت کرنے آتا تو پوچھ لیتے کہ بتاؤ دسترخوان پر دو پیازہ پلاؤ بھی چنا جائے گا یا نہیں اگر کسی نے انکار کیا تو دعوت منظور نہیں کی پس لوگوں نے ان کے اصرار کو دیکھ کر ان کا نام ہی ملا دو پیازہ رکھ دیا اور اسی نام سے مشہور ہو گئے۔ ابو الفضل اور بالخصوص فیضی تو ان کی باتوں پر لٹو تھا ملا صاحب کو اپنے گھر بلاتا اور ان کے پاس کبھی مسجد میں جا کر بیٹھا کرتا یہاں تک ربط بڑھا کہ فیضی فیاضی نے عبادت خانۂ الٰہی کا اہتمام بھی ان کے سپرد کر دیا اور بادشاہ تک پہنچا دیا۔ بادشاہ کا یہ حال ہوا کہ وہ ہر وقت اور ہر حالت میں ان کو پاس رکھنے لگے یہاں تک کہ لڑائی پر بھی جاتے تو ملا صاحب ساتھ ہوتے۔

ملا دو پیازہ اور ملا بیربل صاحب کی جوڑ ایک خوش مزاج مسخرے آدمی تھے نہایت نوک جھونک رہا کرتی تھی بادشاہ کو بھی ان کا ایک شغل ہاتھ لگ گیا تھا وہ خود بھی چھیڑ دیا کرتے تھے اور ان غیر مہذب شبیہوں کے برعکس جو ان دنوں میں ان دونوں بزرگوں کے نام سے گڑھ لئے گئے تھے۔ بعض واقعی ملا صاحب کے لطیفے جو کہ دونوں کی زبان سے سرزد ہوا کرتے تھے۔ مثلاً مہربان اور خیلبان کا لطیفہ، بگڑی یا بادشاہ کا چھلکا، نیکی کے بدی حاصل ہونے کا بدلہ وغیرہ خاص انھیں کے طبع زاد ہیں۔ یہ شخص ساٹھ برس کی عمر میں اکبر بادشاہ کے ساتھ احمد نگر کے محاصرے سے واپس آتے وقت ہنڈیا کے قریب بیمار ہو کر ۱۵ رمضان المبارک سنہ ۱۰۱۶ھ کو ہنڈیا میں رحلت ہوئی چنانچہ کسی ظریف نے اس وقت یہ لطیفہ کہا کہ واہ بھئی ملا دو پیازہ مر کر بھی ہنڈیا کا پیچھا نہ چھوڑا۔ چاند بی بی کے مقابلہ سے اسی شخص کے بیٹے نے بادشاہ کو واپس کر دیا تھا۔ ہم نے یہ حال ان کی سوانح عمری مولفہ ہندوستانی بیکوٹر سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

ملا دینا :- مخلوط کرنا۔ آمیز کرنا، دو مختلف چیزوں کا ایک کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے یہ کیا غضب کیا گیہوں میں جو ملا دیئے۔ اب کیسے الگ کریں۔

ملا دینا :- متصل کر دینا، جوڑ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے منع کیا تھا تم نے پلنگ کو تخت سے ملا دیا، اب کوئی کدھر سے آئے جائے گا۔

ملا دینا :- یکساں کر دینا، مشابہ کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملا دینا :- شامل کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جتنی رقم تم دینا چاہ رہے ہو اتنی ہی ہماری طرف سے ملا دو ہم بعد میں دے دیں گے۔

ملا دینا :- (کنایۃً) بازمان کا گنجفہ کے اوراق ابتر کر دینا۔ اردو مصدر۔ گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

مَلاذ :- (بفتح اول) پناہ کی جگہ۔ جائے پناہ۔ بچاؤ کی جگہ، مامن، امن کی جگہ۔ عربی، مذکر، اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

مَلار :- (بفتح) وہ گیت جو برسات کے موسم میں گائے جاتے ہیں۔ ملہار، ایک راگ کی جو تھی راگنی جو ساون بھادوں مطابق جولائی اگست میں گائی جاتی ہے۔ اردو، مذکر۔ گویوں کی اصطلاح۔

باغ عالم میں پھر آئی ہے بہار
مرغ گلشن گاتے پھرتے ہیں ملار (وحید)

ملار گانا :- برساتی گیت گانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

کہیں کوئی بجا رہی تھی ستار
خوش ہو کر کوئی گا رہی تھی ملار (گلشن عشق)

ملار گانا :- خوشی منانا۔ جیسے کوئی مرے کوئی ملار گاوے، مرنے جائیں ملار گائیں۔ ہندی مثل مستعمل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے بصورت جمع ملاریں گانا بھی مستعمل ہے۔

ملازم :- (بضم اول و کسر چہارم) کسی کے ساتھ ہمیشہ رہنے والا، کسی کے کام کو ہمیشہ کرنے والا، پیوستہ رہنے والا، پاس رہنے والا، نوکر، چاکر، خادم، خدمتگار، پیش خدمت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ کمال پکارے کہ ملازم ہوں اسی کا
جبریل کرے فخر کہ خادم ہوں اسی کا (انیس)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع ملازمین ہے اور اردو جمع ملازموں ہے۔ فارسی جمع ملازمان ہے۔

آگے بڑھیں حضور کرے پاؤں پر غلام
جو پایا ملازمان فلک آستاں کا نام (رشک)

سرکاری دفتروں میں جب سرکاری کام انجام دینے والے کو بھی ملازم کہتے ہیں جیسے ہمارا چچا ہوا محکمہ آبپاشی میں ملازم ہے۔

ملازم پیشہ :- ملازم، کسی دفتر میں نوکری کرنے والا۔ تاجر پیشہ اور مزدور۔ پیشہ کی ضد۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہم ملازم پیشہ لوگ جن کو جیسے تیسے ساٹھ ستر سو روپے ملتے ہیں اتنا خرچ کیسے

اٹھا سکتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ اسی جگہ ملازمت ہمیشہ بھی بولتے ہیں

مُلازَمَت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و ششم) کسی جگہ ہمیشہ ہونا یا کسی کے نزدیک ہمیشہ ہونا مجازاً خدمت، نوکری۔ عربی، مونث، فصیح، رائج

حضور حضرت مفتی غلام عباس آج
ملازمت والی مشتاق بے ریا نے کی — بشیر

قولِ فیصل۔ سرکاری دفتروں میں نوکری کرنے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے تم نے نہیں ہزار کا غبن کیا تھا اس نے ملازمت سے نکال دیئے گئے۔

ملازمت:۔ بڑے کی ملاقات، ملنا، ملاقات کرنا اردو، متروک۔

کہیں ہو راہ گلی میں سلام ہو جائے
ملازمت کو نہ رکھیے مکان پر موقوف — سحر

ملازمت اختیار کرنا:۔ نوکر ہونا، نوکری قبول کرنا، نوکری کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ملازمت حاصل کرنا:۔ کسی امیر کی خدمت میں حاضر ہونا، ملاقات کرنا، باریاب ہونا، ملنا، ملاقات کرنا، حاضر ہونا۔

جیسے چھوٹے صاحب سے ملازمت حاصل کرتا ہوں بڑے صاحب کی خدمت میں جاؤں گا۔ اردو، مستعمل، متروک۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

ملازمِ خاص:۔ اپنا خاص آدمی، شخص کا ملازم ذاتی ملازم۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

ملازمِ سرکار:۔ گورنمنٹ کا ملازم، سرکاری نوکر۔ فارسی ترکیب اردو، مصدر، فصیح، رائج

قولِ فیصل۔ اسی جگہ گورنمنٹ ملازم، سرکاری ملازم بھی بولتے ہیں۔

ملازم کرنا:۔ نوکر رکھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ملازم رکھنا بولتے ہیں۔

ملازم ہونا:۔ نوکر ہونا، نوکری ملنا، ملازمت ملنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ خدمتگار رہنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے میں وہاں ہوں سے مرزا محمود صادق کے یہاں ملازم تھا۔ آج تک انھوں نے ایک بات بھی سخت نہ کہی۔

مُلاطَفَت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) مہربانی کرنا، نرمی کرنا، نیکی، بھلائی، الطاف، شفقت عنایت، کرم، لطف، نوازش۔ عربی، مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

جب پڑی جان پر کوئی سختی
یاد آئی ملاطفت تیری — وحید

مُلاطَفَہ:۔ نیکی، بھلائی۔ مجازاً عنایت نامہ، مراسلہ چٹھی، رقعہ۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَلاعِن:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) جمع ملعنت کی وہ چیزیں جو قابلِ لعنت ہوں، افعال جو سخت لعنت ہوں۔ عربی، مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، شاذ الاستعمال

مَلاعِنَہ:۔ (بفتح اول و کسر چہارم و فتح پنجم) لعنت کیے گئے لوگ، قابلِ لعنت افراد۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ ملعون کی جمع خلافِ قیاس ہے۔

مَلاعِین:۔ (بفتح اول و یائے معروف) لعنت کیے گئے لوگ، مستحقِ لعنت لوگ، ملعون کی جمع عربی، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُلاقات:۔ (بضم اول) ایک دوسرے سے ملنا، باہم ملنا۔ آشنا سا ملنا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج

محفل میں تمہاری جو گیا جان سے گزرا
دیدار خدا کا ہے ملاقات تمہاری — امیر

قولِ فیصل۔ اس کی اردو جمع ملاقاتوں اور ملاقاتیں ہے

یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتوں میں
آزمایا ہے تمہیں ہم نے کئی باتوں میں — داغ

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں — محمد علی جوہر

ملاقات:۔ میل ملاپ، آنا جانا، ربط ضبط (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ملاقات:۔ واقفیت، صاحب سلامت جان پہچان۔ علیک سلیک، شناسائی۔ اردو مونث، رائج۔

ملاقات:۔ ہم جلیسی، ہم نشینی، مجالست، باہمی صحبت۔ عربی مونث، فصیح، رائج

راہ پر ان کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں
اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں — داغ

ملاقات:۔ وصل، مباشرت، ہم بستری صحبت داری۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحبانِ تہذیب کبھی کبھی بول دیتے ہیں زیادہ تر اس جگہ موقع زبان پر ہے۔

ملاقات بازدید:۔ واپسی ملاقات، دوسری ملاقات، اخیر ملاقات، وہ ملاقات جو اپنے اہل بیٹھنے کے بعد کسی دوسرے ہم رتبہ جلیل القدر شخص کے مکان پر جا کر کی جائے، ملاقات کا معاوضہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر تنہا ملازمہ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

ملاقات پیدا کرنا:۔ میل ملاپ بڑھانا، دوستی پیدا کرنا، صاحب سلامت قائم کرنا، ربط ضبط حاصل کرنا، دوستی بڑھانا، ربط پیدا کرنا۔ اردو مصدر، رائج۔

ملاقات رکھنا:۔ واقفیت رکھنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملاقات رہنا:۔ ملاقات کے مراتب کا برتاؤ باہم ہوتا رہنا، ملاقات باقی رہنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

اب ملاقات ہوئی ہے تو ملاقات رہے
نہ ملاقات تھی جب تک تو ملاقات نہ تھی (آتش)

ملاقات کرنا:۔ باہم ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے ان سے سڑک پر ملاقات کی وہ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

ملاقات کرنا:۔ مباشرت کرنا، وصل کرنا، ہم بستری کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مجھے گھر کے لوگوں کا ڈر ہے کہاں
کردوں کس طرح میں ملاقات روز (رنگین)

ملاقات کروانا:۔ باہم ملوانا، شناسائی کرانا، دوستی کرانا، ربط کرانا، ملوانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کچھ ہی دن ہوئے بڑے صاحب دفتر بزرصاحب (ریذیڈنٹ) ایک اور صاحب کو اپنے ساتھ لے کر نواب احمد بخش خان مرحوم کی ملاقات کو آئے۔ وہاں سے ان کے پاس آئے باتیں چیتیں ہوئیں جو صاحب ساتھ تھے ان سے ملاقات کروائی۔ (مقدمہ دیوان ذوق)

ملاقات کروانا:۔ ملوانا۔ مرد کو عورت سے یا عورت کو مرد سے۔ ساتھ سلوانا، ہم بستر کرانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ملاقات ہونا:۔ راہ و رسم ہونا۔ تعلقات ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ شناسائی، تعارف، صاحب سلامت کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

مُلاقاتی:۔ (بضم اول) ملنے والا، یار، دوست، جان پہچان والا، وہ کہ جس سے پہلے سے ملاقات ہو۔ ملاقات رکھنے والا، اردو مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کل ہمارے ایک بہت پرانے ملاقاتی مل گئے تھے۔

مُلاقی:۔ (بضم اول) ملنے والا، ملاقات کرنے والا، ملحق ہونے والا۔ عربی صفت مذکر۔ اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے شہاب ثاقب یعنی برق بھی ان کے ساتھ پیشوائی کرنے چلا یہاں تک کہ نشو اط سے جا کر ملاقی ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

مُلّا کی دَوڑ مسجد تک:۔ ہر شخص کی کوشش وہیں تک ہوتی ہے جہاں تک اس کی رسائی ہو۔ اپنے مقدور اور حوصلے کے موافق کام کیا جاتا ہے۔ ہر شخص کی رسائی وہاں تک ہوتی ہے جہاں سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ یہ جھگڑا جو ہو رہے تھے قاضی چچا جی کے بندہ کسی کے پھٹے میں پاؤں نہیں ڈالتا چودھری جیکاری کا حال لکھا ہے اور ان سے پوچھیے بندہ مولوی ہے ملا کی دوڑ مسجد تک۔
(فسانۂ آزاد)

مُلّا کی داڑھی تبرک ہی میں گئی:۔ (بے فائدہ اور بے موقع خرچ ہونا، باتوں باتوں میں یوں ہی کسی چیز کا ضائع ہو جانا۔ کسی چیز کا بے فائدہ اور بیکار ضائع ہو جانا۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ:۔
"کہتے ہیں کہ ایک ملا صاحب اپنے شاگردوں میں کچھ تبرک تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک مسخرے نے ان کی داڑھی میں سے بال نوچ کر کے اس کو تبرک قرار دیا اسی طرح ایک اور شخص نے بھی بال نوچا اور تبرک سمجھا اور ہمراہیوں نے بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ملا بے چارے کی داڑھی میں ایک بال تک نہ رہا جب سے یہ فقرہ مشہور ہو گیا۔"
عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُلّا کی ماری حلال:۔ بڑے آدمیوں کا برا کام بھی درست اور جائز سمجھا جاتا ہے۔ ملا حلال کر دے وہ تو درست اور بغیر حلال کئے رہ جائے یا خود موت آجائے وہ حرام کبھی ملا کی ماری حلال اور خدا ماری حرام بھی بولتے ہیں۔ مثل۔ (نور اللغات و محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُلّاگیری:۔ (بضم اول و تشدید دوم و یائے معروف) علمی، مدرسی، دینی تعلیم دینے کا کام، مولوی کا پیشہ۔ اردو مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ مولوی صاحب۔ سوچتا ہوں کہ اب کون حال ہوں تم نے تو ذبح کر دیا (مقدمہ ...)

بھیر گئے۔ سوچ رہے ہیں کہ اب ملاگیری چھوڑ
پیادوں میں نوکری کریں گے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔ اسی محل پر "مولوی گیری" بھی
زبانوں پر ہے۔ اکثر جگہ ملاگیری بھی مستعمل ہے۔

ملاگیری :- (بفتح اول و دوم) ایک رنگ
ہے خوشبودار جو صندلی رنگ سے مشابہ ہوتا ہے
ملاگیر کا، صندلی۔ صندل کے رنگ کا۔ اردو
مذکر۔ متروک۔

حنا کی دی ہے تہہ اس نے ملاگیری دوپٹے میں
کرتا عاشق کا بھی ٹھنڈا کرے تاثیر مہندی کی — مصحفی

ملال :- (بالفتح) رنج، غم، کلفت، اندوہ
اداسی، افسردگی، غمگینی، طبیعت کا اکتا جانا
عربی مذکر، فصیح، رائج۔

رشک اس پر نہیں ہوتا ہے کسی حاسد کو
خوب دیکھا تو خوشی سے بھی ملال اچھا ہے — امیر

ملال :- افسوس، صدمہ۔ عربی، مذکر
فصیح، رائج۔

درد دل کہہ کے انفعال ہوا
کچھ اسے کچھ مجھے ملال ہوا — جلیل

ملال :- زحمت، تکلیف، مشقت۔ عربی
مذکر، فصیح، رائج۔

ملال راہ اٹھانے کو کون کہتا ہے
مجھے بلا کے تجھے آنے کو کون کہتا ہے — رشک

ملال آنا :- کسی کے دل میں رنج و کدورت
آنا۔ صدمہ پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملال آیا ادھر اس کو خفا تھا میں ادھر اپنا
بلا سے جان خفا ہوتا ہے خوش اسلوب انساں کا — آتش

ملالت :- رنج، ملال، اداسی، کلفت۔ عربی
مؤنث، متروک۔

دل ٹھہرتا نہ تھا ملالت تھی
جان کو رفتگی کی حالت تھی — میر

ملال جانا :- ملال و رنج ہونا، دل سے
بات نکلنا، رنج دور ہونا، صدمے کا اثر ختم ہونا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملال غیر سے ملنے کا جائے گا کیونکر
یہ میں نے مانا وہ قسمیں بھی کھائے گا پھر کیا — رشک

قول فیصل۔ دل سے ملال جانا، دل سے ملال
نہ جانا بھی بولتے ہیں۔

ملال جھیلنا :- ملال اٹھانا، صدمے اٹھانا
تکلیفیں برداشت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

ان کہی تھیں کیا ملال جھیلے ہوں گے
بیٹھیں نہیں پاس کس سے کھیلے ہوں گے
وہ رات اندھیری وہ ڈراتا جنگل — تشنہ
اصغر مرے قبر میں اکیلے ہوں گے

ملال دینا :- رنج پہنچانا، صدمہ پہنچانا
غم دینا، تکلیف پہنچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

ملال کھینچنا :- ملال برداشت کرنا، ملال
اٹھانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

رنج غربت کے رنج ناقدری کے ملال کھینچ — داغ

ملال لینا :- رنج و غم برداشت کرنا۔

کھلا یہ عقدۂ دہر میں رنج کر حال
عدم سے آئے ہیں رنج و ملال لینے کو

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص مصدر نہیں ہے

ملال نہ ہونا :- رنج نہ ہونا۔ افسوس و دکھ
صدمہ و غم نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

ہمیں ملال نہیں اپنے خون ناحق کا
خدا نے بات تو رکھ لی تمہارے خنجر کی — نواب

ملال ہونا :- رنج ہونا، صدمہ ہونا، دکھ پہنچنا
غم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مجھ کو گلے لگا کے یہ ان کا سوال تھا
کیوں سچ کہو اسی لئے اتنا ملال تھا — داغ

ملا لینا :- شریک کر لینا، شامل کر لینا، داخل
کر لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انھوں نے چھوٹے بھائی کا کلام بڑے
بھائی کے کلام میں ملا کے شائع کر دیا اچھا
نہیں کیا۔

ملا لینا :- آمیز کر لینا، مخلوط کر لینا، ترکیب
کر لینا۔ اردو مصدر، رائج۔

محل صرف۔ دودھی بالائی گیہوں کھاد ہے
ہر تھوڑی شکر ملا لو تو ٹھیک ہو۔

ملا لینا :- مخالف گروہ کے آدمی کو اپنی طرف
کر لینا، گواہ توڑ لینا، کسی مخالف کو ہم خیال بنا لینا
توڑ لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غیر کو بھی ملا لیا ہم نے
وہ بنائیں گے راز دار کسے — داغ

ملا لینا :- ملحق کر لینا، شامل کر لینا، منسلک
کر لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نہر کنارے جو زمین تھی انھوں
نے اپنے باغ میں ملا لی تاکہ باغ بڑا ہو جائے۔

ملا لینا :- مقابلہ کر لینا، باہم جانچ کر لینا
ایک چیز کا دوسری چیز سے مقابلہ کر لینا۔ اردو مصدر
فصیح، رائج۔

ملامت :- (بفتح اول و فتح چہارم) برا بھلا کہنا
ڈانٹ ڈپٹ، سرزنش، لعن طعن، فضیحت۔ عربی
مؤنث، فصیح، رائج۔

اچھی نہیں ملامت ہر وقت کی یہ ناصح

انسان کی طبیعت قابو میں ہے نہیں ہے ۔ امیرؔ

قول فیصل ۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے ۔

مجھ پر ایسی جفا کی کثرت کی
کہ اسے غیر نے ملامت کی ۔ سالکؔ

اس کی اردو جمع ملامتوں اور ملامتیں ہے ۔

ہو رہی ہیں ملامتیں کیا کیا
ٹوٹتی ہیں قیامتیں کیا کیا ۔ داغؔ

لعنت ملامت کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے ۔

ملامت گر :۔ ملامت کرنے والا، برا بھلا کہنے والا ۔ فارسی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ہے ابتدا ہی کہ دنیا تھی ملامت گر مری ۔ آسی الدنی

ملامتی :۔ (بفتح اول و چہارم) بد نصیب، کمبخت کی جگہ، نیز، تقصیر وار، گنہگار، مردود، لعنتی ۔ عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ دہلی کی عورتیں اس جگہ لعنت کا مارا اور لعنتی کا مارا بولتی ہیں ۔

ملامتی :۲ ملامت کی جگہ ۔ عوام کی زبان ۔ (دو دیا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

ملامتی :۳ وہ فقیر جو چھپا کر عبادت کرتا اور اسرار الٰہی ظاہر کرتا ہو ۔ (نور اللغات)

"فقرا کے ایک فرقہ کا نام جسے ملامتیہ بھی کہتے ہیں ۔ ایک قسم کے فقیر جو پوشیدہ عبادت میں مصروف رہتے اور ظاہر [illegible] خراب رکھتے ہیں تاکہ لوگ ان کو برا کہیں ۔ یہ لوگ اپنے عیب چھپاتے نہیں اور ہنر دکھاتے نہیں ۔ قلندر" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ صوفیوں کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مِلان :۔ (بکسر اول) تقابل، تطبیق، مقابلہ، ایک چیز کا دوسری چیز سے مقابلہ کرنا ۔ اردو مذکر عوام اور عورتوں کی زبان

مِلان :۲ دو ریل گاڑیوں کے اوقات کا ایسا ہونا کہ ایک کے مسافر دوسرے پر سوار ہو سکیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مِلان :۳ آمیزگاری، ملاپ، آمیزش، اتحاد، اتفاق (۲) تصفیہ، فیصلہ (۳) میزان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ملانا :۔ دو چیزوں کو پاس پاس رکھ کر ان کی باہمی مشابہت کا موازنہ کرنا ۔ مقابلہ کرنا، مطابق کرنا ۔ تطابق کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

جس قدر تجھ سے زیادہ ہو زمیں گڑ جائے
تیرے قد کو جو ملاؤں قد شمشاد کے ساتھ ۔ شعورؔ

مِلانا :۲ مرکب کرنا، دو چیزوں کو ایک جا کرنا، اکٹھا کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ مرزا ۔ واہ واہ تم نے کیا نقش ملایا ہے صاحب خدا کے واسطے ۔ (دبیر کمہار)

ملانا :۳ مرد سے عورت کو اور عورت کو مرد سے واقف کرانا، ملاقات کرانا، آشنائی کرانا ۔ اردو مصدر ۔ دلی کی زبان ۔

اس پری وش سے ملا دو مجھے اے حضرت شیخ
آپ تو حور کو انسان سے ملا دیتے ہیں ۔ ظہیر دہلوی

مِلانا :۴ ایک چیز دوسری چیز سے جوڑ دینا، جوڑنا، پیوستہ کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

ذبح کروائے گا صیاد تجھے اے بلبل
پیار ملنے کو نہ کر گل سے زنہار ملا ۔ اشرفؔ

ملانا :۵ شامل کرنا، ملحق کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف ۔ باورچی خانے کو ہم نے کمرے میں ملا لیا ہے ۔

مِلانا :۶ گھڑی کا کسی دوسری گھڑی سے وقت معلوم کر کے مطابق کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

کیوں گیا شب وصل گھڑیالیوں کی
گجر سے ملایا گھڑی کو جو گجر کا ۔ شادؔ

مِلانا :۷ ہمراز بنانا، دوا دار کرنا، ہم نفس، ساز باز کرنا، یار بنانا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

نہ ملے وہ کسی طرح نہ ملے
غیر کو بھی ملا کے دیکھ لیا ۔ ظہیر دہلوی

مِلانا :۸ سازوں کو ہم آواز کرنا، آواز سے آواز ملانا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

ملانا :۹ صفائی کرانا، صلح کرانا، میل کرانا ۔ تعلقات استوار کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

جب وہ روٹھا تھا تو تو نے ملا مجھ سے دیا
میں نے کچھ قدر تری اے نہ جانی آجا ۔ دلگیرؔ

مِلانا :۱۰ باہم دو شخصوں میں ملاقات کرانا، شناسائی کرانا، دوستی کرانا ۔ ایک کا دوسرے سے تعارف کرانا ۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج

قول فیصل ۔ زیادہ تر بولنا زبانوں پر ہے ۔

ملانا :۱۱ چپکانا، سٹانا، جوڑنا، پیوستہ کرنا، چسپاں کرنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

یاد ہیں جوڑ قیامت کے پرزے ادھر کو ہم
دل کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو ملا دیتے ہیں ۔ [illegible]

ملانا :۱۲ اکھڑانا، لڑانا، جھگڑانا، مقابلہ کرانا ۔ اردو مصدر ۔ قلیل الاستعمال ۔

اس سنگدل سے آج ملاتا ہوں اپنا دل
شیشہ کا مقابلہ کرتا ہے سنگ کا ۔ ہاشمی

ملانا :- گوندھنا، آمیز کرنا، مخلوط کرنا، ترکیب کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مُلّانہ :- ملّا کی تصغیر یا تحقیر، مثل ملّا، ملّا کی مانند، مسجد کا بیٹھنے والا، مسجد کی روٹیاں کھانے والا۔ اردو اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملّانہ :- سیدھا سادا آدمی، سادہ لوح آدمی، جیسے کیا جانے شیخ صاحب ملّانہ آدمی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

مُلّانی :- ملّا کی تانیث، ملّا کی بیوی۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مُلّانی :- معلّمہ۔ استانی۔ اردو مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ استانی ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُلّانِن :- ملّا کی بیوی۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

مِلاوَٹ :- (بکسر اول و فتح چہارم) میل جول، سازش۔ اردو مونث، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ ہزاری لال بہت سیٹھ بنا یا اور ماما سے ملاوٹ کی باتیں کرنے لگا۔ (مراۃ العروس)

مِلاوَٹ :- (بکسر اول و فتح چہارم) آمیزش، اچھی چیز میں کسی بری چیز کو آمیز کرنا۔ کھوٹ۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ اس زمانے میں کوئی چیز صحیح نہیں ملتی، ہر چیز میں ملاوٹ ہوتی ہے۔

قول فیصل۔ ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

مَلاہی :- لہو کی جمع الجمع۔ کھیل کود، بازیاں، لہو و لعب، وہ چیزیں یا افعال جو یاد خدا سے غافل کریں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَلائِک :- (بفتح اول و کسر چہارم) فرشتے، ملک کی جمع۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

عزم ناک تھے کفار فرنگ، مسلمان
رفعت جو یہ دیکھی تو ملائک ہوئے حیراں
تعشق

قول فیصل۔ اسی جگہ پر ملائکہ بھی مستعمل و فصیح ہے۔

خوشی خوشی ترے قاصد سمجھ کے اٹھا لیتے
ملائکہ کو جو آتے مزار میں دیکھا
شرف

آختر شاہ اودھ نے اس کو واحد بھی نظم کیا ہے۔

ہو گیا بندہ ملائک بھی ترے انداز کا
کیا بیاں کیجئے خداوند دو عالم ناز کا
اختر شاہ اودھ

مُلائِم :- (بضم اول و کسر چہارم) نرم، سخت کا عکس۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک ملائم امرود ہم کو بھی دیجیے سخت ہم سے نہ چبے گا۔

مُلائِم :- حلیم، بردبار، سلیم الطبع، ہلکا، مندا، دھیما، ڈھیلا، تیز کا نقیض جیسے فلاں چیز کا بھاؤ ملائم ہے یا آج کل فلاں چیز ملائم ہے۔ بقالوں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مُلائِم :- جھکتا ہوا، کھنچا کا نقیض جیسے ڈنڈا ملائم تولو۔ اس کی تول ملائم ہے۔ بقالوں کی زبان۔ نازک پتلا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مُلائِم پڑنا :- غصہ دھیما ہونا، غصہ فرو ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُلائِمَت :- (بضم اول و کسر چہارم و فتح پنجم) نرمی، نزاکت۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

سختی سے رہو گے تم ذلیل حال
اچھی ہے ملائمت بہر حال
نسیم
(قران السعدین)

مُلائِم چارہ :- نرم چارہ، ہلکی خوراک جیسے حلوا کھچڑی وغیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کا دہل آسان کام کے معنوں میں بولتے ہیں۔

مُلائِم کرنا :- دھیما کرنا، ٹھنڈا کرنا، تیزی دور کرنا، غصہ فرو کرنا، کسی کی طبیعت کو راستی اور اصلاح پر لانا، نرم کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُلائِم کرنا :- بھاؤ گھٹانا، سستا کرنا، تخفیف کرنا، بھاؤ کم کرنا، نرخ گھٹانا، قیمت کم کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُلائِم ہونا :- نرم ہونا، موم ہونا، سخت نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حکیم صاحب کی دوا سے یہ فائدہ ہوا کہ آج پیٹ بہ نسبت کل کے بہت ملائم ہو گیا ہے۔

مُلائِم ہونا :- غصہ کم ہونا، دھیما ہونا، ترش روئی، بدمزاجی سے باز رہنا، ٹھنڈا ہونا۔ اصلاح پر آنا، غصہ نہ رہنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

کوئی گھڑی اگر وہ ملائم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھیں گے پھر ایک گھڑی دو گھڑی کے بعد
ذوق

مُلائِم ہونا :- بھاؤ گھٹنا، سستا ہونا۔

منہ دینا، زیر ہونا۔ منہ تخفیف ہونا، کمی ہونا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے

ملائی:۔ نرمی سے بات چیت کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملاؤ:۔ یا آواری عورت۔ (کہاروں کی اصطلاح میں۔ (عام بازاری زبان۔ اثر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملائی:۔ (بالفتح) دہی یا دودھ کے اوپر کی پپڑی، سرشیر، سر جوش۔ دودھ کا جوہر جو گرنے سے اس کے اوپر کائی کے مانند جم جاتا ہے۔ بالائی۔ اردو مؤنث
قلیل الاستعمال

کونا لگا یا تھا بیرے اس نے کہاں
اور منگوائی تھی ملائی کب
رنگین

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔
"نواب سعادت علی خاں مرحوم نے ملائی کا نام بالائی رکھا تھا چنانچہ یہ نام لکھنؤ میں عام اور دہلی میں کم رائج ہے۔ مذاق سلیم دونوں میں امتیاز کر سکتا ہے۔"

صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ:۔
"جو اس کو بائے موحدہ اور الف کے ساتھ بولتے ہیں غلط بولتے ہیں"

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔
ملائی میں رکاکت کا پہلو نکلتا تھا "ملائی" کو لائی نواب سعادت علی خاں نواب وزیر اودھ نے اس کو بالائی کہا۔ ایک صورت اس کے جواز کی یہ ہو سکتی ہے کہ اس کی تہ دودھ کے اوپر (بالا) جمتی ہے ان کی یہ اپج اتنی مقبول ہوئی کہ لکھنؤ میں خواص بجز بالائی کے ملائی بولتے ہی نہیں۔ سوال صحیح یا غلط کا نہیں بلکہ فصیح و غیر فصیح کا ہے اور اس نقطۂ نظر سے فیصلہ غالباً بالائی کے حق میں ہوگا۔ ہمارے نزدیک آج سے پچاس سال قبل تک فصحائے لکھنؤ اور بالائی بیچنے والے ملائی ہی کہتے تھے چنانچہ اب تک بالائی بیچنے والے ملائی اور تازہ ملائی بعض ملائی کی آواز لگاتے ہیں۔ موجودہ دور میں بالائی زبانوں پر زیادہ ہے۔

ملائی بٹ:۔ گھوڑے کا ملنا۔ گھوڑے وغیرہ کی مالش۔ اردو مؤنث۔ سائیسوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ گھوڑے ملنے کی اجرت کو بھی ملائی کہتے ہیں۔

ملائی:۔ (بالکسر اول) یا آدمیوں کا جیل کے قیدیوں سے وقت مقررہ پر ملنا، جیل کے قیدی عزیز اور دوستوں سے ملاقات کرنا۔ اردو مؤنث، عوام اور جیل والوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ اگر اپنے ساتھیوں سے ملنا چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ چلے چلنا کل اتوار کا دن ہے چار بجے سہ پہر کو ملائی ہوگی۔

قول فیصل۔ زیادہ تر زون کے ساتھ ملائی کا لفظ زبانوں پر ہے

ملائیاں کھانا:۔ (کنایۃً) کسی دوسرے کے مال سے نفع حاصل کرنا۔ (لکھنؤ) (سرمایۂ زبان)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

ملائی پڑنا:۔ دہی یا دودھ کے اوپر پپڑی پڑنا، ملائی جمنا، سرشیر کا بستہ ہونا، دودھ پر ملائی آنے لگنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

ملبا:۔ کوڑا کرکٹ، خس و خاشاک، خار و خس، میل میں۔ ہندی مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملبا:۔ ٹوٹے گرے ہوئے مکان کی مٹی، اینٹیں، پتھر وغیرہ، پرانا مسالہ، گرے ہوئے مکان کی مٹی
اردو مذکر، رائج۔

ملبا:۔ وہ رقم جو بنگالہ کی کلکٹری وغیرہ میں زمیندار گذشتہ کاروں سے جمع کر کے سرکاری ملازموں یعنی تحصیلداروں، حاکموں وغیرہ کی آؤ بھگت میں صرف کرتا ہے۔ غرض زمینداروں نے دفعول کے واسطے یہ فنڈ مقرر کر رکھا ہے۔ ہندی مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مل بانٹ کے:۔ اتفاق کے ساتھ، نفع میں شرکت حاصل کر کے، میل جول کے ساتھ۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

رنج مل بانٹ کر لیا جو بسر
وہ میاں بیوی رہا بہت بہتر

ملبّب:۔ لبریز، لبالب، بھرا ہوا، بہتا ہوا، چھلکتا ہوا، ابلتا ہوا۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ نور منزل کے سامنے خوشنما آہنی کٹہرے سے گھیر کے ایک وسیع رمنا بنا دیا گیا تھا جس میں صدہا چیتل، ہرن اور وحشی چوپائے چھوٹے پھرتے تھے اسی کے درمیان سنگ مرمر کا ایک پختہ تالاب تھا جو ہر وقت ملبّب رہتا۔
(گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے نہ معلوم کیا سمجھ کے اس کو عربی لکھ دیا ہے۔ فصحا اس محل پر لبالب بولتے ہیں۔ بعض تعلیم یافتہ ملبّب بھی کہہ دیتے ہیں۔

ملبّس:۔ بالضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح لباس پہنے ہوئے، کپڑے پہنایا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قلیل الاستعمال۔

سمور و قاقم و سنجاب و اطلس
اسی ملبوس سے رہی ملبس (زبانِ اردو)

مَلبُوس:— (بفتح اول و واو معروف) پہننے کے کپڑے، لباس، پوشاک۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔
ملبوس مکھ لے جو اگر ہو سے زرا
آیا وہ پیرہن جسے اور میں نے دیا (مصحفی)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی پہنے ہوئے کپڑے اور اترن بھی لکھے ہیں۔ اس کی جمع ملبوسات ہے۔

مل بیٹھنا:— محبت سے یکجا ہو کر بیٹھنا، ہم صحبت ہونا، محبت سے سر جوڑ کے بیٹھنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔
تیس جنگل میں اکیلا سوتے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو (میر)

مَلَت:— (بفتح اول و دوم) گھسا ہوا سکہ۔ اردو، مونث، متروک۔
فرحت نے دل کو رنج نے اتنا ملا دیا
جو اشرفی تھی داغِ جگر کی ملت ہوئی (رشک)

مِلَّت:— (بالکسر و فتح دوم مشدد) دین، مذہب، شریعت۔ عربی مونث فصیح، رائج۔
کبھی تھا حنفی پہ مذہب مرا امام حکیم
کبھی مشل متکلم مجھے پاس ملت (ذوق)

قولِ فیصل۔ دیکھو فتح اول اور جیسا کہ عوام اور ملتزم ہیں
ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں (غالب)

ملک و ملت کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ جیسے آصف الدولہ کی سرکار بھی ملک و ملت کی نفع رسانی کے لیے ہوتا تھا۔ (ذکر شہ تکھنو)

مِلَّت:— فرقہ، قوم، گروہ۔ عربی، مونث

فصیح، رائج۔
کیا سلیقہ تھا اس کو الفت میں
وہ بھی تھا عاشقوں کی ملت میں (تلق)

مِلَت:— (بالکسر و فتح دوم مشدد) میل ملاپ، راہ و رسم، میل جول، ربط ضبط۔ اردو مونث، دہلی کی زبان۔
عل صرفہ۔ جو ملت سے ملت ہے تو ایک دفعہ مجھ سے جھگڑوگی میں ہزار دفعہ تمھاری پاؤں خاک ہوں گی۔ (بیگمات رنگیلی)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس جگہ میل ملت بولتی ہیں جیسے ان کی سارے شہر سے تو میل ملت ہے۔

مِلتا جُلتا:— (بکسر اول و ضم چہارم) مشابہ، تقریباً ایک جیسا، ملا ہوا۔ اردو صفت مذکر فصیح، رائج۔
شوخ تم تنہ چھین دل کیا ملتا جلتا رنگ ہے
تم ہوئے کباب ورنہ دل پارہ پارہ ہو گیا (جلیل)

قولِ فیصل۔ بصورت تانیث ملتی جلتی بولتے ہیں
شوخ وہ تم مضطرب وہ ناز ہم ناتواں
ملتی جلتی یار سے ہے بات جو ارمان میں ہے (امجد)

مُلتانی:— ایک قسم کی زرد رنگ کی چکنی مٹی جس کو ملتانی مٹی بھی کہتے ہیں۔ مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ تنہا ملتانی نہیں ملتانی مٹی ہی بولتے ہیں۔

مُلتانی:— باشندۂ ملتان، ملتان کا رہنے والا۔ اردو صفت، رائج۔

قولِ فیصل۔ ملتان سے منسوب کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے ملتانی کپڑا، ملتانی رنگ، ملتانی مٹی وغیرہ۔

مُلتانی:— ایک راگنی کا نام جو دوپہر سے متعلق ہے۔ اردو مونث۔ گویّوں کی اصطلاح۔
نت ملن میں بات یہی کہ جاوے اے خدا
راگنی گائی جو اس مطرب نے ملتانی ہوئی (رشک)

ملتا ہوا روپیہ:— وہ روپیہ جس کے سکے کے حروف گھس گئے ہوں اور پڑھے نہ جائیں۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قولِ فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مُلتَجی:— (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) التجا کرنے والا، متمنی، درخواست کرنے والا، منت سماجت کرنے والا، ملتمس۔ آرزومند۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔
ترے فقیر کو کس چیز کی تمنا تھی
جو ملتجی وہ کسی بادشاہ سے ہوتا (شرف)

قولِ فیصل۔ ملتجی شرکت کی ترکیب سے بھی شادی و عقیقہ وغیرہ کے رقعوں اور کارڈوں میں لکھتے ہیں۔ الملتجی کی ترکیب بھی رقعوں میں مستعمل ہے۔

مُلتَبِس:— (بالضم و فتح سوم و چہارم) پوشیدہ کیا گیا، اشتباہ کیا گیا، چھپایا گیا، چھپا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُلتَزِم:— اپنے اوپر کوئی چیز یا فعل لازم کرنے والا، التزام کرنے والا، ساتھ رہنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس جگہ ملتزم زیادہ بولتا ہے

مِل جانا :- دوچار ہونا ۔ ملاقات ہونا ۔ سامنا ہونا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ۔ رائج ۔

مثال نثر ۔ اگر وہ کہیں کل مل گئے تو ہم آپ کا پیغام ان سے کہہ دیں گے ۔

مِل جانا :- گلے سے لگ جانا ۔ گلے سے لگ جانا ۔ بغلگیر ہو جانا ۔

کہتے ہیں رنجش ظاہر میں مزہ ہوتا ہے
تم جو ہنس ہنس مجھ سے خفا ہو کے مل جانا ۔ لالا خرم
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس میں میل ہو جانا کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔

مِل جانا :- حاصل ہو جانا ۔ وصول ہو جانا ۔ دستیاب ہو جانا ۔ پا جانا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ۔ رائج ۔

وہ کہتے ہیں کہ مری جستجو کے ڈھنگ ہیں اور
ہر ایک ڈھونڈھنے والے کو مل نہ جاؤں گا ۔ جلال

مل جانا :- سازش کر جانا ۔ طرفدار ہو جانا ۔ ایک کو چھوڑ کے دوسرے کا طرفدار ہو جانا ۔ مخالف سے مل جانا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ۔ رائج ۔

نہ ہو گمان ہواے منتظر نالہ کتاب ہے
فلک سے میں پہنچا جا کر مل نہ جاؤ نگا ۔ جلالی

مِل جانا :- (کنایۃً) گنجفہ بازی کا کھیل ختم ہو جانا ۔ اردو مصدر ۔ گنجفہ بازوں کی اصطلاح ۔

مل جُل کر :- مل کر ۔ متفق ہو کر ۔ اکٹھے ہو کر ۔ شریک ہو کر ۔ ہم جولی ۔ پہلو بہ پہلو ۔ اردو مصدر ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

جو نہ بیٹھیں دشت میں ہم اور مجنوں
نکالیں پاؤں سے مل جل کے کانٹے ۔ ظفر

مل جُل کر :- باتفاق ۔ بالاشتراک ۔ اتحاد کے سلوک سے ۔ اخلاص و محبت سے ۔ اردو مصدر ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ "مل جل کے" بھی بولتے ہیں ۔

مثال مل جل کے بہن بھائی نے اسلام بچایا ۔ ماہر

نفس ادا اس مل پر صرف "مل کے" بولتے ہیں ۔

دونوں نے مل کے بار شہادت اٹھا لیا ۔ فضل حق

مل جُل کر رہنا :- میل ملاپ اور حسن الفت سے بسر کرنا ۔ محبت و خلوص سے رہنا ۔ اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ۔ رائج ۔

مل جل کیجیے کاج جیتیے ہار ہے نہ لاج :- جو کام صلاح و مشورہ سے کیا جاتا ہے اس میں ناکامی بھی ہو تو بدنامی نہیں ہوتی ۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ کبھی کبھی عورتیں بولتی ہیں ۔

ملجی :- سبزے اور پھل اور لغو آدمی کو بولتے ہیں ۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مجھے اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی ۔ عام لفظ بھی ملجی ہے (م مفتوح) مندرجہ معنی میں فارسی کا غیر معروف لفظ بھی ملجی ہی ہے ۔ ممکن ہے کہ دہی سنج مجاز بھی ہو گیا ہے ۔ بہرحال اب کبھی طرح نہیں بولتے ۔

مل چلنا :- (کنایۃً) کسی سے ملاقات کی رسم پیدا کرنا ۔ سلوک و محبت سے رہنا ۔ رسم و راہ پیدا کرنا ۔ ربط و ضبط پیدا کرنا ۔ فسادوں سے رہنا ۔ لگ چلنا ۔
(سرمایۂ زبان اردو)

مثال غیروں سے مل چلا ہے ست شراب ہو کر بہتر
مل نہیں چلتے ہیں کج طبعوں سے ہرگز راست باز

چین پیشانی سے باہر ہے الف آزاد کا ۔ آتش
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف قریب بہ ترک ہے ۔

مُلچھ :- (بالفتح اول و کسر دوم و سکون سوم) وہ آدمی جو ایسے افعال کرے جس سے لوگوں کو گھن آئے ۔ ناپاک ۔ اگھوری ۔ میلا ۔ غلیظ ۔ اردو صفت مذکر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

مثال نثر ۔ تنے بڑے بیٹے خداوند کبھی دیکھنے میں بھی آئے تھے ان میں تو نے کیا برائی دیکھی جو ان ملچھ گنواروں کا ساتھ دیا ۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ عام طور کے زبانوں پر ملچھ ہے کبھی کبھی "ملچھ و رواج" کی ترکیب سے بھی صحبت پر بولتی ہیں ۔

ملح :- (بالکسر) نمک کھار ۔ شور ۔ عربی مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

مُلحد :- (بالضم و کسر سوم) بے دین ۔ راہ حق سے پھرا ہوا ۔ الحاد کرنے والا ۔ اللہ کا منکر ۔ کافر ۔ عربی صفت ۔ مذکر ۔ اسم فاعل ۔ فصیح ۔ رائج ۔

مثال نثر ۔ منطق کے زور سے تعلیمات کو سچ کر دکھا مگر خدا کو نہیں مانتا ہے ۔ پکا ملحد اور منکر ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

مُلحَق :- (بالضم و فتح سوم) چپکایا ہوا ۔ جڑا ہوا ۔ لگا ہوا ۔ متصل ۔ الحاق شدہ ۔ منسلک ۔ نزدیک ۔ عربی صفت ۔ اسم مفعول ۔ فصیح ۔ رائج ۔

مثال صرف ۔ چھت میں چاندی کے پتر چڑھے ہونے کی وجہ سے چاندی والی بارہ دری کہلاتی اسی سے ملحق کوٹھی خاص مقام تھی جس میں خود جہاں پناہ سلامت رہتے تھے ۔ (دارالشفا لکھنؤ)

قول فیصل ۔ عام طور سے اس مل پر کسر سوم بھی زبانوں پر ہے

مُلحَق :- پاس، ملنے والا۔ عربی صفت، مذکر قلیل الاستعمال۔

مُلحَقات :- (بضم اوّل و فتح سوم) وہ چیزیں جو جید کو ملا دی گئی ہوں۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

ملحق کرنا :- شامل کرنا، ملانا، داخل کرنا، الحاق کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملحق ہونا :- شامل ہونا، شریک ہونا، داخل ہونا۔ ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ سکم کی آزاد ریاست اب ہندوستان میں ملحق ہو گئی ہے۔

ملحوظ :- (بفتح اوّل و واؤ معروف) لحاظ کیا گیا، دیکھا گیا، خیال کیا گیا، غور کیا گیا، دھیان دیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ رہنا اور رکھنا کے ساتھ صرف ہے جیسے میں آپ کے ساتھ شادی میں چل تو رہا ہوں لیکن یہ ملحوظ رہے کہ اگر ذرا بھی کسی نے کچھ کہا تو میں فوراً چلا آؤں گا۔

مالک کرے ان کے ساتھ انصاف
رکھے ملحوظ ان کے اوصاف مصحفی الکھنوی

ملحوظِ خاطر :- (باضافت) دلی خیال، دلی توجہ خیال رکھنا، دل میں یاد رکھنا، توجہ خاطر، پیش نظر فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ گفتگو میں اگر زیادہ تہذیب و شائستگی ملحوظ خاطر ہوتی تو وہی انداز اختیار کر لیا جاتا۔ (گزشتہ گفتگو)

قول فیصل۔ رہنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے یا لو یا چھوڑتا ہوں۔ یہاں کی بود و باش سے تنگ آتا ہوں یہ ملحوظ خاطر ارزاں رہے۔ (انشائے سرور)

مَلخ :- (بفتح اوّل و دوم) ٹڈی۔ فارسی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے ٹورونٹو کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مُلخَّص :- (بضم اوّل و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) خالص کیا گیا، پاک کیا گیا۔ خالص پاک۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُلخَص :- خلاصہ کیا گیا۔ اختصار، مختصر خلاصہ۔ عربی صفت۔ اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہے ملخص پہ بعض عام
اٹھا کر پڑی محنتیں صبح و شام عادل

(قران السعدین)

مل دل ڈالنا :- گنجل دینا، مل دینا، مسل دینا اردو مصدر، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

بے پڑھے خط نہ مرا تیوری پہ بل ڈالو
پہلے پڑھ لو اسے پھر پھاڑ کے مل دل ڈالو
بہادر شاہ ظفر

مل دل کے رکھ دینا :- برباد کر دینا خراب کر دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

آخر کو اس نے پاؤں سے مل دل کے رکھ دیا
مٹی لگی ٹھکانے دل نا صبور کی
عقیل

مل ڈالنا :- مل دینا، مسل دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کبھی دل کو پاؤں سے مل ڈالنا
نظر سے کبھی دیکھنا بھالنا میر حسن

مُلَذِّذ :- (بضم اوّل و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) لذت بڑھانے والا، لذت دینے والا۔ اردو صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عربی میں اس جگہ متلذذ ہے۔ ملذذ ان وہ اونٹ کو بھی کہتے ہیں جو جماع میں لذت پیدا کرتی ہیں۔

مُلَذَّذ :- (بفتح سوم) لذیذ، مزے دار، خوش ذائقہ، لذت دار، مزے کا۔ اردو صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر لذیذ ہے۔

مُلَّر ملّر :- (بضم اوّل و فتح دوم و ہنجم) حسرت اور افسوس ظاہر کرنے کے لئے غریبی اور مسکین سے ٹر ٹر ہو لے ہیں ہے اردو صفت، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ برس کے برس دن ننھے بھائی آپ کی سلامتی میں ننگے بچے رہیا۔ ایک ایک کا ملر ملر منہ تکیں۔ (سگھڑ سہیلی)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں بضم اوّل و دوم و چہارم و پنجم بولتی ہیں۔

مل رہنا :- ملنا، حاصل ہونا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

محل صرف۔ دال چلنا خالی از منفعت نہیں کچھ نہ کچھ مل رہے گا۔ (طلسم ہوش ربا)

مُلزِم :- (بضم اوّل و کسر سوم) وہ جس پر کوئی الزام ہو، قصوروار، گنہگار، مجرم۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

ثابت ہوا جو عشق بتاں کا گناہ گار
ملزم بھی کو کافر و دیندار نے کیا رند

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ بجائے ملزَم، ملزِم کہنا غلطی ہے کیونکہ ملزِم الزام کا اسم فاعل ہے جس کے معنی ہیں کسی کے ذمہ کوئی کام کر دینے والا، لازم واجب کر دینے والا۔ مؤلف صاحب قاموس الاغلاط سے متفق نہیں ہے۔ ملزَم (بفتح زا) عربی میں گنہگار، خطاوار، قصوروار نہیں ہیں اس لئے ملزم اردو ہے۔ اس کی جمع ملزمان اور ملزمین ہے۔

ملزُوم :- (بفتح اول و واوٗ معروف) لازم کیا گیا۔ جو جدا نہ ہو سکے۔ غیر منفک۔ ہزرگی حال عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ عام طور سے "لازم و ملزوم" کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

مُلتصِق :- (بالضم و کسر سوم) ملنے والا۔ پیوستہ ہونے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُلتصَق :- (بالضم و فتح سوم) پیوستہ کیا گیا۔ لگایا گیا۔ جڑا ہوا۔ لگا ہوا۔ قریب۔ متصل پیوستہ۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُلطِّف :- (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) رقیق کرنیوالی دوا۔ پتلا کرنیوالی دوا۔ لطیف کرنیوالی دوا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ اطبا کی اصطلاح۔

ملعُون :- (بفتح اول و واوٗ معروف) نفرین کیا گیا۔ نکالا گیا۔ رجیم۔ لعین۔ لعنت کیا گیا۔ مردود۔ عربی صفت۔ اسم مفعول فصیح۔ ارد ہی۔

علی کے بغض میں جو جان دے گا
وہ ملعوں دوزخ اندر یوں جلے گا — نظیر اکبرآبادی
کہ جیسے آگ پر جلتا ہے خاشاک

قول فیصل ۔ اس کی عربی جمع ملاعین اور اردو جمع ملعونوں ہے۔ مونث کیلئے ملعونہ بولتے ہیں۔

ملغوبا :- ترکی میں واوٗ بغیر ملغوبا سے ہے۔ اردو میں بالفتح و ضم سوم و واوٗ مجہول ملغوبا ہے۔ وہ چیز جو مختلف چیزوں سے مل کر گاڑھی ہو گئی ہو۔ ترکی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں اس کے معنی ہیں گوڑا کرکٹ۔ بیکار ٹوٹی پھوٹی چیزیں ہیں۔ ایک قسم آم کی بھی ہے جس کی قلم حیدرآباد دکن سے آئی تھی۔

مولّف تائید کرتا ہے۔

مُلغُوبا :- (بفتح اول و واوٗ مجہول) صرد تجھنے کے آلائش۔ آکوگی جسم جس کے اندر کی آلائش۔ انتڑیاں۔ اوجھڑی وغیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے معنی ۲ میں عورتیں کبھی کے ساتھ بولتی ہیں۔

ملفوظ :- پڑھا گیا۔ تلفظ کیا گیا وہ حرف جو پڑھنے میں آئے۔ عربی مذکر۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل ۔ واوٗ ملفوظ کی ترکیب سے بولتے ہیں واوٗ ملفوظ کی مثال خود (با واوٗ مجہول) یعنی مختصر ہے واوٗ غیر ملفوظ بھی بولتے ہیں اور غیر ملفوظ کی مثال خوٗد ہے جس کے معنی اپنے کے ہیں۔ اس میں واوٗ لکھنے میں آتا ہے پڑھنے میں نہیں

ملفوظ :- مقولے بزرگوں کے۔ وہ کتاب جس میں کسی بزرگ کے حالات انکی زبانی لکھے گئے ہوں۔ بزرگوں کا کلام حدیث بزرگاں۔ اولیاء اللہ کا کلام۔ عربی صفت مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل ۔ اس کی عربی جمع ملفوظات ہے یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ملفُوف (بفتح اول و واوٗ معروف) لپٹا ہوا لپیٹا ہوا۔ لفافہ میں بند کیا گیا۔ مہر بند۔ عربی صفت اسم مفعول۔ فصیح۔ رائج۔

جن میں ملفوف خط سینۂ ابرار ہوا
طائر زاغ جہاں تھا کہ گرفتار ہوا — تعشق

مُلقَّب :- (بضم اول و فتح دوم و قاف مشدد مفتوح) لقب دیا گیا۔ خطاب دیا گیا۔ معروف۔ مشہور۔ اسمی و معنی نام۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ زیادہ تر "الملقب بہ" کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ جیسے نواب بہور علیخاں صاحب قبلہ الملقب بہ بہور جنگ:

مَلَک :- (بفتح اول و دوم) فرشتہ۔ عربی مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

وہ نور اور وہ شان جوانان حیدری
راکب ہر اک ملک تھا تو مرکب ہر اک پری — انیس

مَلّاک :- ساربان۔ (اردو) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُلک :- (بالضم) بادشاہی۔ سلطنت۔ حکومت۔ عربی صفت مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

جس دم یزید شام میں مسند نشین ہوا
سب ملک روسیاہ سے زیر نگیں ہوا — انیس

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع ملکوں اور عربی جمع ممالک ہے۔ جیسے ممالک میں بے پردگی عام ہے۔

مُلک :- کشور۔ اقلیم۔ دیس۔ دیار عربی مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل نظر ۔ ہمارے ملک میں ابھی اتنی مہنگائی نہیں ہے کہ جتنی دوسرے ملکوں میں ہے۔

قول فیصل ۔ اس کی جمع ملکوں ہے۔

ہے ڈھونڈھتے ہر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم — شاد عظیم آبادی

مُلک: بضم شہر، نگر، بلدہ

گھر اپنا حادثوں سے جو برباد ہو گیا
اندوہ غم سے ملکِ دل آباد ہو گیا — ناسخ

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ ناسخ کی مراد اس شعر میں شہر سے نہیں ہے بلکہ پورا ملک ہی ہے۔

مُلک: بضم ملک کے لوگ، خلق، خلقت، لوگ۔ فارسی، صفت مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ ان کے ایک اشارے پر سارا ملک امنڈ آیا۔

مُلک: بضم بہت، بافراط، بہتات، ازحد (اُردو)۔ جیسے تم تو ایک ملک اٹھا لائے یعنی بہت سا لے آئے وہاں تو ملک اسباب پڑا ہے۔ بفتح ثانی بولتے ہیں دلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

مَلِک: بفتح اول وکسر دوم بادشاہ، سلطان، شہزادہ، شہریار۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

مِلک: بکسر مال، اسباب، جس شے پر قبضہ ہو، وہ چیز جو کسی کے قبضۂ تصرف میں ہو، شے مقبوضہ۔ ملکیت۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

اپنی ذکوٰۃ ملک خداداد کی سمجھنا
مرتا ہے تمہیں خاک یہ سب جان کی تمنا — انیس

مِلک: بکسر زمینداری، ملکیت، جاگیر، معافی، جائداد۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَلِکُ التُّجّار: بہت بڑا تاجر۔ سوداگروں کا بادشاہ، بہت بڑا سوداگر۔ عربی ترکیب صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَلِکُ الشُّعَراء: سلطان الشعراء، بہت بڑا شاعر، وہ خطاب جو بادشاہ کی طرف سے اعلیٰ درجے کے شاعر کو دیا جائے۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ ملکُ الشعرائی بھی بولتے ہیں جیسے "ادھر تو شاعروں کے جھگڑے کی دل لگی نے کھینچا ادھر قسمت نے آواز دی کہ للعمر سمجھا یہ ایوان ملک الشعرائی کے چار ستون قائم ہوئے ہیں۔"

(مقدمہ دیوان ذوق)

مَلَکُ المَوت: موت کا فرشتہ، عزرائیل، وہ فرشتہ جو قبضِ روح کرتا ہے۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

جا جو رہے لائے ہیں تشریف سب ادھر جائیں
فقط یہاں ملک الموت اب ٹھہر جائیں — میر عشق

ملک الموت کا گھر دیکھ لینا: موت کے فرشتے کا گھر سے واقف ہو جانا، مکان دیکھ لینا (کنایۃً) مسلسل موتیں واقع ہونا۔ اردو مصدر عوام کی زبان

اپنے در پر مرنے والا ... رنج نہیں
ہاں یہ غم ہے ملک الموت نے گھر دیکھ لیا — عطا

مَلَکانا: بفتح، بنا بنا کر بولنا، بناوٹ کی باتیں کرنا۔ ہندی، عورتوں کی زبان، باتوں کے ساتھ بولتے ہیں (مصدر)۔ وہ تو بیٹھی باتیں ملکاری ہیں۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مُلکِ بَقا: بضم اول وکسر سوم ملکِ عدم، وہ جگہ جہاں موت کے بعد انسان جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

وہاں سے کبھی کچھ بیان لطف کیا ہے
یہ دار فنا ہے وہ ملکِ بقا ہے — میر عشق

مَلکَٹ: بفتح اول وسوم، انگیا کی کٹوری جس میں چھاتی رہتی ہے۔ اردو مذکر۔ دلی کی زبان۔

بکروں کو دیکھ کر ملکٹ میں ورم کے تانی ہے
بنا ان غنچہ میں گل ہوتا ہے یہ غنچہ ... گل ہو نکہت ہوئی

مُلکِ خدا: (باضافت) دنیا، مخلوقات۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ایسا ہے کوئی ... گل کا خیر خواہ
ملک خدا میں چاہیے جیسا بادشاہ — اوج لکھنوی

مُلکِ خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست

دنیا بہت وسیع ہے اور فقیر کو چلنے پھرنے سے معذوری نہیں کسی خاص مقام پر موقوف نہیں ہر جگہ کوشش کا موقع ہے۔ فارسی مقولہ۔

دل جو بلبل تو کہاں چہرۂ گل رنگ نہیں
پاؤں میں لنگ نہیں ملک خدا تنگ نہیں — امیر اللہ تسلیم

قولِ فیصل۔ عام طور سے ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست بولتے ہیں یعنی خدا کا ملک تنگ نہیں ہے میرے پاؤں میں لنگ نہیں ہے یعنی میں مجبور و اپاہج نہیں ہوں اور مجھے خدا کی ذات پر بھروسہ ہے یہ مصرع اکثر اس موقع پر پڑھتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ مجھے آپ کی ملازمت کی کوئی پروا نہیں ہے میرے ہاتھ پاؤں سلامت رہیں جہاں چلا جاؤں گا کما کھاؤں گا۔

مَلَک خَصلت: معصوم، نیک، بے گناہ، شریف، ازحد نیک۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ ملک سیرت، ملک خصال، ملک صفات وغیرہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں ملک اطوار کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

گردوں پہ جا کے یہ ملک اطوار ہو گیا
اوج فلک پہ اڑ کے ہوادار ہو گیا — یعقوب علی خاں نصرت لکھنوی

مُلکِ خموشاں: (کنایۃً) قبرستان۔ فارسی، مذکر۔

سوتا ہے پڑا ملک خموشاں میں جو لشکر
یہ قافلہ کشتہ ہے ترے ناز و ادا کا — شرف

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس عمل پر عام طور سے شہر خموشاں ہی بولتے ہیں۔

بجوش نامیہ سبزے ہیں یہ نہاں ہو کے جس قبر پہ
مبارک شہ نیا بی خضر کو کشتہ شہر خموشاں پر — محمد علی

ملکرانی :۔ ملک کا انتظام کرنا۔ سیاست۔ ملکی امور انجام دینا۔ فارسی ترکیب مؤنث۔ قلیل الاستعمال

ملکرانی کرا اب لصید اقبال
وہ سلامت تو با صد دس سال — جنت گلزار

مل کر چلنا :۔ اتحاد و اتفاق سے زندگی بسر کرنا۔ میل جول سے رہنا۔ مل جل کے گزر بسر کرنا۔ باہم سلوک رکھنا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ اگر تم دونوں بھائی شروع سے مل کر رہتے تو آج دو کان کہیں کی کہیں ہوتی۔

مل کر دغا کرنا :۔ دوست بن کر دغا دینا۔ مخلص بن کے دھوکا دینا۔ اردو مصدر فصیح رائج۔

تیر تیرا دل میں رہ رہ کر کھٹکا کس طرح
جو کرے مل کر دغا بس کیا ایسا چاہیے — داغ

قول فیصل۔ اسی جگہ مل کر دغا دینا بھی بولتے ہیں۔

مل کر رہنا :۔ شامل و شریک رہنا۔ میل جول سے رہنا۔ میل محبت سے گزر بسر کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

مل کر مارنا :۔ سازش کر کے نقصان پہنچانا۔ دوستی کے پردے میں نقصان پہنچانا۔ اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

لگے تیر تے ہی نظروں سے نظریں
مجھے ملکے میرے گواہوں نے مارا — داغ

ملک ستانی :۔ (بضم اول و کسر چہارم) ملک لینا۔ ملک گیری۔ کشور کشائی۔ فتح یابی۔ بادشاہی حکمرانی فارسی ترکیب تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ملک سخن :۔ (اضافت) دنیائے شاعری و دنیائے شعر و ادب کا ماحول۔ فارسی ترکیب فصیح رائج۔

اٹ گیا نہ فقط لکھنؤ کا اک طبقہ
انیس ملک سخن میں اک انقلاب آیا — انیس

ملک سیرت :۔ (بفتح اول و دوم) فرشتہ خصلت۔ نیک خو۔ نیک عادت والا۔ فارسی صفت۔ فصیح رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ ملک لقا بھی بولتے ہیں۔ ملک صفات کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

وہ نور کی صفیں وہ مقلی ملک صفات — انیس

ملک سیر :۔ (بفتحتین و کسر چہارم و فتح پنجم) فرشتوں جیسی سیرت والا۔ نیک شریف۔ سیدھا نیک عادات والا۔ فارسی صفت۔ فصیح رائج۔

رحیم و عادل و منصف ملک سیر آیا
لڑوں گا فوج سے میں صورت بشر آیا — عشق

ملک سے ملک، ملک سے ملک :۔ بہت سے تھوڑا۔ تھوڑے سے بہت۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملک عدم :۔ (بضم اول و کسر سوم و فتح چہارم و پنجم) وہ عالم جس میں مرنے کے بعد روح رہتی ہے۔ ملک بقا۔ فارسی ترکیب فصیح رائج۔

غیظ میں تیغ ید اللہ جو چمکانے لگے
جن کو جانا تھا سوئے ملک عدم جانے لگے — مؤلف

ملک گیر :۔ (دیائے معروف) ملک چھین لینے والا۔ ملک لینے والا کشور کشا۔ ملک ستاں۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح رائج۔

محل صورت۔ مخدوم الصدر نے قسمت کے زور سے ملک گیر بادشاہوں کے زمانے پائے تھے۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ ملک گیر کے ایک معنی ہیں پورے ملک میں۔ جیسے ملک گیر تحریک شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

ملک گیری :۔ ملک لینا۔ ملک ستانی کشور کشائی۔ فارسی مؤنث۔ فصیح رائج۔

محل استعمال۔ فیاضی اور عیش پرستی میں وہ اپنے باپ شجاع الدولہ سے کہیں آگے تھے۔ لیکن ملک داری و ملک گیری کے جذبات ان کو گویا ورثے میں ہی نہ ملے تھے۔ (از گزشتہ لکھنؤ)

ملک ملک کر یا ملک ملک :۔ خراماں۔ خراماں۔ ملک ملک کر۔ اترا اترا کر۔ مستانہ چال سے۔ جھوم جھوم کر۔ جیسے ملک ملک کر چلنا۔ ملک ملک کر باتیں کرنا۔ باتوں کا ملک ملک کر چلنا۔ سمدھنوں کا ملک ملک کر اترانا عجیب کیفیت دکھا رہا تھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ملکنا :۔ (بفتح اول و دوم) اترانا۔ مٹکنا۔ ٹھکانا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

ملکوت :۔ (بفتح اول و دوم و واو معروف)

بادشاہی، سلطنت، حکمرانی، قبضہ، تصرف، عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملکوت:۔ فرشتوں کا عالم، فرشتوں کے رہنے کا مقام، فرشتے، ملائکہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صرف فرشتے اور ملائکہ کے معنوں میں زبانوں پر ہے وہ بھی صرف الملکوت کی ترکیب سے جو حضرت جبریل کا لقب ہے۔

ملکوت:۔ صوفیوں کی اصطلاح میں عالم ارواح، عالم معنی، عالم غیب۔

و بعض تصوف کے رسالوں میں لکھا ہے کہ ملکوت فرشتوں کی عبادت کا مقام ہے یعنی وہ جگہ جہاں بے غذا اور بے خواب حاصل ہوتی ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عالم ملکوت کی ترکیب سے تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے۔

ملکوتی صفات:۔ فرشتوں کی سی خصلتیں رکھنے والا، فرشتوں کے سے خصائل رکھنے والا، فرشتوں کی سی عادتیں رکھنے والا۔ اردو ترکیب فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایسا عشق باعث خواری ہے نقل ہے کہ ایک شیخ ملکوتی صفات شرف المخلوقات کی طبیعت ہرائی (داستان آزاد)

ملکہ:۔ (بفتح اول و [illegible]) انسان میں علم و ہنر کے حاصل کرنے کی طاقت، مہارت، کمال، لیاقت، استعداد، قابلیت، ہنر، استادی، عقل، تجربہ، فہم، ادراک۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج

قول فیصل۔ اگرچہ اصل میں بفتحات ثلاثہ ہے لیکن بتصرف فارسیاں بسکون دوم بھی جائز اور مستعمل ہے چنانچہ انوری کہتا ہے:۔

از سپہر شاں برنگ ملک آمدہ ملکہ
بحال شدہ ان کو چنیں سیرت و شاں را — انوری

مَلِکہ:۔ بفتح اول و کسر دوم، ملک کی تانیث، رانی، وہ عورت جو سریر سلطنت پر متمکن ہو، بادشاہ کی بیوی، حکومت کرنے والی عورت۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے بسکون حرف دوم زبانوں پر ہے۔

عیاں ملکۂ عالم اس کا ہے نام
ہنر ورت سے تو توف ہے کہیں لام — اختر

ملکہ زادی:۔ شہزادی، بادشاہ زادی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملکہ:۔ [illegible] سال کی سب سے بڑی مکھی جس کے ساتھ اور مکھیاں بطور چیں خدمت رہتی ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے بسکون لام ہے اور یہ عوام کی زبان ہے۔

ملکہ حاصل ہونا:۔ (بفتحتین) کمال تجربہ ہونا، قدرت، مہارت حاصل ہونا، نہایت تجربہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملکہ مسور:۔ (بلا اضافت) بڑی مسور، بڑی قسم کی مسور، کھڑی مسور کی دال کی ایک قسم جس کا چھلکا اتار دیا جاتا ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

ملکہ ہونا:۔ کسی بات کا کمال تجربہ ہونا، مہارت ہونا، قدرت حاصل ہونا، نہایت تجربہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملکہ اس کو دلبری کا تھا
دل ربا نام بھی پری کا تھا — شکیل

قول فیصل۔ ملکہ ہونا بھی بولتے ہیں

ان کو آتا ہے ہنر خوب جفاکاری کا
ہو گیا ہے ملکہ ان کو ستمگاری کا — [illegible]

ملکی:۔ (بالضم) ملک سے منسوب، قومی، باشندگان ملک سے متعلق، دیسی یا وطن سے علاقہ رکھنے والا۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ملک والا، ملک کا اور متعلق بہ سلطنت، حکومت کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

ملکی:۔ (تصغیرات) وہ شخص جو الاکسہ زمین و ریاست کا مالک ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔

ملکی:۔ مجازاً یا المکہ مصلحت، انداز، شکل شبیہ ہے کبھی منہ ہے دل کی۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملکی:۔ منسوب بہ ملک، فرشتہ کی، فرشتہ والی، فرشتہ خصلی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف: کوئی انسان ملکہ کو شش کرے مگر پوری طرح ملکی صفات کا حامل نہیں ہو سکتا۔

ملکیت:۔ بکسر اول و سوم و تشدید چہارم مفتوح، خصوصیت، ملک، مال اسباب۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

مگر خیال دلربا کا دل ہمارا ہو گیا
کس کی ملکیت تھی یہ شے ہائے کس کا ہو گیا — جلیل

قول فیصل۔ بغیر تشدید یا بھی مستعمل ہے۔ جیسے اپنا سمجھنا کریں یہ حقیقت ہے ملکیت میں فرشتے پھونکتے ہیں۔ (داستان آزاد)

مل کے رہنا:۔ ساتھ رہنا، ہمراہ رہنا، میل جول کے رہنا، اتفاق و اتحاد کے ساتھ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مل کے رہنا خوب ہے جب تک ہنر اپنا نہ ہو
ایسے گھر سے فائدہ آخر جو گھر اپنا نہ ہو — مصحفی

مِلکت :- (بکسر اول و فتح سوم) لغ۔ فائدہ، نفع، کسی قسم کا کچھ حاصل ہونا۔ اردو مؤنث عوام اور عورتوں کی زبان

محل استعمال :- یہ دیتا ہے جب کسی قسم کی کوئی ملکت نہ ہو ہم تو غیر ایسے ہوا بھی نہیں پوچھتے۔

ملگجا :- (بفتح اول و سوم) مٹی کے رنگ کا میلا۔ وہ کپڑا جس میں ملنے دلنے یا بے احتیاطی سے استعمال کرنے سے شکنیں پڑ جائیں۔ دوبیٹا اور میلا۔ کچھ میلا کچھ اجلا۔ نہ بہت میلا نہ بہت اجلا میلا۔ غبار آلود۔ اردو صفت، مذکر۔ فصیح، رائج۔

کچھ ملگجے ہیں آدمیں کپڑے آثار دو دل
سرمہ لگا دوں گیسوئے مشکیں سنوار دوں — انیس

محل استعمال۔ تانیث کیلئے ملگجی بولتے ہیں۔

کلفت ایام سے پروا نہیں کچھ حسن کو
خوبرویوں کو مزین ملگجی پوشاک ہے — آتش

مل گئے کی بات ہے :- یعنی سعادت ہے کچھ تلاش و جستجو نہیں۔ جب مل گئے تو ملاقات اور نہ ملے تو پرواہ نہیں۔ اتفاقیہ امر ہے۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

اس کو تو غیروں سے صحبت گرم اب ان رات کو ساں
ہم سے اب صاحب سلامت مل گئے کی بات ہے — دہلوی

مل گئے کی ہو گئی :- اتفاقیہ ملاقات و صاحب سلامت ہو گئی۔ (محاورات ہندوستان)

محل استعمال - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مِلَل :- (بکسر اول و فتح دوم) ملت کی جمع - قومیں۔ مذاہب۔ ادیان۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

تب بہاء دین محمد کا بزور شمشیر
تو نے برہم کیے جب کتنے ہی ادیان و ملل — منیر

محل استعمال۔ اقوام و ملل کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مُلَمّال :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید میم مفتوح) اقسام جنس غلہ وغیرہ۔ جیسے۔ گھی گیہوں۔ نمک۔ آٹا دال چاول کھانڈ مصالح وغیرہ۔ جو ایک مہینے کا مول لیکر مودی کے ہاں سے ہیں رکھ دیا جائے۔ اردو مذکر دہلی کی زبان۔

علاوہ ازیں۔ یعنی کہ تو خاصے عقل بر آ بیٹھے ہو اور ملمال دیتے وقت یہ واہ واہ ہے۔ (دستخط حبیبی)

ملمچی :- ملمع کرنے والا مذکر۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

محل استعمال - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملمس :- (بفتح اول و فتح سوم) بدن کا اوپر کا حصہ۔ جلد بدن۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُلَمَّع :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) چمکتا ہوا۔ روشن کیا گیا۔ درخشاں۔ سونا چاندی چڑھایا ہوا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ملمع :- بمعنی ملمّع سونے چاندی کا ورق یا پانی جو کسی چیز پر چڑھایا جائے۔ عربی صفت مذکر۔ اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

قتل کی وعدہ خلافی سے ملمع کھل گیا
آپ کی تلوار بھی جھوٹی کٹاری ہو گئی — منیر

ملمع :- (اصطلاح علم عروض) ایک زبان کی پوری نظم میں دوسری زبان کا ایک مصرعہ یا ایک بیت یا زیادہ ملا دینا۔ ایک قسم کے اشعار جن میں ایک مصرعہ یا ایک بیت عربی اور ایک فارسی ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

محل استعمال۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملمع پھیرنا :- ملمع کا کسی چیز پر رنگ دینا۔ ملمع کرنا۔ کسی چیز پر سونے۔ چاندی یا کسی دوسری دھات کا ورق یا پانی چڑھانا۔ (نور اللغات)

محل استعمال - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملمع ساز :- ملمع کرنے والا۔ سونے یا چاندی کا ورق یا پانی چڑھانے والا فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ اسی معنی پر ملمع گر بھی بولتے ہیں۔ لیکن اہل لکھنؤ ملمع گر نہیں بولتے۔

ملمع کار :- منافق۔ جس کا ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور ہو۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

محل استعمال - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملمع کرنا :- سونے چاندی کا ورق یا پانی چڑھانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

ملمع کرنا :- چمکانا۔ آب دینا۔ جلا کرنا۔ قلعی کرنا۔ صیقل بنانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

ملمع کھل جانا :- نمائشی کارروائی کا حال کھل جانا۔

قتل کی وعدہ خلافی سے ملمع کھل گیا
آپ کی تلوار بھی جھوٹی کٹاری ہو گئی — منیر
(نور اللغات)

محل استعمال - اس جگہ قلعی کھل جانا زبانزد ہے۔

ململ :- (بفتح اول و سوم) ایک قسم

کا نہایت باریک ملائم کپڑا۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

جنوں بخشے الٰہی گرد اس جسم عریاں کو
نکلوایا ہے سیکڑوں تار جنوں بھی ڈھاکے کی ململ میں　　امیر

تلملا :- کسی قدر کھاری، نمکین، شور جیسے اس کنوئیں کا پانی بالکل کھاری تو نہیں مگر تلملا ہے۔ اداس غمگین، پریشان، آشفتہ، دلگیر، جیسے آج کچھ جی تلملا سا ہے۔ اہل ہنود کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

تلملانا :- (بالفتح و فتح سوم) پچھتانا، افسوس کرنا، تڑپنا، لوٹنا، ہندی۔ عورتوں کی زبان۔

فقرہ۔ میرا دل تمہارے لئے بہت تلملاتا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- لکھنؤ میں تلملانا بکسر اول و دوم ہے اور عورتوں کی خاص زبان ہے۔ مؤلف کے نزدیک تلملانا تو کوئی نہیں بولتا لیکن صاحب فرہنگ اثر نے اسکے مترادف کے طور تلملانا لکھا ہے تو تلملانا کے وہ معنی نہیں ہیں جو صاحب فرہنگ اثر نے لکھے ہیں۔ تلملانا کے معنی تڑپ کے رہ جانا بلبلا کے رہ جانا ہیں۔

تلملاہٹ :- اداسی، آشفتگی۔ ہندی مونث عورتوں کی زبان۔ اہل ہنود کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

تلملاہٹ :- افسوس، پچھتاوا، حسرت غم، ارمان، تاسف۔ آنا کے ساتھ مونث۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

تل تل کر رونا :- (بکسر اول و سوم) گلے لگ لگ کر رونا، بغل گیر ہو ہو کر رونا، لپٹ لپٹ کر رونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے جو یہ شاخ گل سے بلبل کے خوب رونی
رنج جنوں کی میرے تدبیر ہے تو یہ ہے　　مصحفی

قول فیصل۔ گلے مل مل کے رونا بھی زبانوں پر ہے۔

تل تل کے پیسہ نکلنا :- ازحد کنجوسی کرنا۔ کسی کنجوس کی بہت کنجوسی ظاہر کرنے کے محل پر کہتے ہیں۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ ایسا دولا اڑا وہ نکلا۔ تل تل کے پیسہ نکلتا ہے دردو کے خرچتا ہے۔

(دبیر کہار)

قول فیصل۔ پیسہ کی جگہ روپیہ بھی مستعمل ہے جیسے یہ نہیں کہتی کہ وہ کنجوس کا بھی باپ ہے تل تل کے روپیہ نکلتا ہے　　(دبیر کہار)

تل تل کے پیسہ یا روپیہ نکالنا بھی بولتے ہیں

تل تل کے دھونا :- خوب ہاتھ کے رگڑے دے کر کسی چیز کو دھونا۔ خوب مل کے دھونا اور صاف کرنا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

جسم کو مل مل کے دھویا تو نے جس دم وقت غسل
گرد کلفت کو دل عالم سے گویا دھو دیا　　ذوق

قول فیصل۔ تل تل کے نہانا بھی زبانوں پر ہے

ملن :- ملنا کا حاصل مصدر، ملاقات اردو، عوام کی زبان۔

بجز خدا کے خیال اس کے کچھ کام نہیں اسکو
سنتری ہی جیسے اکثر رہتے ہیں ملن بیٹھے　　جبر

قول فیصل۔ دراصل یہ ہندی کا لفظ ہے لیکن کسی حد تک زبانوں پر جاری ہے۔

ملنا :- (بالکسر) پیوستہ ہونا۔ ملحق ہونا۔ چپاں ہونا، ایک ہونا، متحد ہو جانا۔ ایک ذات ہو جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

اثر کہاں سے ملے جب یہ پھوٹ ہو باہم
الگ الگ رہے دونوں حروف آہ ملے　　داغ

ملنا :- ہم بستر ہونا، پاس جانا، وصل ہونا، مباشرت کرنا، جماع کرنا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

دو دن میں ترے سب یہ بیچ جائیں گے گلے
رنگیں سے ملا کرو تو اے جان دوگانا　　رنگین

ملنا :- آمیختہ ہونا، مرکب ہونا، دو چیزوں کا یکجا ہونا، مخلوط ہونا۔ ایک جان ہونا، گداختہ ہونا، پگھلنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

آب ظاہر کنندہ ہے لیکن
خود نجس ہو شراب میں مل کے　　مجروح

ملنا :- طبق زنی کرنا، ساحقت کرنا، چپٹی لڑانا، عضو سے عضو گھسنا۔ عورتوں کی زبان۔

تجھ سے ملنے کا دوگانا مجھے ارمان ہو نوج
تو ہے یہ بیر ترے گھر کوئی مہمان ہو نوج　　رنگین

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ چپٹی لڑانا بولتے ہیں

ملنا :- صفائی ہونا، صلح ہونا، آشتی ہونا رضامندی ہونا۔ باہم سلوک ہونا، صفائی کرنا صلح کرنا۔ رنجش دور کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سال بھر سے لڑائی تھی پھر دونوں مل گئے۔

ملنا: ۶ گنجفہ کے دو رنگوں کا مل جانا۔ اردو صرف، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

ملنا: ۷ مس ہونا، چھو جانا، لگنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر چھو جانا زبانوں پر ہے۔

ملنا: ۸ مقابل ہونا، سامنے ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

مجھے اس کی نگاہ مصلحت اندیش نے مارا — انور
رہ گئیں آنکھیں عدو سے مجھ سے مل کر جھک گئی — دہلوی

ملنا: ۹ ملاقات کرنا کسی سے، اکٹھا ہونا، جمع ہونا، ملاقات ہونا، دو چار ہونا، سامنا ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

روح کہتی ہوئی نکلی ہے دم نزع جگر
ان سے اس نزع میں ملنا بھی منظور نہیں — جگر

ملنا: ۱۰ فائدہ ہونا، نفع پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا تجھ کو ملے گا دل دکھا کر
کعبہ کو نہ ڈھا خدا خدا کر — قدر

ملنا: ۹ حاصل ہونا، وصول ہونا، حصول ہونا، ہاتھ میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آتے ہوئے راہ میں انھوں نے پوچھا کہ کیوں بھئی دل لگی میں کیا ملتا ہوگا۔ (فسانہ آزاد)

ملنا: ۱۱ بہم پہنچنا کسی چیز کا، دستیاب ہونا، ہاتھ لگنا، میسر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملنا تو اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں — غالب

ملنا: ۱۲ رخصت کے وقت معانقہ کرنا، بغلگیر ہونا، ہم آغوش ہونا، گلے لگنا، ہم کنار ہونا، چھاتی سے لگنا، لپٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ان معنوں میں گلے ملنا کی ترکیب سے زیادہ بولتے ہیں۔

اٹھو پھیلا کے لی جو انگڑائی
ہم نے سمجھا گلے ملیں گے آپ — اکبر

ملنا کا ایک مفہوم رخصت ہونا اور رخصت کرنا بھی ہے۔

صبح نزدیک ہے بیدار ہو مل لے غافل
زہرہ و مشتری و ماہ سہا جاتے ہیں — آتش

ملنا: ۱۳ کسی سے کسی کے خلاف سازش کرنا، سازش ہونا، گٹھنا، ساز باز رکھنا، ملی بھگت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بلا سے دعوئ الفت نہ پیش کرتے ہم
ملے ہوئے ہیں جو دشمن سے وہ گواہ ملے — داغ

قول فیصل۔ اس جگہ مل جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

راز اپنے کھل گئے خط کی طرح
مل گئے مخبروں سے اکثر نامہ بر — ناسخ

ملنا: ۱۴ مشابہ ہونا، مطابق ہونا، شکل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہنچ کر عرصۂ محشر میں یوں دل نے کہا مجھ سے
کہ جھگڑا یہاں کا کوچۂ قاتل سے ملتا ہے — ہجر

ملنا: ۱۵ میل جول ہونا، ربط ضبط ہونا، دوستانہ پیدا کرنا، راہ و رسم رکھنا، دوستی کرنا، یارانہ گانٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بروں سے اگر ملوگے تو تم بھی برے کہلاؤ گے۔

ملنا: ۱۶ اعطا ہونا، عنایت ہونا، مرحمت ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

فلک کی طرح جفا پیشہ دیکھئے ہر روز
اسی کی قدر ہے نعمت جو گاہ گاہ ملے — داغ

ملنا: ۱۷ موافق ہونا، ہمشکل ہونا، ہمسری کرنا، ہم کش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے کسی کا تو انتظار تجھے
آنکھ ملتی ہے تیری نرگس سے — داغ

ملنا: ۱۸ متفق الرائے ہونا، ہم رائے ہونا، رائے میں شریک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ کیا ضروری ہے کہ ہر ایک کی رائے میری رائے سے ملے۔

ملنا: ۔ سازوں کا ہم آواز ہونا، ہم آہنگ ہونا، سروں کا یکساں ہونا، سروں کا گٹھنا۔ اردو صرف موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

انگشت رہا ہوں طنبورے کے تاروں کی طرح سب سے
ذرا چھیڑے سے ملتا ہوں ملائے جس کا جی چاہے — شاد

ملنا: ۱۹ کسی کام کا نتیجہ ملنا، ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

اول تو ترے کوچے میں آنا نہیں ملتا
آؤں تو کہیں تیرا ٹھکانا نہیں ملتا — مصحفی

قول فیصل۔ شعر میں جس طرح نظم ہوا ہے وہ غیر فصیح ہے، ہم بجائے ملنا کی ترکیب بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

ملنا: ۲۰ پا جانا، حاصل ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کروں میں عرض اگر جان کی اماں پاؤں
کہوں پتے کی اگر قہر سے پناہ ملے — داغ

قول فیصل۔ اس محل پر اماں ملنا پناہ ملنا

وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

ملنا ۔ دکھائی دینا، نظر آنا

بہت دشوار ہے دل بستگی زلف عنبر سے
شب قدر اے دل بیتاب ملتی ہے مقدر سے　شرف

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ شعر سے یہ معنی نہیں نکلتے۔ شعر سے معنی حاصل ہونا کے پیدا ہوتے ہیں ویسے دکھائی دینا، نظر آنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے ۔ جیسے آج کافی دنوں کے بعد آپ ملے ہیں۔

ملنا : مالش کرنا، لیپ کرنا، لگانا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ یہ تیل بڑی محنت سے بنایا ہے جتنا ملو گے اتنا ہی گھٹنوں کے درد کو فائدہ ہوگا۔

ملنا : مالش کرنا، کھریرا کرنا، ہاتھ پھیرنا (اردو) سائیسوں کی اصطلاح۔

ملنا : مانجنا، صیقل کرنا، صاف کرنا چمکانا۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملنا : نہانے میں بدن سے میل نکال کر بدن کو ہاتھ سے رگڑنا۔ خوب صاف کرنا، میل چھڑانا۔ اردو مصرف۔ رائج۔

ملنا جلنا : میل جول رکھنا، کسی سے رسم و راہ و ملاقات رکھنا۔ راہ و رسم، ربط و ضبط، میل ملاپ ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ سودے والوں کی پکار بند، ملنا جلنا اختلاط و ملاقات، آمد و شد، بیمار پرسی و عیادت، بازدید و زیارت مہمانداری ضیافت کل رسمیں لوگوں نے اٹھا دیں۔　(توبۃ النصوح)

ملنا جلنا : ملاقات کرنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

جب نہ کچھ ہو تو دل میں شک کیوں ہو
ملنے جلنے میں پھر جھجک کیوں ہو　ناطق رسوا

ملنا دلنا : مسلنا، مالش کرنا، کسی چیز کو ہاتھ کا دباؤ دے کر رگڑنا ۔ دستمال کرنا، مساس کرنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

فرقت میں دل کو رنج نے اتنا ملا دلا
جو فرقتی تھی داغ جگر کی ملت ہوئی　رشک

قول فیصل ۔ مل دل ڈالنا بھی زبانوں پر ہے۔

ملنا ملانا : (بکسر ہر دو میم) ملاقات کرنا، ملنا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ پرسوں لوگوں سے ملنا ملانا ہوگا۔ کل جمعہ کو مجھے فرصت نہیں۔

(توبۃ النصوح)

قول فیصل ۔ ملانا، ملنا کا تابع مہمل ہے۔

ملنا ملانا : کچھ وصول ہونا، حاصل ہونا، فائدہ ہونا، نفع ہونا۔ اردو مصرف غیر فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ بنارس مشاعرے میں صرف تعلقات کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ ملنا ملانا کچھ بھی نہیں ہے۔

ملن دلن ہونا : (بفتح اول و دوم و چہارم و پنجم) مساس ہونا، مل جانا۔ اردو مصرف متروک۔

لگی آپس میں چھت لگن ہونے
اور باہم ملن دلن ہونے　حسرت گلزار

ملنسار : (بکسر اول فتح دوم و سکون سوم) ہر ایک سے محبت و اخلاق سے ملنے والا، خلیق، ہر ایک سے ربط ضبط اور راہ و رسم رکھنے والا، خوش اخلاق، خوش خو، محبت والا، الفت رکھنے والا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ بیگم صاحب بڑی ملنسار تھیں اور حمول قبل انقلاب بھو کو آیا یہ وہ بھچلر پڑا افسوس ہوا۔ دیر گھبا

ملنگ : فقرا کا ایک گروہ جو مجرد اور سر برہنہ رہتا ہے جس کا سلسلہ زندہ شاہ مدار شاہ سے چلا ہے ان کا مزار مکن پور واقع اودھ میں ہے۔ یہ گروہ اکثر بارہ وفات میں قدم شریف کے میلے پر دہلی میں آتا اور دھم قلندر و سو دمڑی کہکر دھمال کیا کرتا ہے۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ صوفیوں کی اصطلاح ہے۔

ملنگ : ایک چھوٹی چڑیا ایک پرندے کا نام۔ ہندی مونث۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ملنی : (بکسر اول) ایک رسم کا نام جس میں شادی کے بعد سمدھی و دیگر عزیز و اقارب ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور دلہن والے دولہا کو بطور تحفہ حسب مقدور نقد یا کپڑے دیتے ہیں ملاوا

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل لکھنؤ میں اس رسم کا رواج نہیں ہے۔ کہیں کہیں ہوتا ہے۔

ملنے جلنے کو آنا : ملاقات کو آنا، ملنے کے لئے آنا۔ اردو مصرف عوام کی زبان، ثقیل الاستعمال۔

نہ ملنے جلنے کو بھی تو آئی
ستم تو یہ کی تھی دکھائی　عاشق

قول فیصل ۔ اس جگہ زیادہ تر ملنے آنا یا ملنے کو آنا بولتے ہیں۔

ملنے کو جانا : ملاقات کیلئے جانا، کسی کے پاس ملاقات کی غرض سے جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ اس جگہ ملنے جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

ملّو :- (بضم اول و واو معروف) وہ پرندہ جس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر جال میں لاتے ہیں تاکہ اور پرندہ بھی اسے دیکھ کر آکر پھنسیں۔ پاؤنام۔ اردو مذکر۔ چڑیماروں کی اصطلاح۔

ملوانا :- (بالکسر) ملاقات کرانا۔ تعارف کرانا۔ متعارف کرنا۔ اردو فعل متعدی۔ فصیح، رائج۔
محل فصحو۔ آپ نے پرسوں جن سے ملوایا تھا وہ آج ابن آباد میں مل گئے اور بڑی دیر باتیں رہیں۔

ملوانا :- (بالفتح) ملنے کا متعدی المتعدی۔ مالش کرانا۔ اردو فعل متعدی۔ فصیح، رائج۔
محل فصحو۔ تمہارے سر میں خشکی بڑھ گئی ہے دو دن سر میں تیل ملوا لو خشکی ختم ہو جائے گی۔

ملوانا :- صاف کرانا۔ منجوانا۔ صیقل کرانا۔ رگڑوانا۔ پالش کرانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ملوانا :- کچلوانا۔ مسلوانا۔ روندوانا۔ پامال کرانا۔ جیسے ہاتھی کے پاؤں تلے ملوانا۔ آنکھیں تلووں سے ملوانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

ملوّث :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید واو مفتوح) آلودہ۔ بھرا ہوا۔ شامل۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ جرم، الزام، سازش وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے کاکوری کے سازش کیس میں لیاقت حسین [illegible] بھی ملوث ہے۔
زیادہ تر زبانوں پر بکسر سوم ہے۔

ملوک :- (بضم اول و واو معروف) بہت سے بادشاہ۔ سلاطین۔ ملک کی جمع عربی مذکر فصیح رائج۔

محل فصحو۔ کہتے ہیں کہ شہنشاہ اکبر کے زمانے میں امیر خسرو نام ایک قابل شخص نے اسے تصنیف کیا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ملوک تغلق کے عہد میں داستان امیر حمزہ موجود تھی۔ (دار گزشتہ لکھنؤ)
قول فیصل۔ ملوک و سلاطین کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

ملوکانہ :- (بضم اول و واو معروف) خسروانہ۔ بادشاہوں کی طرح۔ شاہانہ۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

نہ فرمان حق ہو گی حکومت رہیں سکوں کی
سر ہنڈیا میں پڑ ہو گا کھیل ملوکانہ (عزیز لکھنؤی)

ملول :- (بفتح اول و واو معروف) رنجیدہ۔ اداس۔ غمگین۔ اندوہگیں۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

کیا ابتدا میں ناز اٹھایا کیے رسول
بلا لیا نبی نے جہاں دل ہوا ملول (تعشق)

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے دانشمندوں پر ہویدا ہے۔ کہ تقریر زمانہ کے طول سے سامع ملول ہوتا ہے کلام بے محل فضول ہوتا ہے (انشائے سرور)

ملولا :- ملال۔ حسرت۔ پچھتاوا۔ ارمان۔ رنج و غم۔ اندوہ افسوس۔ تاسف۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
محل فصحو۔ خیر جس کا رزق ہمارے ساتھ لکھا ہے وہ ہر طرح لیتا ہے۔ اس کا ملولا کیا ہے۔ (چیز جیلی)
قول فیصل۔ ہونا۔ اٹھانا کے ساتھ صرف ہے۔

باغ جہاں میں گرچہ کچھ ہم نے پھل نہ پایا
اک دل ملا کر جس میں ہیں سیکڑوں ملولے (سودا)

ملوّن :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید واو مفتوح) رنگ رنگ کا۔ گوناگوں۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ملونی :- (بکسر اول و فتح دوم) طلاوت۔ آمیزش۔ کھوٹ۔ اردو مونث۔ قلیل الاستعمال۔
محل فصحو۔ کاتب اس طرح ملونی کرتی تو آتی مرت کیونکر سمجھتی۔ (محصنات)

ملونی :- اردو میں کی آمیزش کسی دوسری جنس سے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ کھوٹ یا طاوٹ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُلَہّٰی :- (بضم اول و فتح دوم) اصل السوس۔ گھونچی کے درخت کی جڑ۔ بیخ مہک۔
قول فیصل۔ یہ مزاجاً معتدل۔ نافع سرفہ۔ بعض کے نزدیک دوسرے درجہ میں حار اول میں یابس ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے اس کا املا ملیٹھی ہے۔ اور یہ عطار کی اصطلاح ہے۔

ملہم :- (بفتح اول و سوم) مرہم۔ ضماد۔ اردو مذکر۔ جہلا کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُلہِم :- (بضم اول و کسر سوم) دل میں کوئی بات ڈالنے والا۔ الہام کرنے والا۔ (کنایتہً) خدا تعالیٰ۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مُلہَم :- الہام کیا گیا۔ جس پر الہام ہو۔ وہ شخص جس کے دل میں غیب سے کوئی بات پڑے۔ اکثر اچھی بات کے واسطے مستعمل ہے۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ الہام ہونا۔

زبانوں پر ہے۔

مُلہم غیب :- (با اضافت) غیب سے کوئی بات دل میں ڈالنے والا۔ غیب کی خبر دینے والا۔ ہاتف، سروش غیب۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال

مُلہم غیب مرغ گویا نہ سننے ہی اِدھر چلا وہ ہو یا دگار (نسیم)

مَلُّو :- (بالفتح و واو معروف) نر بندر، اس کی مادہ کے لئے ملّوی ہے۔ ہندی مونث (نور اللغات سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ کبھی تھا رہا۔ پنجے بندر کو مادہ اور مروف کہتے ہیں ذکر کا ملو۔ مونث نا پید کرتا ہے۔

مَلّیا :- (بالفتح و بعد بفتح دوم و تشدید حرف سوم) مٹی یا لکڑی کا چھوٹا برتن جو شکل ہانڈی سے ہو، ہنڈیا مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

مَلیامیٹ :- (بفتح اول و یائے مجہول) پامال شدہ روندا ہوا، تباہ و برباد، ستیا ناس، ناپید، نیست و نابود، برباد غارت۔ اردو صفت مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

جو غمی ہیں مرے سو وہ ہو دیں ملیامیٹ
ہمیشہ گھر ہیں رہے ان کے اک نیا ماتم (رنگین)

ملا کے خاک میں آئے ہو اب کیا فاتحہ پڑھنے
کسی بیکس کو یوں بھی کوئی ملیامیٹ کرتا ہے (مصحفی)

ملی بھگت :- (بکسر اول و فتح چہارم و پنجم) سازش باہمی مشورہ، دو یا چند لوگوں کی خاموشی سے کسی کے خلاف کوئی سازش۔ اردو مؤنث عوام کی زبان۔

محل صرف۔ نوکروں کا یہ حال کہ آپس میں گٹھ جوڑ کی ملی بھگت، چاہے سیاہ کریں چاہے سفید۔ (چتر سنبلی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے:—

جو آقاؤں پیر ڈیوڑھی پہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم سے اٹھائی گیرے اور بھی نکلوائیں۔ خدا کی شان تم سب کی ملی بھگت ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ملے بیچ :- چابک سواروں کی اصطلاح، آٹھ برس سے زیادہ عمر کا گھوڑا، عمر رسیدہ گھوڑا، عمر سے اترا ہوا گھوڑا، وہ گھوڑا جو سیاہی چاٹ گیا ہو یعنی جس کے دانتوں میں سیاہی نہ رہی ہو۔ اردو صفت۔

ہے اس کی بدر کابی سے شش درنگ بیچ (بحر حقیقت)
کہ ہے یہ ابلق گردوں ملے بیچ
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَلیح :- (بفتح اول و یائے معروف) سانولا، سلونا، خوبصورت، ملاحت والا، سانولے رنگ کا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ہے تو دوں میں سونے میں اک پرشور وہ ملیح
خوف ہے وہ رشک شیریں بدمزہ ہو جائے گا (مصحفی)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی نمکین اور نمک آلودہ ہیں۔

مَلیدہ :- (بفتح اول و یائے معروف و فتح چہارم) (مالیدہ کا مخفف) ایک قسم کا ملائم پشمینہ جو مل کر نرم کیا جاتا ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَلیدہ :- روغنی روٹی کو ریزہ ریزہ کر کے شکر ملا دیتے ہیں اس کو ملیدہ کہتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

خورش کے وقت بولے فیل ہوں میں
مجھے من بھر ملیدہ دے اگر دے (سودا)

قول فیصل۔ عام طور سے ملیدہ اس طرح بنتا ہے کہ آٹے یا روٹی کو گھی میں بھون کر اس میں شکر ڈالتے ہیں اور میوہ وغیرہ ملاتے ہیں۔

مَلیریا :- (MALARIA) (بفتح اول و یائے مجہول) موسمی بخار۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ بخار مچھروں کے کاٹنے سے ہو جاتا ہے۔

ملی میٹر :- (بکسر اول و ہر دو یائے معروف) میٹر کا ایک ہزارواں حصہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اب گز، فٹ، انچ کے بجائے یہ اعشاریہ پیمانے رائج ہیں۔ ایک میٹر میں سو سینٹی میٹر ہوتے ہیں اور دس ملی میٹر کا ایک سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ ایک میٹر ایک گز سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔

مُلَیِّن :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) ملائم کرنے والا، نرم کرنے والا۔ منضج، قبض دور کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ حکما اور اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف۔ کوئی ملین دوا کھاؤ جس سے قبض دور ہو تو طبیعت خود بخود ہلکی ہو جائے گی۔

مِلین :- (بالکسر و فتح سوم) دس لاکھ۔ انگریزی مذکر رائج۔

محل صرف۔ دس لاکھ کا ایک ملین ہوتا ہے۔

مَلین :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) میلا چکٹ، ملگجا۔ (۲) نجس، ناپاک، غلیظ، چیپ گٹ وغیرہ (۳) سست۔ اردو، جیسے میرا لکھا بہت ملین ہے نہ دودھ پیوے نہ گوری آوے کس بیر لنٹی وسے دی (ابراہیم)
(۴) کدر، منغض، (۵) تاریک، روشن یا اجلے کا نقیض کور، نشہ چانچہ بدھی ملین ہو نا، یعنی کند ذہن ہونا۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مَلینہ :- (بفتح اول و یائے معروف و فتح چہارم) ایک کپڑے کا نام۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مَمّم :- پانی - اردو مذکر - عورتوں اور دودھ پیتے بچوں کی زبان -

قول فیصل - اسی جگہ مَا بھی زبانوں پر ہے -

مَمات :- (بالفتح اول) مرگ - مرنا - موت عربی مونث - فصیح ، رائج -

تجھ سے نہ مجھ سے مدح شہنشاہ زن ، ذات
منبر پہ مجھ کو داد سخن دے مری ممات (مونس)

قول فیصل - حیات و ممات - کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے -

مُماثِل :- (بالضم اول و کسر چہارم) مانند - مشابہ برابر - یکسا - مقابل - ہمشکل - نظیر - مثل - عربی اسم تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

مُماثلت :- (بالضم اول و فتح چہارم و پنجم) مشابہ مانند ہونا - عربی مونث ، فصیح ، رائج -

اس سے اس کی مماثلت کیا ہو
یوں تو کہہ لو تم اسے جو کچھ چاہو (لااعلم)

مُمارَسَت :- (بالضم اول فتح چہارم) مشق تجربہ - عربی - مونث - تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال -

وہ مجھ سے ہے لاکھ درجہ بہتر
ہے اس کی ممارست تو بڑھ کر (آزردہ)

مَمالِک :- (بالفتح اول و کسر چہارم) مملکت کی جمع - بستے ملک - سلطنتیں - عربی مذکر فصیح ، رائج -

علی صفی - عربی ممالک میں دولت کی اتنی افراط ہے کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا -

ممالک غیر :- وہ ملک جو اپنی سلطنت کے باہر ہوں (دوسرے ملک) - فارسی ترکیب فصیح ، رائج -

قول فیصل - اسی جگہ غیر ممالک بھی بولتے ہیں - جیسے غیر ممالک کے لوگ جب ہندوستان آتے ہیں تو تاج محل دیکھنے ضرور جاتے ہیں -

ممالک محروسہ :- (باضافت) وہ ملک جو کسی بادشاہ کے قبضے اور تحت میں ہو وہ ملک جو کسی بادشاہ کے تابع ہوں - فارسی ترکیب صفت - تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

ممالیک :- (بالفتح اول و یائے معروف) مملوک کی جمع - بندے - غلام - عربی مذکر - تعلیمیافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال -

ممانعت :- (بالضم اول و فتح چہارم و پنجم) روک ٹوک - باز رکھنا - منع کرنا - منع - بندش - عربی مونث فصیح ، رائج -

علی صفی - جب تمام کھیلوں کی ممانعت اور لوگوں سے ملنے اور بات کرنے کی بندی ہوئی تو تم ہی انصاف کرو کہ ایسے جینے اور مرنے میں کیا امتیاز ہو سکتا ہے (ذرّیہ الصرح)

قول فیصل - کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے جیسے جو کوئی ادھر آتا تھا ملازمان شہاب منع کرتے تھے کہ ادھر نہ جاؤ ہمارے میاں کی ممانعت ہے -

(طلسم ہوشربا)

مُمانی :- (بالضم اول) ماموں کی بیوی - ماں کے بھائی کی بیوی - اردو مونث ، رائج -

جو ننہال باپ کا ہوا پنے ممانی سچ ہے
اوہی کیا ہوگا وہ جو رو کا تحویا عاشق (جان صاحب)

قول فیصل - ممانی جان - ممانی اماں - بڑی ممانی چھوٹی ممانی وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے -

مِمبر :- (MEMBER) (بالکسر و فتح سوم) کسی کمیٹی یا جلسے یا جماعت وغیرہ کا رکن ، خاندان کا ایک رکن - خاندان کا ایک فرد - انگریزی - مذکر رائج -

قول فیصل - اس کی اردو جمع ممبروں ہے - جیسے ہماری انجمن کے ممبروں کی مجموعی تعداد تین سو ہے حالانکہ یہ لفظ انگریزی ہے لیکن فارسی قاعدے کے حساب سے اس کی جمع ممبران ہے اور یہ بھی رائج و مستعمل ہے ممبران عمومی اور خصوصی کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں -

مِمبری :- (بالکسر اول و فتح سوم) کسی کمیٹی جماعت یا بزم وغیرہ کا رکن ہونا - ممبر ہونا - اردو مونث رائج -

علی صفی - کبھار نگر کے رہنے اور کبھا بیچنے سے ممبری میونسپلٹی کی ان ترابیاں کو میں ایسا ویسا اور ایسا اور ... (دبیر کمہار)

قول فیصل - فیس ممبری اور ممبری فیس کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے -

مُمتاز :- عام لوگوں سے جدا کیا گیا - انتخاب کیا گیا - نامی - عزت دیا گیا - نامور - امتیاز کیا گیا - جو دوسروں سے کسی صفت میں نسبتاً بہتر ہو - عربی صفت ، فصیح ، رائج -

مصحفی کی قدر اس محفل میں آتنی تو نہیں
لیکن اتنا ہے کہ پھر اوروں میں یہ ممتاز ہو (مصحفی)

ممتاز رہنا :- دوسروں سے جدا حیثیت اور عزت کا مالک ہونا - کسی صفت میں دوسروں کی نسبت امتیاز ملنا - اردو مصرف ، فصیح رائج -

اس راہ میں جو سر گئے ممتاز رہیں گے
نیزوں پہ سب سے سر تو سرافراز رہیں گے (تعشق)

ممتاز فرمانا :- مرتبہ بڑھانا ، امتیاز بخشنا ،

سرفراز کرنا، عزت بخشنا، سرفراز کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ نے مجھ حقیر کو یہ عہدہ دے کے ممتاز فرمایا حالانکہ بندہ اس عہدہ کے کسی طرح لائق نہ تھا۔

قول فیصل۔ ممتاز کرنا بھی بولتے ہیں۔

ولی شہ نے کیا جب مجھ کو ممتاز
ہوا میں سن کے یہ باتیں سرافراز (ولیؔ اللہ)

ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے جیسے :۔

الحمد للہ کہ فلک کج رفتار سیدھا ہو کر پرسر ساز ہوا و تشادید میں برائی نمود دست برآئی ہم چشموں کی نظر میں ممتاز ہوا۔ (انشائے سرور)

ممتحِن :۔ (بضم و فتح سوم و کسر چہارم) امتحان لینے والا، جانچنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ امتحان دینے والے کے معنوں میں ممتحَن (بفتح چہارم) بولتے ہیں۔

کس کس طرح فلک نے نہ کیں آزمائشیں
سب امتحان کے ہیں دل ممتحن میں داغ (رشک)

ممتد :۔ (بضم اول و فتح سوم) لمبا کھینچا گیا، تانا گیا، دراز طویل۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ممتلی :۔ (بضم اول و فتح سوم) بھرا ہوا، پُر، لبریز، معمور۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ممتنِع :۔ (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) روکنے والا، باز رکھنے والا، منع کرنے والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ممتنَع :۔ منع کیا گیا، روکا گیا، باز رکھا گیا عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ممتنع الجواب :۔ جس کا جواب نہ ہو سکے عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ممتوعہ :۔ (بفتح اول و واو معروف و فتح پنجم) متعہ شدہ۔ وہ عورت جس کا متعہ ہو گیا ہو۔ متعہ کی ہوئی عورت۔ عربی صفت، مؤنث۔ اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مذہبی آزادی سے فائدہ اٹھا کے بادشاہ جی بھر کے اپنا شوق پورا کر لیتے اور قاعدہ تھا کہ غیر ممتوعہ عورت کی صورت تک دیکھنا گوارا نہ کرتے۔ (گذشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع ممتوعات ہے جیسے۔ دو ایک گروہوں میں اگر چند کمسن لڑکیاں غیر ممتوعہ تھیں تو اس لئے تھیں کہ بعد بلوغ داخل ممتوعات کر لی جائیں (گذشتہ لکھنؤ)

ممتوعہ بیوی کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے

ممجّد :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) بزرگی دیا گیا، صاحب بزرگی۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

ممِد :۔ (بضم اول و کسر دوم) مدد کرنے والا معاون، مددگار۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ ممد و معاون کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

ممدوح :۔ (بفتح اول و واو معروف) مدح کیا گیا، تعریف کیا گیا۔ وہ شخص جس کی تعریف کی گئی ہو قابل مدح۔ عربی صفت، مذکر۔ اسم مفعول فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ملا صاحب ممدوح اور ان کے خاندان کے قیام نے چند ہی روز میں فرنگی محل کو ہندوستان کی ایک اعلیٰ ترین یونیورسٹی بنا دیا (گذشتہ لکھنؤ)

ممدود :۔ (بفتح اول و واو معروف) بڑھایا گیا۔ لمبا کیا گیا، پھیلایا گیا، وسیع کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

ممدودہ :۔ (بفتح اول و واو معروف و فتح پنجم) مد والا، مد کیا گیا۔ وہ الف جس پر مد ہو۔ لمبی آواز کا الف۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں الف ممدودہ کی ترکیب سے ہی مستعمل ہے۔ الف ممدودہ کی شکل یہ ہے (آ)

ممزوج :۔ (بفتح اول و واو معروف) ملایا ہوا آمیختہ، مخلوط کیا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فروتنی سے ہے ممزوج آب و گل اپنی
جو آب علم میں ہیں خاک انکسار میں ہم (ہجر)

قول فیصل۔ "آب ممزوج" کی ترکیب سے مستعمل ہے یعنی وہ پانی جس میں کوئی شے مل گئی ہو۔ غیر خالص پانی۔

ممسِک :۔ (بضم اول و کسر سوم) کنجوس، شوم تنگدل، بخیل، خرچ نہ کرنے والا۔ عربی صفت مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

جمع زر ممسک جو کرتا ہے ہوا ثابت ہمیں
اس کی قسمت میں نہیں ہے غیر کی قدر کا (اکبر)

مُمسِک (بکسر سوم) قوت امساک بڑھانے والا، دوسرے کی قوت بڑھانے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ ممسک ان دواؤں کو کہتے ہیں جو بوقت جماع مادہ منویہ کو دیر میں خارج ہونے دیں۔

مُمکِن:۔ (بضم اول وکسر سوم) جو بات ہوسکے۔ ہوسکنے والی بات، شدنی، قابل امکان، آسان، سہل، محال کی ضد۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

آنکھیں ہیں پاسبان تمکین
دھوکا کھاتا ہے ان کا ممکن — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ ممکن و محال کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔ بصورت نفی ممکن نہ ہونا بھی بولتے ہیں۔

جذب دل ان سے یہ کہتا ہے کہ اب کیوں آتے
تم تو کہتے تھے کہ آنا ترا ممکن ہی نہیں — امیر

ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

ان سے مطلب کی کہی بات تو ہنس کر بولے
بات وہ کہئے جو ممکن ہو یہ ممکن ہی نہیں — امیر

مُمکِن (بکسر) طاقت، مقدور، مجال، امکان۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

کی کچھ سے نگر کو نہ کی خلقت نے برائی
ممکن ہے کہیں اور نظر آوے دو نائی — امیر

مُمکِن (بکسر) منطق میں وہ شے جس کا ہونا ضروری ہو جو معرض زوال و فنا میں ہو۔ کائنات، واجب کی ضد۔ عربی صفت، اصطلاح منطق۔

مُمکِن (بکسر) وہ چیز جو دوسرے کے بغیر قائم نہ رہ سکے۔ وہ شے جو اپنے وجود میں غیر کی محتاج ہو۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُمکِنات:۔ ممکن کی جمع۔ ہستی، وجود، کائنات، مخلوق، ممکن الحصول۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

حسرت کے صدقے آنکھ کے ملتے ہی کھل گیا
وہ کچھ کہ ممکنات سے جس کا بیان تھا — انور دہلوی

مُمکِنُ الحُصُول:۔ وہ چیز جو حاصل ہوجانے کے لائق ہو۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ جو چیز وصول ہونے کے قابل ہو اس کے لئے ممکن الوصول بولدیتے ہیں جو تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مُمکِنُ الوُجُود:۔ جس کا ہونا نہ ہونا دونوں ضروری نہ ہوں۔ یعنی مخلوقات جس کا عدم وجود برابر ہو۔ واجب الوجود کی ضد۔ عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

مُمکِنُ الوُقُوع:۔ ہونے والی بات جس کے واقع ہونے کا امکان ہو۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُمِلّ:۔ ملول کرنے والا، رنجیدہ کرنے والا، غمگین کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَملَکَت:۔ (بفتح اول وضم سوم وفتح چہارم) بادشاہت، حکومت، سلطنت، فرمانروائی۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

ترے قبضے میں مانا مملکت ہے ربع مسکوں کی
متاع آخرت کیا کی کمایا تونے یہ بتلا — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں:۔ کہ بہ ہرسہ حرکات لام، بادشاہی ملک۔ اہل ہند بضم لام اور اہل شام اور اہل مصر عموماً مملکت بفتح لام کہتے ہیں۔ بکسر لام غیر فصیح ہے۔

مَملُو:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) پُر، بھرا ہوا، لبریز، معمور۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

عمل ہے رہزنوں کا بسکہ صحرائے محبت میں
کنوئیں لاشوں سے قبروں کی طرح مملو نکلتے ہیں — امیر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ ہوتا ہے جیسے۔ ایک روز ایک صحرائے سبزہ زار میں پہنچ گئی دریا چمن سے سب جنگل مملو تھا چمنستان یاسمن و شبّو تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

(کرنا) ساقیان خمخانہ اسرار جرعہ نوشان جام افکار بادۂ رعنائی خنجرت تحریر سے ساغر قرطاس کو اس طرح مملو کرتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

مَملُوک:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) ملک، غلام، بندہ، زرخرید۔ عربی مذکر، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

آزاد جو ہوں قید مصائب سے شب و روز
مملوک ہوں اے گردش ایام علی کا — رشک

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع ممالیک ہے۔

مَملُوکہ:۔ (بفتح اول و واؤ معروف وفتح پنجم) مقبوضہ، قبضہ کیا گیا، خریدا گیا، متصرفہ۔ عربی صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مملوکہ و مقبوضہ کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَمنُوع:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) منع کیا گیا، روکا گیا، باز رکھا گیا، وہ جس کی ممانعت ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ واضح ہو کہ اہل دل کی نسبت سب

بھی کہیں گے کہ تعلیم النساء ممنوع نہیں ہے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی ہے۔ جیسے :- شرع محمدی اور دھرم شاستر کی رو سے تعلیم نسواں ممنوع ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ممنوع بیٹا ناجائز، ناروا، خلاف قانون، شرع کے برخلاف، غیر مباح، قابل بازپرس، مواخذہ طلب عربی صفت، اسم مفعول، اصطلاح فقہاء۔

ممنوع التصرفات :- وہ شخص جو اشد ضرورہ دخل دینے سے منع کر دیا جائے۔ عربی ترکیب تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، مسلوب الاستقلال۔

محل صرف۔ حفظ ریاست کی نظر سے رئیس کو ممنوع التصرفات اور مسلوب الاختیار کر رکھا ہے (توبۃ النصوح)

ممنون :- (بفتح اول و واو معروف) وہ شخص جس پر احسان کیا گیا ہو۔ احسان مند، شکرگذار۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

کوئی بھی پرسش حال دل محزوں نہ کرے
میرے اللہ مجھے نادم و ممنوں نہ کرے　　رشک

کہا رو کے ممنون ہیں ہم تمہارے
بجا ہے پھریں گرد اس دم تمہارے　　میر عشق

قول فیصل۔ ممنون احسان، ممنون کرم اور ممنون و متشکر کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

ممنون و مشکور کی ترکیب بھی زبانوں پر ہے اگرچہ ممنون و مشکور غلط ہے لیکن زبانوں پر ہے۔ جیسے میں آپ کا بہت ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے میرا یہ اہم کام انجام دیا۔

ممنون : بیٹا میر نظام الدین دہلوی استاد اکبر بادشاہ ثانی والد میر قمر الدین سوفی پیتی کا تخلص جنہوں نے سنہ ۱۲۶۰ھ میں وفات پائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

ممورَیل :- (بکسر اول و واو مجہول و فتح یائے مجہول) یادہیں، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ کل شام کو گنگا پرشاد ممور یل ہال میں مشاعرہ تھا ہم نہیں گئے۔

ممولا :- چڑیا کے برابر ایک پرند کا نام جس کے پیٹ پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں اور اپنی دم کو زمین پر مارتا رہتا ہے۔ دھوبن۔ اردو، مؤنث، رائج۔

اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے
لڑا دے ممولا کو شہباز سے　　اقبال

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے مذکر لکھا ہے اہل لکھنؤ مؤنث بولتے ہیں۔

ممولے چننا :- خاطر کے مارے بچھے جانا، نہایت خاطر و تواضع کرنا، آنکھوں پر رکھنا، آنکھیں بچھانا، پیار و اخلاص کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

صدقہ بچہ بہت اس نے اٹھائے ہیں یہاں
اس لئے اپنے ہیں چنتا ہوں ممولے دل کے　　نامعلوم

ممولے چننا :- خوشامد کرنا، ہاں میں ہاں ملانا اردو صرف عورتوں کی زبان

ہم سے تو کرتے ہو عیاری کی باتیں کیا کہیں
اور چنتے ہو رقیبوں کے ممولے کیا خوب　　انجم

ممیا خسر :- شوہر کی ماں کا بھائی، زوجہ کی ماں کا بھائی، خاوند کا ماموں، زوجہ کا ماموں۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ ممیا سسر بھی زبانوں پر ہے اور ممیا سسرے بھی عورتیں کہہ دیتی ہیں۔

ممیا ساس :- خاوند کے ماموں کی بیوی، زوجہ کے ماموں کی بیوی، اردو مؤنث عوام اور عورتوں کی زبان۔

ممیانا :- بکری کا بولنا، بکری کا میں میں کرنا جیسے رات بھر ممیائی اور ایک ہی بچہ ممیائی۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُمِیت :- (بضم اول و کسر دوم و یائے معروف) خدائے تعالیٰ کا نام ہے۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَمِیرا :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) ایک دوا کا نام جس کا استعمال آنکھ کی بینائی کے لئے بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :-
"ایک جڑ کا نام جو گھنیلی اور ہلدی سے مشابہ ہوتی ہے یہ آنکھ کے واسطے نہایت مفید ہے کہتے ہیں جب ابابیل کا بچہ اندھا ہو جاتا ہے تو وہ اسے لاکر گھونسلے میں رکھتی ہے جس کے اثر سے اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں موٹی گرہ کو ممیرا اور پتلی کو ممیری کہتے ہیں۔ یہ صرف ہندوستان کی کرامت ہے ورنہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ سوزاک وغیرہ کی دواؤں میں بھی کام آتا ہے۔ چینی، خراسانی مشہور ہے اور شملہ کے پہاڑ پر بھی دیکھا گیا ہے۔ اردو مذکر۔"

مَمیرا :- (بفتح اول و یائے مجہول) ماموں زاد بھائی ہندی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ دیہاتیوں اور پست طبقے کی زبان ہے اسی جگہ ممیرا بھائی بھی بول دیتے ہیں۔ اہل لکھنؤ ماموں زاد بھائی ہی کہتے ہیں۔

مَمیری :- (بفتح اول و یائے مجہول) ماموں زاد بہن، ماموں کی لڑکی۔ مؤنث　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں اور اہل ہنود کی زبان ہے اس جگہ اہل لکھنؤ ماموں زاد بہن بولتے ہیں۔

ممیز :- (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) اچھے برے میں تمیز کرنے والا۔ ایک دوسرے میں امتیاز کرنے والا۔ جدا کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تمیز کرنے والا۔ پہچاننے والا کے معنی میں ممیزہ بول دیتے ہیں۔

ممیز :- (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد) تمیز کیا گیا۔ امتیاز کیا گیا۔ جدا کیا گیا۔ ممتاز کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ممیزہ :- وہ قوت جو اچھے برے کی تمیز کرے (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ قوت ممیزہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مَن :- دل۔ جی۔ خاطر۔ ضمیر۔ اردو۔ مذکر۔ دیہاتیوں کی زبان۔

زبان اپنی نہ لائی اس سخن کو
رکھا کھا کسی صورت سے من کو (در لطافت اردو)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ ہندی میں بھی من بمعنی دل مستعمل ہے

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مجھے فارسی میں من بمعنی دل کی تحقیق نہ ہو سکی اور کوئی مثال پیش کی گئی۔ مولف تائید کرتا ہے

مَن :- چالیس سیر کا وزن۔ اردو۔ مذکر۔ رائج

پھول اب وحشت پیری سے نہیں اٹھا عرش
تولتے تھے کبھی ان ہاتھوں سے من پتھر کا
(میر کو عرش قدیر میر)

قول فیصل۔ جب سے حکومت ہندوستان نے سیر کی جگہ کلو نکالا جو ایک ہزار گرام کا ہوتا ہے من کا

استعمال زبانوں پر کمی کے ساتھ ہو گیا ہے۔

مَن :- (بفتح اول) مار مہرہ۔ وہ مہرہ جو سانپ کے پیٹ میں رہتا ہے۔ اور جس کی نسبت عام خیال ہے کہ جس وقت سانپ اس کو شب تاریک میں اگلتا ہے تو وہ شعلہ کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

کیا مار سیہ نے اپنے منھ میں
دل روشن کو اپنا من سمجھ کر (رضا)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ایک جواہر کا نام جو سانپ میں سے نکلتا ہے اور اس کی نسبت اس طرح مشہور کرتے ہیں کہ اندھیری رات میں سانپ اسے اپنے منھ سے نکال کر باہر رکھ دیتا ہے اور اس کی روشنی میں دور تک پھرا کرتا ہے لیکن محققوں کا بیان ہے کہ وہ ایک سبز یا خاکستری رنگ کا پتھر ہوتا ہے جس پر تین دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ اکثر بڑے سانپ کے منھ یا کھوپڑی سے نکلا کرتا ہے۔

منھ کھول کے سانپ اگر نکالا
اس کالے نے من زمیں پہ ڈالا (گلزار نسیم)

زلف میں موتی نہیں بالے کا یہ
اژدہا بیٹھا ہے من چھوڑے ہوئے (عاشق)

کالے کا من کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

دے ہاتھ آتا ہے اس کا گل
کہ جو نہ بحقیقت وہ کالے کا من (میر حسن)

مَن :- (بفتح اول) کلمہ جملہ۔ وہ شخص۔ کون شخص وہ۔ کوئی۔ کسے کون ہے۔ کدام است۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَن :- (بفتح و بہ تشدید حضرہ دوم) وہ میٹھی رطوبت جو درخت کے پتوں پر منجمد ہو جاتی ہے۔

ایک قسم کی شیرینی جو مثل شہد کے ہوتی ہے اور حضرت موسیٰ کی قوم پر برستی تھی۔ مجازاً شہد۔ انگبین۔ (من و سلویٰ اس سے مرکب ہے) (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے من و سلویٰ ملکی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مِن :- احسان منت۔ مؤنث۔ ضرر نقصان۔ کمی۔ ایک معین وزن کا نام جو دو رطل یعنی سیر بھر کا ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَن :- (بفتح اول) واحد متکلم کی ضمیر جو کبھی غائب کے واسطے بھی آ جاتی ہے۔ فارسی قلیل الاستعمال

مجروح ہو سے مائل کس آفت دوراں پر
اے حضرت من تم نے دل بھی نہ لگا جانا
(میر مہدی مجروح)

مِن :- تودہ۔ ڈھیر۔ انبار۔ جیسے خرمن یعنی تودہ کلاں۔ انبار کلاں۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے

مِن :- (بکسر اول و سکون دوم) حرف جر۔ از سے کا عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ محل تھا زہا اہل شعور
من محلات الضیا مشہور (میر ضمیر بلبحہ محبت علی)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے مجملہ اور من حیث القوم کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے

منا :- (بفتح اول و تشدید دوم) راضی ہونا۔ خوش ہونا۔ رنجیدگی رفع ہونا۔ خفگی دور ہونا۔ اردو عوام کی زبان

یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دل ناداں
ابھی پھر روٹھ جائیں گے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں (داغ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس کا استعمال ہے۔

مُنّا: (بضم اول و تشدید دوم) چھوٹا بچہ، پیارا بچہ، لاڈلا۔ محبت سے چھوٹے بچے کو کہتے ہیں۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ تمہیں کب سے منع کر رہے ہیں کہ منّا ٹھنڈے پانی سے نہ کھیلو جاڑے کے دن ہیں تم کسی طرح نہیں مانتے۔

قول فیصل۔ ناموں کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے جیسے مُنّا جان۔ مُنّا جانی۔ وغیرہ

مِنَا: (بکسر اول) مکّہ معظمہ میں ایک مقام کا نام جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں۔ عربی، مذکر، رائج

ع رکن و مقام و باب و منا و زمزم و حجر — انیسؔ

مَثَابہ: (بفتح) اکٹھے ہونے کی جگہ، کسی کا قائم مقام ہونا۔ عربی۔ اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

خداوندا مُثابِ وثابِ حق ہیں کے صدقے میں
الجھم نامرادی مقصد محشر سے باز آئے — اکبر لکھنوی

مَنابِر: (بفتح اول و کسر چہارم) بہت سے منبر۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَنات: (بالفتح) عرب کے تین مشہور بتوں میں سے ایک بت کا نام جس کی پرستش زمانۂ جاہلیت میں ہوتی تھی اور جسکو ہذیل اور خزاعہ کے قبیلے کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔ عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ ان تینوں بڑے بتوں کے نام اسطرح ہیں لات، ہبل، منات۔ لات و منات ملا کے بھی مستعمل ہے۔ منات و لات کی ترکیب سے بھی نظم ہوا ہے۔

عشق و دو غارت گر ایمان ہے یہ چاہے اگر
واعظوں کو کلمہ پڑھوائے منات و لات کا — بجرؔ

مُناجات: (بضم اول) دعا، التجا، عرض، بارگاہ ایزدی میں دعا کرنا۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

التجا تجھ سے کب اے قبلۂ حاجات نہ تھی
تیری درگاہ میں کس روز مناجات نہ تھی — انیسؔ

مُناجات: (بضم اول) وہ نظم جس میں خدا کی تعریف اور اپنی فروتنی ظاہر کرکے دعا اور التجا کی جائے۔

صلہ اشعار کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور
جب نظر سے یہ مناجات گزر جائے گی — امیرؔ

قول فیصل۔ پڑھنا کے ساتھ بھی ہے۔

جیسے۔ اتنے میں شاہ صاحب نے ایک صاف شفاف چبوترے پر دری بچھائی اس پر دو زانو ہو کر مناجات پڑھنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

بطور مثال میر عشق کی مناجات کا مطلع۔

عروج اے مرے پروردگار دے مجھ کو
کچھ اعتبار نہیں، اعتبار دے مجھ کو
خزاں میں رنگِ گلِ نو بہار دے مجھ کو
نہ وقار مجھ کو وقار دے مجھ کو — میر عشقؔ

گنہگار ہوں مجذوب و ناتواں ہوں میں
ترے نبی کے نواسے کا مدح خواں ہوں میں

اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے۔

رجوع قلب سے جب کی مناجات اسکے ملنے کی
جگر بیتاب ہو کر منہ سے ہمراہ دعا نکلا — شرفؔ

ذوقی نے مناجاتی نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

راتوں کو نہ ہو حق کرے شیخ مناجاتی
سوتے ہوئے چونکیں گے رندان خراباتی — ذوقؔ

مُنادَمَت: ہمنشینی، باہم ندیم یا ہم صحبت ہونا۔ عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُنادیٰ: (بضم اول) بلایا گیا، پکارا گیا، ندا کیا گیا، وہ شخص جسے پکاریں۔ عربی مذکر اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُنادِی: (بضم اول و کسر چہارم) ندا دینے والا، پکارنے والا، آواز دینے والا۔ عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

دریا، جنگل، پہاڑ، وادی
سب حمد خدا کے ہیں منادی — صفی لکھنوی

مُنادی: قسم ہے۔ اے تمہاری جان کی قسم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُنادی: عرض کے لئے۔ اے یہاں نہیں آتے کہ باتیں کریں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُنادی: ترجیحی۔ اے شاید وہ آئیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَنادی: (بفتح اول) ڈھنڈورے کی تحقیق۔ اردو (مؤنث) پیغمبر صاحب نے مبعوث ہوتے ہی توحید کی منادی شروع کی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَنادی: (بفتح اول) کسی کام کی ممانعت کا عام اعلان۔ اشتہار ممانعت، کسی کام میں روک ٹوک کرنا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

واں کیونکر رو سکے انسان جہاں ہو یہ
زانو کو سر پہ دھر کے نہ بیٹھا کرے کوئی — لطافتؔ

مُنادی کرانا: (بضم اول) اعلان کرانا۔ ڈھنڈورا پٹوانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جب حاتم کے غائب ہونے کی خبر ذیل کو معلوم ہوئی تو حاتم کا سب اسباب قرق کیا اور منادی کرادی کہ جو کوئی حاتم کو پکڑ کر لائے پانچ سو اشرفی

انعام پائے۔ (قصۂ حاتم طائی۔ از میر امن)

مُنادی کرنا:- (بضم اول) اعلان عام کرنا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

ہو دست خدائی میں تو یہ کیجے منادی
ظالم ہو جو کوئی سو طرفدار نہ ہووے — سودا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ اس کے معنی مخالفت کرنا بھی ہیں

(فقرہ) جب مولانا نے شرکت کی منادی کی تھی تو کیوں ان کی عدول حکمی کی اور جلسہ میں شریک ہوئے

مولف کے نزدیک یہ لفظ بفتح اول ہے۔ اور عورتوں کی خاص زبان ہے۔

مَنارہ:- (بفتح اول) مینار۔ اونچا ستون۔ مسجد کے دونوں پہلوؤں کے ستون جو آدمی کے ہاتھ کے مانند سمجھے جاتے ہیں۔ وہ بلند جگہ جس پر چراغ روشن کرکے رکھیں۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

توڑی جو واعظ نے اگر گردن مینا ساقی
مے پرستوں نے بھی مسجد کا منارہ توڑا — ناسخ

قول فیصل۔ وہ بلند جگہ جس پر چراغ روشن کرکے رکھیں بھی ایک معنی ہیں۔

اک منارہ حق کا روشن کر گئی شمع علی
شام کے دربار میں تقریر زین العابدین — حکیم قاسم لکھنوی

اسی جگہ منار بھی عربی میں ہے منار یا منارہ کی جگہ عام طور سے زبانوں پر مینار ہے جو اردو ہے۔

منارہ:- وہ شاہی ستون جو سڑکوں پر فاصلہ ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایک کوس پر بنائے جاتے تھے۔ میل۔ کوس۔ عربی مذکر۔ متروک

صنعت، ایسے کہ برسوں میں چلا ہوں یکام
دشت میں کانٹا منارہ ہے مرے فرسنگ کا — عاشق

مُنازَعَت:- (بضم اول فتح چہارم و پنجم) باہم جھگڑا کرنا۔ جھگڑا۔ قضیہ۔ نزاع۔ تکرار۔ بحث۔ مناقشہ۔ عربی مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

جبکہ آپس میں ہو گئی شادی
ان میں باہم میں منازعت نہ رہی — ثروت

مَنازِل:- (بفتح اول و کسر چہارم) منزل کی جمع۔ اترنے کی جگہیں۔ درجے۔ مقامات۔ مسکن۔ مکانات۔ فرودگاہیں۔ عربی مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

علامجہ۔ سراج رستم بستانی تھا تو شیری اندھور ہفتخوان منازل پہلوانی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ دہلی میں مونث ہے۔

مَنازِلِ قمر:- (باضافت) ہر مہینے کی اٹھائیس راتوں میں چاند کی اٹھائیس منزلیں مقرر ہیں۔ مقامات قمر۔ چاند کے اٹھائیس گھر۔ فارسی مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔ اول اسونی یعنی شرطین۔ دوم بھرنی یعنی بطین۔ سوم کرتکا یعنی ثریا۔ چہارم روہنی یعنی دبران۔ پنجم مرگ شرا یعنی ہقعہ۔ ششم اردرا یعنی ہنعہ۔ ہفتم پنربس یعنی ذراع۔ ہشتم پکھ یعنی نثرہ۔ نہم اشلیکھا یعنی طرفہ۔ دہم مگھا یعنی جبہہ۔ یازدہم پوربا پھاگنی یعنی زبرہ۔ دوازدہم اترا پھاگنی یعنی صرفہ۔ سیزدہم ہست یعنی عوا۔ چہاردہم چترا یعنی سماک۔ پانزدہم سواتی یعنی غفرہ۔ شانزدہم بساکھا یعنی زبانا۔ ہفدہم انورادھا یعنی اکلیل۔ ہیزدہم جیشٹھا یعنی قلب۔ نوزدہم مول یعنی شولہ۔ بستم پوربا کھاڑ یعنی نعائم۔ بست و یکم اترا کھاڑ یعنی بلدہ۔ بست و دوم سرون یعنی سعد ذابح۔ بست و سوم دھنشٹا یعنی بلع۔ بست چہارم ست بھکھا یعنی اخبیہ۔ بست و پنجم پوربا بھادرپد یعنی مسعود۔ بست و ششم اترا بھادرپد یعنی مقدم۔ بست و ہفتم ریوتی یعنی مؤخر۔

خیال رہے کہ آسمان کے برجوں میں سے ایک دو منزلوں میں زیر و بالا میں مرکب ہے؟

یہ نجومیوں اور جوتشیوں کی اصطلاح ہے۔

مُناسِب:- موزوں، لائق، موافق، سزاوار، زیبا، شایاں۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ فصیح۔ رائج۔

میرے لئے نشست مناسب ہے اب یہیں
بس لائق ایک بچہ آہو کے بھی نہیں — تعشق

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی نسبت رکھنے والے ہیں اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔ جیسے الٰہی خلعت ہفت پارچہ حواس خمسہ و عقل و روح سرفراز کیا ہے تو منصب ایمان والی عطا کر کے خطاب اشرف المخلوقات میری حالت کے مناسب ہو۔ (توبۃ النصوح)

مُناسب:- (بضم اول و کسر چہارم) ٹھیک۔ درست۔ معقول۔ بہتر۔ عربی صفت۔ فصیح۔ رائج۔

نقاب اول الٰہی مناسب تر ہے
چھپائی ہو جان اس نے سر تو کیا ہے — میر عشق

قول فیصل۔ جانا، سمجھنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

گو کہ جانا مرا مناسب تھا
بعض وجہوں سے نامناسب تھا — مرزا رسوا

مُناسَبات:- (بضم اول و فتح چہارم) نسبتیں۔ رعایات لفظی و معنوی۔ رعایتیں۔ عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صَرف۔ زیادہ تدقیق کرنے سے شعر بگڑتا ہے مناسبات کامل ہوتے جاتے ہیں بندش میں کھنگ آتی جاتی ہے (دیباچہ منظومات نظم)

مُناسَبَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باہمی لگاؤ، ربط، علاقہ، آپس میں نسبت رکھنا تعلق، لگاؤ، موزونیت، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ناگفتہ بہ ہے ان کا طریق معاشرت
شرم و حیا سے ان کو نہ تھی کچھ مناسبت
نذیر احمد خاں

قولِ فیصل۔ نہ ہونا، ہونا کے ساتھ صرف ہے

محشر اللہ محبت جلوؤں کے دیں کی خاک ہو
ذرہ کو بھی مناسبت ہوتی ہے آفتاب سے
محشر لکھنوی

مُناسَخَہ :۔ (بضم اول و چہارم و پنجم) علم فرائض کے ایک قاعدے کا نام جس کی رو سے وارثوں کے حصے ٹھہرائے جاتے ہیں۔ کسی وارث کا تقسیم جائداد سے پہلے مرجانا۔ ایسے مال کی وراثت جو تقسیم نہ ہو سکے۔

ایک بڑھے سے مولوی ہیں۔ وراثت کا ایک جھگڑا ان کے روبرو پیش ہے اور بیٹھے اپنے ہاتھ سے مناسخہ نگار رہے ہیں (توبۃ النصوح)

(نور اللغات، نیر اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَناسِک :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) حج کے ارکان، وہ اعمال جو حاجیوں کو حج کرنے کے واسطے کرنا ضروری ہیں۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے عام طور سے مناسکِ حج کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مَناسِک :۔ حاجیوں کے عبادت کے مقامات۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَناصِب :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) منصب کی جمع، درجے، مرتبے، عہدے۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ سر وزیر حسن مرحوم بھی بڑے خوش قسمت تھے کہ ان کے سب لڑکے ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔

مُناصَفَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) نصفا نصفی، آدھوں آدھ، برابر کے دو حصے، دو ٹوک۔ برابر۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مُناصَفَہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم) آدھوں آدھ کرنا۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَناط :۔ (بفتح اول مصدر میمی ہے صیغہ اسم ظرف کا بھی ہے، مقصد، مطلب، بنیاد جیسے دستاویز مناطِ دعویٰ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

مُناظِر :۔ (بضم اول و کسر چہارم) مناظرہ کرنے والا۔ بحث کرنے والا، مذہبی بحث کرنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ محقق نہ مناظر ہیں یہ
محض منکر دو مکابر ہیں یہ
(مرزا رسوا)

قولِ فیصل۔ علم کلام کی روشنی میں اپنے مذہبی دعوے کو ثابت کرنے والے کو مُناظِر کہتے ہیں۔

مَناظِر :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) دلکش جگہیں، نظارے، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ان سب عمارتوں نے مل کے دونوں جانب ایک ایسا خوشنما اور نظر فریب منظر پیدا کر دیا تھا جو دنیا کے تمام مشہور و خوش سواد مناظر پر چشمک زنی کرتا تھا۔ (گذشتہ لکھنؤ)

مُناظِرانَہ :۔ بحث اور تکرار سے، علم مناظرہ کی رو سے۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دونوں بھائیوں میں گفتگو ہوتے ہوتے مناظرانہ صورت اختیار کر گئی۔

مُناظَرَہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باہم مذہبی بحث کرنا۔ آپس میں مذہبی بحث و مباحثہ کرنا۔ یا نتیجے کے لئے بحث کرنا، عربی مذکر، فصیح، رائج

محل صرف۔ حضور اس شہر میں ایک عالم آیا ہے کہتا ہے دنیا بھر کی کتابیں چاٹ گیا ہوں خصوصاً علم مناظرہ میں تو یدِ طولیٰ رکھتا ہے (فسانۂ آزاد)

مُناظَرَہ :۔ (۱) آنکھ میں آنکھ ڈالنا۔ باہم نظر کرنا آنکھ لڑانا، نظر لڑانا۔ (۲) کسی کی مانند ہونا مشابہ ہونا (۳) مجادلہ کرنا (۴) کسی چیز کی حقیقت و ماہیت کے واسطے باہم فکر کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُناظَرَہ :۔ وہ علم جس میں مباحثہ کے قوانین درج ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں علم مناظرہ کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

مُنافات :۔ (بضم اول) ایک دوسرے کی ضد ہونا، نفی کرنا، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ محبت دل جہل جوانی کے سبب تھی
کی جس نے نواہی و اوامر کی منافات
محشر لکھنوی

قولِ فیصل۔ اس محل پر عام طور سے نفی کرنا بولتے ہیں۔

مَنَافِذ :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) جمع منفذ کی۔ نفوذ کی جگہ، جاری ہونے کی جگہ، راہ، راستہ، آمد و رفت کی راہ، گزرگاہ۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُنَافَرَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باہم نفرت کرنا۔ ایک دوسرے سے نفرت کرنا، نفرت۔ عربی مؤنث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نفرت ہے۔

مُنَافَسَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باہم ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا۔ عربی مؤنث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَنَافِع :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) منفعت کی جمع۔ فائدے۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آدمی ہو، آدمیت کا سبق لو
منافع پند احبا و ابرار و مضار صحبت اشرار
میں تمیز کرو۔ (فسانۂ آزاد)

مُنَافِع :۔ (بضم اول و کسر چہارم) فائدہ دینے والا، نفع دینے والا۔ عربی صفت
تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُنَافَع :۔ (بضم اول و فتح چہارم) نفع فائدہ۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ آج کل دوا دل کے کام میں بڑا منافع ہے سوچتے ہیں یہی تجارت شروع کر دیں
قول فیصل۔ نفع کی جمع منافع کہنا غلط ہے منافع منفعت کی جمع ہے۔

مُنَافِق :۔ (بضم اول و کسر چہارم) وہ شخص جس کے دل میں کچھ اور ہو اور ظاہر اس کے خلاف کرے۔ ریاکار، مکار، وہ شخص جس کا ظاہر کچھ ہو باطن کچھ اور ہو۔ عربی صفت مذکر۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ایسے نہ محمدؐ کو ملے یار موافق
واں ایک منافق تھا تو یہاں تھے ہیں منافق (انیسؔ)

قول فیصل۔ اصطلاح شرع اسلام میں منافق اس کو کہتے ہیں جو ظاہر میں مسلمان ہو اور باطن کا فر یا مشرک ہو۔

کافر حربی و موذی و منافق ملحد
ایک ہو رنگ ہے چار رنگ اے ہے اتصال (سوداؔ)

مُنَافَقَت :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باطن کا ظاہر کے خلاف ہونا، نفاق۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ زبانوں پر بکسر چہارم ہے جو غلط ہے۔

مُنَافِی :۔ (بضم اول و کسر چہارم) باطل کرنے والا، نفی کرنے والا۔ ضد، خلاف۔ عربی، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خوب شراب لنڈھائی، خود بھی پی اوروں کو بھی پلائی۔ دن رات بتوں ہی کے کوچے میں پڑے رہے نماز کے قریب نہ پھٹکے جو عمل کیا خلاف شرع جو کام ہوا منافی تہذیب۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ منافی صحت، منافی ادب، منافی مذہب وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

مَنَاقِب :۔ (بفتح اول و کسر چہارم) منقبت کی جمع، اوصاف حمیدہ، تعریف، خوبیاں بھلائیاں، اوصاف، محامد۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

انہیں کی ہے یہاں عزت یہاں سے مفتخر ہیں
مناسب ان کے اہل ہیں مناقب انکے برتر ہیں (رشید)

مَنَاقِب :۔ بڑے اہلبیت اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مدح و ثنا اور ان کے فضائل۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

مناقب ساقیٔ کوثر کے لکھے یہ شرف پایا
حدیث جام میں کا خدا پر بخو بیخوار کی باتیں (محسن کاکوروی)

قول فیصل۔ خدا کی حمد و ثنا اور تعریف کے لئے لفظ "حمد" کا استعمال کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ کی مدح کے لئے نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور اہلبیت اطہار کے لئے منقبت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

مَنَاقِبَت :۔ صفت و ثنا، حمد و تعریف، جاذ اہلبیت و اصحاب کبار کی توصیف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَنَاقِب نِگَار :۔ مناقب لکھنے والا، مدح و ثنا اور تعریف رقم کرنے والا۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

مطلع تازہ ثنا، جوش کا ہنگام ہے
کلک مناقب نگار تجھ کو خدا کی قسم (محسن کاکوروی)

قول فیصل۔ عام طور سے کلک، خامہ وغیرہ کے ساتھ ہی استعمال ہے۔

مُنَاقَشَہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) جھگڑا قضیہ، قصہ، نزاع۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُنَاقِض :۔ (بضم اول و کسر چہارم) توڑنے والا، نقض کرنے والا، باطل کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ در اصل علم فقہ کی اصطلاح ہے اور مناقض صوم، مناقض وضو وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

مُناقشہ:۔ (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) باہم ایک دوسرے کی بات کو توڑنا، باہمی بحث، جھگڑا عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَن اَکتانا:۔ جی سیر ہو جانا، گھبرانا، دل بیزار ہونا، دل گھبرانا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ دل اکتانا، جی اکتانا زبانوں پر ہے اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مُناکحت:۔ (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) نکاح کرنا، عورت و مرد کا باہم نکاح کرنا، باہم نکاح ہونا ازدواج، نکاح۔ عربی مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مواکلت اور مناکحت دو بڑے ذریعہ اتحاد اور ارتباط کے ہیں۔ (اجتہاد)

قول فیصل۔ عقدِ مناکحت کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مَن اُگلنا:۔ سانپ کا اپنے مُہرے کو منھ سے باہر نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

دل نکلتا ہے اس کی زلفوں سے
ناگنی دیکھو من اگلتی ہے (برق)

مَنال:۔ جائے یافت، کسی چیز کے حاصل ہونے کی جگہ، روپیہ وصول کرنے کی جگہ، مثلاً ملک، جاگیر، جائداد، باغ کھیتی باڑی وغیرہ مجازاً، مرادف مال، مایۂ زر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ مال ومنال کی ترکیب سے زبانوں پر ہے اور معنی ہیں مال و اسباب، دھن دولت وغیرہ۔

مُنال:۔ ایک نہایت خوش نما مور کی مانند پرند کا نام جس کی چونچ کوے یا چیل سے مشابہ پر سبز گردن پر لاجوردی کنٹھا اور سر پر تاج ہوتا ہے مرغِ زرّیں۔ ہندی اسم مذکر۔

یہ جانور برفانی پہاڑوں پر رہتا ہے۔ فرانس اور یورپ میں بڑی قدر کے ساتھ فروخت ہوتا ہے اس کے پرمیموں کی ٹوپیوں پر لگتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مِنَ اللہ:۔ اللہ کی طرف سے، غیب سے عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

جذبۂ عشق وہ حاصل ہے من اللہ ہمیں
دام میں اپنے پھنسا جس کی ہوئی چاہ ہمیں (ناظم)

قول فیصل۔ اس جگہ من جانب اللہ تعلیمیافتہ طبقہ زیادہ بولتا ہے۔

مَن امراد گرم دلنگدی:۔ دل میں امارت مگر اقبال یاور نہیں۔ ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَنا منوکر:۔ خاطر، راضی کر کے، سمجھا بجھا کر کسی بگڑے ہوئے کی خفگی کو دور کر کے۔ اردو صرف، تابع فعل۔ عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ بندۂ جاں نثار نے وہ کام کیا ہے کہ خلعت دیجئے، انعام واکرام دیجئے ......
الله الله یہ کار نمایاں کیا کہ صف شکن علی شاہ غازی کو منا منوکر لے آیا۔ بڑی بڑی دیگیں چڑھا رکھی تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

مَنّان:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) بہت احسان کرنے والا، بہت نیکی کرنے والا عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ خدائے تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام بھی ہے۔

بعض ایزد منان کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ خطوط وغیرہ میں تحریراً استعمال کرتا ہے۔ جیسے پس تسلیم بعد عجز و الحاح ہزاراں ہزار خشوع و خضوع التماس میرود کہ احوال اینجا بفضل ایزد منان مقرون صحت است۔ (فسانۂ آزاد)

مسلمانوں میں نام بھی ہوتے ہیں جیسے عبدالمنان محمد منان وغیرہ

منانا: (۱) روٹھے ہوئے کو راضی کرنا۔ رنجیدہ کو خوشنود کرنا۔ بگڑے ہوئے کو راضی کرنا۔ اردو فعل فصیح، رائج۔

وہ پری او منانے سے خفا ہوتا ہے
اب سلیمان بھی اگر آئیں تو کیا ہوتا ہے (وزیر)

منانا: (۲) رضامند کرنا، راضی کرنا۔ چھوٹے کے لئے مستعمل ہے۔ اردو فعل، عورتوں کی زبان۔

کہا منتوں نے کہ بس بس نہ گڑھاؤ اماں
کون ہوں میں، مجھے کاہے کو مناؤ اماں (جیر)

منانا: (۳) رچانا، کرنا، عمل میں لانا۔ اردو فعل فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں عید، خوشی اور خیر وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

وہ یا یہ بھی لوگ جارہے ہیں
اور عید یہ وہاں منا رہے ہیں (شائق)

مَنانا:۔ منت ماننا، چاہنا، دعا کرنا۔ اردو متروک۔

محل صرف۔ یہ تو وہ وقت ہے کہ سپاہی اور پیادہ اور کرنل اور جرنل سب کے سب خوش خوش مورچے پر جاتے ہیں اور مناتے ہیں کہ الٰہی فتح ہو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "بعد" بولتے ہیں

مِن بعد :- بعد ازاں، پس ازاں، بعد سے، اب سے، اس کے بعد۔ عربی تابع فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فی الفور اور فوراً ہی کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

مَن بھاتا :- مرغوب خاطر، خوشگوار، دلپسند، دل پذیر۔ اردو صفت، عورتوں اور عوام کی زبان۔

مَن بھاتا کھائیے جگ بھاتا پہنیے :- کھانا تو وہ کھائیے جو دل کو مرغوب ہو اور لباس وہ چاہیے جو عام پسند ہو۔ کھانا اپنی پسند کا کھانا چاہیے اور کپڑا دوسروں کی پسند کا پہننا چاہیے۔ اردو مقولہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مَن بھاری کرنا :- کڑھنا، اداس ہونا، غمگین ہونا۔ دل میلا کرنا۔ اردو فعل لازم۔ ہندو عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مَن بھائے منڈیا ہلائے :- ظاہری دل سے انکار ہے، انکار بمنزلۂ اقرار، ظاہر میں نفرت باطن میں رغبت۔ اردو مثل۔ دلی کے عوام اور عورتوں کی زبان

مری سمت تک دیکھ تو ہائے ہائے —
مثل ہے کہ من بھائے منڈیا ہلائے ؎ میر حسن

قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ کی عورتیں من چاہے منڈیا ہلائے بولتی ہیں۔

کسی کے ساتھ من چاہے مڑیا ہلائے بھی بولتی ہیں جیسے۔ سپہر آرا (دلہن) کیوں بے ترحم کرتے ہو واہ۔
شہزادہ۔ ایک گنواری بھدی سی مثل ہے۔ من چاہے مڑیا ہلائے۔ (فسانۂ آزاد)

مَن بھر :- چالیس سیر، ایک من، چالیس سیر وزن کے برابر۔ اردو صفت، رائج۔

محل صرف۔ میں نے مجلس کے لئے من بھر روٹی پکوائی ہے کم تو نہیں پڑے گی۔

مَن بھر :- خاطر خواہ، دل کے موافق، جی بھر کر۔ اردو تابع فعل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ جی کے ساتھ من کے مطابق، من کے موافق بول دیتے ہیں۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مَن بھر کا سر ہلاتے ہیں پیسے بھر کی زبان نہیں ہلائی جاتی :- مغرور آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو سلام کا جواب سر ہی ہلا کر دے دے مگر زبان سے بات نہ کرے۔ اردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مَن بھر جانا۔ مَن پورا ہو جانا :- دل سیر ہو جانا۔ طبیعت بھر جانا، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس جگہ دل بھر جانا اور جی بھر جانا بولتے ہیں۔

مَن بہلانا :- دیکھو جی بہلانا۔ ہندی فعل متعدی اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ دل بہلانا زبانوں پر ہے جی بہلانا بھی کہہ دیتے ہیں۔

مَن پھٹ جانا :- دل بیزار ہو جانا۔ نفرت ہو جانا، اَن بن ہو جانا، دل میں فرق آ جانا۔ ہندی فعل لازم اہل ہنود کی زبان۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ دل پھٹ جانا کلیجہ پھٹ جانا بولتی ہیں۔

مَن پیٹنا :- تنزل کرنا، صدقے کرنا۔ [illegible]

اس جو ادا خصم کا من پیٹوں —
ادی پوچھنے پر وہ مارا ڈنڈ ؎ [illegible]

مِنّت :- بکسر اول و تشدید وفتح دوم (مفتوح) عاجزی، خوشامد، تضرع، چاپلوسی، تملق، عجز و التجا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہجر میں کرتا ہوں منت اے جنوں حداد کی
توڑ کے مجھ بنا دے زنجیری فولاد کی ؎ ناسخ

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع منتوں اور منتیں ہے۔

آپ کی وہ بے رخی وہ منتوں پر منتیں
خبر جو گذری ہو اہل التجا سے پوچھیے ؎ مختصر گذری

اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے منت و سماجت کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ بلا ترکیب منت سماجت بھی بول دیتے ہیں، منت خوشامد کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے اور کرنا کے ساتھ صرف ہے منتیں سی منتیں کرنا بھی بولتے ہیں۔

نکلوں سے یا کسی دیوار میں روزن نئے
کی ہیں میں نے منتیں سی منتیں معمار کی ؎ [illegible]

مِنّت :- احسان، نیکی، بھلائی، سلوک، نعمت۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

ہمیں تو دیتا ہے خالق بغیر منت خلق
وہی سوال کریں جو خدا انہیں رکھے ؎ انیس

قول فیصل۔ منت احسان کے لئے بھی بولتے ہیں اور منت کھینچنا، احسان لینے کے معنوں میں ہے یہ دراصل فارسی، فارسی محاورہ منت کشیدن کا ترجمہ ہے۔

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے توقیر درد
زخم مثل خندۂ قاتل ہے سرتاپا نمک ؎ غالب

شب کی آئے نسیم سحر کے جھونکے
منت خواب اب اے دیدۂ بیدار نہ کھینچ ؎ [illegible]

اسی جگہ منت کش ہونا بھی بولتے ہیں۔

درد منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا — غالبؔ

مِنَّت :- (بفتح اول وتشدید دوم مفتوح) نذر۔ نیاز۔ عہد۔ کسی مراد کیلئے مانی ہوئی کوئی بات۔ وہ وعدہ جو کسی بزرگ دین یا خدا سے کیا جائے۔ وہ نذر جو کسی بزرگ دین یا خدا سے کسی حاجت کے پوری ہو جانے کے لئے مانی جائے کہ اگر ہماری یہ حاجت پوری ہو جائے گی تو ہم یہ کار خیر انجام دیں گے۔ اردو، مؤنث، فصیح رائج۔

بھلا کیا توڑنے دل کے ہوگا احتراز اسکو
پہناتے کعبہ کی مانی ہو منت جس نے ڈھائی کا — نجم

منّت :- چاندی۔ چھلا۔ علم بند۔ ناڑا۔ طوق وغیرہ جو محرم کے زمانے میں بالخصوص عشرہ اول میں امام باڑہ کے سامنے بزرگ خوردوں کو پہناتے ہیں اردو مونث۔ فصیح رائج۔

ہیکل کی جھنجھٹ صورت انجم ادھر ادھر
منت کے طوق پہنے ہوئے کان میں گہر — عشق

منّت اتارنا :- (بالفتح) مراد پوری ہونے پر نذر نیاز کرنا۔ منت پوری کرنا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

مسجد میں جب گئے وہ منت اتارنے کو
یہ جلد چڑھا دیا ہے محراب کی کمان کا — محمد

منّت اٹھانا :- (بالکسر) احسان اٹھانا۔ ممنون ہونا۔ احسان لینا۔ اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

منت دواکسی کی نہ اصلا اٹھایئے
مرجایئے نہ ناز مسیحا اٹھایئے — ریاض خیرآبادی/نسیم

آزاد کسی کی بھی اٹھاتے نہیں منت
دیکھا نہ کسی سرو کو زیر بار ثمر کا — [illegible]

منت آنا :- منت پوری ہونا۔ مراد حاصل ہونا۔ حاجت بر آنا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

میں وہ مایوس ہوں جس کی کوئی
نہ مراد آئی نہ منت آئی — شادؔ

منت بڑھانا :- مراد پوری ہونے پر نذر کرنا۔ عہد پورا کرنا۔ کسی بزرگ کے نام پر جو کچھ دینے یا کسی کام کے کرنے کا وعدہ کیا ہو اسے پورا کرنا۔ مراد پوری ہونے پر کوئی کام کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

گرے گا گیا تو صبح اگر دیپ سے بیٹھا ہوا جاگ
گی یہ اس کی یہ سر چڑھا کر ابھی تو منت بڑھا چکے ہیں — سید احمد دہلوی

مقولہ فیصل ۔ بصورت جمع منتیں بڑھانا بھی زبان پر ہے۔

سیدانیوں کا وہ کونڈے کھانا
وہ لوگوں کا منتیں بڑھانا — اختر شاہ اودھ

منت بڑھانا :- گنڈا۔ تعویذ۔ طوق بیڑی تاگا منت پوری ہونے پر۔ منت اتارنا۔

مرنے کے بعد ان کے کٹوائیں بیڑیاں
آج آپ اپنے کشتے کی منت بڑھا چلے — احسانؔ
(فرہنگ آصفیہ)

حق فیصل ۔ عام طور سے قاعدہ یہ ہے کہ محرم کے پہلے عشرے میں بزرگ اپنے خوردوں کو منت پہناتے ہیں جس میں طوق۔ بیڑی۔ زنجیر۔ چھلا۔ سبز کپڑے وغیرہ ہوتے ہیں اور یہ منت امام باڑہ میں خاص خلعت دنوں میں پہنائی جاتی ہے۔ شیعہ عورتیں عام طور سے اس رسم کو انجام دیتی ہیں وہ سنی عورتیں جو عزاداری کرتی ہیں وہ بھی اس رسم کو انجام دیتی ہیں حتیٰ کہ بعض سنی ہندو عورتیں بھی اس رسم کو انجام دیتی ہیں۔ مقصد اس رسم کے انجام دینے کا یہ ہوتا ہے کہ امام حسینؑ کے صدقے میں ہمارا بچہ ہر بلا سے محفوظ رہے۔ امام کے تیجے کے دن یہ سامان منت امام باڑے کے سامنے اتار دیا جاتا ہے اسکو منت بڑھانا کہتے ہیں۔ گنڈا تعویذ کے لیے بھی بولتے ہیں۔

منتیں ہم اخفیوں کی رکھتی ہیں اردو خانات
طوق پہر سالی اور بنائے کمر مداوے — ناسخؔ

مِنَّت پذیر :- (بکسر اول وتشدید دوم مفتوح وکسر چہارم) احسان مند۔ ممنون احسان۔ احسان ماننے والا۔ فارسی ترکیب صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منت پوری ہونا :- مانگی ہوئی مراد حاصل ہونا اردو مصدر۔ فصیح رائج۔

اسیر خستہ جاں بھی ہو چکا قتل
چلو منت ہوئی پوری قضا کی — اسیرؔ

مُنتِج :- (بالضم وکسر سوم) نتیجہ دینے والا۔ ثمرہ دینے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُنتَج :- (بضم اول وفتح سوم) بانتیجہ۔ نتیجہ نکلا ہوا۔ وہ کہ جس کا نتیجہ نکلا ہو۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال ۔ آپ کی گفتگو سے یہ منتج ہوتا ہے کہ آپ کا خیال میری طرف سے اچھا نہیں۔

مُنتَخَب :- (بضم اول وفتح سوم وچہارم) انتخاب کیا گیا۔ خلاصہ کیا گیا۔ چنا گیا۔ پسندیدہ چنا ہوا برگزیدہ۔ چیدہ۔ عربی صفت۔ فصیح رائج۔

دلی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب
رہتے تھے منتخب ہی جہاں روزگار کے — میرؔ

منتخب :- انتخاب۔ خلاصہ۔ عربی مذکر۔ فصیح رائج۔

محل صرف۔ مؤلف نے یہ کوشش نہیں کی ہے کہ اردو غزل کے پورے ذخیرے کا جائزہ لیا جائے بلکہ ہر عنوان کے چند منتخب شعروں کو جمع کر دینا کافی سمجھا ہے۔ (مقدمہ از مولانا ابو الکلام آزاد گلستان ہزار رنگ)

مُنتخَب :۔ عربی کے ایک لغت کا نام۔ عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُنتخَب :۔ نایاب، یگانہ، یکتا۔ طرفہ۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مُنتخَبِ رُوزگار :۔ بے مثل، لاجواب، بے مثال، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

یہ ایک بات منتخبِ روزگار ہے
دنیا کے عیب کرتے رہو بے خبر نہ ہو — رشک

منتخب کرنا :۔ انتخاب کرنا، چننا، پسند کرنا، اختیار کرنا، اخذ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مذکورہ بالا تمام کلفات نے دو حصوں کے لئے جو کہانے علی العموم منتخب کر دیئے تھے ان کے مجموعے کا نام تو را تھا۔ (گذشتہ لکھنؤ)

منتخب ہونا :۔ چنا جانا، چھانٹا جانا، انتخاب ہونا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

سال بھر سے اے فلک پیا تر اتھا انتظار
منتخب ہے تو ہی بندہ پروری کے واسطے — عزیز لکھنوی

مِنّت خدائے را کہ توانند شمار کرد
وا کیست ہر کہ شکر یکے از ہزار کرد :۔
خدا کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مِنّت دار :۔ ممنون، احسان مند عورتوں کی زبان۔ (کرنا کے ساتھ)

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مَنتَر :۔ (بفتح اول وسوم)، سفلی، ٹونا، سحر، افسوں، ٹوٹکا، وہ پر اثر کلمات جو کسی کے قابو کرنے یا مارنے وغیرہ کے لئے پڑھ کر پھونکتے ہیں۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

باندھوں اس زلف کا مضمون جو میں بحر بیاں
ہے یقیں شعر دہیں سانپ کا منتر ہو جائے — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا صرف پڑھنا، کرنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

مَنتَر :۔ وید کے ایک حصے کا نام جس میں دیوتاؤں کی تعریف و توصیف کا بیان ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَن ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو :۔ "میں تجھ کو حاجی کہوں تو مجھ کو حاجی کہہ" جب دو آدمی ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہیں تو یہ مصرع پڑھا جاتا ہے۔ فارسی مثل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ طنزاً اس کا استعمال ہے۔

منتر پڑھنا :۔ سفلی کرنا، سحر کرنا، سحر کے کلمات پڑھنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

منتر پھونکنا :۔ جادو کے کلمات پڑھ کر دم کرنا، افسوں پڑھ کر دم کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَنتَر جَنتَر :۔ جادو ٹونا، جھاڑ پھونک، گنڈا تعویذ، سیانا پن، اردو، عورتوں کی زبان۔

منتر جنتر ان کے کافر جادو ہیں سب پڑھتے ہیں
گورکھ، گوپی چند، مچھندر ہیں آپ ہی یہ جن کی سوا

منتر چلانا :۔ جادو چلانا، عمل کرنا، ٹوٹکا کرنا، ٹونا کرنا۔ سنسکرت، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منتر چلنا :۔ منتر کرنا۔ اردو صرف۔ متروک

چال سے پامال مجھ کو کر چلے
ہائے کیا چلتا ہوا منتر چلے — امیر

منتر دینا :۔ تلقین کرنا، مرید کو دینی ہدایت کرنا، چیلا بنانا، مرید بنانا۔ ہندی فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منتر مارنا :۔ ناش وغیرہ منتر پڑھ کر مارنا۔ سحر پڑھ کے دم کرنا۔ جادو ٹونا کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ایک پلکوں کے اشارے سے منتیں اٹھی ہیں
پڑھ کے لوگوں پہ تری آنکھ نے منتر مارا — سحر

مُنتَسِب :۔ (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) نسبت رکھنے والا، لگاؤ رکھنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مِنّت سماجت :۔ خوشامد درآمد، عاجزی۔ فارسی عربی الفاظ۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

جھکے کم ظرف سے تو اور گپے کی طرح پھولے
نہ اٹھے فائدہ کمبخت سے منت سماجت کا — شناگو

قول فیصل۔ منت و سماجت کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے جیسے۔ نواب صاحب نے بڑی منت و سماجت اور خوشامد سے سمجھایا کہ اب ایسا نہ ہوگا خاطر جمع رکھو۔ (دبیر کہسار)

کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

ہوا کمال میں مجبور ہیں سے کی منت
کہا کہ آہ نہیں ہے بیان کی طاقت — عشق

قول فیصل۔ بصورت جمع منتیں کرنا بھی مستعمل ہے

جب کہ اس نے ہزاروں قسمیں دیں
منتیں کیں۔ بہت بلائیں لیں — تلق

منت کش:۔ (بکسر اول و تشدید دوم مفتوح و فتح چہارم) احسان لینے والا۔ ممنون احسان۔ زیر بار منت۔ احسان مند۔ فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال۔

جان لینے کو تھی ادا کیا کم
مرگ منت کش قضا نہ ہوا — جلیل

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

اپنے جانے سے ہوں باہر دم جوش گریہ
نہ ہوا مجھ سے کہ منت کش داماں ہوتا — وزیر

کی کے ساتھ احسان مند ہونا کے معنوں میں منت کشی بولتے ہیں۔

منت کھینچنا:۔ احسان برداشت کرنا۔ احسان مند رہنا۔ احسان قبول کرنا۔ اردو مصدر۔ قریب بمتروک۔

ناز کا فرنہ اٹھا تا منت دیوار نہ کھینچ
عدو کشمکش سمجھ وہ ناز نہ کھینچ — داغ

سوائے خاک نہ کھینچوں گا منت دستار
گر سرنوشت بھی ہو مری بخط غبار — سودا

منت کی چوٹی:۔ وہ چوٹی جو کسی بزرگ کے نام پر مرد رکھتے ہیں۔ اردو مونث۔ رائج۔

بلقیس وش جو تنگ کے قاصد ہیں ناز پرور
اے رشک حور دل کی منت کی چوٹیاں ہیں — رشک

قول فیصل۔ دلی میں اس جگہ منت کے بال بھی بولتے ہیں۔

مونڈائے آپ نے منت کے بال جن کے
پر برنگ طائر بے آشیاں ہے دل میرا — شعور

منت گزار:۔ شکر گزار۔ ممنون۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

مائل کیا جو رحم پہ اس کو تو دل سے میں
منت گزار خاطر نازک ہو گیا — شوق قدوائی

منت لینا:۔ احسان لینا۔

لیتے ہیں جانثار کوئی منت مسیح
جو ہو شہید عشق اسے قسم کیا غرض — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منت مانگنا:۔ کسی کی نذر و نیاز کر کے منت مانگنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ کی عورتیں منت ماننا بولتی ہیں۔ مراد کے ساتھ مانگنا کا صرف ہے

منت ماننا:۔ (بالفتح) نذر ماننا۔ عہد کرنا۔ نیت کرنا۔ کسی بزرگ کے نام کی کوئی بات ماننا۔ نیاز ماننا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

رسائی آستان یار تک ہو
یہ درگاہوں میں منت مانتے ہیں — امیر

قول فیصل۔ بصورت جمع منتیں ماننا بھی بولتے ہیں جیسے۔ برسوں سے منتیں مانی ہیں آپ کو دنیا و مافیہا کی خبر تو ہے ہی نہیں آپ کو تو بس ایک پروفیسر صاحب اور دوسرے کلیجے سے لگا رکھا ہے (فسانۂ آزاد)

منت مان لینا بھی بولتے ہیں۔

منہ آئے گی نہ تم کو لیلیٰ دشمن میں بھی
ہاں دو منت ہمارے دیدۂ گریہ بار کی — داغ

منتہا:۔ انتہا کو پہنچا ہوا۔ انتہا کیا گیا۔ انتہا کو پہونچا ہوا۔ پورا کامل۔ تمام انتہا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بحر منتہی۔ وہ سمندر جس کا اندازہ نہ ہو۔ ساحل کا پتہ نہیں منتہائے تعمق تک زنجیر نہ پہونچ سکا جہاں (فسانۂ آزاد)

منتہا:۔ نتیجہ۔ حد۔ انجام۔ حاصل۔ ثمرہ عربی صفت مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منطقۃ البروج آپ کا دور فلک شمس
ہو نور کا مبتدا کہیں نور کا منتہا کہیں — عزیز لکھنوی

منتہی:۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) وہ شخص جو علم کی تحصیل پوری کر چکا ہو۔ انجام تک پہونچنے والا۔ کامل۔ لائق عالم۔ فاضل۔ وہ شخص جس کو فضیلت کی دستار بندھ چکی ہو۔ عربی صفت۔ فصیح۔ رائج۔

منٹ:۔ (بکسر اول و دوم) گھنٹے کا ساٹھواں حصہ۔ ساٹھ سکنڈ کا لمحہ۔ پل۔ دقیقہ۔ انگریزی مذکر۔ رائج۔

منٹ ہے پہر فرقت یار میں
گھڑی بھی شب غم میں گھڑی نہیں بات

قول فیصل۔ عام طور سے اس کا تلفظ بکسر اول و فتح دوم ہے۔ اور بصورت جمع منٹوں بولتے ہیں جیسے اگر علی ظہیر صاحب کا تم مل جاؤ تو منٹوں میں تمہارا کام ہو جائے۔

منثور:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) پراگندہ۔ متفرق۔ بکھرا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زر منثور کی ترکیب سے بولتے ہیں یعنی بغیر پرویا ہوا موتی۔

منثور:۔ کلام جو منظوم نہ ہو۔ نثر۔ عربی

متعلقہ۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔
قلیل الاستعمال۔

مَنجھا:- (بروزن دفا (ن غنہ کیا گیا ہے)، مونث
کہلے مُنجھی۔ حد زیادہ مشق کی وجہ سے قالب میں ہو
ہندی صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ منجھا ہوا بولتے
ہیں۔ کسی کے ساتھ منجھا ہوا بھی زبانوں پر ہے۔

مَنجھا:- ۲ رگڑا ہوا۔ صاف کیا ہوا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ہُوا کے اضافے کے ساتھ بولتے
ہیں کسی کے ساتھ باضافہ ہائے ملفوظی منجھا ہوا بھی
بولتے ہیں۔

منجھا:- ۳ تجربہ کار۔ اس جگہ دہلی میں منجھا منجھی
بولتے ہیں ہر دو معانی میں ہُوا کے ساتھ مستعمل ہے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ دہلی کی قید نہیں اہل لکھنؤ بھی منجھا اور
منجھی بولتے ہیں اور ہُوا کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں

مِنجانِب اللہ:- خدا کی طرف سے۔ غیب سے
اللہ کی طرف سے غیبی طور پر۔ عربی تابع فعل
فصیح، رائج۔

محلِ مصرف۔ منجانب اللہ تجویز ہیں اور کے راجہ نے
میری تمنا کی ہے جو حقیقۃً آئے کا تو سفر درجاد ٹکا
(انشائے سرور)

مَن جانا:- کسی کا کسی کے منانے سے خوش اور رضامند
ہو جانا۔ دو دلگانہ رہنا۔ ناراضی دور ہو جانا۔ اردو
مصرف۔ عورتوں اور عوام کی زبان۔

اور سے دو دلے ہوں تو ان سے کہا من جا
دیکھ کر ۱۳ ہے مرا دل ترا دیکھ کسی (امیر)

منجدھار:- (بفتح اول، نون غنہ و فتح چہارم)،
سمندر یا دریا کے بیچ کی دھار۔ سمندر یا دریا کا بیچوں
بیچ کا حصہ جو بہت گہرا ہوتا ہے۔ سمندر کی بڑی لہریں۔
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اے بحر دہ رو ہیں آپ زلفوں نے دکھائیں
ہنگے نہ بڑھے مانگ کو منجدھار سمجھ کر (بحر)

منجدھار:- ۲ (کنایۃً) مصیبت۔ عین مصیبت
کی جگہ۔

اے تیغ ناز چھوڑ نہ منجدھار میں مجھے
بیڑا ہوا نہ پار تو بیچھڑ دار گیا ہوا (جلیل)

رشک نے انجدار لکھا ہے۔

ہوں انجدار میں اے چرخ آشنا دشمن
یہ ناؤ بحر مصیبت سے پار ہونے دے (رشک)
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
انجدار ابھی کوئی نہیں بولتا۔

مُنجَر:- (بضم اول و فتح دوم) کھینچا گیا،
کھینچنے والا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان۔

محلِ مصرف۔ مختار کا مقام ہے کہ انجام بخیر ہوا۔ ایام گذاری
کا وسوسہ منجر بخیر ہوا کار ساز عالم نے حضور کو عافیت
دے دو اور ہم کو حاجت مند کیا۔ (انشائے سرور)

مَن جَرَّبَ المُجَرَّبَ حَلَّت بہ الندامۃ:-
جو شخص آزمائی ہوئی بات آزماتا ہے اسے ندامت
حاصل ہوتی ہے۔

جس نے آزمائے ہوئے کو آزمایا اس کو ندامت
حاصل ہوئی جو بات تجربے سے بری ہو چکی ہے اس کو اختیار
کرنے سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ عربی مثل، تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ فارسی مثل "آزمودہ را
آزمودن جہل است" یا "آزمودہ را آزمودن کار
خردمنداں نیست" بھی مستعمل ہے

مُنجلاب:- (بالفتح و فتح سوم) خراب اور
گندہ پانی ڈالنے کی جگہ۔ گندہ پانی۔ عربی، مذکر
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُنجلی:- (بالضم و فتح سوم) ظاہر، آشکار، روشن
عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ویسی رجب کو یہ مہ کامل ہوا السلو تجب
عالم پہ راہِ دینِ خدا منجلی ہوئی (غلام کوثری)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ بجائے منجلی
اصل بھی ہے جیسے سعدی نے لکھا ہے۔

کہے مشکلے بُرد پیش عشق
جو مشکلش را کند منجلی (سعدی)

مگر عام طور سے ان معنوں میں نہیں بولتے۔

مُنجّم:- (بالضم اول و فتح دوم و تشدید میم مکسور) نجومی
ستاروں کا علم جاننے والا۔ جوتشی۔ اختر شناس
علم نجوم سے واقفیت رکھنے والا۔ عربی صفت،
مذکر، اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

معلوم ہے زمیں پہ اسے آسماں کا حال
جو بیٹھے ہیں اس کے آگے منجم زہے کمال (بحر)

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع منجمین اور اردو
جمع منجموں ہے۔

مُنجَمِد:- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) سردی سے جما
ہوا۔ بستہ، ٹھٹھرا۔ جمی ہوئی شے۔ عربی صفت
مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ کرا ہونا کے ساتھ مصرف ہے جیسے پانی
کی دو ہاذوں اور سالات میں منجمد ہو کر زمین کے ابتدائی
طبقوں میں جمع ہوتی ہیں۔ (افسانہ آزاد)

منجملہ :- (بکسر اول وضم سوم وفتح چہارم) سب میں سے۔ کل میں سے۔ تمام میں سے۔ فارسی۔ تابع فعل فصیح و رائج۔

محل تحقیق۔ منجملہ ان کے ایک طلسم حیرت زا بھی ہے طلسم ہوشربا نہایت نادر ہے۔ (طلسم ہوشربا)

منجن :- (بفتح اول وسوم) سفوف جس سے دانت صاف کرتے ہیں۔ دانتوں میں ملنے کا سفوف۔ دانتوں کا پاؤڈر۔ اردو مذکر۔ رائج۔

منھ جو دھویا، ملے دانت، ایسے زرافشاں ہوئے
مسّی چھٹنے لگی، اس وقت منجن ہو گیا (بحر)

قول فیصل۔ کثرت کے ساتھ مستعمل ہے۔

تارے تمام آپ کے ہنسنے سے جل گئے
منجن نیا حضور دم صبح مل گئے (منیر)

منجنا :- (بفتح اول ونون غنہ) استعمال کے برتنوں کا صاف ہونا۔ صیقل ہونا۔ میلے برتنوں کا راکھ وغیرہ سے دھل کے صاف ہونا۔ اردو فعل۔ فصیح و رائج۔

قول فیصل۔ کسی علم یا ہنر میں مشاق ہونا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ کسی کے ساتھ رہنے سے مخاطب کے اخلاق کے ساتھ منجھنا بھی بولتے ہیں۔

منجنیق :- (بکسر اول وفتح سوم ویائے معروف) ایک قسم کا آلہ جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے پتھر مار کے دیوار کو گراتے ہیں۔ ایک قسم کی ڈھینکلی یا مشین جس کے وسیلے سے قلعہ کی دیوار توڑتے ہیں۔ بعض کے نزدیک ایک قسم کا بڑا فلاخن یعنی گوپھن جس میں بڑے بڑے پتھر رکھ کر قلعہ پر پھینکتے یا اس کے وسیلے سے دیوار پر مارتے ہیں۔ یہ آلہ منجنیق کا کام کرتا ہے جو پہلے زمانے میں بوقت جنگ کام آیا کرتا تھا۔ معرب۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منجنیق اک ادھر میں تھا وہ ۔۔۔
دیکھا ہے جاتے ہوئے اس راہ سے (قرآن السعدین)

منجھا :- (بفتح اول) بان بٹنے کا وہ درمیانی حصہ جس کے اوپر بال رہتی ہے ایرن کے بیچ کی لکڑی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منجھا :- پگڑی کی قسم کی ایک لمبی رنگین۔ پنجاب کی زبان۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

منجھا :- ماجھا۔ وہ لمبی ہوئی ڈور جو پتنگ اڑانے کے کام میں آتی ہے کنکوا لڑانے میں ایک دوسرے کو کاٹ دیتی ہے۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

منجھا :- سوز خوانوں کی اصطلاح میں مرثیہ مسدس کے مصرع سوم کو کہتے ہیں۔ لکھنؤ کی زبان (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب کم استعمال ہے۔

منجھا :- راستہ کا وسط۔ کھیت کی مینڈ۔ کہاروں کی اصطلاح۔ (عام بازاری زبان، نذیر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منجھا ڈالنا :- کسی کام کو توقف میں ڈالنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منجھانا :- (بفتح اول ونون غنہ) دریا پایاب کاٹنے کو کرانا۔ پار کرانا اس راہ کا [illegible] اردو فعل عوام کی زبان۔

محل تحقیق۔ دریا کا پاس کرنا کیا برابر راست پانی منجھا کر کل لشکر پار اترا۔ (طلسم ہوشربا)

منجھلا :- (بفتح اول ونون غنہ) بیچ کا، درمیان کا، بڑے اور چھوٹے کے بیچ کا۔ اردو صفت رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ عوام منجھلا بھی بولتے ہیں۔ مسافروں کی اصطلاح میں منجھولا وسطہ درجہ والی گاڑی کو کہتے ہیں۔

منجھلا بیٹا :- وہ لڑکا جو اول اور سوم کے بیچ میں پیدا ہوا ہو۔ درمیانہ لڑکا۔ پہلوٹی کے بعد کا لڑکا۔ پہلے کے بعد کا دوسرا لڑکا۔ اردو صفت مذکر۔ رائج۔

قول فیصل۔ منجھلا بیٹا یا منجھلا بھائی کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ جیسے منجھلا بیٹا اگرچہ عمر اس کی بھی کم نہیں ہے لیکن اس نے مدرسے میں تعلیم پائی ہے۔ (توبۃ النصوح)

جیسے سر شام آتے ہی اودے پیلے ہو گئے منجھلے بھائی کو بیٹھا ہوا دیکھ کر کسی قدر دم میں دم آیا (توبۃ النصوح)

منجھلا روزہ :- (قصبات) اہل رمضان کا روزہ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منجھلی :- (بفتح اول ونون غنہ) بیچ کی، درمیانی وہ بیٹی یا بہن جو دختر اول یا خواہر اول سے چھوٹی ہو وہ لڑکی اول اور تیسری لڑکی کے بیچ میں پیدا ہوئی ہو۔ منجھلا کی تانیث۔ اردو صفت۔ مؤنث۔ رائج۔

چھوٹی مری کھائے گی سر سے پان کا بیڑا
منجھلی کا منہ منجھلی کا منہ بیاہ بیڑی کا (جان صاحب)

قول فیصل۔ منجھلی بہن۔ منجھلی بیٹی اور منجھلی لڑکی کی ترکیب سے مستعمل ہے۔ جیسے منجھلی لڑکی کمسن ہے وہ عمر کے اس درجہ میں ہے جبکہ بچوں کی قوت تخیلی نہایت تیز ہوتی ہے۔ (توبۃ النصوح)

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ منجھلے بیٹے کی بیوی کے واسطے بھی اس کا استعمال ہے۔ مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منجھنا:۔ (نون اول غنہ) صاف ہونا، اجلا ہونا، مسی یا برنجی ظروف کا چمکایا جانا۔ دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بغیر ہائے مخلوطی منجنا بولتے ہیں۔ کسی کے ساتھ منجھنا بھی بول دیتے ہیں۔

منجھنا: ۲ صیقل ہونا، زنگ دور کیا جانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منجھنا: ۳ خالص ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منجھنا: ۴ تجربہ کار ہونا، مشاق ہونا، کسی ہنر یا کام میں کامل مہارت ہونا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ بغیر ہائے مخلوطی منجنا بولتے ہیں۔ کسی کے ساتھ منجھنا بھی بول دیتے ہیں۔

منجھولا:۔ (بفتح اول و نون غنہ و واو مجہول) وہ چیز جو میانہ اور متوسط ہو۔ یعنی بہت بڑی نہ بہت چھوٹی۔ میانہ، درمیانہ بیچ کا جیسے منجھولا زانہ، منجھولا بوقبند۔ یہ لفظ بے جان شے کے لئے مستعمل ہے۔ ہندی، صفت، مذکر۔

کیا کیا میرا اٹھا نہ تھا میں بند عاقبا اے موئی
تھا جو چھینکے سے مرے آیا منجھولا بو غلبند — رنگین

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

اس کی تانیث منجھولی ہے سناروں کی اصطلاح میں منجھلی اس کرن کو کہتے ہیں جو اوسط درجے کی ہو۔

منجھولا: ۲ اوسط درجے کا دیگچہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منجھولا: ۳ جوتا سینے کا آلہ۔ موچیوں کی اصطلاح (عام بازاری زبان۔ ازمیر)

منجھولی:۔ ایک قسم کی چھوٹی بہلی جو ہلکی پھلکی اور خوش وضع ہوتی ہے۔ ایک مستری ہیں کی گاڑی اردو مونث، قریب متروک۔

پالکی پر سوار اسے کرکے
بانی وہ اک منجھولی پر چڑھے — گلزار نسیم

منجھولی:۔ پستہ قد عورت، میانہ قد عورت، چھوٹے قد کی عورت۔ لکھنؤ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منجھیلا:۔ (بہ نون غنہ) جھگڑا، بکھیڑا، ہندی عورتوں کی زبان۔

نہ پوچھ ملاقات کچھ نکر بھی
ہزاروں طرح کے منجھیلے رہے — سحر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ جھمیلا زبانوں پر ہے اور یہ عوام کی زبان ہے۔

منجھیلا: ۲ ڈھیل، التوا، وقفہ، درنگ، دیر اور تاخیر جو کسی کام میں ہو۔ تعویق۔ پڑنا کے ساتھ صرف۔ (نور اللغات، سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ سب غلط ہیں منجھیلا آدھی رات یا دوپہر دن کو کہتے ہیں۔ نہ کہ جو معنی حضرت جلال نے بیان کئے ہیں تو اسے مجہلا دن لوگ کہتے تھے اب اسکا بدل غالباً جھمیلا ہے۔

مولف کے نزدیک کسی صورت سے اور کسی بھی معنی میں اب نہیں بولتے جھمیلا کے معنی جھگڑا، بکھیڑا، جنجھٹ وغیرہ کے ہیں۔ مگر آخر کے معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

منجھی چوٹ:۔ وہ ضرب جو خالی نہ جائے جچا ہاتھ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ فنون سپہگری کی اصطلاح ہے۔

منجیرا:۔ (بفتح اول و نون غنہ و یائے معروف) پیتل کی وہ دو چھوٹی پیالیاں جن کے وسط میں سوراخ ہوتا ہے اور اس سوراخ میں ڈور پرو کر ایک کو دوسرے پر موسیقی کے تال و سُر کے مطابق بجاتے ہیں۔ وہ دو پیتل کی کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ بجائی جاتی ہیں۔ اردو مذکر فصیح و رائج۔

بزم عشرت میں ہیں طبلے نافہ پیش رحیل
یہ منجیروں کی صدا بانگ درودت کم نہیں — داغ

من چاہے ٹنڈیا ہلائے:۔ دیوی دل سے انکار اور دل میں خواہش۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ

"یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ من بھائے منڈیا ہلائے"۔

مری سمت تک دیکھو تو ہائے ہائے
مثل ہے کہ من بھائے منڈیا ہلائے — میر حسن

صاحب محاورات ہندوستان نے۔ من بھاوے منڈیا ہلاوے۔ لکھا ہے۔ معنی باطن میں منظور ظاہر میں انکار۔

لیکن اب صرف من چاہے منڈیا ہلائے کی صورت سے سنتے بولتے ہیں۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

منچلا:۔ (بفتح اول و سوم) بہادر، دلیر، نڈر، بے خوف، شجاع، سورما، بیدھڑک۔ اردو صفت مذکر، فصیح و رائج۔

قول فیصل ۔ الف منحنی ۔ خا منحنی کی ترکیب سے مستعمل ہے ۔

مُنحَنِی بالکسر :- مجازاً ۔ دبلا ، لاغر ، نحیف ۔ عربی صفت ، فصیح و رائج ۔

محل مصرف ۔ مختار نے دیکھا کہ منحنی سا آدمی ۔ دبلا پتلا اور استغنا کرتا ہے ۔ بڑھ کر ایک چانٹا اور رسید کیا (فسانۂ آزاد)

مَنحُوس :- (بفتح اول و واؤ معروف) بدبخت بدنصیب ، شوم ، بد طالع ، نحوست والا ، نامبارک ۔ عربی صفت ، اسم مفعول ، فصیح و رائج

محل مصرف ۔ اللہ جانتا ہے اس وقت کلیجے پر سانپ لوٹ رہے ہیں نہ جانے تڑکے تڑکے کس منحوس کا منہ دیکھا ہے کہ بیر ہی کے مزے اٹھانے لگے ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ عوام اور عورتیں نحوستی برائی بدبختی کے معنوں میں ۔ منحوسیت ، بولتی ہیں جو غلط ہے اس جگہ نحوست کہنا چاہیئے ۔

مِن حَیثُ الاَخلاق :- اخلاق کے اعتبار سے ۔ از روئے اخلاق ۔ عربی ترکیب تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

محل مصرف ۔ لیکن جن لوگوں کے حسن کا تجربہ ہوا جب ان کو دیکھا تو من حیث الاخلاق سب سے بڑا پایا ۔ (مقصنفات)

مِن حَیثُ الجَماعَت :- جماعت کے اعتبار سے از روئے جماعت ، گروہ کے اعتبار سے ۔ عربی ترکیب صفت ، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

محل مصرف ۔ انگریز لوگ من حیث الجماعت بہت ہی مہذب اور مہذب ہیں

قول فیصل ۔ ۔ من حیث القوم ، کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں

مِن حَیثُ المَجمُوع : بحیثیت مجموعی ۔ عربی ۔

دنیا کی نظر میں انگریزی قوم نہ کبھی من حیث المجموع مسلم کو رونق نہیں کبھی جائے گی ۔ (ابن الوقت) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ بحیثیت مجموعی ، زبانوں پر ہے ۔

مِنخَر :- (بکسر اول و فتح سوم) ناک کا چھید ، نتھنا سوراخ بینی ، عربی مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل ۔ دونوں نتھنوں کے لئے تثنیہ کا صیغہ منخرین استعمال کرتے ہیں ۔ یہ بھی تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے ۔

مَن خوب می شناسم پیرانِ پارسا را :- بطور طنز مستعمل ہے ۔

میں چالاک لوگوں سے خوب واقف ہوں ، ان کا مکر چل نہ سکے گا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے اور اس موقع پر کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کوئی چالاکی کی بات کہے اور سننے والا اس سے پہلے سے واقف ہو تو وہ کہتا ہے کہ من خوب الخ

مَند :- علامت فاعل ، خداوند ، مالک ، صاحب والا جیسے عقلمند ، خردمند ، دولت مند ، عقلمند کسی دو حرفی لفظ کے ساتھ ترکیب پاتا ہے تو بیچ میں ایک واؤ اضافہ کر دیتے ہیں ، جیسے تنومند ، برومند فارسی ۔ (نور اللغات)

" یہ لفظ اسم کے ساتھ مل کر صفتی معنی پیدا کرتا ہے " (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ترکیب کے ساتھ ہی مستعمل ہے ۔

مَندا :- کساد ، کم ، ہلکا ، خفیف ، دھیما ، نرم ، سستا ارزاں ، اترا ہوا ۔ اردو صفت ، دہلی کی زبان ۔

مندا ہے اختلاط کا بازار آج کل
لگتا نہیں ہے دل کا خریدار آج کل ۔ میر

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ فارسی الاصل ہے کیونکہ فارسی میں منده اور مندک دونوں لفظ کساد و نادرو دے اسباب و کالا کے معنی میں آیا ہے یا سنسکرت مندے سے اپنا لیا ہے جو قریب قریب ہم معنی ہیں ۔

لکھنؤ میں اس محل پر ، مندا ، بولتے ہیں اور یہ عوام کی زبان ہے ۔

مَندا بیچنا :- سستا بیچنا ، ارزاں فروخت کرنا ۔ اہل ہنود کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام " مندا بیچنا " بولتے ہیں ۔

مَندا پڑنا : بالکسر دھیما ہونا ، دھیما پڑنا ، سست ہونا ۔ ڈھیلا ہونا ۔ مدھم پڑنا ، ماند ہونا ۔ کم ہونا ، سستا ہونا ، ارزاں ہونا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معنی ۲ میں ماند پڑنا بولتے ہیں اور معنی ۵ میں مندا پڑنا بولتے ہیں ۔

مَندا ہونا : بالکسر سستا ہونا ، ارزاں ہونا ، کساد بازاری ہونا ۔ بےرونق ہونا ، مدھم ہونا ، ماند ہونا ۔

چھوڑتا نہیں دنیا میں کوئی مہر و وفا کو
کیا آگے یہ مندا ہوا بازار محبت ۔ معروف
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معنی ۱ میں مندا ہونا بولتے ہیں اور عوام کی زبان ہے ۔ معنی ۲ میں ماند ہونا بولتے ہیں اور یہ فصحا کی زبان ہے ۔

مَندَر :- (بفتح اول و سوم) گھر ، مکان ، محل ، شاہی محل ۔ اردو ، مذکر ، متروک ۔

اس کا سر کوہ اگک ہے مندر
ہیں اگلی کتابیں جس کے اندر ۔ مصحفی

مَندِر :- بالکسر (بفتح اول و کسر سوم) شوالہ ، پرستش گاہ اہل ہنود کی عبادت گاہ ، بت خانہ ، بت کدہ ۔ اردو مذکر ، فصیح و رائج ۔

ہندوؤں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَندَل ہندی۔ چرخے کے پیچ کی وہ موٹی لکڑی جس پر مال پھرتی ہے (اس معنی میں دال ہندی سے بول چال میں ہے اور منڈلا بھی کہتے ہیں) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَندَل ہندی۔ وہ حلقہ یا کنڈل جو منتر پڑھتے وقت عامل یا جادوگر اپنے گرد اگرد کھینچ لیتے ہیں۔ وہ دائرہ جو جونیت خواں اپنے گرد بناتے ہیں اور اس میں بیٹھ کر عمل پڑھتے ہیں فارسی مذکر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ عوام اور عورتیں کنڈل (بضم اول و فتح سوم) بولتی ہیں

منڈلا ہ (بفتح اول و نون غنہ) جسم کا وہ حصہ جو ناف سے نیچے تک ہے۔ اردو مذکر دہلی کی زبان۔

نہ اس کے ہاتھ تھے دال پاؤں نے منڈلا بس کا تھا
پڑا تھا سوسن کا لاشہ ادھر کو ہم جو جا نکلے
میر سوز

مُندنا ہ (بضم اول و نون غنہ) بند ہونا، چھپنا۔ جیسے آنکھیں مندنا۔ ہندی

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ہے ہے
خوب وقت آئے تم اس عاشق بیمار کے پاس غالب
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اور آنکھوں کے ساتھ صرف ہے۔ اہل لکھنؤ بند ہونا بولتے ہیں

مندنا ہندی۔ بھیڑا جانا، دروازے کا بند ہونا دروازے کا مندنا۔ جیسے کوٹھا مندنا دروازہ مندنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بھڑنا یا بند ہونا بولتے ہیں

مُندنا ہندی۔ غائب ہونا، چھپنا، اوجھل ہونا جیسے سورج مندنا۔ اب بجیثیت حالی میں بند ہو جانا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سورج کے لئے چھپنا غروب ہونا اور ڈوبنا بولتے ہیں سورج کے لئے بند ہو جانا نہیں بولتے۔

مُندرِج ۱۔ (بضم اول) مندرج، درج شدہ، مندرج کا مرادف۔ عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُندَمِل ۔ (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) ۔ انقد ہو انگور ہائے رگھا و بھر جانے والا، اندمال ہونے والا بھرنے والا۔ عربی صفت۔ فصیح، راجح

قول فیصل۔ اس کا صرف زخم کے ساتھ ہی ہے اور ہونا کے ساتھ صرف ہے جیسے جو زخم مندمل ہو چکے ہیں اب ان کو نہ چھیڑو تو بہتر ہے

مندوب ۔ فاسدہ، ذیلی گیٹ، عربی مذکر فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مندوبین ہے۔

مندوب عربی۔ رویا گیا، نوحہ و ماتم کیا گیا، وہ کہ جس پر ندبہ کیا جائے۔ عربی صفت اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مندوب عربی۔ مستحب، سنت، مسنون عربی صفت۔ اسم مفعول۔ علم فقہ کی اصطلاح

مَندی ۔ (بفتح اول و سکون دوم) دھیمی، ہلکی، مدھم، کم۔ ہندی مؤنث۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ماندی بولتے ہیں۔

مَندی ہندی۔ سستی، ارزانی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ میں مندی زبانوں پر ہے اور یہ عوام کی زبان ہے جیسے اس دور میں کوئی چیز مندی نہیں ہے۔ ہر چیز آگ کے مول ہے۔

مندی آنچ ۔ دھیمی آنچ، ہلکی آنچ، مدھم آنچ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ ہلکی آنچ یا دھیمی آنچ ہی کہتے ہیں۔

مَندِیل ۔ (بکسر اول و یائے معروف) ایک قسم کی قیمتی پگڑی، طلائی پگڑی، دستار، عمامہ، مستعمل ایک خاص قسم کی گول ٹوپی۔ عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

ان منیجوں میں ذرا جو سر زدہ دست آ گیا
منہ میں تری اب کی ہم نے تو بچا لیا ہے بحر
گیا وہ تنگ پر جو ل گئی مندیل
وہ اڑ جلا جو ہوا اور یہ سوا ہوا بحر

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی رومال اور پٹکا بھی ہیں جو عام طور سے مستعمل نہیں۔

مُنڈ ہ۔ سر، کھوپڑی۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منڈ ۔ سرگروہ، سردار، سرغنہ، استاد گرو گھنٹال۔

انشا نے سن کے قصہ فرہاد یوں کہا
کرتا ہے عشق چوٹ تو ایسے ہی منڈ پر انشا

اب اردو میں تنہا مستعمل نہیں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ منڈو کہتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

منڈا ۔ (بضم اول و سکون دوم) سر منڈا ہوا

وہ شخص جس کے سر کے بال منڈے ہوئے ہوں۔
صفا چٹ۔ اردو۔ صفت۔ مذکر۔ رائج۔
قول فیصل۔ اسی جگہ سر منڈا ملا کے بھی بولتے ہیں
ڈاڑھی اور مونچھ منڈے ہوئے کے لئے بھی بولتے ہیں
جیسے ڈاڑھی منڈا، مونچھ منڈا۔
منڈا (ہ) ۔ وہ درخت جس پر شاخیں اور
پتے نہ ہوں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عوام لکھنؤ ٹُنڈا کہتے ہیں۔
منڈا (ہ) ۔ وہ بیل یا بکرا یا بھینس جس کے سینگ
نہ ہوں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
منڈا (ہ) ۔ ایک قسم کا جوتا جس میں نوک نہیں
ہوتی۔ بغیر نوک کا جوتا۔ ایک قسم کا بوٹ جسے
اکثر سپاہی لوگ پہنتے ہیں۔ مذکر۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
مُنڈا (ہ) (بنون غنہ) منڈا ہوا گھوٹ
موٹ۔ حجامت شدہ۔ جس کا سر منڈا ہوا ہو
جیسے منڈا ہوگی اور سپی ہوئی وہ نہیں پہچانی
جاتی۔ منڈے سر پر پانی پڑا ڈھل گیا۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ منڈا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں
جیسے کل ہی سر منڈا ہے۔
منڈا ۔ (ماندا کا مخفف) ایک قسم کی چپاتی روٹی
ایک قسم کی پتلی روٹی پھلکا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
منڈا ۔ آنکھ کی جھلی، آنکھ کا جالا، پردہ اس
معنی میں اردو میں ماندا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ ماڑا عام طور سے بولتے
ہیں۔
منڈاسا، مڑاسا ۔ (بضم اول و نون غنہ)
پھینٹا، عمامہ، پگڑی، دستار۔ ہندی۔ مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عوام لکھنؤ منڈاسا بولتے ہیں لیکن
عمامہ کو منڈاسا نہیں کہتے۔
منڈاسا باندھنا ۔ پگڑی باندھنا، پھینٹا
کسنا۔ اردو۔ مصدر۔ عوام کی زبان۔
محل صرف۔ یہ خدا کے مقبول بندے ہیں
یہ نہیں کہ الف بے پڑھی اور منڈاسا باندھ کر
کھڑے ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)
منڈاسا باندھنا (ہ) ۔ سر چڑھنا، سر اٹھانا
جیسے کمرا آرہ تو نے بڑا منڈاسا باندھا ہے
(یہ محاورہ دلی کا نہیں ہے) (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بھی نہیں بولتے۔
مُنڈانا ۔ (بضم اول و نون غنہ) استرا پھروانا
سر کے بالوں یا مونچھوں یا ڈاڑھی کا صفایا کرانا
اردو۔ فعل۔ فصیح۔ رائج۔
ڈاڑھی مونچھیں جو منڈائی ہیں تو زلفیں رکھیے
فرق بھی آپ میں اور آپ کی تصویر میں ہے [illegible]
قول فیصل۔ زلفوں کے لئے بھی اس کا استعمال ہے۔
منڈائیں اس نے زلفیں رہ گیا ہے خال عارض پر
گریزاں ہو گیا ہے سبزہ گویا کہ بچھو سے (ناسخ)
اسی جگہ منڈوانا بھی بولتے ہیں جیسے جس کے
کان سر منڈوایا وہی کہے سر منڈی۔
منڈائی ۔ (بضم اول و نون غنہ) سر منڈانے
کی اجرت، حجامت بنوائی۔ اردو۔ مؤنث۔ قلیل الاستعمال
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے سر منڈائی

یا سر منڈوائی کی ترکیب سے مستعمل ہے۔
منڈبھیڑ ۔ (بضم اول و نون غنہ و یائے مجہول)
بھینٹ، آمنا سامنا، اتفاقیہ ملاقات۔ اردو۔
مؤنث۔ دہلی کی زبان۔
بس تو یہ اگر منڈبھیڑ ہو جاتی ہے رستے میں
سلام الک جھک کے کرتا ہے دبا پیر مغاں مجھ کو (داغ)
قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس جگہ مڈبھیڑ بولتے
ہیں دلی میں اسی جگہ مڈھ بھیڑ ہے
منڈپا ۔ (بفتح اول و سوم) ایک کھلا
ہوا مکان جسے بیاہ یا کسی تقریب یا میلے کے موقع
پر پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں وہ جگہ جہاں بیاہ
کا کام کاج ہو۔ سنسکرت۔ مذکر۔ اہل ہنود کی
زبان۔
منڈپ (ہ) کٹی یا جھونپڑی جس کے سامنے پھلواری
بھی ہو۔ اردو میں برابر مستعمل ہے۔ جلیس نے تو منڈپ
اطلس یعنی آسمان تک لکھ دیا۔ انشا نے اسے بصورت
منڈھنے نظم کیا ہے (قوافی کھف ردف الف دیکھو)
ہیں پرے سے ایک جوگی جی ڈٹے صاحب کمال
دور سے آتا نظر ہے جن کا وہ منڈپ نظر (انشا)
ہیرا ایک نظم کا ٹکڑا ہے۔
ہے بابا کا منڈپ جو یہ بیٹھے ڈٹ جاؤ
محبت کی ہر وقت مرلی بجاؤ [illegible]
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ منڈپ بولتے ہیں۔
مُنڈچرا ۔ (بضم اول و نون غنہ و کسر چہارم)
ایک قسم کے فقیر جو ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا لوہے
کا ایک گرز نما آلہ رکھتے ہیں اس گرز کے سرے
پر چھوٹی چھوٹی کڑیاں لگی ہوتی ہیں جو خفیف سی
حرکت سے آواز دیتی ہیں گرز کی نوک تیز ہوتی ہے
یہ فقیر اس گرز کو ہلا ہلا کر اور کچھ بانی کہہ کر دکان

ایک پیسہ مانگتے ہیں اگر کوئی دکاندار پیسہ دینے میں انکار کرے تو اس گرز کی نوک دکھانے کے لئے سر یا آنکھ میں کھونک لیتے ہیں اور چاقو سے زبان یا ران کو واقعی زخمی کرتے ہیں جس سے خون بہتا ہے دکاندار اس حرکت سے خائف ہو کر پیسہ دیدیتے ہیں۔ - اردو صفت قریب بمتروک

لگا کے سر پہ عبث تیشہ مرگیا فرہاد
یہ منڈچڑا وہ شیریں پہ اڑگیا ہوتا — امیر

قول فیصل - دہلی میں منڈچڑھا بھی ہے۔

مُنڈچِڑا :- دکنا ہٹ، ضدی، ہٹیلا، دھکی دینے والا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال

منڈچراپن :- ضد، کسی سائل کی ضد ہٹ، زبردستی۔ اردو صفت مذکر قلیل الاستعمال

کوکن نے جان دی سر پھوڑ کے
منڈچراپن بھی نہ آنا چاہیے — شاد

قول فیصل . کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

منڈکری مارنا :- گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھنا غم یا فکر میں غمگین حالت میں سونا۔

گئی منڈکری مار آخر کو لیٹ
چھپر کھٹ کے کونے میں سر منہ لپیٹ — میرحسن

(نور اللغات)

قول فیصل . صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ میں نے اس کی مشق کرنا چاہی مگر ناکام رہا۔ ملائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے غالباً کہنا چاہتے تھے گھٹنے پیٹ سے لگا کر لیٹنا۔

گئی منڈکری مار آخر کو لیٹ
چھپر کھٹ کے کونے میں سر منہ لپیٹ — میرحسن

دوسرا محاورہ گنڈلی مار کر لیٹنا ہے۔ مولف کے نزدیک گنڈلی مار کر لیٹنا نہیں بولتے منڈکری مار کر لیٹنا کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

دور کر اس لباس کو یکسر
منڈکری مار بیٹھی بستر پر — مثنوی گلزار

مَنڈَل :- (بالفتح) گھیرا، دائرہ، چکر، گولا۔ سنسکرت، مذکر۔ ہندوؤں کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ عوام لکھنؤ گنڈل بولتے ہیں۔ چیل وغیرہ کے اوپر کے حلقے کو گنڈل کہتے ہیں

منڈل :- گول خیمہ، گول تنبو۔

۲ چاند سورج کا گھیرا، ہالا ماہ، ہالہ خورشید،

۳ گول بنا ہوا برج، گول مکان۔ جیسے شیر منڈل

۴ احاطہ، صوبہ، ضلع، پرگنہ۔

۵ صوبہ جو اسی گنا یا ایکسو سا ٹھ کوس کے پھیلاو میں ہو جیسے برج منڈل، کارومنڈل

۶ مقدم، نمبردار، گاؤں کا چودھری، محاسب وہ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل . اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَنڈلانا :- (بالفتح اول و نون غنہ) کسی پرند کا کسی چیز کے اوپر یا اردگرد حلقہ باندھ کر اڑنا، چکر لگانا، گھومنا، گرد پھرنا، حلقہ باندھ کر پھرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

منڈلانہ اوپما تو تن زار کے لئے
یہ مشت استخواں ہے سگ یار کیلئے — دقد

قول فیصل . عام طور سے چیل کوؤں اور ہما وغیرہ کے لئے اس کا استعمال ہے۔

جیسے - یہ بھی کوئی میدان ہے کہ انسان سیدھا چلا جائے - چکر کھائے جانا پڑتا ہے چیل کو بھی منڈلاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (دبیر کہسار)

منڈلا رہے ہیں کیوں یہ ہما چیل کی طرح
خایہ دہاں ہنگے مرا استخواں گرا — آتش

منڈلانا :- آدمیوں کا ہرے پھیرے کرنا بار بار چکر لگانا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل - موت، قضا، اجل، شامت وغیرہ کے لئے بھی بولتے ہیں۔

فتنے ہیں دھونی رمائے در پہ لیکن کیا خبر
شامتیں منڈلا رہی ہیں سر پہ لیکن کیا خبر — شوق قدوائی

منڈلاتے پھرنا یا منڈلائے پھرنا بھی بولتے ہیں۔

منڈلانا :- آدمیوں کا ہجوم کرنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مَنڈلانا :- بادلوں کا گھر کر آنا۔ اردو فعل فصیح، رائج۔

قول فیصل - بادل منڈلانا۔ ملا کے بولتے بھی ہیں۔

مَنڈلی :- (بفتح اول و نون غنہ و سکون سوم) ٹولی، گروہ، جتھا، جماعت، جھنڈ۔ اردو مونث۔ متروک۔

جس طرف آپ کہیں بادلوں کی منڈلی آئی
لوگ گھبرا گئے یہ چلائے کہ ٹڈی آئی — ظ

قول فیصل۔ اب اس جگہ عوام "ٹولی" دبوا ٹھول بولتے ہیں۔

مُنڈلی :- (بالضم و سکون سوم) مونث وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں (مریض زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ معنی منڈی کے ہیں نہ کہ منڈلی کے، مولف تائید کرتا ہے۔

مُنڈنا :- (بضم اول و نون غنہ) حجامت بننا، بال مونڈے جانا، استرے وغیرہ

ڈاڑھی یا سر کے بال صاف ہونا۔ اردو فعل فصیح، رائج۔

بعد منڈنے کے بھی ہے رنج رساں
زلف جاناں ہے کالا ناگ نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ اس جگہ منڈ جانا بھی بولتے ہیں

عارض پہ نمایاں ہوا خط منڈ گئے گیسو
آزاد ہوئے سلسلۂ زلف کے پابند — رند

منڈنا ۲؎ لٹنا، چوری ہو جانا، صفایا ہونا
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ مُسنا بولتی ہیں۔

منڈنا ۳؎ دھوکے میں آ کر نقصان اٹھانا، زیر بار ہونا، ٹھگا جانا۔ اردو مصروف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ بہتیرے فال گنڈوں، تعویذ طوماروں، ملا سیانوں نجومی پنڈتوں میں لٹتے ہیں۔ بہتیرے اپنے بیہودہ رسوموں و بیجا خرچوں میں منڈتے ہیں۔ (چہر ہیلی)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ مُسنا بولتی ہیں۔

مُنڈنا:۔ (بفتح اول و نون غنہ) غلے کو صاف کرنے کے لئے بیلوں کو غلے پر چلاتے ہیں اور اس فعل کو مانڈنا کہتے ہیں۔ اس کا لازم منڈنا ہے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ ماڑا جانا دیہاتی بولتے ہیں۔

مُنڈو:۔ (بضم اول و واو مجہول) ایک کلمہ ہے کہ عورتیں اپنے حق میں یا دوسری عورت کے حق میں تحقیر سے کہتی ہیں اور بجائے کمبخت، بدنصیب کے استعمال کرتی ہیں۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَنڈوا:۔ (بالفتح) ایک ادنیٰ قسم کا غلہ، شل کودوں۔

یہ مزاجاً سرد خشک ہے، قابض مولد ریاح اور قلیل الغذا۔ جیسے منڈوے کے آٹے میں خمیر اٹھ گیا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔

مُنڈوانا:۔ (بضم اول و نون غنہ) مونڈنا کا متعدی المتعدی۔ سر، ڈاڑھی یا مونچھوں کے بال صاف کرانا۔ اردو فعل متعدی فصیح، رائج۔

خط رخ منظور اگر ہے تو منڈوا دو یہ خط
باغباں رکھتا ہے کانٹے باغ کی دیوار پر — نظیر

مُنڈوانا ۲؎ مُسوانا، لٹوانا، چوری کرانا ۳؎ ٹھگوانا، دھوکے سے خرچ کرانا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر مُسوانا بولتی ہیں۔

مُنڈوکا:۔ ولد الزنا، حرام کا، وہ شخص جو ماں کے رانڈ ہو جانے پر حرام سے پیدا ہوا ہو۔ سر مونڈی کا۔ ہندی صفت، بازاری زبان
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مَنڈھا:۔ (بفتح اول و نون غنہ) کپڑے کا سائبان یا شامیانہ جو ہندوؤں میں شادی کے روز بطور رسم گھر کے اندر تانا جاتا ہے اور اس کے نیچے خالی مٹکیاں رکھی جاتی ہیں جن کو وداع کے روز برادری کے لوگ آ کر پانی سے بھرتے اور نیوتا دیتے ہیں۔ پھر اس کے نیچے ہوتے ہیں اس کو ہرے پتوں اور پانوں وغیرہ سے آراستہ بھی کرتے ہیں۔ ہندی، مذکر اہل ہنود کی زبان۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ہندوؤں کی قید نہیں مسلمانوں میں بھی منڈھا تنتا ہے زرد رنگ میں ایک ڈوپٹے یا کپڑے کو رنگتے ہیں اور پھر اس کو صحن میں تانتے ہیں مانجھے بٹھانے سے پہلے دولہن کو اسی منڈھے کے نیچے نہلاتے ہیں۔ بچے کے ختنے کے دن بھی منڈھا تانا جاتا ہے اور اسی کے نیچے ختنے کی چوکی رکھ کے ختنہ کرتے ہیں۔

منڈھا ۲؎ ایک قسم کے گیت جو دولہن کی رخصتی کے وقت گائے جاتے ہیں چونکہ پہلے وہ منڈھے کے نیچے گائے جاتے تھے اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَنڈھا چھانا:۔ شادی کا شامیانہ تانا جانا، شادی کے موقع پر شامیانہ تننا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

خوب شادی کا یہ منڈھا چھایا
نور کا جس کو آسماں کہیے — داغ

مَنڈھا چھوانا:۔ شادی کا سائبان تنوانا، تنگیرہ کسوانا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ منڈھا تنوانا بولتے ہیں۔

منڈھا ہونا:- کسی شے پر چاندی کا پتر یا کپڑا چڑھا یا جڑا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

منڈھے تھے تانبے سے دیوار و در
تانبے تھا وہ شہر سونے کا گھر — میر حسن

قولِ فیصل۔ بصورت تانیث، منڈھی ہونا بھی بولتے ہیں۔

منڈھے تو خوب بجے:- کام بن جاتا ہے تو ڈینگ کی سوجھتی ہے۔ کام بن جانے پر سب ہی اچھا کیا کرتے ہیں۔ کام بن جانے پر کام کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے۔ اردو مصرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان

تری بن پڑی چاہیے تھا تجھے
بجے خوب جب خوب منڈھے بنے — سوتن قدروانی

قولِ فیصل۔ منڈھتی ہے تو خوب بجتی ہے بھی زبانوں پر ہے۔

منڈھ جانا:- کسی کام پر جٹ جانا، کسی کام سر ہو جانا۔ پوری پوری ہمت سے کام شروع کر دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ جٹ جانا عوام لکھنؤ بولتے ہیں

منڈھنا:- (بفتح اول و نون غنہ) پوشش کرنا، کپڑا، کاغذ یا چمڑا چڑھانا۔ طبلہ یا ڈھولک پر کھال چڑھانا۔ اردو فعل، رائج۔

منڈھنا: ۔ ذمہ ڈالنا، کسی کے سر کرنا۔ لازم فعل۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اچھی والی گھڑی تم نے لی اور سستی والی ہمارے سر منڈھ دی۔

قولِ فیصل۔ دہلی میں اس جگہ مڑھنا بولتے ہیں

منڈھی۔ منڈھیا:- جوگیوں کے رہنے کی چھوٹی سی کٹیا۔ وہ چھوٹا سا گنبد نما مکان جس میں جوگی رہتے ہیں۔ کٹی، مڑھی، جھونپڑی ہندی مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ کٹی کے ساتھ بولتے ہیں۔ اس جگہ کوئی کٹی زبانوں پر ہے۔

منڈھے نہ چڑھنا:- انجام کو نہ پہنچنا، کامیاب نہ ہونا، نتیجہ نہ نکلنا۔ اردو مصرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ یہ بیل منڈھے نہ چڑھے گی (فسانۂ آزاد)

منڈی:- (بالفتح) وہ جگہ جہاں تھوک فروشی کا بڑا بازار۔ جس میں ہر شے بافراط آکر جمع ہو اور وہاں سے خرید کے دوسرے بازاروں میں بیچنے کے واسطے لے جائیں۔ ہندی، مؤنث۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ منڈی میں ہر شے نہیں ملتی بلکہ جس چیز کی منڈی ہوتی ہے وہ شے بافراط اور تھوک کے بھاؤ ملتی ہے جیسے ترکاری منڈی، لوہا منڈی، دال منڈی وغیرہ۔

اس کی جمع منڈیاں اور منڈیوں ہے

منڈیوں میں ہوے تجھ پر نثار
یہ نہ ہو خالی وہاں سے تو اٹھے — سودا

کنایۃً اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں بہت چیخ پکار ہو۔ کان پڑی آواز نہ سنائی دے اور یہ عوام کی زبان ہے۔ جیسے میاں آزاد کتب خانے کی ہجو کرتے بڑبڑاتے دل ہی دل میں گالیاں دیتے جاتے تھے کہ یہ کتب ہے یا منڈی۔ (فسانۂ آزاد)

مُنڈی: ۔ (بضم اول) منڈی، بن بالوں کی۔ سر منڈی ہوئی، سترہ اور صفت مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

منڈی: ۔ وہ گائے جس کے سینگ نہ ہوں بن سینگوں کی گائے۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُنڈی: ۔ ایک قسم کی جوتی، بوٹ، بن نوک کی جوتی، گرگابی۔ (فرہنگ آصفیہ، سرمایۂ زبان اردو)

قولِ فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُنڈی: ۔ ایک بوٹی کا نام، ایک نباتاتی تر کا نام جو مصفی خون اور دوسرے درجے میں گرم تر ہے۔ اردو، مؤنث، رائج۔

مُنڈیا:- (بالضم و نون غنہ) سر۔ اردو مؤنث عوام اور عورتوں کی زبان۔

منڈیا میں کالوں کو ریا خانم کے یار کی
تیاں سی جان جائے موئے نابکار کی — جان صاحب

منڈیا مروڑنا:- گردن دبانا، دق کرنا، تکلیف دینا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

منڈیانا:- (نون غنہ) گلت لگانا، بلڑ چڑھانا، چادروں کی بیچ یا نشاستہ وغیرہ سے کپڑے یا کاغذ کو سخت بنا کر صاف کرنا۔ ہندی (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مُنڈیر:- (بضم اول و نون غنہ و یائے مجہول) دیوار کا وہ بالائی حصہ جو ڈھلوان بنا ہوتا ہے تاکہ پانی اوپر سے دیوار کے اندر سرایت نہ کرے۔ اردو مؤنث، رائج۔

رکھتے نہیں زمیں پہ قدم صاحبانِ کبر
باد بروت، بامِ فلک کی منڈیر ہے — امیر

قولِ فیصل۔ کبھی کبھی منڈیر چوڑی بھی بناتے ہیں اور آخر کے دونوں سرے ڈھلوان بنا دیتے ہیں

اور اس چوڑے حصے کو جو صراحی وغیرہ رکھنے کے کام میں لاتے ہیں جیسے - کوری کوری صراحیاں پانی بھر کے کیوڑہ ڈال کے منڈیر پر رکھ دی گئی تھیں ان پر مٹی کے آبخورے ڈھکے ہوئے تھے۔

(امراؤ جان ادا)

قول فیصل۔ حوض کے اوپر کے چاروں طرف کے حصے کو بھی منڈیر کہتے ہیں۔

اس کی اردو جمع منڈیریں اور منڈیروں ہے

عجب دل پہ ہوتا تھا وحشت کا زور ؎
منڈیروں پہ جب رقص کرتے تھے مور — شوق

منڈیرا ؎ پشتہ، مینڈ، کیاری یا کھیت کی اونچی حد - اردو مؤنث، قلیل الاستعمال

اکھڑی دہلیز سب منڈیر گری
ہر پانی کی جھاڑو دینی پھری — جبر

منڈیر باندھنا:- پشتہ باندھنا، حد باندھنا، مینڈ باندھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

منڈیری:- (بضم اول و نون غنہ و یائے مجہول) منڈیر کی تصغیر۔ سر دیوار، دیوار کا سرا جو ڈھلوان بنا دیتے ہیں۔ اردو مؤنث، رائج

منڈیری ؎ کھیت کی مینڈ، پشتہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ مینڈ بولتے ہیں

منڈی گائے سدا لگور:- (باعلان نون) مثل اس وقت بولی جاتی ہے جب سن سے اتری ہوئی عورت جوان بنے۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

من ذالک:- ازاں جملہ، اسی طرح، اسی صورت سے۔ عربی۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مُنذر:- (بضم اول و کسر سوم) ڈرانے والا، آتش جہنم سے ڈرانے والا عذاب آخرت سے ڈرانے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ منذر جناب رسول خدا کا لقب بھی ہے۔

معبود کی جانب سے ہے تو نائب منذر
حاضر ہیں ہر اک قوم کو تو دعوے ہدایات — محمد لکھنوی

آنحضرت کا ایک لقب مبشر بھی ہے - یعنی جنت کی بشارت دینے والا اسی جگہ منذر و مبشر ملا کے بھی بولتے ہیں اور بشیر و نذیر کی ترکیب بھی مستعمل ہے۔

مَنزِل:- (بفتح اول و کسر سوم) جائے نزول نازل ہونے کی جگہ، سرائے مہمان سرا، مسافر خانہ اترنے کی جگہ، ٹھہرنے کی جگہ۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج

جہاں سے تو رخت اقامت کو باندھ
یہ منزل نہیں بے خبر راہ ہے — میر

قول فیصل۔ مقام، محل، مسکن کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

کچھ تعین نہیں اس کا ہم جوں دیگ رواں
جس جگہ بیٹھ گئے اپنی وہی منزل ہے
شیخ بقاء اللہ بقا

فارسی اور اردو والے اس پڑاؤ یا گاہ کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے حافظ کہتا ہے۔

کس ندانست کہ منزل گہ معشوق کجاست ؎
ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید — حافظ

مرا گھر تیرا منزل گاہ ہو ایسے کہاں طالع ؎
خدا جانے کدھر کا چاند آج اے ماہ رو نکلا — ذوق

منزل ؎ ایک دن کا سفر، مسافت یک روزہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منزل ؎ مرحلہ، اہم کام، سخت مقام۔ عربی مذکر، فصیح، رائج

رہ عشق میں اس کی گھبرا نہ اے دل
کڑی سے کڑی منزل آگے پڑی ہے — رفعت

منزل ؎ مکان کا درجہ۔ اردو مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس بلڈنگ کی پہلی منزل پر جو صاحب رہتے ہیں وہ بہت خوش ہیں۔

منزل:- آخری حد، حد، انجام۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ سمجھتے ہیں کہ بس صرف باغ کا مقدمہ جیت کے خاموش ہو جاؤں گا لیکن ابھی بڑی منزل آگے ہے، جب تک سارا جائداد واگذار نہ کرا لوں گا چھوڑنے کا نہیں۔

منزل ؎ چاند کا گھر، مقام قمر، نجوم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ نجومیوں کی اصطلاح ہے۔

منزل ؎ قرآن شریف کے سات حصوں میں سے ایک حصہ عربی مؤنث علم تجوید کی اصطلاح۔

نصیب ایسے کہاں یاد رخ محبوب میں میرے
ہماری منزل اول کلام اللہ کی منزل ہے — جگر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:- قرآن شریف کی جو سات منزلیں یعنی حصے یا مقام مقرر ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک حصے کا نام منزل رکھا گیا ہے کیونکہ اصل قرآن مجید میں سورتیں اور آیتیں تھیں پارے اور منزلیں بعد میں قرار دی گئیں جن میں

سے تیس پارے اور سات منزلیں مقرر ہوئیں وہ سردارِ کائنات کی ایک حدیث ہے کہ ایک صحابی رسولِ مقبول سے دریافت فرمایا کہ قرآن شریف کتنے روز میں ختم کیا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ مہینہ بھر میں پھر اس نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہفتے بھر میں پس اس لحاظ سے تیس پارے اور سات منزلیں قرار دی گئیں۔

منازل کی کمی بیشی اس وجہ سے ہے کہ ہر منزل سورت کے اختتام پر مقرر کی گئی ہے چونکہ سورتیں بڑی چھوٹی ہیں اس سبب سے منزلوں میں بھی فرق ہے

منزل بہت (کنایۃً) بڑی مسافت۔

رلعیں عشق تجھ تک آ سکے کس طرح اے عیسیٰ
ادھر سے اب اُدھر کروٹ بدلنا کوسوں منزل ہے — امیر

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُنزِل (ع بضم اول وکسر سوم) انزال ہونے والا، اخراج منی کرنے والا۔ عربی صفت، عوام ناقص تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُنزَل (ع بضم اول وفتح سوم) نازل شدہ، اتارا گیا، نازل کیا گیا، وہ جو نازل ہوئی ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

دور ازبسکہ کھنچا عرش سے رتبہ تیرا
حرف تیرا ہے ترے شیعوں کی وحیِ منزل — میر

منزل اٹھانا: مکان کا تعمیر کرنا۔

خرابی سے ارادہ ہے مکاں تعمیر کرنے کا
گر اک تصرف کو گور کی منزل اٹھانی ہے — آتش

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منزلِ اوّل (مرکب اضافی) یعنی منزل پہلا مرحلہ کنایۃً قبر۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قربان جاؤں ہے یہ تمہارے سفر کا حال
تشویش مجھ کو منزلِ اول کی ہے کمال — مصحفی

قولِ فیصل۔ اسی جگہ پہلی منزل بھی بولتے ہیں۔

کیا خبر بعد مرگ یاروں کی
ساتھ چھوٹا ہے پہلی منزل کے — امیر

منزل بمنزل ۔ سلسلہ وار۔ ایک منزل کے بعد دوسری منزل پر، مرحلہ وار، مرحلہ در مرحلہ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دوڑ چلنا راہِ الفت میں کب ایدل چاہیے
رفتہ رفتہ چاہیے منزل بمنزل چاہیے — صبا

قولِ فیصل۔ ہر منزل پر اور منزل منزل پر کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

رہِ عشق میں راہزن کیا نہ ہوگا
مجھے فکر منزل بہ منزل یہی ہے — داغ

اس کے ایک معنی درجہ بدرجہ علی قدر مراتب بھی ہیں۔

منزل بھاری کرنا: منزل کٹھن کرنا، منزل دشوار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

صورتِ سیّد رہ معنی ہیں باز آ اس سے
پھیر کھا کھا کے نہ پاؤں کی منزل بھاری — آتش

منزل بھاری ہونا: منزل دشوار ہونا، منزل سخت ہونا، راہ میں دشواریاں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیوں نہ ہر دم رہِ عشق کرے دل بھاری
قدم اٹھ سکتے نہیں اور ہے منزل بھاری — جرأت

منزل پر اترنا: پڑاؤ پر اترنا، منزل کرنا، کر ٹھہرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کوئی پھرتا تو خبر ہم رفتگاں کی پوچھتے
کون سی منزل پہ اترے ہیں کہاں بستر کیا — شرف

منزل پر پہنچنا: اصل مقام پر پہنچنا، مقام مقصود پر پہنچنا، ٹھکانے پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

منزل پر پہنچانا: (کنایۃً) ثابت کر دینا کسی امر کا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منزلت (ع بفتح وکسر چہارم وفتح چہارم) توقیر، اعزاز، وقعت، عزت، جاہ، رتبہ، مرتبہ، درجہ، پایہ، منصب، عہدہ۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

منزلت اپنی تو اے آتش کہیں پائے نہ بھول
بندہ عاجز ہے خدا کو لن ترانی چاہیے — ناسخ

قولِ فیصل۔ پانا، ملنا، ہونا، نہ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

منزلت کعبہ کی جو دل کو ملی
سنگِ اسود داغِ سودا ہو گیا — صبا

چشمِ ہمت میں ہماری قدر کیا دنیا کی ہو
ہوتی ہے طالب کے آگے منزلت مطلوب کی — سودا

نہیں یہ منزلت اپنی جواں کے گھر جائیں
نہیں یہ قرب جو بیٹھیں پلنگ پر نزدیک — بحر

منزل تک پہنچنا: آخری مرحلہ تک جانا، انجام تک پہنچنا، حد تک پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

الفت کا جب یہ ذکر آیا ہے حجاب نہ مرا
منزل تکمیل تک پہنچا اب افسانہ مرا — ناطق لکھنوی

منزل دراز ہونا: مسافت کا زیادہ ہونا، منزل بہت دور ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

لازم ہے منزل خضر سلامت پہونچ گئے در
منزل ہے کل کو سنتے ہیں اسے کاروان درد

منزل دشوار ہونا :- سخت مرحلہ ہونا۔ منزل سخت ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال :- جہاں سے ناموس کی عزت کا سوال آجاتا ہے وہ منزل بڑی دشوار ہوتی ہے۔

قول فیصل :- دشوار منزل ہونا۔ دشوار منزل آجانا بھی بولتے ہیں۔

منزل دور ہونا :- منزل کی مسافت زیادہ ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

خنا ہیں کشش سے ادب سے کرنے جا ہاں کی
کمیں ہوں ناتواں اور دن ہے آخر دور منزل ہے — امیر

منزل دینا :- جنازے کو راستہ میں ذرا سی دیر کے لئے رکھ دینا۔ راستہ میں جنازہ کو ٹھہرانا۔ جنازے کو قبر کے راستے میں تھوڑی دیر کیلئے آرام دینا۔ اردو صرف۔ رائج۔

قول فیصل :- شرع اسلامی کی رو سے مستحب ہے کہ ایک دم جنازے کو قریب قبر نہ لے جائیں تین منزلیں دے کر قبر تک لے جائیں۔ چوتھی مرتبہ میں قبر میں اتاریں۔

منزل طے کرنا :- مسافت طے کرنا۔ راستہ طے کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

اک طرارے میں کیا طے منزل معراج کو
شہسوار گشت نے تیز جب توسن کیا — ثروت

قول فیصل :- بصورت جمع منازل طے کرنا بھی رائج ہے۔

کبھی دل پر کبھی آنکھوں میں جا دواغ حسینوں کو
کرنا رہبر کا ہے کام طے کرنا منازل کا — ذوق

منزلیں طے کرنا بھی زبان زد ہے۔

تصور رخ جاناں میں ہیں عالم کی
تمام منزلیں طے کی ہیں ہم نے خود بخود — تعشق

منزلیں طے کرنا :- مرحلے طے کرنا۔ دشواریاں برداشت کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محفلوں میں جا کے پہونچائے قیمتوں کے پیام
منزلیں طے کر رہا پیغمبری کے واسطے — تعشق

منزل طے ہونا :- سفر پورا ہونا۔ منزل پر پہونچنا۔ مسافت طے ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ضعف سے اک قدم بھی ہٹتے نہیں
کس طرح ہوگی طے مری منزل — تجلی دہلوی

قول فیصل :- ایک مرحلہ طے ہونا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

وہ لاغر ہوں باہر جو ہوں آپ سے
تو مجھ سے کو طے کوئی منزل ہوئی — امیر

بصورت نفی بھی مستعمل ہے۔

بستر طریقے کے اختیار
کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی — صابر دہلوی

منزل قطع ہونا :- منزل کٹنا۔ راستہ طے ہو جانا۔ سفر پورا ہونا۔ منزل پر پہونچنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل :- بصورت جمع منزلیں قطع ہونا بھی بولتے ہیں۔

چھوڑ کر کعبہ و بتخانہ گئے مستاد و دوست
منزلیں قطع ہوئیں سنگ نشاں دور رہے — وزیر

منزل کاٹنا :- مرحلے طے کرنا۔ مسافت طے کرنا۔ راستہ پورا کرنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

دل دیوانہ زبس عشق صنم رکھتا تھا
ہر نفس کاٹتی منزل مجھے کعبہ رکی تھی — آتش

قول فیصل :- بصورت لازم منزل کٹنا بھی بولتے ہیں پر بھی۔ قلیل الاستعمال ہے۔

منزل کٹھن ہونا :- منزل طے کرنا دشوار ہونا۔ منزل مقصود کی مسافت بہت ہونا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

خاک سعیت سے نہیں انسانکو ہستی معلوم
ہیں منزلیں دو ہی کٹھن اک یہی طرف اک سفر — امیر

منزل کرنا :- اپنی منزل سے پہلے ہی راہ میں رکنا۔ راستے میں رک کے دم لینا۔ کچھ دور چل کر ٹھہرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

منزل کرنا :- ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ کسی جا رکنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

کرے جب دل میں آ کر عشق منزل
دو عالم سے کرے اک بار غافل — [illegible]

منزل کڑی ہونا :- منزل کٹھن ہونا۔ منزل دشوار ہونا۔ سخت مرحلہ ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

زرد پوش کہنے تھے مشکل بڑی ہے
الزارہ ہے دوزخ کا منزل کڑی ہے — میر عشق

منزل کھوٹی کرنا :- سفر سے پہلے ایسی بیٹھ لگانا کہ کچھ دیر ہو جائے۔ چلنے میں اتنی دیر کرنا کہ منزل تک نہ پہونچ سکے۔ دیر لگانا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

داغ اس ضعف نے کی اپنی تو منزل کھوٹی
ہم رہ جاتے ہیں سب یار چلے جاتے ہیں — داغ

منزل کھوٹی ہونا :- سفر پر روانہ ہونے میں اتنی دیر لگنا کہ منزل تک وقت معین پر نہ پہونچ سکے۔ دیر ہونا۔ مقام مقصود تک پہونچنے سے رہ جانا۔ دیر لگنا۔ مسافت طے نہ ہونا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

ساتھی تو ہوئے سب چمن خلد میں داخل
دل ڈھونڈھتا ہے کوئی نہ کہیں ہو مرا منزل — رشک

بصورت جمع "منزلیں کھوٹی ہونا" بھی بولتے ہیں۔

منزلیں ہوتی ہیں کھوٹی نکل آ قاتل خلق
راہ تکتے ہیں بڑی دیر سے راہی تیرے — امیرؔ

منزل گاہ:۔ اترنے کی جگہ، منزل، مسکن، مقام۔ فارسی مؤنث، قلیل الاستعمال

مرا گھر تیری منزل گاہ ہو ایسے کہاں طالع
خدا جانے کہاں کا چاند آج اے ماہ رو نکلا — ذوقؔ

منزل مارنا:۔ مہم طے کرنا، مشکل حل کرنا، مسافت طے کرنا، سفر کرنا۔ جیسے بڑی منزل مار کے آیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منزل مقصود:۔ (باضافت) اصل مطلب، اصل مراد، وہ جگہ جہاں کا پہنچنا مقصود ہو، مقام مقصود، علت غائی۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

ہماری منزل مقصود نامرادی ہے
خدا نخواستہ کیوں کوئی بامراد ہوتا — مہدی حسین ناصری

قول فیصل۔ داغؔ نے منزل مقصد بھی کہا ہے مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

تلاش منزل مقصد کی گردش اٹھا نہیں سکتی
کمر کھولے ہوئے رستے میں ہم رہزن کے بیٹھے ہیں — داغؔ

منزل مقصود نما بھی بولتے ہیں،

جانبِ بہر تلاش یار از خود رفتگی
منزل مقصود ہے مقصد سفر تھی نہیں — صفا

منزل مقصود کو پہنچنا:۔ مطلب کو پہنچنا، ٹھکانے پر پہنچنا، مراد کو پہنچنا، مقصد کو پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محو رفتار ہے سر و سامان مقابلے لائے روزگار دریا کا غلے کے قافلے منزل مقصود کو پہنچے۔ (انشائے سرور)

منزل ملنا:۔ منزل پر پہنچنا، مقام مقصود ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

منزل مجھے ملے نہ ملے اس کا غم نہیں
منزل کی جستجو میں چلا جا رہا ہوں میں — لاعلم

منزل نرم ہونا:۔ منزل کاٹنے کرنا، آسان ہونا

کٹنے لگی نرم ہو کر منزل اپنی
یوں ہی گر آنکھ تا تو کی لگی ہے — عندلیب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منزل نہ پانا:۔ منزل مقصود تک نہ پہونچنا۔ منزل نہ ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سر راہ پر شام آئی اب تک منزل نہیں پائی
کہاں بستر بچھاؤں میں کسی کا دل نہیں پاتا — برق

منزلوں:۔ دور تک، بہت دور تک، بہت منزلوں تک۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

وہ گرمیوں کے دن وہ بیاباں کی راہ سخت
پانی نہ منزلوں نہ کہیں سایۂ درخت — انیسؔ

قول فیصل۔ منزلوں تک بھی اس جگہ بولتے ہیں اس کے ایک معنی بہت سی منزلیں بھی ہیں منزلوں کی جگہ منزلیں بھی اسی کی جمع ہے۔

منزلوں دور بھاگنا:۔ میلوں دور بھاگنا، کوسوں دور رہنا، بالکل بے تعلق رہنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

جملہ: خوش نصیب لیکن جو طبع سلیم سے بہرہ کافی رکھتے ہیں وہ ان باتوں سے منزلوں دور بھاگتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر کوسوں دور بھاگنا بولتے ہیں، دور بھاگنا زبانوں پر ہے۔

منزلہ:۔ (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) عربی میں منزلت لفظ فارسی اور اردو میں بمنزلہ باضافت کے ساتھ۔ گویا کی جگہ مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

(۲) مقام جیسے بمنزلہ بجائے، بمقام (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں، بمنزلہ کی ترکیب ہی سے مستعمل ہے جیسے آپ میرے لئے بمنزلۂ پدر ہیں۔

منزلہ:۔ درجہ، منزل والا، منزل کا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، ایک منزلہ، دو منزلہ، تین منزلہ وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے جیسے ایسی، کلکتہ میں کیسی کیسی سہ منزلہ بلڈنگیں ہیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔

منزل ہستی:۔ (باضافت) کنایۃً عمر حیات، زندگی، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

منزل ہستی کو سمجھے تھے بہت دور دراز
دو دن کی مسافت کو ہم نے تا سلسلہ کم کر دیا — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ منزل حیات کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

منزل ہونا:۔ قیام ہونا، ٹھہرنا، کچھ دیر کو کہیں ٹھہرنا، منزل قرار دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

راہ میں رہ گیا دیر دور ہے کعبہ ابھی دور
آؤ یاران طریقت یہیں منزل ہو جائے — آسی الدنی

سخن زدوضع زمانہ مگو زکم که مبادا ازیں بتر گردد:۔ زمانے کی حالت سے مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس سے بھی بدتر نہ ہو جائے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

منزہ:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) مجتنب، پاک، بری، آزاد، صاف، القدس، متبرک، مبرا۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنترہ وہ تو ہے کون سنکال ہے
سنکال اس کا کہاں جو انکاں ہو — ناسخ

قول فیصل۔ سنترہ و سنترا کی ترکیب سے بھی ثقیلیات بنتا ہے۔

من سانچا تو سب سانچا:- من میں سچائی چاہیے پھر سب کچھ سچ ہی زبان سے نکلے گا۔

(عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منسرح:- (بالضم و کسر سوم و کسر چہارم) علم عروض کی ایک بحر کا نام جس میں سبب وتد پر مقدم ہوتا ہے اور آسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ عربی مونث۔ عروضیوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی آسان۔ آسان کیا گیا ہیں۔

منسک:- (بفتح اول و سوم) عبادت گاہ وہ جگہ جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں۔ موضع بنا۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبان پر نہیں ہے۔

منسلک:- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) پرویا ہوا۔ جڑا ہوا۔ نتھی کیا ہوا۔ شامل۔ شمول۔ عربی صفت۔ فصیح و رائج۔

محل نظم۔ اس روایتی تصور کو ختم کرنے کی باضابطہ کوشش تھی۔ جو اس وقت پورے شمال ہند کو ایک رشتے میں کسی نہ کسی واسطے سے منسلک رکھتا تھا۔ (از گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل۔ کرنا، ہونا، وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

منسلک تحت جگر اشک مسلسل میں نہیں
شمسہ مرجان جیب زیب سلک گوہر ہو شاد لکھنوی

جیسے میں بھی اطاعت کروں گا اور فلاں فلاں جناب میں منسلک ہو کر بخشوں میں آبرو پاؤں گا۔ (طلسم ہوشربا)

من سلوے:- ترنجبین اور بٹیریں۔ عربی مذکر۔

توریخ انبیاء اور تاریخ جہاں میں لکھا ہے کہ وہ خوان الٰہی جو بنی اسرائیل پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے بھوک پیاس کے زمانے میں دیار شام کے ایک دشت پر خار پر نازل ہوا تھا۔ یعنی اس جنگل خار زار پر شبنم کچھ رطوبت دانے دار شاخ شاخ ترنجبین کے مشابہ جم گئی تھی اور بٹیر کی صورت کے ہزار ہا جانور پیدا ہو گئے تھے۔ بنی اسرائیل ترنجبین کو شہد و شکر کے بجائے کام میں لاتے اور ان پرندوں کو جو کثرت کی وجہ سے خود بخود ہاتھ آ جاتے۔ پکڑ پکڑ کر کباب بناتے اور خوب اڑاتے تھے۔ چونکہ عربی زبان میں مجازاً شہد کو من اور بٹیر کو سلوے کہتے ہیں بس اس عطیہ الٰہی کا نام اس وجہ سے من و سلوے ہو گیا اور زمانا ایک نفیس کھانے کا نام بھی اسی مناسبت سے رکھ دیا ہے۔ جو مرغ کا گوشت ہڈیوں سے جدا کر کے ایک خاص وضع پر پکایا جاتا ہے۔ مجازاً خوان نعمت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے من و سلویٰ کی ترکیب سے مستعمل ہے بغیر تشدید حشو دوم من و سلویٰ بھی مستعمل ہے۔

سیر رکھتا ہے طبیعت کو کلام شیریں
من و سلویٰ ہے یہ اپنے لئے گویا آزاد — آتش

لب آپ کے شیریں بھی ہیں اور ہیں نمکیں بھی
اتراں ہوا لا مجھے اللہ کے گھر سے — مرزا آبادی

من سمجھوتی:- دل کا سمجھانا۔ تسکین خاطر، اطمینان خاطر۔ اردو مونث۔ دہلی کی زبان۔

محل نظم۔ انسان خدا کے بارے میں ابھی اتنی من سمجھوتی کیلئے بے بنیاد وہم بناتا ہے۔ (اجتہاد)

من سمجھوتی کر لینا:- دل کو سمجھا لینا، دل کو تسکین دے لینا۔ اپنی تسلی کر لینا۔ اطمینان کر لینا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

محل نظم۔ وہ بھی ان سب کی سنتا تھا اور اپنی من سمجھوتی کر لیتا تھا۔ (دربار اکبری)

منسوب:- (بفتح اول و واؤ معروف) نسبت دیا گیا۔ متعلق۔ نسبت کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ فصیح و رائج۔

محل نظم۔ ان باتوں سے کیا فائدہ خواہ مخواہ ہی ایک غلط بات ان کی طرف منسوب کر رہے ہو۔

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

منسوب:- منگنی کیا گیا۔ جس سے نسبت یعنی منگنی ہوئی ہو۔ اردو۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے شادی ہو جانے کے معنوں میں لیتے ہیں جیسے نواب واجد علی شاہ بہادر کی منجھلی صاحبزادی نواب کرم علی خاں کے صاحبزادے سے منسوب ہیں۔

ہمارے اس قول کی تائید میر سوز کے شعر سے بھی ہوتی ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دہلی میں بھی منگنی کے بجائے نکاح ہونے کے معنوں میں ہی مستعمل ہے۔

محتسب ہم نے تو دی دختر رز کو طلاق
پھر تری مرضی سے وہی ساتھ اپنے ہو منسوب — میر سوز

منسوب کرنا:- نسبت کرنا۔ نسبت دینا۔

علاقہ جتانا، متعلق۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل مصرف۔ جو قصہ تم نے ان کی طرف منسوب کیا ہے وہ دراصل ان کا نہیں ہے۔

قول فیصل۔ ان کا مصرف ہونا کے ساتھ بھی ہے جیسے منسوبی شادی ہونا بھی ہے جیسے۔ اب سنیے کہ یہ جادو جمال ستری خصال رانی راجہ جے سنگھ راجپوت کے ساتھ کہ جوان رعنا بلند بالا تھا منسوب ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

منسوب کرنا: منگنی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منسوبہ:۔ جس سے منگنی ہوئی ہو۔ منگیتر۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منسوخ:۔ (بفتح اول و واو مجہول) رد کیا گیا۔ نسخ کیا گیا، رد کیا گیا، متروک۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ فصیح، رائج۔

فتنوں کو ہر طرف سے فرو اس نے کر دیا
منسوخ سب کتابوں کو قرآن نے کر دیا (آج لکھنوی)

منسوخ کرنا:۔ رد کرنا، متروک کرنا، جاری نہ رکھنا، باطل کرنا، رد باطل قرار دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی مصرف ہے جیسے مرکزی حکومت نے میسا کا قانون منسوخ کر دیا ہے۔

منسوخی:۔ منسوخ ہونا، منسوخ کرنا، ختم کرنا، رد کرنا۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

منش:۔ (بفتح اول و کسر دوم) طبیعت، مزاج، خو، عادت۔ فارسی صفت مونث۔ فصیح، رائج۔

ولایتی بھی حسینوں کو ہم نے دیکھ لیا
منش تری سی کہاں میرزائی شکل ہے (آتش)

قول فیصل۔ نیک منش، گرامی منش، بیگانہ منش وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے جیسے۔

عزیز القصد، گرامی منش بعافیت باشند بعد دعائے نیم شبی و وظیفۂ سحر مطالعہ ہو۔ (انشائے سرور)

کب ہوا اے بت بیگانہ منش تو اپنا
دل جو اپنا ہے نہیں اس پہ بھی قابو اپنا (داغ)

منش:۔ (بفتح اول و دوم) من ضمیر متکلم۔ ش مصدری۔ خود بینی (فقرہ) مرزا صاحب کی منش ایسی بات گوارہ نہیں کر سکتی۔

معنی مذکور میں بھی بفتح اول و کسر دوم صحیح ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

منشا:۔ (بالفتح) بعض لوگ بعد الف کے جو فی الحقیقت ہمزہ ہی ہے ایک اور ہمزہ لکھتے ہیں جو غلط ہے اگر الف پر ہمزہ لکھا جائے اور مقصود یہ ہو کہ یہ الف نہیں ہے ہمزہ ہے تو ٹھیک ہے۔ مذکر

لغوی معنی میں پیدا ہونے کی جگہ، پرورش پانے کی جگہ، مجازاً سبب، باعث، وجہ۔ عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منشا:۔ (بفتح اول) ارادہ، مقصد، مطلب، مراد، منعی، عندیہ، مدعا۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف۔ فصیح، رائج۔

تدبیر کیا ہے آپ کی جانب سے حکم کا
تقدیر کیا ہے آپ کا منشا کہیں جسے (آزاد انصاری)

قول فیصل۔ منشا پورا ہونا، منشا اور منشا ہونا وغیرہ کے ساتھ مصرف ہے۔

بس وہ دل پر لگا اک خدنگ
اب تو منشا تیرا پورا ہو گیا (نواب تش؟)

حسب منشا دل پر شوق کی باتوں کا جواب
دیدۂ شرم میں ڈوبی ہوئی انگڑائی نے (ناصر؟ لکھنوی)

ہے ہم کو اپنے قتل میں منشا غضب
اس کی صفت ہو اصل میں منشا عذاب کا (ناظم)

منشار:۔ (بالکسر) آرہ۔ لکڑی تراشنے کا اوزار لکڑی چیرنے کا آلہ بہت بڑی آری۔ عربی مذکر، اسم آلہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ تعلیل الاشکال۔

منشرح:۔ (بضم اول فتح شین و کسر چہارم) کھلا ہوا، ظاہر، آشکار۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منشعب:۔ (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) پھیلا ہوا۔ منتشر، پراگندہ، شاخ در شاخ، ہوا ہوا عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

منشعب:۔ علم نحو و صرف کی ایک کتاب کا نام۔ عربی مونث، رائج۔

وہ طفل کیا ہو مجھے قتل کر کے شرمندہ
کہ منشعب میں وہاں باب افعال ابھی (میر؟)

منشور:۔ (بفتح اول و واو معروف) تتر بتر، پراگندہ۔ بکھرا ہوا۔ پھیلا ہوا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کدھر ہو نوبہاران چمن دیدار کے طالب
ہماری آنکھ سے منشور نظر رحمت کیجے جاؤ (عزیز لکھنوی)

منشور:۔ پروانہ۔ فرمان شاہی جس میں لطف اور عنایت کا مضمون ہو۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قدر داں خاص میں پھول میں بھی اسے لطف عشق
چاہیے طغرائے ہونا ہی مرے منشور کو (شفق؟)

حتوا ملیفل۔ موجودہ دور میں الیکشن سے تین مختلف پارٹیاں جو متحدہ کا لائحہ عمل یا اپنا پروگرام جاری کرتی ہیں اسکو بھی منشور کہتے ہیں۔ اس میں الیکشن میں حصہ لینے والی پارٹیاں وعدے کرتی ہیں کہ اگر ہم برسر اقتدار آئے تو یہ کام عوامی مفاد میں کریں گے جیسے اس مرتبہ اندرا کانگریس نے اپنے انتخابی منشور میں وعدہ کیا ہے کہ وہ اقلیتوں کا تحفظ کرے گی اور علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو بحال کرے گی۔

مُنَشّی ۱۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) نشہ آور۔ نشہ لانے والی چیز۔ وہ شے جس کے استعمال سے نشہ پیدا ہو۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح، رائج۔

مُنشی ۲۔ (بالضم و کسر سوم) ایک عہدے کا خط، جو بہر پڑھے لکھے کے نام سے پہلے اضافہ کیا جاتا ہے فارسی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

محل تنظم۔ اذل کو بین احمد حسین ۔۔۔ عرض رسا بجو کہ سرفراز نامہ مخزن علم و شعور یعنی جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع بانی اودھ اخبار کا لیکر تشریف لائے۔ (علیم مہر شرر)

حتوا ملیفل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں کسی بات کا اپنے دل سے پیدا کرنے والا۔ جو تحریر میں ادائے معانی اور مطالب پر قدرت رکھتا ہو۔

منشی ۳۔ محرر، لکھنے والا، تاریخ نویس، واقعات لکھنے والا۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

اعداتھے دم جائزہ ہر بار ندار د
منشی کے قلم الغ علما ندار د (انیس)

منشی ۴۔ انشا پرداز۔ مضمون نگار۔ خوش تحریر عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

منظم۔ اتالیق، منشی، ادیب
ہر اک فن کے استاد بیٹھے قریب (میر حسن)

حتوا ملیفل۔ اس کی فارسی جمع منشیان ہے۔

جو ہیں منشیان بلاغت نشان
وہ لکھتے ہیں اس طرح یہ داستان (علیم مہر شرر)

منشی ۵۔ متصدی۔ حساب کتاب لکھنے والا، قبالہ نویس۔ محاسب۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل تنظم۔ جو منشی تین سال سے ہمارے کارخانہ میں کام کر رہے تھے کل ان کا انتقال ہو گیا۔

حتوا ملیفل۔ منشی جی، منشی صاحب، چھوٹے منشی بڑے منشی وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

منشیانہ ۱۔ منشیوں کا سا۔ منشیوں کی طرح منشیوں کی مانند۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح رائج۔

محل تنظم۔ تحریر منشیانہ تقریر دلبرانہ کس قدر مطلب خیز ہے۔ نامہ نامی شفقہ گرامی تو تیر کی دست آویز ہے۔ (انشائے سرور)

منشیانہ ۲۔ منشی کا محنتانہ۔ وہ جابرانہ ٹیکس، جو وکلا کے منشی موکل سے مقدمہ کی فیس اور شکرانہ کے ساتھ رکھوا لیتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

حتوا ملیفل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منشیِ تقدیر ۔ تقدیر لکھنے والا۔ مقدر لکھنے والا۔ جو کچھ تقدیر میں ہے اس کو رقم کرنے والا۔ کاتب تقدیر۔ مجازاً خدا۔ فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال۔

محا الغزل نے نہ بھرنے دیا رقم کا غذ
دیا نہ منشیِ تقدیر کو قلم کاغذ (جبر)

منشیِ چرخ ۔ عطارد۔ ستارہ۔ فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

حتوا ملیفل۔ اسی کو منشیِ فلک۔ اور دبیر فلک بھی کہتے ہیں۔

منشی گری ۔ محرری۔ کتابت۔ لکھنے کا کام۔ کار تحریر۔ انشا پردازی۔ مضمون نگاری (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

حتوا ملیفل۔ عام طور سے منشی گیری زبانوں پر ہے اور منشی میں حساب کتاب لکھنا۔ محاسب کا کام روپے پیسے کا حساب لکھنا۔

مَنصَب ۱۔ (بفتح اول و سوم) رتبہ، اونچا مرتبہ، عہدہ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

اچھا جواں کو منصب جعفر کا ہے خیال
لیکن مجھے ہیں علم اٹھیں وہ ہیں یہ سال (تعشق)

حتوا ملیفل۔ عربی میں بفتح اول و کسر سوم ہے فارسی والوں نے بفتح حرف سوم کر دیا ہے۔

مکن ورد احسان کو ہی گر منصبے داری
کہ باشد یادوستی امراکرام منصب را (صائب)
ترانی کو کب، کب ہیں۔

منصب ۲۔ خدمت، کام، ڈیوٹی، کارِ فرائض (فرہنگ آصفیہ)

حتوا ملیفل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منصب ۳۔ درجہ، حد، حد ادب، حوصلہ، مجال، طاقت، قدرت۔ جیسے ہمارا منصب ان کے سامنے بولنے کا نہیں ہے۔ تمہیں کیا منصب تھا کہ تم ان سے بلا اجازت ملے۔ (فرہنگ آصفیہ)

حتوا ملیفل۔ ان معنوں میں بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی حق۔ موقع۔ محل بھی لکھے ہیں لیکن یہ بھی لکھنؤ نہیں بولتے۔

منصب پانا ۔ منصب عطا ہونا، اعلیٰ عہدہ پانا، مرتبہ حاصل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مَنصَب دَار :- صاحب منصب، عہدہ دار، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

منصب عطا کرنا :- عہدہ دینا، مرتبہ بلند عطا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ الٰہی ہفت پارچہ حواس خمسہ، عقل و روح سے سرفرازی دی ہے تو منصب ایمانداری بھی عطا کر۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے جیسے :- جب منصب جلیل اسے عطا ہوا تو اس نے بہ ادائے شکرانہ شاہی جشن شاہانہ کا سامان کیا۔ (دربار اکبری)

منصب کھلنا :- منزل معلوم ہونا، رتبہ اور مرتبہ کا علم ہونا، عہدہ معلوم ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

مجھ پہ فیض تربیت سے شاہ کے
منصب مہر و مہ محور کھلا غالبؔ

منصب ملنا :- بلند عہدہ ملنا، مرتبۂ بلند حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلوں میں جلوہ ریز ہوں اور ذال خیرہ سر
چالاک راہزنوں کو ملے منصب خضر جرأتؔ

منصب والا :- (بے اضافت) عہدہ والا، صاحب عہدہ، عہدہ دار۔ اردو ترکیب، رائج۔

مَنصَبِ والا :- (باضافت) بزرگ منصب، مرتبۂ بلند، بڑا عہدہ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ع اس منصب والا کے سزاوار تمہیں ہو انیسؔ

قول فیصل۔ اسی محل پر والا منصب بھی بولتے ہیں۔

مَنصَبی :- (بفتح اول و سوم) منصب سے منسوب، عہدے سے متعلق۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کار منصبی اور فرض منصبی کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

مُنصَرِف :- ایک حال سے دوسرے حال پر لوٹ جانے والا، پھر جانے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ علم نحو کی اصطلاح میں اس اسم کو بھی کہتے ہیں جو کسرہ اور تنوین کو قبول کرے برخلاف غیر منصرف کے کہ وہ کسرہ اور تنوین کو قبول نہیں کرتا ہے۔

مُنصَرِم :- (بالضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) منتظم، انصرام کرنے والا، سربراہ کار، مدار المہام، پیش کار، انتظام کرنے والا، مہتمم، دفتر کا منتظم۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چوتھے درجے سے مدرسہ چھوڑا اور اپرنٹس ہوئے کام خاک نہیں جانتے ہیں۔ ڈانٹ بہت کھاتے ہیں از ڈسر باہر جاتے ہیں تو منصرم صاحب سے پوچھ کر (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ انصرام مصدر لازم ہے یعنی منقطع ہونا۔ عربی میں بمعنی منتظم مستعمل نہیں ہے۔

مُنصَرِم :- (مذ) بندوبست کے محکمے کا سرکاری عہدہ دار، عدالت بندوبست یا جج کا سر دفتر۔ فارسی صفت مذکر۔ عدالتی اصطلاح

مُنصِف :- (بالضم و کسر سوم) عادل، انصاف کرنے والا، صاحب انصاف۔ عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج۔

منصف ہو عجب صورت پیکار نکالی
پہلے نہ کبھی میان سے تلوار نکالی عشقؔ

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع منصفوں ہے اور ہونا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

چندے تو منصفوں کو بھلا یاد آئیے
یا بہر خدا کے واسطے عشرت بچائیے عشقؔ

منصف ہے ذات باز ہے وہ
عادل ہے، بے نیاز ہے وہ شفیقؔ لکھنوی

مُنصِف :- (مذ) دیوانی کا ایک عہدے دار، جج کا ماتحت عہدہ دار، ایک عدالتی عہدے کا نام۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

مُنصِفانَہ :- انصافاً، از روئے انصاف، انصاف سے، عادلانہ، ٹھیک ٹھیک۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

منصف مزاج :- کھرا، صاف گو، جو انصاف پسند ہو، کھری، آزاد طبع، بے لگاؤ، وہ شخص جو انصاف پسند کرتا ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

مُنصِفی :- انصاف، فیصلہ، تصفیہ۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

داوری و منصفی سن دلبراں
چھوڑ دیں عشاق پر کر انتخاب میرؔ

مُنصِفی :- (مذ) منصف کی عدالت، منصف کا عہدہ۔ اردو مونث، رائج۔

منصفی اٹھنا :- انصاف نہ رہنا، انصاف ختم ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منصفی دنیا سے ساری اٹھ گئی
اے بتو! یا خداری اٹھ گئی داغؔ

قول فیصل۔ اسی جگہ "انصاف اٹھنا" زبانوں پر زیادہ ہے۔ جیسے اب دنیا سے انصاف اٹھ گیا ہے۔ کالج سے گنگ۔

منصفی سے کہنا:۔ انصاف سے کہنا، از روئے انصاف فیصلہ کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے دھرے کرتا
تمہیں منصفی سے کہو تمہیں اعتبار ہوتا　　　داغ

قول فیصل۔ اب اس جگہ زیادہ تر انصاف سے کہنا بولتے ہیں۔

منصفی شرط ہے:۔ انصاف کرنا چاہیئے۔

منصفی شرط ہے کب تک ترا غم کھائے کوئی
یا ایسا کوئی کہ ظلم کر مر جائے کوئی بجر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر انصاف شرط ہے زبانوں پر زیادہ ہے۔

منصفی کرنا:۔ انصاف کرنا، عدل کرنا، فیصلہ کرنا، تصفیہ کرنا۔　　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ عدل کرنا کے معنوں میں اب انصاف کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔ منصفی کرنا بمعنی فیصلہ کرنا، تصفیہ کرنا اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منصوب:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) مونث کے لئے منصوبہ، قائم کیا گیا، کھڑا کیا گیا، نصب کیا گیا، کھڑا، ایستادہ، قائم، سیدھا۔ عربی صفت مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منصوب:۔ بے منقوح، وہ حرف جس پر زبر یا فتحہ دیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، طلبا و طبقے کی زبان۔

منصوبہ:۔ (بفتح اول و واؤ معروف و فتح پنجم) کسی کام کی تدبیر کا خیال، تدبیر، حکمت، دانائی، پروگرام، مستقبل کے لئے لائحہ عمل۔ فارسی مذکر فصیح، مروج۔

محل صرف۔ بڑا لڑکا تو پہلے ہی گویا ہاتھ سے جا چکا ہے۔ منجھلا امسال انٹرنس پاس کرنے کو تھا اور امید تھی کہ یہ کچھ ہو گا مگر اب وہ تمام منصوبہ غلط ہوا جاتا ہے۔　　　(توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ ذوق اور ناصر نے منصوبہ کرنا اور ہونا بھی نظم کیا ہے مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منصوبہ بدنے کا برے کرتے ہیں رقیب
اور مجھ سے شل بازیٔ شطرنج دم نہیں　　　ذوق

وائے قسمت دم نہ خنجر میں رہا
قتل عاشق کا جو منصوبہ ہوا　　　ناصر

منصوبہ باندھنا:۔ ارادہ کرنا، ٹھاننا، کسی بات کا دل میں یا ذہن میں پختہ کرنا، عزم بالجزم کرنا۔

(فقرہ) جب میں نے اس قصہ کا منصوبہ باندھا (مراۃ العروس)　　　(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منصوبہ بنانا:۔ منصوبہ تیار کرنا، پلان بنانا، لائحہ عمل بنانا، پروگرام بنانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ آپ ہی ایک منصوبہ بناتی اور آپ ہی بگاڑتی۔ آپ ہی ایک رائے قائم کرتی آپ ہی اس کو بدلتی تھی۔　　　(ایامیٰ)

منصوبے میں ہونا:۔ خیال میں ہونا، ترکیب میں لگے ہونا۔ اردو صرف۔ قریب متروک۔

محل صرف۔ میاں آزاد۔ کیوں مولوی صاحب کس منصوبے میں ہو۔　　　(فسانۂ آزاد)

منصور:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) مدد دیا گیا، منظفر، فتح مند، فتحیاب، فیروزمند۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

علیؑ ہیں شیر خدا اور علیؑ ہیں غالب کل
علیؑ ہی ناصر و منصور ہیں علیؑ ہیں نصیر　　　محشر لکھنوی

قول فیصل۔ مظفر و منصور اور منصور و مظفر کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

منصور:۔ ایک درویش کا نام جس نے حالت جذب میں انا الحق کہہ دیا تھا اور جس کو شرع کے مطابق سولی دی گئی تھی۔ عربی مذکر رائج۔

دی گئی منصور کو سولی ادب کے ترک پر
تھا انا الحق حق مگر اک حرف گستاخانہ تھا　　　مشعوف

قول فیصل۔ اس کا اصل نام حسین تھا اور منصور اس کے باپ کا نام تھا لیکن وہ باپ کے نام سے مشہور ہو گیا۔

اس کا لقب حلاج (روئی دھنکنے والا) تھا ایک روز ایک حلاج سے جو ان کا دوست تھا۔ انھوں نے کسی کام کو کہا۔ اس نے عذر کیا کہ روئی دھنکنا ہے اور فرصت نہیں ہے اس نے کہا کہ تم جاؤ میں روئی دھنکوں گا وہ چلا گیا تو تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو دیکھا کہ تمام دکان پر روئی دھنکی ہوئی پڑی ہے اس کو حیرت ہوئی اس روز سے اس کا لقب حلاج ہو گیا۔

منصوص:۔ تعین کیا گیا، کمال تحقیق کو پہنچا ہوا۔ عربی صفت　　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

منصوص:۔ بے وہ آیت قرآن شریف کی جو محتاج تاویل کی نہ ہو یا وہ حدیث صریح جو کامل طور پر ثابت ہو گئی ہو (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے مراد اس سے وہ بات یا چیز ہے جس کا ثبوت یا دلیل قرآن یا حدیث سے وضاحت کے ساتھ ہو۔

ان کے بچپن میں نقلی عصمت منصوص کی بات تھے جوانی و ضعیفی کے جدا دو رحیات

مؤلف

منصوص کے ایک معنی مطابق قرآن "قرآنی الفاظ میں" کے بھی ہیں جیسے یہ ایک دعا عام فہم عوام کے لئے انھیں کی زبان میں پرداز دعائے صباح جناب امیرؑ میں لکھی گئی اور اگر الفاظ منصوص نہیں تو پرداز منصوص ہونے میں کیا کلام۔

(رسالہ نور کے تڑکے کی دعا)

مَنَصَّة :- (بفتح اول و دوم و تشدید سوم مفتوح) کسی چیز کے ظاہر ہونے کی جگہ وہ تخت جس پر عروس کو بٹھاتے ہیں جلوہ گاہ عروس۔ عربی مذکر، اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ "منصۂ شہود" کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مُنضِج :- (بالضم و کسر سوم) وہ دوا جو مواد کو پکا دے اور جس کو اطبا جلاب سے پہلے استعمال کراتے ہیں جس سے طبیعت نرم ہو جاتی ہے۔ پکانے والی دوا، پیشاب کا قوام معتدل کر دینے والی دوا۔ عربی مذکر حکما کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ پانچواں منضج تھا کہ جناب قبلہ و کعبہ ..... اس خراب آباد سے تشریف لے گئے۔ (داستانِ سرور)

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے اعدا مزاج کی بدمزگی کا حال جیسیوں کی ایذا کا ملال، تیرہ منضج کا ہونا، سہل کی خبر سن کر طبیعت پریشان ہوئی۔ (داستانِ سرور)

پینا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔ جیسے سب کو یقین تھا کہ کام تمام ہوا یہ طول ہوا کہ چودہ منضج پئے دو پئے پئے۔ (داستانِ سرور)

طب میں اس کی تعریف یوں لکھی ہے :-

"پختہ کنندہ اورام و علامات اخلاط غلیظ را رقیق و رقیقہ را غلیظ و بستہ را نرم کردہ قابل اخراج کنندہ دوا"

اب بصورت تانیث زبانوں پر ہے اس کی جمع منضجات ہے۔

مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ :- جو ہنسا وہ ہنسا گیا یعنی جو دوسروں کا مضحکہ اڑاتا ہے خود اس کا بھی مضحکہ اڑایا جاتا ہے عربی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ آزاد :- ہنسوں بھی تو ہنس نہیں سکتا۔ من ضحک ضحک۔ بسم اللہ فرمائیے۔ (فسانۂ آزاد)

مُنضَم :- (بالضم و فتح سوم) ملایا گیا، ملایا ہوا، شامل، پیوستہ، ملحق، شامل کیا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فرمایا کہ کچھ شرائط و شروط اور ہیں منضم مختصر پس ہم ہیں یا شروط اسکے یہ فرمان خدا ہے ملفوظ

مُنطَبِق :- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) برابر، موافق، یکساں، مطابق، مطابقت کیا گیا۔ باہم اوپر تلے رکھا ہوا، مطابق آنے والا، یکساں، ہموار۔ عربی صفت۔ اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُنطَفِی :- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) فرو ہونے والا، بجھنے والا، بجھا ہوا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ ساحر روزگار نے شمعۂ آفتاب کو منطفی فرمایا اور ظلمت شب کو خیمۂ عالم میں قیام پذیر کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

مَنطِق :- (بفتح اول و کسر سوم) یہ مصدر میمی ہے اصل میں مصدر نطق ہے لغوی معنی بولنا، بولی گفتگو، نطق، گفتار، گویائی، گفتگو، بات، کچھ تلفظ عربی مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَنطِق :- خوش کلامی، فصاحت، خوش بیانی، طلاقت لسانی۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

مَنطِق :- دلیل، بحث، حجت، بات۔ اور دو معنی عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ تمہاری منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کو کیا کہہ رہے ہو ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔

مَنطِق :- علم منقول، وہ علم جو کلام کی صحت اور اسکے ابطال میں مدد بخشتا ہے عقلی دلائل سے حق کو حق ناحق کو ناحق ثابت کر دیتا ہے۔ علم دلیل۔ جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنے کا علم۔ علم حکمت کی ایک شاخ۔ جس سے آدمی میں معقول گفتگو کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ذہنی خیالات کا تصفیہ اور ذہن کی

آراستگی کرنے والا علم۔ عربی۔ مؤنث
فصیح۔ رائج۔
محل نطق۔ وہ مداری جو نچے والا۔ وہ آقلیدس کے وقت
اڑھائی کا منطق سے جی چرانا۔ (فسانۂ آزاد)
حل تفصیل۔ یہ علم اول زمانے میں یونانیوں اور ہندیوں
میں تھا۔ انہیں دونوں پرانے اور قدیم ملکوں سے
دیگر ممالک میں پہنچا۔ اگرچہ محقق یہ نہیں بیان کرتے
اول ہندی یا خاص یونان میں اس علم کا ایجاد
ہوا۔ مگر ہماری رائے میں چونکہ ہندوستان بھی
قدامت میں بہت پرانا ملک ہے ان ملکوں میں سے
ہے جو اول اول انسان سے آباد ہوئے۔ چنانچہ
حضرت آدم بھی اسی کے ایک پہاڑ پر آباد ہوئے
تھے۔ اس سبب سے قیاس غالب ہے کہ دیگر علوم
کی طرح اس علم کے ایجاد کا مستحق بھی ہندوستان
ہی ہو۔ کیونکہ علم ہندسہ جو ایسے علوم کی بنیاد
ہے اسی ملک سے اول میں نکلا اور ہند کی مناسبت
سے اس کا نام ہندسہ رکھا گیا۔ لیکن اس میں شبہ
نہیں کہ ہندوستان کے اولین موجد ان منطق کا
نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہاں اس قسم کی تاریخ قلمبند
کرنے کا دستور ہی نہ تھا یا شاستر کا زمانہ اس زمانے
سے بہت بعد کا ہے جب کہ یونان میں اس کا
چرچا ہو چکا تھا۔ ایک یونانی کتاب میں لکھا ہے
کہ اول اول اس علم کی کتابیں زینو نام ایک یونانی
حکیم نے تصنیف فرمائیں۔ اور اسی نے اس کی تعلیم
بھی دی۔ یہ حکیم حضرت مسیح سے ۴۸۸ برس
پیشتر یونان میں موجود تھا۔ اس کے بعد سقراط
اقلیدس۔ انٹیس تھینز۔ اکیاس۔ افلاطون۔
ارسطاطالیس وغیرہ اس علم کے بڑے ماہر اور
مصنف پیدا ہوئے۔ زینو کے بعد سقراط حکیم
نے ناموری حاصل کی۔ یہ حکیم حضرت عیسیٰ سے
۴۶۹ برس پیشتر یونان کا سرتاج بنا۔ یہ شخص علم
منطق کا عاشق تھا اس کے وقت میں علم منطق
کا بہت بڑا چرچا رہا اس کے بعد ارسطاطالیس
نے جو حضرت مسیح سے ۳۸۴ سال پیشتر پیدا ہوا
اس کی تکمیل میں بہت کچھ کوشش فرمائی۔ اور اس
علم کے متعلق ایسی کتابیں لکھیں کہ اس کی تصانیف
پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ آج کل جو یونان
میں منطق پڑھائی جاتی ہے وہ ارسطاطالیس کی
تصنیفات سے ہے۔ جب یونان میں بلحاظ تصنیفات
اس علم نے شباب حاصل کیا تو روم اور عرب
میں دھوم مچ گئی دونوں ملکوں کے طالب علم
یونان میں آئے اور اس علم کے منطقی تحفہ سے
حظ حاصل کیا۔ یعنی اس علم میں پوری دستگاہ
بہم پہنچا اور کتابیں لے لا اپنے اپنے ملکوں پر چلے
گئے چنانچہ اس کی کشش سے ان دونوں ملکوں
میں بھی ایسے ایسے عالم پیدا ہوئے کہ وہ یونانیوں
پر سبقت لے گئے۔ جب روم کے متعدد شہروں میں
اس علم کا درس و تدریس شروع ہو گئی تو یورپ کے
ملکوں میں اس کا چرچا ہوا۔ چنانچہ مختلف سلطنتوں
کے لوگ جوق در جوق آ کر اس علم کو حاصل کرنے
اور بہت خوشی کے ساتھ اپنے ملکوں میں آ کر پھیلانے
میں مصروف ہوئے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ تمام
یورپ میں یہ علم پھیل گیا۔ دوسری صدی ہجری میں
عرب کے لوگوں میں اس علم نے ہر دلعزیزی
پیدا کی۔ جتنی یونانی زبان میں منطق کی کتابیں موجود
تھیں ان سب کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا۔ اور
تمام دار العلوموں میں منطق ہی منطق کی کتابیں نظر
آنے لگیں۔ غرض یہ علم ایک بہت بڑا انسانی
جوہر ہے جس کے بغیر آدمی آدمی نہیں بن سکتا
حیوان ناطق اسی صورت میں ہے کہ منطق کا ماہر ہو
(فرہنگ آصفیہ)
۔ علم منطق کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

منطق بگھارنا :۔ دلیل کرنا۔ باتیں بنانا۔ حجت کرنا
مین میخ نکالنا۔ چنان اور چنیں کرنا۔ اردو مصدر
عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ اس محل پر عورتیں منطق بھگارنا زیادہ
بولتی ہیں۔

مِنْطَقَةُ الْبُرُوج :۔ وہ بڑا دائرہ جس میں
بارہ برج آسمانی واقع ہیں۔ عربی ترکیب۔ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
منطقۃ البروج میں آپ کا دور قبول شمس
نور کا مبتدا کہیں۔ نور کا منتہا کہیں (عزیز لکھنوی)
قول فیصل۔ آسمانی بارہ برجوں کے نام اس طرح
ہیں۔ حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ قوس
جدی۔ میزان۔ عقرب۔ دلو۔ حوت۔

مِنْطَقَہ :۔ (بالکسر۔ فتح سوم و چہارم) لغوی معنی
کمر میں باندھنے کا۔ پٹکا۔ کمربند۔ پیٹی۔ عربی۔ مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مِنْطَقَہ :۔ وہ خط جو زمین کے گرد اگرد خط پٹکے
کے واقع ہے۔ دائرہ۔ حلقہ۔ سطح زمین پانچ منطقوں
پر منقسم ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَنْطِقی :۔ (بفتح اول و کسر سوم) علم منطق
جاننے والا۔ معقولی۔ منطق دان۔ ماہر علم منطق
فارسی ترکیب۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔
محل صحت۔ مردوں کی ابھرا اور ڈھکر گھر کی

نفرت انگیز فعل ہے مگر وہ منطقی فلسفی تو بنیں نہیں (دربار اکبری)

منطقی ۔ ۲ جھگڑا لو، معترض، بات بات پر تقریر چھانٹنے والا، قضیہ کرنے والا ۔ اردو مذکر، عوام کی زبان ۔

محل استعمال ۔ گر بڑا منطقی آدمی ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

منطقی ۔ ۳ خوش کلام، خوش تقریر، فصیح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مُنطَوِی ۔ (بضم اول وفتح سوم وکسر چہارم) لپٹا ہوا، ملفوف، پیچیدہ ۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

مَنظَر ۔ (بفتح اول وسوم) جائے نظر (مجازاً) آنکھ، نظر، نظر کی جگہ، خانۂ چشم، مقام نظر، کیونکہ آنکھ نظر کے نکلنے اور نظر پیدا ہونے کی جگہ ہے ۔

زیبا نہیں ہے اور کہاں ان کے واسطے
اچھا ہوا کہ منظر چشم آشیاں ہو — ذکی

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے ۔

منظر ۔ ۲ چہرہ، صورت، شکل، رخ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے ۔

منظر ۔ ۳ سیر گاہ، تماشا گاہ، جلوہ گاہ، نظارہ، سماں ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج ۔

دلکش جو دکھائیں تجھے منظر
ان صورتوں کا بہت ادب کر — مصحفی لکھنوی

منظر ۔ ۴ منظر، حد نگاہ، انتہائے نظر ۔

آنکھوں کو خون دل سے حنا نے بنا لیا ہے
اس حد وحش کا منظر باغ نسیم کا سا — ذکی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

منظر بنانا ۔ دیکھنے کی جگہ بنانا، جائے نظر بنانا ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے
عرش سے ادھر ہوتا کاش کہ مکاں اپنا — غالب

منظر دیکھنا ۔ تماشا دیکھنا، نظارہ کرنا، سماں دیکھنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

کاش اپنی زندگی میں ہم یہ منظر دیکھتے
یوں سر تربت کوئی محشر خرام آیا تو کیا — دل شاہجہاں پوری

منظر عام ۔ (باضافت) کھلی جگہ، گذرگاہ عام، شارع عام ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج ۔

مجھے دے دے ہیں تسلیاں وہ ہر اک تازہ پیام سے
کبھی آکے منظر عام پر کبھی چھپ کے منظر عام سے — جگر مراد آبادی

قول فیصل ۔ منظر عام کے ایک معنی عوام کے سامنے، دنیا والوں کے سامنے بھی ہیں جیسے جب بلد الخصائل بادبری جلد جلدی منظر عام پر آگئی ہے ۔

منظر کھلنا ۔ منظر سامنے آنا، نظارہ ہونا ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

خب ہر نئی پھر آنکھ زخمت زدہ کا منظر کھلا
ور دیں تکلف سے کو کو یا بتکدے کا در کھلا — غالب

مُنَظَّم ۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) موزوں کلام ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ منظم زبانوں پر ہے ۔

منظم ۔ ۲ وہ چیز جو انتظام کے ساتھ ہو، نظم ونسق کے ساتھ تنظیم کیا گیا، تنظیم کے ساتھ، عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ کرنا، ہونا ۔ منظم طریقے سے وغیرہ

کے ساتھ صرف ہے ۔

مَنظُور ۔ (بفتح اول وواو معروف) نظر کیا گیا، دیکھا گیا ۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

کبھی ناظر ہے کبھی ہے منظور
کبھی مختار کبھی ہے مجبور — مرزا رسوا

منظور ۔ ۲ (مجازاً) پسند، پسندیدہ، عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج ۔

اللہ نے بخشا ہے کسی اور کو بھی نور
کب صورت پروانہ ہے جل جل کے منظور — تحقیق

منظور ۔ ۳ قبول کیا ہوا، مانا ہوا، تسلیم کیا ہوا ۔ عربی صفت، فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ ہونا، کرنا کے ساتھ صرف ہے ۔

منظور ۔ ۴ مقصود، مطلب، مطلب ۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج ۔

منظور ہے گزارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے — غالب

قول فیصل ۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے ۔

فرماتے ہیں موجود ہے خود ایزد غفار
منظور ہوا تخلیہ اے فوج جفا کار — حشر

منظور خاطر ۔ دل کی پسند، دلی منشا ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج ۔

طبیعت میں جو آگے دید جہاں ہے
فقط منظور خاطر امتحاں ہے — نسیم دہلوی

منظور خدا ۔ (باضافت) مرضی حق، خواہش ایزدی، مشیت ایزدی ۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج ۔

ہمیں لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے ۔ شہید

منظور شدہ :- (بلا اضافت) منظور کیا ہوا ۔ تسلیم کیا ہوا ۔ مانا ہوا ۔ فارسی ترکیب ۔ صفت ۔ فصیح رائج ۔

منظور کرنا :- قبول کرنا ۔ ماننا ۔ تسلیم کرنا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ، رائج ۔

محاورہ ۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی ہے کہ شادی ہونے کے بعد لڑکی اپنے گھر پر ہی رہے گی ۔

منظورِ نظر :- (باضافت) پسندیدہ ۔ مرغوب خاطر ۔ فارسی ترکیب ۔ صفت ۔ فصیح ، رائج ۔

کیا عبث ہے دیکھنا حال تباہ چشم

گر یہ عشاق منظور نظر ہونے لگا ۔ رشک

لے لیجے جو آپ کے منظور نظر ہے

یہ جان یہ ایمان ہے یہ دل یہ جگر ہے ۔ بازغ دہلوی

منظورِ نظر :- عزیز ۔ پیارا ۔ محبوب ۔ معشوق وہ جو آنکھوں کو اچھا معلوم ہو ۔ فارسی ترکیب ۔ صفت فصیح ، رائج ۔

کیا دیکھئے ہم دوست کنعاں کو کہ اپنا

منظور نظر ایک حسین ہو ہی چکا تھا ۔ ذوق

منظورِ نظر :- وہ شخص جس پر کسی افسر یا حاکم کی نظر عنایت ہو ۔ وہ شخص جس پر کسی شخص کی خاص نظر عنایت ہو ۔ فارسی ترکیب ۔ صفت ۔ فصیح رائج ۔

آپ دیکھیں تو کبھی ایک نظر حال جلیل

یہ بھی آپ کا منظور ہے کہ جو تھا ۔ جلیل

منظورِ نظر ہونا :- دل کو بھانا ۔ دل کو کھبنا دل کو پسند آنا ۔ مرغوب الطبع ہونا ۔ نظر پر چڑھنا ۔ پسندیدہ ہونا ۔ اردو مصدر ۔

فصیح ، رائج ۔

جلوۂ شاہد معنی کی ہیں مشتاق آنکھیں

حسن صورت مجھے منظور نظر ہو کیونکر ۔ اکبر

منظور ہونا :- پسندیدہ ہونا ۔ پسند ہونا ۔ چاہنا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ، رائج ۔

کلیم اللہ آنکھیں مجھے نکلیں گنج مدفن سے

اگر منظور ہو نظارہ ایسے ماہ تاباں کا ۔ عزیز لکھنوی

قول فیصل ۔ قبول ہونا ۔ تسلیم کیا جانا ۔ ماننا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے ۔ جیسے گورنمنٹ نے ہمارے سارے مطالبات منظور کر لئے ہیں ۔

منظوری :- رضا ۔ رضامندی ۔ اجازت قبولیت ۔ تسلیم ہونا ۔ فارسی مؤنث ۔ فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ ۔ ۔ ملنا ، ہونا ، دینا کی ترکیب کے ساتھ مصرف ہے ۔

منظوم :- (بفتح اول و واو معروف) پرویا گیا ۔ منسلک کیا گیا ۔ عربی ۔ صفت ۔ مذکر ۔ اسم مفعول ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ درِ منظوم یا دُرِ منظوم کی ترکیب سے مستعمل ہے ۔

منظوم :- نظم کیا گیا ۔ اشعار میں لایا گیا ۔ نظم ۔ جو معنی بحر یا وزن میں لایا گیا ۔ عربی صفت اسم مفعول ۔ فصیح ، رائج ۔

قوت ذہن تصدق لب شوق و اثر

لکھ رہا ہے کوئی دلدار کرم منظوم ۔ محشر لکھنوی

قول فیصل ۔ کلام منظوم اور منظوم کلام کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے ۔

منظومہ :- (بفتح اول و واو معروف بمعنی نظم کیا ہوا ۔ موزوں کیا ہوا ۔ عربی صفت مؤنث ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

منع :- (بالفتح) باز رکھنا ۔ روکنا ۔ عربی ۔ فصیح رائج ۔

آنے کو منع کرتے ہو اچھا نہ آؤں گا

پر تو کہو زمانے مراد ل تو کیا کر دں ۔ مشرقی

قول فیصل ۔ کرنا ہونا کے ساتھ مصرف ہے ۔

اٹھ گئے کار زباں آپ لیے جاتے تھے

ان میں آنے کیلئے منع کئے جاتے تھے ۔ مولف

منع ہے لذت غم بھی فنا کی

ہمہ گیری وفا ہی کو نہ پوچھ ۔ فانی

منع :- برا ، زبوں ، نامبارک ۔ عربی فصیح رائج ۔

بیٹھ کر بالیں پہ میری تو نہ رو اے شمع رو

سامنے بیمار کے آنسو بہانا منع ہے ۔ مصحفی

منع :- ناجائز ، نادرست ، نامناسب ۔ بے جا خلاف شرع ، خلاف قانون ، یا رسم و رواج کے خلاف ۔ عربی ، فصیح ، رائج ۔

مر گئے جب ہم تو اس نے اہل زینت سے کہا

اب بھی جالیس دن مہندی لگانا منع ہے ۔ مصحفی

منعدم :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) نیست و نابود ہونے والا ۔ محو ہونے والا ۔ نیست و نابود ، کالعدم ، ناپید ، فنا ۔ عربی صفت ، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ صاحب تحقیق اللغات لکھتے ہیں کہ بکسر دال نیست شوندہ و در خیابان نوشتہ کہ بعضے گویند کہ این لفظ غلط است صحیح معدوم ظاہرا از وجہ است کہ انفعال قبول معنی می خواہد و عدم چیزے نیست کہ شے آن را قبول کند و صاحب مزیل الاغلاط نوشتہ کہ منعدم لفظ غلط است چرا کہ باب انفعال مختص بعلاج و تاثیر است

مگر استعمال آں بسیار است۔

مُنْعَطِف:۔ (بضم و فتح سوم و کسر چہارم) مڑنے والا، پھرنے والا، واپس ہونے والا، (کنایۃً) متوجہ ہونے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جب وہ سواریاں آئیں گی اس وقت عنان عزم جس طرف منعطف ہوگی کھچ لیا جائے گا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ زیادہ تر توجہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔

مُنْعَقِد:۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) انعقاد پانے والا، برپا ہونے والا، مقرر ہونے والا، معین ہونے والا۔ عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

منعقد مجلس شہانہ ہے
ادب آصف زمانہ ہے (میر)

منعقد کرنا:۔ انعقاد کرنا، برپا کرنا، مقرر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے اتوار کو اپنے گھر پر ایک مجلس عزا منعقد کی ہے امید ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں گے۔

منعقد ہونا:۔ ٹھہرنا، قرار پانا، قائم ہونا، معین ہونا، برپا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس دھوم کی شادی دیکھی نہ سُنی۔ عین گومتی کے کنارے جشن جمشیدی بڑے کروفر سے منعقد ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

منع کرنا:۔ روکنا، باز رکھنا، ممانعت کرنا، ممنوع قرار دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق سے لوگ منع کرتے ہیں
جیسے کچھ اختیار ہے اپنا (ذوق لکھنوی)

منع کرنا:۔ انکار کرنا، صاف جواب دینا، منکر ہونا۔ اردو صرف، دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں نے ان سے وہاں چلنے کو کہا لیکن انھوں نے منع کر دیا۔

مُنْعَکِس:۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) عکس قبول کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

خوشا دل منعکس ہے جس میں صورت مرشد انور کی
مرے گھر سے فضا معلوم ہوتی ہے ترے گھر کی (تعشق)

مُنْعَکِس:۔ الٹا، اوندھا، پلٹا ہوا، واژگوں۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ معکوس زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُنْعِم:۔ (بضم اول و کسر سوم) نعمت دینے والا، انعام کرنے والا، نعمت عطا کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

اس مسبب کی عنایت کے یہ سارے ہیں سبب
وہی منعم وہی محسن وہی رازق وہی رب (انیس)

قول فیصل۔ منعم حقیقی کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔ مراد خداوند عالم ہے۔

منعم:۔ مالدار، متمول، نعمت رکھنے والا، زردار، تونگر، غنی۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

منعم:۔ مربی، ولی نعمت، آقا۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

منعم:۔ (مجازاً) فیاض، سخی، فیض رساں، دریا دل، داد و دہش کرنے والا۔ عربی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

منعم:۔ خداوند عالم کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم کا نام۔ عربی صفت، اسم فاعل فصیح، رائج۔

مُنَغَّض:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) مکدر، تیرہ۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مُنَغَّص:۔ ناخوش، ناراض، رنجیدہ، افسردہ، ملول، حزیں۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تمہاری گفتگو سن کے ان کی طبیعت منغص ہوگئی۔ تم کو اس طرح کی بات نہ کرنا چاہیے تھی۔

مَنْفَذ:۔ (بفتح اول و سوم) راہ، راستہ، گذرگاہ۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع منافذ ہے۔

منفذ:۔ (مجازاً) سوراخ، مسام، رخنہ، روزن۔ عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

وہ لاغری میں خستہ و بیمار و زار ہوں
رشتہ خانے مجھ کو منفذ بستر بنا گئے (رشک)

مُنْفَرِج:۔ (بضم و فتح سوم و کسر چہارم) کشادگی رکھنے والا، وسیع، کھلا ہوا، کھلی ہوئی۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے اس جگہ منفرجہ بولتے ہیں۔

منفرجہ:۔ قائمہ سے بڑا زاویہ۔ عربی، مذکر

اصطلاح اقلیدس میں۔

مُنفَرِد:۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) تنہا، اکیلا، یکتا، یگانہ، واحد، مفرد۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غزل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ہر شعر اپنی ایک مستقل اور منفرد ہستی رکھتا ہے (مقدمہ گلستان ہزار رنگ)

مُنفَصِل:۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) جدا، علیحدہ، فصل رکھنے والا۔ عربی، صفت اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ متصل و منفصل کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

مُنفَصِلہ:۔ فیصل شدہ، تصفیہ کیا ہوا جیسے منفصلہ مسلیں، منفصلہ خدمات، مقدمات عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے مقدمات اور مسلیں وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

مَنفَعَت:۔ (بالفتح و فتح سوم و چہارم) نفع، فائدہ، حاصل، یافت۔ عربی مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تجارت میں جتنی منفعت ہے اتنی کسی چیز میں نہیں ہے۔

قول فیصل۔ تعلیمیافتہ طبقہ جلب منفعت کی ترکیب سے بولتا ہے جیسے مردوں کا رونا جدائی کا ماتم مولائی خوشی کی فرصت، دفع مضرت، جلب منفعت (توبۃ النصوح)

منفعت کا صرف اٹھانا، ہونا وغیرہ کے ساتھ

مُنفَعِل:۔ (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) اثر قبول کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُنفَعِل:۔ (۲) نادم، شرمندہ، شرمسار، خجل عربی صفت۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

اپنے افعال زبوں پر منفعل ہوں اے خدا
کم نصیبی نے دکھایا ہے مجھے روز سیاہ (محشر لکھنوی)

قول فیصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مُنفَک:۔ (بالضم و فتح سوم) جدا کیا گیا، جدا، الگ کیا گیا، قطع کیا گیا، علیحدہ کیا گیا عربی صفت۔ اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

جب سلسلۂ نوح ہوا راہ سے منفک
آیا نظر اک زین ڈھلا گھوڑا ابلق (اوج)

قول فیصل۔ ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے جیسے نور کو آفتاب سے یا عرض کو جوہر سے یا ناخن کو گوشت سے علیحدہ اور منفک کرنے کا قصد کرے۔ (توبۃ النصوح)

مَنفِی:۔ نفی کیا گیا، خارج کیا گیا، سالبہ ممنوع، رد کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج

مَنفِی:۔ (۲) مخالف، نفی والا۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آدمی کو چاہیئے ہے کہ جو کام بھی کرے اس کے منفی پہلو پر پہلے غور کر لے۔

قول فیصل۔ منفی اثرات کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مَنفِی:۔ (۳) (بفتح اول) وہ فعل جس سے کسی کام کا نہ ہونا پایا جائے۔ مثبت کی ضد وہ فعل جس میں انکار کے معنی پیدا ہوں۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ علم صرف کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مثبت و منفی۔ ملا کے بھی بولتے ہیں۔

مُنقاد:۔ (بالضم) مطیع، فرمانبردار، تابع، عاجزی کرنے والا، عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

یہ سر سے چلائے تو چلوں تا دم آخر
منقاد محبت ہوں رضا کوش محبت (ذکی بہاری)

قول فیصل۔ مطیع و منقاد ملا کے بھی مستعمل ہے۔

منقاد ہونا: مطیع ہونا، فرمانبردار ہونا، تابع ہونا۔ اردو مصدر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

لالہ و گل کیا کہیں منقاد نافرمان تک
باغ میں مانند جو جاری ہے فرمان بہار (ناسخ)

مِنقار:۔ (بالکسر) پرند کی چونچ، ٹھونگ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

سوائے شکر، شکایت اگر کبھی کی ہو
الٰہی قطع ہو منقار سے زبان صیاد (رند)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع منقاروں اور منقاریں ہے۔

بہار آئی عجب حالت ہے ان روزوں گرفتاروں کی
جگر میں چٹکیاں لیتی ہیں منقاریں عنادل کی (آتش)

آتش نے منقار قینچی کی طرح چلانا بھی کہا ہے جو دلیل الاستعمال ہے۔

گرفتاروں نے تیرے لطف اسیری میں اٹھایا ہے
منقار قینچی کی طرح تو پر کترتے ہیں (آتش)

مَنقَبَت:۔ (بالفتح و فتح سوم و کسر چہارم) فضیلت، تعریف، ستائش، مدح، بزرگی۔ عربی مؤنث فصیح، رائج۔

ع گر رہی منقبت کا سہارا حسینؑ ہیں (محشر لکھنوی)

قول فیصل۔ اصطلاح شعرا میں ازحضور [illegible]

(جنابِ معصومہ کی لقبًا مدح و ثنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

منقبت دانِ علیؑ سب ہیں بقدرِ عقل و فہم
ورنہ کہنے ہیں جو شک ہو ما سوا سے پوچھیے (محشر لکھنوی)

مُنْقَبِض:- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) بھنچا ہوا، سمٹا ہوا، سکڑا ہوا، تنگ کر کے باندھا ہوا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

منقبض بہ ۲ (دل) تنگ، مکدر، ناراض، ناخوش، افسردہ۔

بیشتر طبیعت اور مزاج کے لئے مستعمل ہے (نور اللغات)

قولِ فیصل:- یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مُنْقَسِم:- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) تقسیم ہونے والا، بٹنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:- غیر منقسم کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔ جیسے کراچی پہلے غیر منقسم ہند کا ہی ایک حصہ تھا۔

مُنَقَّش:- (بالضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) نقش و نگار کیا گیا، بیل بوٹے دار، نقش کیا گیا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- دنیا کی بے ثباتی، تعلقات زندگی کی ناپائیداری سب کے دل پر منقش تھی۔ (توبۃ النصوح)

قولِ فیصل:- ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

منقش کیا ہے جبریل پر نقشِ شجاعت کے
سر ہوا کرتا ہے ملک لاتا وہ بھی ہے اور جہاں (محشر لکھنوی)

مَنْقَصَت:- (بالفتح و فتح سوم و چہارم) کمی، نقصان، عیب۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منقصت بہ ۲ برائی، مذمت۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:- ہونا، کرنا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے تم ہر ایک کی منقصت کیا کرتے ہو یہ کون سی بات ہے۔

مُنْقَضِب:- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) علمِ عروض کی ایک بحر کا نام۔ عربی مونث، عروضیوں کی اصطلاح۔

مُنْقَضی:- گزرنے والا، گزرا ہوا، گذشتہ۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُنْقَطِع:- (بالضم اول فتح سوم و چہارم) قطع ہونے والا، قطع کیا گیا، کاٹا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- کتاب کی دیکھ بھال میں کوئی دو چار لمحہ سلسلۂ سخن منقطع رہا۔ (بنات النعش)

قولِ فیصل:- کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے امید، سلسلہ، تعلقات، رشتہ وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

منقطع ہونا:- فیصل ہونا، تصفیہ ہونا، انجام کو پہنچنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

منقطع ہونا:- جاتا رہنا، ٹوٹنا، کٹنا، قطع ہونا، ختم ہونا، دور ہونا۔ فصیح، رائج۔

مِنْقَل:- (بکسر اول و فتح سوم) انگیٹھی۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آگ کی تاب زمستاں میں نزاکت سے کہاں
لعل پارے ترے منقل میں ہیں انگشت گُلِ حسن (ناسخ)

قولِ فیصل:- اب عام طور سے بطور تانیث ہی مستعمل ہے جیسے ہاتھ میں ایک منقل سلگتی ہوئی اس پر عود بھیم سی جلتا ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

دہلی میں بھی مونث ہے۔

برگِ گل فیض ہوا کرتا ہے ہر انگشت کو
آگ کی گر کبھی سلگائے کہیں ہیں منقل (مہر)

اس کی جمع منقلوں اور منقلیں ہے۔

ہاتھ میں منقلیں وہ مینا کار
عود و عنبر کی آگ پر ہر بار (قلق)

مُنْقَلِب:- (بالضم و فتح سوم و کسر چہارم) الٹنے والا، لوٹنے والا، گردش کھانے والا، پھر جانے والا، اوندھا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے
یہی دنیا کا کارخانہ ہے (نواب مرزا شوق)

قولِ فیصل:- کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مُنْقَلِبات:- برج حمل و سرطان و میزان و جدی سے مراد ہوتی ہے کیونکہ برج منقلب کے طالع میں کام درست اور دوام نہیں آتا اور یہ چاروں برج ایسے ہی ہیں برخلاف ثابتات کے ان کے طالع میں کام درست ہوتا ہے اور وہ ثور، اسد، عقرب اور دلو ہیں۔ باقی چار برج جوزا، سنبلہ، قوس، حوت

ذوات، جسد بین کہلاتے ہیں اس وجہ سے کہ ان میں سے ہر ایک برج دو دو جسموں سے مرکب ہے عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ علم نجوم کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منقوش:۔ نقش کیا گیا، نقش و نگار کیا ہوا، کھدا ہوا، کندہ کیا ہوا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

منقوش دل خلق ہے یہ بیز کی خوبی
کتنا ہی کرے ظلم وہ بدنام نہ ہوگا
مومن

قول فیصل۔ اسی جگہ نقش ہونا زبانوں پر ہے۔ جیسے ہمارے دل پر یہ بات نقش ہو گئی ہے کہ آپ میرے باپ کے مرنے پر نہیں آئے۔

منقوشِ خاطر:۔ (باضافت) ذہن نشین۔ فارسی صفت۔ (ہونا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ ملحوظ خاطر زبانوں پر ہے اور معنی ہیں دھیان رہے، خیال رہے، لحاظ رہے۔

منقوط:۔ (بفتح اول و واو معروف) نقطہ والا، نقطہ دار، وہ حرف جس پر نقطہ ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر حروف منقوط کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

منقوط، منقوطہ:۔ ایک صنعت کا نام جس میں عبارت یا اشعار کے تمام حروف نقطہ دار آئیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ منقوط عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے منقوطہ بھی تنہا نہیں بولتے۔ صنعت منقوطہ کی ترکیب سے تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے۔

صنعت منقوطہ کی مثال قاضی یعقوب علیخاں نصرت لکھنوی کا یہ شعر ہے۔

نے تیغ نے شقی بچے نے تیغ زن بچے
جنتی بچے نے چین بچے نے ذقن بچے
تخمین بچے نے تیغ بچے جی نے تن بچے
بچے بچے نہ چین بچے نے ختن بچے
نے بین تیغ تخت شقی نے شقی بچے
شیخ شقی نے بخت شقی نے شقی بچے

منقول:۔ (بفتح اول و واو معروف) نقل کیا گیا، اتارا گیا، لکھا گیا، ایک کاغذ سے دوسرے کاغذ پر لکھا گیا۔ عربی صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔ اس جگہ نقل کرنا زبانوں پر ہے۔ جیسے رات بھر میں تم نے پوری کتاب نقل کر ڈالی یا کر دیا۔

منقول:۔ ۲ ذکر کیا گیا، بیان کیا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

علامہ رضی۔ منقول ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ ابن ابیطالب جنگ کے لئے جا رہے تھے کہ راہ میں ایک کاہن سے ملاقات ہوئی۔

قول فیصل۔ روایت کیا گیا کے معنوں میں بھی تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے جیسے حضرت امام رضاؑ سے ہزاروں حدیثیں منقول ہیں۔

منقول:۔ ۳ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منقول:۔ ۴ وہ علم جس میں صرف ان باتوں سے بحث ہو جو دوسروں نے بیان کی ہیں معقول کی ضد۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی منقول پہ مائل کبھی سوئے معقول
کبھی میں نقطہ پہ راغب کبھی سوئے حکمت
ذوق

منقولات:۔ وہ کتابیں جن میں منقول سے بحث ہو۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ علم منقولات اور معقولات، منقولات کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے۔

منقولہ:۔ (بفتح اول و واو معروف و فتح پنجم) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے قابل مال، قابل انتقال جیسے جائداد منقولہ۔ عربی صفت، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ منقولہ جائداد، مال منقولہ، جائداد منقولہ کی ترکیب ہی سے بولتے ہیں جب غیر منقولہ جائداد کہیں گے تو وہاں مکان، زمین، عمارت وغیرہ سے مراد ہوگی۔

منقّٰی:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم بالف مقصورہ) مصفا، صاف کیا ہوا، بیج نکالا ہوا۔ عربی صفت اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ حکما اور تعلیمیافتہ طبقہ مویز منقّٰی کی ترکیب سے بولتا ہے۔

منقّٰی:۔ ۲ ایک قسم کی بڑی کشمش، مویز منقّٰی کی جگہ اب صرف منقّٰی مستعمل ہو گیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب تحقیق اللغت لکھتے ہیں کہ:۔

بضم میم و فتح نون و تشدید قاف و در آخر الف بصورت یا، پاک کردہ شدہ و صاف کردہ شدہ چنانچہ مویز منقّٰی و آب منقّٰی۔ مویز میوہ معروف است کہ در ہند بسیار آید و منقّٰی صفت آنست یعنی مویز کہ آں را از تخمش پاک و صاف کردہ باشند و بعض مردم کہ مویز را منقّٰی گویند ودانند نعت مویز را اسم می شمرند غلطی عظیم است۔

عام طور سے تو زبانوں پر منقّٰی ہی ہے لیکن حکما مویز منقّٰی کی ترکیب سے بھی بولتے اور لکھتے ہیں۔

منقّی:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) صاف کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ

طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

منکا:- تسبیح یا مالے کا دانہ۔

یہ جو ضعف سے نا زنگہ میں اے مردم
ہر ایک اشک کا منکا ہے ہم کو سمرن کا — عشق

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منکا (۲) گردن کا مہرہ، فقرۃ العنق۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

الفت لب میں ہو کے گھونٹ پیتا ہے جہاں
دانۂ یاقوت ہر گردن کا منکا ہو گیا — منیر

ناتواں ہوں نہ گلے پر مرے باندھو تعویذ
توڑ ڈالے مری گردن کا نہ منکا کاغذ — داغ

منکا (۳) کانچ کا موتی، سلیمانی دانہ، عقیق کا موتی، نگینہ کا موتی، پتھر کے گول گول یا لمبے لمبے دانے جو اکثر فقرا گردن میں ڈالے رہتے ہیں ان میں بعض بڑی بیش قیمت ہوتا ہے۔ اردو مذکر فقرا کی اصطلاح، قریب بہ متروک۔

کہو کچھ اے تجر حال اپنا فقیر کس نے تمہیں بنایا
جبیں پہ قشقہ کمر پہ تسما جبل پہ میا گلے میں منکا

منکا ٹھنکا:- تسبیح، سمرن، مالا، عنبری و سلیمانی دانے یا عقیق و بلور کے مہرے جو اکثر بے نوا اور آزاد فقیر گلے میں ڈالے رہتے یا گلے میں پہنتے ہیں (لفظ دوم تابع مہمل)

منکا ٹھنکا سبھی تاگا ہو گیا جس صفت اب
آہ کی دھونی سے گر سب جلا یا بستر — انشا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

من کا چیتا:- دل کا چاہا، دل کی خواہش کے مطابق۔ خواہش دل۔ مونث کے لیے من کی چیتی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منکا ڈھلنا:- قریب مرگ، انسان کی گردن کا کسی ایک طرف مائل ہو جانا، گردن کا مرتے وقت خم کھا جانا، گردن کا قابو میں نہ رہنا، گردن کا بے قابو ہو جانا، گردن کا مڑ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آنکھیں پتھرائیں ڈھل گیا منکا
بند ہو گئی ہچکی تک گیا گھبرا — قلق

قول فیصل۔ دلی میں منکا ڈھلکنا بولتے ہیں۔

مرغان قفس سارے تسبیح پڑھتے گل کی
ہر چند کہ ہر اک کا ڈھلکا ہوا منکا تھا — میر

مرزا دبیر نے بھی منکا ڈھلکنا کہا ہے لیکن عام طور سے اہل لکھنؤ منکا ڈھلنا ہی بولتے ہیں۔

تڑپا جو شہ کے ہاتھوں پہ ناگاہ سرک گیا
ٹوپی گری زمیں پہ منکا ڈھلک گیا — دبیر

دولہا صاحب عروج نے منکا ڈھل کے رہ جانا بھی کہا ہے۔

زباں بند ہوئی ڈھل کے رہ گیا منکا
نہ پاؤں دوسرا لیکن جگہ سے اپنی ہلا — عروج

من کا من میں رہنا:- ارمان یا خواہش کا پورا نہ ہونا۔

جو تھا خم و پیچ گیسوؤں میں وہ رہتے ارمان من کی من میں
سواد گیسوئے پر شکن میں جو سانپ چلتے تو آ رکا ہے
رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ پیدا کا دوسرا من کے ارمان من میں رہنا ہے رشک نے نظم کر دیا ہے لیکن اہل لکھنؤ دل کے ارمان دل میں رہنا بولتے ہیں اور مختلف صورتوں سے بھی مستعمل ہے۔ دل کی حسرت دل ہی میں رہنا یا دل ہی دل میں رہنا وغیرہ

من کا میلا، من کا کھوٹا:- بد باطن، ریاکار، دغاباز، دل میں کھوٹ رکھنے والا۔ صفت۔ اہل دوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام لکھنؤ بول دیتے ہیں۔

من کچا کرنا:- ہمت ہارنا، دل توڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ دل کچا کرنا عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

مُنکَر:- بالضم و فتح سوم، خراب، کھوٹا، مکروہ، ناشروع جیسے خلاف منکر۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال۔

مُنکَر (۲) بالضم اول و فتح سوم، ان فرشتوں میں سے ایک کا نام جو قبر میں مردے سے بازپرس کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے منکر نکیر کی ترکیب زبانوں پر ہے۔ عوام منکر (فتح سوم) کے بجائے (بکسر سوم) بولتے ہیں جو غلط ہے۔

منکر (۳) حدیث کی ایک قسم (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ علم حدیث کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُنکِر (۴) بالضم اول و کسر سوم، انکار کرنے والا، نہ ماننے والا، تسلیم نہ کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل فصیح اور رائج۔

انکار کیوں وجود امام زماں میں ہے
منکر تو شپرہ بھی نہیں آفتاب کا — ناسخ

قول فیصل۔ منکر کے ایک معنی وجود خدا سے انکار کرنے والا ملحد بے دین اور دہریہ بھی ہیں جیسے منطق کے زور سے مجرم کو سچا کر دکھائے مگر خدا کو نہیں مانتا ہے یکا ملحد اور منکر ہے۔ (فسانہ آزاد)

منکر بمعنی انکار کی صورت سے جنا کے ساتھ صرف ہے اس کی اردو جمع منکروں اور عربی جمع منکرین ہے۔

محل صرف ۔ کالاپل کی گولیاں تو وہیں کو تالی سے سے ہیں کالا انگھر الہ آباد میڈیکل ہال سے تصحیح کر منگوا رکھنا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل ۔ اسی جگہ منگا رکھنا بھی فصیح و رائج ہے۔

منگوانا :- (بفتح اول و نون غنہ اول) منگانا طلب کرنا ، کسی سے کوئی چیز عاریۃً طلب کرنا ، اردو فعل متعدی ۔ فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ پڑوس سے دیگچی منگوا لو کل واپس کر دینا ۔

قول فیصل ۔ بازار سے خرید کے کوئی چیز منگانے کے معنوں میں بھی منگوانا بولتے ہیں جیسے کسی لڑکے سے دو روپے کے کباب ٹنڈے کے یہاں سے منگوا لو ۔

منگوانا :- بلوانا ، جیسے عورت منگوائی ہے

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے

منگوانا :- سوال کرانا ، جیسے بھیک منگوانا ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ بھیک منگوانا کی ترکیب ہی سے مستعمل ہے ۔

منگوانا :- کرانا ، جیسے دعا منگوانا ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے دعا کے ساتھ ہی صرف ہے

منگوچی :- منگوچھی ، مونگ کی تلی ہوئی بڑیاں مونگ کی بھیگی دال کو پیس کر جو بڑیاں گھی میں تل کر پکاتے ہیں اسے منگوچیاں کہتے ہیں ۔ ہندی مونث (سرمایۂ زبان اردو و فرہنگ آصفیہ)

لکھنؤ میں منگچھیاں کہتے ہیں (بضم اول و نون غنہ)

کسر چہارم ، منگ چھیاں ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ مؤلف تائید کرتا ہے ۔

منگیتر :- (بفتح اول و نون غنہ و یائے مجہول و فتح تیم) وہ لڑکی جس کی نسبت طے ہو گئی ہو نسبت کی ہوئی لڑکی ۔ اردو صفت ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ جو شادی بچپنے میں طے ہو جائے اس کے لئے منگیتر زبانوں پر زیادہ ہے ۔

اسی طرح وہ لڑکی جو پیدا ہونے کے وقت اس کی نسبت طے ہو جائے اور رسماً ٹھیکرے میں روپئے یا پیسے ڈال دیئے جائیں اس کو ٹھیکرے کی منگیتر کہتے ہیں ۔

من للچانا :- دل چاہنا ، دل کا خواہش کرنا دل کا راغب ہونا ۔ ہندوؤں کی زبان ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ جی یا دل للچانا بولتے ہیں

من لینا :- منشا دریافت کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں دل لینا زبانوں پر ہے اسی جگہ عندیہ لینا بھی لکھنؤ کے عوام اور عورتیں بولتی ہیں ۔

منم :- فارسی میں رجز خوانی کرتے وقت اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے ۔ خود ستائی مونث ۔

(نقد عش) سب کچھ ہو گیا لیکن اس کی منم نہیں جاتی

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ مذکورہ صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

من مار رہنا :- دل کی خواہش پر صبر اختیار کرنا دل کی خواہش مجبوراً دبانا ۔ مجبوراً صبر اختیار کرنا دل مسوس کر رہنا ۔ ہندوؤں کی زبان ۔

نہیں رہتا ہے اس کی زلف بغیر
میں بہت اپنے من کو مار رہا ہدایت

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس جگہ لکھنؤ میں ۔ دل کو مارنا ، زبانوں پر ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے

من مارنا :- صبر اختیار کرنا ، دل کی خواہش کو دبانا ۔ دہلی کی عورتوں کی زبان ۔

ذرہ وار ہے تو ہرگز مت مار اپنے من کو
تن زیب تن سکھوں سے تو سادہ اپنے تن کو — نظیر

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ دل کو مارنا بولتے ہیں

من مانا :- خاطر خواہ صفت مذکر دکھنی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ، من مانا ، نہیں بولتے اس جگہ من مانی زبانوں پر ہے جس کے معنی ہیں دل کے مطابق ۔ جو دل میں آ جائے حسب دلخواہ وغیرہ ۔

صاحب نور اللغات نے من مانا کو لکھنؤ کے سر تھوپا اور مثال مراۃ العروس کی دی ہے جو دہلی کی کتاب ہے ۔ بہر حال مراۃ العروس کی سند رجہ ذیل مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ من مانا دہلی کی زبان ہے (مثال) لیکن اب خدا رکھے دولت ثروت نصیب ہوئی انتظام کا تابو بندوبست کا موقع من مانا ملا ۔

من مانتا :- حسب دلخواہ ، من بھاتا ، خاطر خواہ ، حسب خواہش ، دل کے موافق ہندی صفت

چھٹتا یا نام ننگ و صبر و طاقت قول دے چھوٹا
الہ لارکے مجھ کو عشق نے من مانتا لوٹا — برسوز

(فرہنگ آصفیہ)

۔ لکھنؤ میں عورتیں من منتا کہتی ہیں عام فقرہ ہے تخصیص جنس من مانی ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں من مانی کے علاوہ کسی صورت سے رائج نہیں۔

من مانی :۔ حسب منشا، دل کے مطابق، خود اختیاری، جو دل میں آجائے۔ اردو صفت مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

اپنی من مانی کی ہوں میں مختار
دل میں جو آئے گا کروں گی کار — عروج لغت

من مانے :۔ خاطر خواہ
(فقرہ) من مانے دام مل گئے اب اور کیا چاہتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس جگہ زبانوں پر منھ مانگے دام ملنا ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

من مانی گھر جانی :۔ خود مختاری اور بیجا ضد کے لئے مستعمل ہے۔ کسی کا دباؤ نہ ماننا اور خود مختاری کرنا۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

آتے ہی کہتے ہو اب گھر جائیں گے اچھی کہی ۔
یہ مثل پوری یہاں من مانی گھر جانی ہوئی — داغ

من مانی مراد پانا :۔ خاطر خواہ آرزو پوری ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ لکھنؤ کی عورتیں منھ مانگی مراد پانا بولتی ہیں۔

مل گئی عمر کی داد منھ مانگی
پائی دل کی مراد منھ مانگی — ناظر سودا

من مست :۔ زندہ دل، خوش طبع، ظریف، ہنس مکھ، من موجی۔ صفت۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس جگہ من موجی، بولتی ہیں۔ اسی جگہ سرجی بھی زبانوں پر ہے۔

من ملنا :۔ دل ملنا، دل کا موافق ہونا ہم رائے اور ہم طریق کی نسبت بولتے ہیں۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ۔ دل ملنا ۔ بولتے ہیں۔

من من :۔ آہستگی سے، سستی سے، ہولے ہولے، ڈھیل سے، دیر سے جیسے من من کھانا، من من کوئی کام کرنا۔ (کرنا کے ساتھ) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منمنا :۔ (بکسر اول وسوم) وہ جو ناک میں بات کہتا ہو۔ منمنا کے بولنے والا، ناک میں بولنے والا۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل ۔ بصورت تانیث منمنی کہتے ہیں۔

منمنا :۔ چھوٹا، پست قد، مونث کے لئے منمنی۔ بھیل کی زبان ہے۔ ہندی صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں ۔ میں نے آج تک کسی بچے کو یہ لفظ زبان پر جاری کرتے نہیں سنا۔

منمنا ایک خود رو پودا ہے جو گیہوں وغیرہ کے کھیتوں میں اگتا ہے اس کے بیج بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ان کو بھی منمنا کہتے ہیں۔ لہٰذا لفظ منمنا حقیر اور ذلیل مقدار چیزوں کے لئے استعمال ہونے لگا مثلاً بچے کو کھانسی آرہی ہے منمنا بھر افیم کھلا دو۔ مولف کے نزدیک منمنا بھر افیم کھلا دو کی ترکیب سے نہیں بولتے۔

منمنا سا :۔ بہت چھوٹا سا، منمنا برابر، دبلا پتلا۔ اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ منمنا سی جان بھی زبانوں پر ہے۔

من منا دینا :۔ راضی رضا کر دینا، خوشنود کر دینا، مرضی کے موافق راضی و خوش کر دینا۔ (لکھنؤ کا قدیم محاورہ)

تو نے بول بہت کو ہا ہے اک گھر اس کا
غلام بے وفا نکلے تو اس کا من منا دوں میں — امانت
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

منمنانا :۔ (بکسر اول وسوم) ناک میں بولنا، صاف نہ بولنا۔ اردو فعل، رائج۔

منمنانا :۔ آہستگی سے کھانا، سستی سے کھانا، گھاس سی مارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منمنانا :۔ (کنایۃً) بڑبڑانا، گڑگڑانا، بھنبھنانا، پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس جگہ کمی کے ساتھ بھنبھنانا بولتی ہیں۔

من من بھر کے پاؤں :۔ وہ پاؤں جو زیادہ مسافت پیدل طے کرنے کی وجہ سے تھک گئے ہوں ۔ وہ پاؤں جو جسم پست ہو جانے کی وجہ سے بھاری معلوم ہوتے ہوں۔ اردو صفت مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف ۔ ان بے چاروں کو بازار میں چلنے کا کاہے کو اتفاق ہوا تھا ۔ گو رات تھی اور راستہ نہیں چلتا تھا مگر من من بھر کے پاؤں تھے ۔ دو قدم چلیں اور گر پڑیں ۔ (لکھنؤ سہیلی)

قبولِ فیصل ۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے ۔

منمنی آواز :۔ وہ آواز جس میں ناک سے نکلتی ہوئی سانس کی بھی شرکت ہو ۔ اردو صفت مونث ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

مَن موجی :۔ دل کا بادشاہ ، خود مختار ، موڈی ، آزاد مزاج ، آزاد طبع ، زندہ دل ، آوارہ مزاج ، اردو صفت ، عوام کی زبان ۔

مَن میلا کرنا :۔ رنجیدہ ہونا ، اداس ہونا ، عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قبولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں دل میلا کرنا بولتی ہیں

مَن میں انتالیس سیر پیدا ہی آٹا ہی آٹا :۔ اس وقت بولتے ہیں جب کسی چیز میں خالص حصہ کم اور کھوٹ زیادہ ہو ۔ (نور اللغات)

قبولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

مَن میں آنا :۔ جی میں گذرنا ، خیال میں آنا ، اردو صرف ، عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

قبولِ فیصل ۔ زیادہ ترجی میں آنا ، اور دل میں آنا زبانوں پر ہے ۔

دل میں آتا ہے لگا دوں آگ کوہِ طور میں
پھر خیال آتا ہے موسیٰ بے وطن ہو جائیگا ۔ شہود

مَن میں چھٹانک :۔ بہت میں سے تھوڑے کی جگہ ۔

اگر سچ پوچھو تو ابھی من میں چھٹانک بھی نہیں ہوا ۔ (مرقع عورتیں) (نور اللغات)

قبولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مَن میں رام ، بغل میں اینٹ :۔ جس شخص کا ظاہر اچھا ہو اور باطن برا ، زبان پر اللہ اللہ ہو اور بغل میں چھری کی جگہ ۔ (نور اللغات)

قبولِ فیصل ۔ اس جگہ من میں رام بغل میں چھری بھی بول دیتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے

مَن میں شیخ فرید بغل میں اینٹ :۔ ظاہر اچھا ، باطن برا ۔ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ، ظاہر میں پارسا باطن میں خبیث ۔ اردو مثل ، قریب بہ متروک ۔

محلِ صرف ۔ اس نے پوچھا کاسنی کیا تم روز بلا ناغہ پوجا کرتی ہو اور نہاتی ہو مجھے تو آج اس سردی میں کبھی نہ نہایا جائے اور پوجا بھی سردی کے سبب نہیں سوجھتی اس سے فائدہ ہی کیا ہے مسلمان عورتیں کہتی ہیں من میں شیخ فرید بغل میں اینٹ ۔ یہ سچ ہے ۔ من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا ۔ (کامنی ۔ از سرشار)

مَننا :۔ راضی ہونا ، ناراضی دور ہونا ، غصہ جاتا رہنا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

رہے ہیں وصل میں کیا کیا نیاز و ناز کے جھگڑے
کبھی ہم روٹھ کر اٹھے کبھی وہ من کے بیٹھے ہیں
امیر مینائی

قبولِ فیصل ۔ بگڑے ہوئے اور بھیجے ہوئے گھوڑے کے ٹھیک ہو جانے اور قابو میں ہو جانے کے لئے بھی کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے ۔

اکھڑے دن کسی شہسوار کی نہ جی ہے
منانہ توسن عمر رواں جہاں بھر کا ۔ شاد لکھنوی

مَن نہ کردم شما حذر بکنید :۔ میں نے حذر نہیں کیا ۔ تم کرنا ۔ جب کوئی شخص اپنا وقت بد اعمالیوں میں صرف کرتا ہے اور دوسروں کو نصیحت کرتا ہے تو یہ قول نقل کرتا ہے ۔ (فرہنگ امثال)

قبولِ فیصل ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے ۔

مُنّو :۔ (بضم اول وتشدید دوم مشدد وواو مجہول) نابالغ بچے کا عضو مخصوص ۔ اردو مذکر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قبولِ فیصل ۔ اسی جگہ چھنو بھی زبانوں پر ہے

منوا دینا :۔ (بالفتح) تسلیم کرا دینا ، اقرار کرانا اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ مذہب نے یہ کیا کہ خدا کی حکومت کو جس سے لوگ غافل اور بے خبر تھے منوا دیا ۔ (حالی)

منوا کے چھوڑنا :۔ اپنی بات تسلیم کرا کے راضی ہونا ، اقرار کرا لینا ، کہلوا کے چھوڑنا ، اپنی بات تسلیم کرائے بغیر پیچھا نہ چھوڑنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کر گذرو کو وہ رات کہہ دیں زباں سے
تو منوا کے چھوڑیں اسے اک جہاں سے ۔ حالی

مِنوال :۔ (بالکسر) مجازاً طرز ، ڈھنگ ، طور طریق ، وضع ، دستور ، رسم ۔ عربی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

مُنوا مُنھ :۔ دہرہر دو نون غنہ (بے لب) صفت (نور اللغات)

قبولِ فیصل ۔ منہا منہ ۔ لکھنؤ میں زبانوں پر ہے ۔

منوانا :۔ (بالفتح) تسلیم کرانا ، اقرار کرانا ، منظور کرانا ، قبول کرانا ۔ اردو فعل متعدی ، فصیح رائج ۔

بہت لوگ بن کر ہوا خواہِ امت
سفیہوں سے منوا کے اپنی فضیلت ۔ حالی

قبولِ فیصل ۔ اسی جگہ منوا لینا بھی زبانوں پر ہے

مِنو بلائی :۔ غریب ، مسکین ، بظاہر سیدھا اور بہ باطن بہت شریر ۔ اردو صفت ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

مَن وجہ :۔ بجسر (دال مفتوح وہ مکسور سکون چہارم)

ایک صورت سے، ایک طرح سے، ایک صورت میں
عربی تابع فعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محل صرف - اختلاف ہے من وجہ اور ساتھ ہی
اتفاق بھی ہے۔ (اجتہاد)

مُنَوَّر :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح)
نور دیا گیا، روشنی دیا گیا، نورانی، چمکیلا، روشن
چمکنے والا، تاباں - عربی صفت، اسم مفعول۔
فصیح، رائج

لازم روئے منور پہ ترا خال سیاہ
داغ ہوتا ہی نہیں ہے مہ کامل سے الگ (ذکی)

قول فیصل - کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

ستاروں سے دیا زیب افلاک کو
بشر سے منور کیا خاک کو (نور نامہ)

چلا ہمسفر گزشتہ دنیا وہ صفدر
ہوا خانۂ دین قمر سے منور ([illegible])

مَنّ و سَلْویٰ :- (بفتح اول و تشدید دوم
واؤ مجہول و فتح چہارم) ترنجبین اور بٹیریں۔ عربی
الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

سیر رکھتا ہے طبیعت کو کلام خیر میں
من و سلویٰ ہے یہ اپنے لئے گویا اترا (آتش)

قول فیصل - بغیر تشدید نون بھی مستعمل ہے۔

لب آپکے شیریں بھی ہیں اور ہے نمکین بھی
اترا من و سلویٰ مجھے اللہ کے گھر سے (فائز دہلوی)

قصص انبیا اور تاریخ جہاں میں لکھا ہے من و سلویٰ
وہ خوان الٰہی جو بنی اسرائیل پر حضرت موسیٰ کی دعا
سے جبکہ بیابان کے زمانے میں دیار شام کے ایک
دشت [illegible] میں نازل ہوا تھا یعنی اس جنگل خاردار
پر شکل شبنم کچھ رطوبت دانے دار شاخ شاخ ترنجبین
کے جابجا جم گئی اور بٹیر کی صورت کے جانور
پیدا ہو گئے تھے۔ بنی اسرائیل ترنجبین کو شہد و شکر
کے بجائے کام میں لاتے اور ان پرندوں کو جو کثرت
کی وجہ سے خود بخود ہاتھ آ جاتے تھے پکڑ پکڑ کر کباب
بناتے اور خوب اڑاتے تھے۔ چونکہ عربی زبان میں
مجازاً شہد کو من اور بٹیر کو سلویٰ کہتے ہیں پس اس
عطیۂ الٰہی کا نام اس وجہ سے من و سلویٰ ہو گیا۔
مجازاً خوان نعمت کو بھی کہتے ہیں۔

مِن وَعَن :- (بکسر اول و فتح سوم و چہارم)
حرف بحرف، ہو بہو، جوں کا توں، مفصل، تفصیل وار
عربی، فصیح، رائج۔
محل صرف - جو احوال کہ ہرکاروں نے دیکھا تھا وہ سب
من وعن گزارش خدمت کیا۔ (طلسم ہوشربا)
قول فیصل - بکسر اول و ضم دوم اہل زبانوں پر ہے
جو عوام کی زبان ہے۔

مُنَوَّن :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح)
وہ حرف جس پر تنوین ہو۔ وہ حرف جس پر دو زبر
دو زیر یا دو پیش ہوں۔ عربی صفت، اسم مفعول،
تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل - عربی لفظ کے علاوہ کسی دوسری زبان کا
کا لفظ منون ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ [illegible]
وغیرہ غلط ہے۔

مِنْہُ :- (بکسر اول و ضم سوم) جب یہ لکھنا ہوتا
ہے کہ یہ شعر یا مضمون یا حاشیہ مصنف ہے۔ اس
وقت بغرض اختصار منہ لکھ دیتے ہیں۔ منہ وہ حاشیہ
جو خود مصنف نے لکھا ہو [illegible] ہے

رخ جو [illegible] ہے تو جڑ وہ ہے ایک زبان کا
ہے بنا حاشیہ [illegible] ہے قرآں کا (محسن)

[illegible] بیاض جلی ہے رخ جاناں
[illegible] نقطہ رخسار کا [illegible] (انیس)

قول فیصل - یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے اور
قلیل الاستعمال ہے، تحریراً اس کا استعمال ہے۔

مُنھ :- (بضم اول و نون غنہ و سکون سوم)
دہن، کسی جاندار کا دہن۔ اردو مذکر، فصیح
رائج۔
محل صرف - لڑکے کا معدہ خراب کیوں ہو
ہر وقت کچھ نہ کچھ کھایا کرتا ہے، منہ کسی وقت
خالی نہیں رہتا۔
قول فیصل - صاحب سرمایۂ زبان اردو نے ہر معنی
میں مونھ (بواؤ معروف و نون غنہ و سکون چہارم)
لکھا ہے مگر اب عام طور سے اس کا املا بغیر
واؤ ہی ہے۔ بعض پرانے لوگ واؤ کے ساتھ
مونھ اب بھی لکھتے ہیں۔

مُنھ :- سوراخ کا منہ، سوراخ کا
ابتدائی حصہ، غار، گڑھا، اردو مذکر
فصیح، رائج۔
محل صرف - دیا تھم بھاڑ پھاڑ کر
سوراخوں کے منہ بند کر دیئے (اجتہاد)

مُنھ :- پھوڑے اور زخم کا منہ، دہن
زخم و ناسور، چھید، روزن، سوراخ، زخم
اردو مذکر، فصیح، رائج
قول فیصل - پھوڑے کا منہ، زخم کا منہ، دانے کا منہ
معدہ کا منہ وغیرہ کی صورتوں سے بولتے ہیں۔

مُنھ :- موری، [illegible]، دریچہ، کھڑکی، غرفہ
[illegible] در، دروازہ، [illegible] چھید
گہرائی [illegible] شگاف، راہ راست، گزرگاہ، آمد و رفت
کی جگہ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنوں
میں نہیں بولتے۔

منھ (ہ۔) (بضم اول و نون غنہ و سکون سوم) چہرہ رخ۔ رو۔ شکل۔ صورت۔ دیدار۔ اردو۔ مذکر فصیح۔ رائج۔

چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا منہ
اے شب ہجر تیرا کالا منہ — مومن

منھ (ہ۔) عارض۔ رخسار۔ گال۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

مثال منثور۔ تم نے اتنی زور سے منہ پر طمانچہ مارا کہ گال جھنجھنانے لگا۔

منھ (ہ۔) پاس۔ لحاظ۔ خاطر۔ طرفداری۔ خیال مروت۔ پاسداری۔ اردو۔ مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیا غیر کا کھٹکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
یہ منہ مجھے تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا — مصحفی

قول فیصل۔ ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے۔ میرا آپ کا۔ ان کا۔ تمہارا۔ وغیرہ کی ضمیروں کے ساتھ مستعمل ہے۔

ساری شفق کی تجھ میں سرخی دیکھی
اک نقطہ تھا ہمیں تمہارا منہ — مجروح دہلوی

منھ (ہ۔) توجہ۔ التفات۔ میل خاطر۔ جیسے اس کا منہ پاتے ہیں تو دو چار باتیں کر لیتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ہیں منہ دینا کی ترکیب سے بولتے ہیں جیسے وہ تم سے منہ دے کے بات نہیں کرتا اور تم ہر وقت گھسے رہتے ہو

منھ (ہ۔) لیاقت۔ حوصلہ۔ مقدرت۔ جرأت۔ یارا۔ طاقت۔ مجال سخن۔ قابو۔ بس۔ اختیار۔ دسترس۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

ایک کا منہ نہیں اس فتنہ کا اٹھانے کا
ستم شریک ترا ماہ ہے زمانے کا — بحر

غیر کا منہ ہے جو بوسہ ترا اے ظالم
نیلگوں ہو گئے ہوں گے یہ عذار آپ سے آپ — ناسخ

منھ (ہ۔) زبان۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

کیا خفا کر دیا جدائی کو
دوسرا کس منہ سے ناتوانی کو — میر سوز

قول فیصل۔ جتنے منھ اتنی باتیں۔ سب ایک منھ ہو گئے وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

منھ (ہ۔) خواہش۔ لالچ۔ طمع۔ اردو۔ مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے اس کا بڑا منہ ہے جیسے وکیل صاحب کا بڑا منہ ہے وہ سو روپیہ پر راضی نہ ہوں گے۔

منھ (ہ۔) ناصیہ۔ پیشانی۔ سامنے کا حصہ۔ دیباچہ عنوان۔ ہر چیز کا اول۔ آغاز۔ شروع۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ (ہ۔) قول۔ کہنا۔ بات۔ اردو۔ مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

اب نہ کہنا کہ تم پہ مرتے تھے
بس اسی منہ پہ پیار کرتے تھے — مومن

منھ (ہ۔) روبرو۔ سامنے۔ بالمواجہ۔ حضوری میں۔ موجودگی میں جیسے میرے منہ پر میری سی۔ تیرے منہ پر تیری سی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں۔ منہ پر یا "منہ در منہ" کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

منھ (ہ۔) سزاواری۔ قابلیت۔ ہنر۔ جوہر۔ خوبی حقیقت۔ حیثیت۔ کائنات۔ وسعت۔ گن۔ رتبہ۔ مرتبہ۔ پہنچ۔ رسائی۔

ٹھہریں کس منہ سے آ کے سامنے تیرے گل رخ
چھائیوں سے بھر رہا ہے سارا چہرہ ماہ کا — بحر

اسی منہ پر تمہیں دعوی ہے مسیحائی کا
اپنے بیمار کا احوال تو چل کر دیکھو — امیر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب اس صورت سے قلیل الاستعمال ہے

منھ (ہ۔) کنایۃً تلوار چھری وغیرہ کی باڑھ۔ دھار۔ اردو۔ مذکر۔ قریب بمتروک۔

کیا منہ جو کوئی آئے ترے منہ پر
یہ ہم ہیں کہ منہ رکھتے ہیں شمشیر کے منہ پر — قلق

منھ (ہ۔) لب۔ ہونٹ۔ کنارہ۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

اتنی بات کی شکل ہے سمائی دل میں
منہ پہ آئی رہی جس وقت کہ آئی لب میں — ظفر

منھ (ہ۔) وجہ۔ سبب۔ باعث۔ واسطہ۔ لئے

دل عبادت سے چراتا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب — ذوق

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے "کس منہ سے" کی ترکیب ہی کے ساتھ بولتے ہیں۔

مینہ (ہ۔) (بکسر اول و نون غنہ و سکون ہ) بارش۔ پانی۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

وہ شاید مینہ کھلے پر جائیں گے آج
کہ چھایا دل پر ابر غم ابھی سے — ذوق

مینہ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھوٹنا
لال وہ ہو پہ پھٹا رونا بھی کم ہو جائے گا — ناسخ

قول فیصل۔ تنہا مینہ بھی مستعمل تھا جو اب مستعمل نہیں ہے

جب میں روتا ہوں تو لگتی ہے جھڑی ساون کی
جب دھواں منہ سے اٹھاتا ہے جھڑی لگتی ہے — بحر

اس کا املا مینھ بھی ہے۔ تلفظ بہ تخفیف یا و نون غنہ ہے۔

منہا (ع۔) (بکسر اول و سکون دوم) وضع۔ مجرا۔ کٹا ہوا۔ نفی۔ منفی۔ اردو۔ صفت۔ [illegible] کی زبان

مُنہ اُبلنا:۔ منہ میں چھالے پڑجانا۔ منہ میں حرارت کی وجہ سے دانے پڑجانا۔ منہ میں آبلے پڑجانا۔ اردو۔ صرف۔ قریب متروک۔

شاید جگر حرارتِ عشقی سے جل گیا
کل درد دل کہا سو مرا منہ ابل گیا — میر

منہ اپنا سا لے کر پھر جانا:۔ شرمندہ ہوکر چلا جانا۔ ندامت اٹھا کر جانا۔

کیوں آئے ہو پھر جاؤ گے منہ اپنا سا لے کر
کیا جائے گی تم سے حکایت سوزش جانِ خاک — عاشق

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس صورت سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُنھ اپنا سا لے کر رہ جانا:۔ شرمندہ ہوکر رہ جانا۔ ندامت اٹھانا۔ کسی بات کے منظور نہ ہونے سے شرمندگی یا خجالت اٹھانا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

عیسیٰ بھی فلک سے گر اتر آئیں
منہ اپنا سا لے کے عاشق رہ جائیں — عاشق

قول فیصل۔ زیادہ تر۔ اپنا سا منہ لے کر رہ جانا زبانوں پر ہے۔

مُنھ اپنا سا لینا:۔ شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا۔ جھینپنا۔ اردو۔ صرف۔ دہلی کی زبان۔

جب ہوا محفل میں اسکا روئے انور آئینہ
ہوگیا حیران منہ اپنا سا لے کر آئینہ — داغ

مُنہ اترا ہونا:۔ رنجیدہ ہونا۔ چہرہ اداس ہونا۔ چہرے پر رنج و غم یا فکر کا اثر ہونا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

پھر کہا۔ خیر ہے۔ سبب کیا ہے
آج کیوں منہ تمہارا اترا ہے — عالم

مُنہ اُترنا:۔ چہرہ دبلا اور بے رونق ہوجانا۔ چہرے کا رنگ روپ جاتا رہنا۔ تکلیف یا آفت یا تردد یا خوف سے چہرے پر اضمحلال چھاجانا۔ منہ کمل جانا۔ چہرہ ست جانا۔ کسی خاص سبب سے چہرہ اتر جانا۔ لاغر اور دبلا ہوجانا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

اترا ہوا ہے خوف سے منہ ہر شریر کا
مہ پر چڑھا ہے چاند نہ قلعہ گیر کا — عشق

قول فیصل۔ منہ اتر جانا بھی بولتے ہیں۔

کیا شب وصال سے وہ ماہ ڈر گیا
خورشید جب غروب ہوا منہ اتر گیا — عاشق

مُنہ اُترنا: بیمار کی نقاہت۔ آثار رنج و ملال منہ پر ظاہر ہونا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

ہوچکی وصل کی شب آپ کا منہ اترا ہے
ہے اداس آج بہت صبح بہار عارض — لاادھم

مُنھ اتنا سا نکل آنا:۔ چہرہ دبلا اور بے رونق ہوجانا۔ منہ اتر جانا۔ چہرہ ست جانا۔ رنگ و روغن نہ رہنا۔ اردو۔ صرف۔ عورتوں کی زبان۔

دیکھ کر بزم میں شب زہرہ جبیں بنزا منھ
تا سحر شمع کا اتنا سا نکل آیا منھ — سرور

منہ اتنا سا ہونا:۔ شرمندگی کے باعث چہرہ فق ہوجانا۔ خجالت کے سبب چہرہ اتر جانا۔ اردو۔ صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

چمن میں وہ غنچہ دہن ہوگیا
بس اتنا سا غنچہ کا منہ ہوگیا — شاد

قول فیصل۔ منھ اتنا سا ہوجانا بھی بولتے ہیں۔

کس نے دہن یہ غنچے کو یارب دکھا دیا
اتنا سا ہوگیا ہے جو منہ اس غریب کا — امیر

دونوں صورتوں میں اتنا سا منھ ہونا یا ہوجانا بھی بولتے ہیں۔

منھ اٹھا کر چلنا:۔ منہ اونچا کرکے چلنا (کنایۃً) بے پروائی یا غرور سے بے خبر ہوکر چلنا۔ راستہ دیکھ کر نہ چلنا۔ بے غور و تامل راہ چلنا اور کچھ پس و پیش نہ کرنا۔ شتر بے مہار کی طرح چلنا۔

منھ اٹھا کر نہ چلو اونٹ کی چال اے بتو
کھاتی اندھوں کی طرح راہ میں ٹھوکریں ہو — رفعت

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ اٹھا کے کہنا:۔ بے سوچے سمجھے کہہ بیٹھنا۔ یوں ہی بک دینا۔

کہتا ہے منھ اٹھا کے جو آئے زبان پر
کمبخت پند گو بھی بڑا بدلگام ہے — ظہیر دہلوی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ اٹھانا:۔ کنایہ ہے کسی کے کسی طرف کو راہی ہونے سے۔ سیدھے کسی طرف جانا۔ کہیں کا ارادہ کرنا۔ کسی طرف رُخ کرنا۔ کسی طرف جانا۔ کسی سمت کو روانہ ہونا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح۔ رائج۔

جوش جنوں میں دیکھئے پیچھے نہ مڑ کے پھر
منہ جس طرف کو صورتِ دریا اٹھا لیے — آتش

مُنھ اُٹھائے:۔ اندھا دھند۔ بے دھڑک۔ بے پروائی سے۔ بے سوچے سمجھے۔ اندھوں کی طرح۔ بے غور و تامل۔ شتر بے مہار کی طرح۔ بے تحاشہ۔

جائے عبرت ہے خاکدانِ جہاں
تو کہاں منہ اٹھائے جاتا ہے — میر

حالِ دل راہ میں سن لیجے گا
منھ اٹھائے نہ چلے جائیے گا — صبا

منھ اٹھائے چلا جاتا ہے عمل میں ہر ایک جاتا تھا جب
بی مخلد ار ہیں ٹری ڈاڑھی پہ نگہبان عبث (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ منہ اٹھائے جانا منہ اٹھائے چلے جانا وغیرہ کی صورتوں سے ہی بولتے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا اشعار سے ظاہر ہے۔ منہ اٹھائے چلے آنا بھی بولتے ہیں۔ منہ اٹھائے بڑھے چلے جانا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ اٹھائے پرسے کو بار چلے جاتے ہیں
یہ کہتے ہوئے سردار چلے جاتے ہیں ۔ تعشق

منہ اٹھائے آنا:۔ بے عزت آنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان

بے بلائے جو آئے گیا آئے
منہ اٹھائے جو آئے گیا آئے ۔ داغ

منھ اٹھ جانا:۔ بے سوچے سمجھے کسی طرف کا رخ ہو جانا، بغیر عزم و قصد و بلا ارادہ کسی طرف کو چلے جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ اٹھ گیا جدھر کو ادھر ہی چلے گئے
آوارگانِ عشق کو منزل کی کیا خبر ۔ مصحفی

منھ اُٹھے:۔ سویرے تڑکے، دن نکلے دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ منہ اٹھے کے بارے میں صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لکھنؤ اردو کی زبان ہے۔ منہ اجالے کے بارے میں لکھتے ہیں یہ ہندو عورتوں کی زبان ہے۔
لکھنؤ کے عوام اور عورتیں منہ اندھیرے اور منہ […] منہ اس جگہ بولتی ہیں۔

منہاج (بفتح و کسر اول) راہ، راستہ، ڈگر، سڑک، رستا ہموار و شارع عام۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

منہ اُجالے:۔ سویرے، تڑکے، دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
سویرے، دن نکلے۔ منہ اندھیرے کا نقیض […] (لغات النساء)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ کی عورتیں بھی بولتی ہیں اس سے پیشتر کے وقت کو منہ اندھیرے کہتی ہیں۔ مولف کے نزدیک منہ اجالے اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے منہ اندھیرے ابھی کچھ کے ساتھ بولتی ہیں۔ منہ اندھیرے منہ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

منہ اُجلا ہونا:۔ چہرے کا رنگ نکھر جانا، چہرے سے بدنامی کا داغ دور ہونا، عزت رہ جانا، سرخروئی ہونا، بات رہ جانا۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ اجیالا ہونا:۔ سرخرو ہونا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

منھ اُداس ہونا:۔ چہرے کا اداس ہونا، چہرے پر اداسی کا ظاہر ہونا، چہرے پر افسردگی اور پژمردگی برسنا، چہرے پر غمگینی و دلگیری کا نمایاں ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ منہ اترا ہونا، چہرہ اداس ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منہ ادھر سے اُدھر ہو جانا:۔ شرمندہ ہو جانا، بسبب شرمندگی کے منہ مڑ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پردہ الٹ گیا جو کسی کی نقاب کا
منہ ہو گیا ادھر سے اُدھر آفتاب کا ۔ قرار

قول فیصل۔ منہ ٹیڑھا ہو جانا، منہ پھر جانا کسی ضرب سے منہ پھر جانے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے اتنی دیر سے زبان روکا ہے۔ دل چاہ رہا ہے کہ وہ طمانچہ دیں کہ منہ ادھر سے ادھر ہو جائے۔ اسی جگہ ادھر کا منہ ادھر ہو جانا بھی زبانوں پر ہے یہ بھی عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منہار:۔ بفتح اول، سکون دوم، کانچ کی چوڑیاں بنانے اور بیچنے والا، چوڑی والا۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال۔

عمل […] ایک مرد تھا اور ایک خالی پھیرا اڑائے گیا اس کی عورت کو بھی لا دیکھا تھا کہ منہار جاگ اٹھا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس کی تانیث منہارن تھی جیسے منہارن چوڑی والی یا گھر گھر […] پیٹ کا گشت پاتا تھا کہ جیسے ابھر […] اب عام طور سے زبانوں پر منہیار ہے۔

ادھر منہیار بیٹھے ہیں ادھر منہیار بیٹھے ہیں
گھٹنا جب پہنے وہ چوڑیاں ادھر بیٹھے ہیں ۔ ظریف لکھنوی

بصورت تانیث منہیارن زبانوں پر ہے۔

منہ اس قابل نہیں:۔ اتنی لیاقت نہیں، حیثیت سے زیادہ […] یہ زبان جیب ہے

منھ اپنا تو اس کھانے کے قابل ہی نہیں ہے ۔ انیس

(نور اللغات)

قول فیصل۔ بموجب محاورہ کے مطابق نہیں ہے محاورہ نظم ہوا ہے۔ منہ قابل نہیں ہے۔ اس کا لفظ کھانے سے متعلق ہے نہ کہ قابل سے تعلق ہے۔ بہر حال اصل محاورہ ہے اس قابل ہونا یا اس قابل نہ ہونا لیکن منہ کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے تمہارا منہ اس قابل نہیں ہے کہ تم نذر نیاز کا کھاؤ۔ منہ اس لائق نہ ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

منہ اشکِ ندامت سے دھونا:۔ دل کا بہت کمال نادم ہونا۔

رہا زندہ فرقت میں شرمندگی سے
منہ اشکِ ندامت سے دھونا پڑا ہے ۔ رند
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے اسی جگہ اشکوں سے منہ دھونا، منھ اشکوں سے دھونا۔ منھ اشک سے دھونا وغیرہ کی ترکیبیں سے بھی بولتے ہیں۔

ناکامی تقدیر پہ روتا اسلام
منہ اشک غم و رنج سے دھوتا اسلام — لا اعلم

منہا کرنا:۔ وضع کرنا، مجرا کرنا، گھٹانا، کاٹنا، کاٹ لینا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم اپنے روپے دکاندہ جینے کے کرایے میں منہا کر لینا۔ اب کی نہ کاٹو۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

منہا منہ:۔ (بضم اول و تجسیم ہر دو نون غنہ) لبالب، بھرپور، لبریز، طب، اوپر تک بھرا ہوا۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

بھر جائے اگر بادہ منہا منہ کروں بس
میخواری میں بے ظرف مرا خم سے زیادہ — ناسخ

منہا منہ بھرنا:۔ لبالب بھرنا، کناروں تک بھرنا، پورا بھرنا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

منہ اندھیرے:۔ علی الصباح، صبح سویرے، تڑکے، صبح کا وہ وقت جس میں اچھی طرح منہ نہ دکھائی دے، صبح صادق کے وقت۔ اردو صفت۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ میاں آزاد منہ اندھیرے ستاروں کی چھاؤں میں بستر استراحت سے اٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اٹھنا کے ساتھ صرف ہے۔

ترکی لونگائے سویرے اٹھی
دعا مانگی منہ اندھیرے اٹھی — شوق قدوائی

اب عام طور سے زبانوں پر "اندھیرے منھ" ہے

منہ اوندھا کر چلنا:۔ منھ لٹکا کر چلنا۔

"کافر منہ اوندھا کر چلتا ہے اسی لئے اس کو راستہ نہیں سوجھتا اور مومن سر اٹھا کر چلتا ہے اور اس کو راستہ سوجھ پڑتا ہے" (ترجمۂ القرآن) (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منہ اوندھا کر لیٹنا:۔ رنج یا فکر میں منہ لپیٹ کر پڑ رہنا۔ اڑواٹی کھٹواٹی لے کر پڑ رہنا۔ ناراض ہو کر الگ جا پڑنا جیسے وہ ان طعنوں سے منہ اوندھا کر لیٹ رہیں (فرہنگ لغات النساء)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ والے نہیں بولتے۔

منہائی:۔ وضع ہونا۔ کٹوتی، مجرا ہونا۔ اردو مونث۔ عوام کی زبان۔

منہ آجانا:۔ منہ اور زبان میں چھالے پڑ جانا۔ حدت اور گرمی کا دہن میں نمایاں ہونا۔ منہ اہل آنا حرارت کی شورش کے سبب منہ یعنی دہن اور زبان پر دانوں کا نکل آنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

تیغ قاتل ہے کبھی تیزاب میں
جو وہاں زخم کا منہ آ گیا — استاد لکھنوی

قول فیصل۔ اسی جگہ منہ آنا بھی زبانوں پر ہے۔

یہ بھی تقلید ... کی مرض میں تقلید
عمر ... منھ جو بھرا آ گیا — امیر

منہ آنا:۔ کسی پر طنز کرنا، برا بھلا کہنا، طعن طنز کی باتیں کہنا، طعنہ مارنا، بحث کرنا، تکرار کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

منہ آنا:۔ (بکسر اول و نون غنہ) بارش آنا، مینہ پڑنا، بارش ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

پکارے ہے گروہ کو ندا لگا وہ منہ آیا
پڑی ہے دھوم ہے اشک آہ کی ایسی — بحر

منہ باندھ کے بیٹھنا:۔ منہ بند کر کے بیٹھنا، خاموش رہنا، بالکل نہ بولنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ منہ باندھے بیٹھنا کی ترکیب سے عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے:۔ منہ باندھے کیوں بیٹھی ہو کچھ تو باتیں کرو۔

منہ باندھنا:۔ منہ بند کرنا، خاموش کرنا، چپ کرانا، منہ پر مہر یا قفل لگانا، ساکت بنانا۔ اردو مصدر۔ قریب المتروک۔

وابستہ و بہروں کے خاموش ہیں ہمیشہ
ان ساحروں نے اپنے منہ کا شگوفہ باندھے — بحر

قول فیصل۔ اسی جگہ منہ کیلنا یا منہ کیل دینا زبانوں پر ہے۔

منہ باندھے ہوئے بیٹھنا:۔ فاقے سے ہونا، بغیر کچھ کھائے ہوئے ہونا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

بی بی گھر والے کو ہنستی ہوں گی دل میں سمدھنیں
سب کے سب بیٹھی ہیں منہ باندھے ہوئے مہمان اب — جان صاحب

منہ بڑا ہونا:۔ لالچی ہونا، طمع کرنے والا ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ صاحبزادے چڑھتی ہیں اسکوٹر پر ناتے والے نہیں، ان کا منہ بڑا ہے وہ بڑے کم پر راضی نہ ہوں گے۔

منہ بخشنا:۔ طاقت دینا کسی قسم کے کلام کی۔

یہ سب باتیں ہیں لیکن یہی ہیں گفتگو بے لُطف
گریں کیا ہم کو حق نے منھ نہیں بخشا خوشامد کا محسن

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہی ہے۔

منھ برا بنانا۔ منھ برا سا بنانا:- جس سے معلوم ہو کہ مزہ خراب ہے۔ یا کوئی بات ناگوار ہے۔ نفرت ظاہر کرنے کے لئے۔ ناخوشی سے تیوری چڑھانا۔ ترشروئی ظاہر کرنا۔ ناراضگی ظاہر کرنا۔ ہندی فعل متعدی۔

طرز الفت ہی نہیں اخفائے محبت ہو گر وہ
منھ برا سا میری صورت سے بنا لیتے ہیں شوق

(نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ منھ بنانا زبانوں پر ہے۔

منھ بسورنا:- رونے کی صورت بنانا۔ منھ بنانا۔ رونی صورت بنانا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

گر گریباں چاک یاروں کے حضور
یوں بیاں کرتے ہیں وہ منھ کو بسور سودا

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں فقط بسورنا مستعمل ہے:-

ہنسی میں اہل چمن کو ہنسا نہ دے اے گل
بسورتیں کہیں غنچے نہ مسکرانے میں صبا

لیکن نے لکھا ہے لیکن لکھنؤ میں بھی منھ بسورنا ہی بولتے ہیں۔

منھ بکٹھا پڑ جانا:- کسی کسیلی چیز کے کھانے سے منھ کا ذائقہ خراب ہو جانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منھ بگاڑ دینا:- چہرہ بگاڑ دینا۔ تھپڑ یا جوتوں سے منھ سجا دینا۔ ارمار کر چہرے کو زخمی کرنا۔ منھ کی ہیئت قائم نہ رکھنا۔ اردو صرف۔ فصیح زبان۔

غیر کا منھ بگاڑ دوں لیکن
کیا کروں منھ یہ آپ کا ہے مجھے امیر

قول فیصل۔ اسی جگہ چہرہ بگاڑ دینا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ بگاڑ دینا:- منھ کا ذائقہ خراب کر دینا۔ منھ بدمزہ کر دینا۔ لذت نہ دینا۔ (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

منھ بگاڑنا:- بری صورت بنانا۔ چہرے کو بدنما کرنا۔ چہرے کی ہیئت بدلنا۔ منھ ٹیڑھا کرنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

چل اصبا کی صورت خنداں کیا گلوں کو
غنچوں کا منھ بگاڑا جو منھ ورد بنا دیا خاقانی

منھ بگاڑنا:- (کنایۃً) کسی چہرے کا زخمی کرنا۔ کسی کو کسی جرم کی سزا دینا۔ جوتوں سے منھ کی ہیئت بدلنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

منھ بنائے کیوں ہے قاتل پاس ہو تیغ نگاہ
باغ میں بنتے ہیں گل تو منھ بگاڑا چاہیے ناسخ

قول فیصل۔ اس جگہ چہرہ بگاڑنا۔ صورت بگاڑنا بھی مستعمل ہے۔

منھ بگاڑنا:- تیوری چڑھانا۔ غصے کی صورت بنانا۔ ترشروئی ظاہر کرنا۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ تیوری چڑھانا۔

کوئی رعب سے تقصیر کر کبھی چھوڑ نہ لگے
منھ بگاڑ جو کبھی سامنے بیزار آیا نیر

منھ بگاڑا تم نے عرض وصل پر
زہر تھی گویا ہمارا بات کیا جلیل

(نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ و مخزن اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ اس جگہ منھ بنانا بولتے ہیں۔

منھ بگاڑنا:- منھ بدمزہ کرنا۔ منھ کا ذائقہ خراب کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے منھ کا مزہ بگاڑنا۔ منھ کا مزہ خراب کرنا وغیرہ کی صورتوں سے بولتے ہیں۔

منھ بگڑ جانا:- منھ بگڑنا۔ کنایہ ہے کسی کی صورت کے تغیر اور چہرے کی ہیئت بدل جانے سے۔ منھ چڑ جانے کے وقت منھ کا اپنی ہیئت اصلی سے بے ہیئت ہو جانا۔ منھ کی ہیئت بدل جانا۔ صورت کا درست نہ رہنا۔ شکل بدل جانا۔ منھ ٹیڑھا ہو جانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

ناک بھوں آئینے کے آگے چڑھایا نہ کرو
منھ بگڑ جائے نہ اک روز خدا ناز کا نسیم

منھ بگڑ جانا:- منھ کا بے زیب اور بے ہیئت ہو جانا۔ چہرے میں نقص آ جانا۔ کسی چیز کی ضرب سے چہرہ بگڑ جانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ بازو سے بازو چوکھٹ سے زانو رگڑتا تھا۔ آمد و رفت میں ٹکر کھا کے منھ بگڑ جاتا تھا (داستان سرور)

قول فیصل۔ اب اس جگہ چہرہ بگڑ جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ بگڑ جانا:- کنایہ ہے بیماری کے سبب منھ کا ذائقہ بگڑ جانے یا ذائقہ بدل جانے سے۔ منھ بدمزہ ہو جانا۔ منھ کا ذائقہ خراب ہو جانا۔ (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ منھ کا مزہ خراب ہو جانا۔ منھ کا ذائقہ خراب ہو جانا وغیرہ کی صورتوں سے بولتے ہیں۔

مُنھ بگڑ جانا:۔ ناراض ہو جانا، چیں بجبیں ہونا، تیوری چڑھ جانا، چہرے کا رنگ متغیر ہو جانا، غصہ آجانا، منھ بن جانا۔

بوسہ لبوں کا مانگتے ہی منھ بگڑ گیا
کیا اتنی میری بات کا تم کو برا لگا — میرؔ

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُنھ بگڑ جانا:۔ خرابی پڑنا۔

پھولوں پہ چمن میں اوس پڑ جائے
غنچہ بولے تو منھ بگڑ جائے — شوقؔ قدوائی

(قرار اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُنھ بگڑ جانا:۔ (کنایۃً) حواس بگڑ جانا، ذلیل ہو جانا۔

رو برو تیرے اگر گرمی کرے پروانے سے
منھ بگڑ جائے ہوا کا دو طپنچہ کھائے شمع — رندؔ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

مُنھ بگڑنا:۔ کنایہ ہے کسی کی صورت کے تغیر اور چہرے کی ہیئت کے بدل جانے سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ چہرہ بگڑنا اور چہرہ خراب ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُنھ بگڑنا:۔ بخار کا مزہ دہن بدلنا۔

(سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب اس جگہ منھ کا مزہ بدلنا بولتے ہیں۔ منھ کا مزہ خراب ہونا بھی بولتے ہیں۔

مُنھ بنانا:۔ ترشرو ہونا۔ ناک بھوں چڑھانا، چیں بجبیں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے جب نہ تب ہم نے بگڑا ہی پایا
یہی اچھے منھ کو بنا جانتا ہے — میرؔ

مُنھ بنانا:۔ بگڑنا، ناراض ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہر بار یوں تو ہم سے کرتے ہو ہنس کے بات
کچھ منھ بنا رہے ہو ہمارے ہی بار کو — میرؔ

مُنھ بنا بیٹھنا، منھ بنا کر بیٹھنا:۔ ناراض ہو بیٹھنا، بگڑ بیٹھنا، چیں بجبیں ہونا، منھ بگاڑ لینا۔

کیا جانیں تمہیں کس نے یہ بات سکھائی ہے
جب پاس مرے بیٹھو تب منھ کو بنا بیٹھو — برقؔ

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُنھ بنا کر:۔ چہرے سے نفرت ظاہر کر کے، ناک بھوں چڑھا کر، چیں بجبیں ہو کر، باکراہ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ان کی نظروں میں بھی کچھ حسن یوسف کی شبیہ
منھ بنا کر یہ کہا، ہاں خط و خال اچھا ہے — جلیلؔ

مُنھ بنا کر بیٹھنا یا بنائے بیٹھنا:۔ منھ بگاڑ کر بیٹھنا، بگڑ کر بیٹھنا، ناراض ہو کر بیٹھنا، چیں بجبیں ہو کر بیٹھنا۔

یوں جو منھ کو بنائے بیٹھے ہیں
سچ کہو مجھ سے کچھ خفا تو نہیں — مصحفیؔ

صاحب ابھی بگڑ کے ہم تم سے مل گئے تھے
پھر کیا غضب ہوا یہ جو منھ بنا کے بیٹھے — مصحفیؔ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُنھ بنا لینا:۔ خفا ہو جانا، ناراض ہو جانا، تیوری چڑھا لینا۔ بگڑ جانا، ترشرو ہو جانا، چیں بجبیں ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

منھ بنا لیتے ہو سنتے ہو جو ذکر عاشق
نام بیمار سے چڑھتے ہو مسیحا ہو کر — رندؔ

مُنھ بنانا:۔ بری صورت بنانا، چہرے کو برا کرنا، رونے کی صورت بنانا، چہرے کی ہیئت بدلنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بگڑی جب اس سے اپنی تب منھ بنا بنا کر
یہ دوستی کہ ہم نے اس کو منا دیا ہے — جرأتؔ

مُنھ بنانا:۔ ناراض ہونا، غصے کی صورت بنانا، رنجیدہ ہونا، اظہار ناخوشی کرنا، تیوری چڑھانا، تیوری پر بل ڈالنا، اکراہ ظاہر کرنا، ترش رو ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کیوں منھ بنا رہے ہو بوسے کے مانگنے پر
خوش ہوتے ہیں سخی جب سائل کو دیکھتے ہیں — امیرؔ

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ بنا لینا بھی زبانوں پر ہے۔

جب وہ سنتے ہیں بنا لیتے ہیں منھ
گھل گیا کیا زہر میرے نام میں — داغؔ

مُنھ بنانا:۔ کسی بدذائقہ چیز کے پیتے وقت چہرے کی ہیئت بگاڑنا، کسی کڑوی چیز کے کھانے یا پینے پر چہرے کی ہیئت بدلنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تجھ کو پینا ہی پڑا جام جو چھلکائے یاد ہر
منھ بناتے تو ہیں اور بنایا جاتا — بہاری لال مشتاقؔ

مُنھ بناؤ:۔ ہوش میں آؤ۔

واہ رے زور یہ شوخی ہے نئی آئی ہے
منھ بناؤ کہ زبان خوب ہی چل نکلی ہے — امیرؔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں منھ بنواؤ کہتے ہیں۔ جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منھ بنائے ہونا:۔ رنجیدہ ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

اشک آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے
پاس بیٹھے تو منھ بنائے ہوئے — داغ

قول فیصل۔ اس جگہ منھ پھلائے بیٹھا ہونا بھی ہے و اس میں بھی غصے کا پہلو نکلتا ہے

منھ بند:۔ لب بستہ، دہن بستہ۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل:۔ منھ بند کلی (یعنی غنچۂ ناشگفتہ) کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

منھ بند: مؤنث خاموش، چپ، منھ بند سے ہوئے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس صورت سے زبانوں پر نہیں ہے

منھ بند: مؤنث کنواری، دوشیزہ، باکرہ، وہ عورت جس کا ازالۂ بکر نہ ہوا ہو۔ بازاری زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ بند کر لینا:۔ منھ پکڑ لینا یا ہاتھ رکھ لینا۔ منھ ڈھانک لینا۔ اردو صرف، رائج۔

منھ بند کرنا:۔ بولنے سے روکنا، خاموش کرنا، برا بھلا نہ کہنے دینا، زبان بند کرنا، قائل کرنا، زبان بندی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ بول کے اس نے باغ میں آج
منھ بند کیا ...... کلی کلی کا — جلیل

قول فیصل۔ مدلل بات یا مدلل جواب سے مخالف کو بحث میں خاموش کر دینا بھی اس کے ایک معنی ہیں۔ عوام اور عورتیں اسی محل پر زبان بندی کرنا۔ بولتی ہیں۔

منھ بند کرنا: مذکر رشوت دے کر اپنے خلاف کہنے سے باز رکھنا۔ انعام و اکرام دے کے مخالف کو خاموش کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان

منھ بند کرنا: مؤنث جادو کے زور سے زبان بند کرنا۔ منتر کے زور سے اپنے خلاف نہ کہنے دینا، منھ کیل دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دلا ہر چند ساحر منھ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیونکر بند کرتے ہیں — ناسخ

قول فیصل۔ اب اس جگہ منھ کیلنا یا منھ کیل دینا بولتے ہیں۔

منھ بند کرنا: مؤنث خاموش ہونا۔

(فقرہ) جادو سے اس نے اپنا منھ بند کیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ بند کلی۔ منھ بندھی کلی:۔ شگوفہ جو نہ کھلا پھول، غنچہ، غنچۂ ناشگفتہ۔

صبا ان منھ بندھی کلیوں نے شب کو کس کی چوری کی
کہ تو نے صبح کو ایک ایک کی تھیلی ٹٹولی ہے — امیر
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے منھ بند کلی بولتے ہیں منھ بندھی کلی زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ بند کلی، منھ بندھی کلی:۔ کنایۃً کنواری، باکرہ، دوشیزہ، ناکتخدا لڑکی

خار دیتے ہو مجھے شکل دکھاتے نہیں تم
منھ بندھی پان کی پھولوں بساتے نہیں تم — جان صاحب
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کسی صورت سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ بند ہونا:۔ دہن بستہ ہونا، دہانہ بند ہونا، منھ کھلنا کا عکس۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ بند ہونا: مذکر چپ ہونا، خاموش ہونا، بات نہ کر سکنا۔ بولنے سے عاجز ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

نالے بن کو توڑ کے نکلے رنگ نے
منھ بند کیا ہوا ہے سراپا دہن ہوا — امیر

منھ بند ہونا: مذکر (کنایۃً) کسی کی بدی یا چغلی سے رکنا، کسی کے برخلاف کہنے سے رکنا، منھ کیلنا (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ بند ہونا: مذکر زخم کا منھ بند ہونا، زخم بھرنا، زخم مندمل ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ بنوانا:۔ لیاقت پیدا کرنا، کسی کام کے لائق ہونا نیز کنایہ ہے کسی کے کسی کام کے لائق اور سزاوار ہونے سے۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان

تری صورت پہ ہنسنا تھا نہ لازم
گلوں نے منھ کو بنوایا تو ہوتا — آتش

قول فیصل۔ لہٰذا ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی شخص اپنی بساط اور لیاقت سے بڑھ کر کسی امر کا ارادہ کرتا ہے۔ ایسے محاوروں کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اس کام سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ منھ دھو رکھو امید نہ رکھو جیسے اس شہزادۂ حسن و جمال نے صاف انکار کیا تھا اور کہلا بھیجا تھا کہ منھ بنواؤ۔ حلوا خوردن روئے باید۔ (طلسم ہوش ربا)

اسی جگہ۔ منھ بنواؤ بھی عورتیں بولتی ہیں جیسے منھ میں دانت نہ پیٹ میں آنت چلے دولھا بن کے پری کو بیاہنے تم اور وہی گلبدن، گل رخسار، دیکھو

اے تری قدرت پہلے منھ بنواؤ (صانہ آزاد)

کبھی برابر والے حقارت کے محل پر منھ بنوائیے بولتے ہیں۔

منھ پہ منھ رکھا تو بولے کیا خوب
وہ پہلے منھ اپنا تو بنوائیے آپ — رند

منھ بولا: (ہ۔ و۔ مجہول) منھ سے کہا ہوا، زبان سے بنایا ہوا، حقیقی کے خلاف زبان سے پکارا ہوا۔ فرضی جیسے منھ بولا بھائی، منھ بولا بیٹا (بنانا کے ساتھ) مونث کے لئے منھ بولی۔ جیسے منھ بولی بہن، منھ بولی بیٹی۔ ہندی صفت مذکر۔

پوشیدہ گھر اپنے لایا اس کو
منھ بولی بہن بنایا اس کو — نسیم

(نور اللغات)

قول فیصل: تنہا منھ بولا زبانوں پر نہیں۔ لکھنؤ کی عورتیں منھ بولا بھائی یا منھ بولی بہن بولتی ہیں جیسے اس کی چھوٹی بہن اور منھ بولی بہن دھوپ میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگیں۔ (سیر کہسار)

منھ بولی بیٹی، منھ بولا بیٹا وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی مستعمل ہے۔

منھ بولتی: تصویر کی خوبصورتی کی تعریف میں کہتے ہیں۔ یعنی ایسی تصویر جس سے معلوم ہو کہ ابھی منھ سے کچھ بولے گی نہایت عمدہ تصویر یا صورت گویا ناطق، بولتی ہوئی، باتیں کرتی ہوئی صفت مونث۔

نقش طلسم ہے بت عیار کی شبیہ
منھ بولتی خدا نے یہ تیار کی شبیہ — جرأت

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس جگہ بولتی ہوئی تصویر کہتے ہیں ایسی کہ منھ سے بولنے کو ہے، اور منھ بولتی تصویر بھی کہتے ہیں۔

پہنے ہوئے آیا ہے وہ جوڑا جو سنہرا
گویا کہ ہے منھ بولتی تصویر طلائی — جرأت

منھ بھرائی: دہان بندی، برائی یا بدی یا عیب سے منھ بند کرنے والی چیز، رشوت، وہ چیز جو مخالف کو دشمنی کرنے سے باز رکھنے کے لئے دی جائے۔ اردو مونث عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

بھر دیا زخم میں نمک اس نے
یہ دعاگو کی منھ بھرائی ہے — داغ

قول فیصل: پانا، دینا کے ساتھ صرف ہے۔

منھ بھرائی جب نہیں پاتی ہے اور ابگنی
قرض تب مجھ پہ یہ جھلاتی ہے اور ابگنی — (کلیات)

پہلے زر منھ بھرائی اس کو دیا
اور آگاہ راز دل سے کیا — ہشت گلزار

اب عام طور سے اس محل پر رشوت ہی بولتے ہیں۔

منھ بھر بھرایا ہوا ہونا: زیادہ رونے یا اور کسی سبب سے چہرے پر ہلکا سا ورم ہو جانا، منھ متورم ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ گرمی سے منھ تمتمایا ہوا
وہ رونے سے منھ بھر بھرایا ہوا — شوق

قول فیصل: اسی جگہ چہرہ بھر بھرایا ہوا ہونا بھی بولتے ہیں۔

منھ بھر دینا: رشوت دینا، رشوت دے کر چپ کر دینا۔ عورتوں کی زبان۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

منھ بھر دینا: ۲۔ منھ میں کوئی چیز بھر دینا، منھ کا پُر کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ایک دن تو کا تھا اس کے شعلۂ رخسار کو
بھر دیا لوگوں نے انگاروں سے منھ تنور کا — بحر

منھ بھر کے: لبریز، لبالب۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں اس جگہ منھ تک بولتے ہیں اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منھ بھر کے: ۲۔ خاطر خواہ، بخوبی جیسے خواہ (فقرہ) منھ بھر کے مانگ لو۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

منھ بھر کے: ۳۔ بالکل، سراسر، بہت، از حد، زور زور سے جیسے تہوار کے دن میرے بچے کو منھ بھر کے کوسا ہے خدا خیر کرے۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان (قدیم اردو لغت)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر جی بھر کے بولتی ہیں۔

منھ بھر کے: ۴۔ بھرپور، تمام، کمال۔

تم بات بات میں اس طرح منھ بھر بھر کر اپنے تئیں حسین اور خوبصورت کہتے ہو۔ (محصنات)

(نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ بھر کے کوسنا: بیدردی سے کوسنا، خاطر خواہ بددعا دینا، بے دھڑک کوسنا، دعائے بد میں کسر نہ رکھنا۔

(فقرہ) عین برس کے دن میرے بچے کو کیا منھ بھر کے کوس لیا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اس جگہ لکھنؤ کی عورتیں بھر منھ کوسنا بولتی ہیں۔

منھ بھر کے کہنا: صاف صاف کہنا۔

بے دریغ کہنا۔

(فقرہ) ڈاکٹر کمبخت کو دیکھیے کیسا منھ بھر بھر کے کہہ گیا کہ اب علاج بے سود ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

منھ بھرنا:۔ منھ پُر کرنا۔ منھ میں کوئی چیز دینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

شاید کیا ہے یار کے پستاں کا رُخ والعت
بھرتی ہے موتیوں سے صبا منھ انار کا — امیر

منھ بھرنا:۔ رشوت دینا، رشوت دے کر چپ کر دینا۔ احسان سے منھ بند کرنا۔ ہندی، فعل متعدی۔

دیکھیے کیونکہ نہ دیں روزن در سے ہم کو
تیرے دربان کا منھ آئینہ دو بھرتے ہیں — منیر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب بہ متروک ہے اس جگہ منھ بند کرنا زیادہ بولتے ہیں جیسے ہم نے دولت دیکے دشمنوں کا منھ بند کر دیا۔

منھ بھرنا:۔ اتنا دینا کہ سائل پھر نہ مانگے

بھر نہیں سکتے تسلی بھی ترے سائل کا منھ
کیا رفو آسان ہے اس زخم دامن دار کا — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں نہیں بولتے۔

منھ بھرنا:۔ چپ کرنا، اپنے خلاف کہنے سے باز رکھنا، منھ بند کرنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

کیجیے ہلکے ذرا اشک کا مذکور کہ ہم
کیسے غمازوں کے منھ دیکھیو بھرتے ہیں — مومن

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ منھ بند کرنا بولتے ہیں۔

منھ بھر نا:۔ (کنایۃً) تھوڑا سا کھانا پینا۔

گرچہ انکار نہیں لطف مے و بر خالی
منھ بھرا ہے تو گردا و بھی ساغر خالی — شعور

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں نہیں بولتے۔

منھ بھری:۔ رشوت (دینا کے ساتھ) ہندی، مؤنث۔

دل ناداں کو جب بھی چپ لگی ہے
دہن کو منھ بھری چھالوں نے دی ہے — شاد

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

منھ پانا:۔ توجہ پانا، رخ پانا، مرضی پانا، خوش اور رضامند پانا، التفات پانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

جو شہزادی نے منھ سلطاں کا پایا
اسد کا اپنا سب قصہ سنایا

(الف لیلیٰ از نشا یاں)

منھ پاؤں پر گرنا:۔ (کنایۃً) منت سماجت کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

منھ رگڑتے ہیں ترے پاؤں پہ سب زہرہ جبیں
بن گئے پریاں تری جوتی کے تارے عارض — قدر

منھ پچکا:۔ (بکسر چہارم وفتحہ ہائے تہم مفتوح) وہ جس کا منھ پچکا ہوا ہو۔ وہ جس کے گال اندر کی طرف دھنسے ہوئے ہوں کمزوری اور ضعیفی کے سبب جس کے گال پچکے ہوئے ہوں۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بڑھوتی وقت ان سفید بالوں میں کالک لگاؤ گے۔ کہ بستر جگہ سے ختم کر بیٹھو۔ ماشاء اللہ منھ پچکا رنگ فق۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ پچکی کی جگہ عوام پچکا بھی بولتے ہیں۔

منھ پر:۔ زبان پر، لب پر، ہونٹوں پر۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ زبان پر زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ پر:۔ چہرے پر، رخساروں پر۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے لڑکے کے منھ پر اتنی زور سے طمانچہ مارا کہ وہ بلبلا گیا۔

منھ پر:۔ (کنایۃً) کسی کے سامنے، روبرو، بالمقابل، بالمواجہہ، منھ در منھ، آمنے سامنے۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میر آلمفظ ایسا اچھا ہے کہ ایک انگریز نے میرے منھ پر تعریف کی۔ (دریائے لطافت)

منھ پر:۔ زور پر، مقابلہ پر، مقابلہ میں۔ اردو فصیح، رائج۔

ع جو فوج چڑھی منھ پہ اسے رد کے نکلے — انیس

منھ پر:۔ بظاہر میں، بظاہر، ظاہرا، دیکھنے میں۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

یک رنگ آشنا نہیں ہم نے پرکھ لیا
منھ پر کھرے ہیں آپ مگر دل میں کھوٹ ہے — بحر

منھ پر آنا:۔ زبان پر آنا، لب پر آنا، ہونٹوں پر آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ مگر ابھی نام خدا بچہ ہے نا کردہ کار ہے۔ سادگی سے جو اناپ شناپ منھ پر آیا کہہ سنایا اور اگر جیتے ہیں تو ان کے دن ہی ہیں (فسانۂ عجائب)

قول فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر منھ میں آنا۔ یا "زبان پر آنا" بولتے ہیں۔

منھ پر آنا:۔ ظاہر ہونا، نمودار ہونا، چہرے پر آنا، آشکار

اردو صرف، قلیل الاستعمال

خط منہ دار ہوا وصل کی راتیں آئیں
جس کا اندیشہ تھا منھ پر وہی باتیں آئیں (امیر)

قول فیصل۔ اب اس جگہ سامنے آنا۔ بولتے ہیں۔

منھ پر آنا:۔ منہ در پر آنا، نشانہ پر آنا، سامنے آنا، مقابلے پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آیا جو منھ پہ تیغ عدیم النظیر کے
ڈورے سے اس کے بندھ گئے پر مرغ تیر کے (قلق)

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ پر آ جانا بھی مستعمل ہے۔

آگے مرے بڑھ بڑھ کے نشاں فوج کے کھولے
منھ پر کئی بار آ گئے تلواروں کو تولے (انیس)

منھ پر آنچل لینا:۔ پردہ کرنا، ڈوپٹے کے آنچل سے آڑ کرنا، منھ پر آنچل ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گلشن میں آنچل منھ پہ نہ نرگس سے جا کیوں کرتے ہو
اس آنکھ سے پردہ کرتے ہو جس آنکھ سے پردہ کوئی نہیں
(داور دہلوی)

منھ پر آئی بات:۔ زبان پر آئی ہوئی بات۔ وہ بات جو دل سے نکل کر ہونٹوں تک پہنچ گئی ہو۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

ہوتی ہے گرچہ کہنے سے یاروں پرائی بات
پر ہم سے تو تھمی نہ کبھو منھ پر آئی بات (میر)

قول فیصل۔ اسی محل پر منھ تک آئی بات بھی کہتی ہیں۔

منھ پر آئی نہیں رکتی ہے:۔ جو بات ذہن میں آتی ہے کہنا ہی پڑتی ہے۔

وہ بولی کہ ای خانم جھکتی نہیں زبان شوخ
اجی منھ پر آئی تو رکتی نہیں (نوراللغات)

قول فیصل۔ عورتیں منھ پر آئی بات نہیں رکتی۔ کہتی ہیں۔ زبان پر آئی بات نہیں رکتی بھی بولتی ہیں۔

منھ پر بات رکھنا:۔ کوئی بات دوبدو کہنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

آج تک منھ پہ ترے میں نے نہ رکھی کوئی بات
پورے کیا کیا نہیں خفتے ترے بے درد پیدا (جگر)

منھ پر بات لانا:۔ کوئی بات کہنا، راز فاش کرنا، بات بیان کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بہرے کیا ہے اپنی پریشانیوں کا ذکر
ایسا نہ ہو کہ منھ پہ کوئی بات وہ زلف
(سید علی خاں شوقی دہلوی)

منھ پر بحالی ہونا:۔ چہرے پر رونق ہونا، چہرے پر بحالی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شاید کہ سہارا تری رحمت نے دیا ہے
ہوتی ہے بحالی بھی گنہگار کے منھ پر (منیر)

منھ پر برسنا:۔ چہرے سے ظاہر و آشکار ہونا، چہرے سے عیاں ہونا، صورت سے پایا جانا۔

کیوں آمد باراں کے بہانے سے چلے آپ
کیا موت برسنے لگی بیمار کے منھ پر (منیر)

منت و عجز سے وہ من تو گئے ہیں لیکن
خفگی منھ پہ برستی ہے ابھی تھوڑی سی (معروف)
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا منھ پر برسنا نہیں بولتے منیر اور معروف نے جس صورت سے کہا ہے اس طرح بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے منھ پر پھٹکار برسنا کی صورت سے مستعمل ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

منھ پر بسنت پھولنا۔ منھ پر بسنت کھلنا:۔ چہرہ زرد پڑ جانا، خوف چھا جانا، منھ پیلا پڑ جانا، منھ پر زردی چھانا، رنگ فق ہو جانا۔

عشق کے آتے ہی منھ پر مرے پھولی ہے بسنت
ہو گیا زرد یہ شاگرد جب استاد آیا (داغ)
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ پر بھبھوت ملنا:۔ چہرے پہ بھبھوت ملنا، چہرہ خاک آلود ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زلفیں ہیں تری ناگن آنا ہے اس کا منتر
منھ پر بھبھوت مل کر جوگی بنا ہے دشمن (داغ)

قول فیصل۔ بھبھوت ایک قسم کی راکھ ہوتی ہے جو ہندو فقرا یعنی جوگی اپنے چہرے پر ملتے ہیں۔

منھ پر پانی پھر جانا:۔ منھ پر رونق آ جانا، منھ پر تازگی آ جانا، چہرہ بھر جانا، تندرستی اور صحت کی علامت کا ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہے۔

خیمۂ شاہ میں گمنام تھا پانی ایسا
شہرا گیا بیمار کے منھ پر پانی (داغ)

منھ پر پٹکا رکھ کر رونا۔ منھ پر پٹکا لینا:۔ کنایہ ہے منھ ڈھانپ کے رونے سے۔

بچہ بیاں بیبیوں نے منھ پہ ردا کا
دے لئیں سادات کو پرسا شہدا کا (اوج)

منھ سی میں مل جائیں گے گل آتشکدے ہو جائیں گے
ذوالفقار رونے کی رکھ رکھ کے دو منھ پہ شیاں کا (محسن)
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اب دونوں صورتوں سے قلیل الاستعمال ہے۔

منھ پر پھٹکار برسنا:۔ کنایۃً منھ کا بے رونق ہونا، چہرے سے نحوست ٹپکنا، نحوست چھا جانا، چہرہ بے رونق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پورے ہوئے سارے قول و اقرار
کیا منہ پہ برس رہی ہے پھٹکار عاشق

قول فیصل۔ چہرے اور صورت کے ساتھ بھی مستعمل ہے چہرے پھٹکار برسنا اور صورت سے پھٹکار برسنا بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے اسکی تو صورت سے پھٹکار برستی ہے یہ اس کی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ اسکا محل پر چہرے سے نحوست ٹپکنا چہرے نحوست برسنا بھی بولتے ہیں۔

منھ پر پھینک مارنا:۔ خفگی سے کوئی چیز واپس کر دینا۔ منھ پر مارنا۔ پھیر دینا۔ واپس کر دینا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

اس نے پوچھا جو کیا ہے حکم تو بس
منہ پہ قاصد کے پھینک مارا خط عاشق

قول فیصل۔ اس جگہ منہ پر پھینک دینا اور منہ پر مارنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ پر تھوک دینا:۔ تف بر روئے اختن و لعنت بر روئے افگندن کا ترجمہ۔ چہرے پر تھوک دینا۔ اردو صرف۔ عام کی زبان۔

محل گفتگو۔ جو بات ہم کہہ رہے ہیں اگر غلط نکل جائے تو تم میرے منھ پر تھوک دینا۔

قول فیصل۔ بات کرنے والا اپنی بات کی صداقت پر زور دینے کیلئے کہتا ہے۔

منھ پر تھوک دینا:۔ نہایت ذلیل اور شرمندہ کرنا۔ فضیحت کرنا۔ شرما دینا۔ منہ پر عیب صاف کہہ دینا بے عزتی کرنا۔ اردو صرف۔ عام کی زبان۔

منھ پر ٹھیکری رکھ لی:۔ کچھ لحاظ نہ کیا بے مروتی کی۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ کی عورتیں آنکھوں پر ٹھیکری رکھ لینا بولتی ہیں۔

منھ پر جانا:۔ کسی کا لحاظ کرنا۔ کسی کا خیال کر کے مروت برتنا۔

(فقص لا) واللہ میں آپ کے منھ پر جاتا ہوں۔ ورنہ اس کی کیا مجال تھی جو زبان ہلا سکتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ منھ کرنا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

منھ پر جوتی سی لگنا:۔ نہایت شرمندگی اور خفت حاصل ہونا۔ اردو فعل لازم۔

اے فیر ہم سے بولے وہ کس طرح رات کو
جوتی سی ایک منہ پہ ترے بے حیا لگی عارف
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

منھ پر جوتی ہونا:۔ جوتی کی سامنے ہونا۔

یہیں ہے لطف وصال حاصل یہ بدشگونی بھی دیکھتی ہو
وہ رشک خورشید ہے مقابل رقیب کے منھ پہ جوتی ہو شاد
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ پر چڑھنا:۔ کنایہ ہے مقابلہ کرنے سے۔ آمادہ جنگ ہونا۔ لڑنے کو کھڑا ہو جانا۔ اردو صرف فصیح۔ رائج۔

کیوں چڑھا منھ پہ میں تیغ یاس کے
مفت میں خون تمنا ہو گیا۔۔۔ صبا

منھ پر چڑھنا:۔ تقابل کے لئے سامنے آنا۔ مقابل آنا۔ سامنے آنا۔ سامنے ہونا۔ روبرو آنا۔ اردو صرف فصیح۔ رائج۔

کفش پا سے ہے تجلی حسن و جمال آفتاب
یار کے منہ پر چڑھے کب ہے مجال آفتاب امانت

منھ پر چڑھنا:۔ مصاحب بننا۔ یار بننا۔ سرچڑھنا۔ مقرب بننا۔ منھ لگنا۔ گستاخ ہونا۔ بے ادب ہونا۔

نظر پہ کون لگے مرے زلف مشکیں کو
کہ منھ پہ یار کے اتنے یہ روسیہ نہ چڑھیں ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ۔ منھ چڑھنا۔ بولتے ہیں۔

منھ پر کھوپا دینا:۔ (کنایۃً) چپ ہو جانا۔ (عوام اور عورتوں کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل۔ دوسرے کو خاموش کر دینے۔ بولنے نہ دینا کے معنوں میں عورتوں کی زبان ہے اسی جگہ منھ پر چھپا دینا بھی بولتی ہیں۔

منھ پر خاک اڑنا:۔ منھ کا فق ہو جانا۔ چہرے کا بے رونق اور پریشان ہونا۔ چہرے کا بدرونق ہو جانا۔ ہوائیاں اڑنا۔

گر نظر آئے وہ اے شائقہ صورت یاں کا
منھ پہ ہر آئینہ کے اڑنے لگے گی خاک سی سرمد
(نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ پر خوشامد نہ کرنا:۔ راست باز ہونا۔ صاف گو ہونا۔ پاسداری نہ کرنا۔ منھ در منھ ایسی باتیں نہ کرنا جو خوشامد کہی جائیں۔ اردو صرف۔ عام کی زبان

تجھ کو غیبت ہے جو کہتا ہوں منہ آگے تیرے
عیب ہے مجھ میں خوشامد نہیں کرتا منہ پر نسیم

منھ پر دانہ نہ رکھنا:۔ بالکل نہ کھانا۔ نہ دانہ کھانا۔ ایک دانہ تک نہ کھانا۔ نام کو نہ کھانا۔ اردو صرف۔ عام اور عورتوں کی زبان۔

نہ رکھتا پر نہ رکھتا منھ پہ دانہ یہ مریض غم
اگر تیرا میسر بوسۂ خال دہاں ہوتا ذوق

قول فیصل۔ اسی جگہ منہ تک کھیل اڑ کے نہ جانا اور منھ تک ایک دانہ نہ جانا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ پر رکھنا:- کسی کے مواجہہ اور مقابلے میں کوئی بری بات اس کو کہنا۔ سامنے کہہ دینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

خواست رکھو کہ اس میں بہت ہیں قباحتیں
رکھیں تمہارے منھ پہ تو تم کو برا لگے — میر

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ پر بات رکھنا بھی تھا جیسے بیاہ کے منھ پر کوئی بات رکھتا ہے ان سے کہا کہ بیوی بہن جب میرے ہاں شادی میں آئی تھیں تو میں نے یہ بات ان کے منھ پر رکھی تھی۔ (سگھڑ سہیلی)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ منھ پر لانا منھ پر کہنا بولتے ہیں۔

منھ پر رکھنا:- کوئی چیز چکھنا، زبان پر رکھنا کھانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

تلخ کامی کا مرا بعد فنا بھی یہ اثر
استخواں کو مری منھ پہ نہ ہما نے رکھا — ذوق

منھ پر رکھی ہوئی ہونا:- موجود ہونا، بالکل ہونے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

چھیڑ ہوتے ہوتے اب ہونے لگی بیداد بھی
یہ سمجھ لو منھ پہ ہے رکھی ہوئی فریاد بھی — جلیل

قول فیصل۔ بصورت تذکیر منھ پر رکھا ہوا ہونا بولتے ہیں۔ جیسے غصہ تو ان کے منھ پر رکھا ہوا ہے اسی جگہ منھ پر رکھا رہنا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ پر رونق آجانا:- چہرہ بشاش ہونا چہرے پر بشاشت آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منھ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے — غالب

منھ پر رونق نہ ہونا:- چہرے پر بشاشت اور نور نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ زمین پاؤں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے۔ جان زیست سے تنگ ہے۔ رونق منھ پر نہیں۔ (داستان سرور)

منھ پر زردی پھر جانا: منھ پر زردی چھا جانا:- منھ زرد ہو جانا، چہرے کا سفید پڑ جانا، منھ فق ہونا۔

سبھوں کے منھ پہ بزم گلرخاں میں پھر گئی زردی
گلے میں اب جو اس کا فنکر جوڑا زعفرانی ہے — جرأت

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے اسی جگہ منھ پر زردی پھیرنا بھی تھا۔

عشق نے پھیر کے زردی مرے رخ پر یہ کہا
ہم ہیں رنگ آپ کی تصویر میں بھرنے والے — امیر

منھ پر زردی کھنڈ جانا:- چہرہ زرد ہو جانا، مردنی چھا جانا۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

منھ پر سب کچھ دل میں خاک نہیں:- ظاہرداری کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

جھوٹ سچ بولنے میں باک نہیں
منھ پہ سب کچھ ہے دل میں خاک نہیں — فریب بستی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے نہ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

منھ پر سخن آنا:- زبان پر بات آنا

منھ پر آنے لگے یوں سخن تو صاحب
لے کے آئینہ ذرا منھ کو تو دیکھو صاحب — امیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ضرورت شعری کی بنا پر کہا ہے اصل محاورہ منھ پر بات آنا یا زبان پر بات آنا ہے۔

منھ پر سرخی ہونا:- شگفتگی، بشاشت یا صحت سے چہرے پر سرخی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا جانے کسے ذبح کیا تو نے ستم گر
ہے آج تو سرخی تری شمشیر کے منھ پر — مصحفی

منھ پر شفق پھولنا:- خوشی سے گال سرخ ہو جانا، منھ سرخ ہو جانا۔

تاثیر نہ کی عشق نے اپنی مطلق
چھیڑے ہے زیادہ شوخ ہنگام قلق
گلگونۂ لالہ رنگ و خوناب کو دیکھ
کہتے ہیں وہ کیا ہی منھ پہ پھولی ہے شفق — برق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ پر صاف صاف کہنا:- لگی لپٹی نہ رکھنا۔

کس طرح سادہ رو نہ کہیں منھ پہ صاف صاف
دنیا میں عیب پوش کوئی آرسی نہیں — شاد

(نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا صاف صاف کہنا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ پر ہوائیاں اڑ جانا:- متوحش ہو جانا، منھ کا رنگ متغیر ہو جانا، چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگنا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

منھ پر قفل لگ جانا:- منھ بند ہو جانا، خاموشی چھا جانا، سکوت ہو جانا، مہر خاموشی لگ جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اسی جگہ زبان پر تالے پڑ جانا یا لگنا بھی بولتے ہیں اور یہ عوام کی زبان ہے۔

منھ پر کچھ پیچھے کچھ۔ منھ پر اور پیٹھ پیچھے اور۔ منھ پر کچھ دل میں کچھ ۔ ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔ سامنے تو کچھ اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے کی جگہ۔

پردے پردے میں عداوت یہ محبت کیسی
منھ پہ کچھ دل میں کچھ اللہ یہ الفت کیسی — امیر

سیکھے ہیں صاف آئینے کے طور
منھ پہ کچھ اور پیٹھ پیچھے اور — نواب مرزا شوق

(نور اللغات)

متوالی تفصیل۔ اس کی اور بھی صورتیں رائج ہیں۔ دل میں کچھ زبان پر کچھ۔ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ اور۔ وغیرہ۔

منھ پر کچھ نہ رکھنا ۔ کچھ نہ کھانا۔ بالکل نہ کھانا۔ اردو عرف۔ عورتوں کی زبان۔

منھ پہ کچھ رکھتی نہیں اپنے وہ بن بیٹھی ہیں
کھو لتی جب ہے مری بیماری کی لاری روزہ — رنگین

منھ پر کچھ نہ کہنا ۔ زبان پر نہ لانا۔ سامنے کچھ نہ کہنا۔ منھ در منھ کچھ نہ کہنا۔ اردو عرف فصیح و رائج۔

علی مقولہ لوگ تمہارے منھ پر تو کچھ نہیں کہتے۔ لیکن پیٹھ پیچھے ہنستے ہیں۔ (مرآۃ العروس)

منھ پر کھانا ۔ تلوار یا شمشیر کے لئے۔ بہادری سے مقابلہ کرنا۔

جنگ اپنی انھیں دکھائیں گے آج
تلواروں کو منھ پہ کھائیں گے آج — اختر

(نور اللغات)

متوالی تفصیل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ پر کہہ بیٹھنا ۔ سامنے کہہ دینا۔ بالمواجہہ کہہ دینا۔ روبرو کہہ دینا۔ منھ در منھ کہہ دینا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

گردوں میں خفا ہے تو پر اس بات کو ناداں
کہہ بیٹھیو مت عاشق دلگیر کے منھ پر — تسلی

منھ پر کہہ دینا ۔ صاف کہہ دینا۔ بالمواجہہ کہہ دینا۔ منھ در منھ کہہ دینا۔ سامنے کہہ دینا۔ اردو عرف فصیح و رائج۔

روئے روشن سرخ رو ہے زلف پیچاں روسیاہ
منھ پہ کہہ دوں فرق جو ہے کافر و دیندار میں — منیر

شکوہ ہوتا تھا تو اکثر منھ پہ کہہ دیتے تھے ہم
شکر کرتے تھے تو غیبت میں سوا کر تم — حالی

منھ پر کھری کھری کہنا ۔ منھ در منھ تلخ باتیں کہنا۔ کسی کے منھ پر اس کو صاف صاف برا کہنا۔ اردو عرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

دو گھڑے بات کہتی ہے کس منطقی کے ساتھ
رستم بھی ہو تو کہتی ہے منھ پر کھری کھری — رشک

متوالی تفصیل۔ منھ پر کھری کھری سنانا بھی بولتے ہیں۔ تنہا کھری کھری کہنا اور کھری کھری سنانا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ پر کھلنا ۔ سامنے آنا۔ علم ہونا۔ راز فشا ہونا۔ اردو عرف۔ دلی کی زبان۔

تاج زریں مہر تاباں سے سوا
خسرو آفاق کے منھ پر کھلا — غالب

متوالی تفصیل۔ اس کے معنی صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ بھی لکھے ہیں زیب دینا۔ شایاں ہونا۔ مثلاً یہ بات تمہارے منھ پر نہیں کھلتی۔ مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے اہل لکھنؤ سامنے آنا۔ راز فشا ہونا کے معنوں میں تنہا۔ کھلنا۔ بولتے ہیں۔

منھ پر کہنا ۔ روبرو کہنا۔ سامنے بیان کرنا۔ منھ در منھ کہنا۔ صاف کہنا۔ بالمواجہہ کہنا۔ اردو عرف فصیح و رائج۔

جھکائے ہیں کہیں تو نے فرشتے کے اپنا منھ پر
ترکی حیاء و ذلت نے منھ رکھا یا حیاء بالی کا — [illegible]

متوالی تفصیل۔ نصیحت نہیں منھ پر نہ کہنا بھی فصیح و رائج ہے۔

منھ پر کہیں نہ اپنی جگہ پر کہیں گے اب
اب تک انھیں کسی نے لکھا یا انھیں اب — نقش

منھ پر کہنا خوشامد ہے ۔ آپ کی تعریف آپ کے سامنے کرتے ہیں یہ خوشامد نہیں ہم واقعی ہے ہم پیٹھ پیچھے بھی یہی کہتے ہیں۔ یعنی آپ کا ظاہر و باطن ہم صفت موصوف ہے بیان کی حاجت نہیں۔

بجائی تعریف داخل خوشامد نہ کچھ گر منھ پر کہتے ہیں

منھ پہ تو کہنا خوشامد ہے یہ از فضل و ہنر
پائی رنگت اور چمک تیرے لب دنداں کیا — جرأت

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

متوالی تفصیل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منھ پر کے سو مونچھ کا بال ۔ مرد وہی جو بالمشافہ سچ بات صاف کہہ دے۔ جو مرد ہے تاکہ وہ سچی بات منھ پر ہو کے کہتا ہے۔ اردو مثل عوام کی زبان۔

متوالی تفصیل۔ عام بازاری زبان میں یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ منھ پر کہے سو مونچھ کا بال اور پیچھے کہے تو جھانٹ کا بال۔ شرافت کے نزدیک بازاری لوگ مذکورہ بالا صورت سے بھی بول دیتے ہیں۔

منھ پر کھیل اڑ کے نہ جانا ۔ کچھ نہ کھانا۔ بالکل نہ کھانا۔ منھ تک کھانے کی کوئی چیز نہ جانا۔ اردو محاورہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

گرسنہ وہ ہوں میں اے شاد مثال تصویر
منھ پہ اڑ کے بھی کبھی جس کے گئی کھیل نہیں — شاد

منھ پر کی ساری باتیں ہیں ۔ سب باتیں ظاہرداری کی ہیں۔ یعنی روبرو مہر و محبت ہے اور پیٹھ پیچھے نفرت و عداوت ہے۔ حاضر و غائب

یکساں نہ ہونے والے کے حق میں بولتے
ہیں ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اپنی بھی نظر میں سب یگانا ہیں یا گی
ہاں تم ہو رقیب اور راہیں ہیں گی
کہتے ہو جو تم کو میں بہت چاہوں ہوں
منھ پر کی میاں یہ ساری باتیں ہیں گی
تعمیر دہلوی

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ منھ دیکھی
باتیں بولتی ہیں۔

منھ پر گرم ہونا:۔ کسی اپنے سے بڑے
یا بزرگ سے خفگی کے ساتھ سامنے ہونا،
شوخ چشمی سے مقابلہ کرنا، بڑے کے مقابل
ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کیوں طفل اشک تجھ کو آنکھوں میں میں نے پالا
اس پر بھی میرے منھ پر تو گرم ہو کے آیا
میر سوز

منھ پر لانا:۔ زبان سے کہنا، بیان کرنا
ظاہر کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع منھ پہ لایا طپش دل سے نگارش کے کلام — رفعت

قول فیصل ۔ اب اس جگہ زبان پر لانا زبانوں
پر زیادہ ہے۔

منھ پر لانا:۔ سامنے لانا، مقابل لانا، مقابل
پر لانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال،

آخر اے خنجر قاتل ترے منھ پر لایا
بار ہا دے دے کے مرا شوق تماشا مجھ کو — جلیل

منھ پر لکھا ہونا:۔ (کنایتہً) کوئی بات چہرے پر
خاص نشانی ہونا کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح
رائج۔

کیوں مورد بیداد ہوں کچھ وجہ بھی اس کی
لکھا ہوا عاشق مرے منھ پر تو نہیں ہے — داغ

قول فیصل ۔ اسی جگہ ۔ چہرے پر لکھا ہونا،
ماتھے پر لکھا ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ پر لوئی پھیرنا:۔ بے غیرتی لادنا،
بے حیائی پر آمادہ ہونا، بے حیا ہو جانا۔ اردو
محاورہ، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محل مصرف۔ منھ پر عورت نے جب پھیری لوئی
تو پھر اسے ننگ اور حیا کیا ہے (کامنی ازمختار)

قول فیصل۔ محاورہ اس طرح بھی ہے۔
منھ پر جب پھیری لوئی تو پھر کیا کرے گا کوئی
یہ بھی عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے

منھ پر مارنا:۔ کسی چیز کو واپس پھیرنا۔ لوٹانا
ہٹانا۔ دینے والے کو وہ چیز غصے سے واپس
کر دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

اے طالب حق جیفۂ دنیا سے نہ رکھو میل
جو ہاتھ لگے مار اسی مردار کے منھ پر — میر

منھ پر مردنی پھرنا:۔ مرنے سے پہلے
چہرے کا سیاہ ہو جانا، چہرے پر آثار مرگ
کا نمایاں ہونا، چہرے پر زردی چھا جانا، منھ
زرد اور بے رونق ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں
کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شوق دیدار نے اس گل کو کیا زرد آخر
مردنی منھ پہ ترے نرگس بیمار پھری — صبا

بزم میں سے اب تو چل اے رشک صبح
شمع کے منھ پر پھری ہے مردنی — میر

قول فیصل۔ اس جگہ منھ پر مردنی چھانا عام
طور سے زبانوں پر ہے

جانکنی میں ہوں طبیعت جیتے ہے آئی ہوئی
زندہ ہوں لیکن ہے منھ پر مردنی چھائی ہوئی — شاد

منھ پر بھائی پیچھے دغا کرائی:۔ منھ پر
تعریف پیٹھ پیچھے برا کہنا۔ (مخاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ بازاری لوگ اور عورتیں اس جگہ منھ
پر بھائی پیٹھ پیچھے جات برائی یا کان مرائی کہتی ہیں

منھ پر منھ رکھنا:۔ گال پر گال رکھنا، پیار کرنا
ازراہ محبت رخسارہ پر رخسارہ رکھنا، دہن پر
دہن رکھنا، منھ سے منھ ملانا۔ اردو صرف، فصیح
رائج۔

منھ پہ منھ رکھا تو بولے کیا خوب
پہلے منھ اپنا تو بنوائیے آپ — مصحفی

منھ پر مہر لگی ہونا:۔ منھ بند ہونا، کسی طرح
نہ بولنا، استقلال کے ساتھ خاموش رہنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹھے بھرے ہوئے ہیں خم مے کی طرح ہم
پر کیا کریں کہ مہر ہے منھ پر لگی ہوئی — ذوق

قول فیصل زبان پر مہر خاموشی لگی ہونا بھی
بولتے ہیں۔

ع زباں پر مہر خاموشی لگی ہے — لا اعلم

منھ پر مہر ہو جانا:۔ سکوت طاری ہو جانا

اس کی چشم سرمگیں کو یاد جب کرتا ہوں میں
مہر ہو جاتی ہے میرے منھ پہ چلاتے ہوئے — شعور
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

منھ پر میٹھا ہونا:۔ سامنے شیریں کلام ہونا
اور دل میں کھوٹ ہونا۔ اردو صرف، متروک

تلخی مرگ سے ہر گز مجھے اندیشہ نہیں
میٹھی منھ پر ہے مرے یار کی تلوار بہت — بحر

منھ پر ناک نہ ہونا:۔ (کنایتہً) بے غیرت
ہونا، بے حیا ہونا، غیرت، ننگ، ناموس

کا خیال نہ ہونا، شرم نہ ہونا، حیا نہ ہونا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

آگے اس گل کے دعوئے خوشبو
باغباں گل کے منھ پہ ناک نہیں — ناسخ

منھ پر نمک ہونا:- چہرے پر ملاحت کی وجہ سے خوبصورتی ہونا، چہرے پر ملاحت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چمک بھی بہت تھی ونمک بھی بہت
مزہ یہ کہ منھ پر نمک بھی بہت — شوق قدوائی

قبول فیصل۔ زیادہ تر چہرے پر نمک ہونا صورت پر نمک ہونا بولتے ہیں بصورت نفی بھی زبانوں پر ہے۔

منھ پر نور نہ ہونا:- چہرے پر رونق نہ ہونا۔ چہرے کا بے روپ ہو جانا، چہرے کی شادابی اور تازگی کا جاتا رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بزم میں جوز الطور نہیں
شمع روشن کے منھ پہ نور نہیں — میر

قبول فیصل۔ زیادہ تر چہرے پر نور نہ ہونا زبانوں پر ہے۔

منھ پر نہ آنا:- مقابلہ نہ کرنا، مقابلے میں نہ آنا، سامنے نہ آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

نہ آنا تھا اجل منھ پر نہ آئی
تری تلوار آوازے کسا کی — امیر

منھ پر نہ تھوکنا:- ذرا بھی خفیف توجہ نہ کرنا، نظر حقارت سے دیکھنا، کمال بے وقعتی سمجھنے سے کنایہ ہے۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نظر جس نے کی گل رخوں کے دہن پر
نہ اس نے کبھی منھ پہ غنچے کے تھوکا — شاد

قبول فیصل۔ اب زیادہ تر تنہا تھوکنا زبانوں پر ہے وہ بھی بصورت نفی اور یہ عورتوں کی زبان ہے۔

منھ پر نہ رکھنا:- زبان پر نہ رکھنا ذرا نہ چکھنا، ذائقہ معلوم نہ کرنا، کسی چیز کو بدمزہ ہونے یا طبیعت کے ناساز ہونے کے سبب کھانے کے واسطے منھ تک نہ لیجانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

تلخ کامی کا رہا بعد فنا بھی یہ اثر
استخواں کو مرے منھ پر نہ ہمانے رکھا — ذوق

منھ پر نہ رکھنا:- سامنے نہ کہنا روبرو نہ کہنا، ظاہر نہ کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

اگرچہ جان پہ بن بن گئی محبت میں
کسی کے منھ پہ نہ رکھا کبھی گلہ دل کا — داغ

منھ پر نہ کہنا:- روبرو نہ کہنا، سامنے نہ کہنا، بر روبیان نہ کرنا، بالمواجہ عرض نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غیر کا حال چھپائے سے کوئی چھپتا ہے
لگی وجیسے ہیں آپ کے منھ پر نہ کہوں — داغ

منھ پر ہاتھ پھیرنا:- بدلہ لینے اور موقع پر کچھ لینے کا اشارہ کرنا، جتانا اور آگاہ کرنا کہ انشاء اللہ سمجھوں گا۔ اردو صرف، متروک۔

یوں ہاتھ کو پھیر اپنے وہ منھ پر بولا
سمجھوں گا بھلا تجھ سے میں انشاء اللہ — افتاد

روتا کبھی اس نگار کے ساتھ
کہتا کبھی منھ پہ پھیر کر ہاتھ

جتنی تجھے اس نے دی ہے ایذا
جیتا ہوں تو لوں گا اس کا بدلا — اختر شاہ اودھ

منھ پر ہاتھ رکھنا:- بولنے سے روکنا، منھ بند کرنا، بات نہ کرنے دینا، کچھ کہنے نہ دینا۔ کہتے وقت منھ پر ہاتھ رکھ دینا۔ اردو صرف، رائج۔

اللہ اللہ بدگمانی شکوہ ہائے غیر کی
جو حال دل کہنے نہ پایا ہاتھ منھ پر رکھ دیا — ظہیر دہلوی

منھ پر ہوائیاں:- حواس باختہ منھ فق، بھوچکا۔ اردو صفت، متروک۔
محل صرف۔ گالوں پر کچے پن کے بڑھے کی طرح جھریاں، آنکھیں گڑھے میں دھنسی ہوئی، منھ پر ہوائیاں، عجب حال ہے۔ (فسانۂ آزاد)

منھ پر ہوائیاں اڑنا:- حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بھوچکا ہو جانا، منھ فق ہونا، چہرے کا رنگ اڑ جانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع کیوں درد دل سے اڑتی ہیں منھ پر ہوائیاں تجھ

قبول فیصل۔ منھ پر ہوائیاں اڑنے لگنا بھی مستعمل ہے۔

بلبل کے منھ پہ اڑنے لگی ہیں ہوائیاں
صیاد کو بتا کہیں او باغباں ہوا — داستان نسیم

منھ پر ہوائی اڑنا بھی جان صاحب نے کہا ہے جو نہیں بولتے۔

ہوائی منھ پہ ہے مہتاب کے اڑتی ابھی دیکھو
کبھی صورت نہیں چھپتی ہے جیتے اور مرتی کی — جان صاحب

منھ پر ہوائی یا ہوائیاں چھٹنا یا چھوٹنا بھی مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

غم سے نئی دل سے کچھ اداسی سی
منھ پہ چھٹنے لگی ہوائی سی (نواب مرزا شوقؔ)

جوش شب کو بام پہ آیا وہ طفل آتشباز
چھٹیں ہیں ماہ کے منھ پر ہوائیاں کیا کیا (رشاؔد)

چاندنی دیکھنے یار آئے جو مہتابی پر
منھ پہ تیرے بھی ہوائی مہ انور چھوٹے (رندؔ)

مہ کے منھ پر ہوائیاں چھوٹیں
چاندنی میں اگر وہ آ بیٹھے (رندؔ)

منھ پر ہوائیاں چھوٹنے لگنا بھی مستعمل تھا۔ جیسے
ایسا فرمائشی قہقہہ لگایا کہ مجھی جان کے منھ پر
ہوائیاں چھوٹنے لگیں۔ (فسانۂ آزاد)

منھ پڑنا۔ (بفتح اول) حوصلہ پڑنا۔ جرأت ہونا
اردو عرف۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس معنی میں بیشتر سلب کے ساتھ
مستعمل ہے۔

منھ ہمارا نہیں پڑتا ہے امراؤن کے حضور
پہلے ہم مانگیں رضا اس میں نکالا ہم غرور (دبیر خلیق)

منھ پڑنا۔ مشہور ہونا۔ چرچا ہونا۔ زبان زد
خلائق ہونا۔ الم نشرح ہونا۔ جیسے منھ پڑی
بات چھپائے نہیں چھپی۔

حدیث شکوہ میاں منھ پڑی خرابی ہے
کہاں تلک کوئی اپنی زبان کو بند کرے (مصحفیؔ)
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ پڑنا۔ کھانے میں آنا۔ منہ میں جانا۔
کھایا جانا کھانے کے کام میں آنا۔ کھانے کے
صرف میں آنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ منھ میں پڑنا
بولتے ہیں۔

منھ پسار کر دوڑنا۔ کسی چیز کے کھانے یا لینے
کی خواہش میں منھ کھول کے دوڑنا۔ منھ پھاڑ کر دوڑنا۔
اردو عرف۔ دہلی کی زبان۔

کھلے نہیں لب سوفار تیری جانب کو
لہو کے پیاسے وہ دوڑے ہیں منھ پسار کے تیر (ظفرؔ)

منھ پسار کر رہ جانا۔ حیران رہ جانا۔ منہ
پھاڑ کر رہ جانا۔ متحیر رہ جانا۔ کسی چیز کی آرزو
میں تکتے رہ جانا۔ ہندی۔ فعل لازم۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

منھ پسارنا۔ لالچ کرنا۔ کسی چیز کے کھانے
یا لینے کو منھ پھیلانا۔ طمع کا منھ کھولنا۔ حرص کرنا
خواہش کرنا۔ اردو عرف۔ متروک۔

موسم گل آئے نیت سیر دیوانوں کی ہے
میوۂ صحرائی پر ہیں منھ پسارے شہر سے (آتشؔ)

قول فیصل۔ آتش نے کہدیا ہے حالانکہ یہ
دہلی کا عرف ہے۔

اے صرف کیوں منھ پسارے ہو کہاں رزاق کو
ہو جہاں ہو چکا آب و دانہ وہاں پہنچے ہی گا (ظفرؔ)

منھ پکڑنا۔ منھ بند کرنا۔ بولنے نہ دینا۔ بولنے
سے روکنا۔ جیسے مارتے کے ہاتھ پکڑے جاتے
ہیں۔ بولتے کا منھ نہیں پکڑا جاتا۔

کوئی کیا ان سے رکھ کر بولی لگے
لب خاموش منھ پکڑتے ہیں (میرؔ)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زبان پکڑنا بھی بولتے ہیں
جیسے مارنے والے کے ہاتھ سب پکڑتے ہیں
کہنے والے کی زبان کوئی نہیں پکڑتا۔

منھ پونچھنا۔ رومال سے منھ صاف کرنا۔
چہرے سے پسینہ یا پانی وغیرہ پونچھنا۔ منھ صاف
کرنا۔ منہ خشک کرنا۔ اردو عرف۔ فصیح و رائج۔

مہر کے منھ کو لگے پونچھنے خدیو ملل
مہر لے چراغ امامت سے باغ جنگ بپولو (دبیر عرشیؔ)

منھ پھاڑ کر کہنا۔ چلا کر کہنا۔

ابھی تو حشر ہو آگے ابھی تو ہے حرف لاگے
کہ منھ پھاڑ کر کہتی ہے میں تو بلبل تصویر ہوں (ناسخؔ)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ گلا پھاڑ کر کہنا۔ علی الخصوص
کے جشیرہ عوام بولتے ہیں ویسے یہ کوئی خاص
عرف نہیں ہے۔

منھ پھٹ۔ زبان دراز۔ بد لحاظ۔ بد زبان
دریدہ دہن اس شخص کو کہتے ہیں جو بات کرنے میں
بے تہذیبی کرے۔ بیہودہ گفتار۔ یعنی جو کچھ منھ
میں آئے بلا حفظ مراتب کہدے۔ اردو صفت
عوام اور عورتوں کی زبان۔

زبان دراز کوئی تھی تو کم سخن کوئی
دہن دریدہ کوئی تلخ کام تھی منھ پھٹ (خادم لکھنوی)

منھ پھٹ جواب دینا۔ بالکل انکار کر دینا
بالکل صاف جواب دینا۔ اردو عرف۔ عورتوں کی
زبان۔ قلیل الاستعمال

دوڑ آنے کو کہا تو کیا پایا منھ پھٹ جواب
ایک ہی دن میں یہ دیکھو کیا مرا عالم ہو (افراد)

منھ پھٹنا۔ چونے یا ترشی کی تیزی سے منھ کا
شق ہو جانا۔ منھ میں چھیریاں پڑنا۔ ہندی
فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ منھ کٹنا بولتے
ہیں۔ منھ پھٹنا کے معنی ہیں جاڑے میں سرد
ہواؤں کی وجہ سے چہرے پر جلد کا دراریں

پڑ جانا۔ اسی جگہ ہونٹ پھٹنا، ہاتھ پھٹنا بھی بولتے ہیں۔

منھ پھرا جانا:— تیز مزہ اس کے لئے کہتے ہیں مثلاً کھیرا اتنی میٹھی ہے کہ منھ پھرا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منھ پھرا لینا:— منھ دوسری طرف کر لینا کنایتہً بے رخی کرنا، صورت سے بیزار ہونا، اعراض کرنا، رخ موڑ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع تیغوں نے منھ پھرا لئے تھے کارزار سے (دبیر)

منھ پھرا لینا:— بے توجہی کرنا، منھ جواب نہ دینا، کچھ نہ سننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع زینب نے وہی دہائی تو منھ کو پھرا لیا (انیس)

منھ پھرانا:— منھ پھیرنا، رخ ایک طرف سے دوسری طرف کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع چلائے منھ پھرا کے شہنشاہ مشرقین (انیس)

منھ پھر جانا:— منھ کا ٹیڑھا ہو جانا، منھ کا کج ہو جانا۔ ضرب، طمانچہ یا تھپڑ سے منھ کا خم کھا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بات جب کرتے ہیں ہم جاسوں کا پھر جاتا ہے منھ
یہ تھپیڑا دیو کا ہے یا ہوتی بات ہے (رشک)

قول فیصل اسی جگہ منھ پھرنا بھی بولتے ہیں۔

منھ پھر جانا:— لقوے یا فالج کا اثر ہو جانا، لقوہ ہو جانا، لقوے کے سبب سے ٹیڑھا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ پھر جانا:— رخ پھرنا، کسی کے منھ کا کسی طرف مائل ہو جانا، توجہ یا التفات سے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جدھر منھ پھیرے ان کا ہٹ جائیں سب
جدھر نگلیں رستے سے کٹ جائیں سب (شوق قدوائی)

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ پھرا جانا بھی زبانوں پر ہے۔

دل میں ہے کیا آرزوئے لکھنؤ
منھ پھرا جاتا ہے سوئے لکھنؤ (عاشق)

منھ پھر جانا:— التفات نہ رہنا، توجہ نہ رہنا، اور طرف خیال ہو جانا، خیال ہٹ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حب دنیا نے جہاں اللہ تعالیٰ حرص کا
حق کی جانب سے دم جب آدم کا منھ پھر جائے گا (ظفر)

منھ پھر جانا:— (کنایتہً) ہمت ہار جانا، رخ سامنے نہ رہنا، رخ پھر جانا، سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ لانا، رو گرداں ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھرتا ہے سیل حوادث سے کہیں مردوں کا منھ
شیر سیدھا تیرتا ہے وقت رفتن آب میں (ذوق)

منھ پھر جانا:— بے رخ ہو جانا، رخ بدل جانا، نظر بدل جانا، نظر ٹیڑھی ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

منھ لگے گا جام کے اور جو لگے گا تیرے منھ
تو اگر پھیرے گا منھ عالم کا منھ پھر جائے گا (ظفر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بگاڑ، بدلنا، نظر بدلنا اور نظر پھرنا وغیرہ بولتے ہیں۔

ع وہ کیا پھرے کہ نظر پھر گئی زمانے کی (منیر)

منھ پھر جانا:— شکست کھا جانا، بھاگ جانا، ہٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھا دیں گے جیتے آفتاب داغ فرقت کا
خدا چاہے تو منھ پھر جائے خورشید قیامت کا (جلال)

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ پھرنا بھی بولتے ہیں۔

منھ پھر جانا:— جی بھر جانا، اکتا جانا، گھبرا جانا، خواہش نہ رہنا، طبیعت کی سیری کے سبب منھ نہ چلنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ایسی شیریں نہیں تھی قند مکرر میں نہیں
بوسہ ہائے لب سے منھ وے ایسا تو پھر گیا (برق)

قول فیصل۔ مٹھاس سے بھی منھ پھر جاتا ہے۔

منھ پھر جانا:— دھار مڑ جانا، نوک مڑ جانا، دم تیغ کا خم کھا جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سرفروشان محبت سے نہ ہو گی آنکھ چار
منھ جو اس کی تیغ کا اے سخت جانی پھر گیا (تعشق)

منھ پھلانا:— (کنایتہً) ناراض ہونا، خفا ہونا، خفگی کی علامت ظاہر کرنا، خفگی کا اظہار کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ مہری قریب آئی کہ منھ پھلا کر کھڑی ہو گئی مگر خاموش۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ پھلا کر بیٹھنا بھی بولتے ہیں۔ جیسے اے گرمی جب ذرا بات کہی سرائے سے منھ پھلا کے آ کے بیٹھے تھے۔ (سیر کہسار)

منھ پھوڑ کر:— بے شرم ہو کر، بے غیرت بن کر، بے حجابانہ، آزادانہ، بیباکانہ، بے حیائی سے۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

منھ پھوڑ کر کہنا:— بے حجابانہ کہنا یا بے حیائی سے کہنا، بے شرم ہو کر کہنا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

رکھ لیا اس نے چمن میں گل جو سر پر توڑ کر
یہ سنا بھی ناگہاں کیا غنچہ نے اپنا منھ پھوڑ کر (ذوق)

منھ پھوڑ کر مانگنا:— بطور خود بے حیائی سے مانگ بیٹھنا، بے غیرت بن کر طلب کرنا، بے حیائی سے طلب کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کبھی کسی چیز کا خیال آ گیا اور منھ پھوڑ کر مانگی تو مرتبان یا اچاری اس کے پاس سے جا کر طاق پر ایک پھانک رکھ دی۔ (محصنات)

پلا دے مجھ تو اس خمیازہ کش مخمور کو ساقی
طلب کرتا ہے یہ منھ پھوڑ کر اپنا ہی سے — بحر

قول فیصل۔ منھ پھوڑ کر طلب کرنا بھی ہے ، جو قلیل الاستعمال ہے۔

طلب جام جب کرتے ہو منھ پھوڑ کے تم
میکشو آنکھ ہی ساقی کے مروت ہی نہیں — امیر

منھ پھوڑ کر متوجہ کرنا بھی ہے ، یہ بھی قلیل الاستعمال ہے جیسے ایک چپراسی اندر سے چٹھی لیے ہوئے منھ دار ہوا کیا کریں اپنی غرض کے لیے گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔ حیا اور غیرت بالائے طاق رکھ کر آپ منھ پھوڑ کر اس کو متوجہ کیا۔ (ابن الوقت)

منھ پھولنا: کنایہ ہے کسی کے ذرا سے خلاف طبع کوئی امر واقع ہونے پر آزردہ اور برہم ہو جانے سے ۔ خفا ہونا ، ناراض ہونا ، منھ بننا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ منھ پھول جانا اور منھ پھولا ہوا ہونا بھی بولتے ہیں۔

دل توڑ کر دیا دل بلبل کو کیا ہے خار
پھولا ہوا ہے غنچے کا منھ باغباں سے آج — امانت

منھ پھیر دینا: ۱ منھ موڑ دینا ، رخ پھیر دینا ، منھ دوسری طرف کر دینا ، ہٹا دینا ، چہرہ پھیر دینا ، اردو صرف ، قلیل الاستعمال۔

سخت جانی نے مری پھیر دیا منھ دم میں
دل کڑا کر کے اگر خنجر جلاد آیا — امانت

منھ پھیر دینا: ۲ طبیعت سیر کر دینا ، جی بھر دینا ، طبیعت ہٹا دینا ، چھکا دینا ، اردو صرف ، عوام کی زبان

منھ پھیر دینا: ۳ پسپا کر دینا ، بھگا دینا ، مغلوب کر دینا ، ہٹا دینا ، شکست دینا ، اردو صرف ، رجباڑوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ ان بیٹے دے بڑھ کر لات ایک لات ایسی جمائی کہ ظفر چپکر نے منھ پھیر دیا۔ (فسانۂ آزاد)

منھ پھیر کر بیٹھنا: منھ موڑ کر بیٹھنا ، پیٹھ موڑ کر بیٹھنا ۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

وصل میں تعلیم منظور شوق کا انداز ہے
بیٹھنا منھ پھیر کر اس کا وہ شرمائے ہوئے — داغ

منھ پھیر کر نہ دیکھنا: کنایہ ہے بے توجہی اور بے پروائی کا۔

منھ پھیر کر کسی دن اس نے ادھر نہ دیکھا
اس آہ میں تو ہم نے کچھ بھی اثر نہ دیکھا — مصحفی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ مڑ کے نہ دیکھنا اور پھر کے بھی نہ دیکھنا ، اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

منھ پھیر لینا: ۱ رو گردانی کرنا ، روگرداں ہو جانا ، منھ موڑ لینا ، ناراض ہو جانا ، رخ بدل لینا۔ (اظہار نفرت و ناراضی کے لیے) اردو صرف ، فصیح و رائج۔

محل صرف۔ اتنے میں محمد عسکری صاحب بھی ٹہلتے ہوئے محل سرا میں تشریف لائے بیگم صاحبہ نے ان کو دیکھتے ہی منھ پھیر لیا۔ (سیر کہسار)

منھ پھیر لینا: ۲ کنایہ ہے بے مروتی و بے تعلقی سے بھی ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان۔

مصرع: بے وجہ ہی زادے سے منھ پھیر لیا تھا — انیس

منھ پھیرنا: ۱ رو گرداں ہونا ، منھ دوسری طرف کر لینا ، منھ موڑنا ، کنارہ کر لینا ، کج ادائی کرنا ، بے رخی کرنا ، اردو صرف ، فصیح و رائج۔

منھ پھیرے عاشقوں نے حسینوں کو دیکھ کے
مٹتے تھے نامراد نگینوں کو دیکھ کے — عشق

منھ پھیرنا: ۲ بے وفائی کرنا ، بے پروائی کرنا ، بے مروتی کرنا ، منحرف ہونا ، انحراف کرنا اردو صرف ، قلیل الاستعمال۔

نہ ہم پھر جائیں گے ہزار آپ ہم سے منھ پھیریں
تمھیں ہے سہل ہمیں بے وفائی مشکل ہے — آتش

قول فیصل ۔ اس جگہ منھ موڑنا زبانوں پر زیادہ ہے ۔ رخ پھیرنا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ پھیرنا: ۳ بیزار ہونا ، ناراض ہونا ، متنفر ہونا ، اردو صرف ، قریب بترک۔

تمھارے خال کے ہوتے سے جس نے منھ پھیرا
ہوا وہ خلق میں محتاج دانے دانے کا — رشک

منھ پھیرنا: ۴ انکار کرنا ، ہٹنا ، پھرنا ، اردو صرف ، قلیل الاستعمال۔

کون ہے جس نے ترے در دولت سے منھ پھیرا ہے
آج اس قوم کی رگ رگ میں لہو تیرا ہے — چکبست لکھنوی

منھ پھیرنا: ۵ (کنایۃً) شرم کرنا ، حیا کرنا ، بسبب شرم و غیرت کے منھ دوسری طرف کر لینا ۔ اردو صرف ، فصیح و رائج۔

مزاج میں یہ حیا ہے کہ پھیر لیتے ہیں منھ
جو وہ نظارۂ مردم گیا کرتے ہیں — ناسخ

قول فیصل ۔ اس جگہ منھ پھیر لینا بھی زبانوں پر ہے۔

فلاں زنان بیوہ کے گھر جا کے دیتے ہیں
لیکن حیا کی وجہ سے منھ پھیر لیتے ہیں — امجد

منھ پھیلانا: منھ کھولنا ، دہن فراخ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس محل پر منھ کھولنا ہی فصیح و رائج ہے۔

منھ پھیلانا:- زیادہ مانگنا۔ بہت لالچ کرنا حد سے زیادہ طمع کرنا۔ زیادہ مانگنے پر اڑنا۔ کسی چیز کی خواہش اور طمع کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نظم۔ اس کے اچھا ہوتے ہی سب سیانوں ملازموں کی چڑھ بنی ہر ایک اپنی اپنی شیخی بگھارنے اور منھ پھیلانے لگا۔ (دہچیز بہیلی)

منھ پھیلانا:- مول بڑھانا زیادہ قیمت مانگنا۔ دام چڑھانا۔ گراں کرنا۔ (دفتر اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ پھیلائے بیٹھنا:- منھ کھولے بیٹھنا منتظر رہنا۔ مانگنے اور لینے کے واسطے تیار ہو جانا منتظر رہنا۔ خواہشمند رہنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ جب تک انسان دل کھول کر نہ دے کیونکر ہاں کرے۔ دوسرے دنیا کے لوگ نہ کہیں گے کہ ایسی بھی دو بھر تھی کہ ذرا منھ چھوڑتے ہی چھوڑنگے یا سچ مچ منھ پھیلائے بیٹھے تھے۔ (دہچیز بہیلی)

منھ پھیلائے ہونا:- خواہشمند ہونا۔ طلبگار ہونا اردو صرف۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال

کشتی وہ بھول کر ہر دم تیغ کھانے کیلئے
جو وہاں زخم کاری ہے وہ منھ پھیلائے ہو — خاور

منھ پیٹ پیٹ لینا:- نہایت غصہ یا غم کی حالت میں اپنے منھ کو طمانچوں سے لال کرنا۔ سر پیٹ پیٹ لینا۔

منھ ہم نے پیٹ پیٹ لیا شب کو اے ظفر
یاد آیا ان کے گال پہ رکھنا جو گال کا — ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ منھ پیٹنا ہے۔

منھ پیٹنا:- اپنے چہرے پر تھپڑ مارنا، کمال غصہ یا حسرت و افسوس اور رنج و غم میں منھ پر طمانچے مارنا۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج

ہجر میں منھ پیٹتا ہوں ہائے جب آتی ہے یاد
تھوڑی تھوڑی باتیں اور وہ پیارا پیارا جھلانا — رند

قول فیصل۔ آتش نے منھ کو پیٹنا بھی کہا ہے۔

منھ کو پیٹوں میں تو دم کر دے خیال یار بند
خواب بد دیکھوں جو ہو دیدۂ بیدار بند — آتش

منھ تک آنا:- لب تک آنا، زبان تک آنا، ہونٹوں تک آنا۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج

ذائقہ تلخ ہے الیا مرض ہجراں سا
زہر ہو جاتی ہے منھ تک جو دوا آتی ہو — ہجر

قول فیصل۔ جملہ، بات وغیرہ کے ساتھ بھی صرف ہے جیسے۔ تمہارے سر کی قسم کئی بار منھ تک بات آئی مگر تمہارا ڈھنگ دیکھکر جرأت نہ ہوئی۔ (ذخیرۂ المنصوح)

اسی جگہ زبان تک آکے رہ جانا، منھ تک آکے رہ جانا بھی بولتے ہیں۔ ہونٹوں تک آکے رہ جانا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ تک بھرنا:- کسی ظرف کا لبالب بھرنا منھا منھ بھرنا۔ لبالب بھرنا اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

منھ تک جگر آنا:- دم الٹنا، دم گھبرانا منھ کو کلیجا آنا۔ اردو فعل لازم۔

رنج سے عشق میں کوئی بچے کب تک
جگر آہ منھ تک تو آنے لگا — ہجر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ منھ کو جگر آنا بولتے ہیں اسی جگہ منھ کو کلیجا آنا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ تک کے رہ جانا:- حیرت سے خاموش رہ جانا، کچھ نہ کہہ سکنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

سنتے ہیں وہ بھرا تو میں منھ تک کے رہ گیا نہ دیں اسی گالیاں کہ وہ خود تھک کے رہ گیا — (ذوق)

منھ تکنا:- صورت دیکھنا، چہرے کی طرف نظر کرنا، منھ دیکھنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیا سیر ہے میں تکوں منھ ان کا
اور منھ دیکھیں وہ آرسی کا — جلیل

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ تکا کرنا بھی ہے

منھ تکا ہی کرے ہے جس تس کا
حیرتی ہے یہ آئینہ کس کا — میر

منھ تکنا:- ۲ جواب کا منتظر رہنا۔ کسی بات کے سننے یا اجازت ملنے کا انتظار کرنا اردو صرف قلیل الاستعمال

تکتا ہوں میں منھ اس کا وہ تکتا ہے منھ میرا
ضبط میں کام ہے دل امیدوار کا — (ضمیر)

منھ تکنا:- ۳ حسرت و یاس کی نگاہوں سے دیکھنا، نگاہ تاسف سے دیکھنا، حسرت سے دیکھنا۔ ارمان بھری نگاہ سے دیکھنا بے بسی اور بیکسی سے نظر کرنا، حسرت و یاس سے دیکھنا۔ اردو صرف۔ فصیح و رائج۔

پھر تاج گر رہا تھا سرور شہ دین کا جوش
منھ تک رہی تھی گردش دوراں حسینؑ کا — (انیس)

منھ تکنا:- ۴ حیران اور ششدر ہو کر رہ جانا، بھونچکا ہو کر دیکھنا۔ اردو صرف

قلیل الاستعمال۔

عدو کی فرقت نے یہ صورت بدل دی ہے مری
بھیجدوں تو منھ تکیں اہل وطن تصویر کا — اسیر

قول فیصل۔ زیادہ تر لفظ "حیرت" کے ساتھ ہی مستعمل ہے۔

مزے لیتا رہا آئینہ رخ کے
مری حیرت مرے منھ کو تکا کی — ظہیر دہلوی

منھ تکنا :۔ تعجب سے دیکھنا، اچنبھے سے دیکھنا، حیرت سے دیکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سالکؔ سب جو کوئی عشق میں مجھ کو برا کہے
تکتا ہوں منھ کو اور یہ کہتا ہوں ہاں درست — سالک دہلوی

منھ تکنا :۔ کنایہ ہے کسی چیز کی امیدواری سے کسی چیز کا خواہش مند ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہیں ایک وہ بھی کہ تم سے ہوا ان کو راز و نیاز
اور ایک ہم ہیں کہ تکتے ہیں منھ زمانے کا — رفعت

منھ تمتمانا :۔ بخار یا غصے کی تیزی کے سبب چہرے کا سرخ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

وہ گرمی سے منھ تمتمایا ہوا
وہ رونے سے منھ بھر بھرایا ہوا — شوقؔ

قول فیصل۔ چہرہ تمتمانا بھی بولتے ہیں۔

منھ تنگ کرنا :۔ نہ بولنا۔

کوئی ان تنگ دہانوں سے محبت نہ کرے
اور یہ تنگ کریں منھ تو شکایت نہ کرے — ذوق
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ تو دیکھو :۔ (طنزاً) حوصلہ تو دیکھو، اپنے دعوے اور ارادے کے موافق پہلے اپنے منھ کو تو دیکھ لو۔ دل میں قائل تو ہو لو، یہ قابلیت تو پیدا کر لو اس قابل تو ہو جاؤ، کیا مجال، کیا طاقت، تمہاری کیا حقیقت ہے۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

صورت حال دو عالم منعکس ہو دل میں صاف
منھ تو دیکھیں بنائے گا سکندر آئینہ — ناسخ

کیا تصور بھی نہ آنے دے گی
منھ تو دیکھو شب تنہائی کا — داغ

قول فیصل۔ منھ تو دیکھیں بھی زبانوں پر ہے۔

چاند کے اوپر نہیں پڑتی کسی صورت سے خاک
منھ تو دیکھیں بے کے یوسف سے برادر آئینہ — آتش

اسی جگہ منھ تو دیکھئے بھی بول دیتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

میں اور تجھ سے بات کہوں منھ تو دیکھئے
یہ جی میں کر رہا ہے خیال محال تو — انشا

منھ توڑ جواب :۔ دنداں شکن جواب، ایسا جواب دینا کہ پھر اس کا جواب ممکن نہ ہو حریف کو بالکل خاموش کر دینے والا جواب۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اس کا صرف دینا، ملنا کے ساتھ ہے تعلیم یافتہ طبقہ اس جگہ "دنداں شکن جواب" بولتا ہے۔

منھ توڑ کے جواب دینا :۔ صاف جواب دے دینا دنداں شکن جواب دینا، آزادانہ جواب دینا، بے باکانہ جواب دینا، بے لاگ جواب دینا۔

یہ وجہ ہے جو ہاتے ہیں منھ توڑ کر جواب
عاشق ہوئے ہم اک بت حاضر جواب کے — رشک
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مثال محاورے کے مطابق نہیں ہے رشک نے منھ توڑ کے جواب پانا نظم کیا ہے بہر حال کسی صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے منھ توڑ کے جواب دینا کی مثال یہ ہے۔

وہ جو ہر بات میں منھ توڑ کے دیتا ہے جواب
اس کے آگے نہیں پڑتا مرے غمخوار کا منھ — [illegible]

یہ دہلی کی زبان ہے، اہل لکھنؤ اس جگہ منھ توڑ جواب دینا کہتے ہیں

منھ توڑنا :۔ منھ میں ضرب لگانا، مارنا، منھ زخمی کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہر نفس شیشہ و ساغر شکنی کا ہے بیاں
منھ نہ توڑے کوئی بدمست ترا اے واعظ — شاد

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ توڑ دینا بھی مستعمل ہے۔

منھ توڑنا :۔ (کنایۃً) لاجواب کرنا شرمندہ کرنا، قائل کرنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ توڑ دینا بھی مستعمل تھا۔

چڑھاتے ہیں منھ جب وہ ملتے ہیں مستی
میں پاؤں تو منھ توڑ دوں آرسی کا — اسیر

منھ تھتھانا :۔ بچے کا ہونٹ لٹکانا اور ناراضی اور کڑھنگی کی صورت بنانا، تیوری چڑھانا، منھ پھلانا، چپ بہ جبیں ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

منھ تھتھایا مرے گھر آگئے جو سے آپ اداس
جائیے ڈنڈی کے گھر جس بھی یار کے پاس — جان صاحب (رنگین)

محل خطاب۔ اگر میاں نے پوچھا کہ ابھی تو یہ چیز آئی تھی (دی) کیا ہوئی جو قہر ہو گیا پھر جو منھ تھتھا کے اوٹی کھٹوائی لے کے پڑیں تو پٹ منھ سے بولیں نہ کچھ کھیلیں۔ (دیگھر سہیلی)

منھ تھکا جانا :۔ منھ دکھا جانا، کچھ کہنے سے منھ دکھنا، منھ کو تکلیف ہونا۔ نزاکت کے مارے بولتے ہوئے تکلیف ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

وصل کا وعدہ بھی ہو سکتا نہیں اے ناز نیں
منھ تھکا جاتا ہے کیا اقرار فرماتے ہوئے — صبا

چلانا، بیباکی کرنا۔ جیسے اس نے مہاجن کا بھی منھ دے دلا کر جھلسا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ جھلسنا: سزا آزار دینا۔

جلا دامن کبھی تیرا کہ منھ جھلسا کبھی اس نے
تجھے شمع سحر سے لاگ اے باد صبا کیوں ہے (امیر)

(قرار اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

منھ جھوٹا کرنا۔ کچھ تھوڑا سا کھانا چکھ لینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

منھ چاٹنا:۔ پیار کرنا، چمکارنا، پچکارنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ چاٹنا:۔ خوشامد کرنا، نازبرداری کرنا، چاپلوسی کرنا۔ بڑا پایا اچھے سمجھنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ چاٹنا:۔ کسی کا منھ اپنی زبان سے صاف کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے جانوروں کے لئے اس کا استعمال ہے جیسے کتے نے منھ چاٹ لیا، بلی نے منھ چاٹ لیا وغیرہ۔

منھ چاہیئے:۔ ہمت اور حوصلہ چاہیئے دل گردہ درکار ہے، جرأت کی ضرورت ہے۔ اردو فقرہ عوام اور عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

باتیں کرتا ہے جو خود قاتل کی سفاکی سے
کہتا ہے منھ چاہیئے تلوار کھانے کے لئے (رشک)

قول فیصل۔ دل ہمت کلیجا وغیرہ کے ساتھ اب زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ چرانا:۔ صورت نہ دکھانا، صورت دکھانے سے گریز کرنا، کسی سبب سے سامنے نہ آنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

کب سے چھپتے ہیں عاشق مر کے بھی منھ چراتے ہیں (رند)

منھ چڑھا:۔ گستاخ، بے ادب، وہ شخص جو کسی سے بہ گستاخی و بے ادبی، بیجا نازبرداری کے سبب پیش آتا ہو۔ اردو صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بطور تانیث، منھ چڑھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔

سوسن شہ گل کی بہت منھ چڑھی تھی معشوقوں کے دربان سنی آکر کو شرمانی (طلسم ہوشربا)

منھ چڑھا:۔ ضدی، سخت مزاج۔ اردو صفت، قریب بہ متروک۔

آیا ہے جو ام آدمی کو لگن پہ رشک
اس منھ چڑھے نے پھوڑ کے سر کیا مزد کی (رند)

منھ چڑھانا:۔ (بکسر چہارم) کسی کے آزردہ کرنے کے واسطے دوسرے کے منھ کی نقل بدنمائی کے ساتھ کرنا، منھ بگاڑ کر اور ہونٹ لٹکا کر دوسرے کو غصہ دلانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اتنے میں دو چار شریر لڑکوں نے آپس میں منھ چڑھانا شروع کیا۔ دیکھئے مولوی صاحب یہ منھ چڑھاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ صاحب نور اللغات نے چڑانا بکسر اول لکھا ہے۔ لکھنؤ میں منھ چڑانا میں چڑانا بضم اول ہے۔ البتہ خالی چڑانا بکسر اول ہے مثلاً محمود نے حامد کو اتنا چڑایا کہ رونے لگا۔

مولف کے نزدیک بھی بکسر اول ہی ہے لیکن بغیر ہائے مخلوطی (چڑانا) دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کے ساتھ عورتیں بضم چہارم بھی بولتی ہیں چڑانا، ستانا کے معنوں پر بکسر چہارم ہی ہے اور ہائے مخلوطی کے ساتھ ہی مستعمل ہے۔

منھ چڑھانا: بکسر چہارم، کسی کی تقلید کرنا اور اس سے عہدہ برا نہ ہو سکنا، نقل نہ اتار سکنا، خاکہ اڑانا، جھوٹی نقل اتارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

منھ چڑھانا: منھ کو اٹھانا، تضحیک کرنا، رسوائی کرنا، ہنسی اڑانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

زلف اس کی اب تجر اس بیں کہاں ہے
مری آہ کا منھ چڑھاتی ہے بجلی (ہجر)

ہری سے جبیں سے اور نجم ہاریں لہراتے
یہ منھ چڑھاتے ہیں گیسوئے یار گھونگھٹ کا (آتش)

قول فیصل۔ اب آہ کا منھ چڑھانا، گھونگھٹ کا منھ چڑھانا کی جگہ آہ کو، گھونگھٹ کو منھ چڑھانا کہتے ہیں۔

منھ چڑھانا: بفتح چہارم، کسی گستاخ و بے ادب یا سر چڑھے کو کسی کے ناز نخرے اٹھا کر اس کو گستاخ بنانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ منھ چڑھا لینا زبانوں پر زیادہ ہے، سر چڑھانا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ چڑھنا:۔ منھ لگنا، رفیق ہونا، یار ہونا، منظور نظر ہونا، مقرب ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

سادہ رخوں سے کی جو محبت بڑی ہوئی تھی یہ سادہ دلی
منھ چڑھ کر ان شوخوں نے اپنا کالا منھ سے خالی کیا (شفق)

منھ چڑھنا: مقابل ہونا، برابری کرنا، مقابلہ کرنا، مقابل آنا، سامنے آنا، ہمسری کا دعویٰ کرنا، مساوات کا دعویٰ کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محلِ نطق۔ اُف رے دھنہ لگا کر دیا کر دو کے منھ کی دیکھ سنبھل ہوشیار خبردار ...... قیامت کی منھائی تھی جو منھ چڑھا ادا کی کھائی سامنے گیا اور شامت آئی ۔

(فسانۂ آزاد)

منھ چڑھنا ہندی ۔ حجت کرنا۔ بحث کرنا۔ پیچھے پڑنا۔ سر ہونا۔ درپے ہونا۔ مُصر ہونا۔ خفہ ہونا۔ اردو مصرف۔ دہلی کی زبان۔

جب وہ صورت کیا کوئی پڑھے منھ لگے
کامیں پردہ ستمگار از پڑھا ہے اکبر

قول فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ اس جگہ منھ لگنا بولتے ہیں ۔

منھ چڑھنا ہندی۔ کسی کو کسی سے گستاخ اور بے ادب ہو جانا۔ سر چڑھنا۔ کسی بڑے کے سامنے بیباک ہو جانا۔ اردو مصرف عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ نطق۔ کیا دنیا کا قرن سفید ہو گیا ہے کہ چھوٹی ہو کر بڑوں کے منھ چڑھتی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ کی ساتھ بصورت لتی منھ پر چڑھنا بھی بولتے ہیں ۔

میری طرح اسے بھی طاوسے نہ خیال ہیں
آئینہ اس صنم کے بہت منھ چڑھے ہیں صبا

زیادہ تر اس جگہ سر چڑھنا اور منھ لگنا بولتے ہیں ۔

منھ چڑھنا ہندی ۔ تیوری چڑھنا۔ منھ پھولا ہونا۔ منھ بنا۔ جیسے آج تو آپ ان کا ہم سے منھ چڑھا ہوا ہے۔ عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

(فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

منھ چڑھنا ہندی۔ چہرے پر نیا پانی ہونا۔ منھ پر آنا۔ اردو مصرف۔ دہلی کی زبان ۔

دردو اندوہ میں ہجر اجو رہا ہیں تھی جوں ...
رنگ دونوں کے کبھی منھ نہ چڑھا پایہ میر

منھ چکنا پیٹ خالی (ہ) منھ پر امیری ہے پیٹ میں چوہے قلابازیاں کھا رہے ہیں۔ ظاہر آراستہ باطن خراب خالی شیخی کی شیخی۔ جیسے دلی کے دیوانی منھ چکنا پیٹ خالی (دیوانی وہ لوگ جن کا دیوالہ نکل گیا ہو گیا)

سنو جیں وے تو دیں کبھی گالی
منھ دکھیں چکنا اور شکم خالی سودا

(فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

منھ چلانا :- منھ کو حرکت دینا۔ منھ ہلانا۔ جبڑا چلانا۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

منھ چلانا ہندی۔ کھانا چبانا۔ اردو مصرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ نطق۔ برکت رکھنا۔ دن بھر منھ چلاتے رہے الٰہی صفت دل بے رحم۔ (کاظمی از سرشار)

قول فیصل ۔ اسی جگہ منھ چلانا ہے اور عورتیں منھ چلا کرنا بھی بولتی ہیں جیسے دن بھر تمہارا منھ چلا کرتا ہے بدہضمی ہو جائے گی ۔

منھ چلانا : ہندی بدزبانی کرنا۔ گالیاں دینا۔ عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ زبان چلانا زبانوں پر ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔ اسی جگہ زبان رُوانا بھی مستعمل ہے ۔

منھ چلنا :- منھ کا متحرک ہونا۔ منھ ہلنا۔ منھ کا گردش کرنا۔ اردو مصرف۔ فصیح۔ رائج۔

منھ چلنا ہندی۔ کھاتے رہنا۔ برابر کچھ کھاتے رہنا۔ اردو مصرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان

محلِ نطق۔ ہر وقت بکری سا منھ چلتا ہی رہتا ہے ۔

منھ چلنا ہندی۔ زبان چلنا۔ زبان درازی ہونا۔ اردو مصرف۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ عام صورت اس جگہ زبان چلنا زبانوں پر ہے اسی جگہ عورتیں زبان چلنا بھی کسی کے ساتھ کہتی ہیں ۔

منھ چلنا ہندی۔ بک بک کئے جانا۔ چپ نہ بیٹھا کئے جانا۔ خاموش نہ بیٹھنا۔ اردو مصرف۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل ۔ اس جگہ بھی زبان چلنا۔ زبان چلے جانا زبانوں پر ہے ۔

منھ چلے ستر بلا ٹلے :- ساری طاقت کھانے پینے سے ہے۔ زیادہ کھانے والے اور بار بار کھانے والے کی نسبت عورتیں کہتی ہیں ۔ اردو مثل۔ عورتوں کی زبان ۔

منھ چُھپا۔ (ہ) (بروزن مجہول) وہ شخص جو شرم و لحاظ سے کسی کے سامنے منھ نہ کرے حیا مند، شرمیلا لوگوں سے ملنے اور گھر سے نکلنے میں پرہیز کرنے والا ۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

ایسی منھ چھپونی ایسی چرائی آنکھیں
دو برس تک نہیں نرگس نے دکھائی صورت جان صاحب

منھ چُھری :- منھ چھپانا۔ شرمندگی کے سبب کسی کے سامنے نہ جانا۔ خجالت ڈر یا خوف کے سبب منھ نہ دکھانا۔ اردو مونث۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل ۔ ہونا۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے ۔

منھ چوٹتے ہی گال کاٹنا :- ابتدا ہی میں نقصان پہنچانا۔ ابتدا ہی میں دھوکا دینا۔ اردو مثل۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ نطق۔ شیطان پیس کر اس کے گلے ملا خوب اس کو دبایا۔ گال اس کا دانتوں سے پکڑ لیا

بے چھپنے لگا کر ادویات کا معقول یہ کیا کرتا ہے
میری جان جاتی ہے چھوڑ۔ ارے تو نے منھ
چومتے ہی گال کاٹا۔ (طلسم ہوش ربا)

منھ چوم کے چھوڑ دینا:۔ ذلیل و شرمندہ کر کے چھوڑ دینا، کام نکال کے الگ کرنا، حقیر جاننا، کچھ اصل نہ گننا، غرض نکلتے ہی کنارہ کش ہو جانا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

چوس لیتے ہیں مزے زخم زبان بیکاں
چھوڑ دیتے ہیں یہ منھ چوم کے سوفاروں کا — داغ

قول فیصل۔ میر نے تنہا "چوم کے چھوڑنا" بھی نظم کیا ہے۔

بوسہ اس بت کا لے کے منھ موڑا
بھاری پتھر تھا چوم کے چھوڑا — میر

منھ چوم لینا:۔ بوسہ لینا، پیار کر لینا، ہونٹوں کا از راہ محبت بوسہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میرے ہاتھوں کو فقط ہے گال ملنے کی ہوس
منھ تمھارا چوم لے یہ ہے دہن کی آرزو — ناسخ

منھ چوم لینا:۔ (کنایۃً) کسی کے منھ سے کوئی بات اپنی مرضی کی سن کر کمال خوش ہونا، نہایت سراہنا، کسی بات پر قربان ہو جانا، حد سے زیادہ خوش ہو کر تعریف کرنا، خوشی کی یا عمدہ بات سن کر ہونٹوں کے چوم لینے کو جی چاہنا، داد دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غزل ایک اور کہہ مجروح ایسی
کہ سن کے چوم لے جرأت ترا منھ — مجروح دہلوی

منھ چومنا:۔ بوسہ لینا، پیار لینا، رخسار دل یا ہونٹوں پر بوسہ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایا شب خواب میں بوسہ تو وہ فتنہ لگا کہنے
سند ہوتا نہیں منھ چومنا سوتے ہر غافل کا — نسیم

منھ چومنا:۔ (کنایۃً) تعریف کرنا، داد دینا، سراہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گفتار شوخ کا تری کیا پوچھنا جلال
منھ چومتا ہے نطق عجب بول چال ہے — جلال

منھ چھپانا:۔ (بکسر چہارم) چہرہ سامنے نہ کرنا۔ شرم و حجاب سے منھ ڈھانکنا، پردہ کرنا، نقاب ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خلوت میں ہم ہیں تم ہو کوئی دوسرا نہیں
بے وجہ منھ چھپاتے ہو یہ سب کا کا — بحر

قول فیصل۔ "چھپانا" (بضم اول) بھی کہتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

منھ چھپانا:۔ خجالت یا شرمندگی سے منھ سامنے نہ کرنا، شرمندہ ہونا، شرمسار ہونا، حیا کرنا، خجل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پریزادوں نے منھ اپنا چھپایا مارے خجلت کے
اسے سوچو ذرا کیا حسن ہے اولاد آدم کا — ناسخ

قول فیصل۔ شرم سے منھ چھپانا، غیرت سے منھ چھپانا، حیا سے منھ چھپانا، بولا کے بھی بولتے ہیں۔

منھ چھپانا:۔ چھپنا، سامنے نہ آنا، پردہ کرنا، روپوش ہونا، روپوشی کرنا، منھ ڈھانکنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ہم اور منھ چھپائیں یہ محال ہے ابھی آئیں اور بیچ کھیت آئیں ... ہم کیا کوئی چور ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس جگہ صرف "چھپنا" زبانوں پر ہے۔

منھ چھپانا:۔ (کنایۃً) کنارہ کرنا، پہلو تہی کرنا، کنارہ کشی کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

جانا نہ تھا سرہانے بھی مجھ مختصر کے ہائے
کیا وقت رہ گیا تھا کہ منھ کو چھپا گیا — میر

منھ چھپانا:۔ آنکھ چرانا، نظر بچانا۔

نظر مجھ سے چرا کر منھ چھپا کر کہتے جاتے ہیں
کہ یہ چوری ابھی کھل جائے گی تیرے گناہوں میں — ناسخ

قول فیصل۔ شعر میں منھ چھپانے کے معنی منھ ڈھانکنا نکلتے ہیں۔ مذکورہ بالا معنی میں نظر چرانا زیادہ ہے۔

منھ چھپانا:۔ چھوڑ کر چلا جانا، چھپ جانا، مر جانا۔

چھپانے لگے ہم سے منھ قبر میں
انھیں جب خدا نے جواں کر دیا — انیس
(فرہنگ انیس)

قول فیصل۔ خاص طور سے ان معنوں میں منھ یوں نہیں بولتے۔

منھ چھٹ:۔ منھ پھٹ، دریدہ دہن، بد کلام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ (آصفیہ) لکھتے ہیں کہ "منھ چھٹ وہ جو کوئی بات کی پہنچ نہ رکھے جو دل میں ہو وہ زبان پر۔ صاف گو اس کے معنی منھ پھٹ دگستاخ سے اصل مختلف ہیں"۔

مؤلف کے نزدیک منھ چھٹ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے بلکہ اس محل پر منھ پھٹ ہی بولتے ہیں ہاں منھ چھٹ کی بجائے عوام "منھ پھٹ" بولتے ہیں یعنی وہ جلد اس بات پر فوراً ہی کسی کو جواب دے۔

منھ چھٹ:۔ گنوار کہانے پینے کی آزادی دینے کے موقع پر بولتے ہیں کہ آپ بہت اداروں کے فرشوں پیسے والے تو شکرانے میں منھ چھٹ کی بر زادی یعنی اس نے شکرانے کے جواب دے کر گھی کیا نذر دی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ چھوانا:۔ اوپری دل سے کہنا، برائے نام کہنا یا بلوا دینا، جھوٹوں کہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ایسی بیٹی دوبھر تھی۔ یا گھر کا کوڑا تھی کہ ذرا سا منھ چھواتے ہی جھونک دیا۔

(چتر ہیلی)

منھ چھوائی:۔ ظاہری طلب، وہ طلب یا مانگ جو دل سے نہ ہو، برائے نام خواہش جھوٹوں مانگنا یا بلانا۔ (ذا منح سمرقندی) جیسے اس طرح کی منھ چھوائی سے کہیں بیٹا بیٹی کے بیاہ ہوتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ چھوٹا اور بات بڑی:۔ حوصلے بڑھ کر بات کرنا، جب کوئی کمینہ اور کم رتبہ آدمی از روئے نخوت و غرور یا لاف بگزاف بزرگانہ گفتگو کرتا ہے تو اس کی نسبت بولتے ہیں۔ ہندی کہاوت۔

اے غنچہ دہن بڑھ کے مجھے دے تو نہ گالی
منھ چھوٹا سا بات اتنی بڑی بل بے تری دھج — [illegible]

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ چھوٹا منھ بڑی بات بولتے ہیں۔

منھ چھونا:۔ اوپری دل سے کہنا۔ اس غرض سے کچھ کہنا کہ دیکھیں دوسرا شخص کیا کہتا ہے کسی سے کسی کے واسطے سرسری طور پر کوئی بات کہنا ایسی حالت میں کہ وہ کام اس سے لینا منظور نہ ہو اور نہ اس سے توقع اس کام کے سرانجام دینے کی ہو۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بھلا وہ اور دیا بوسہ۔ سب
فقط چھونا تھا ہم کو یار کا منھ — جلال

منھ چھیڑنا:۔ ذرا بولنا، ذرا بات کرنا، دریافت حال کرنا، جھوٹوں پوچھ لینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

منھ چھیڑتے ہی جو خالی کیا دل کو مہرباں
کس دن کے آپ بیٹھے تھے مجھ سے بھرے ہوئے — رند

منھ خراب کرنا:۔ منھ بگاڑنا، منھ بدمزہ کرنا، منھ کا ذائقہ بگاڑنا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ کا مزہ خراب کرنا بھی بولتے ہیں۔

منھ خراب کرنا:۔ کنایہ ہے گالی دینے یا برا بھلا بکنے یا کوئی اور بیہودہ بات کہنے سے زبان گندی کرنا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ زبان خراب کرنا، زبان گندی کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ خراب ہونا:۔ منھ بگڑنا، منھ بدمزہ ہونا، ذائقہ بگڑنا۔ اردو صرف، رائج۔

ایسا لگا ہوا ہے مے ناب کا مزہ
پانی بھی جب پیوں تو مرا منھ خراب ہو — داغ

قول فیصل۔ اس جگہ منھ کا مزہ خراب ہونا بھی بولتے ہیں۔

منھ خشک ہونا:۔ گرمی یا پیاس کی شدت سے زبان کا سوکھ جانا، منھ سوکھ جانا، منھ میں رطوبت نہ رہنا، پیاس یا گرمی کی شدت سے زبان کا تر نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خاں صاحب کے مزاج کی کیفیت لکھو۔ سارا حال ان سے کہنا کہ بیٹھے بیٹھے منھ خشک ہونے لگا۔ (انشائے سرور)

منھ خشک ہونا:۔ (کنایہ) خوف چھا جانا، چہرہ زرد پڑ جانا، گھبرا جانا، ڈر جانا، خوف یا دہشت سے منھ سفید پڑ جانا، ہیبت غالب ہو جانا، ہوش و خرد کا جاتا رہنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

شعر تر وہ ہیں مرے مومن کہ ہنگام جواب
خوف سے منھ اور زبان پر سخن خشک ہو — مومن

منھ خشک ہونا:۔ کنایہ ہے زیادہ گوئی کا۔

ابھی کل تک تو زبان منھ میں نہیں تھی گویا
بات کرتے ہوئے منھ خشک ہوا جاتا ہے — [illegible]

(نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا زیادہ گوئی کے معنی میں نہیں بولتے بلکہ اہل لکھنؤ کسی کی از حد تعریف کرنے کے لئے کسی کو یاد کرکے اس کا نام بار بار لینے کے محل پر کہتے ہیں کہ تمہاری تعریف کرتے یا تمہارا نام لیتے اس کا منھ خشک ہوتا ہے۔

منھ در منھ:۔ روبرو، سامنے، حضوری، دوبدو، بالمواجہ۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہم کو منھ در منھ وہ کہتے ہیں سنا دی اور ہم
سب اٹھاتے ہیں ولیکن اٹھا سکتے نہیں — [illegible]

منھ در منھ خالہ نانی، پیٹھ پیچھے دشمن جانی:۔ اس کی نسبت مستعمل ہے جو ظاہر میں خوشامد کی باتیں کرے اور درپردہ دشمن ہو۔ وہ شخص جو سامنے چکنی چپڑی باتیں کرے اور پیٹھ پیچھے برائی سے کام لے۔ اردو مثل، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بس وزیر بیگم کے ہاتھوں اسی ظاہرداری کے دھوکے میں تو ماری پڑی، اچھی چپڑی ناز کی بھی۔ منھ در منھ خالا نانی۔ پیٹھ پیچھے دشمن جانی۔

(بنات النعش)

قتول فیصل۔ لکھنؤ کی بازاری عورتیں اس جگہ منھ پر مانا پیٹھ پیچھے کا نرم برائی یا جوتت برائی بولتی ہیں۔

منھ در منھ کہنا:۔ سامنے کہنا، منھ پر کہنا رو برو کہنا، دو بدو کہنا، بالمواجہ کہنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ یہ تم کس کے پھندے میں پھنسی ہو میں تو دیکھو پیٹھ پیچھے نہیں کہتی منھ در منھ کہتی ہوں

دکا میں۔ (مرزا جہاں)

منھ دکھا سکنا:۔ سامنے آنے کے قابل ہونا، رو برو آسکنا، سامنے آسکنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے

آئینہ کیا مجال تجھے منھ دکھا سکے — درد

قتول فیصل۔ بصورت نفی بھی اس کا استعمال ہے جس کے معنی ہیں شرمندگی کے سبب کسی کے سامنے نہ جانا جیسے تمھاری حرکت تم نے کی لیکن تمھاری وجہ سے میں بھائی صاحب کو منھ نہیں دکھا سکتا۔

منھ دکھانا:۔ صورت دکھانا، چہرہ سامنے لانا، دیدار کرانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ منھ دکھاتے نہیں ہیں تو ہو جیسے رو پوش ہے

ہو جبر ہم نے بھی اختیار کی صورت — رشک

قتول فیصل۔ اسی جگہ منھ دکھلانا بھی رائج ہے۔

مانگتا پہلے ہے کیوں منھ کی دکھائی دل کو

دل بھی لے لیجے مگر منھ کہیں دکھلا تو سہی — عروج

منھ دکھانا:۔ منھ سامنے کرنا، منھ رو برو کرنا، سامنے لانا، پیش لانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

اٹھ گئی ہے دل سے مطلق صبح ہونے کی امید

بخت بد نے منھ دکھایا کس شب دیجور کا — مصحفی

منھ دکھانا:۔ سامنے ہونا، در پردہ چھپا رہنا آنا، سامنے جانا، پاس جانا، مقابل ہونا، دو بدو ہونا، ملنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

قوم کی اصلاح کیجئے جو کہ بنتی جوڑیئے

منھ دکھانا ہے خدا کو دین بشیں چھوڑیئے — شفق

قتول فیصل۔ کیا منھ دکھاؤں گا اور بصورت نفی منھ دکھانا ان کی کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

اصل میں رنگ اڑ گیا میرا

کیا جدائی و منھ دکھاؤں گا — میر

سبب۔ ایک ہفتہ تک جانا کیا دل لگی ہے۔ میں صاحب کو کیا منھ دکھاؤں گی۔ (دبیر گیسار)

منھ دکھانا مشکل ہو گیا:۔ سخت شرمندگی کے سبب سامنے نہیں ہو سکتا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بار اس کو لے گئے سارے شہر میں

مجھ کو مشکل منھ دکھانا ہو گیا — میر

منھ دکھانے کی جگہ باقی نہیں:۔ انتہائی ندامت ظاہر کرنے کے لئے۔

منھ دکھانے کی جگہ اب مجھے باقی نہ رہی

آئینہ دیکھ کے اس نے بری صورت بھی — داغ

(دو ضرب‌المثل و تشبیہ، اقوال و مثال)

قتول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

منھ دکھانے کی صورت نہ رہنا: شرمندگی کے باعث کسی کے سامنے ہونے کا موقع نہ رہنا، کسی کے سامنے آنے کا موقع نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

قتول فیصل۔ منھ دکھانے کی کوئی صورت نہ رہنا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

آئینہ ان کا ٹوٹ گیا میرے ہاتھ سے

اب کوئی منھ دکھانے کی صورت نہیں رہی — رند

منھ دکھانے کے قابل نہ رکھنا:۔ کسی کے سامنے با عزت جانے کے لائق نہ رکھنا، شرمندگی یا افعال کے سبب کسی سے ملنے کے قابل نہ رکھنا، ناک کٹوا دینا، بات بگاڑ دینا، ذلیل و رسوا کر دینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

اس آئینہ رو کی جدائی نے

نہ رکھا ہمیں منھ دکھانے کے قابل — مجروح دہلوی

قتول فیصل۔ یہی جگہ منھ دکھانے کے لائق نہ رکھنا بھی زیادہ بولتے ہیں۔

منھ دکھانے کے قابل نہ رہنا:۔ نہایت شرمندگی کے باعث سامنے آنے کے لائق نہ رہنا، نہایت خجل و شرمندہ ہونا، خجالت کے باعث سامنے آنے کے لائق نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کفن سے منھ اپنا چھپا کر چلے ہیں

نہیں ہم رہے منھ دکھانے کے قابل — سوز دہلوی

محل صرف۔ نواب صاحب کو یہ خوف تھا کہ اگر وہاں گئے اور اتفاق وقت سے گھبیلا نکل آیا اور تو نیم صاحب کو دلی رنج ہوگا دوسرے کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔ (دبیر کہسار)

منھ دکھائی:۔ رونمائی۔ وہ نقدی وغیرہ جو پہلے پہل دلھن کا منھ دیکھ کر اسے دیتے ہیں، وہ نقدی یا زیور جو دلھن کو دولھا اول اول اپنی سسرال میں آنے پر دلھا کے رشتہ دار منھ دیکھنے کے عوض میں دیا کرتے ہیں۔ اردو صفت، مؤنث، رائج۔

اور وصل مانگتا ہے تو مجھ سے منھ دکھائی

منھ شیخ جان کر وہ زم تو کہے دل کشائی — سودا

قتول فیصل۔ اس کا صرف دینا، ملنا کے ساتھ ہے میر نے اسی جگہ منھ دکھلائی بھی کہا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

آ ناس نا داری سے ہم نے جی دینا ٹھہرایا ہے

کیا کیجے اندیشہ رہا اس کی منھ دکھلائی کا — میر

قول فیصل۔ زیادہ تر پاؤں میں مہندی تو نہیں
لگی ہے، زبانوں پر ہے۔

مہندی رچنا:- مہندی کا رنگ دینا، مہندی
کا رنگ آنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

رچی ہے ہاتھ میں مہندی جو تو نے زلفوں کو
دھواں ہوئے نہ کہیں آتش حنا پیدا — بحر

مہندی رچنا:۲ مہندی لگنا، مہندی لگی ہونا
اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یہاں تو جب تک ۔۔۔۔ کرہ نہ بجے تال
نہ بجے ... مہندی نہ رچے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ مہندی رچنا بھی بولتے ہیں

مہندی رچی ہونا:- مہندی لگی ہونا۔ اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ دولت مہندی کے ناخنوں میں یاقوت کے نگینے
سے لگے تھے۔ ہاتھوں میں مہندی رچی ہوئی (طلسم ہوشربا)

مہندی کا چور:- دزد حنا۔ اردو، فصیح، رائج

ع چور مہندی کا سر راست گرفتار ہوا — محبوب

قول فیصل۔ مہندی لگا کے مٹھیاں باندھنے
کے بعد جب دھونے کے خیال سے کھولتے ہیں اور
ہاتھ دھوتے ہیں تو ہتھیلیوں میں جو سفید سفید
لکیریں رنگ چڑھنے سے رہ جاتی ہیں اس سفیدی
کو کہتے ہیں۔

منھ دے کر بات کرنا:- رخ دے کر بولنا،
متوجہ ہو کر بات چیت کرنا، التفات سے بولنا
اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ بصورت نفی اس کا استعمال زیادہ ہے
یعنی منھ دے کر بات نہ کرنا۔

منھ دیکھ:- قابلیت پیدا کر، لیاقت بہم پہنچا، اس بات
سے باز آ، کیا بک رہا ہے۔ تجھے یہ شایاں نہیں، لیاقت
دیکھ۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

وصل حسن کو فرمایا کہ منھ دیکھ اپنا
دیکھا یوسف نے جو اس آئینہ رخسار کا منھ — صابر

قول فیصل۔ لفظ اپنا کے ساتھ مستعمل ہے اور منھ
دیکھ کی جگہ منھ دیکھو بھی عورتیں کہتی ہیں

منھ دیکھا کرنا:- حیرت سے منھ تکنا اور کچھ
دخل نہ دینا، صورت تکا کرنا، حسرت سے تکنا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔

جوش وحشت میں جو میرا ستم رسیدہ کوئی ہوا
خضر منھ دیکھا کئے منزل بیاباں سے چلا — بحر

منھ دیکھتا رہ جانا:- منھ تکتا رہ جانا، نا امید
ہو جانا، آرزو دل ہی میں رہ جانا، منتظر رہ جانا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج

سودا ہمارا بار سے نظروں میں ہو گیا
منھ دیکھتے ہی کتنے خریدار رہ گئے — سودا

منھ دیکھتا رہ جانا:- حیران اور ششدر رہ جانا
حیران و خاموش رہ جانا۔ اردو صرف، فصیح
رائج۔

چاک کرتا تھا کتاں سینے کو غش میں آ گئے
اس مہ کامل کا محبوب دیکھتے ہی رہ گئے — شاہ نصیر دہلوی

منھ دیکھتے رہنا:- رعب میں آ کر کچھ نہ کہہ سکنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابح تھا اس حال کا از بسکہ عجب حسن
منھ دیکھتے ہی یار کا محفل میں سب رہے — آتش

منھ دیکھتے رہنا:۲ تکتے کے تکتے رہ جانا، حسرت سے
دیکھتے رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع خیر سے دیکھتا، امنو شکر اللہ — ایمن

منھ دیکھ کر اٹھنا:- سو کے اٹھ کر کسی کی صورت
دیکھنا۔ بعض کا خیال ہے کہ اگر کسی خوش نصیب
کی صورت صبح سویرے دیکھی جائے تو تمام دن
خوشی سے بسر ہوتا ہے اور اگر کوئی بخیل سامنے
آ جائے تو رنج و غم میں دن تمام ہو جائے۔

ورق نے جمال دکھایا حبیب کا
منھ دیکھ کر اٹھے کسی خوش نصیب کا — امیر

جس جگہ بیٹھے ہیں یا رب وہ الم اٹھے ہیں
آج کس شخص کا منھ دیکھ کے ہم اٹھے ہیں — ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ صرف منھ دیکھنا زبانوں
پر ہے جیسے۔ آج صبح کس کا منھ دیکھا تھا
اسی طرح صورت دیکھنا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ دیکھ کر بات کرنا:- منھ دیکھی باتیں کرنا۔
خوشامدی باتیں کرنا، منھ پر خوشامد کرنا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ منھ دیکھی باتیں
کرنا بولتی ہیں۔

منھ دیکھ کر رہ جانا:- حیران رہ جانا، متحیر رہ
جانا، حیرت سے دیکھنا۔ اردو، صرف، فصیح
رائج۔

چشمۂ حضرت سے کہیں بہتر ان کا
کیوں نہ منھ دیکھ کے رہ جائے سکندر ان کا — قدر

منھ دیکھ کر رہ جانا:۲ مجبور و خاموش ہو جانا۔
کچھ کر نہ سکنا، حسرت سے دیکھ کے رہ جانا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔

جب بھی میری بات وہ سنتے نہیں
دیکھ کر منھ ان کا رہ جاتے ہیں ہم — بحر

منھ دیکھ کر رہ جانا:۳ جب کوئی شخص کسی کی امید
رکھتا ہو اور اس کو اس معاملے میں مایوسی ہو اس محل پر
بھی بولتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ پری رکھتی ہے منھ دیکھے کا سارا اختلاط — رند

قول فیصل۔ منھ دیکھے کی بھی بولتے ہیں۔

سب منھ دیکھے کی آشنائی ہے
آئینہ رو کسی کا یار نہیں — بحر

منھ دیکھی کہنا:- خوشامد کی بات کہنا، رعایت اور خوشامد کی بات کہنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان

پیٹھ پیچھے بد کہو اے آئینو
روبرو اس کے نہ منھ دیکھی کہو — شاد

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ دیکھی نہ کہنا اللہ لگتی کہنا بھی عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے۔ بھلا کیوں سدا بہار کیا پیٹھ پیچھے بھی ہوتے ہیں منھ دیکھی نہ کہنا اللہ لگتی کہنا۔ (فسانۂ آزاد)

منھ دیکھے کی:- خوشامد کی، رعایت کی، اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

آرسی آرسی ہے وہ ہے پری
پر نہ منھ دیکھے کی سی بولے کہی — میر

منھ دیکھے کی الفت ہونا:- ظاہری محبت ہونا، دکھاوے کی محبت ہونا، تعلقی محبت ہونا، اوپری محبت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

آئینہ سے شیشۂ دل صاف تھا
تم کو منھ دیکھے کی الفت ہو گئی — داغ

قول فیصل۔ اسی محل پر منھ دیکھے کی الفت رکھنا اور منھ دیکھے کی محبت ہونا بھی مستعمل ہے۔

وہ اور ہیں جو رکھتے ہیں منھ دیکھے کی الفت
مرشد ہیں ایک بات پہ ہم جاننے والے — جرأت

ایسی باتوں سے مجھ کو نفرت ہے
تیری منھ دیکھے کی محبت ہے — شوق قدوائی

اسی جگہ۔ منھ دیکھے کی چاہ ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

میری تیری چاہ منھ دیکھے کی ہے جوں آرسی
آنکھ پھیری جس گھڑی پھر کاہے کا ناتا رہا — میر

منھ دیکھے کی باتیں:- اوپری باتیں، ظاہری باتیں، دکھاوے کی باتیں، کسی کے روبرو کوئی بات اس کی رعایت سے کہنا یا کوئی اور تیک اس کے ساتھ کرنا

ساری منھ دیکھے کی باتیں ہیں یہ چل دور بھی ہو
پاس سے سب کے جدا ہو کہیں کا خور بھی ہو — ناظم

(نور اللغات و سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب منھ دیکھی باتیں۔ عورتیں بولتی ہیں۔

منھ دیکھے کی تعریف:- کسی کے سامنے اس کی تعریف جو ناحق ہو۔

منھ دیکھے کی تعریف سے مرغوب نہیں ہے
آئینہ سے لگے جو وہ محبوب نہیں ہے — اوج

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر منھ دیکھی تعریف زبانوں پر ہے۔

مہندی کی ٹٹی:- مہندی کا تختہ، مہندی کی کیاری، مہندی کی باڑ، مہندی کی وہ قطار جو باغ کی روشوں پر لگی ہوئی ہوتی ہے، وہ قطعہ جس میں مہندی کے بہت سے درخت ہوں۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج

ابر کرم کے خفقان نے ایسا کیا ہے سبز
مہندی کی ٹٹی ہو گئی دیوار باغ کی — آتش

مہندی گندھنا:- پسی ہوئی خشک مہندی کو پانی ڈال کے اس لائق کرنا کہ ہاتھوں میں لگا سکیں۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

آرائش ان کی قتل کرے بے گناہ کو
دکھلا دے مہندی گندھ کے خون شہید کا — آتش

مہندی لگانا:- ہاتھوں میں مہندی کی پتیاں پیس کر ملنا۔ عورتوں کا اپنے ہاتھ اور پاؤں میں پسی مہندی لگانا اور ملنا کہ سرخ ہو جائیں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

یاد آئی پاؤں کے آنے کا وعدہ بھی خوب انھیں
جب رات کو وہ پاؤں میں مہندی لگا چکے — ذوق

مہندی لگنا:- مہندی ملی ہونا، مہندی لگی ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج

ع مہندی لگی ہے فتنۂ محشر کے پاؤں میں — تعشق

مہندی ملنا:- مہندی لگانا، مہندی کی پتیوں کو پیس کر ہاتھوں اور پیروں میں لگانا کہ ہاتھ پاؤں سرخ ہو جائیں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

مہندی مل کے جو رات کو سو جاتا ہے
ہاتھ لایا نگار کس کا کہنا — صبا

منھ دینا:- دھیان دینا، متوجہ ہونا، التفات کرنا، رخ دینا، کنایہ ہے توجہ اور التفات سے۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ منھ دیکھ کر بات کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ دینا:- کسی کھانے یا پینے کے برتن میں کتے، بلی یا کوے وغیرہ کا منھ ڈالنا، ناپاک کر دینا۔

(قدیم اردو لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ منھ ڈالنا بولتے ہیں

منھ دینا:- اقرار کرنا، عہد کرنا۔

منھ نہیں دیتا ہے وہ غنچہ دہن
کس سے کہیے حال اس درد کا — رشک

(نور اللغات)

قول فیصل۔ شرح اقرار اور عہد کرنا معنی نہیں لگتے رخ نہ التفات کرنا متوجہ ہونے کے معنی میں کنایہ ہے مگر اب کم کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

منھ ڈالنا :- کسی جانور کا کسی چیز میں منھ داخل کرنا۔ جانور کا چارہ کھانے پر آمادہ ہونا۔ چارہ چرنا، پانی پینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ - عرف، کسی جانور کا کسی چیز میں منھ داخل کرنا۔ کے معنوں میں بولتے ہیں۔ اور کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ ڈالنا :- مرغ بازوں کی اصطلاح، (مرغ کا مرغ کا) حربہ کرنا۔ حملہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ ڈھانپ ڈھانپ کر رونا :- رومال وغیرہ منھ پر رکھ کر زار زار رونا۔ نہایت گریہ کرنا۔ اردو، عرف۔ فصیح، رائج۔

بدن سے منھ کو ڈھانپ تے ہیں دل کا ہے کانپ کے
رانڈیں گھروں میں روتی ہیں منھ ڈھانپ ڈھانپ کے انیس عشق

قول فیصل۔ تنہا منھ ڈھانپ کے رونا بھی فصیح و رائج ہے۔

کس واسطے کل اشک ندامت نہ بہے گا
منھ ڈھانپ کے رونا ہی بجث دل تاراج منیر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکو گنواروں کی زبان لکھا ہے۔ اور لکھا کہ دلی میں منھ ڈھانک ڈھانک رونا اور منھ ڈھانک ڈھانک کے رونا بولتے ہیں۔

منھ ڈھانپنا :- منھ پر کپڑا ڈالنا۔ رونا۔ نوحہ کرنا۔

منھ بھی ڈھانپا میت عاشق پہ جو
دیکھ کر آنکھیں کھلیں شرما گیا شاد

(نور اللغات)

قول فیصل۔ منھ ڈھانپنا کے معنی صرف منھ پر کپڑا ڈالنا منھ چھپانا ہیں۔ رونا نوحہ کرنا کی حقیقت نہیں ہے۔

ڈھانپتے ہیں اپنے منھ کو چادر مہتاب سے
روتے ہیں راتوں کو ہم اس مہ لقا کے ہجر میں منیر

ان معنوں میں ڈھانپنا تھا مگر اب ڈھانکنا مستعمل ہے یعنی چھپانا۔ جیسے روٹیاں کھلی ہیں یعنی ڈھانک دو۔ پتیلی پر ڈھکن ڈھانک دو۔

منھ ڈھانپنا :- شرم سے منھ چھپا لینا۔ حجاب و شرمندگی کے سبب منھ کسی کپڑے سے ڈھانک لینا۔ اردو، عرف۔ فصیح، رائج۔

لاش پر بھی آئے منھ ڈھانپے ہوئے
بیگانگی آپ کی جاتی نہیں عشق

منھ ڈھانکنا :- منھ چھپانا۔ منھ پر پردہ ڈالنا۔ منھ پر کپڑا ڈالنا۔ اردو، عرف۔ فصیح، رائج۔

منھ تھے شب وصل میں کس واسطے ڈھانکا
بجا حجاب و ناز یہ غمزہ بے گماں کا آتش

منھ ڈھانکتا تھا کوئی کوئی دیکھتا تھا سانس
شب بھر یہ حال کسی کے مریض کا دستاں رہا شرف

منھ ڈھانکنا :- بین کرنا۔ میت پر رونا۔ نوحہ کرنا۔ گریہ و زاری کرنا۔ ماتم کرنا۔ پرسہ دینا۔ عورتوں کا میت پر رونا

نکلا جب کوئی گریاں مرے پرجو یاراں کا
ہزار دل کی آرزوں نے مری میت پہ منھ ڈھانکا شاد

(سرمایۂ زبان اردو) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عرف، منھ ڈھانکنا سے یہ مفہوم مراد نہیں لیتے۔

منھ ڈھانک ڈھک کر رونا :- عورتوں کی طرح زار زار رونا۔ زار و قطار رونا۔ خوب رونا۔ گلا گھونٹ آنسو رونا

دلبری کر ڈھک ڈھک کے منھ رو چکے جو
بزرگی بزرگوں کی سب کھو چکے جو حالی

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

منھ ذرا سا نکل آنا :- چہرہ سُست ہو جانا۔ خوف یا دہشت کے مارے منھ دبلا پڑ جانا۔ ناتوانی اور لاغری کا ظاہر ہونا

ڈھکے نام شفا سن کے ذرے خواہش مرگ
منھ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا داغ

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بیماری کی وجہ سے چہرہ سُست ہو جانا کے معنوں میں عورتیں بولتی ہیں۔ خوف و دہشت اور شرمندگی کے محل پر منھ اتنا سا ہو جانا زبانوں پر ہے۔

منھ ذرا سا نکل آنا :- پریشان ہو جانا۔ غمگین ہو جانا۔

تڑپ جو میں نے کی نکل آیا ذرا سا منھ
وہ رنگ و روپ ہی نہیں صبح بہار کا داغ

(قرار اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

منھ ذرا سا لے کے رہ جانا :- مایوس ہو جانا

گر جب وہ من سے جھجکی اس نے جھلا کر قرار
منھ ذرا سا لے کے اپنا خاک تربت رہ گئی قرار

(قرار اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ منھ لے کے رہ جانا بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔

منھ رکھنا :- پاس رکھنا۔ لحاظ رکھنا۔ توجہ رکھنا۔ رو رعایت کرنا۔ میل ملاپ رکھنا۔ اردو، عرف۔ قریب بہ متروک۔

جو منھ رکھتے نہیں باتیں کہاں کی کس کے برے ہیں
تمھیں منھ سے کہو کس بات پر الفت کریں تم سے عشق

قول فیصل۔ اصلی معنوں میں زبانوں پر ہے۔

نامۂ شوق پہ منھ رکھ کے بہت رویا میں
خوب نکلا خط محبوب سے کا رعارض — تعشق

منھ روشن ہونا :- منھ پر چمک ہونا، منھ پر رونق ہونا۔

پھر نہ کہدے کوئی تعبیر خورشید
منھ ہے کیسا دم غضب روشن — جلیل

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

منھ روشن ہونا :- سرخرو ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

منھ زبانی :- اسم زبانی گفتگو، زبانی، بلا تحریر، بے لکھے زبان سے۔ اردو مونث، دہلی کی زبان

نامہ بر نے لے کے سارے پیام
منھ زبانی کا مزہ جاتا رہا — داغ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "زبانی" بولتے ہیں۔

نامہ بر اتنا زبانی اور کہنا دے کے خط
اب وہ عالم ہے جو لکھ سکتا نہیں تحریر میں — اعلم

منھ زبانی :- بتا حفظ، ازبر، نوک زبان، بغیر کتاب کے دیکھے جیسے اسے تو سارا قرآن منھ زبانی یاد ہے (فقرہ)، تم حساب کرو کتنے کا سب پڑا آیا منھ زبانی کو رہنے دو میں بتاتا جاؤں تم لکھتے جاؤ۔ بعض فصحائے لکھنؤ منھ زبانی کی جگہ زبانی کو فصیح سمجھتے ہیں اور منھ زبانی کو عوام کی زبان کہتے ہیں۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات کا یہ لکھنا کسی طرح صحیح نہیں ہے کہ بعض فصحائے لکھنؤ منھ زبانی کی جگہ زبانی کو فصیح سمجھتے ہیں اور منھ زبانی کو عوام کی زبان سمجھتے ہیں۔ منھ زبانی لکھنؤ کے عوام اور عورتوں کی زبان ہے فصحا بالکل نہیں بولتے اس جگہ زبانی ہی زبانوں پر ہے۔

منھ زرد ہونا :- خوف یا دہشت خواہ ہراس سے چہرے کا رنگ بدل جانا، منھ فق ہونا، منھ پیلا پڑ جانا، چہرہ اداس ہو جانا، پشیمان ہونا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

منھ جو فرقت میں زرد رہتا ہے
کچھ کلیجے میں درد رہتا ہے — تعشق

منھ زورا :- منھ پھٹ، بدلگام، دریدہ دہن، بد زبان جو کچھ منھ میں آئے سو کہہ دینے اور پاس و لحاظ نہ رکھنے والا جیسے وہ بڑی علامہ اور منھ زور عورت ہے اس کے منھ کون لگے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس جگہ منھ پھٹ اور بد زبان بولتی ہیں۔

منھ زورا :- بسیار گو، طلیق، چپ نہ رہنے والا، بکواسی۔ اردو صفت، قریب بہ متروک۔

دم بخود صورت قیامت ہو جو نالاں ہوں میں
پر تو چپ رہتی نہیں ہے بڑی منھ زور گھڑی — ناسخ

منھ زور :- سرکش گھوڑا، شوخ گھوڑا، وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے، سینہ زور، وہ تیز گھوڑا جو روکے نہ رکے جیسے گھوڑا۔ اردو صفت شہسواروں کی اصطلاح

نہ شر کا نہ کجی نہ غضب کو رو وہ
نہ ہے کہنہ لنگ اور نہ منھ زور وہ — میر حسن

بیچ میں رکتا نہیں زنہار جز دشت عدم
توسن عمر رواں بھی کس قدر منھ زور ہے — ناسخ

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

حسن کا گھوڑا بہت منھ زور ہے
ہاتھ میں میرے عناں کیونکر رہے — مصحفی

منھ زور ہونا :- بیباک ہونا، نڈر ہونا، ڈھیٹ ہونا، بد زبان ہونا۔ اردو مصدر عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

منھ زور سب ہیں جتنی ہیں نخاس والیاں
ان کا بدن ہی نام ہی جنیا نکل گیا — جان صاحب

منھ زوری :- (بواو مجہول) بد زبانی، بدکلامی، سخت کلامی، بیہودہ گوئی، دریدہ دہنی۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

ظلم ہے احمقوں کی منھ زوری
تنگ ہے بے لگام کرتے ہیں — صبا

قول فیصل۔ اس کی جمع منھ زوریاں ہے۔

زباں سنبھالو یہ منھ زوریاں خوب نہیں
قسم خدا کی کوئی تم سا بد لگام نہیں — سرور جہان آبادی

اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

منھ زوری :- سرکشی، سرتابی۔ اردو مونث قریب بہ متروک

خشک لب جو کرتی منھ زوری
ہا نہ شکر جاتی اس کی غم خوری — (طلسم الفت)

منھ زوری کرنا :- شوخی کرنا، سرکشی کرنا، سرتابی کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ بصورت جمع منھ زوریاں کرنا بھی بولتے ہیں۔

کھانے کا منھ کی دیکھو یہ منھ زوریاں نہ کر
یہ کبر یہ غرور یہ نخوت خدا سے ڈر — اوج

منھ زوری کرنا :- گھوڑے کا سرکشی کرنا، منھ مارنا، بدلگامی کرنا۔ اردو مصدر شہسواروں کی اصطلاح۔

تیری جا ہی خاک پہ کی منھ زوری اس نے آتش
پھر جو سمند قاتل در نہ کہاں نہ ٹھہرا — آتش

منھ زہر ہو جانا :- منھ تلخ ہو جانا، منھ کڑوا ہو جانا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان

سوز غم فراق سے منھ زہر ہو گیا
جس طرح تپ سے ہوتی ہے تلخ زبان کیا — ناسخ

منھ سامنے نہ کرنا :- حجاب یا شرم سے دوبدو نہ ہونا۔ سامنے ۔ نہ آنا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال

کس لئے یہ سامنے وہ منھ نہ کرے
کیا عجب ہے کنویں میں ڈوب مرے — قدر

حسن التفصیل ۔ اس جگہ سامنا نہ کرنا۔ زبانوں پر زیادہ ہے۔ اس جگہ اس صورت سے بھی بولتے ہیں وہ ہمارے سامنے کیا منھ لیکے آئے گا۔

منھ ستّ جانا :- منھ کا دبلا ہو جانا۔ اداسی یا ناتوانی ظاہر ہونا۔ اردو عرف عورتوں کی زبان

آ بھی تو اٹھا کے بیٹھو ذرا
ستّ گیا دو ہی دن میں منھ کیسا تو نے بیمار زار صورت

حسن التفصیل ۔ اسی جگہ چہرہ ستّ جانا بھی عورتیں بولتی ہیں۔

منھ سجانا :- منھ پھلانا۔ اداس ہونا۔ ناراض ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ کدر ہونا۔ خشمگیں ہونا جیسے کیوں منھ سجائے بیٹھے ہو۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

حسن التفصیل ۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس جگہ منھ پھلانا بولتی ہیں۔

منھ سجانا :- تھپڑوں سے منھ لال کرنا۔ منھ پر اتنے تھپڑ مارنا کہ منھ سوج جائے۔ اردو عرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

منھ سرخ ہو جانا :- (کنایۃً) غصہ آگ ہو جانا۔ غصے کے سبب منھ کا لال ہو جانا۔ منھ تمتما جانا۔ اردو عرف ۔ فصیح، رائج۔

حسن التفصیل ۔ غصہ سے منھ سرخ ہو جانا بھی بولتے ہیں۔ منھ سرخ ہو جانا بھی زبانوں پر ہے جیسے وہ غصے ہوتے ہیں منھ سرخ ہو جاتا ہے۔

کیا نزاکت ہے کہ آئینہ میں بہار عارض — مصحفی

منھ سرخ ہو جانا :- جوش شباب میں یا ... میں منھ پر سرخی آ جانا۔ اردو عرف۔ فصیح، رائج۔

ہے ملنے سے ہوا سرخ مراد دے سفید
کیا اگر دولہن جانی کو بھی زرد کرتے ہیں — ناسخ

منھ سڑے :- منھ سڑ جائے۔ ایک قسم کا کوسنا بددعا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

یہ منھ اور یہ باتیں یہ طور اور دھیان
سڑے منھ گرے کٹ کے تیری زبان — [illegible]

حسن التفصیل ۔ اسی جگہ منھ سڑ جائے بھی بولتی ہیں۔

منھ سفید ہو جانا :- خوف یا دہشت یا رنج و غم یا ناامیدی سے منھ کی رنگت بدل جانا۔ خوف چھا جانا۔ منھ فق ہو جانا۔ متغیر ہو جانا۔ رنگ اڑ جانا۔ اردو عرف۔ فصیح، رائج۔

محل نثر :- حسن ادیب خوش اکمال جان کہہ رہی تھی اس کمبخت گل پر لالہ داغ کھاتا تھا یاسمن کا منھ سفید ہو جاتا تھا۔ (فسانۂ عبرت)

منھ سکڑ جانا :- چہرے پر جھریاں پڑ جانا۔ چہرہ ستّ جانا۔ منھ کی رونق نہ رہنا۔ منھ پر بلا چھا جانا۔ چہرے کا متغیر ہو جانا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

منھ سکیڑنا :- منھ بنانا۔ ٹیڑھا کرنا۔ تیوری چڑھانا۔ ناراض ہونا۔ ناک بھوں چڑھانا۔ چیں بہ جبیں ہونا۔ ترش رو ہونا۔ اردو عرف۔ عوام کی زبان۔

حسن التفصیل ۔ دہلی میں اس جگہ منھ سکوڑنا ہے۔

منھ سلونا کرنا :- شیرینی کے بعد کوئی نمکین چیز کھانا۔ اردو عرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس کی نمک پاش ملاحت ہوئی
منھ سے زخموں نے سلونا کیا — شاد

حسن التفصیل ۔ کرانا کے ساتھ بھی عرف ہے جیسے سویرے سویرے کیسہ ہم اس شرط پر کھائیں گے کہ آپ منھ بھی سلونا کرائیں۔ اس جگہ زبانوں پر زیادہ منھ نمکین کرنا ہے۔

منھ سنبھال کر بولو :- ہوش میں آ کر گفتگو کرو۔ (محاورات ہندوستان)

حسن التفصیل ۔ اب زبان سنبھال کر بولنا یا بات کرنا کہتے ہیں۔

منھ سنبھالنا :- زبان کو قابو میں کرنا۔ زبان کو لگام دینا۔ زبان روکنا۔ سوچ سمجھ کر بات کہنا۔ بیہودہ گوئی سے زبان روکنا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

اک ذرا سی یہ گالیاں اللہ کی پناہ
کچھ میں بھی اب کہوں گا نہیں منھ سنبھالئے — امانت

حسن التفصیل ۔ اب اس جگہ زبان سنبھالنا اور زبان سنبھال کے بات کرنا عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

منھ سنبھالو :- زبان روکو۔ سوچ سمجھ کر بات کرو۔ زبان درازی نہ کرو۔ بیہودہ گوئی نہ کرو۔

اچھے ذرا ... ہے وہ ترک بد مزاج
منھ سنبھالو رنج ہو جائے گا اس تقریر میں — صبا

منھ سنبھالو گالیاں مت دو سنو اب چپکے رہو
اپنی چڑھو بیکار ہر دم اس طرح کا اختلاط — انشا

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

حسن التفصیل ۔ اب اس جگہ زبان سنبھالو۔ زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ سوجا رہنا :- غصہ یا بدمزاجی سے منھ پھولا رہنا۔ (نور اللغات)

حسن التفصیل ۔ اب اس جگہ منھ پھولا رہنا عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

منھ سوکھنا (یا) سوکھ جانا :- خوف یا دہشت سے منھ خشک ہو جانا۔ ڈر سے منھ پر

طراوت نہ رہنا۔ جنفی فعل لازم

کرو دل تجھ سے بیاں کیا اجرا میں اپنے نہ رونے کا
کہ تیرے روبرو منھ اس ستم گر سوکھ جاتا ہے — ظفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ گرمی کی زیادتی یا زیادہ پیاس کی وجہ سے منھ خشک ہونا کے معنوں میں رہتے ہیں اگر کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ سوئی پیٹ کوئی :۔ (لڑکی کنویں کا مخفف) ذرا سا منھ اور اتنا بڑا پیٹ۔ آمدنی کم اور خرچ زیادہ کھاؤ، اڑاؤ۔ مثل

اللہ ری چٹوری منھ سوئی پیٹ کوئی جس کھا لے چپ رہتی ہے۔ (بنات النعش) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

منھ سے :۔ زبان سے۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

مثل صرف۔ کتابیں تو کھلی ہوئی ہیں مگر نظر آسمان پر ہے منھ سے اول جلول بک رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

منھ سے :۔ دہن سے، منھ کے ذریعے۔ اردو فصیح، رائج۔

مثل صرف۔ کل سے آج تک بھائی صاحب کو ڈھیروں منھ سے خون آگیا خدا رحم کرے ان پر۔

منھ سے :۔ خاطر سے، رعایت سے، پاسداری کے باعث سے، لحاظ سے۔ اردو۔ عورتوں کی زبان

بے ماں کے بچے اٹھاتے نہیں زنہار باپ
جورو کے منھ سے کرتے ہیں بچوں کو پیار باپ — جان صاحب

منھ سیا جانا :۔ منھ پر مہر لگائی جانا، بولنے سے رکا جانا، خاموش کیا جانا، منھ بند کیا جانا۔ اردو۔ صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیا کروں میں جو کچھ کہے ناصح
منھ کسی کا سیا ہوا جاتا — شوق قدوائی

قول فیصل۔ اسی جگہ۔ منھ سی دینا۔ بھی زبانوں پر ہے۔

منھ سے اف نہ کرنا :۔ کسی کے ظلم و جور کا شکوہ نہ کرنا، اف نہ کرنا، کسی کے ظلم پر منھ سے کلمۂ اف تک نہ نکالنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح، رائج۔

ہیں ڈرتے تو اف بھی نہ کروں گا منھ سے
امتحاں کرتے ہو کیا میری شکیبائی کا — شرف

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ سے اف تک نہ کرنا بھی زبانوں پر ہے منھ سے اف نہ کہنا بھی مستعمل ہے۔

اف کیا منھ سے نہ ہم نے دکھلا دیا
سوزش دل کو زبان سے نہ جتائی کبھی — امیر

منھ سے اقرار لینا :۔ زبان سے اقرار لینا۔

دیکھو مکاری حد کی ہے عیار
خود مرے منھ سے لے لیا اقرار — قلق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ منھ کی خصوصیت نہیں اب تنہا اقرار لینا زبانوں پر ہے۔

منھ سے اگلنا :۔ منھ سے باہر لانا، منھ سے نکالنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح، رائج۔

یہ ہیں سخت جگر یا شعر ہیں یا لعل پارے ہیں
زرد سے آگ کے ہیں سوز کیا منھ سے اگلتا ہوں — میر سوز

منھ سے اگلنا :۔ بڑے کمانے سے جس کیا ہوا مال واپس کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ سے انگارے برسنا :۔ تلخ اور غضب آلود گفتگو کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

منھ سیاہ کرنا :۔ کلنک کا ٹیکہ لگانا، کالا کرنا، کالک لگانا۔ اردو۔ صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ منھ کالا کرنا، منھ پر کالک لگوانا بھی اسی جگہ بولتے ہیں۔ منھ کالا کرنا کا ایک مفہوم زنا کرنا بھی ہیں۔

منھ سیاہ کرنا :۔ منھ پر کالک ملنا، منھ کالا کرنا، منھ پر سیاہی ملنا۔ اردو۔ صرف۔ قلیل الاستعمال۔

سیاہ منھ کرو زاہد کا اس طرح رندو
کہ ہو نہ ریش سے تا حشر یہ خضاب جدا — ناسخ

قول فیصل۔ اس جگہ منھ کالا کرنا، منھ پر کالک لگانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ سیاہ ہونا :۔ منھ میں کالک لگنا، منھ دکھانے کے قابل نہ رہنا، ذلت و خواری ہونا۔

بے گماں خط کا جسے تجھ پر ہوا منھ سیاہ
پڑ گیا ہے عکس زلف آئینہ رخسار میں — ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ منھ کالا ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ سے آواز نکالنا :۔ زبان سے کچھ بولنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح، رائج۔

گلا دبانے کو نالے ہیں اپنے واں موجود
نکالیں منھ سے تو آواز یا سبان دیکھیں — مشعور

قول فیصل۔ صرف آواز نکالنا بھی بولتے ہیں اس کا لازم منھ سے آواز نکلنا اور آواز نکلنا بھی فصیح رائج ہے بصورت نفی منھ سے آواز نہ نکلنا بھی رائج و فصیح ہے۔

منھ سے آہ نکلنا :۔ ظلم پر منھ سے آہ نکل جانا، کسی کے ظلم و ستم پر شکوہ کرنا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح، رائج۔

شرق گنبد لائی حسینوں کو کھینچ کر
نکلی امیر منھ سے جو بار دگر آہ شوق — امیر

منھ سے آہ نہ کرنا :- کسی کے ظلم و جور کا شکوہ نہ کرنا ۔ ظلم و ستم کی شکایت نہ کرنا ۔ منھ سے اف تک نہ کرنا ۔ اردو حرف ۔ فصیح ، رائج ۔

ع کرچے لگے پر منھ سے نہ کی اس جری نے آہ ۔ انیسؔ

منھ سے بات چھین لینا :- کسی کے دل کی بات اس کے کہنے سے پہلے خود کہہ دینا ۔ دوسرے کے حسب منشا بات کہدینا ۔ اردو حرف عوام اور عورتوں کی زبان ۔ قلیل الاستعمال

بن تتلانے کو تھا میں بھی گھات
چھین لی گویا مرے منھ سے بات شوقؔ

قول فیصل ۔ زیادہ تر اس محل پر " منھ کی بات چھین لینا " زبانوں پر ہے صاحب نور اللغات نے منھ سے بات لینا ۔ اور منھ سے بات لے لینا ۔ بھی لکھا ہے صاحب سرمایہ زبان اردو نے مخصوصات لینا کی تائید کی ہے مگر ہم لکھنو مذکورہ محاوروں سے نہیں بولتے

منھ سے بات سننا :- کسی کی زبان سے کوئی بات سننا ۔ اردو حرف ۔ فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ تنہا منھ سے سننا بھی زبانوں پر ہے ۔

منھ سے بات نکالنا :- کچھ بولنا ۔ کوئی بات کہنا ۔ کسی بات کا ذکر کرنا ۔ اردو حرف ۔ فصیح رائج ۔

محل مثنوی ۔ جب ہم نے منع کر دیا تھا تو تم نے چوری والی بات منھ سے کیوں نکالی ۔

قول فیصل ۔ بصورت نفی " منھ سے بات نہ نکالنا " بھی زبانوں پر ہے ۔

منھ سے بات نکلنا :- کچھ کہنا ۔ بات کرنا کچھ کہنا ۔ اردو حرف فصیح الرائج ۔

ترسے آگے جو نکلے بات منھ سے یہ نہیں ممکن

زبان شمع کو لگتی نہیں محفل میں تا ورے ناسخؔ

منھ سے بات نکلنا :- ذکر کیا جانا ۔ کہا جانا ۔ زبان پر بات آنا ۔ ہونٹوں سے بات نکلنا ۔ اردو حرف ۔ فصیح ، رائج ۔

یہ صدا آتی ہے خوشی سے
منھ سے نکلی ہوئی پرائی بات آتشؔ

منھ سے بات نکلی اور پرائی ہوئی :- کوئی راز بیان کر دینے کے بعد اس کا چھپانا مشکل ہے اگر کوئی بات کہدی تو پردہ پوشی مشکل ہے ۔ اردو مثل عورتوں کی زبان ۔

آگے کسی کے بات نہ کہیے کہ بے شک
ہو جاتی ہے نکلتے ہی منھ سے پرائی بات مصحفیؔ

منھ سے بات نہ نکلنا :- خوف یا غصے کے مارے بات نہ کرنا ۔ دہشت سے بول نہ نکلنا ۔ اردو حرف ۔ فصیح ، رائج ۔

محل مثنوی ۔ حیدر کا چہرہ لال ہو گیا غصے سے عجب حال تھا ہونٹ کانپے منھ سے بات نہ نکلی ۔ (طلسم ہوشربا)

منھ سے باتیں نکالنا :- باتیں کہنا ۔ اردو حرف فصیح ، رائج ۔

میرے حق میں منھ سے جو باتیں نکالیں ہو گئیں
کیا زباں تھی کی زبان خامۂ تقدیر ہے ثاقبؔ

قول فیصل ۔ باتیں نکل جانا بھی زبانوں پر ہے ۔

باتیں جو عشق کی مرے منھ سے نکل گئیں
اک کوڑی منہ اپنی اک داستاں کیا شرفؔ

منھ سے بس کرنا :- زبان سے انکار کرنا ۔ منھ سے روکنا ۔ کافی کہنا ۔ کافی سمجھنا ۔ سکتی خیال کرنا ۔

منھ سے بس کرتے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے
گر حریصوں کو خدا سارے خدائی دیتے ذوقؔ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب تنہا " بس کرنا " زبانوں پر زیادہ ہے ۔

منھ سے بولنا :- (دہلی) زبان سے بات کرنا جواب دینا ۔ سخن سرا ہونا ۔ بات کہنا ۔ اردو حرف فصیح ، رائج ۔

دروازہ بھی تو کھولے پاتا نہ تھا کوئی
آ ہیچ منھ سے بولنے پاتا نہ تھا کوئی شرفؔ

منھ سے بولو سر سے کھیلو :- بات چیت کرو خاموش نہ رہو ۔ سب کے ساتھ مستعمل ہے ۔

پڑے ہو کیوں قدر منھ لپیٹے نہ اپنا ذکر حال دل کا
نہ منھ سے بولو نہ سر سے کھیلو کہو کہ حال دل کا قدرؔ
(گنجینہ اقوال و امثال ، نور اللغات)

قول فیصل ۔ عورتیں " منھ سے بولتی ہے نہ سر سے کھیلتا ہے " بولتی ہیں ۔

منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے :- گم سم چپ چاپ ۔ بات ہی نہیں کرتا ۔ بالکل چپ ہے بھوت ہو گیا ہے ۔ بالکل بیہوش ہے ۔ بالکل ساکت اور خاموش ہے یعنی مطلق بیہوش ہے ۔ نہ بات ہی کرتا ہے نہ اشارہ ۔ اردو محاورہ ۔ عورتوں کی زبان ۔

ڈسا ہو کالے نے جس کو کافر وہ جنوں کے اثر سے کھیلے
زبان دیکھیو کا تیرے مارا نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
ظفرؔ

قول فیصل ۔ زیادہ تر " نہ منھ سے بولتا ہے نہ سر سے کھیلتا ہے " عورتیں بولتی ہیں ۔ تانیث کے محل پر " نہ منھ سے بولتی ہے نہ سر سے کھیلتی ہے " بولتی ہیں ۔

منھ سے بھاپ نکالنا :- منھ سے اف کرنا ۔ زبان سے اف نکالنا ۔ منھ سے بات کرنا

جیسے کیا مقدور جو کوئی ان کے سامنے منھ سے بھاپ نکال سکے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ سے بھاپ نہ نکالنا:۔ دم بخود رہنا خاموش رہنا، چپ سادھنا، اف نہ کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا سا پتا کوئی کہاں سے لائے جو منھ سے بھاپ نہ نکالے بہتیں جنت کے علے پتا۔ (چھتر بنیلی)

منھ سے پھوٹنا:۔ کنایہ ہے کچھ بات کرنے سے زبان سے کچھ کہنا بولنا جواب دینا، مہر خاموشی توڑنا، ان نہیں کہنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ سلبی صورت سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

گلچیں کا جو لائے ہاتھ ٹوٹا
غنچے کے بھی منھ سے کچھ نہ پھوٹا (گلزار نسیم)

بوسہ مانگا تو ہوا آزردہ
منھ سے اتنا بھی نہ پھوٹا آئے (رنگین)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی جگہ منھ سے پھوٹ پڑنا اور منھ سے پھوٹ بھی لکھا ہے مگر اس طرح لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

یہ حالت ہو گئی تو ہمن ذرا کچھ منھ سے تو پھوٹو
ہنسیں کیا ہو گیا یہ دل وہ یا کس شوخ کا فکر کو (مومن)

ہنس بول کے کچھ تو منھ سے پھوٹو
کیا بات ہے قید غم سے چھوٹو (مومن)

منھ سے پھول جھڑنا:۔ (کنایۃً) خوش گفتار اور فصیح ہونا، شیریں کلام ہونا خوش تقریر اور خوش گفتار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ کس کے منھ سے جھڑے پھول بات کرتے ہیں
چمن کے غنچے پہ سب اشتباہ کرتے ہیں (وزیر)

قول فیصل۔ آتش نے منھ سے پھول جھڑنے لگنا بھی کہا ہے۔

جھڑنے لگے جو منھ سے مری آرام جاں کے پھول
دل باغ باغ یار کی تقریر سے ہوا (آتش)

منھ سے پھول جھڑنا:۔ (طنزاً) بد زبان ہونا بد کلام ہونا، گالیاں بکنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

واہ کیا منھ سے پھول جھڑتے ہیں
خوب رو ہو کے یہ کلام خراب (داغ)

منھ سے تو کہو:۔ بیان تو کرو، بات تو کہو، زبان تو ہلاؤ، بتاؤ تو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا ہے کہ ذکی کھنچے ہی جاتے ہو بتوں سے
کچھ منھ سے کہو تو کوئی باعث بھی حذر کا (ذکی دہلوی)

منھ سے پھونکنا:۔ منھ کی ہوا کے ذریعے پھونکنا لکڑی یا کوئلے وغیرہ کو منھ سے پھونک کے دہکانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اتنی دیر سے منھ سے پھونک رہے ہو پھونکنی سے پھونکو ورنہ منھ دکھ جائے گا۔

منھ سے پھونکنا:۔ منھ کی ہوا کے ذریعہ چراغ یا شمع وغیرہ بجھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھونک کر منھ سے بجھائے گا جو وہ ستانہ شمع (وزیر)

منھ سے دودھ کی بو آنا:۔ (کنایۃً) نادان و ناتجربہ کار ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

تلخی موت کو فرہاد کی وہ کیا جانے
منھ سے شیریں کے ابھی دودھ کی بو آتی ہے (داغ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی جگہ منھ سے دودھ ٹپکنا بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ سے دودھ کی بو نہ جانا:۔ شیر خوارگی کا زمانہ موجود ہونا، ہنوز طفل ہونا، نادان ہونا، ناتجربہ کار ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

منھ سی دینا:۔ تھیلی یا کسی ایسی ہی چیز کے منھ کو ٹانکے لگا دینا، کسی تھیلی، بوری یا بورے وغیرہ کے منھ کو ٹانکے لگا کے بند کر دینا۔ اردو صرف، رائج۔

منھ سی دینا:۔ (کنایۃً) خاموش کر دینا، چپ کر دینا، منھ بند کر دینا، بالکل خاموش کر دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

شکوہ زباں پہ آنہ سکا رنج ہجر کا
اک بوسہ دے کے اس نے مرے منھ کو سی دیا (امیر)

منھ سے رال ٹپکی پڑنا:۔ بہت جی للچانا کمال خواہش ہونا، خواہش ہونا، کسی چیز کی خواہش و رغبت کے سبب منھ میں پانی بھر آنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر منھ سے رال ٹپکنا بھی بولتے ہیں، تنہا رال ٹپکی پڑنا اور رال ٹپک جانا اور رال ٹپک پڑنا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ سے رنگ اڑ جانا:۔ منھ فق ہو جانا، خوف یا دہشت سے

یوں گرے جست کر جیسے سر میدان نبرد
منھ سے اڑ جائے حریفوں کے ترے خوف سے رنگ (ذوق)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف رنگ اڑ جانا یا، چہرے کا رنگ اڑ جانا، بولتے ہیں۔

منھ سے زبان نکل پڑنا:۔ پیاس کی زیادتی کے سبب زبان کا منھ سے باہر آجانا۔ پیاس کی زیادتی کے اظہار کے لئے کہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ سے نکل پڑی تھی ہر اک مرغ کی زبان
تھی یہ غضب ترنگ کہ گرتی تھی بوں پہ جان — انیس

قول فیصل۔ منھ سے زبان نکل پڑتی ہے۔ بھی بولتے ہیں جیسے مارے پیاس کے منھ سے زبان نکل پڑتی ہے۔

منھ سے سُنا چاہتے ہو:۔ کیا گالیاں کھانے کو جی چاہتا ہے۔

ہم بھی بھرے ہوئے ہیں کیوں ہم سے گڑتے ہو تم
صاف کہہ دو کہیں کچھ منھ سے سنا چاہتے ہو — نظیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ، کیا کچھ سننا چاہتے ہو۔ زبانوں پر ہے۔

منھ سے سننا:۔ زبان سے سننا۔ زبانی معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال نثر: ہم نے یہ واقعہ خود نواب صاحب کے منھ سے سنا ہے جھوٹ نہیں ہے۔

قول فیصل۔ اس جگہ صرف سننا، زبان سے سننا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ سے شرمسار ہونا:۔ شرمندگی ہونا۔ نادم ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رم خوردہ میں جو وہ بت مجھے آ کے منھ دکھاتا
تو خدا کے منھ سے آتا تو میں شرمسار ہوتا — اسیر

قول فیصل۔ اب اس محل پر تنہا شرمسار ہونا، شرمندہ ہونا بولتے ہیں۔

منھ سے شرمندہ ہونا:۔ کسی شخص سے شرمندہ ہونا۔

شرمندہ تیرے منھ سے ہیں اے چرخ لاجورد
اتنا نہیں ممکن کہ کریں پانی سے لب تر — دبیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب منھ سے کی خصوصیت نہیں تنہا شرمندہ ہونا بولتے ہیں اور یہ فصیح و رائج ہے۔

منھ سے فرمانا:۔ زبان سے کہنا، زبان سے ارشاد کرنا۔ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اختیار آنے نہ آنے میں ہے جبر اس میں نہیں
حرج کچھ بھی تو نہیں ہاں منھ سے فرماتے ہوئے — شمیم

منھ سے قبول دینا:۔ اقرار کرنا۔

خود منھ سے وہ جب قبول دیں گے
پھر خوب ہی آڑے ہاتھوں لیں گے — عاشق

(قرار اللغات)

قول فیصل۔ تنہا قبول دینا زبانوں پر زیادہ ہے

منھ سے کچھ کہنا:۔ زبان سے کچھ کہنا، کچھ کہنا، بولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

چپ اگر بیٹھتے ہیں ہم تو بگڑ بیٹھتے ہو
منھ بنا لیتے ہو کچھ منھ سے اگر کہتے ہیں — ناسخ

منھ سے کلیجہ نکل پڑنا:۔ گھبرا کر دم نکل جانا، دل گھبرا جانا، جی اکتا جانا، دم الٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تڑپ کے منھ سے کلیجا نکل پڑے نہ مرا
بہت جو درد اٹھے دل پہ ہاتھ دھر لینا — دبیر

منھ سے کلیجہ نکل پڑنا:۔ کلیجہ منھ سے باہر آ جانا، کلیجہ ٹکڑے ہو کر باہر آ جانا، انتہائی صدمہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع اب ہے یقین کہ منھ سے کلیجہ نکل پڑے — انیس

منھ سے کہہ اٹھنا:۔ زبان سے کوئی بے موقع بات بے اختیاری میں نکل پڑنا کی جگہ۔

محفل میں روز بیٹھ کے بنتے ہو شمع رو
کچھ کہہ اٹھے نہ منھ سے کوئی دل جلا کبھی — جلیل

قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں کہہ بیٹھنا بولتی ہیں

منھ سے کہہ ڈالنا:۔ زبان سے کہنا

روز بگڑے ہوئے تیور نہیں دیکھے جاتے
منھ سے کہہ ڈالئے جو کچھ ہو مری جان دل میں — جلیل

(نور اللغات)

قول فیصل۔ منھ کی خصوصیت نہیں صرف کہہ ڈالنا بولتے ہیں۔

منھ سے کہنا:۔ زبان سے کہنا، زبان پر لانا، بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع تمھیں منھ سے کہو الفت کروں کس طرح پر تم سے — رشک

منھ سے کہنا بیٹھے: ناشتی طور پر کہنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ اوپری دل سے کہنا عورتیں بولتی ہیں۔

منھ سے کہنا آسان ہے کرنا مشکل ہے:۔ کچھ کہنا آسان ہے لیکن عمل کر کے دکھانا مشکل ہے بڑے بڑے دعوے کرنا بہت سہل ہیں لیکن ان کا ثابت کرنا یا کر کے دکھانا مشکل ہے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

منھ سے لعل اگلنا:۔ (کنایۃً) خوش کلام اور خوش گفتار ہونا، درفشانی کرنا، بکمال فصاحت سے گفتگو کرنا۔

دیکھ منھ سے لعل کیا کیا ہم نے اگلے اے ظفر
صاف دانت اشعار یہ گہر گہر سے بیشتر — ظفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ منھ سے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے اس محل پر تنہا لعل اگلنا زبانوں پر ہے۔

منھ سے لگانا:۔ لب آشنا کرنا، ہونٹوں سے لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بناوٹ کیت ئے سے کھل گئی اس شوخ کی آتش
لگا کہ منھ سے پیالے کو دو پیاں شگون بگڑا — آتش

منھ سے لگانا:- دوسرے کے منھ سے کوئی ظرف لگا دینا۔

تم لگا دو منھ سے ساقی اب تو زمزم ہو دہیں مرے
مجھ سے دریا نوش تک کیا گھونٹ سے [illegible] — اعلم

(نور اللغات)

قول فیصل۔ دوسرے کے منھ سے کوئی ظرف لگا دینا کوئی خصوصیت نہیں خود اپنے منھ سے بھی ظرف لگانے کے لئے کہیں گے جیسے اس ظرف ہمیں کو منھ سے لگایا تو ایک قطرہ پی گئے۔ (خانہ آزاد)

منھ سے لگا ہونا:- ہونٹوں سے لگا ہونا، ہونٹ سے لگا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج

منھ سے لگا ہوا ہے اگر جام ہے تو کیا
ہے دل سے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی — ذوق

منھ سے لگی ہونا:- کسی کھانے پینے کی چیز کا عادی ہونا، خوگر ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان

اے ذوق اتنا دختر رز کو نہ منھ لگا
چھٹتی نہیں ہے منھ سے یہ کافر لگی ہوئی — ذوق

منھ سے لینا:- دوسرے کے دل میں آئی ہوئی بات کہہ دینا، دل کی سی کہہ دینا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

لب شیریں کا اپنے آپ جو وصف اب کیا تو نے
یہی کہنے کو تھا میں بھی مرے منھ سے لیا تو نے — حسرت

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ منھ سے چھین لینا زبانوں پر ہے۔

منھ سے منھ ملانا:- منھ دوسرے کے منھ سے ملا دینا، دہن سے دہن ملا دینا۔ اردو صرف فصیح، رائج

جان صدقے ایک بوسے پر کریں گے عمر بھر
دیکھ تو منھ سے ملا کر منھ ہمارا جھوٹ سچ — جگر

قول فیصل۔ دوسرے منھ سے منھ بھڑانا بھی کہا ہے مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

میں کہاں اور خیال بوسہ کہاں
منھ سے منھ یوں بھڑا دیا کس نے — وقد

منھ سے منھ قریب کرنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے کیا تم دونوں آدمی گھنٹہ بھر سے منھ سے منھ ملائے باتیں کر رہے ہو۔

منھ سے منھ ملانا:- کنایہ ہے گستاخانہ بات چیت سے۔ ہمکلام ہونا، زبان سے زبان ملانا، باتوں میں برابری کرنا۔

وہ منھ سے منھ ملا کے سناتے ہیں گالیاں
مرتی نہیں زبان بڑائی کی بات ہے — منیر

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ سے منھ ملنا:- (بفتح میم) چہرہ سے چہرہ ملنا بے اختیار ہو کے پیار کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

ع منھ ملنے لگے منھ سے بہت پیار جو آیا — انجم

منھ سے موتی اگلنا:- کنایہ ہے خوش بیانی سے۔

حرف حاضر میں کروں ہیں کوئی مطلع تحریر
آج ہے خامہ مرا منھ سے اگلتا گوہر — ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ منھ سے پھول جھڑنا اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

منھ سینا:- (بیائے مجہول) منھ بند کرنا، چپ کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

دن سے پہلے ہی سی دیا منھ [illegible]
بے مروت دل سے کل اللہ بیشک ہے زیادہ کا — داغ

قول فیصل۔ خاموش ہو جانا، چپ ہو جانا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ منھ سی رکھنا بھی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

بات تک بھی کبھی نہیں کرتے
تم نے کیا سی رکھا ہے اپنا منھ — مجروح دہلوی

منھ سے نام نکالنا:- کسی چیز کا تذکرہ کرنا، کہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اب نام تو گل کا نکلا ہے جو منھ سے
تکیے سے تڑا ہے سرو سا نالہ اٹھے گا — شعور

قول فیصل۔ اس جگہ منھ سے نکالنا نام لینا اور بصورت نفی نام نہ لینا زبانوں پر ہے جیسے آج تو کہا ہے کہ ہم سینما دیکھنے جائیں گے لیکن آئندہ سینما جانے کا نام نہ لینا

منھ سے نکالنا:- کہنا، بیان کرنا، زبان پر لانا، بولنا۔ اردو صرف فصیح، رائج

بات مطلب کی رہی دل ہی میں کہہ کر بھی گئے
لب تک آئی تو یہی منھ سے نکالی نہ گئی — داغ

قول فیصل۔ منھ سے نہ نکالنا بھی زبانوں پر ہے جیسے اب تو کہا ہے آئندہ یہ قصہ منھ سے نہ نکالنا۔ منھ سے نہ نکلنا بھی بولتے ہیں جیسے تمھارے منھ سے نہ نکلا کہ ہمارا امتحان ہے ہم نہ جا سکیں گے

منھ سے نکالنا:- برا دیکھ کے ساتھ، برا بھلا کہنا۔ اردو صرف عوام کی زبان

اب کی کچھ منھ سے نکالا تو خفیں جاؤ گے
داغ پھر تم کو نہ کہنا جو برا کہہ لو — داغ

قول فیصل۔ اس جگہ کچھ منھ سے نکلنا بھی بولتے ہیں جیسے ابھی دیتے ہم چپکے سن رہے ہیں تم گالیاں دے رہے ہو لیکن اب منھ سے کچھ نہ نکلے۔

منھ سے نکالنا :۔ دعویٰ کرنا۔

ہم منھ سے جو نکالیں گے وہ کر دکھائیں گے
باتوں میں گر فریب نہیں لاگ بھی نہیں — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ منھ سے کہنا بھی بولتے ہیں جیسے جو منھ سے کہا ہے وہ تم کو نباہنا پڑے گا۔

منھ سے نکالنا :۔ کسی بات کو سہو سے ذکر کرنا بغیر ارادہ یا بے قصد کوئی بات زبان پر لانا۔ اردو صرف۔ مرحوم کی زبان۔

اے خسرو منھ سے نکالا جو کبھی دل دے کر
جان بھی دے گئے تو پھر وہ نہیں آنے والے — خسرو

منھ سے نکل جانا :۔ بیساختہ کوئی بات زبان سے نکل جانا۔ بلا ارادہ منھ پر ایسی بات آجانا جس کا کہنا مناسب نہ ہو۔ کوئی نازیبا کلمہ بلا قصد زبان پر آجانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج، محل صرف۔ اف مر گئے اوسے تو یہ کیا ناشکری کا کلمہ منھ سے نکل گیا (خدا پر تقصیر لگا کر) یوں کہنا چاہیے کہ جی اٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

منھ سے نکلنا :۔ زبان پر آنا، کہنا، زبان پر لانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

منھ سے بے دل کے اشارے سے نکل سکتی نہیں
منت نے محتاج ہے اپنا دہن دمساز کا — آتش

منھ سے نکلی پرائی ہوئی، منھ سے نکلی کوٹھوں چڑھی :۔

مثل مینا پیٹ کا ہلکا نہ ہو
منھ سے جب نکلی پرائی ہو گئی

(نور اللغات، گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اسی جگہ جو منھ سے نکلی کوٹھوں چڑھی عورتیں بولتی ہیں جس کے معنی ہوتے ہیں اگر کوئی انسان اپنے راز کی بات کسی سے کہہ دیتا ہے تو وہ ساری دنیا میں مشہور ہو جاتی ہے اسی سے ملتا جلتا مصرعہ ہے جو مثل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

"منھ سے نکلی ہوئی پرائی بات۔"

منہضم :۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) ہضم کیا ہوا، پچا ہوا۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت نفی غیر منہضم بھی تعلیمیافتہ طبقے کی زبان پر ہے۔ بصورت تانیث منہضمہ اور غیر منہضمہ بھی مستعمل ہے جیسے غذائے غیر منہضم۔

منھ فق ہونا :۔ چہرہ زرد ہو جانا، ڈر جانا، حیران ہو جانا، خوف یا غم سے منھ زرد ہو جانا، منھ پر ہوائیاں اڑنے لگنا، گھبرا جانا، کسی دہشت سے چہرے کی رنگت کا متغیر ہو جانا، خائف ہو جانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

کس گل کا منھ چمن میں ترے آگے فق نہیں
یہ رنگ گل اڑا ہے چمن میں شفق نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ منھ فق ہو جانا اور منھ فق ہوا جانا بھی زبانوں پر ہے۔

دیکھا منھ صبح محشر کا بھی ہو جائے گا فق
چاک سینہ ہم اگر اپنا دکھاتے دیں گے — ظفر

دل چرایا ہے مرا پر وہ مجمل کتنا ہے
فق ہوا جاتا ہے منھ چور کا دل کتنا ہے — امیر مینائی

منھ فق نظر آنا بھی امیر مینائی نے کہا ہے۔

رنگ چہرے کا اڑا منھ نظر آنے لگا فق
ابر تک اک ہوا مجموعۂ صحت کا ورق — امیر

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔

"اصل میں منھ فق ہونا اس حالت کو کہتے ہیں جو دفعتہً کسی صدمے یا رنج یا غم وغیرہ کے واقع ہونے سے چہرے پر سفیدی سی آجاتی ہے جس کا باعث یہ ہے کہ جب یکایک کسی فکر میں آدمی گرفتار ہوتا ہے تو خون کی حرکت بند ہو جاتی اور اسی دیر تک جہاں کا تہاں رہ جاتا ہے یہی سفیدی یا زردی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ حرکت بند ہونے اور سانس کی تازہ ہوا نہ پہنچنے سے اس کی رنگت میں بھی فرق آجاتا ہے۔"

منھ قبلہ کی طرف پھر جانا :۔ کہتے ہیں مرتے وقت دیندار آدمی کا منھ قبلہ کی طرف پھر جاتا ہے۔

تیغ قاتل نے لگائی آنکھ ابرو پر پڑی
سوئے قبلہ مرتے دم منھ پھر گیا نخچیر کا — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ منھ قبلے کی طرف کر دینا اور چہرہ قبلے کی طرف پھرا ہونا زبانوں پر ہے۔

پھرا ہوا طرف قبلہ چہرۂ تاباں — میر عشق

منھ کا پھوہڑ :۔ بدلگام، منھ پھٹ، دریدہ دہن، عورتوں کی زبان۔ صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس جگہ منھ کا پھوڑ لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

منھ کا روغن اڑ جانا :۔ منھ کی رونق جاتی رہنا۔

ہم بھی دیکھتے ہیں ان کے جو بیچ ہیں پھبن
سب کی جھنکارے اڑ جائیگا منھ کا روغن — بحر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ کا سچا :۔ صادق القول۔ صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس جگہ زبان کا سچا اور قول کا سچا بولتے ہیں۔

منھ کا سچا :- وہ تلوار جس کا منھ نہ مڑے ۔ مؤنث کے لئے منھ کی سچی۔

منھ کی سچی تھی یہ پہلے تو ملانے کو مرے
دانت پیدا ہوگئے تلوار نے کھانے کو مرے — شعور

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ کا کچا :- وہ گھوڑا جو لگام کے جھٹکے کو نہ سہار سکے ۔ نرم منھ کا گھوڑا ۔ صفت ، مذکر (فقرہ) گھوڑا منھ کا کچا ہے لگام کو جھٹکا نہ دو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے یہ سائیسوں کی اصطلاح ہے۔

منھ کا کچا :- (مرغبازوں کی اصطلاح) اصیل مرغ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ کا کڑا :- مضبوط دھار کا ، سخت آبداری کا ۔ اردو صفت ، قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ بصورت تانیث منھ کی کڑی بھی زبانوں پر تھا۔

نگہ اس کی مژہ سے بھی ہے کڑی
چھری خنجر سے بھی منھ کی کڑی ہے — امیر

منھ کا کڑا :- منھ کا سخت ، سخت دہان منھ کا مضبوط ۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے منھ زور ۔ اردو صفت ، سائیسوں کی اصطلاح قلیل الاستعمال۔

منھ کا کڑا ہونا :- سخت منھ کا ہونا مضبوط دھار کا ہونا ، سخت ہونا ۔ اردو مصدر ، قریب بہ متروک۔

باتوں میں ان کی ہوگئے عاشق غریب قتل
تلوار کی طرح جو وہ منھ کے کڑے ہوئے — آتش

منھ کا کہا ہونا :- کسی بات کا زبان سے کہنے کے مطابق ہونا ، جو کہا گیا تھا وہی ہونا ۔ اردو مصدر ، عورتوں کی زبان ، قلیل الاستعمال

ایک گن کہا ہے کسی بات میں تو بند نہیں
جو تو کہتا ہے ترے منھ کا کہا ہوتا ہے — قلق

قول فیصل۔ تنہا کہا ہونا زبانوں پر زیادہ ہے منھ کا کہا کرنا ، اور منھ کا کہا سننا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ کالا کر :- جا دفان ہو ، منھ نہ دکھلا دفع ہو ، رستہ لے ۔ کلمۂ تنفر ۔ اردو مصدر ، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ منھ کالا کرو بھی زبانوں پر ہے ، جیسے:

بہار پلٹی۔ فرمایا ظلمات اب تو دن ہوگیا یہ اندھیر ہے کہ تم چلی آئی ہو ۔ اپنا منھ کالا کرو سامنے سے ہٹو۔ (طلسم ہوش ربا)

منھ کالا کرنا :- منھ کو سیاہی لگانا ، رسوا کرنا ، بدنام کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج۔

کسی فاسق کے تو منھ کو نہ کرے گی کالا
کیوں سیاہی پہ خضاب تار لئے پھرتی ہے — آتش

منھ کالا کرنا :- زنا کرنا ، بدفعلی کرنا ، حرام کاری کرنا ۔ اردو مصدر ، عوام کی زبان۔

اٹھ بند ازار پہ ڈالا
چاہا اپنا کرے وہ منھ کالا — دہشت گلزار

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی
کالا کرے گا منھ بھی جو داڑھی سیاہ کی — ذوق

منھ کالا کرنا :- کلنک لگانا ، دھبہ لگانا ، بدنامی اٹھانا ۔ اردو مصدر ، عورتوں کی زبان۔

سادہ رخوں سے کی جو محبت تیری بھی تھی یہ سادہ دلی
منھ چڑھ کر اس شوخ کے اپنا کالا منھ اے خال کیا — ذوق دہلوی

منھ کالا کرنا :- تشہیر کرنا ، منھ پر سیاہی ملنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج۔

محل صرف۔ میں تو اس قابل ہوں کہ جب مروں میرے عزیز و اقارب میرا منھ کالا کریں (یادگار غالب)

منھ کالا ہو :- خدا کرے ۔ درگور ہو ۔ دفع ہو دفان ہو ۔ اردو مصدر ، عورتوں کی زبان

آنکھوں کی گیسوؤں کی چاہ کا منھ کالا ہو
آدمی اس کنوئیں میں گرتا ہے اندھا ہو کر — رشک

منھ کالا ہونا :- منھ کو سیاہی لگنا ، منھ پر کالک لگنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج

منھ کالا ہونا :- روسیاہی ہونا ، بدنامی ہونا بے عزتی ہونا ، رسوائی ہونا ، ذلت ہونا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج۔

منھ اپنا ہو گو دین و دنیا میں کالا
نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا — حالی

منھ کالا ہونا :- دفع ہونا ، اجڑنا ، دفان ہونا ، ناپید ہونا ، غارت ہونا ۔ اردو مصدر ، عورتوں کی زبان۔

باجی ہو ایسی چونچلی ماما کا کالا منھ
بے جائے روٹھیاں جو چڑا کر ازار میں — جان صاحب

منھ کا منھ میں ہاتھ کا ہاتھ میں نوالہ رہ گیا :- جب کوئی شخص کھانا کھاتے میں کسی صدمے کی خبر سن کر نوالہ کھانا

چھوڑ دے وہاں بولتے ہیں یعنی خبر سنتے ہی حیرت کا عالم چھاگیا۔ خبر بد کے سنتے ہی اوسان نہ رہے۔ اردو مثل۔ عورتوں کی زبان۔

منھ کا میٹھا:- شیریں سخن، چکنی چپڑی باتیں کرنے والا۔ دل کا کھوٹا، بظاہر نرم گفتار، خلیق۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

ستم ہے منھ کے وہ میٹھے ہیں دل کے زہر بھرے
لگا سے دل کے وہ میٹھے ہیں اور زبان کے تیغ　　ظفر

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ زبان کا میٹھا بولتے ہیں اور عورتیں اسی جگہ میٹھی چھری کا بولتی ہیں

منھ کا نوالہ:- لقمہ، نوالہ۔ روٹی چاول وغیرہ کی وہ تھوڑی سی مقدار جو کھانا کھانے میں ایک دفعہ منھ میں ڈالی جائے۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

کل تک بے مزہ تھا نہ تلخ، غم پہ غم کھایا کیا
آج وہ خود گور کے منھ کا نوالہ ہو گیا　　ناسخ

منھ کا نوالہ:- وہ کام جو نہایت سہل اور آسان ہو، خفیف اور ادنیٰ کام۔ وہ کام جو مشکل نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سب سے عشق آپ کا نرالا ہے
دیا گر منھ کا یہ نوالہ ہے　　شوق

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

کمال منھ کا نوالہ نہیں ہے پی قوت
خمیر چینی کا بادہ برس میں اٹھتا ہے　　آغا صاحب

منھ کا نوالہ جاننا، منھ کا نوالہ کھینا، منھ کا نوالہ ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں

روز کہتے ہو تجھے کوس کے کھا جاؤں گا
اپنے منھ کا مجھے کیا تو نے نوالہ جانا　　شمیم

جراس کی گود کا منھ ہوں وہ کیا نگل سکے گا مجھے
عدو نے کہا ہے منھ کا مجھے نوالہ عبث　　صابر دہلوی

شمع ساں گھلتے ہی گھلتے سحر آجائے گی
اے شب ہجر کوئی منھ کا نوالہ ہوں میں　　داغ

منھ کا نوالہ بنا دینا بھی زبانوں پر ہے۔

تیغ ستمگر نے تیر کو منھ کا نوالہ بنا دیا　　تیر نگہ کی پیرو

منھ کا نور اڑ جانا:- چہرے کی رونق اور آب و تاب جاتی رہنا، منھ پر تازگی کا نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ چوٹ سے ہے اڑا دعطوں کے منھ کا نور
سفید ریش سے موجبر کا فرق بن میں نہیں　　شاد

قول فیصل۔ اس جگہ چہرے پر رونق نہ ہونا، چہرے کا نور جاتا رہنا زبانوں پر زیادہ ہے۔ اڑنے کا صرف رنگ کے ساتھ ہے جیسے چہرے کا رنگ اڑنا۔

منھ کپّے کی طرح پھولنا:- دکنایۃً، گال غصہ ہونا، بہت خفگی ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل مرضیہ۔ اب یہ حال ہے کہ ہر وقت منھ کپّے کی طرح پھولا رہتا ہے۔　　(توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ پھولوں نہ سمانا، بہت خوش ہونا کے معنوں میں کپّے کی طرح پھولنا عورتوں کی زبانوں پر ہے جیسے دس ہزار روپیہ جو مل گئے تو مارے خوشی کے کپّے کی طرح پھول گئے۔

منھ کتابی ہونا:- منھ چوڑا ہونا، طاقی چہرہ ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

عالم منطق مقصد ہو تری تصویر کا
منھ کتابی قطبی ہے خط حاشیہ ہے میر کا　　آتش

قول فیصل۔ اب عام طور سے "کتابی چہرہ" زبانوں پر ہے۔

منھ کرنا:- سوراخ کرنا، چھید کرنا، منھ بنانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ۔ منھ بڑا کرنا۔ بھی زبانوں پر ہے۔

منھ کرنا:- کسی طرف جانے کا ارادہ کرنا، توجہ کرنا، رخ کرنا، متوجہ ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

میرے غبار نے بھی کیا منھ نہ اس طرف
اس کی کدورتیں بھی رہیں آسمان سے　　داغ

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر رخ کرنا ہے جو بہ صورت نفی بھی بولتے ہیں۔

منھ کرنا:- زخم یا پھوڑے کا سوراخ پیدا کرنا، پھوٹنا، زخم کا قابل اخراج ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھے جو غضب تیرے کچھ کہہ نہ سکے ظالم
ناسور برے دل میں وہ وہ گئے منھ کر کے　　نسیم دہلوی

منھ کرنا:- کسی کا لحاظ کرنا، پاس کرنا، خاطر کرنا، رعایت کرنا، طرفداری کرنا، مروت برتنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بناتے ہیں نقاب اس شوخ کے منھ پر مرقع میں
ہمارا منھ نہیں کچھ مانی و بہزاد کرتے ہیں　　بحر

منھ کرنا:- منھ سامنے کرنا، رخ کرنا، منھ دکھانا، صورت سامنے کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

ان نے پہچان کر ہمیں مارا
منھ نہ کرنا ادھر کو ہی تھا　　بحر

منھ کرنا:- ڈاکہ کرنا۔

وخضعش (؟) ایسے موقع پر پیسے کا منھ نہیں کرنا چاہیے۔　　(ذوق الفتال)

قول فیصل۔ منھ کرنا کے معنی ہیں جہاں خرچ کرنا ضروری ہو وہاں روپیہ خرچ کرنے میں کنجوسی کرنا، سبھی معنوں میں بھی زبانوں پر

ہے جیسے تم کو ادوں کے علاج میں جسوں کا منھ نہ کرنا چاہیے تھا اچھے سے اچھے ڈاکٹر کو دکھاتے۔

منھ کرنا:۔ بٹیر کا دوسرے بٹیرے لڑنے کے لئے چونچ بڑھانا۔ اردو صرف، بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ میں آج ہی بٹیر خرید کے لایا تھا آج ہی وہ بولنے بھی لگا۔ اور منھ بھی کرنے لگا

منھ کس کا ہے:۔ کسی کا حوصلہ نہیں کسی کی مجال نہیں۔

کیا کدورت ہے کہ نفرت اسے اخلاص سے ہے
منھ ہے کس کا جو ترے دل کو کرے پیار سے صاف (بحر)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ "کس کا منھ ہے" زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ کسیلا ہونا:۔ (دیہات مروت) منھ بکٹھا ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

منھ کشادہ ہونا:۔ منھ چوڑا ہونا، منھ کھل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ کھل جانا:۔ خاموشی چھا جانا، چپ ہو جانا بول نہ سکنا، منھ پر مہر لگ جانا، منھ بند ہونا اردو صرف، عورتوں کی زبان

سامنے اس طرح کے جاتے ہی منھ کھل جائے گا
انتہائے ضبط سے عاشق کا دل ہل جائے گا

(مضطر شاہجہانپوری)

منھ کو آگ لگانا:۔ ملاقات ترک کرنا غرض نہ رکھنا، مطلب نہ رکھنا، بجائے تنفر و اکراہ کوسنے کے محل پر عورتیں کہتی ہیں۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جگہ منھ کو جھلسا لگانا بھی عورتیں کہتی ہیں۔

تجھ سے الست کے منھ کو میں لگاؤں جھلسا
مدھ میں جو رنگ غضب تو نے ہے شرابا ایسی (رنگین)

اسی جگہ منھ کو لوکا لگانا اور لگانا بھی عورتیں بولتی ہیں۔

وہ گرتے دیکھ کے پروانہ شمع پر بولے
الٰہی ایسے کے منھ کو لگے کہیں لوکا (داغ)

منھ کو بنانا:۔ بگڑنا، ناراض ہونا ترشرو ہونا، چیں بہ جبیں ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

شکر لب کہا میں نے کڑوے ہوئے تم
عبث منھ کو مجھ سے ستمگر بنایا (منعم)

قول فیصل۔ اب اس محل پر منھ بنانا زبانوں پر ہے۔

منھ کو بنوانا:۔ اپنے کو کسی کام کے لائق اور سزا دار کرنا، منھ کو کسی دعوے کے قابل بنانا لیاقت پیدا کرنا، حوصلہ بہم پہنچانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

تری صورت سے سخن اتھانہ لازم
گلوں نے منھ کو بنوایا تو ہوتا (آتش)

منھ کو پھیر لینا:۔ اعراض کرنا، روگشتی کرنا، روگردانی کرنا، اکراہ کرنا، انکار کرنا اردو صرف، قلیل الاستعمال

بوسہ جب مانگوں تو منھ کو پھیر لیتے ہیں تب
صورت ان کی بے رخی کی دل مگر نحوس کا (آتش)

قول فیصل۔ اس جگہ منھ پھیر لینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ کو جگر آنا:۔ صدمہ یا تکلیف سے دم الٹنا، جی گھبرانا، ضبط نہ ہو سکنا، دم الٹانا، بوکھلانا۔ انتہائی صدمہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کیا خزاں میں جا بیٹھوں نے باغ ہم عاشق مزاج
منھ کو آتا ہے جگر سن کر فغان عندلیب (عشق)

قول فیصل۔ عشق نے اسی جگہ منھ کو دل آنا بھی کہا ہے۔

منھ کو آتا ہے شب تار جدائی میں جو دل
شمع دکھلاتی ہوئی آہ رسا آتی ہے (عشق)

منھ کو خون لگنا:۔ خون کی چاٹ لگنا، خون کا مزہ پڑنا، خون ریزی کا چسکا پڑنا کسی درندے یا شکاری جانور کو کسی حیوان کے خون پینے کی چاٹ لگ جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان

اک صید روز دیتے ہیں صید نگاہ کو
منھ لگ گیا ہے خون غضب اس کو شکار کا (ماہر)

منھ کو خون لگنا:۔ ۲۔ رشوت کا عادی ہونا، مفت کے روپیے کا مزہ پڑنا، حرام کی لت۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

منھ کو دکھا سکنا:۔ منھ سامنے کر سکنا منھ روبرو کر سکنا، سامنے آ سکنا، چہرہ مقابل کرنے کے قابل ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

اس رشک آفتاب کو دیکھے اگر شرم سے
ماہ فلک نہ شرم سے منھ کو دکھا سکے (بحر)

قول فیصل۔ اس جگہ منھ دکھا سکنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ کو سات چھیروں کا پھوس:۔ منھ کو آگ لگے منھ کو جھلسا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ اس کے منھ کو سات چھیر دوں کا پھوس جو میرے وارث کو، دیکھ کر خاک کھائے۔

(علم ہوشربا)

منھ کو سنبھالنا:۔ زبان کو خلاف تہذیب باتوں سے روکنا بد زبانی سے باز آنا۔ سنجیدہ باتیں کرنا۔ فحش بیہودہ اور سخن لغو سے باز رہنا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

ہم بھی رکھتے ہیں زبان منھ کو سنبھالو اپنے
گالیاں دے چکے اک بوسہ پہ دل اچھا جی — ظفر

محاورہ فیصل۔ اس جگہ منھ سنبھال کے بات کرنا زیادہ بولتے ہیں۔ عام طور سے زبان سنبھالنا۔ اور زبان سنبھال کے بات کرنا زبانوں پر ہے۔

منھ کو قفل دینا:۔ منھ کو کھانے پینے سے روکنا

فرقت میں آب و دانہ ہمیں یوں حرام ہے
جس طرح منھ کو قفل کوئی روزہ دار دے — داغ

(فرہنگ اللغات)

محاورہ فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔

منھ کو کالک لگانا:۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔

(فرہنگ اللغات)

محاورہ فیصل۔ اس جگہ منھ پر کالک لگانا اور منھ پر کالک پوتنا زبانوں پر زیادہ ہے اور یہ عورتوں کی زبان ہے۔

منھ کو کالک لگنا:۔ (کنایۃً) رسوائی ہونا بدنامی پہنا۔ رسوائی حاصل ہونا۔ عیب لگنا۔

مرے منھ کو کالک لگی یا نصیب
مرا اس مرنے سے یہ رتبہ نصیب — شوق قدوائی

(فرہنگ اللغات)

محاورہ فیصل۔ اب اس جگہ منھ پر کالک لگنا زیادہ تر ہے۔

منھ کو کالک ملنا:۔ منھ کو کالا کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ نجل کرنا۔ (فرہنگ اللغات)

محاورہ فیصل۔ اب لکھنؤ اس جگہ منھ پر کالک ملنا بولتے ہیں۔

منھ کو کلیجہ آنا:۔ (انتہائی صدمے کے موقع پر) غم و غصہ کا ضبط نہ کر سکنا۔ دم گھبرانا۔ دم الٹنا۔ دم گھٹنا۔ نہایت جی گھبرانا۔ دل کا نہایت بیزار ہونا۔ ناگوار ہونا۔ اردو عرف۔ فصیح، رائج۔

منھ کو آیا ہے کلیجہ سو بار
ہائے عالم شب تنہائی کا — ریاض خیرآبادی

محاورہ فیصل۔ کلیجہ منھ کو آنا زیادہ بولتے ہیں جیسے عشق کا دکھ کوئی مرمیان روک سکتا تو ہر پھوٹ کے آدمیوں کا جی چھوٹ جاتا ہے۔ کلیجہ منھ کو آتا ہے۔

(فسانۂ آزاد)

منھ کو لگام نہ رہنا:۔ بد زبانی کرنا۔ گالیاں بکنا اول فول بکنا۔ اردو عرف۔ متروک۔

کھڑے ہو گئے بال تن پر تمام
رہی اس کے منھ کو نہ مطلق لگام — اختر

محاورہ فیصل۔ دلی میں منھ کو لگام ہونا بولتے ہیں جیسے ستم ان کا نجیبہ کلام ہے نہ زبان کو روک ہے نہ منھ کو لگام ہے۔ (درۃ المفروحہ)

لکھنؤ کی عورتیں بھی اس کے ساتھ بولتی ہیں اور منفی صورت سے بولتی ہیں یعنی منھ کو لگام نہ ہونا۔

منھ کو لگام دو:۔ بد زبانی نہ کرو۔ زبان سنبھال کر بات کرو۔ سنجیدگی سے بات کرو۔ بد زبانی سے باز آؤ۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

محاورہ فیصل۔ اب زیادہ تر منھ میں لگام دینا بولتے ہیں اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منھ کو لگا ہونا:۔ چسکا پڑا ہونا۔ کسی نشہ یا زہر یا اور کسی مضر رساں چیز کی عادت ہونا۔ اردو عرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

لیتا ہوں بوسہ ہائے خط سبز کے مزے
ہے زہر ان دنوں مرے منھ کو لگا ہوا — داغ

منھ کو لگنا:۔ مزہ پڑنا۔ چسکا پڑنا۔ زبان کو چاٹ پڑنا۔ اردو عرف عوام کی زبان۔

تھوڑی سی کافی کے تلخی سے گوارا
جب منھ کو لگ گئی تو نہایت مزا رہا — داغ

منھ کو لگنا:۲۔ خوش ذائقہ معلوم ہونا۔ زبان کو گوارا ہونا۔ اردو عرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس قدر روزے کی گرمی ہے بھلے
منھ کو لگتا ہی نہیں ٹھنڈا پانی — داغ

منھ کو لہو لگ جانا:۱۔ شکار کے کھانے کا چسکا پڑ جانا۔ خون کی چاٹ لگنا۔ شکار کا مزہ پڑنا۔ درندے کو کسی جانور یا انسان کے مار کر کھانے کا مزہ پڑنا۔ خون آشام ہو جانا۔ خونخوار بن جانا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

روٹھے جو میرے ذبح سے خنجر تو جو منھ
بات یہ ہے لگا نہیں منھ کو لہو ہنوز — مسروقت

محاورہ فیصل۔ منھ کو خون لگ جانا یا لگنا زبانوں پر زیادہ ہے

پان کی سرخی نہیں منھ پر بت خونخوار کے
لگ گیا ہے خون عاشق منھ کو اس تلوار کے — ظفر

منھ کو لہو لگ جانا:۲۔ (کنایۃً) حرام خوری یا رشوت ستانی کا مزہ پڑ جانا۔ مال مفت کی چاٹ لگنا۔ اردو عرف۔ قلیل الاستعمال۔

محاورہ فیصل۔ اس جگہ منھ کو خون لگنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ کو موڑنا:۔ منھ پھیرنا۔ گردن پھیرنا۔ اعراض کرنا۔ بے مروتی کرنا۔ اردو عرف۔ فصیح، رائج۔

رشتۂ الفت کو توڑوں کس طرح
عشق سے میں منہ کو موڑوں کس طرح ۔ رنگین

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر منہ موڑنا ہے ۔

چسپیدگی داغ سے مت منہ تو اپنا موڑ
اے زخم کہنہ دل سے ہمارے نباہ کر ۔ حسرت

منہ کہاں ہے :۔ کیا تاب و طاقت ہے ، کیا مجال ہے ، وہ ایسا کہاں ہے ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

منہ کہاں تھا طور کا ہوتا تجلّی گاہِ حق
تجربہ یہ اس نے پایا بردباری کے سبب ۔ مروت

منہ کھائے آنکھ لجائے :۔ یعنی محسن کے آگے آنکھ سامنے نہیں ہو سکتی ، احسانمندی عاجزی کا سبب ہوتی ہے ۔ محسن کے ساتھ مروت کرنی ہی پڑتی ہے ۔ کہاوت ذرّہ گلہ صفیہ مجیبہ ۔ عوام النساء

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

منہ کھلا رہنا :۔ دہن وا رہنا ، منہ کھلا ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

اے ستمگر جو ترے تیر نہیں تشنۂ خوں
تو کھلا رہتا ہے منہ کس لئے سوفاروں کا ۔ ذوق

منہ کھلا کا کھلا رہ جانا :۔ کمال حیرت و استعجاب کے محل پر متحیر رہ جانا ، دیکھتا کا دیکھتا رہ جانا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ منہ کھلے کا کھلا رہ جانا بھی زبانوں پر ہے ۔

منہ کھل جانا :۔ (کنایۃً) بدزبان ہو جانا ، گستاخ ہو جانا ، منہ پھٹ ہو جانا ، بدزبانی کی عادت پڑ جانا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

بے زبانی باتیں سنوانے لگی
گالیوں پہ منہ تمہارا کھل گیا ۔ وزیر

قول فیصل ۔ اب زیادہ تر ۔۔ زبان کھل جانا ، زبانوں پر ہے ۔

منہ کھلنا :۔ دہن فراخ ہو جانا ۔ دہن کشادہ ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

منہ کھلنا :۔ ۲ بدلگام ہو جانا ، بدزبان ہونا ، دریدہ دہن ہونا ، منہ پھٹ ہونا ، زبان کھلنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

وان گالیوں پہ منہ ہے ہمیشہ کھلا ہوا
یاں مہر خامشی مرے لب پر لگی ہوئی ۔ داغ

قول فیصل ۔ اس جگہ ، زبان چلنا ، زبانوں پر زیادہ ہے ۔

منہ کھلنا :۔ ۳ بیان کرنے یا کہنے پر آمادہ ہونا ، خاموشی کے بعد یکایک باتیں کرنا ۔ زبان کھلنا ، آمادۂ سخن ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

پوچ گوئی ہیں کھلے گر منہ ہے غفلت کی دلیل
ہے یہ خمیازہ اگر لاتی ہے تعبیر خواب ۔ ناسخ

قول فیصل ۔ اب ، زبان کھلنا ، زبانوں پر زیادہ ہے ۔

منہ کھلنا :۔ ۴ چہرے کا گھونگھٹ نقاب یا پردہ سے ظاہر ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

منہ کھلنے پر وہ عالم ہے کہ دیکھا ہی نہیں
زلف سے بڑھ کر نقاب اس شوخ کے منہ پر کھلا ۔ غالب

منہ کھلوانا :۔ بولنے پر مجبور کرنا ، زبان کھلوانا ، بولنے یا بات کرنے کی جرأت دینا ، مہر خاموشی توڑنا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ یہی صورت سے عام طور سے زبانوں پر ہے ۔

چپ رہو دور کرو ، منہ نہ مرا کھلواؤ
فائدہ زخم زباں کا نہیں مرہم پیدا ۔ آتش

اسی جگہ زبان کھلوانا بھی زبانوں پر ہے ۔

پیچ نہ کھلواؤ زبان میری بس اکثر یوں ہی ہے دو ۔ شفیق

منہ کھلوانا :۔ ۲ انتظام کرنا ، بکارت تڑوانا ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔ جیسے انھوں نے سسرال میں بھیجنے کو تھوڑی ہی بیاہا تھا وہ تو بیٹی کا منہ کھلوانے کو نکاح کیا تھا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں مسّی ہونا اور سر ڈھکنا بولتی ہیں ۔

منہ کھول کر رہ جانا :۔ کچھ کہتے کہتے رہ جانا ، کچھ مانگتے یا بات کرتے کرتے چپ رہ جانا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

شاعروں میں تھی سخن سازی یہ پانی اے امیر
رہ گئے منہ کھول کر جب وہ دہن یاد آ گیا ۔ امیر

منہ کھول کر رہ جانا :۔ ۲ مشتاق رہ جانا ، منتظر رہ جانا ، امید سے ناامید ہو جانا ، مایوس ہو جانا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

وہ تیغ زباں جب رواں نے لگے
ہر اک زخم منہ کھول کر رہ گیا ۔ شاد

منہ کھولنا :۔ زبان کھولنا ، کچھ کہنا ، تقریر کرنا ، بولنا ، بات کرنا ، کہنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

عہد سکوت توڑ دیا ہجر یار نے
منہ کھولنا پڑا ہمیں فریاد کے لئے ۔ نسیم لکھنوی

قول فیصل ۔ بہر صورت یہ بھی فصیح و رائج ہے ۔

اگر دیکھا یہ سخن گستر کا
نہ منہ کھولنا شرم سے تو ذری ۔ نسیم

قول فیصل ۔ اس جگہ زبان کھولنا بھی زبانوں پر ہے اور بصورت نفی بھی مستعمل ہے ۔

منہ کھولنا :۔ ۲ پیلا کرنا ہے ۔ زبان درازی اور کسی کو برا بھلا کہنے سے زبان پھیلانا

گالیوں پر اتر آنا۔ برا بھلا کہنے کو آمادہ ہونا۔ باتیں سنانا۔

ہر کسی پر کھولنا منھ اے ظفر اچھا نہیں
دیکھیے منھ کو ڈال کر اپنے بھی اس جیب میں — ظفر

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول مصنف۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

منھ کھولنا:- نقاب اٹھانا۔ گھونگھٹ اٹھانا۔ منھ دکھانا۔ منھ پر سے کپڑا ہٹانا۔ صورت دکھانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

در نایاب ہیں تجھے دے دے نہ خورشید فلک
کھول دے منھ کو جو تو منھ سے اٹھا کر سہرا — ذوق

منھ کھولنا:- دایہ کا اول مرتبہ بچے کو دودھ پلانا (لکھنؤ) (نور اللغات)

قول مصنف۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

منھ کھولنا:- کسی چیز کے نکالنے کے لیے بند شے کو کھولنا۔ ہانڈی وغیرہ جو بند ہوتی ہے اس کو کھولنا۔ اردو مصدر۔ رائج۔

خدا شناسوں نے منھ اکثر نگے داں کھولے
وفا شناسوں نے بند قیس کیا کھولے — اوج

منھ کھولنا:- دہن وا کرنا۔ کسی انسان یا جانور کا کاٹنے یا کچھ کھانے کے لیے منھ کھولنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:- وہ دودھ پیتی بچھیا تھی۔ وہ کاٹنے دوڑا۔ منھ کھول کے لپکا۔ وہ دبوچا۔ وہ بھنبھوڑ لیا۔ (فسانۂ آزاد)

منھ کھولنا:- طمع اور حرص کا کنایہ ہے۔ لالچ کرنا۔ خواہشمند ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

لگی رہتی ہیں دنیا کی طرف آنکھیں حریصوں کی
ہزاروں زخم منھ کھولے ہوئے ہیں اک نمکداں پر — صبا

قول مصنف۔ اس جگہ عوام اور عورتیں، دانت لگانا، بولتی ہیں۔

منھ کھولے ہونا:- کوئی چیز کھانے کے لیے دہن وا کیے ہونا۔ (کنایتاً) مستعد ہونا۔ تیار ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

اجل کا لقمہ ہوا اپنے پیٹ میں لقمہ غیر
یہ دوزخ کھولے تھے منھ اپنا نادان بچے — اثیر

منھ کی:- کسی کی کہی ہوئی بات۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس کے منھ کی نہیں ہے یہ قاصد
تو نے تقریر جو زبانی کی — رنگین

منھ کی:- منھ پر کی۔ منھ کے اوپر کی۔ منھ والی۔ منھ سے متعلق۔ اردو صفت۔ رائج۔

ہوتا ہے جب اضطراب میں دل
روشن ہوتی ہے منھ کی زائل — صفی لکھنوی

منھ کیا:- کیا مجال اور کیا تاب و طاقت ہے کیا حوصلہ ہے۔ اردو قلیل الاستعمال۔

عشق کے دربار میں منھ کیا جو دم مارے کوئی
مجھ کو خاموشی عطا کی عقل دی یا زنجیر کر — رشک

قول مصنف۔ اس جگہ منھ کیا ہے۔ بھی زبانوں پر ہے۔

جز شکر قلم صفحہ پہ خلاق جہاں کا
چاہے جو کرے وصف تو منھ کیا مجھ زباں کا — میر سوز

کیا منھ ہے بھی زبانوں پر ہے۔

منھ کے آگے خندق ہونا:- بڑا بک ہے۔ زبان اپنی روکی۔ دیکھیے اقوال و امثال (نور اللغات)

قول مصنف۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں منھ کے یا زبان کے آگے خندق ہے بولتے ہیں۔

مراد تاکید کرنا ہے لیکن منھ یا زبان کے آگے خندق ہونا کے معنی ہیں جو کچھ بیہودہ یا زیادہ کہہ دیا بغیر سوچے سمجھے کچھ کہہ بیٹھا دوں کی ہانکنا وغیرہ۔

منھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک:- کوئی ایسا سبب ہونا کہ جس کی وجہ سے انسان حسب دلخواہ کام انجام نہ دے سکے۔ اردو مثل عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ دجیبی۔ یہ بال انھوں نے سفید کیے ہیں یا شاید زمانے نے ان کو جوانی ہی میں قبل پیری دھوپ میں سفید کر دیا ہو بے تکی اڑانا خوب جانتے ہیں جواب نہیں سوجھتا منھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک (فسانۂ آزاد)

منھ کی آنا:- روبرو چوٹ کرنا۔ سامنے طعنے کی بات کہنا۔ اردو مصدر۔ قریب بہ ترک۔

دیکھ کر حسن صفائی سادہ رو شرمائے گا
آئینہ کا دل نہیں اتنا جو منھ کی آئے گا — شاد

منھ کی بات:- کسی کی کہی ہوئی بات۔ اردو مؤنث، رائج۔

تو نے جو قاصد کہی دل کو لگی
یہ اسی کافر کے منھ کی بات ہے — داغ

منھ کی بات چھین لینا:- دوسرے کے دل کی کہہ دینا۔ دوسرے کے دل میں آئی ہوئی بات کہہ دینا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

بچی تتلانے کو تھا بس بھی گھات
چھین لی گڑیا مرے منھ کی بات — شوق

منھ کے بھل آنا:- اس طرح گرنا کہ چہرہ زمین پر لگے۔ اوندھے منھ گرنا۔ منھ کے بھل گرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

ترشنگی ضروری نہیں۔ کسی بات کا ناگوار ہونا
مگر جواب کا مقدور نہ ہونا بھی معنی ہیں۔ جیسے
وہ غریب منھ لگائے بڑبڑاتی چلی گئی۔
(اودھ پنچ)

مولف تائید کرتا ہے۔

منھ لگا: (بضم اول و فتح چہارم) سر چڑھا،
منھ چڑھا، بیباک، منھ لگایا ہوا۔ اردو و عوام
عورتوں کی زبان۔

عبث رندوں سے یہ تنگی دہن اب منھ چڑاتا ہے
یہ شیشہ بادۂ کہنہ پرانا منھ لگا ساقی — قلق

قول فیصل۔ بصورت تانیث منھ لگی زبانوں
پر ہے جیسے سب میں زیادہ منھ لگی وہ تھی
جو اس طرح کی باتیں خوب تصنیف کر لیتی تھی
(محصنات)

اس کی جمع منھ لگوں ہے جو قلیل الاستعمال ہے

دل دار ان گفتگوئے شراب و کباب کی
کیا منھ لگوں نے یار کی صحبت خراب کی — فنا

منھ لگانا: (مصدر) بنانا، مقرب بنانا، یار
بنانا، ہمراز بنانا، ندیم بنانا، دوست بنانا، رابطہ
اخلاص بڑھانا۔ اردو و عرف، دہلی کی زبان۔

منھ لگایا نہ دختر رز کو
میں جوانی میں پارسا ہی تھا — جبر

منھ لگانا: (۲) منھ کے پاس لانا، منھ سے مس
کرنا، منھ سے چھونا۔ پینے کے ارادے سے
ہونٹوں سے کسی ظرف کو لگانا۔ اردو و عرف،
قلیل الاستعمال۔

لگاؤں منھ نہ پھر یارب کبھی وعدے کے ساغر کو
جو لائے خود بھی جبر کر کے کوثر پیالے میں — جبر

قول فیصل۔ اب اس محل پر منھ سے لگانا زبانوں
پر زیادہ ہے۔

منھ لگانا: (۳) چکھنا، کھانا، زبان پر رکھنا
اردو و عرف، قلیل الاستعمال۔

ہے یار ساری رات جلایا شراب کو
تا صبح میں نے منھ نہ لگایا کباب کو — آتش

منھ لگانا: (۴) گستاخ بنانا، کسی کو زیادہ
التفات کر کے بے تکلف اور ڈھیٹ کر دینا
بے تکلف بنانا، بے ادب کرنا، سر چڑھانا
اردو و عرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کب وقت بوسہ آگے وہ دیتا تھا گالیاں
ہم نے ہی منھ لگا کے اسے بے ادب کیا — مصحفی

قول فیصل۔ اسی جگہ سر چڑھانا بھی زبانوں
پر ہے۔

منھ لگنا: (۵) کنایہ ہے کسی کی طرف توجہ
اور مہربانی کرنے سے۔ توجہ کرنا، التفات کرنا
عزت دینا، عنایت و مہربانی سے پیش آنا
نظر لطف و عنایت کرنا۔ اردو و عرف، عوام
اور عورتوں کی زبان۔

نکل چکے تھے جو منھ لگانے کے قابل
ہوئے آج باتیں بنانے کے قابل — قلق

قول فیصل۔ بصورت نفی منھ نہ لگانا بھی
زبانوں پر ہے۔

سبو و شیشہ و خم کس کی کی نہ پابوسی
کسی نے منھ نہ لگایا مجھے سوائے قدح — آتش

منھ لگائی ڈومنی کنبہ لائی ساتھ:۔
کمینے آدمی ذرا سی توجہ اور التفات سے
پیچھے لگ جاتا ہے (محاورات ہندوستانی)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

منھ لگائی ڈومنی گائے بھانت بھانت:۔
کم ظرف منھ لگانے سے گستاخ ہو جاتا ہے۔ حجاب
کھل جاتا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

منھ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال:۔
(یوں بولتے ہیں) جب کوئی ذرا سی مہربانی کے
سبب بہت سر چڑھے۔

اگر کسی اوچھے آدمی سے بے تکلفی کا برتاؤ کیا
جائے تو وہ اس بے تکلفی کا غلط فائدہ حاصل
کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ ہمارے سر
چڑھنے لگتا ہے۔ (نور اللغات)

بی بی ہاں ہاں ان دیا اور سو دفعہ دیں گے ہزار
دفعہ دیں گے تم ہمارے آدمی سے بولنے والے
کون ہو۔ منھ لگائی ڈومنی الخ (رویائے صادقہ)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں منھ لگائی ڈومنی
گاوے تال بے تال کہتی ہیں جیسے

اسے یہ کچھ اترا رہا ہے منھ لگائی ڈومنی گاوے
تال بے تال۔ (فسانۂ آزاد)

اسی محل پر منھ لگائی ڈومنی ناچے تال بے
تال بھی کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے
لاڈو کو تمہارا اعتبار نہیں ہے۔ جو منھ لگائی
ڈومنی ناچے تال بے تال۔ تم میرے منھ لگی
ہو۔ (سیر کہسار)

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔
اس کے متعلق یہ کہنا شاید بیجا نہ ہو کہ بے تال
ہو جانے کی آواز بہت خفیف نکلنا چاہیئے کیونکہ
لئے اشراف دہلی کے خاندانوں میں منھ لگائی ڈومنی
گائے تال بے تال کہا جاتا ہے۔ مولف تائید کرتا ہے

منھ لگنا :- منھ سے چھو جانا، منھ سے مس ہونا - اردو صرف - قلیل الاستعمال

بر ابر ہیں پریشانی میں ہم اور حالِ زلف کے
وہ اکثر تیرے منھ لگتے ہیں ہم سے وہ بھی کبھی بکھرے

قول فیصل - اب اس محل پر منھ سے لگنا زبانوں پر ہے - اسی جگہ چھو جانا بھی زبانوں پر ہے -

منھ لگنا :- مصاحب بننا، یار بننا، قرب حاصل کرنا، ہم صحبت ہم جلیس، ہم نشیں بننا - اردو صرف - قلیل الاستعمال -

دیکھیں کچھ اپنا ظرف تو منھ یار کے لگیں
آنکھوں کے جام کیا لب دریا کے سامنے — صبا

منھ لگنا :- ملتفت ہونا، متوجہ ہونا، عزت سے پیش آنا، عنایت اور مہربانی سے پیش آنا، مخاطب ہونا، اخلاص سے پیش آنا - اردو صرف - قریب متروک -

کیا منھ لگے گھروں کے شگفتہ دماغ ہے
تیرا لپیٹا ہے مرغ چمن باغ باغ ہے — بحر

منھ لگنا :- سر چڑھنا، گستاخ بننا، بے تکلف ہو کے باتیں کرنا - اردو صرف عوام کی زبان -

سر محفل طلب کرتا ہے بوسہ
وہ انت کیا تمہارے منھ لگا ہے — امانت لکھنوی

قول فیصل - منھ لگ جانا بھی مستعمل ہے -

دختِ رز لگ گئی ہے منھ ورنہ
یہ مردار سو بہنہ وزی ایک — ظفر

منھ لگنا :- حجت کرنا، تکرار کرنا، بحث کرنا، الجھنا - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان -

جو جوان تیرے حسین کوئی منھ الیسوں کے لگے
کوئی دیتا نہیں انکار کے بوسہ منھ پر — دیا شنکر نسیم

قول فیصل - بصورت نفی منھ نہ لگنا بھی زبانوں پر ہے جیسے - چانڈو باز - میرے منھ نہ لگیے گا - ہاں اتنا کہہ دیا ہے - (فسانۂ آزاد)

منھ لگنا :- چسکا پڑنا، مزہ پڑنا، کسی کھانے پینے کی چیز کا عادی ہو جانا - اردو صرف عوام کی زبان -

عشق میں ممکن نہیں ہونا نخیرہ سجام کا
بہرہ ور کرتا ہے منھ لگنا کباب خام کا — آتش

منھ لگے آنا :- دکھائی دینا، صورت دکھانا، چیزیں کے ساتھ استعمال میں ہے -

پھر یہ منھ لے کے آئے ہو مجھ پاس
دور ہو سامنے سے نفرت ہے — وحید

(وارد اللغات)

قول فیصل - کیا منھ لے کے آنا یعنی کس منھ سے آنا اسی جگہ زبانوں پر ہے -

منھ لے کے رہ جانا :- انخطاط، مرتبہ پر زوال، کسی حالت انفعال میں خاموش رہ جانا یعنی امید اور دعوے یا بھروسے کے برخلاف جواب پانے سے شرمندہ ہو جانا - اردو صرف فصیح و رائج -

دیکھا جو اس نے چشم و دہن کو تو شرم سے
منھ اپنا لے کے پستہ و بادام رہ گئے — ہدایت

قول فیصل - اپنا اور اپنا سا کے وصف کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے -

دشمن تھے جتنے اپنا سا منھ لے کے رہ گئے — ماہم

منھ مارا ہے :- اس شخص کی نسبت کہتی ہیں جو اکثر لذیذ چیزوں کے کھانے سے انکار کرے - اردو صرف - عورتوں کی زبان قریب متروک -

خوانِ نعمت سے کبھی خندہ نہ اٹھائیں گے گجین
ہاں کیا کھائیں گے تقدیر نے منھ مارے ہیں — گجر

منھ مارنا :- شکار کو منھ سے پکڑنا، سگ شکاری کا شکار پر دانت مارنا، گھوڑے کا کاٹ کھانے کو منھ چلانا - اردو صرف عوام کی زبان -

منھ مارنا :- لڑائی کے مرغوں اور بٹیروں کا باہم منقاریں مارنا، لڑنے والے پرندوں کا ایک دوسرے کو چونچ مارنا، مرغ یا بٹیر کا آپس میں لڑنا - اردو صرف مرغ بازوں اور بٹیر بازوں کی اصطلاح -

منھ مارنا :- طعنہ کرنا، چوٹ کرنا، طنز کی بات کہنا - دلی کی زبان - (نوراللغات)

منھ مارنا :- منھ بند کر دینا، نخل کھانے یا رشوت لینے سے روک دینا، خاموش کرنا - اردو صرف - عورتوں کی زبان -

ارا جا سکے مرے شکووں پہ جو وہ پیار کا منھ
تو کھلے میری برائی پہ نہ اغیار کا منھ — عابد

منھ مارنا :- کچھ تھوڑا سا کھا کر کسی حصہ کو بھیجنا - (نوراللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

منھ مارنا :- منھ آنا، طنز کی بات کہنا، پھبتی کہنا، آوازہ کسنا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں کی کے ساتھ منھ آنا بولتی ہیں - اسی جگہ منھ لگنا بھی زبانوں پر ہے -

منھ مارنا :- معترض ہونا -

کچھ نہ میرا بنا سکے صفدر
نکتہ چینیوں نے لاکھ منھ مارا — صفدر

(قرار اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

منھ مانگا :- حسب خواہش، جیسا منھ سے کہا تھا، حسب طلب، حسب مراد، حسب دلخواہ، حسب مرضی - اردو صفت مذکر - عوام اور عورتوں کی زبان -

مثل مصنف - تم نے منھ مانگا بر پایا اب تم کو اور کیا چاہیے ہے اپنی خوش قسمتی پر ناز کرو -
(گلاسی - ارشاد)

قول فیصل ۔ بصورت تانیث ۔ منھ مانگی ۔ بھی زبانوں پر ہے ۔

منھ مانگا بَر پانا ۔ جو دل کی خواہش تھی پوری ہوئی ۔ دل کے موافق خاطر خواہ حسب دلخواہ مراد دلی ۔ جو چاہا سو ہوا ۔ خاطر خواہ کام ہوا ۔ اردو مثل ۔ عورتوں کی زبان ۔

منھ مانگنا ۔ (کنایۃً) فریاد کرنا ۔

گری برق تبسم شاد خرمن پر شگوفوں کے
لگے منھ مانگنے ہنسا وہ گل جو قہقہہ کر — شاد

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف متروک ہے ۔

منھ مانگے دام ۔ منھ سے طلب کی ہوئی قیمت ۔ حسب طلب قیمت ۔ اردو ۔ مذکر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ بزاز نے کہا ۔ حضرت یہ تھان آج ہی آئے ہیں ابھی کسی نے آنکھوں سے بھی نہیں دیکھے ۔ جھپ جھپ سارے تھان خرید لئے منھ مانگے دام دے دیئے ۔ (چتر بھنبھیلی)

قول فیصل ۔ ملنا ، پانا ، دینا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے ۔

منھ مانگی مراد آنا ۔ دلی مراد آنا ۔ دلی خواہش پوری ہونا ۔ وہ چیز جو اپنی طلب کے موافق حاصل ہو ۔ اردو صرف ۔ عورتوں کی زبان ۔

آپ یاں آئے ہیں جو یا دکرنی
مری منھ مانگی یہ مراد آئی — (عروج الفت)

قول فیصل ۔ اسی جگہ منھ مانگی مراد پانا بھی زبانوں پر ہے ۔ جیسے نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے باغ باغ ہو گئے کہ منھ مانگی مراد پائی (دبیر کہساں) ملنا ، حاصل ہونا ، بر آنا وغیرہ کے ساتھ بھی صرف ہے ۔

منھ مانگی مراد نہیں ملتی ۔ دنیا چاہا نہیں ہوتا خدا کا چاہا ہوتا ہے جو انسان چاہتا ہے ہمیشہ وہی نہیں ہوتا ۔ اردو مثل ۔ عورتوں کی زبان ۔

منھ مانگی موت ۔ منھ کی مانگی ہوئی موت ۔ جب دوکاندار خریدار سے منھ مانگی قیمت سے نہ گھٹے تو خریدار کہتے ہیں کہ منھ مانگی تو موت بھی نہیں ملتی یہ تو قیمت ہے ۔

کہنے لگے سودا نہ بنے گا یہ طپش
منھ مانگی تجھے موت بھلا کس نے دی — طپش

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے ۔

منھ مانگی موت نہیں ملتی ۔ خواہش کے موافق کام ہونے سے رنج نہ ہونے کے لئے بولتے ہیں ۔ یعنی جو آدمی چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا جو کچھ مرضی الہی ہوتی ہے وہی ظہور پذیر ہوتا ہے کیونکہ نفع و نقصان اسی کے اختیار اور دست قدرت میں ہے ۔ اردو مثل ۔ عورتوں کی زبان ۔

منھ مڑ جانا ۔ کند ہو جانا ، دھار جاتی رہنا ، دھار مڑ جانا ۔ اردو صرف ، قریب الترک ۔

چل جائے گا کام کچھ کسی کا
منھ مڑ گیا اگر چھری کا — جلیل

منھ مسّل ڈالنا ۔ منھ کو ہاتھ سے مسل ڈالنا ، ہونٹوں کو مسل دینا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ عورتیں اسی جگہ منھ کچل ڈالنا ہے منھ کچل دینا یا ڈالنا بھی بولتی ہیں ۔

منھ مسل ڈالنا ۔ (کنایۃً) منھ توڑ دینا ، کچل دینا ، جواب دینا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

منھ ملانا ۔ ہمسری کرنا ، خوبی و حسن میں اپنے منھ کو دوسرے کے منھ سے مشابہ کرنا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

منھ ملاتا ہے تمہارے چہرۂ پر نور سے
کیجئے اپنے کف پا کو دوچار آفتاب — آتش

منھ موتیوں سے بھرنا ۔ (کنایۃً) کثیر انعام دینا ، مالا مال کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

خدا جس کا منھ موتیوں سے بھرے گر
اسے ناز زیبا ہے جتنا کرے — شوق قدوائی

قول فیصل ۔ منھ موتیوں سے بھر دینا بھی رائج و فصیح ہے ۔ جیسے ؎ ۔

آزاد ۔ کہو تو تمہارا منھ ہم بھی موتیوں سے بھر دیں ۔ اب کچھ کہو گے بھی یا بکتے ہی چلے جاؤ گے (فسانۂ آزاد)

منھ موڑنا ۔ منھ پھیرنا ، روگرداں ہونا کسی کے شریک حال نہ ہونا ، بے رخی کرنا ، سر کشی کرنا ، کنارہ کشی کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کہاں جاؤں اس در سے منھ موڑ کر
ملوں کس سے یارب تجھے چھوڑ کر — (صبح خنداں)

منھ موڑنا ۔ بے توجہ کرنا ، رخ نہ دینا ، بے پروائی کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

منھ کہیں موڑ لے نہ خنجر یار
جو ہر دکھانے کو مشق ہے — امیر

منھ موڑنا ۔ باغی ہونا ، بغاوت کرنا ، منحرف ہونا ، انحراف کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

منھ موڑنا ۔ پیچھے ہٹنا ، باز رہنا ، ابا کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

نہیں منھ موڑتی زنہار وہ تیغ ابرو

مصحفی سر پہ یہ آفت ہے خدا خیر کرے — مصحفی

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ موڑھانا بھی زبانوں پر ہے۔

توڑی منھ موڑ گیا آہ دم کشتن یاں
ورنہ موجود تھے اے خنجر قاتل ہم تو — نیر

منھ موڑنا: ۱۲ پرہیز کرنا، باز رہنا، انکار کرنا، اجتناب کرنا، حذر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے دم کا ہے بھروسہ دم عاشق کو آہ
اس لیے کیوں منھ موڑتا ہے خنجر قاتل عبث — عاشق

منھ موڑنا: ۱۳ رخ پھیرنا، سمت بدلنا، مڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بوسہ اس بت کا لے منھ موڑا
بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑا — میر

منھ موڑنا: ۱۴ دھار کا خم کھانا، دھار مڑنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

منھ روز حشر موڑ گئی تیغ یار بھی
چلتی ہوئی زبان گواہی جب رہ گئی — امیر

منھ موڑنا: ۱۵ بے مروت ہونا، بے مروتی کرنا، چشم پوشی کرنا، بد عہد اور بے وفا ہونا۔ آنکھ چرانا، ٹالنا، دغا دینا، بے وفائی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ جسم کو چھوڑتی ہے جس وقت
منھ ساتھ سے موڑتی ہے جس وقت — صفی لکھنوی

منھ موڑنا: ۱۶ شکست دینا، ہزیمت دینا، پسپا کرنا، رخ پھیر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابرو سے کہہ میاں نہ کرے تیغ رانیاں
منھ موڑ دیں گی ورنہ مری سخت جانیاں — مصحفی

منھ موڑنا: ۱۷ چھوڑ دینا، ترک کرنا، خیرباد کرنا، ختم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شب کو اختر شماری، کھانا پینا چھوڑا، عیش و آرام سے منھ موڑا، ہر شخص سے ناتا جوڑا۔ (فسانۂ آزاد)

منھ موڑنا: ۱۸ دست بردار ہونا، باز آنا، چھوڑ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب یہ ہتھکنڈے چھوڑ دو گرد ریا سے منھ موڑ دو ورنہ تم ہو اور ہم۔ (فسانۂ آزاد)

منھ موڑنا: ۱۹ کسی کی طرف منھ پھیرنا، متوجہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ میٹھا کرنا: کسی خوشی کے موقع یا کسی کامیابی کی خوشی میں مٹھائی کھلانا، شیرینی کھلانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ میاں آزاد کے پیٹ میں چوہے چھوٹے کر بڑی بیڈھب ہوئی لیکن بی اللہ رکھی بشاش بشاش چہچہاتی چہکنے لگیں اور بیاہ کی کھٹیا رہیں سے ...... کہنے لگیں اب تو چاند ہے۔ جیتے تو گھی کے چراغ جلائیں گے یہ نہ کہا کہ منھ میٹھا کریں گے۔ گلگلے کھلائیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ میٹھا کرانا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ میٹھا کرنا: ۲ شیرینی کھانا، مٹھائی کھانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

حسرت ہی بوسۂ لب شیریں کی رہ گئی
میٹھا نہ منھ کو تیرے شکوہ ادا نے کیا — آتش

منھ میٹھا کرنا: ۳ (کنایۃً) عنایت فرمانا، کچھ دینا، بخشنا، مرحمت کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سبھی انعام نت پاتے ہیں اے شیریں دہن تجھ سے
کبھی تو ایک بوسے سے ہمارا منھ بھی میٹھا کر — جرأت

منھ میٹھا کرنا: ۴ منگنی کرنا، نسبت کرنا، سگائی کرنا، نسبت قرار دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

منھ میٹھا ہونا: ۱ (کنایۃً) دھار دار آلہ کی دھار کند ہو جانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

وہ بے خبری لگے پر یہ چل کر رہ گیا
منھ ہوا خنجر کا میٹھا جب وہ گردن ہو گیا — وزیر

منھ میٹھا ہونا: ۲ شیرینی یا مٹھائی کھانا۔ ۳ نسبت ہونا، سگائی ہونا، منگنی ہونا، نسبت قرار پانا۔ ۴ شکرانہ ملنا، نذرانہ ملنا، رشوت ملنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی ۲ اور کئی کے ساتھ تو یہ بولتے ہیں اور کسی معنی پر انہیں بولتے۔

منھ میں: منھ کے اندر، زبان میں، زبان پہ۔ اردو صرف، رائج۔

یاقوت ذائقہ کچھ ایسی
بند رکھتے ہیں منھ میاں جیسی — صفی لکھنوی

منھ میں آنا: زبان سے نکلنا، زبان پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے جگر کیا کہوں میں غزل اچھی یا بری
اس وقت میرے منھ میں جو آیا وہ کہہ گیا — جگر

قول فیصل۔ جو کے اضافے کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔ جو منھ میں آتا ہے۔

منھ میں جو آتا ہے فرماتے ہیں آپ
کہہ نہیں سکتا یہ جو اچھی نہیں — جگر

جو کچھ منھ میں آتا ہے کہہ جاتا ہے ابھی بے تمیز ہیں

آتا ہے جو کچھ منھ میں وہ کہہ جاتا ہے واعظ
اور اس پہ یہ طرہ کہ وہ قائل نہیں ہوتا　　امیر

منھ میں آیا سو کہہ دیا:- بے سوچے سمجھے بات کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ جو کچھ منھ میں آیا کہہ دیا، کہہ ڈالا۔ جو منھ میں آیا کہہ ڈالا (یا) کہہ دیا (یا) بک دیا وغیرہ کی صورتوں سے بولتے ہیں۔

منھ میں بو آنا:- جھوٹے کے منھ میں بو آتی ہے۔

چڑھ کے منبر پہ نہ تکرار وہ شیخ آشنا بول
منھ میں بو آتی ہے جھوٹے کے سنا ہے عقبا　　شاد

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب۔ منھ سے بو آنا۔ زبانوں پر ہے۔ اپنے محل پر۔ جھوٹے کے منھ سے بو آتی ہے بھی بولتے ہیں۔

منھ میں بولنا، منھ میں بات کرنا:- اس طرح بولنا کہ دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔ آہستہ آہستہ بولنا۔ صاف یا آواز منھ سے کلمہ نہ نکالنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

منھ میں پانی بھر آنا:- ترشی کے خیال یا کسی کھانے پینے کی عمدہ چیز کی خواہش سے یا دیکھ کے منھ میں لعاب آجانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

سگتوں سے ترک نے کھل نہیں برسات میں
پانی بھر آتا ہے منھ میں ابر باراں دیکھ کر　　ذوق

منھ میں پانی بھر آنا:- کسی چیز کی خواہش میں بیتاب ہونا، کسی چیز کو دیکھ کر جی للچانا، کسی چیز پر طبیعت کا از حد مائل ہونا، کسی چیز کے لینے پر نیت بگڑنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

بھر آئے دیکھ کے منھ میں نہ کس طرح پانی
تمہاری ناف سا چشمہ ذقن سا چاہ نہیں　　آتش

قول فیصل۔ بحر نے منھ میں پانی بھر آنا "بھی کہا ہے۔

بحر کے منھ میں بھر آتا ہے پانی واللہ
کیا قیامت ہے مزہ دار ہیں جوبن پہ نظر　　بحر

منھ میں پانی بھر آنا:- کسی چیز کی رغبت و خواہش سے رشک ہونا، رشک کا باعث ہونا، اس بات کا افسوس ہونا کہ ہم ایسے کیوں نہ ہوئے، حسد ہونا، جلن ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بھر آیا منھ میں آئینے کے پانی
سحر دیکھا جو نہیں سرکار کا منھ　　معروف دہلوی

قول فیصل۔ جرأت نے منھ میں پانی بھر بھر لانا بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ہے آئینہ بد نظر بری دو
خوب اس سے نہیں نظر ملانی
رخ دیکھ ترا یہ صاف دیدہ
بھر بھر لاتا ہے منھ میں پانی　　جرأت

منھ میں پانی چوانا:- مرتے وقت منھ میں پانی ٹپکانا کسی سخت مریض کے منھ میں بوند بوند کر کے پانی ڈالنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

منھ میں اگر پانی چوا دے یار اپنے ہاتھ سے
مرگ کی تلخی سے شیریں تر کوئی شربت نہیں　　ذوق

دم مرگ بالیں پہ آیا تو ہوتا بخوشی منھ میں پانی چوا تو گئے ہوتے

قول فیصل۔ ہمارے محل پر منھ میں پانی ٹپکانا زبانوں پر ہے جیسے وہ دو بیبیاں بر جو بیٹا موجود ہیں موجود مگر مرتے وقت منھ میں پانی ٹپکانے کو ان کے پاس کوئی نہیں۔ (دو بیبیاں ص)

منھ میں پڑنا:- کھانے پینے کا منھ میں جانا۔ کھانے کا حلق میں آنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

محل صرف۔ چکھنے سے تو بہتر ہے کہ یہ کھانا کسی غریب کے منھ میں پڑ جائے۔

منھ میں پڑنا:- کسی بات کے لئے مشہور ہونا، زبان زد ہونا، پھیلنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی معلوم ہوتے زبان پر چڑھنا، زبان آشنا ہونا بھی ہیں۔ جیسے تمہارے منھ میں کوئی بات پڑ جائے پھر وہ ایک ایک سے بیان کرنا ضروری ہے۔

منھ میں پڑھنا:- چپکے چپکے پڑھنا، آہستہ پڑھنا، اس طرح پڑھنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

منھ میں تنکا لینا:- کنایۃً، ہار ماننا، عاجزی کرنا، جان کی امان چاہنا، خاک چاٹنا، ہاتھ جوڑنا، قدموں پر گرنا، پیروں پڑنا، نہایت عاجزی ظاہر کرنا۔ اردو صرف، متروک

نہ تاب رہ گئی جب جذبۂ دل سے ہوئی اس کو
لیا آخر کو تنکا کر بانے یار کے منھ میں　　شوق

منھ میں تھوکنا:- (اردو صرف) کنایۃً کسی کو ذلیل کرنے سے بھی۔

گردش چشم سے اس کو دو حرف نے بھری تھا
ابر کرم نہ ان کے منھ میں صرف کے تھوک کا　　کیف (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی جھوٹے کو جھوٹا ثابت کرنا بھی ہیں۔ لیکن اس جگہ حلق میں تھوک لینا زبانوں پر زیادہ ہے جیسے اگر میری بات غلط نکل جائے گی تو میں اپنے حلق میں تھکوا لوں گا۔

منھ میں چھچھے پا لگے:- زبان بند ہو جانا، بات کرنے کا یارا نہ رہے، ڈوکنا عورتوں کی زبان۔　　(فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ اب بھی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔

منھ میں خاک:- جب کوئی کچھ اسے اور دینا منظور ہو تو عورتیں کہتی ہیں کہ اس کے منھ میں خاک۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

ہونا، رحمانت پاپنچ نہ جاننا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے اس جگہ بے زبان بھی عورتیں بولتی ہیں۔

منھ میں زبان نہیں۔ منھ میں زبان نہیں رکھتا:۔ نہایت غریب اور بے زبان آدمی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

منھ میں زبان نہیں رکھتا:۔ خاموش ہے چپ ہے، بول نہیں سکتا، ساکت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پاس رسوائی سے میں منھ میں زبان رکھتا نہیں
چشم تر رکھتا نہیں لب پر فغاں رکھتا نہیں — صبا

منھ میں زبان ہونا:۔ قوت گویائی ہونا، کہنے اور بولنے کی طاقت ہونا، بولنے بات کرنے کی جرأت ہونا۔ (کنایۃً) جواب دینے کے قابل ہونا۔ اردو صرف، فصیح اور رائج۔

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ دیا نہیں
بس چپ رہو ہمارے بھی منھ میں زبان ہے — غالب

منھ میں صابون گھلا ہوا ہے:۔ کنایہ ہے منھ پھیکا اور بدمزہ ہونے سے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں اس جگہ ''منھ صابن ہو رہا ہے'' بولتی ہیں۔

منھ میں کالک لگنا:۔ رسوائی ہونا، بدنامی ہونا، کلنک لگنا، داغ لگنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یہ بدنامی نہیں ہے صرف مجھ تک
ترے منھ میں بھی لگتی ہے یہ کالک — (فرہنگ اردو)

قول فیصل۔ لگ جانا کے ساتھ بھی صرف ہے

لے کے بوسہ کیا رقیب روسیہ رسوا ہوا
منھ میں کالک لگ گئی جب خال جاناں چھو گیا — عاشق

منھ میں کف ہونا:۔ غصہ کی زیادتی کے سبب منھ میں جھاگ آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

کانپتا تھا وہ جری غیظ سے تھا منھ میں کف
کیا گذرتی ہے جو ہوگا دل شبیر پہ تف — تعشق

قول فیصل۔ اب زیادہ تر اس جگہ منھ سے کف جاری ہونا زبانوں پر ہے۔

منھ میں کھیل اڑ کر نہیں پڑی:۔ کچھ نہیں کھایا، فاقہ ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اس جگہ کھیل اڑ کر منھ تک نہیں گئی بھی زبانوں پر ہے۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

منھ میں گالی بچ جانا:۔ گالی دینے کی عادت ہو جانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بصورت جمع منھ میں گالیاں بچ جانا یا پڑنا بھی زبانوں پر ہے اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

منھ میں گالی ہونا:۔ زبان پر گالی ہونا۔

ہاتھ میں تیغ منھ میں گالی ہے
بات تم نے نئی نکالی ہے — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ بصورت جمع زبانوں پر ہے۔

منھ میں گھنگھنیاں بھری ہونا:۔ چپ ہونا، خاموش ہونا، گونگا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

بہت چپ تھی آج تو بے کہاں
بھری ہیں ترے منھ میں کیا گھنگھنیاں — شوق قدوائی

قول فیصل۔ بھرے بیٹھنا، بھر کے بیٹھ رہنا، منھ میں گھنگھنیاں ہونا وغیرہ کی صورتوں سے بھی نظم ہوا ہے۔

گھنگھنیاں منھ میں بھر کے بیٹھے ہو گئے نہ بنو
رنج معلوم تو ہو اچھی بری بولو تو — عاشق

منھ ڈال آبلے اے گرمی فغاں منھ میں
کر چکا بیٹھا رہوں بھرے گھنگھنیاں منھ میں — ذوق

کس طرح سوز غم کو کہوں جا کے گرے حال
چھالے پڑے ہیں منھ میں مرے گھنگھنیاں نہیں — داغ

منھ میں گھی شکر:۔ دیکھو تمہارے

جو کوئی میٹھے زہر کا نام
دل کہے تیرے منھ میں گھی شکر — بشیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ تمہارے، ان کے وغیرہ کے اضافے کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ تنہا نہیں بولتے اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے اس محل پر کہتے ہیں جب اچھی اور نیک بات کہے تو عورتیں اور عوام کہتے ہیں۔ تمہارے منھ میں گھی شکر۔

منھ میں لگام نہ ہونا:۔ (کنایۃً) زبان دراز ہونا، بلا لحاظ ہر قسم باتیں کرنا، بدکلام ہونا۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

منھ میں اس کے ذرا لگام نہیں
اس سے ہنسنا تمہارا کام نہیں — فلق

منھ میں لینا:۔ منھ کے اندر کوئی چیز رکھ لینا، منھ کے اندر کوئی چیز لے جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شمع کے شعلے کو جب گل گیر نے منھ میں لیا
رکھ آنکھوں نے دیکھا رنج آتش خوار کو — آتش

منھ میں مارنا:۔ کسی کے منھ پر مارنا، تھپڑ مارنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر منھ پر مارنا بولتے ہیں۔

منھ میں مہر لگانا:- کنایہ ہے خاموش کر دینے اور خاموش ہو جانے سے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - زیادہ تر منھ پر مہر لگانا زبانوں پر ہے۔

منھ میں نام پھرنا:- کسی کا نام دل میں بار بار آنا اور زبان پر نہ آنا۔

تعریف پری یہ اچھا سخن میں کیا
پھرتا ہے نام غیر کا تیرے دہن میں کیا — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل - یہ دہلی کی زبان ہے۔

مُنھنال:- وہ تانبے پیتل یا چاندی سونے وغیرہ کی بنی ہوئی نلی جو حقہ کی نے پر دم کشی کے واسطے لگا دیتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

دم میں یاقوت ہوتا ہے شرب جاناں سے
ہو جو قلیاں میں بلور کی منھنال سفید — ناسخ

قول فیصل - عام طور سے رائج و مستعمل ہے۔

منھ نکالنا:- پردے یا دروازے یا پانی وغیرہ کے باہر سر نکالنا، پردے وغیرہ سے چہرہ باہر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غم نہ ہستی مل کے عدم سے نکالا منھ کو
اور نہیں گر مانتے تو جاؤ کالا منھ کرو — ذوق

منھ نکل آنا:- منھ اتر جانا، چہرہ اتر جانا، گال پچک جانا، دبلا ہو جانا، منھ سُت جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بتا اے قدر کس خوشرو پہ تیری آنکھ پڑتی ہے
گڑھے پڑ گئے آنکھوں میں منھ تیرا نکل آیا — قدر

قول فیصل - اب ذرا سا اور اتنا سا کے اضافہ کے ساتھ ہی عورتیں بولتی ہیں۔

منھ نوچ لینا:- چہرہ کو ناخنوں سے کھرچ ڈالنا، علامت غضب، ماتم میں عورتوں سے یہ حرکت سرزد ہوتی ہے۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

گر زنج یا منھ کو نچے کوٹ لی چھاتی
دل تنگی ہجراں سے مغلوب غضب ہم — میر

منھ نہ اٹھانا:- گردن نہ اٹھانا، منھ نہ ہٹانا، گردن اونچی نہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تا آب رواں سے منھ نہ اٹھاتے تھے جانور — انیس

منھ نہ پڑنا:- جرأت نہ ہونا، حوصلہ نہ ہونا، شرم یا رعب یا خوف مراتب سے کچھ کہہ نہ سکنا کہنے کی جرأت نہ ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بیٹھے ہم ایسے خلوت میں ہو گئے باہم جواب
منھ نہیں پڑتا کسی کا مطلع پر دونوں طرف — ظفر

منھ نہ پھیرنا:- منھ نہ موڑنا، مستقل رہنا، منھ نہ ہٹانا، ارادہ پر قائم رہنا۔ روگردان نہ ہونا، سامنے رہنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

منھ نہ پھیرا جگر و دل نے صف مژگاں سے
سچ تو یہ ہے وہ بھی بڑے ہوتے ہیں برچھی والے — داغ

قول فیصل - زیادہ تر منھ نہ موڑنا - زبانوں پر ہے۔

منھ نہ چڑھانا:- تیوری پر بل نہ ڈالنا، خفا نہ ہونا، تیوری نہ چڑھانا، ناک بھوں نہ چڑھانا۔ ترش رو نہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے منھ نہ بنانا زبانوں پر ہے۔

منھ نہ چڑھنا:- مقابل نہ ہونا، مقابلہ نہ کرنا، برابری نہ کرنا، ہمسری نہ کرنا، روکش نہ ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

ہم نہ کہتے تھے منھ نہ چڑھو اس کے
درد کچھ عشق کا مزہ پایا — درد

منھ نہ چڑھنا:- سر نہ چڑھنا، گستاخ نہ ہونا، بے ادب نہ ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

سن او گل بہت منھ نہ چڑھ یار کے
یہ تھوڑی سی عزت اتر جائے گی — رند

قول فیصل - اب اس جگہ سر نہ چڑھنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ نہ دکھانا:- شرم کے باعث روپوش ہو جانا۔ خجالت کے سبب سامنے نہ آنا، صورت نہ دکھانا، سامنے نہ آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیں گالیاں تو نے بھی اور ہم نہ لگے دیکھ
منھ بھی نہ دکھاتا جو کوئی اور سا ہوتا — ظفر

قول فیصل - اس جگہ منھ نہ دکھلانا بھی فصیح و رائج ہے۔

تجھ سے بیزار ہوں جاتا ہوں دکھو کے عالم
منھ نہ دکھلائے خدا پھر مجھے دنیا تیرا — رند

منھ نہ دیکھنا:- صورت سے بیزاری ظاہر کرنے کے لئے، صورت سے بیزار ہونا، از حد بیزار ہونا، نہایت متنفر ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

منھ چھپایا جو آج بھی تو نے
منھ نہ دیکھوں گا بے وفا تیرا — بحر

قول فیصل - اب زیادہ تر صورت نہ دیکھنا زبانوں پر ہے۔

منھ نہ کرنا:- رخ نہ کرنا، کسی طرف جانے کا نام نہ لینا، کہیں جانے کا ارادہ نہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ چاہ حزیں پہنچیں اگر اور بھی ہم سے
ہستی کی طرف منھ نہ کرے کوئی عدم سے — ناسخ

منھ نہ کرنا:۔ ۱؎ التفات نہ کرنا، متوجہ نہ ہونا۔ توجہ نہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پاس بٹھاتی کا اس شوخ کو ایسا ہے امیر
گھر میں ہو آئینہ تو گھر کی طرف منھ نہ کرے — امیر

منھ نہ کرنا:۔ ۲؎ پاس نہ کرنا، لحاظ نہ کرنا، رعایت و مروت نہ کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

منھ نہ کرنا:۔ ۳؎ بٹیر کا دوسرے بٹیر سے لڑنے کے لئے تیار نہ ہونا۔ اردو صرف، بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

منھ نہ کھلواؤ:۔ زبان نہ کھلواؤ، ورنہ دو، سب حال کہہ کر رکھ دوں گا، ساری باتیں ظاہر کر دوں گا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کھلوا نہ منھ زبان کو اب روک ناصحا
عشق دہن میں تنگ ہوں بات بھی جائے گی — امانت

قول فیصل۔ اس کے معنی "کہنے پر مجبور نہ کیجئے" بھی ہیں۔

آپ اور پرستش عزم ہائے بتانی کیا خوب
منھ نہ کھلوائیے ان باتوں میں کیا رکھا ہے — ناسخ

منھ نہ لگانا:۔ منھ سے نہ چھونا، منھ کے پاس تک نہ لانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع جام کوثر کو بھی وہ منھ نہ لگاوے ساقی — ظفر

قول فیصل۔ اب منھ سے نہ لگانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

منھ نہ لگانا:۔ ۲؎ رخ دے کر نہ بولنا، محبت سے بات نہ کرنا، خاطر میں نہ لانا، خیال میں بھی نہ لانا، خطرے میں نہ لانا، اخلاص سے پیش نہ آنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لگایا نہ منھ میکش عشق نے
بہت دختر رز مچلتی رہی — اکبر

محل صرف۔ جس دن لڑکے نے پڑھنے سے جی چرایا، اسی دن منھ نہ لگایا۔ (گھر کی سہیلی)

منھ نہ لگانا:۔ ۳؎ بے عزت یا بے توقیر کر کے بات نہ کرنا، بات نہ پوچھنا، حقیر جاننا، توجہ نہ کرنا۔ بے وقار اور ذلیل سمجھنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ کنکھیوں سے دیکھتی جاتی تھی مگر منھ نہیں لگاتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

منھ نہ لگانا:۔ ۴؎ یار نہ بنانا، مصاحب نہ بنانا، شریک نہ کرنا، صحبت سے نفرت کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہیں جو محفل میں تری جام دکھانے والے
ان کو تو منھ نہ لگا ہیں یہ شرابی والے — ظفر

منھ نہ لگانا:۔ ۵؎ سر نہ چڑھانا، گستاخ نہ بنانا، بے ادب نہ کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جو اول دن ہی سے اپنے نہ دل کو منھ لگاتے ہم
نہ اپنوں کو رلاتے ہم نہ ہنساتے ہم نہ دشمن کو — جعفر

منھ نہ موڑنا:۔ منھ نہ پھیرنا، رخ نہ پھیرنا، منھ سامنے رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

موڑا نہ کبھی منھ تری شمشیر جفا سے
بیرا سا کسی کا بھی جگر ہو نہیں سکتا — ذکی

منھ نہ موڑنا:۔ ۲؎ بے رخی نہ کرنا، بے مروتی نہ کرنا، بے وفائی نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قاتل اگر کہے کہ سکتا ہی چھوڑ دو
خنجر تو اک دم کے لئے منھ نہ موڑیو — وحشت

منھ نہیں:۔ حوصلہ نہیں، جرأت نہیں، مجال نہیں، تاب و طاقت نہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مقابلہ کرے تیرا یہ منھ کسی کا نہیں
صبا نے روز گل کا کیا ہے ثابت — رشک

منھ ہاتھ ٹوٹنا:۔ لڑائی جھگڑا ہونا، ہاتھ اور منھ میں چوٹ آنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ ہاتھ منھ ٹوٹنا بھی زبانوں پر ہے۔

کیوں لڑائی میں ہاتھ منھ ٹوٹیں
مرغ دونوں لگیں یہ جھپٹیں — انشا

منھ ہاتھ دھونا:۔ پانی سے ہاتھ اور منھ کو صاف کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

خیمے پڑے ہیں اہل ستم کے کنار جو
منھ ہاتھ دھو رہے ہیں جوانان [illegible] — تعشق

قول فیصل۔ اسی جگہ ہاتھ منھ دھونا بھی زبانوں پر ہے۔

منھ ہونا:۔ چھید ہونا، سوراخ ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

منھ ہونا:۔ ۲؎ پاس ہونا، لحاظ ہونا، مروت ہونا، رعایت ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ ان کا، ہمارا، تمہارا، آپ کا وغیرہ کی ضمیروں کے ساتھ مستعمل ہے۔

آدمی کو جو کچھ نہیں کہتا
سادہ رو منھ یہ تجھ کو تیرا ہے — شاد

بصورت نفی منھ نہ ہونا بھی مستعمل ہے۔

کفن دینے میں کیا لگتا ہے بجلی کے مرتے کو
مرا جاتا ہے کیوں چرخ دنی دو گز کی چادر میں (رشک)

(نور اللغات)

حسنِ تفضیل۔ اب اس جگہ زبانوں پر مرا جاتا ہے۔ جیسے قلم کے لیے کیوں مرے جاتے ہو ابھی لکھ کے دیں گے۔

مُواجب :- (بفتح اول و کسرِ چہارم) موجب کی جمع۔ مقرر کیا گیا۔ لازم کیا گیا۔ مجازاً تنخواہ۔ مشاہرہ۔ اجرت۔ مزدوری۔ عربی۔ مذکر۔

(فقرہ) ان کے مواجب کیا ہیں (دہلی میں مروج ہے) (اگرچہ یہ لفظ جمع ہے مگر مفرد کی جگہ بھی مستعمل ہے) (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

حسنِ تفضیل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُواجہہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) رو برو۔ سامنے۔ مقابل۔ باہم رو برو۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

آرسی اس کے سامنے دھر دو
کبھی دیں مواجہہ کر دو (میرؔ)

حسنِ تفضیل۔ زیادہ تر بالمواجہہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مُواخاۃ :- (بضم اول) باہم برادرانہ رشتہ قائم کرنا۔ بھائی بنانا۔ باہم رشتۂ اخوت قائم کرنا۔ عربی مصدر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسنِ تفضیل۔ شیعہ تعلیمیافتہ طبقہ عیدِ مواخاۃ کی ترکیب سے بولتا ہے۔

مُواخذہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) جواب دہی۔ طلبی۔ گرفت۔ بازپرس۔ جواب طلبی۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

رہے نہ حشر پہ یا رب مواخذہ میرا
یہیں حساب ہو روزِ حساب کے بدلے (رشک)

حسنِ تفضیل۔ کتابت میں واو لکھتے ہیں لیکن تلفظ میں ہمزہ بولا جاتا ہے۔ جواب دہ گناہگار کے معنوں میں مواخذہ گیر زبانوں پر ہے جیسے کسی کی غیبت کرنے سے کیا فائدہ تم قیامت میں مواخذہ گیر ہو گے۔ عورتیں ماخذے گیر کہتی ہیں۔

مواخذہ :- بدلا۔ مکافات۔ عوض۔

پرائے جھگڑے میں کیا مفت جان زار چلی
پڑا ہمارے سر آ کر مواخذہ دل کا (رشک)

(نور اللغات)

حسنِ تفضیل۔ اب ان معنوں میں قلیل الاستعمال ہے

مواخذہ سے چھوٹنا :- مواخذہ سے نجات پانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

چھوٹے مواخذہ سے محبت کے شکر ہے
اس کا عوض بھی گردشِ ایام ہو چکا (رشک)

مواخذہ کرنا :- بازپرس کرنا۔ جواب طلب کرنا۔ گرفت کرنا۔ جواب طلبی کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

درپیش ہے روزِ سخت کل کا
کرنا ہے مواخذہ عمل کا (اثر)

مواد :- مادّہ کی جمع۔ ہر چیز کی اصل۔ جائے ہر چیز۔ غلط۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

مواد :- (مجازاً) اسباب۔ مسالا۔ سامان۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

علم مجلسی۔ جو موضوع تم نے بتایا ہے اس پر کتاب میں لکھنے کو تیار ہوں لیکن مواد ملنا مشکل ہے۔

مواد :- بخار۔ کدورت۔ دل میں بیٹھی ہوئی باتیں۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

جھانجھ ہے آج ان کے غصے کی
دل کا سارا مواد نکلے گا (منیر)

حسنِ تفضیل۔ لکھنؤ کی عورتیں اب اس معنی پر بخار بولتی ہیں۔

مواد :- پیپ۔ آلائشِ زخم۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

حسنِ تفضیل۔ آنا۔ نکلنا۔ بھرا ہونا۔ بھرنا۔ پڑنا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

موادِ فاسد :- خراب مادّہ۔ فارسی ترکیب۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

حسنِ تفضیل۔ اس جگہ زیادہ تر فاسد مادّہ زبانوں پر ہے۔

موازنہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) وزن کرنا۔ جانچنا۔ اندازہ کرنا۔ ہم وزن ہونا۔ دو چیزوں کا ہم وزن ہونا یا کرنا۔ برابری۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

حسنِ تفضیل۔ ایک معنی۔ تقابل اور مقابلہ کے بھی ہیں۔ ہونا اور کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

میرا دل بھی ہے غیر کا بھی دل
دونوں کا اب موازنہ کیجیے (احمد)

موازی :- (بضم اول و کسرِ چہارم) برابر۔ مقابل۔ محاذی۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

حسنِ تفضیل۔ اسی جگہ متوازی زبانوں پر زیادہ ہے۔

موازی :- اندازہ کرلینا۔ قیاساً۔ اندازاً۔ تخمیناً

حسنِ تفضیل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ خاص کر گاؤں اور آدمیوں کے ساتھ اظہارِ تعداد کے واسطے اول میں آتا ہے جیسے موازی چار گاؤں۔ مگر تاریخ فرشتہ کے اس فقرے میں موازی با وجود ہزار سوار متوجہ احمد نگر گشت۔ سوار کے ساتھ

بھی آیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُواصَلت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) ملاقات۔ وصل۔ ملنا۔ پیوستگی۔ عربی مؤنث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَواضِع:۔ جمع موضع کی۔ گاؤں۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اسی جگہ مواضعات بھی زبانوں پر ہے جو اردو ہے۔

مَواطِن:۔ موطن کی جمع۔ وطن۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُواظَبت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) ایک کام ہمیشہ کئے جانا، ہمیشہ ایک کام پر رہنا۔ عربی مؤنث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَواعِظ:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) موعظت کی جمع۔ پند، نصیحتیں، نصائح۔ عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ دہلی میں مواعظ مؤنث ہے۔ مواعظ حسنہ کی ترکیب سے بھی تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مَواعید:۔ (بفتح اول و یائے معروف) جمع ہے میعاد کی جس کے معنی ہیں وعدہ کرنا جگہ وعدے کی، وعدے کا زمانہ۔ عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُوافِق:۔ (بضم اول و کسر چہارم) مطابق مناسب، ٹھیک، موافقت کرنے والا، یکساں برابر کا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

پرورش ہونے لگی پاک غذا ملنے لگی
جو موافق تھی وہی آب و ہوا ملنے لگی (مؤلف)

مُوافِق بمعنی لائق، سزاوار، مزاج یا طبیعت کے مناسب۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اپنے مذاق کے موافق طرح طرح کے اشغال میں مصروف رہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

مُوافِق بمعنی حامی، ہمدرد، ہم خیال، مخالف کی ضد۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہم لوگ شروع ہی سے اندرا گاندھی کے موافق ہیں۔

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع موافقین ہے اور اردو جمع موافقوں ہے۔

موافق آنا:۔ مزاج یا طبیعت کے مناسب ہونا، مناسب حال ہونا۔ راس آنا، بر داشت آنا، مزاج کے مطابق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مریضِ عشق کیا جن یار نے جب
مزاج سے نہ موافق کبھی دوا آئی (آتش)

قولِ فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے
کہ بجلیوں سے موافق ہو طبیعت کیونکر دنیا کی (آتش)

مُوافَقت:۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) مطابقت، ساتھ، برابری، اتفاق، دوستی، ہم مزاجی۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کے معنی حمایت، ہمدردی، ہم خیال ہونا بھی ہیں جیسے کل وی آئی پی علی ظہیر صاحب کی موافقت میں جو بیان آیا تھا اس کا الیکشن پر اچھا اثر پڑے گا۔

موافقت آنا:۔ مزاج کے موافق ہونا، مزاج راس، طبیعت کے موافق پڑنا۔

(فقرہ) میاں بی بی میں موافقت نہ آئی زید نے بی بی کو چھوڑ دیا (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

موافقت رکھنا:۔ دوستی رکھنا، ملاپ رکھنا، متفق ہونا، رسائی رکھنا۔ اردو فعل لازم (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اس جگہ موافقت ہونا زبانوں پر ہے۔

موافقت کرنا:۔ اتفاق کرنا، بنا، ملاپ کرنا، دوست بننا، دوستی کرنا، دل ملانا، رسائی کرنا۔ اردو فعل متعدی۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے اتفاق کرنا، حمایت کرنا کے معنوں میں زبانوں پر ہے۔

موافقت ہونا:۔ اتفاق ہونا، مزاج ملنا، دل ملنا، یکسانیت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ مطابقت بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے اگر مزاج میں مطابقت ہے تو ہمیشہ بنے گی ورنہ نہیں۔

موافق ہو جانا:۔ مل جانا، ان کے شامل ہو جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ آپ کا ایک ملازم خاص مجھ سے موافق ہو گیا۔ (جنونِ انتظار)

قولِ فیصل۔ جس صورت سے محلِ صرف میں استعمال ہوا ہے کہ "مجھ سے موافق ہو گیا" اس جگہ اب "میرا موافق ہو گیا ہے" بولیں گے اور اس کے معنی ہیں ہمدرد ہونا، حامی ہونا۔

مَواقِع:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) موقع کی جمع۔ محل موقع، جگہیں، منزلیں۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ زندگی میں کبھی ایسے بھی مواقع آ جاتے ہیں کہ عقل کام نہیں کرتی کہ کیا کیا جائے۔

مواقف :- موقف کی جمع۔ ٹھہرنے کی جگہیں عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مواکلت :- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) کھانا کھلانا۔ باہم مل کر کھانا۔ باہم خورش۔ عربی۔ مصدر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل نحو۔ مواکلت اور مناکحت دو جُدے ذریعے اتحاد و ارتباط کے ہیں۔ (اجتہاد)

موالات :- (بضم اول) باہمی اتحاد۔ آپس کی دوستی۔ عربی۔ مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ ترک موالات کی ترکیب سے بولتے ہیں جس کے معنی ہیں سوشل بائی کاٹ۔ معاشرہ کے کسی فرد یا جماعت سے مکمل طور سے ترک تعلقات۔

مُوالات :- (بضم اول) کسی کام کا پے در پے کرنا۔ بلا فصل کوئی کام انجام دینا۔ عربی مصدر۔ فقہا کی اصطلاح۔

موالی :- (بفتح اول) مولیٰ کی جمع۔ یار دوست عزیز و اقارب۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

اٹھ اٹھ کے سب عزیز و موالی اُدھر چلے
جلدی کا ہے دکھانے بازو بھی کر چلے — عشق

محل استعمال۔ حالی موالی اور حوالی موالی بھی زبان زد ہے۔ جیسے اب اس کو نکر ہوئی کہ ان کو حوالات سے نکلوا دے حوالی موالی سنتری گھروالی کی آنکھوں کی اور حیاں آزاد اس طرح غائب ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد) موالیان کی صورت سے بھی زبانوں پر ہے۔

موالیان علی کا ہجوم تھا در پر — میر عشق

موالید ثلاثہ :- (بفتح اول و یائے معروف) تین قسم کی مخلوق۔ جو روئے زمین پر ہے۔ جمادات پہاڑ۔ پتھر وغیرہ۔ نباتات۔ یعنی درخت اور بوٹیاں وغیرہ۔ حیوانات۔ یعنی کل جاندار چیزیں۔ فارسی ترکیب صفت۔ فلسفہ کی اصطلاح۔

محل استعمال۔ اس کا محل پر مالیہ بہ کا دیکھی۔ فلاسفہ کی زبانوں پر ہے۔

رنگ عقل بخیم نسبت وبہ حال
موالید سہ گانہ ہو گئے پامال — (مولوی اسمٰعیل)

مُوانست :- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) باہم انس رکھنا۔ پیار۔ اخلاص۔ دوستی۔ اتحاد۔ ارتباط محبت رکھنا۔ عربی مصدر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

موانع :- (بفتح اول وکسر چہارم) مانع کی جمع رکاوٹ پیدا کرنے والی چیزیں۔ منع کرنے اور روکنے والی چیزیں۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

محل استعمال۔ صاحب فارسی افلاد لکھتے ہیں کہ موانعات اس کی جمع غلط ہے اس جگہ موانع کافی اور صحیح ہے۔ عربی جمع الجمع کا استعمال اردو ادبا و فضلا نے خاص خاص الفاظ کے سوا ناجائز قرار دیا ہے۔

موانعت تاکید کرتا ہے۔

مواہب :- (بفتح اول وکسر چہارم) موہبت کی جمع بخششیں۔ مہربانیاں۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

موباف :- (بواو معروف) وہ کپڑے کی دھجی یا ڈوری جو عورتیں کنگھی کرکے چوٹی کے آخر میں گوندھ لیتی ہیں تاکہ چوٹی کھل نہ سکے۔ چوٹی باندھنے کا فیتہ۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

ہو گیا ازبسکہ مجھے بخیل کا یقیں
انگے بالوں میں جو موباف زری کا دیکھا — رند

محل استعمال۔ عورتیں عام طور سے موباف کہتی ہیں۔

وہ کنگھی وچوٹی گھُنٹی صاف صاف
کناری کا جیسے چمکتا موباف — میر حسن

موباف کا صرف لگانا ہے ساتھ ہے۔

سرخ موباف اس نے ڈالا زلف میں ہم مر گئے
دیکھنا اس کا ہمارے واسطے شبخون ہوا — (ذوق)

پڑا ہونا کے ساتھ مرتب ہے۔

موبد :- (بواو معروف وکسر چہارم) حکیم و دانشمند۔ آتش پرستوں کا پیشوا۔ مغنی۔ فارسی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کبھی زرتشتیوں میں ایسا کر سارے موبد
دن ہو یا رات ہو تے تھے مری تبعیت — (ذوق)

موبمو :- (ہر دو بواو معروف وفتح سوم) بال بال ذرا ذرا۔ حرف بحرف سب کا سب۔ کل۔ فارسی تابع فعل۔ فصیح۔ رائج۔

زلوت کی تعریف میں دفتر کے دفتر لکھ دیئے
مو بمو حال پریشانی رقم ہوتا رہا — (سحر)

محل استعمال۔ کہنا اور حال کہنا کی ترکیبوں سے زبان پر ہے۔

میر بولا نہیں طاقت گفتگو
رہا تو ہو تجھ میں سب موبمو — (شوق)

جیسے شراب کے نشے نے سمندر وحشت پر ایک اور کوڑا جایا کہ وزور کا سارا حال موبمو کہہ سنایا۔ (فسانۂ آزاد)

موپریشاں :- بال بکھرے ہوئے۔ بال کھولے ہوئے۔ غم درد میں بال کھولے ہوئے۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح۔ رائج۔

پیچھے پیچھے تھا سب کے سوداگر
موپریشاں اداس خاک بسر — (نواب مرزا شوق)

محل استعمال۔ اب اس جگہ بال بکھرائے ہوئے

یا بال پریشاں کئے ہوئے زبانوں پر زیادہ ہے

یارب پڑی رہے مری میت اسی طرح
بیٹھے رہیں وہ بال پریشاں کئے ہوئے (مصحفی لکھنوی)

زلفیں پریشان ہونا بھی بولتے ہیں

حادثے دہر کے زمانے میں ہم گزرے ہیں
میرا مرنا تری زلفوں کا پریشاں ہونا (عزیز لکھنوی)

زلف پریشاں کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ یعنی بکھری ہوئی زلفیں۔

اک نہ اک ظلمت سے جب وابستہ رہنا ہے تو جوش
زندگی پر سایۂ زلف پریشاں کیوں نہ ہو
(جوش ملیح آبادی)

موُت :۔ (بواؤ معروف) پیشاب، بول۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کر کے جو موت چھینٹے سے ترا
اپنے بچوں کی طرح سے پالا (عروج لکھنوی)

قول فیصل۔ اس جگہ پیشاب زبانوں پر زیادہ ہے۔

یہ کہہ کے کردیا عاشق نے شوخ پر پیشاب
بھلا وہ تیغ ادا کیا کہ جس میں دھار نہ ہو (لکھنوی)

موُت :۔ نطفہ، آب پشت، منی

خدا جانے یہ کس کا ہے موت خوجا
قیامت رہے گیلا ہے یا قوت خوجا (رنگین دہلوی)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

موُتنا :۔ بری اولاد، بدطینت لڑکا۔ جیسے یہ کس کا موت ہے۔ حرامی موت، جیسے کا پوت برے کا موت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

موَت :۔ (بالفتح) قضا، مرگ، اجل، وفات، انتقال۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے، انھیں اجزا کا پریشاں ہونا (چکبست لکھنوی)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع موتیں اور موتوں ہے اور عربی جمع اموات ہے۔

موت و حیات اور حیات و موت کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

حیات و موت کی پابندیاں ارے توبہ
یہ کس عذاب دو عالم میں مبتلا ہوں میں (شاکی بھوپالی)

موَت :۔ شامت، خرابی، برائی۔ اردو مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھ کر فیاض کو کہتی ہے کیا طبع بخیل
موت آتی تاروں کو ہوتا اگر حاتم کے پاس (داغ)

موَت آنا :۔ قضا آنا، مرنا، جان جانا، انتقال کرنا، دنیا سے گزرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع جس جا ہمیں موت آئے وہاں جیتے کے رونا (میر تقی)

قول فیصل۔ اسی جگہ موت آجانا بھی فصیح رائج ہے۔

تجھ کے سینے سے شاداں ہوں کو سو جاتا
مجھے بہار جوانی میں موت آ جاتی (اختر لکھنوی)

موَت آنا :۔ کسی کام کا کرنا نہایت شاق اور ناگوار ہونا، جان نکلنا، دم نکلنا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کون وقت اے وائے گزرا جی کو گھبراتے ہوئے
موت آتی ہے اجل کو یاں تلک آتے ہوئے (ذوق)

موَت آنا :۔ شامت آنا، خرابی آنا، آفت آنا، بدنصیبی اور بدطالعی کا ظاہر ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

آئی ہے کیا میری شامت آئی ہے کیا میری موت

پیدا کروں اظہار دو عالم تمھارے سامنے (داغ)

رو دے مرنے والوں سے بھی عزیز
کو کیوں موت آئی ہے قضا کی (امیر)

موَت آنکھوں میں پھرنا :۔ موت کا دھیان و پیش نظر ہونا۔

رہتا ہے یاد خرام قاتل
موت آنکھوں میں پھرا کرتی ہے (رشک)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ آنکھوں کے سامنے موت پھرا کرنا، گھوما کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

موَت بھلی کہ جان کَنْدنی :۔ یعنی روز روز کی تکلیف سے مرجانا ہی بہتر ہے۔ جان کنی سے موت اچھی ہے۔ (اردو کہاوت)

(مخزن اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

موَت پانا :۔ موت آنا، مرنا، قضا آنا، موت ملنا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

مرگ مجنوں سے عقل گم ہے میر
کیا دوانے نے موت پائی ہے (میر)

موَت پڑے :۔ کوسنا۔ عورتوں کی زبان

پڑے موت کیسا ہے منہ زور تو
تری جان ہی کیا ہے در گور تو (شوق قدوائی)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عورتیں اس جگہ مرے یا موت آئے بولتی ہیں۔

موَت چاہنا :۔ مرنے کی خواہش کرنا، مرنے کی تمنا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع چاہتا ہوں موت، تو آتی نہیں (لاالم)

موَت چاہنا :۔ شامت چاہنا

بیچے کیوں اپنی موت چاہتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ عورتیں اور عوام کیوں قضا آئی ہے، کیا قضا ڈنڈ پیل رہی ہے بھی بولتے ہیں۔

موت خطا ہوگیا یا نکل پڑا:۔ بہت ڈر گیا، خوف کھا گیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب اس جگہ پیشاب خطا ہونا یا نکلنا زبانوں پر ہے۔

موت دینا، موت نکل جانا:۔ پیشاب نکل جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ موت مارنا بھی زبانوں پر ہے۔ پڑھا لکھا طبقہ، پیشاب کر دینا، اس جگہ بولتا ہے۔ موت دینا، موت مارنا کا ایک مفہوم ڈر جانا، خوف کھانا بھی ہے۔

موت دینا:۔ موت سے ہم آغوش کرنا، مارنا، مار ڈالنا۔ ایک قسم کی بددعا اور کوسنا اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اس جگہ عورتیں موت دینا کبھی بولتی ہیں۔

موت ذبح ہونا:۔ کہتے ہیں قیامت کے دن فرشتۂ اجل جس کو ملک الموت کہتے ہیں ذبح کیا جائے گا۔

جنت میں موت ذبح ہو جس طرح اسے کیجئے حلال ہو کے مجسم جو آئے رنج — شعور

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "اس سے قطع نظر کہ ملک الموت کا قیامت کے دن ذبح کیا جانا کسی حدیث یا روایت میں مذکور ہے کہ نہیں۔ ایک بے تکے زمین آسمان کے قلابے ملانے والے شعر پر محاورے کی بنیاد رکھی جاتی ہے جنت حیات جاوید کا مقام ہے وہاں موت کا گزر کہاں موت کو موت آجاتی ہے زندگی میں مبدل ہو جاتی ہے۔ حلال کرنا، ذبح کرنا بھی اور حرام کی ضد بھی ہے۔ رنج مجسم ہو کے آئے تو اسے حلال کر کے اور حلال سمجھ کے کھا جائے یعنی رنج کی پروا نہ کیجئے جب رنج بکرے کی طرح ہضم ہو جائے گا تو چین کی بنسی بجے گی۔

القصہ موت کا ذبح ہونا ایک فرضی اور بے سر و پا محاورہ ہے"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

موتراش:۔ (بواؤ معروف و فتح سوم) بال مونڈنے کا استرہ، فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اچھا نہیں ہے یار کا گیسو تراشنا
اے موتراش پہلے ہمارا جگر تراش — امیر

قول فیصل۔ تیر نے موئے تراش بھی کہا ہے

تیرہ جو کہیں لباس، تنگ معاش
ساتھ رکھتے ہیں ایک موئے تراش — میر

اب عام طور سے استرہ ہی زبانوں پر ہے

موت سر پر سوار ہونا:۔ شامت آنا کمبختی آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

جھنجھلا کے بوسۂ لب جاں بخش پر کہا
کیا موت تو نہیں ترے سر پر سوار آج — امیر

موت سر پہ سوار ہے:۔ اجل سر پہ سوار ہے، شامت آئی ہے۔

اے داغ وہ جن بندھی تجھے کوئے یار کی — داغ
کمبخت موت ہے ترے سر پہ سوار آج (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ قضا سر پر منڈلا رہی ہے موت آئی ہے، قضا آئی ہے، وغیرہ بھی زبانوں پر ہے۔

موت سر پر کھیل رہی ہے:۔ یعنی شامت آئی ہے، مار ڈالے جاؤ گے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ قضا سر پر کھیل رہی ہے بھی زبانوں پر ہے۔

موت سے نکال کر گوہ میں ڈالنا:۔ ایک خراب حالت سے نکال کر دوسری بدتر حالت میں ڈالنا۔ ذلیل سے ذلیل کرنا، نہایت شرم دلانا، خوب خبر لینا۔

بنایا جیض کا لتہ حرم نے میر صاحب کو جب
نکالا موت سے بندی کو صاحب گوہ میں ڈالا — میر صاحب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عورتیں اس جگہ گوہ سے نکال کر موت میں ڈالنا، بولتی ہیں۔

موت کا بازار تیز ہونا، موت کا بازار گرم ہونا:۔ کثرت سے موتیں واقع ہونے کی جگہ۔

تیز کیا موت کا بازار ہے اس گلشن میں — ناظم
گرم ہے اس کی گلی میں موت کا بازار آج — حافظ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب صرف، موت کا بازار گرم ہونا زبانوں پر ہے۔

موت کا بہانہ ہونا:۔ موت آنے کے لئے کوئی صورت نکل آتی ہے موت کے لئے کوئی بہانہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو محاورہ صحیح رائج۔

فراق شہ کا زہرہ سے اٹھا سکینہ سے
حلق سے جان گئی موت کا بہانہ ہوا — انیس

موت کا پسینا: ٹھنڈا پسینا جو حالت نزع میں ماتھے پر آتا ہے، وہ پسینہ جو بوقت مرگ آدمی کے چہرے پر نمایاں ہوتا ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہچکی آتی ہے سرد سینہ ہے
ماتھے پر موت کا پسینہ ہے — شوق

قول فیصل۔ آنا، چھوٹنا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

مردہ دل ہیں وہ مریض بیکسی دنیا میں جو
موت کا جن کی عیادت کو پسینہ آئے ہے — شاد

موت کا پیام: پیغام موت، قضا کا پیام، وہ شے جو موت کا سبب بن جائے۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

انگڑائی لے کے صبح جو اٹھا یہ لالہ فام
حالات زندگی نے دیا موت کا پیام — نجم آفندی

قول فیصل۔ اسی جگہ موت کا پیغام بھی زبانوں پر ہے۔

بھیجا خط کا بھی اس بت نے ترک
اب خدایا موت کا پیغام بھیج — ناسخ

آنا اور لانا کے ساتھ صرف ہے۔

جی اٹھے مردے ہزاروں جن کے گھنگھرو کی صدا
واسطے رندوں کے لایا موت کا پیغام رقص
(فسانہ آزاد)

موت کا ٹٹو: بدنصیب، ناکارہ، بدترین انسان۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ عدالتوں سے مقدمہ ہار چکا ہے مگر موت کا ٹٹو اپیل ضرور کرے گا۔

موت کا چلو ہاتھ میں: سرکنایۃ، بھلائی کے بدلے برائی کرنا۔ نیکی کے عوض بدی کرنا، کسی کی ساری خدمت خاک میں ملا دینا۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ان کا ہر طرح کا خیال رکھو، روپے پیسے سے ساتھ دو پھر بھی وہی موت کا چلو ہاتھ میں۔

موت کا دھڑکا: مرنے کا ڈر، مرنے کا خوف۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

موت کا دھڑکا اٹھا اللہ، رنگ شکستہ دل مردہ
اس سے تو اے دل مرنا بہتر دم ہی وارا نیارا ہے — آرزو لکھنوی

موت کا سامان: کمال مصیبت اور ناگوار امر کی جگہ، موت کا سبب، مرنے کا باعث۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

موت کا سامان ہے بے یار سامان نشاط
اب تو ساغر نوش ہیں پر دل مرا خاموش ہے — آتش

موت کا سامنا: قضا کا سامنا، آفت و مصیبت کا سامنا۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

یار آمادہ ستم روز رہا کرتا ہے
سامنا موت کا ہر روز رہا کرتا ہے — صبا

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے۔ جیسے اس وقت دھوپ نکل آئے تو موت ہی کا سامنا ہے (فسانہ آزاد)

موت کا سر پر کھیلنا: موت کا وقت قریب آنا، موت کا وقت قریب پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سخت جانی کی حقیقت کیا تہ تیغ رواں
کھیلی گر موت سر پر تو کیا تھا کچھ نہ تھا — شاد

قول فیصل۔ قضا یا موت سر پر کھیلنا زبانوں پر زیادہ ہے — اجل کی صورت سے بھی فصیح و رائج ہے۔

موت کا فرشتہ: ملک الموت، جناب عزرائیل۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

مرگ عاشق پر فرشتہ موت کا بدنام تھا
وہ ہنسی روکے ہوئے بیٹھا تھا جس کا کام تھا — جعفر حسین تفضل گوری

موت کا کھانا: وہ کھانا جو مردے کے واسطے پکاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مندرجہ بالا معنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کھانا جو مردے کے کھانے کے واسطے پکایا جائے بہرحال اس کے معنی ہیں وہ کھانا جو مردے کے فاتحہ کے لئے پکایا جائے اور اس پر فاتحہ ہو، اسی جگہ بعض لکھنؤ والے فاتحہ کا کھانا کہتے ہیں۔

موت کا مرض: وہ بیماری جس کے سبب آدمی مرے۔ مرض الموت۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مرض الموت کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

موت کے پنجے میں آجانا: موت کے قریب آجانا، موت کے چنگل میں پھنس جانا، ایسے موقع پر آجانا جہاں مرنے کا یقین ہو جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جی آگیا موت کے پنجے میں نہ کچھ دیر لگی — انیس

موت کے دن پورے کرنا: مشکل سے اور مصیبت سے زندگی کے دن پورے کرنا، بے لطفی سے عمر کاٹنا، بے مزہ زندگی پوری کرنا، مشکل سے گزارہ کرنا۔

وہ تو زینت کی کاٹیں مزے سے
پورے کرتے ہیں موت کے دن ہم — نکہت

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ زندگی کے دن پورے کرنا زبانوں پر ہے۔

موت کی دھار پر مارنا: کچھ قدر و قیمت نہ سمجھنا، نہایت بے حقیقت سمجھنا، نظروں سے گرانا، ذلیل و خوار کرنا، بالکل ہیچ سمجھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

متعلقہ تفصیل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ پاپوش پر مارنا جوتی کی نوک پر مارنا بولتی ہیں۔ بازاری لوگ اس جگہ ٹھینگے پر مارنا، لنڈ پر مارنا کہتے ہیں۔

موت کے ریلے میں بہا دینا۔ کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔ محض ناکارہ اور بے قدر و قیمت سمجھنا۔ نہایت ادنیٰ تصور کرنا۔ بے قدری سے ضائع کرنا۔ اردو محاورہ متروک۔

اس نے تو ایسی سینکڑوں غزلیں
موت کے ریلے میں بہا دی ہیں مصحفی

موت کے سیلاب میں بہہ جانا۔ برباد فنا ہو جانا۔ نیست و نابود ہونا۔ ختم ہو جانا۔ اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

موت کے سیلاب میں ہر خشک و تر بہہ جائے گا شیخ بہادر
ہاں فقط نام حسین ابن علی رہ جائے گا جرأت

موت کے کنارے۔ مرنے کے قریب۔

جو تم پر مرتے ہیں سب موت کے کنارے ہیں
کب ٹھکانے ہیں دنیا میں بے سہارے ہیں راسخ
(نور اللغات)

متعلقہ تفصیل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ لب گور کہتے ہیں۔ اس مفہوم کو ادا کرنے کیلئے عوام اور عورتیں۔ قبر میں پیر لٹکائے ہونا۔ بولتی ہیں۔

موت کے گھاٹ اتارنا۔ مار ڈالنا۔ ختم کر دینا۔ ہلاک کر دینا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

موت کی گھڑی۔ موت کی ساعت۔ مرنے کا وقت۔ مرنے کا وقت (مجازاً)، موت۔ قضا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

جوں کی یاد ہی موت کی گھڑی ہوئے
یہ ہم سے چوک ہوئی ہے بہت الٰہی توبہ راسخ

موت کے ٹوٹ جانا۔ غلطی کا بدلہ کرنا اور اس کے بدلے پر ہمارا... دکھا دکر دینا۔ دھتکارنا۔ اردو محاورہ عوام، مستورات کی زبان۔

محل استعمال۔ صاحب کے سامنے گھڑی اٹھائے گیا جب بلا کے دیکھا تو صاف موت کے ٹوٹ گیا۔

موت لیلئے پکڑ دیے تو تپ کو راضی ہو۔ جب کسی بڑا سزا کی دھمکی دی جاتی ہے تو وہ چھوٹی سزا اٹھانے پر رضا مند ہو جاتا ہے یعنی بڑی مصیبت میں پڑنے سے چھوٹی مصیبت آسان معلوم ہوتی ہے۔ دیکھئے اقوال و امثال،

متعلقہ تفصیل۔ عام طور سے زبانوں پر ایسی ہے۔

موت کے منھ سے چھڑا لانا۔ سخت مصیبت سے نجات دلانا۔ بڑے خطرے سے بچانا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

حلقۂ زلف سے چھٹ کر کوئی نکلا کبھی
موت کے منھ سے چھڑا لایا ہے تقدیر کو امیر

متعلقہ تفصیل۔ اس جگہ موت کے منھ سے چھوٹنا موت کے منھ سے نکلنا۔ موت کے منھ سے نکالنا بھی زبانوں پر ہے۔

موت کے منھ میں جانا۔ کسی بڑے خطرے میں پڑنا۔ کسی بڑی مصیبت یا خطرے کا سامنا کرنا کسی بڑی مہم پر جانا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اسے یہ عقل ہے اگر وہ نقصان آیا اب کسی کی ہمت نہیں پڑتی کہ موت کے منھ میں جائے (دریائے عشق)

کیوں آگ میں تو جلا رہا ہے
کیوں موت کے منھ میں جا رہا ہو ناسخ

موت کی ہچکی آنا۔ حالت نزع میں دم نکلتے وقت جو ہچکی یا ہچکیاں آتی ہیں اس کو کہتے ہیں۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

مجھ کو بھولے سے بھی تو نے کبھی یاد کیا
ہچکی آئی تو بھی موت کی ہچکی آئی رشک

موت لگنا۔ پیشاب کی حاجت ہونا۔ پیشاب معلوم دینا، موت آنا۔ اردو محاورہ۔ بچوں کی زبان۔

متعلقہ تفصیل۔ اس جگہ زبانوں پر پیشاب لگنا زیادہ ہے محتاط حضرات پیشاب معلوم ہونا بولتے ہیں۔

موت مانگنا۔ تکلیف یا رنج کی وجہ سے اپنی موت کا خواہاں ہونا۔ طالب موت ہونا۔ اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

ہم موت مانگتے ہیں تو کہتا ہے منھ کے بل
جیتے رہو یہ آرزو ہے ہماری مراد ہے مستور

موتنا۔ پیشاب کرنا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

متعلقہ تفصیل۔ فصحا اس محل پر پیشاب کرنا۔ استنجا کرنا بولتے ہیں۔ ہگنا موتنا۔ ماکے بھی عورتیں بولتی ہیں جیسے تم نے ناک میں دم کر دیا اس کا ہگنا موتنا بند کر رکھا ہے۔

موتنا۔ توجہ کرنا۔ نظر ڈالنا۔ کنایہ ہے کسی کے کسی کی طرف کچھ توجہ کرنے سے۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

متعلقہ تفصیل۔ اس جگہ پیشاب کرنا زبانوں پر زیادہ ہے جیسے یہ وہاں پیشاب بھی نہیں کرتی۔

موت نزدیک آنا۔ آثار مرگ نمودار ہونا مرنے سے کچھ روز پہلے۔

سے چلی ہے وطن سے وحشت دور
یارو نزدیک موت آئی ہے ناسخ
(نور اللغات)

متعلقہ تفصیل۔ مختلف صورتوں سے بولی دیتے ہیں موت قریب آنا۔ مرنے کے دن نزدیک ہونا موت کے دن قریب ہونا وغیرہ۔

موت نظر آنا۔ مصیبت کا سامان نظر آنا۔

موت دکھائی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر دیا موت نظر آنے لگی پھر راسخ
پھر مرا خواب فراموش مجھے یاد آیا — راسخ

مُوت نکلنا :۔ بے قصد پیشاب جاری ہونا پیشاب نکل جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ پیشاب نکل جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُوت نکلنا :۔ خوف کے مارے موتے دینا، نہایت خائف و ترساں ہونا۔ جیسے اس کے نام سے اس کا موت نکلتا ہے۔

(فرہنگ آصفیہ)

۔ اسی جگہ موت نکل جانا بھی کنایہ ہے ڈر جانے سے:

(سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب اس جگہ پیشاب نکلنا، پیشاب خطا ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

موت نے گھر دیکھ لیا ہے، موت گھر دیکھ گئی ہے :۔ آفت و مصیبت نے ہمارے گھر کا راستہ معلوم کر لیا ہے جو آفت آئے گی وہ ہمیں پر آئے گی، دشمن نے گھر دیکھ لیا ہے۔

یار آیا تھا وے ہمرہ غیر اے نکہت
موت گھر دیکھ گئی دیکھیے کیا ہوتا ہے — نکہت

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اگر کسی گھر میں متواتر موتیں ہوں تو اس محل پر عورتیں کہتی ہیں کہ "موت نے گھر دیکھ لیا ہے" اور کسی صورت سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا :۔ مر جاؤ قبل اس سے کہ موت آئے یعنی جب آخر کار مرنا ہی ہے تو چار دن کی زندگی میں غرور و سرکشی کیسی انسان کو چاہیے کہ خاکساری اور انکساری کے ساتھ زندگی بسر کر دے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

مُوتھا :۔ (بواؤ مجہول) ایک قسم کی گھاس کا نام جس کی جڑ میں سے دانے سے نکلتے ہیں ناگرموتھا۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک میں سے تو سفید جوار کی مانند میٹھے میٹھے دانے نکلتے ہیں جنہیں بھون کر کھاتے ہیں اور دوسری میں سے خوشبودار بڑی بڑی جڑیں سی نکلتی ہیں جن کو خوشبو کے رنگوں میں ڈالتے ہیں عربی میں اس کو سعد کہتے ہیں، مزاجاً اول درجہ میں سرد و خشک۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ناگرموتھا کہتے ہیں۔

موتھرا :۔ (بواؤ مجہول) اس غدود کو کہتے ہیں جو گھوڑے کے پچھلے پاؤں میں نمودار ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے وہ لنگ کرنے لگتا ہے۔ اس مرض کا نام ہے جس میں گھوڑے کے ٹخنے کی ہڈی بڑھ جاتی ہے۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

مُوت ہونا :۔ موت واقع ہونا، مرنا، موت آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صراحت۔ اس ہی طرح ان کی موت ہوئی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

قول فیصل۔ کسی گھر میں کسی کا مر جانا، انتقال ہو جانا کے معنوں میں بھی عوام کہتے ہیں۔ جیسے آج ہمارے پڑوس میں ایک موت ہو گئی ہے اس لیے ہم نہیں آ سکیں گے۔

بصورت جمع موتیں ہونا بھی زبانوں پر ہے جیسے آج ہمارے محلے میں چار موتیں ہوئیں۔

موت ہے :۔ مصیبت ہے، آفت ہے، شامت و خرابی ہے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

موت ہے ہم سے جو وہ سرو رواں دور رہے
پھر کہاں زیست ہے جب جسم سے جاں دور رہے — شعور

مَوتیٰ :۔ میت کی جمع، مردے، مرے والے مرے ہوئے لوگ۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کسی کو کیا ہے جو غم کھائے جو میری اک کلفت پر
کوئی روتا نہیں موتیٰ ہے ورث کی تربت پر — صبا

مُوتی :۔ (بواؤ مجہول) گوہر، دُر، مروارید، لولو۔ وہ چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے گول چمکدار سفید دانے جو سیپی کی ہڈی میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

کیسے موتی گوتی تیرے کنارے جمع ہیں
آسماں ہے یہ زمیں روشن ستارے جمع ہیں — صفی اورنگ آبادی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ موتی یا مروارید سخت صاف اور سفید ہوتا ہے یہ ایک خاص قسم کی سیپی میں پایا جاتا ہے اس کا ظہور ایک قسم کی گستورا مچھلی میں ہوتا ہے صدف دار مچھلی جس میں موتی ملتا ہے، معمولی صدف سے دو یا تین درجے زیادہ بڑی ہوتی ہے ایک اعلیٰ درجہ کے مصنف نے لکھا ہے کہ ایک صدف میں سے ڈیڑھ سو موتی نکلتے دیکھے ہیں جس موتی کو "دُر شہوار" کہتے ہیں وہ سب سے اوپر ہوتا ہے اور باقی موتی نیچے کے چھلکے میں پوشیدہ رہتے ہیں۔

قدما مروارید کو ہندی بحر میں تلاش کرتے تھے ایسا ہی اب تک ہوتا ہے اور یہ امریکہ اور یورپ کے حصص میں بھی اب تک پائی جاتی ہے۔ غوطہ خور جن کے بازوؤں میں مضبوطی سے رسی بندھی ہوئی ہوتی ہے اور جن کے ساتھ ایک چھوٹا سا جہاز رہتا ہے بار بار سمندر کی تہ میں غوطہ لگاتے ہیں۔ مروارید کو جو سمندر کی تہ میں چٹانوں سے چپاں رہتی ہے ٹوکری میں بھر لاتے ہیں ان صدفوں کو لاکر باہر دھوپ میں رکھ دیتے ہیں۔ دھوپ کی تپش سے خود بخود چھلکا پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے موتی نکل آتے ہیں اور پھر اپنی ترکیب سے اسے صاف کر لیتے ہیں۔ ان چٹانوں میں سے جو سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں صدہا قسم کے چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے ملتے ہیں یوں تو وہ معمولی پتھر کے ٹکڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن جب انھیں صاف چھیلا جاتا ہے تو وہ جواہرات کی سی چمک دینے لگتے ہیں۔ پھر آرٹسٹ یعنی فن صنعت ہمیں ان کا تراشنا اور بنانا بتاتا ہے۔ ان کو کانی یا معدنی جواہرات نہیں کہتے بلکہ ان کی جگہ آبی جواہرات کے نام سے یہ مشہور ہوتے ہیں یہ سمندر کی سب سے گہری تہ میں دستیاب ہوتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ فطرت اس کے بالائی سرپوش کو جس نے ان کا اصلی جوہر چھپا رکھا ہے اٹھالے انسان کا ہاتھ پہلے ہی سے اس پر پہنچ جاتا ہے قیمتی اور لاثانی گوہر وہی ہوتا ہے کہ جس میں درخشندہ سفیدی جسامت، گولائی، صفائی اور بڑا وزن ہو۔ یہ کم ہوتا ہے کہ کل مذکورہ بالا صفتیں ایک ہی موتی میں پائی جاتی ہوں۔ یہ ایک بے اصل اور بے معنی بات ہے کہ موتی ابر نیساں کے قطروں یا شبنم کے قطروں سے بنتا ہے ہمارے شعرا نے اس بے اصل بات کو ایسا درجۂ تیقن پر پہنچا دیا ہے کہ ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ بادلوں میں سے قطرہ ٹپکتا ہے اور صدف میں اس کا موتی بن جاتا ہے حالانکہ یہ محض لغو ہے۔ فطرتی طور پر خود اس میں ایسا مادہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ باہر لایا جاتا ہے اور اسے ہوا لگتی ہے تو وہ خود سخت ہو جاتا ہے ورنہ صدف میں بہت ہی نرم پایا جاتا ہے۔

ایک اور محقق کا بیان ہے کہ موتی صدف کے اندر سے نکلتا ہے جو ایک ریشہ دار سمندری جانور ہے اس جانور کے دل کی جگہ بیماری کے سبب یہ دانے پیدا ہو جاتے ہیں چھوٹے سے چھوٹا موتی خشخاش کے دانے کے برابر اور بڑے سے بڑا چڑیا کے انڈے کے مساوی ہوتا ہے بعض کبوتر کے انڈے کے برابر بھی ہوتا ہے مگر وہ بہت کمیاب ہے جو موتی رنگ میں سفید صاف ہموار چمکدار اور گول ہوتا ہے وہ سب سے بہتر اور اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ بحرین ہرمز اور عمان کے قریب خلیج فارس میں اور خلیج منار کے کنارہ پر سیلون نیز ہندوستان کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ ادنیٰ درجہ کا سلہٹ، فرخند آباد اور ڈھاکے میں بھی پایا جاتا ہے جس جگہ سمندر کے نیچے زمین سنگلاخ ہو وہاں کا موتی اچھا ہوتا ہے۔

یہ جو مشہور ہے کہ بھادوں کے مہینے میں صدف اپنا منہ کھلا رکھتی ہے اور اس میں بارش کا قطرہ جا پڑتا ہے اور موتی بنجاتا ہے بے اصل بات ہے۔

غوطہ خور ایک پتھر کو رسی میں باندھتے ہیں اور پتھر میں پاؤں رکھنے کی جگہ بنا دیتے ہیں۔ ڈبکی لگانے والا اس میں پاؤں رکھ کر اپنا کل زور لگا کر غوطہ مارتا ہے اور فوراً ساحل کی تہ میں جا پہنچتا ہے اس کے ساتھ رسی کی جالی کا ایک ٹوکرا ہوتا ہے پہنچتے ہی پتھر کو ڈال دیتا ہے اور ٹوکرے کو بھرنا شروع کر دیتا ہے جب اس کو سیپیوں سے بھر لیتا ہے تو کوئی علامت مقرر ہوتی ہے وہ رسی پکڑ کر ٹوکرے سمیت اوپر آجاتا ہے۔

نے منٹ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ کوئی غوطہ خور ایک منٹ یا سوا منٹ سے زیادہ پانی کے اندر نہیں رہ سکتا اور ۵ فیدم سے زیادہ (فیدم = ۱۰ گز۔ قد آدم۔ یہاں ۱۰ گز سے مراد ہے) سمندر میں نہیں جا سکتا۔ کبھی کبھی دس دس بیس بیس سال تک سیپیاں گم ہو جاتی ہیں اور موتی نہیں نکلتے اس کا باعث ابوریحان بیرونی نے یہ لکھا ہے کہ ان دنوں میں یہ جانور کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ایک دفعہ سراندیپ میں کئی سال تک موتی نہیں ملے تو معلوم ہوا کہ سفالہ میں جو افریقہ کے مشرقی کنارہ پر ہے اور جہاں پہلے موتی نہیں پائے جاتے تھے ان دنوں میں وہاں موتی نکلنے لگے

مسعودی نے مروج الذہب میں لکھا ہے کہ غوطہ خور سوا مچھلی کے گوشت اور کھجور کے اور کچھ نہیں کھاتے اور اپنے کانوں کی جڑوں میں سوراخ کر لیتے ہیں تاکہ ان میں سے سانس نکلتا رہے ناک میں سینگ یا گھونگے کی قسم کی کوئی شے رکھ لیتے ہیں اور روئی تیل میں بھگو کر کانوں میں بھر لیتے ہیں اور اندر جا کر اس میں سے تیل نچوڑ لیتے چراغ جلا لیتے اور اپنے چہرے کو سیاہ کر لیتے ہیں اس سبب سے کہ سمندر کے درندے و شارک مچھلی وغیرہ اس ہیبت سے ڈر کر ان پر حملہ نہ کریں۔

بحر فارس کے غوطہ خور اب تک یہ سب عمل کرتے ہیں لیکن سیلون کے غوطہ خور اس قسم کا کوئی عمل نہیں کرتے وہ فقط ایک پتھر اور ایک ٹوکرا ساتھ لیجاتے ہیں)

موتی :- صاف، شفاف، آبدار، چمکیلا، چمکدار
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ موتی ایسا پانی، موتی ایسے دانت وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔
موتی :- تشبیہاً نہایت گول اور عمدہ چیز جیسے موتی سا برج، آنسوؤں کے موتی برسا دیے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے صاف شفاف اور آبدار کے معنوں میں، اشکوں کا استعارہ موتی سے کرتے ہیں جیسے اشکوں کے موتی، اشکوں کے گوہر، گوہر اشک وغیرہ۔

ع ہم کو دُرِ گوہرِ اشکِ غم اسلام ہے — لائق

موتیا :- ایک قسم کا خوشبودار پھول جو چنبیلی سے موٹا اور زیادہ پنکھڑی دار ہوتا ہے۔ بیلے کی ایک عمدہ قسم جس کی منھ بند کلی موتی سے مشابہ ہوتی ہے۔
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

غسل کو آؤ اگر تم صاف دریا ہو چمن
ہر صدف موتی کے بدلے موتیا پیدا کرے — اکبر

قول فیصل۔ یہ لفظ دہلی میں مؤنث ہے۔

دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی —
چمپا کھلا، گلاب کھلا، موتیا کھلی — داغ

موتیا :- ایک قسم کی چیچک جس میں چمکدار اور بڑی بڑی سرخ پھنسیاں یا شفاف گول دانے سے پہلے سینہ اور ہونٹوں پر پھر پاؤں پر نکل آتی ہیں اور اس کے ساتھ ہلکا بخار کبھی درد سر اور کھانسی بھی ہوتی ہے۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دندان عاشقوں کے آنسو ہیں در نہیں ہیں —
نکلی جو سیتلا ہے وہ بھی تو موتیا ہے — شاد

موتیا بند :- (واؤ مجہول کے ساتھ) ایک پھول کا نام ہے کہ بڑے موتی کے برابر ہوتا ہے۔
(سرمایۂ زبان اردو)
قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

موتیا بند :- (بواؤ مجہول و سکون سوم و کسر ششم) آنکھ میں پانی اترنے کا مرض جس سے بینائی جاتی رہتی ہے۔ آزار نزول آب جو آنکھ کے پردے میں واقع ہوتا ہے۔ علت چشم کا نام ہے کہ پانی آنکھ کے پردے میں اتر آتا ہے اور نابینا کر دیتا ہے۔
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چشم بے پر نظر آتا نہیں اصلا تجھ کو
موتیا بند ہے کیا نرگس شہلا تجھ کو — نکہت

موتیا دانت :- کمال خوشنما دانت بہت چمکدار اور برابر کے دانت۔ اردو، صفت، مذکر، قریب بہ متروک۔

موتیا دانت ہوں لب برگ گل خوبی ہوں —
کان دونوں صدف گوہر محبوبی ہوں — بحر

قول فیصل۔ اب اس جگہ موتی کے سے دانت، موتی ایسے دانت کہتے ہیں۔

موتی اگلنا :- موتی منھ سے باہر نکالنا، موتی ٹالنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

ثابت ہوا جو کشتۂ دندان یار ہیں —
ہنس ہنس کے میری قبر پہ موتی اگل چلے — آتش

موتی اگلنا :- کنایہ ہے شیریں گفتار سے خوش کلامی کرنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

موتی بدھنا :- موتی میں سوراخ ہونا، موتی میں چھید کیا جانا، گویا اسفتہ میں سوراخ کیا جانا۔
اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قسمت سے دست موج میں دریائے فیض سے
موتی بھی بدھ رہے ہیں یہاں نازوفخر کے ساتھ — ناسخ

موتی برسانا :- گہر پاشی کرنا، موتی نثار کرنا، بخشنا
اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ع موتی برساتا ہوا ابر کرم جاتا تھا — مؤلف

قول فیصل۔ اسی جگہ گہر پاشی یا گوہر پاشی کرنا بھی مستعمل ہے۔ نیز گوہر برسانا بھی اسی جگہ مستعمل ہے

وہ بہار دست غازی کر بہ رنگ نیساں —
روز برسائے ہے ابر کرم اس کا گوہر — ذوقی

موتی برسنا :- موتیوں کی کثرت کے واسطے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ ناسخ نے گوہر برسنا بھی کہا ہے۔

ہیں کیا ابر نیساں سے اگر گوہر برستے ہیں —
کہ اپنی کشت پر تو جائے آب اخگر برستے ہیں — ناسخ

موتی بیدھنا :- (بواؤ مجہول و یائے مجہول ثانی) موتی میں سوراخ کرنا تاکہ تاگا وغیرہ پرویا جا سکے۔
اردو، مصدر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ تسلیم لکھنوی نے گوہر بیدھنا بھی کہا ہے

چین غربت میں سوا زخم جگر کے سلام —
خوب بیدھا گیا جب بحر سے نکلا گوہر — تسلیم
دہلی میں بیدھنا (بیائے معروف) ہے

مسلسل اشک ہیں پلکوں پہ دیکھو —
یہ موتی سوزن مژگاں نے بیدھے — داغ

موتی پاگ، موتیا پاگ :- ایک قسم کی مٹھائی کا نام جس کے قتلوں میں تخمیوں کے موتی سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسم مذکر۔
دریبے کے نکڑ سے پیچھے کی مٹھائی اور مزا مزا کی سی موتیا پاگ، اور چاندنی چوک سے لوزات بھی جا کر لاؤ۔ (مراۃ العروس) (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

موتی پرونا: (بضم پ و واؤ مجہول و کسر جیم) موتیوں کی لڑی بنانا۔ موتیوں کے سوراخ میں تاگا ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آج اس نے تارِ زلف میں موتی پروئے ہیں
سر ہوں لطف کیوں نہ ہوں ساقی میں یار کا — نصیر

موتی پرونا: ۲۔ (کنایۃً) خوش کلامی کرنا۔ دل آویز باتیں کرنا۔ دُر افشانی کرنا۔ خوش بیانی کرنا۔ خوش سلیقگی سے گفتگو کرنا۔ مسلسل تقریر کرنا۔ الفاظ کو نہایت حسن و خوبی سے نظم کرنا۔ فصیح و بلیغ کلام کی طرف اشارہ ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نظم ہے یا گوہرِ شہوار کی لڑیاں انیس
جو سری بھی اس طرح موتی پرو سکتا نہیں — انیس

موتی پرونا: ۳۔ خوش سلیقگی سے کوئی کام انجام دینا۔ کوئی باریک کام کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

موتی پرونا: ۴۔ فقروں یا جملوں میں عمدگی سے لفظوں کی بندش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہمیشہ لکھے وصفِ دندانِ یار
قلم اپنا موتی پرو دیا گیا — آتش

موتی پرونا: ۵۔ نہایت خوبصورتی سے حرفوں کو کسی نقش کرنا۔ بہت موزونیت سے حروف لکھنا۔ بہت برابر برابر حروف لکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس محل پر نگینے جڑنا بھی زبانوں پر ہے۔

موتی پرونا: ۶۔ شیرازہ بندی کرنا، مجتمع کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

صحنِ عالم میں ابھی کوئی کونا چاہیے
چیتھڑے بکھرے ہوئے موتی پرونا چاہیے — صفی لکھنوی

موتی جھالا: ایک قسم کی چیچک کی بیماری کا نام ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

موتی جھیل: (دیباۓ حروف آخر) لکھنؤ کے محلہ عیش باغ میں ایک تالاب تھا۔ اب اس تالاب میں پانی نہیں ہے بلکہ زراعت ہوتی ہے۔ البتہ اس سرزمین کا نام موتی جھیل اب تک ہے۔ اردو مؤنث، رائج۔

کوچہ تیرا عیش باغ اے یار ہے تا دیر ہے
چشمِ اشک آلودِ عاشق اس میں موتی جھیل ہے — آتش

موتی چگانا: موتی کھلانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

صدف اک بوند کو دریا میں ترسے وائے بے دردی
چگائے ہنس کو موتی مقدر ہو تو ایسا ہو — جگر

ہنس کو موتی چگاتا ہے سدا یہ بے تمیز
پوست کھینچے ہے ہما کا دے کے خطِ استخواں — سودا

موتی چگنا: موتی کھانا، (کنایۃً) دولتمند ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نادان وہ اک جو موتی چگیں ہنس کی طرح
دانا یہ اک ہیں پائیں نہ دانہ جو کھیل کا — شاد

موتی چور: (بہ واؤ اول مجہول و واؤ ثانی معروف) چمکدار، چمکیلا، چنچل اور خوشنما آنکھیں، نور افشاں آنکھیں۔ اردو صفت، قریب بہ متروک۔

جلوۂ حسن درخشِ شعلۂ طور
چشمِ بد دور آنکھیں موتی چور — (بہارِ عشق)

موتی چور: ۲۔ ایک قسم کی مٹھائی جس میں موتی کے برابر ننھی بوندیاں ابھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ اسم مذکر (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ نکتیوں کا لڈو بناتے ہیں اور اس کو موتی چور کا لڈو کہتے ہیں۔ تنہا موتی چور کسی مٹھائی کا نام نہیں ہے۔

موتی چور: ۳۔ کابلی کبوتروں کی ایک قسم کی چمک دار آنکھیں۔ اردو صفت مؤنث، قریب المتروک۔

موتی چور کا لڈو: ایک قسم کی شیرینی جس کو لڈو کی شکل میں بناتے ہیں۔ نکتیوں کے لڈو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے موتی چور کے لڈو زبانوں پر ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

موتی چور کی زنجیر: ایک خاص قسم کی زنجیر

مسکرا کر وصل میں جب دانت پیسے یار نے
موجِ خندہ بن گئی زنجیر موتی چور کی — ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "اس کے سوا کیا کہیے کہ یہ زنجیر اسی شعر سے پیدا ہوئی ہے اور کہیں اس کا وجود نہیں۔" مؤلف تائید کرتا ہے۔

موتی رول دینا: بہت سے موتی دے دینا، مالدار کر دینا، دولت دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہرگز نہ تاب اس قدر اے موج عبث ہے تجھ کو
رول دیوے گا نہ موتی مجھے دریا تیرا — رند

موتی رولنا: (بہ واؤ مجہول) ڈھیر جمع کرنا، موتیوں کو سمیٹ کر جمع کرنا۔ بے محنت بہت سی دولت ہاتھ لگنا۔ موتی اکٹھا کرنا (کنایۃً) فائدہ اٹھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فردوس میں رودوں کا شرف اتنے ہی موتی
بیچے ہیں جو ہر سے غمِ شبیر میں آنسو — شرف

قول فیصل۔ اسی جگہ موتی رول لینا بھی زبانوں پر ہے۔

غرق ہو کر رول لو موتی خود اپنے واسطے
ڈوب کر ابھرو تو اوروں کے لئے ساحل بنو — عزیز لکھنوی

موتی زبان سے جھڑنا:۔ فصاحت و خوش بیانی کا کنایہ۔

جھڑتے ہیں وقت سخن اس کی زباں سے موتی
کیوں زباں کرتا ہے وے کے وہ دشنام آہا — ظفر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ منھ سے پھول جھڑنا، عام طور سے زبانوں پر ہے۔

موتی سی آبرو:۔ وہ آبرو جو بے عیب ہو اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ بے دعا نظر انداز کر دے اے اخگر
خدا ہی رکھے یہ موتی سی آبرو تیری — اخگر

قول فیصل۔ اس جگہ موتی کی آبرو بھی کہتے ہیں

عزت کی گر ہوس ہے تو اپنا بھرم نہ کھو
موتی کی آبرو ہے جو مٹھی کھلی نہیں — شاد

موتی کی سی آبرو بھی کہتے ہیں۔

موتی سی آبرو پر پانی پھیرنا:۔ بے آبرو کرنا رسوا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ آبرو پر پانی پھیرنا آبرو خاک میں ملانا وغیرہ کی صورتوں سے بولتے ہیں۔ آبرو پر پانی پھیرنا بھی مستعمل ہے۔

سوئے دریا خندہ زن وہ یار جانی پھر گیا
موتیوں کی آبرو پر آج پانی پھر گیا — عشق

موتی کا چونا:۔ مروارید سوختہ کا سفوف جسے امرا چونے کی جگہ پان میں استعمال کرتے تھے اردو مذکر۔ متروک۔

آب خجلت سے نہوں کیوں پھر مروارید اخگر
جب لگا دے وہ صنم موتی کا چونا پان میں — ناسخ

موتی کوٹ کر بھرنا:۔ بہت خوبصورت اور چمکدار ہونا۔ آنکھ کی صفت میں مستعمل ہے اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آب و تاب چشم جاناں دیکھ کر ثابت ہوا
بھر دیئے ہیں صانع قدرت نے موتی کوٹ کر — دتو

موتی کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں:۔ نہایت خوبصورت اور چمکیلی آنکھ ہے، رسیلی آنکھ ہے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج

محل صرف۔ نرگس شہلا کی آنکھ میں موتی کوٹ کوٹ کر بھرے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

موتی کی آب:۔ موتی کی آبداری، گوہر کی چمک، موتی کی چمک، آب گوہر۔ اردو مؤنث فصیح، رائج۔

گردش دوں ہے درپئے رند و پیمانۂ
پھر ایک قطرۂ مے موتی کی آب ہوگا — بحر

قول فیصل۔ بصورت جمع۔ موتیوں کی آب بھی فصیح و رائج ہے۔

گوہر دنداں پہ جس پانی سے دھوئے اس نے
آبروئے عاشقاں ہی موتیوں کی آب ہے — رشک

موتی کی آب اترنا، موتی کی آبداری جاتی رہنا کے معنوں میں مستعمل ہے۔

اتنا تو جوہری کی نظر کام کر گئی
موتی پلٹ کے آئے مگر آب اتر گئی — مؤلف

موتی کی آب ہے:۔ یعنی بڑی نازک چیز ہے۔ عزت ذرا سی بات میں جاتی رہتی ہے اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

اے چشم اس کے سامنے رو کر نہ ہو سبک
انساں کی آبرو جو ہے موتی کی آب ہے

موتی کی سی آب:۔ کنایہ ہے آبرو سے یعنی آبرو بڑی نازک چیز ہے ذرا سی بات میں چلی جاتی ہے، نہایت نازک آبداری، اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

گر گرا اس کی گلی کی خاک میں مفت
اشک کی موتی کی سی آب گئی — میر

موتی کی سی آب اتر جانا:۔ موتی کی سی آب جانا، آبرو باقی نہ رہنا، بے آبرو ہونا، حرمت نہ رہنا، عزت کا جاتا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

قول فیصل۔ موتی کی سی آب جانا، بھی زبانوں پر ہے۔

اگر آئینہ اس سے رو کش رہے گا
تو موتی کی سی آب جاتی رہے گی — نجت

موتی کی لڑی:۔ سلک گوہر، عقد لآلی، تاگے میں پروئے ہوئے موتی، سلک مروارید۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

اپنی تری موتی کی لڑی سے جو لڑی آنکھ
توڑے گی اب اے جان نہ اشکوں کی جھڑی آنکھ — ناسخ

قول فیصل۔ بصورت جمع موتیوں کی لڑیاں اور موتی کی لڑیاں بھی زبانوں پر ہے۔

موتی کی لڑی:۔ تشبیہاً مسلسل دانتوں کی تعریف میں کہتے ہیں۔ خوبصورت اور چمکدار دانت۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

موتی گرجنا:۔ موتی میں بال پڑ جانا، موتی کا تڑکنا، موتی چٹخنا۔ (فرہنگ، ۳ صفحہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں موتی گرجنا کے معنی ہیں، موتی میں پہلی سی آب و تاب اور صفائی باقی نہ رہنا اور جا بجا بلائیں پیدا ہو جانا۔ گرجا ہوا موتی بھی کہتے ہیں۔

ہے قصر فلک سہم ملای تیری جب سر ہو
وہ اکسر گرجا ہوا موتی ہو جڑا دوں پہ اختر

موتی محل:۔ ایک نہایت خوبصورت شاہی محل کا نام جو دہلی کے قلعۂ معلی میں واقع ہے

یہ بھی سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا بنا ہوا اب تک موجود ہے۔ اردو۔ اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی ایک مشہور شاہی عمارت کا نام بھی ہے۔

موتی مسجد:۔ ایک نہایت خوشنما اور سفید سنگ مرمر کی مسجد کا نام جو دہلی کے قلعۂ معلی میں اب تک واقع ہے اور قابل زیارت ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

موتیوں سے مانگ بھرنا:۔ مانگ میں موتی پرونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

سرشام آپ بھرے موتیوں سے مانگ ہر روز وہ
سند ناز کو زیبا ہے رات وہ ادا ڈر کا شعر

موتیوں سے منہ بھرنا:۔ خوش گفتاری یا خوشخبری و مدح سرائی کے انعام میں جواہرات سے مالامال کر دینا، دولت مند بنا دینا، مستغنی عن الامال کر دینا۔ کنایہ ہے کسی کی نسبت کسی کو عطا اور بخشش سے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اک وہ ہیں جن کے موتیوں سے منہ بھر گئے
اک میں ہوں خار جس کے ہیں چھالے زبان پر شاد

قول فیصل۔ موتیوں سے منہ بھر دینا بھی رند نے کہا ہے۔

مضمون آبدار کے اک اک طور تم
بھر بھر دیا ہے موتیوں سے منہ دوات کا رند

موتیوں سے دہن بھرنا بھی کہہ دیتے ہیں۔

انشا: دیتے ہیں مرے نالۂ موزوں کا صلا
موتیوں سے دہن زخم گلو بھرتے ہیں مومن

موتیوں کا بالا:۔ موتیوں کا بنایا ہوا بالا۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

تیرا بالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے

اے پری بالا سرو ہی کا یہ بالا ہو گیا ناسخ

ابر نیساں کی پڑیں بوندیں جو تیری زلف پر
موتیوں کا گردن اعنبی میں بالا ہو گیا
نسیم دہلوی

قول فیصل۔ اب عام طور سے "موتیوں کا ہار" زبانوں پر ہے۔

موتیوں کا نوالہ:۔ مجازاً لقمۂ مرصع، نہایت عمدہ غذا۔ اردو مذکر، متروک۔

عشق و خذلان میں دل زار تو انا نہ ہوا
موتیوں کا بھی نوالہ نہ مرے انگ لگا بحر

قول فیصل۔ اب عورتیں اس جگہ سونے کا نوالہ بولتی ہیں۔ جیسے کھلائے سونے کا نوالہ دیکھے شیر کی نظر۔

موتیوں کا ہار:۔ موتیوں کا مالا۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

جز اشک مسلسل نہیں کچھ پاس ہمارے
یہ تیرے لئے موتیوں کا ہار ہے موجود ظفر

قول فیصل۔ بصورت جمع موتیوں کے ہار بھی کہتے ہیں۔

خوشی کے اشک سو موتیوں کے ہار دئیے
زمین ذروں سے روشن فلک ستاروں سے بحر عشق

موتیوں کے دانت:۔ بہت خوبصورت اور چکدار دانت برابر کے چمکدار اور خوبصورت دانتوں کی صفت میں مستعمل ہے۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

وہ موتیوں کے دانت وہ حسن اور وہ دہن
غنچہ میں جلوہ گر ہے بدخشاں مع عدن تعشق

موتیوں میں تولنا:۔ موتیوں کا ہم وزن کرنا، نہایت آبرودار جاننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں نکلے ہو کے قطرے دندان منور سے
خدا نے موتیوں میں تولے ہیں یاقوت دہانی میر

موتیوں میں لدنا:۔ موتیوں کے زیور کی افراط کے لئے مستعمل ہے۔

شاہد گل موتیوں میں لد رہے ہیں آجکل
ابر زر دیتا ہے گوہر بار قیصر باغ میں صبا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں "سونے میں لدنا" سونے میں لدی ہونا۔ اوپر سے نیچے تک سونے کے زیور پہنے ہونا کے معنوں میں بولتی ہیں۔

موٹ:۔ (بواو معروف) ایک غلہ کا نام موٹھ، یہ غلہ رنگ میں سرخ جسم میں ماش کے برابر۔ مزاجاً گرم و خشک، قلیل الغذا اور نفاخ ہوتا ہے۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس کو موٹھ کہتے ہیں۔ رنگ کو ٹھا کے بھی بولتے ہیں۔

موٹا:۔ (بواو مجہول) تناور، فربہ، تیار، جسیم، ضخیم، دبلا کی ضد، تنومند۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یار کس چکی کا پیا کھاتے ہو
موٹے آدمی تو بہت دیکھ ڈالے مگر واللہ ہے
جو ایسی کلائی ایک کی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی جگہ عورتیں موٹا چھپکس بھی بولتی ہیں اس کی تانیث موٹی ہے۔ موٹی پھپھس بھی کہتی ہیں۔

موٹا:۔ دبیز، دلدار۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دریں دتہ دبیں کی دم میں موٹا سا

رستا باندھیں اور دل کھول کر گل چھرّے اڑائیں۔
(فسانۂ آزاد)

موٹا:۔ جلی، خفی کا عکس جیسے موٹا قلم۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ موٹا قلم کی ترکیب ہی سے مستعمل ہے۔

موٹا:۔ (کنایۃً) دولت مند، صاحب دولت
اردو صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ "موٹی پارٹی" (دولت مند جماعت یا افراد) بھی بولتے ہیں جیسے اب کی تم نے بڑی موٹی پارٹی کو پھانسا ہے۔

موٹا اناج:۔ غریبوں کے کھانے کا سستا اناج، مونگ، جوار، باجرہ، جو، چنا وغیرہ۔
اردو صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

موٹاپن:۔ فربہی، سطبری، دبیزپن، مٹاپا
اردو صفت مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں موٹاپن کی جگہ موٹاپا بولتے ہیں۔
(داؤ کی آواز خفیف)

مؤلف تائید کرتا ہے۔ لیکن اب زیادہ تر بغیر واؤ کے مٹاپا بولتے اور لکھتے ہیں اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے جیسے مگر واللہ ہے جو دیسی کلائی ایک کی سو۔ مٹاپا بھیا پڑتا ہے۔
(فسانۂ آزاد)

موٹا پہننا:۔ ادنیٰ درجہ کا کپڑا پہننا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام موٹا جھوٹا پہننا بولتے ہیں۔

موٹا تازہ:۔ تیار، تنومند، جسیم، تندرست و توانا، فربہ اندام، مرد فربہ۔ اردو صفت مذکر، رائج۔

محل صرف۔ جب قریب پہنچا تو دیکھتا کیا ہے کہ ایک آدمی صاحب تن و توش خاصا بٹا کٹا موٹا تازہ ایک درخت کے نیچے لیٹا ہوا ہے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ تانیث کے لئے موٹی تازی بولتے ہیں۔

موٹا جھوٹا:۔ دھردرہ، بودا، مجہول، ادنیٰ قسم کا، گھٹیا۔ کپڑے، لباس، کھانے وغیرہ کے لئے مستعمل ہے۔ اردو صفت مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

موٹا جھوٹا پہننا:۔ (کنایۃً) غریبانہ گزارہ کرنا، غریبوں کی طرح گزارہ کرنا، دن کاٹنا، گزی گاڑھا پہننا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ موٹا جھوٹا کھانا کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے جیسے:۔ اور جب تک اپنی چاردیواری میں ساتھ عزت آبرو کے رہے تب تک سب کی نظروں میں نیک بھی جانی گئے موٹا جھوٹا کھائے اور چین سے رہے۔
(کامنی۔ از سرشار)

موٹا دکھائی دینا:۔ کم نظر آنا، صاف نہ دکھائی دینا، یا باریک چیز نظر نہ آنا، دھندلا دکھائی دینا، نظر کا اس قدر کمزور ہو جانا کہ صرف بڑی چیز نظر آئے۔ اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

موٹا دیدہ:۔ ہمت جرأت، مجال، بے غیرتی
اردو صفت، مؤنث، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ دالان میں جا کودیں۔
(بزم آخر)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ صرف دیدہ ہونا، بولتی ہیں۔

موٹا ڈھولنا:۔ بہت موٹا، فربہ۔ (فرہنگ آثر)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور بچوں کے لئے بولتی ہیں۔

موٹا ٹھا چھنڈا رکھ دینا:۔ جھوٹا سنگین الزام لگا دینا۔
(فرہنگ آثر)

قول فیصل۔ اس جگہ عورتیں صرف چھنڈا رکھ دینا بولتی ہیں۔

موٹا سا طوفان:۔ بڑا بھاری الزام بہتان عظیم، الزام سخت۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

روز اک موٹا سا طوفان ہے مجھ پر رکھتی
سوت بندی کی کسی طرح یہ عادت نہ گئی
(جان صاحب)

قول فیصل۔ جان صاحب نے اسی جگہ موٹا موٹا طوفان بھی کہا ہے۔

ایک ہی شعلہ ہے باجی منجھلی بھابی کی بہو
موئے مرنے کیا لگاتے ہیں مجھے طوفان دو
(جان صاحب)

اب عام طور سے عورتیں طوفان رکھنا، یا جھوٹا طوفان رکھنا بولتی ہیں۔

موٹا قلم:۔ وہ قلم جس سے جلی حرف لکھے جائیں۔ اردو صفت، رائج۔

موٹا کام:۔ وہ کام جو باریک نہ ہو۔
سارا جہیز کس نے سیا اور کس نے ٹانکا۔ بغلانیوں سے تو صرف میں نے موٹا کام لیا۔
(رفیات اعشی)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

موٹا کھانا:۔ موٹا جھوٹا کھانا۔

۔ رحم دل اور سخی ایسے کہ باوجود موٹا کھانے اور موٹا پہننے کے ہمیشہ محتاج رہے (محصنات) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں موٹا جھوٹا کھانا بولتی ہیں۔

موٹا ہونا:۔ تنومند ہونا، فربہ ہونا، بھرا بھرا ہونا، تندرست ہونا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف ۔ بخار میں ہزاروں حیا دار جل بے گرم اور بھی موٹے ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ موٹا ہو جانا بھی بولتے ہیں بصورت تانیث موٹی ہونا ہو جانا بھی بولتے ہیں۔

موٹر:۔ (بواؤ مجہول و فتح سوم) ایک مشہور کل کی گاڑی، ایک چار پہیوں کی تیز رفتار سواری کا نام انگریزی مذکر عوام کی زبان

قول فیصل ۔ موٹر گاڑی، موٹر کار بھی کہتے ہیں۔ صرف کار بھی کہتے ہیں۔

موٹر:۔ کسی بھی مشین کا انجن ۔ انگریزی مذکر رائج۔

محل صرف ۔ جب موٹر ہی خراب ہو گیا ہے تو ٹیوب ویل کیسے چلے گا۔

موٹلا:۔ (موٹا کی تصغیر بالتحقیر) گچپچس، فربہ موٹا ۔ اردو صفت، مذکر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل ۔ اب اس کا الا متلا بغیر واؤ ہے بصورت تانیث متلی بھی کہتے ہیں ۔ ... (بفتح اول و فتح دوم و تشدید دوم و واؤ مجہول) بھی عورتیں کہتی ہیں۔

موٹھ:۔ (بواؤ معروف) دستہ، قبضہ، گرفت قبضہ کمان وغیرہ اردو مونث، رائج

موٹھ:۔ جادوگروں کا قاعدہ ہے کہ دال میں ایک ہانڈی میں جادو کی چند چیزیں بند کرتے ہیں اور اس کو جادو کے زور سے اس شخص کی طرف پھینکتے ہیں جس پر جادو کرنا ہوتا ہے جادو ٹونا، سحر ۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال ۔

موٹھ جادو کی نظر سحر کی نرگسیں پلکیں
ساحری کون کرے نرگس جادو کی طرح — سحر

قول فیصل ۔ چلانا، چلنا، مارنا کے ساتھ مستعمل ہے

چشم سیاہ و سرخی رنگ خضاب ہے قہر
اس نے چلائی موٹھ تو یہ سحر کر گئی — شور

اس کا جوڑا جو نہ کھلا تو دوالی کی رات
تا سحر موٹھ ہی تجھ پر دل محزوں چلتی — نصیر

عزخانے سے قدم نہ بڑھا اے چراغ حسن
کوئی نہ مارے موٹھ دوالی کی رات ہے — رشک

موٹھ:۔ لکھنؤ میں بٹیر بازوں کے ہاتھ میں بٹیر رکھنے کو موٹھ کہتے ہیں اس سے بٹیر کی وحشت جاتی رہتی ہے ۔ اردو مونث بٹیر بازوں کی اصطلاح

موٹھرا:۔ (ہندی واؤ مجہول) ایک قسم کا موٹا دھار دار سوتی کپڑا مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے رائے عربی سے لکھا ہے معنی لکھے ہیں کپڑے کی ایک قسم کی بناوٹ کو کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں ۔ بناوٹ کو نہیں بلکہ اس کپڑے کو کہتے ہیں جس میں سوت اور ریشم ملا ہوا ہو ۔

اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

موٹھرا:۔ نقرئی اور طلائی کام جو تلوار یا کٹار اور سپر کے آہنی پھولوں پر بناتے ہیں۔

موٹھرا اس نے جو بنوایا سپر کے چاند میں
پائے ہی تشبیہ رتبہ ماہ نو کا بڑھ گیا — رشک (نور اللغات)

قول فیصل صاحب سرمایۂ زبان اردو نے رو سے عربی سے لکھا ہے رشک نے بھی موٹھرا ہی لکھا ہے ۔ بہرحال اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

موٹھ کرنا:۔ بٹیر کو بٹیر بازوں کا جکڑ کر ہاتھ میں رکھنا تاکہ وحشت ان کی دور ہو جائے اور قابلیت لڑنے کی پیدا کریں ۔ لڑائی کے بٹیر کو مٹھی میں رکھ کر تیار کرنا اور سدھانا ۔ اردو مصدر، بٹیر بازوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ اتنے میں میر آغا بٹیر کو موٹھ کرتے ہوئے تشریف لائے۔ (فسانۂ آزاد)

موٹھ مارنا:۔ جنتر لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب اس جگہ بازاری لوگ مٹھی لگانا سٹر کا دکھانا ، ہاتھ کی لگانا بولتے ہیں ۔

موٹی:۔ (بواؤ مجہول) فربہ، تنومند، لحیم شحیم جسیم ۔ اردو صفت، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ تم آج کل بہت موٹی ہو گئی ہو اپنا جسم کم کرو زیادہ موٹا ہونا بھی نقصان دہ ہے۔

قول فیصل ۔ موٹی بھینس، بعض عورتیں کہہ دیتی ہیں جیسے تو ترکھا کھا کے موٹی بھینس ہو رہی ہے۔

موٹی:۔ دبیز، سطبر، ضخیم، حجم والی ۔ اردو صفت، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ سرہانے میز پر جو ایک موٹی کتاب رکھی ہے وہ اٹھا لاؤ۔

موٹی:۔ سخت، فحش (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ موٹی گالی کی ترکیب سے مستعمل ہے اور یہ عورتوں کی زبان ہے ۔

موٹے:۔ الف کی یائے مجہول سے تبدیلی جو حرف مفرد یا تابع مفرد کے آ جانے سے ہو جاتی ہے ۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

موٹے ہوں یا کہ دبلے گورے ہوں یا کہ کالے
کیا عیش لوٹتے ہیں معصوم بھولے بھالے — نظیر اکبرآبادی

قول فیصل۔ یہ موٹا کی جمع بھی ہے۔

موٹی اَسامی:۔ (کنایۃً) مالدار، دولتمند، دھنی، دھن دولت والا، مؤنث۔

(رفقت کل) وکیل صاحب آپکے موکل ایسے ویسے نہیں ہیں۔ بڑی موٹی اسامی ہیں۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ بصورت تذکیر موٹا اسامی یا موٹے اسامی بولتے ہیں۔

موٹی بات:۔ صریح بات، ظاہر بات، وہ بات جو عام فہم ہو اور فوراً سمجھ میں آئے اور غور و فکر کی محتاج نہ ہو۔ اردو صفت، مؤنث عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ "موٹی سی بات" زبانوں پر زیادہ ہے۔

موٹی روٹی:۔ چپاتی کی ضد، وہ روٹی جس کا دَل موٹا ہو اور توے پر تھوڑی سی پکانے کے بعد آگ پر سینک کر کھائی جائے۔ اردو مؤنث، رائج۔

موٹی سمجھ:۔ موٹی عقل، دیر میں سمجھنے والی عقل اردو صفت، مؤنث، عورتوں کی زبان

محل مثال۔ پھر پڑے ایسی موٹی سمجھ پر کوئی بات عقل میں نہیں آتی۔

قول فیصل۔ اسی جگہ موٹی عقل بھی زبانوں پر ہے جیسے۔ تم جیسے موٹی عقل والے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئے گی۔

موٹی گالی:۔ فحش گالی، سخت گالی، دشنام سخت۔ اردو صفت، مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اسی جگہ موٹی موٹی گالیاں بھی کہتے ہیں۔ جیسے ایسی بدزبانی، دل توڑنا اور پھر گلی کوچے میں اور اس پر ایسی ایسی موٹی موٹی گالیاں۔ (بنات النعش)

۔ موٹی سی گالی۔ زبانوں پر زیادہ ہے۔

موٹی نظر:۔ بصارت میں فرق ہونا۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے، نظر موٹی ہونا، نگاہ موٹی ہونا بھی بولتے ہیں۔

مُؤثِّر:۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم مشدد) اثر کرنے والا، تاثیر کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مُؤَثَّر:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) اثر کیا گیا، تاثیر کیا گیا، کارگر۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مُؤثِّق:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) پکا، مضبوط، قابل وثوق، بھروسہ والا، عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مَوج:۔ (بالفتح) پانی کی لہر۔ عربی مؤنث فصیح، رائج۔

وہ اشکبار ہوں کہ مری چشم تر کو ہائے
تار نگہ کے بدلے ملی موج آب کی — تاسخ

قول فیصل۔ اس کا صرف اٹھنا کے ساتھ ہے۔

آتا ہے جب کنارۂ دریا وہ بحر حسن
اٹھتی ہے موج بہر تماشا قلقلے موج — لاہلم

زیادہ تر بصورت جمع موجیں اٹھنا زبانوں پر ہے تنہا لہر دھن کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

کہاں ہم اور کہاں بخشش ہماری
جلیل اک موج ہے ابر کرم کی — جلیل

موج کی اردو جمع موجیں اور موجوں ہے اور اس کی عربی جمع امواج ہے۔

مَوج:۔ (کنایۃً) ولولہ، طبیعت کی امنگ جوش طبیعت کی خوشی۔ اردو مؤنث عوام کی زبان

مَوج:۔ خیال، خلاف عادت کسی بات کا خیال آجانا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان

صبا کو یہ کیا آج موج آگئی
کہ پھولوں سے تربت مری چھاگئی — امیر

مَوج اُمڈنا:۔ موجوں کا زور سے اور بکثرت آنا کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ سبک خیز کہ پانی کا کٹورہ رکھ لو
چال وہ اتری چلی آتی ہے موج گوہر — قدر

قول فیصل۔ عام طور سے امنڈنا لکھتے ہیں۔

مَوج آب:۔ پانی کی لہر، پانی کی موج فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عشرت ہے موج آب ادھر آئی ادھر گئی
بیجا حباب سر پہ بھرے ہوئے عشق — جگر

موج آنا:۔ جس بندھا خیال آجانا، طبیعت میں اور پیدا ہو۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع جو فکر شعر کی موج آگئی صحرائے وحشت میں — امیر

مُوجِب:۔ (بواو معروف و کسر سوم) سبب، باعث، وجہ، علت، جہت۔ عربی مذکر، فصیح رائج۔

محل مثال۔ یہ تو ہمارے لئے موجب کمال مسرت کا تھا کیا مصلحت تھی کہ تم نے دو مہینے ہم کو اس کا کچھ حال نہیں لکھا۔ (رنگلے سرود)

موجب:۔ (بہ اضافہ کرکے) موافق، مطابق، حسب۔ فقرہ۔ حکم کے بموجب میں نے تعمیل کیا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ سہنا نہیں بولتے ہو کے اضافہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں جیسے آپ کے حکم کے بموجب میں نے نماز شروع کر دی ہے۔

مَوجِ بوریا۔ مَوجِ حَصیر:۔ کنایہ ہے ان نقوش اور خطوط سے جو بوریا میں ہوتے ہیں فارسی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ذوق نے موج نقش حصیر کہا ہے جو کسی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ کہہ رہا ہے۔

اڑتے باد بہاری کے لہلہاتے ہیں
زمیں پہ بستر سنبل ہے موج نقش حصیر ذوق

مُوجِبہ:۔ (بواؤ معروف وکسر سوم و فتح چہارم) ایجابی، مثبت، اقراری، سالبہ کا عکس۔ عربی، مذکر، منطق کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ کلیہ، موجبہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

موج پر ہونا:۔ زوروں پر ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ استاد کی شاعری اوج پر اور اختیارات موج پر تھے خلیفہ اسمٰعیل کو سرکار شاہی سے کئی خدمتیں حاصل تھیں۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

مَوجِ تبسّم:۔ کنایہ ہے افراط تبسم سے تبسم کی لہر۔ فارسی ترکیب صفت، قلیل الاستعمال

لب پہ ساغر کے ہو جوں موج تبسم موج مے
شور قلقل لب پہ ہے مینا کے قہقہہ ذوق

مَوجِ حوادث:۔ حوادث کی لہر، حوادث کا زور مجازاً بہت مصائب۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

وہ موج حوادث کا تھپیڑا نہ رہا

کشتی وہ ہوئی غرق وہ بیڑا نہ رہا
میر انیس

مُوجِد:۔ (بواؤ معروف وکسر سوم) طبیعت سے کوئی نئی چیز بغیر نمونے کے بنانے والا پیدا کرنے والا، نئی بات نکالنے والا، عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُوجِد:۔ ایجاد کرنے والا، بانی، بنا کرنے والا، ابتدا کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

حضرت اوج ہیں میرے استاد
وہ کہ ہیں موجد طرز ایجاد رسوا

مَوج در مَوج:۔ سلسلہ وار، بہت سی موجیں۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج

جو قصے ہیں سخن ہے فوج در فوج
سخن کا ہے گا دریا موج در موج زنجانے اردو

مُوجَز:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) مختصر، کوتاہ، خلاصہ۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَوجزن:۔ (بفتح اول وسکون سوم وفتح چہارم) موجیں مارنے والا، لہریں مارتا ہوا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ہر اک سو موجزن دریائے گلزار
ہر اک جا سرو اور قمری کا بازار (زنجانے اردو)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے جیسے اس وقت بحر اظہار رسالت ہر رگ و پے میں موجزن ہے۔ (فسانۂ آزاد)

موج سبزہ (فتح) سبزہ کے ہوا سے حرکت کرنے کو موج سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب صفت، قلیل الاستعمال۔

موج سبزہ ہے کہ تلوار ہے اس گلشن میں
رخت گل خون سے گلزار ہے اس گلشن میں ناظم

مَوج کرنا:۔ عیش و عشرت کرنا، مزے سے رہنا، مزا اڑانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم کو ہزار روپیہ مل گیا جاؤ اب موج کرو۔

مُؤَجَّل:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) مہلت دیا گیا، مہر کی ایک قسم ہے جس کا ادا کرنا فی الفور لازم نہ ہوا ہو بلکہ کسی مدت کے واسطے ملتوی ہو وہ مدت معلوم ہو یا مجہول۔ معجل کا عکس۔ عربی صفت، اسم مفعول فقہا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مہر مؤجل کی ترکیب ہی سے بولتے ہیں

موج مارنا:۔ لہرانا، زور سے بہنا، لہریں مارنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

وصف سلاح جنگ پہ مائل ہے طبع پاک
کیا موج مارتا ہے یہ دریائے ہولناک عشق

قول فیصل۔ بصورت جمع "موجیں مارنا" زبانوں پر زیادہ ہے۔

مَوج میں آنا:۔ لہر میں آنا، ترنگ میں آنا، دھن میں آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال

سب کو آنکھوں سے دکھا دیں گے ہم افسانۂ نوح
موج میں آ کے کبھی رونے کو گر بیٹھ گئے امانت

قول فیصل۔ اس جگہ "موج آنا" زبانوں پر زیادہ ہے۔

صبا کو یہ کیا آج موج آ گئی
کہ پھولوں سے تربت مری چھا گئی امیر مینائی

موج میں ہونا۔ کسی دھن میں ہونا محو اور کھویا ہوا سا ہونا کسی خیال میں گم ہونا، ترنگ میں آنا۔ اردو مصرف ترکیب ہے متروک۔

کس موج میں ہو بحر ذرا اپنی خبر لو
سمجھ دار میں جاتے ہو کنارے نہیں آتے بحر

قول فیصل۔ اب اس جگہ عوام "دھن میں ہونا" بولتے۔

موج نسیم: ہوائے نسیم کا جھونکا، باد نسیم کا موج سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب بوضع تقلیل الاستعمال۔

موج نسیم صحرا ہے آج عنبر افشاں مصحفی

موجُود:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) وجود میں لایا گیا، وجود کیا گیا، پیدا شدہ، عالم وجود میں آیا ہوا۔ اسم مفعول فصیح، رائج۔

ہر اک نفخ جانگ کو وجود یا اس سے پیدا وہ ہوجو ہے (انشا)

موجُود بمعنی قائم، برقرار، کھڑا ہوا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

کہتا ہے تصور میں دل اس زلف سیہ کے
ہیں جا دلی کدھر سر پہ شب تار ہے موجود ظفر

موجود بمعنی میسر حاصل، دستیاب، جھولی عربی صفت، فصیح، رائج۔

عریاں تن ہے بہ از خلعت شاہی
ہم کو یہ ترے عشق میں ساماں ہو موجود ظفر

موجود بمعنی حاضر، سامنے، حضور میں، روبرو آگے۔ عربی، فصیح، رائج۔

موجُود بمعنی تیار، مستعد، آمادہ، مہیا، لیس۔ عربی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ صبح چہ سر، شام چہ سر، ادھر چہ سر، ادھر چہ سر، الہٰی خیر اور لطف یہ کہ ہر کار خیر کو موجود کرہم شریف ہیں (فسانۂ آزاد)

موجُودات:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) مخلوقات۔ وہ کل چیزیں جو خدائے تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ دنیا، کائنات، خلق۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ دہلی میں مؤنث ہے۔

ہے زیر فلک جتنی کہ یہ موجودات
ہر ایک کی اک طرح کٹی ہے اوقات سودا

فخر موجودات کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔ جس سے مراد پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفیٰ [1] کی ذات مراد ہے۔ موجودات عالم کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے

موجودات: بمعنی گنتی، شمار، حاضری فوج کی حاضری، موجودگی۔ اردو مؤنث دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ صاحب ہمت بقال نے میدان خیال میں اپنے حالی کی موجودات لی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کا صرف لینا کے ساتھ ہے

موجودات دینا:۔ حاضری دینا، حاضری لکھانا، فوج وغیرہ میں حاضری لکھوانے کے لئے کہتے ہیں۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ اکبری لشکر سکندر کو دبائے پہاڑوں میں لئے جاتا تھا۔ برسات کا موسم آ ہی گیا تھا۔ مینہ کی طرح بادلوں کے دَل گئے اور شفق کی رنگا رنگ وردیاں پہن کر موجودات دینے آئی۔ (دربار اکبری)

موجودات لینا:۔ فوج وغیرہ کی حاضری لینا۔ بمعنی پڑتال، حساب دیکھنا جانچنا (فرہنگ اردو لغت)

قول فیصل۔ یہ دہلی کا خاص مصرف ہے۔

موجُود رہنا:۔ پاس رہنا، سامنے رہنا برقرار رہنا، حاضر رہنا، ٹھہر کر رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

موجُودگی:۔ (بفتح اول و واؤ معروف و فتح جیم) حاضری، حضوری، حاضر باشی، سامنا، موجود ہونا۔ فارسی مؤنث فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے بسکون جیم زبانوں پر ہے۔

موجودگی میں:۔ روبرو، سامنے، موجود ہوتے ہوئے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہماری موجودگی میں تم کو ان سے بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

موجُودہ:۔ (بفتح اول و واؤ معروف و فتح جیم) موجود، وہ جو موجود ہو، وجود میں لائی گئی۔ فارسی صفت مؤنث، فصیح، رائج۔

موجُودہ: بمعنی حال کا، اب کا، حاضر۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میرے موجودہ حالات ایسے نہیں ہیں کہ میں مکان بنوا سکوں۔

موجُودہ صورت حال:۔ اس وقت کی حالت، اس وقت کا ماحول، حالات حاضرہ۔ اردو ترکیب۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ملک کی موجودہ صورت حال تشویشناک ہے ہر طرف لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔

قول فیصل۔ موجودہ صورت حال میں "کی"

ترکیب سے بھی مستعمل ہے جیسے بیوی سخت علیل ہیں ۔ بچے امتحان کی تیاری میں مصروف ہیں اس لئے موجودہ صورت حال میں میرا دہلی جانا ممکن نہیں ہے ۔

موجود ہونا :۔ حاضر ہونا ، سامنے ہونا ، مہیا ہونا ، پایا جانا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف ۔ دو دیگیں چاہیئے ۔ ایک بندہ درگاہ بھی موجود ہے ۔ رئیس نے اشارے سے بلایا اور کہا ۔ (فسانۂ آزاد)

مُوَجَّہ :۔ (بالضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) وہ جو قابل توجہ ہو ، پسندیدہ ، مدلل ، خوب ، عمدہ ، مقبول جس کی طرف منہ کیا جائے ۔ عربی صفت ، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال

محل صرف ۔ ہر عذر کو رد ، ہر حجت کو قطع ، ہر مجرم کو قائل معقول کر کے اور گنہگار کے منہ سے اس کی خطا تسلیم کرانے کے بعد غرض جو تجویز ہے موجہ جو فیصلہ ہے مدلل ۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل ۔ وجہ موجہ کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے وجہ وجیہ کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں یعنی زبردست وجہ ۔

مَوجَہ :۔ (بفتح اول و سوم) پانی کی لہر ، لہر فارسی مذکر ، فصیح ، رائج

دیکھ کر عنبر کو یاد آئی جو وہ زلف سیاہ
موجۂ دریا نکل جانے کو اژدر ہو گیا
(ناسخ)

قول فیصل ۔ یہ موج کا مزید علیہ ہے ۔

مَوجِ ہوا :۔ (باضافت) ہوا کا موج سے استعارہ کرتے ہیں ، ہوا کی لہر ۔ فارسی ترکیب مؤنث فصیح رائج

بنی موج ہوا اے کج کمالی
گلی زنجیر کی ہر زہ خیالی
(مثنوی شام غریباں)

مَوجی :۔ (بفتح اول) زندہ دل ، خوش طبع ۔ آزاد طبع ۔ اردو صفت ، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل ۔ اسی جگہ من موجی بھی زبانوں پر ہے

مَوجی جیوڑہ :۔ موجی بندہ ، آزاد وضع ، آزاد طبع ۔ عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

مَوجیں :۔ موج کی جمع ، لہریں ، پانی کی لہریں اردو مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

کا بہر باں ہو کر غدیر خم کی موجیں دیں جواب محسن کاکوروی

قول فیصل ۔ اس کی جمع موجوں بھی ہے ۔

مَوجیں اٹھنا :۔ موجوں کا ہوا کی وجہ سے بلند ہونا ۔ پانی کا لہریں لینا ۔ اردو مصدر ۔ فصیح ، رائج ۔

موجیں دریا میں جو اٹھتی ہوئی دیکھیں سمجھا
یہ بھی مجمع ہے ترے چاک گریبانوں کا
(امیر)

موجیں اڑانا :۔ پانی کی لہر اڑانا ۔

بے ننگ یہ سب نہا رہی تھیں
موجیں باہم اڑا رہی تھیں
(گلزار نسیم)

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :۔ " موجیں اڑانا آپس میں چھینٹے اڑانا ہے ایک دوسرے کے منہ پر ہاتھ کے تھپیڑے سے پانی پھینکنا نہانے کے دوران میں نہ کہ پانی کی لہر اڑانا ۔

اس کے علاوہ اس کے معنی موجیں کرنا یعنی عیش کرنا ، مزے اڑانا بھی ہیں

موجیں کرے ہے بحر جہاں میں ابھی تو تو
دیکھے گا بعد مرگ کہ عالم حباب تھا
(میر)

مولف تائید کرتا ہے لیکن اس اختلاف کے ساتھ کہ اب لکھنؤ میں بطور واحد موج اڑانا اور موج کرنا زبانوں پر ہے ۔

موجیں دکھانا :۔ جوش اور ولولہ ظاہر کرنا اردو مصدر ، متروک ۔

اے بحر وہ موجیں ہیں زلفوں نے دکھائیں
آگے نہ بڑھے ناگ کو منجدھار کھبکر بھر

موجیں کرنا :۔ مزے کرنا ، عیش منانا ، مزے اڑانا ، عیش و عشرت میں بسر کرنا ، بے فکری سے گزارنا ، آرام یا عیش سے گزارنا ، بے فکری کے ساتھ دن کاٹنا ، خوشی منانا ۔

تو فقیروں کی دعا ہر طرح آباد رہو
خوش رہو موجیں کرو ، تازہ رہو شاد رہو
(انشا)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب لکھنؤ میں بطور واحد موج کرنا زبانوں پر ہے ۔

موجیں لینا :۔ آپس میں چھینٹے اڑانا ، ایک دوسرے کے منہ پر ہاتھ کے تھپیڑے سے نہانے کے دوران پانی پھینکنا ۔ اردو مصدر متروک ۔

محل صرف ۔ زعفران نے جو باہر آ کر دیکھا تو حضرت موجیں لے رہے ہیں ۔ جل بھن کے خاک ہی تو ہو گئی ۔ (فسانۂ آزاد)

موجیں مارنا :۔ مزے اڑانا ، آرام یا عیش سے گزارنا ۔ بے فکری کے ساتھ دن کاٹنا ہندی فعل لازم ۔

خال بحر موجیں مارتا ہے
کیا ہے جس نے اس جگہ کنارا
(حاتم)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں " موج مارنا " کہتے ہیں ۔

مُوچ :- (بواوِ مجہول) پاؤں، ہاتھ، کمر گردن، کلائی وغیرہ کا اونچی نیچی جگہ پڑ جانے سے مڑ جانا اور درد کرنا۔ اردو مؤنث، مونث رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف آنا اور آجانا کے ساتھ ہے۔

کسی کے سر میں ہوا درد میرا سر چکا — آتش
کسی کے پاؤں میں موچ آئی میرے چکا

وقت شنا زاکت جاناں کو دیکھنا
موچ آ گئی جو لگ گئی ٹھوکر حجاب کی — امیر

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹری کی اصطلاح میں کسی ساخت کے ریشے پھٹ جانے یا تن جانے کو موچ کہتے ہیں۔

مُوچنا :- (بواوِ مجہول) بال اکھاڑنے کا آلہ بال چننے کا اوزار۔ اردو مذکر، رائج۔

مُوچھ، مُونچھ :- ہونٹوں کے اوپر کے بال، بروت، شارب، ہندی، مونث

سجدہ کرتا ہے یہاں آکے وہ غرائش کیف
مونچھ جو شیر نیستاں کی کتر لیتا ہے — اشا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بنون غنہ مستعمل ہے جس کی بڑی بڑی مونچھیں ہوں اس کو لکھنؤ کے عوام بڑمچھا کہتے ہیں۔ اس کی جمع مونچھیں اور مونچھوں ہے

مُوچھ کا بال :- مونچھ کے بال منہ پر اور سامنے رہتے ہیں۔ صاف کھرا سچا آدمی، منہ پر کہہ دینے والا، کھرا، کھرتل، نہایت سچا صادق، بے لاگ کہنے والا۔ جیسے منہ پر بے سو مونچھ کا بال۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُوچھ کا بال :- بڑے ناک کا بال ہونا نہایت مقرب اور با رسوخ آدمی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس بڑے ناک کا بال ہی زبانوں پر ہے۔

مُوچھ مرظور ڈنا :- اس کو راہ پر لانا جو ابھی تباہی کے سبب رہا ہو۔ (زر۔ از دریائے لطافت)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُوچھَنْدَر :- بڑی بڑی مونچھوں والا جیسے چل چل بے موچھندر تجھے کس وہم نے گھیرا ڈاڑھی کو منڈا ڈال تو مونچھوں کا گھیرا۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس جگہ بڑمچھا کہتے ہیں

مُوچھ منڈا یا منڈا :- (بنون غنہ آخر) بروت تراشیدہ، وہ شخص جس کی مونچھیں منڈی ہوئی ہوں۔ جیسے سوگند نامہ ایک موچھ منڈا، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "مونچھ منڈا" واؤ کی مفتوح حرکت اور اظہار نون آخر کے ساتھ بولتے ہیں۔
ع بھلا ہے یا برا ہے جیسا بھی ہے بیر مونچھ منڈا — اذین لکھنوی

مُوچھوں پر تاؤ دینا :- مونچھوں کو بل دینا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بنون غنہ مونچھوں پر تاؤ دینا مستعمل ہے۔ اور معنی ہیں مونچھوں کے بالوں کو بل دینا۔ غرور، غصہ یا فخر دے یا کسی اہم کام کا قصد ظاہر کرنے کے لئے بطور عادت کے ایسا کرتے ہیں۔ اپنی بڑائی کرنا کسی بڑے کام کا عزم بالجزم کرنا جیسے۔ ٹھہر جا گیدی تو خواجہ بدیع جو قزلباش زبونگی ہوں مونچھوں پر تاؤ دے کر۔ (فسانۂ آزاد)

اسی جگہ مونچھوں پر تاؤ پھیرنا بھی مستعمل تھا جیسے ادھر سے کمیدان آئے ادھر سے رسالدار پیچھے ایک گھنگھارا دوسرے نے مونچھوں پر تاؤ پھیرا۔ (طلسم ہوش ربا)

مونچھوں پر تاؤ دینا کے ایک معنی کوئی اہم کام انجام دینے کے بعد فخر اور اکڑ کے ساتھ مونچھوں کو بل دینا بھی ہیں۔

ہار جانے، شکست کھا جانے یا مغلوب ہو جانے کے بعد بھی شکست نہ ماننے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے ڈنگر فیور بھی آیا مگر تم مونچھوں پر تاؤ ہی دیتے رہے۔ (فسانۂ آزاد)

موچھوں کا کونڈا :- وہ نیاز جو لڑکے کی مسیں بھیگنے پر مسلمان عورتیں دلاتی ہیں۔ یہ نیاز سویوں پر ہوتی ہے۔ سیل کا کونڈا۔ (آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مسلمان عورتوں کا دستور ہے کہ جب ان کے لڑکے کی مونچھیں نکلتی ہیں یعنی مسیں بھیگتی ہیں تو اس کی سلامتی اور علامت بلوغ کے شکریہ میں حضرت فاطمہؓ خاتون جنت کی نیاز دلاتی ہیں جس میں شادی کی طرح بہت سے کنبے رشتے کے آدمی جمع کئے جاتے ہیں۔"

لکھنؤ میں بنون غنہ مونچھوں کا کونڈا عورتیں کہتی تھیں جیسے بڑے بھیا کی مونچھوں کا کونڈا ہونے والا ہے اور تم نہ ہوگے یہ بھی کوئی بات ہے بھلا۔ (دبیر گلبدن)

لیکن اب لکھنؤ کی عورتیں سیل کا کونڈا کہتی ہیں۔ سیل (بیائے مجہول) اسی جگہ موچھوں

پر صندل لگنا اور لگانا بھی زبانوں پر ہے جیسے سگی بہنوں اور چچا زاد بہنوں نے لڑکے کی مونچھوں پر صندل لگانے کا قصد کیا مگر نیگ کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ (دبیر کہسار)

موچھیل:- (بواو غیر ملفوظ و فتح چیم) بڑی مونچھوں والا، وہ آدمی جس کی مونچھیں بڑی بڑی ہوں۔ اردو صفت، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

موچھیں یا موچھ کتر لینا:- کسی کو مطیع و فرمانبردار بنا لینا، شکست دینا۔

سجدہ کرتا ہے یہاں آ کے وہ مغرور کجک
مرچھ جو شیر نیستاں کی کتر لیتا ہے (انشا)

(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

موچھیں اکھاڑ دینا:- کنایتہً نہایت ذلیل و خوار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

موچھیں مروڑنا:- موچھوں کو بل دینا۔

غرور ہے نہ تو مونچھوں کو اے جوان مروڑ
کرے گا پیر فلک دیکھ تیرے کان مروڑ (ظفر)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں موچھوں پر تاؤ دینا یا تاؤ پھیرنا بولتے ہیں جیسے محمد امیر نے یہ سن کر موچھوں پر تاؤ پھیرا (طلسم ہوش ربا)

مولف کے نزدیک لکھنؤ میں اب موچھوں پر تاؤ پھیرنا زبانوں پر نہیں ہے۔

موچھیں منڈوانا:- موچھوں پر استرا پھروانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ مونچھیں منڈوانا بھی (بنون غنہ) لکھنؤ کے عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

ڈاڑھی مونچھیں جو منڈائی ہیں تو ڈھیلیں رکھیے
فرق ابھی آ پایا اور آپ کی تشہیر کیا ہے (لکھنوی)

مونچھیں منڈانا بھی بولتے ہیں۔

موچھیں منڈوانا:- اپنی غلطی کا مقر ہونا، مات کھانا، ہار ماننا، اپنی نامردی قبول کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام بنون غنہ مونچھیں منڈوا ڈالنا اور پنجاب سے مونچھیں منڈوا ڈالنا بولتے ہیں اور معنی ہوتے ہیں یعنی کہ جو دعوی کر رہا ہوں وہ صحیح ہے اپنے دعوے پر زور دینے کے محل پر بولتے ہیں۔

موچی:- (بواو مجہول) چمڑا سینے والا، کفش گر، پوستین دوز، زین ساز، گھوڑے کا سامان بنانے والا، چرم دوز، کفش دوز، چمار جیسے موچی موچی روئیں سرکار کا زین ٹوٹے۔

(دکن یعنی جنوبی ہند میں موچی رنگ، جوتیاں نہیں بناتے بلکہ جلد سازی اور زیور وغیرہ کی سوداگری کرتے ہیں۔ دہلی میں موچی صرف مسلمان چمڑے کا کام کرنے والوں کو کہتے ہیں۔)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں چمار زبانوں پر زیادہ ہے بصورت "تانیث موچن" زبانوں پر ہے۔

موچی کے موچی:- [illegible] جیسے تھے ویسے ہی۔ اردو صرف عورتوں کی زبان قریب بمتروک۔

محل صرف۔ [illegible] کا سیکھا تھا خواہ [illegible] دیا پھر موچی کے موچی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب اس جگہ عورتیں بھی فقیر کے فقیر، کہتی ہیں۔

موچی کے موچی ہی رہے:- ذلیل کے ذلیل ہی رہے۔ کنگال کے کنگال ہی رہے۔ بے وقوف کے بے وقوف ہی رہے۔ جیسے تھے ویسے ہی رہے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ حضور یہ زمانے کا انقلاب ملاحظہ فرمائیے کہ شیلیوں کے لڑکے اور فارسی پڑھیں گر وہ لاکھ پڑھ جائیں۔ رہیں گے موچی کے موچی۔ (دبیر کہسار)

موچی گری:- موچی کا کام، چمار کا پیشہ، جوتے ٹانکنے کا پیشہ، فارسی مونث، قریب بمتروک۔

محل صرف۔ مگر کوئی ان سے اتنا تو پوچھے کہ کیوں بھئی ..... کالج چھوڑ بیٹھے۔ عربی پڑھی نہ انگریزی موچی گری کرو گے یا انگریزی (فسانۂ آزاد)

موچی موچی لڑیں اور سرکار کا زین ٹوٹے:- لڑے کوئی اور نقصان کسی کا ہو، بڑے لڑیں اور نقصان چھوٹوں کا ہو۔ کرے کوئی بھرے کوئی۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

مُوَحِّد:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) خدا کو ایک ماننے والا، اللہ کو ایک ماننے والا، وحدانیت خدا کا اقرار کرنے والا۔ عربی صفت مذکر، اسم فاعل فصیح، رائج۔

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں (غالب)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع موحدوں اور عربی جمع موحدین ہے۔

مُوَحِّدانہ :- موحّدوں کی طرح، پکّے مسلمانوں کی مانند۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

مُوحِش :- غمگین کرنے والا، وحشت میں ڈالنے والا، اندوہگیں کرنے والا، متفکر کرنے والا، وحشت انگیز۔ عربی صفت، پڑھے لکھے طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُؤَخَّر :- (بضم اول فتح دوم و فتح سوم مشدد) مقدم کی ضد، پچھلا، اخیر کا، آخر کیا گیا، بعد والا، عربی صفت۔ اسم مفعول فصیح، رائج۔

قول فیصل :- عام طور سے مقدّم و موخّر کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مُؤَدَّب :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) ادب دیا گیا، شائستہ، با ادب، ادب والا، مہذب، شائستہ، تہذیب یافتہ، خوش اخلاق۔ عربی صفت، اسم مفعول فصیح، رائج۔

سنبھل اے زبان عقیدت بیاں
مؤدب ہو اے کلک گوہر نشاں

مُؤَدِّب :- نام سید عسکری میرزا، تخلص مؤدب۔ آپ کے والد ماجد سید حیدر میرزا صاحب ادیب مرحوم اور دادا سید حسین میرزا صاحب عشق مرحوم اور پردادا سید محمد میرزا صاحب اُنس تھے۔ آپ کی ولادت دسویں ماہ ربیع الثانی ۱۸۹۶ء میں اپنی ننھیال واقع فرنگی محل میں ہوئی۔ آپ کے نانا میر مہدی علی صاحب مرحوم عرف دارو غہ اچھے صاحب عیش تھے جو مرزا حسین اور شہر کے خوشحال اشراف سے تھے جنھوں نے لکھنؤ میں شیعہ روضۂ جناب زینبؑ موسوم بہ زینبیہ، خود اگر اس کو وقف کر دیا۔ جو آج بھی موجود ہے۔

آپ نے دو فرزند اور ایک صاحبزادی دنیا میں چھوڑے۔ بڑے فرزند سید محمد میرزا مہذب مؤلف مہذب اللغات اور چھوٹے فرزند سید عابد میرزا صاحب مکرم ہیں۔ مکرم صاحب اور صاحبزادی نے پاکستان کی بود و باش اختیار کر لی۔

لکھنؤ میں مرثیہ خوانی کے صرف تین خاندان مشہور و معروف زمانہ ہیں۔ خاندان انیسؔ، خاندان دبیرؔ اور خاندان عشقؔ و تعشقؔ وغیرہ۔

آپ مرثیہ گو کی حیثیت سے جناب مرزا محمد طاہر صاحب رفیعؔ اور جناب دولھا صاحب عروجؔ کے ہمعصر تھے۔

اس میں شک نہیں کہ مرثیہ گو حضرات بالعموم یہ خصوصیت رکھتے ہیں کہ ان کی زبان غیر مانوس الفاظ نیز اختراعی تشبیہات و استعارات سے بالکل پاک صاف ہے۔ انھوں نے اس صنف سخن کو دنیا کی سہہ بولی ترغیبوں میں آلودہ ہونے سے بچائے رکھا ہے۔ اور اس خصوصیت کے جو اسباب و وجوہ ہیں ان کا گہرا مطالعہ یقین دلاتا ہے کہ ابھی بہت عرصے تک مرثیے کی زبان اردو کی کسوٹی بنی رہے گی اور اسی قسم کے شاعر زبان کے مسئلے میں مستند مانے جائیں گے جو لوگ اردو زبان کی شستگی و شائستگی کی بقا کے لئے اپنے کو وقف کئے رہے ان میں حضرت مؤدب مرحوم کی ذات گرامی بھی ہے۔ آپ کے خاندان کی خصوصیت یہ ہے کہ دنیا بحیثیت مرثیہ گو انتخاب اور بحیثیت غزل گو لاجواب مانا گیا ہے۔ آپ کے خاندان میں قریب قریب ہر فرد صاحب دیوان بھی گزرا ہے۔ آپ نے ابتدائی دور میں چند غزلیں کہیں باقی تمام عمر مرثیہ، سلام اور رباعی کہتے رہے۔ چنانچہ اپنی عمر میں [illegible] مرثیے، ڈیڑھ ہزار رباعیاں تقریباً تین سو سلام اور سو قصیدے کہے تھے جو موجود ہیں۔ آپ کی زندگی میں آپ کے نو مرثیوں کی جلد شائع ہو چکی ہے۔

آپ کا شمار لکھنؤ کے مقبول ذاکروں میں تھا۔ آپ لکھنؤ کے علاوہ بیرونجات میں بھی ذاکری کے لئے بلائے جاتے تھے۔ حیدرآباد میں جناب پیارے صاحب رشید کے بعد نواب بہرام الدولہ بہادر کی مجلسیں جن کو رشید صاحب مرحوم پڑھا کرتے تھے عرصے تک پڑھتے رہے۔ اس کے علاوہ شیخ پورہ حسین آباد، صوبۂ بہار پٹنہ، کا پنودہ، اصغر آباد اور دیگر مقامات پر مجلسیں پڑھنے جاتے رہے۔ آپ کی طرز خواندگی پسند خواص و عوام تھی۔

آپ نے تمام عمر پرانی وضع کا لباس استعمال کیا۔ گرمیوں میں انگرکھا۔ جاڑے میں دگلا اور بیل دار دو پلی ٹوپی یا سادی ٹوپی ہمیشہ استعمال کی۔ جاڑے میں شال رومال اوڑھ کے باہر نکلتے تھے۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ پرانی وضع کا لباس لکھنؤ کی دنیا میں آپ کی ذات پر ختم ہو گیا۔

آپ بہت بڑے عبادت گزار تھے چودہ سال کے سن سے آخر عمر تک کبھی زیارت عاشورہ ناغہ نہیں ہوئی۔ آپ انتہائی نیک دل اور منکسر المزاج تھے۔

آپ بلاتفریق مذہب وملت ہر فرد کا احترام کرتے تھے۔ آپ زیارت جناب سید الشہدا علیہ السلام سے دو مرتبہ مشرف بھی ہو چکے تھے۔ آپ کی خصوصیت خاصہ یہ تھی کہ پوری زندگی انگریزی کا لفظ کبھی استعمال نہیں کیا۔ اگر کوئی پوچھتا تھا کہ آپ کی گھڑی میں کیا ٹائم ہے تو فرماتے تھے کہ ٹائم کی جگہ تم وقت نہیں بول سکتے تھے ایک شاگرد نے غزل دکھانے میں یہ کہا کہ میں وقت پر غزل اس لئے لایا ہوں کہ میں بہت بزی تھا تو غزل شاگرد کے سامنے پھینک دی اور پوچھا کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ شاگرد نے کہا جی میں مصروف تھا تو فرمایا کہ تم میرے سامنے انگریزی لفظ استعمال کرتے ہو کسی انگریزی داں کو غزل دکھاؤ وہ بیچارے بہت شرمندہ ہوئے اور کہا کہ اب نہیں بولوں گا۔ غزل لے کے دیکھ دی۔

لکھنؤ کی تمام بڑی ہستیاں بالخصوص علمائے کرام بہت اچھی نظر سے دیکھتے تھے اور احترام کرتے تھے۔

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جس میں بہت سے صاحب دیوان بھی ہیں آپ کا انتقال ۲۳ رجون ۱۹۵۲ء بروز جمعہ نماز صبح کے وقت ہوا اور روضۂ ذینبیہ نزد تالاب ملکہ جہاں لکھنؤ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مَوَدَّت :- (بفتح اول و دوم و تشدید دوم مفتوح) محبت، دوستی، یگانگت، پیار، اخلاص۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

یہ تو ہے ان کی مروت سے غرض
اور یہی کچھ ہے محبت سے غرض (زرار سوا)

مودھو :- احمق، بیوقوف، سادہ لوح
ہندی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بدھو کہتے ہیں۔

مُودی :- (بواؤ مجہول) اناج کا سوداگر غلہ بیچنے والا، بنیا بقال، قرض دینے والا۔ وہ بنیا جس کی دوکان سے ادھار لین دین ہو۔ غلہ فروش۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال محل صرف۔ بیگم صاحب کہاں سے دیں گی بال بال تو قرضدار ہو رہی ہیں۔ مودی الگ جان کھاتا ہے۔ بزاز الگ غل مچاتا ہے۔
(مراۃ العروس)

مودی :- آدمیوں کو نوکر رکھنے والا نوکروں کو بھرتی کرنے والا۔ لکھنؤ کی زبان
(فرہنگ آصفیہ و سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مودی :- وہ دکان دار جو کسی امیر کے نوکروں کو روزمرہ خوراک دینے کے لئے مقرر ہو۔ اردو مذکر۔ متروک۔

دنیا جو دکی ہے رزاق ہے مودی جس کا
خرچ اس بندی کا کیا ادری ہے ان پر چلتا جاتا

مودی خانہ :- گودام، ذخیرہ رہنے کی جگہ۔ اناج وغیرہ رکھنے کا کمرہ، بھنڈار اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ جیسے غلام اپنے رہنے کے کونے میں گیا ہوا تھا سب چیزیں مودی خانہ میں تول دی تھیں (دستور العمل)

مؤذِن :- اذان دینے والا نماز کے وقت لوگوں کو اذان کے ذریعے بلانے والا عربی مذکر۔ اسم فاعل۔ فصیح رائج۔

علی الصبح۔ صبح کی نوبت بجنے لگی۔ مرغ نے بانگ لگائی شمائے کا گھنٹہ ٹھن ٹھن بجنے لگا۔ موذن نے مسجد میں اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ (فسانۂ آزاد)

موذی :- (بواو معروف کسرہ) ایذا دینے والا، ظالم، جابر۔ آزار دہ۔ تکلیف دہ۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا (ذوق)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع موذیوں ہے۔ جیسے ان موذیوں کی ذرا رنگ سے واقف ہوں اسی سے کہا تھا کہ چھوڑ دو۔ (فسانۂ آزاد)

مُوذی :- ہلاک کرنے والا، مارنے والا۔ زہریلا۔ جیسے موذی جانور موذی کو مار چھوڑ کا دینے قتل الموذی قبل الایذا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ خصوصی طور پر ان معنوں میں نہیں بولتے۔

موذی پنا :- ایذا رسانی۔ تکلیف دہی۔ آزار رسانی اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان

موذی پنے میں تجھیں زیادہ ہیں زلفوں سے
باور نہ ہو تو سانپ کے بچوں کو پال دیکھ (رشک)

قول فیصل۔ اس جگہ موذی پن، بھی زبانوں پر ہے

موذی کا چنگل :- ظالم کا پنجہ۔ زبردست کا پنجہ۔ وہ چیز جو زبردست کے ہاتھ میں آ کر پھر نہ نکلے اردو صفت مذکر۔ عوام کی زبان۔

یہ حال اس کا دیکھ غرض یوں کہے ہے خلق
چنگل سے موذی کے تو بچا لگو گر دگار (سودا)

موذی کا چنگل :- کنایہ ہے اس سے جس کے قابو میں آ کر رہائی مشکل ہو جائے۔ (نور اللغات و سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ یہی عوام اور عورتوں کی زبان ہو جیسے کس موذی کے چنگل میں پھنسے ہیں کہ لڑکے رلائی نہیں آتی۔

موذی کا مال:۔ (کنایۃً) ظالم کا مال، کنجوس کا مال، دولت بخیل۔ جیسے موذی کا مال سب کو حلال۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُور:۔ (بواو مجہول) چیونٹی۔ فارسی۔ مذکر فصیح، رائج۔

رات وہ مجھے خاتون قیامت کے لئے
مور آتا ہے سلیماں کی زیارت کے لئے — عشق

قول فیصل۔ ناسخ نے بصورت تانیث بھی کہا ہے

خال سیہ ہے گیسوئے خمدار کے تلے
یاد ب رہی ہے مور کوئی مار کے تلے — ناسخ

قول فیصل۔ مور ضعیف اور مور ناتواں کی ترکیبوں سے فصیح و رائج ہے جیسے یا شیر خدا یہ وقت امداد ہے ان رو باہ خصالوں کے شعبدہ ظلم سے نکالئے اور مجھ مور ضعیف کی امداد کو نجف سے تشریف لائیے۔ (طلسم فصاحت)

کمال ضعف نے ہم جنس کو تکلیف احساں دی
اٹھانے نعش بعد مرگ مور ناتواں آیا — تسلیم

مُور:۔ (بواو مجہول) نہایت خوبصورت رنگین پروں والے ایک پرندے کا نام، طاؤس۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

رہنے دے میرے دل پر داغ کو
تیرے باغ حسن کا یہ مور ہے — ناسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ کیمیا گر ان کو جلا کر ان میں سے تانبا نکالتے ہیں سانپ کا یہ دشمن ہے کہتے ہیں کہ بہشت سے آدم کے ساتھ یہ بھی نکالا گیا تھا۔

مَوْر:۔ (بالفتح) آم کا پھول، بور، منجری۔ مذکر۔

ڈھاک پھولا ہے مور آیا ہے
لالہ گوہ رنگ لایا ہے — تسلیم

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ "ب" کی ردیف میں یہی شعر مور کے بجائے بور کے ساتھ لکھا ہے تو "تا" اضافہ کردیا ہے کہ صحیح مور ہے۔ کوئی دلیل نہیں ملتی کہ مور کیوں صحیح ہے اور بور کیوں غلط ہے۔ لکھنؤ میں بور کے سوا مور کوئی نہیں بولتا۔ پلیٹس میں بور کے معنی آم کے پھولنے کے سوا اور کچھ نہیں لکھے جس کا مطلب یہ ہوا کہ بور آم سے مخصوص ہے اور مور عام لفظ کلی یا پھول کے لئے ہے فیلن میں لفظ بور علیحدہ درج نہیں مور کے مقابل لکھا ہے کہ فرخ آباد میں بور کہتے ہیں مور کے معنی کلی پھول خاص کر آم کا پھول لکھے ہیں۔ ان تمام امور سے واضح ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں جسے بور کہتے ہیں۔ دلی میں مور کہتے ہیں۔ ایک کو صحیح ایک کو غلط نہیں کہہ سکتے۔"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

مور آنا:۔ آم کے درخت میں شگوفہ آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "بور آنا" بولتے ہیں۔

مور پنکھی:۔ (واو مجہول و نون غنہ) ایک قسم کی کشتی یا ناو جو مور کی شکل کی بنی ہوتی ہے بجرا۔ اردو مونث، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ وہ مور پنکھی چار گھاٹ کا آخر دریا میں بیٹھ گئی۔ (طلسم ہوشربا)

مور پنکھی:۔ ایک قسم کی دستی پنکھیا جو گھونگے سے مور کے پروں کی شکل میں ہوتی ہے۔ کبھی موروں کے پروں سے بھی پنکھیا بناتے ہیں۔ پنکھا بادکش۔ اردو مونث، رائج۔

مور پنکھی:۔ ایک قسم کا خوشنما قد کا درخت جس کے پتے مور کی دم کے سے ہوتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

مُوْرَت:۔ (بواو معروف و فتح سوم) پیکر مٹی، پتھر، لوہے وغیرہ کا بنا ہوا مجسمہ، مورتی بت۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

کچھ ہم آدم خاکی اے شاد
جو نظر مٹی کی مورت آئی — شاد

قول فیصل۔ اس کی جمع مورتوں اور مورتیں ہے جیسے لکھنؤ کے کمہار تو ایسے دنیا کے پردے پر نرالے مٹی کی مورتیں ایسی بناتے ہیں کہ مصوروں کی ناک کٹ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

مُوْرتی:۔ وہ مٹی لوہے، سونے یا چاندی کا مجسمہ جس کی اہل ہنود پوجا کرتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مورتیاں اور مورتیوں ہے۔

مُوْرِث:۔ (بواو معروف و کسر سوم) وہ شخص جس سے ورثہ یا ترکہ ملے۔ وارث کرنے والا وارث بنانے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل فصیح، رائج۔

مُوْرِث:۔ (مجازاً) مطلق پہنچانے والا، پیدا کرنے والا، باعث، سبب۔ اس معنی میں عربی لغات میں نہیں ملا۔

(رفقترہ) یہ چیز مورث جذام ہوگی (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مورثِ اعلیٰ:۔ (باضافت) سب سے بڑا مورث، کسی وارثہ کا سب سے پہلا مالک، مورثِ اول، وہ سب سے بڑا مربی یا بزرگ جس سے ورثہ پہنچا ہو، جدِ اعلیٰ، پردادا، سکڑ دادا وغیرہ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ غلام کے مورثِ اعلیٰ کا قول تھا کہ ادھر انسان نے الف بے خبر دہ کی اور ادھر بے ایمان ہو گیا۔ (دبیر کہسار)

مورثِ فاسد:۔ (باضافت) اصطلاح فقہ، نانا۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اس محل پر جد فاسد زبانوں پر ہے۔

مورچا:۔ (بواؤ مجہول) حصار، فوج کا دستہ جو لڑنے میں سب سے آگے رہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

لشکرِ غم کی چڑھائی ہے خبردار اے دل
مورچا ٹوٹنے پائے نہ شکیبائی کا — بحر

قولِ فیصل۔ وہ فوج جو مورچے پر لڑنے کے لئے رہے اس کو بھی کہتے ہیں۔

عام طور سے ہائے ہوز سے مورچہ لکھا جاتا ہے جیسے اے پیارے بھائیو تم سب جان ہتھیلی پر لے کر میدانِ کارزار میں آئے ہو کسی کو پوری پوری امید نہیں کہ مورچے سے زندہ واپس آئے۔ (فسانۂ آزاد)

مورچا:۔ مذکر۔ وہ گڑھا جو قلعے کے چاروں طرف کھود دیتے ہیں اور جس میں فوج کو بٹھاتے ہیں تاکہ دشمن کی ضرب نہ پہنچے۔ (نور اللغات و سرمایۂ زبانِ اردو)

قولِ فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مورچا اٹھنا:۔ لڑنے والی فوج کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

لڑے بھڑے ہوئے تھے جس میں وہ پڑا لوٹا
اٹھا وہ مورچا پہلا وہ دوسرا ٹوٹا — ادیب

مورچا الٹنا:۔ مورچے کی فوج کا تتر بتر ہو جانا، فوج کا منتشر ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

لڑا وہ جب تو نصیب اہل جور کے الٹے
پڑاؤ ہو گئے مسمار مورچے الٹے — انیس

مورچا بندی کرنا، مورچا باندھنا:۔ خندق کھودنا لڑائی کے واسطے دھس تیار کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب لڑائی کے لئے صف بندی ہونا اور صف آرائی ہونا کے معنوں میں بولتے ہیں۔

مورچا بندھنا:۔ لڑائی ہونا، ایک مورچہ سے رونا، جھگڑنا۔ اردو، مصرف، دہلی کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اسی جگہ مورچے بندھنا بھی دہلی میں ہے۔

باز آئے ہم ایسے آنے سے
کہ بندھیں مورچے زمانے سے — داغ

مورچا توڑنا:۔ فوج کو درہم برہم کرنا، مورچا منتشر کر دینا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

یہ کس دلبر نے توڑا ہے مورچا دل کا
خبر دو خاک کمیں گاہ میں لئے رہنا — داغ

مورچا ٹوٹنا:۔ مورچے کا درہم برہم ہو جانا، مورچا قائم نہ رہنا، فوج منتشر ہونا، فوج کا حصار ٹوٹنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

لشکرِ غم کی چڑھائی ہے خبردار اے دل
مورچا ٹوٹنے پائے نہ شکیبائی کا — بحر

مورچا جمنا:۔ بھاگی ہوئی فوج کا پھر صف آرا ہونا، منتشر فوج کا پھر صف بندی کرنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اسی جگہ مورچا جمانا بھی زبانوں پر ہے۔

اے فرس دوڑ ہیں اسواروں کو آنے دے
مورچے پھر ہیں اے تیغ جما لینے دے — میر عشق

مورچا جیتنا:۔ لڑائی فتح کرنا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

وقارِ خونِ شہیدانِ کربلا کی قسم
یزید مورچا جیتا ہے جنگ ہارا ہے — پیام دلاور نجفی

مورچال:۔ وہ چال جو دونوں ہاتھوں کے بل ٹانگیں اونچی اور خمیدہ کر کے اکثر پہلوان یا نٹ چلا کرتے ہیں۔

رخ پہ پھر ہوئے خط صف آرا ہے
مورچے مورچال کرتے ہیں — شاد

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مورچال:۔ مؤنث۔ ایک قسم کا ناچ، مور کا ناچ، رقص طاؤس۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مورچال:۔ مؤنث۔ کھائی، خندق، حصار، وہ گڑھا جو قلعہ کے ارد گرد کھود دیتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، قریب بہ متروک۔

خالی ہیں مورچال تو سنگر چھٹے ہوئے
غربت میں یاد کرتے ہیں سب گھر چھٹے ہوئے — انیس

مورچا لینا:۔ مقابلہ کرنا، مخالفت مول لینا، سامنا کرنا، جنگ کرنا۔ اردو، مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

گر ابرو نہ در جنگ کو تیار کرتے
مورچہ تجھ سے بھی ہیں اے ستمگر لیتا — بحر

مورچا مارنا:۔ دشمن کے مورچے پر حملہ کرنا، مورچا

فتح کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہجوم خال رخ یار کالے ہی دیا ہو سے
ظفر یہ خوب تم نے زنگیوں کا مورچا مارا — ظفر

مُورچہ :- (بواؤ مجہول و سکون سوم، فتح چہارم) زنگ لوہے کا، زنگار، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

کی صفائی غیر ہے لیکن کدورت کم نہیں
بد صیقل مورچہ ویسا ہی آہن میں رہا — نسیم

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر زنگ ہی ہے۔

مورچہ دوڑنا :- زنگ لگ جانا۔

ہوں وہ کشتۂ خاک میری اگر دامن اٹھے
بال دو پھیلائے دوڑے مورچہ خنجر کا — امیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ عام طور سے زنگ لگنا زبانوں پر ہے۔

مورچہ کھانا :- زنگ لگ جانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

چشمہ نہ بہے تو اس میں بو آئے
خنجر نہ چلے تو مورچہ کھائے — پروانۂ آزاد

قول فیصل۔ اب اس جگہ زنگ لگ جانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُورچھل :- (بواؤ مجہول و فتح چہارم) مور کے پروں کا چنور جو اکثر بادشاہوں، راجاؤں اور روساء کے سروں پر ہلایا جاتا ہے اور اس سے مگس رانی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

جو کرادی ہیں خوشامد سے وہ اعلیٰ حضرت ہیں
مورچھل افسر پہ ہوتا ہے وہم طاؤس کا

قول فیصل۔ عام طور سے بضم اول و واو غیر ملفوظ زبانوں پر ہے اس کا صرف جھلنا، ہلانا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

قبر پر شاہ ہو۔ کوئی گل دے کہ جھاڑو بھی نہیں
مورچھل بال ہما کی آج جھل کر دیکھ تو — شاد

مورچھل نادان ہلاتے ہیں گئے حیران ہو
ہڈیاں بھی تربت فغفور خاقاں بن نہیں — تاریخ

صاحب نور اللغات لکھتے ہیں مورچھل کرنا دہلی کی زبان ہے، مورچھلا ہلانا لکھنؤ کی زبان ہے لیکن ذوق کے مندرجہ ذیل شعر سے واضح ہوتا ہے کہ دہلی میں بھی مورچھل جھلنا بولتے ہیں۔

اے صبا جنبش سبزہ کے سوا کس کو بھلا
مورچھل قبر غریباں پہ ہے جھلتے دیکھا — ذوق

مورچہ لگنا :- زنگ لگنا، زنگ آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

مجھ کو حیرت ہے کہ اس میں مورچہ لگتا نہیں
زنگ تک ڈوبا ہے گو قاتل کا خنجر آب میں — قدر

قول فیصل۔ اب عام طور سے زنگ لگنا زبانوں پر ہے۔

مورچہ لینا :- جنگ کرنا، مقابلہ کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مُورچھنا :- سر کے ناچنے میں اس کے پردوں سے چھن چھن کی آواز نکلنا۔ گانے میں ایک سر کا نام (خفیہ)، مورچھنا انھیں کے گلے سے نکلتے سنا

(داہرالحان اول) (فرہنگ آثر)

قول فیصل۔ معنی ۱ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۲ میں موسیقی دانوں کی اصطلاح ہے

مورچے پر جانا :- دشمن کے مقابلے کے لئے جانا، لڑائی پر جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ جنگ پر جانا، محاذ جنگ پر جانا، لڑائی پر جانا، زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُؤَرِّخ :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) تاریخ لکھنے والا، تاریخ نویس، صاحب تاریخ، تاریخ نگار، ناقل، اہل سیر۔ عربی صفت، ذکر اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا جانے وہ کس عصر کا مکان بنا تھا۔ بنا کی تاریخ کسی مورخ کو یاد نہ تھی۔ (فسانۂ سرور)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مورخین ہے اور اردو جمع مورخوں ہے۔ جیسے تمام مورخوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تاج محل شاہجہاں کا بنوایا ہوا ہے۔

مُؤَرَّخہ :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح و فتح پنجم) تاریخ ڈالا ہوا، لکھا ہوا، مرقوم، فرمودہ۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آپ کا خط مورخہ ۲ جنوری ۱۹۴۸ء آج بذریعہ ڈاک ملا۔

مَوْرِد :- (بفتح اول و کسر سوم) وارد ہونے کا مقام، وارد ہونے کی جگہ، اترنے کا مقام، ٹھہرنے کی جگہ۔ عربی صفت، اسم ظرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پھر بھی ہوئے زلف انکھ پھرتا کیا تری
الٰہی تہمت کو کیوں مورد الزام کریں — امیر

قول فیصل۔ بفتح اول و سوم بھی کہا گیا ہے، غلط ہے۔

پوچ زباں ان کی سے شعر جو سرزد ہوا
نکات بیچارہ مفت طعن کا مورد ہوا — سودا

عربی کا قاعدہ یہ ہے کہ مثال واوی اور یائی سے ظرف کے صیغے بکسر عین کلمہ آتے ہیں جیسے موعد، موقف، موضع وغیرہ صرف چھ لفظ مستثنیٰ ہیں

جو مفتوح العین آتے ہیں۔
مصدق، موزن، موہب، موجد، موطن
عام طور سے زبانوں پر مُورِد (بواؤ معروف و
کسرِ سوم) ہے جو غلط ہے۔

مُورِدِ الزام :۔ (دالکاف) جس پر کوئی الزام وارد کیا جائے
جس پر کوئی الزام لگے، جس پر الزام عاید کیا جائے
جو ملزم قرار پائے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
ذروں پہ ایک دن جو نگی مہر کی نگاہ
محشر میں ہوگا مورد الزام آفتاب (امیر مینائی)
قول فیصل۔ عام طور سے بواو معروف
زبانوں پر ہے۔

مُوردِ عنایت :۔ وہ شخص جس پر عنایت و
مہربانی کی گئی ہو۔ وہ شخص جس پر خاص توجہ کی جائے
فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ مورد لطف و کرم بھی مستعمل ہے۔
سنتا ہوں غیر مورد لطف و کرم ہوا
یہ کیا غضب کی بات ہوئی کیا ستم ہوا (آصف جاہ)
مورد عتاب کرنا بھی داغ نے کہا ہے۔
تقصیر ہو معاف تو اسے عرض میں کروں
لیکن مجھے نہ کیجئے مورد عتاب کا (داغ)

مُورکھ :۔ بواؤ معروف و فتح سوم، بیوقوف
جاہل، نادان، ناواقف۔ ہندی صفت
(اہل ہنود کی زبان)
محل صرف۔ عورت کی بات عورت خوب
سمجھتی ہے مرد مورکھ کیا جانے ([illegible])
قول فیصل۔ یہ لفظ دراصل اردو نہیں ہو سکتا

مورکھ کی ساری رین چاتر کی ایک
گھڑی :۔ عقلمند آدمی دم بھر میں وہی
کام کر لیتا ہے جو بیوقوف ایک رات
میں نہیں کر پاتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُورکھ کے ہاتھ کمان بوڑھا بچے نہ جوان
نادان شخص ہرگز کسی مقصد میں بغیر سوچے سمجھے کام
کرتا ہے۔ مثل
(دختر) بے عنوانی کی با ضابطہ رپٹ
لکھوادی۔ مورکھ کے ہاتھ کمان بوڑھا بچے
نہ جوان۔ (دادھیچ) (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

مُور کی چال :۔ (کنایۃً) مستانہ چال۔
اردو صفت مونث، قلیل الاستعمال۔
فسانہ چیونٹی کو مرزا مور کی چلتے نہ تھے چال
دردِ سر ہوتا تھا ہوتی تھی جو منہ بھی پامال
نواب مرزا شوق

مُور کی سی گردن :۔ صراحی دار گردن
نہایت خوشنما اور دراز گردن، خوبصورت
اور لمبی گردن۔ اردو مونث (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے صراحی
دار گردن ہی زبانوں پر ہے

مور ناچتا ہے جب اپنے پاؤں دیکھتا
ہے تو رو دیتا ہے۔ مور ناچتا ہے
پیروں کو دیکھ کر مرجھا جاتا ہے :۔
مور کے پاؤں بدقطع ہوتے ہیں۔ خوبصورت
آدمی کو ذرا سا عیب بھی برا معلوم ہوتا ہے
ساری امنگیں اور حوصلے مفلسی اور ناداری
سے زائل ہو جاتے ہیں۔ عیب ذرا سا
بھی برا۔ مثل (نور اللغات)
قول فیصل۔ پہلی صورت سے زبانوں پر نہیں ہے

مُوری :۔ (بواؤ مجہول و سکون سوم) نکا
مادہ، مادۂ طاؤس۔ اردو مونث، رائج۔

مَوروثی :۔ (بفتح اول و واؤ معروف)
باپ دادا کا، آبائی، جدی، پشتینی، نسلی
وہ شے جو ارث ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج
مجھے وحشت ہے کیا میں جان [illegible]
وہ پشتینی ہے سودائی وہ موروثی ہے دیوانہ (داغ)

موروثی ہونا :۔ آبائی ہونا، باپ دادا
سے ہونا۔ خاندانی ہونا۔ اردو مصدر
فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اگرچہ مکان موروثی تھا۔ مگر
ان کے والد محجوب تھے (جنون انتظار)

مُورِ و ملخ :۔ چیونٹی اور ٹڈی دل، بیشمار
ان گنت، بہت، لاتعداد۔ فارسی ترکیب
صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُوری :۔ (بواؤ مجہول) (یہ لفظ
فارسی اور ہندی میں مشترک ہے) نالی
پانی کے نکاس کی جگہ، نابدان۔ ہندی
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مہری بولتے ہیں۔

مُوری ۲؎ کپڑے کی آستین کا سرا
جو ہاتھ کے گٹے کے قریب رہتا ہے۔ پائجامہ
کے نیچے کا سرا جو پاؤں کے گٹے کے قریب
رہتا ہے۔
(فقرہ)۔ سبز ساٹن کا پائجامہ۔ موریوں
پر چنبیلی کے جال کا بیل ٹکا ہوا (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف معنی نمبر ۲ میں مہری کہتے ہیں
اس کی جمع مہریاں اور مہریوں ہے۔

موری کا کیڑا ؛ موری میں خوش رہتا ہے :۔

جو گندگی میں پلا ہو وہ گندگی میں خوش رہتا ہے
اہل دہلی کی عورتوں کی زبان ۔
(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں گو کا کیڑا گو ہی میں خوش رہتا ہے یا نالی یا موری کا کیڑا اور کہتی ہیں ۔

موری کی اینٹ چوبارے چڑھی :- کمینے کو اعلیٰ رتبہ مل گیا ، مبتذل آدمی اعلیٰ منصب پر پہنچ گیا ۔ کہاوت (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

موری کی اینٹ مسجد میں لگی :- ذلیل کو عروج حاصل ہوا ۔ مثل (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

موریلا :- ایک قسم کا خوش نما اور خوش آواز پرندہ ۔ اردو ۔ مذکر ۔ قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ ادھر قمری کو کو کناں پپیہوں کی پکار مور یلوں کی جھنکار ، جس شجر کو دیکھو نہال ۔ (فسانۂ آزاد)

موری میں پتھر ڈالو گے تو چھینٹیں اڑیں گی :- یعنی گندے معاملے میں پڑو گے تو بدنامی ہوگی ۔ دہلی کی عورتوں کی زبان ۔
(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ گو میں اینٹ ڈالو گے تو چھینٹ پڑے گی ہی ۔ یا نہ گو میں اینٹ ڈالو نہ چھینٹ پڑے ۔ بولتی ہیں ۔ یعنی اگر تم کسی کو کچھ نہ کہو گے تو تم کو بھی کوئی کچھ نہ کہے گا ۔

موڑ :- (بواؤ مجہول) گھماؤ ، وہ جگہ جہاں ایک طرف سے دوسری طرف کو راستہ مڑے راہ کی کجی ۔ اردو ۔ مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

موڑ پر ہر روش کے شکل ادیب
کھڑے ہیں ڈٹے ہوئے سرو با تہذیب (عروج الخ)

موڑ راستے پھیر چکر
ڈرے اب کون ہے کعبہ کی راہ
شیخ جی اس راستے میں موڑ ہے (نہیر)
(معاون الشعراء)

قول فیصل ۔ عام طور سے اس جگہ پھیر اور چکر ہی زبانوں پر ہے ۔

موڑ بھیں ، خم ، پیچ و تاب ، پیچ و خم ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ مفہوم مڑنا سے ادا ہوتا ہے تنہا موڑ بول کے بل ، خم ، مراد نہیں لیتے ۔

موڑ توڑ :- چکر ، پھیر ، گھماؤ ۔ جیسے اس راستہ میں بڑے موڑ توڑ ہیں ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

موڑ دینا :- بل یا خم دینا ، خمیدہ کر دینا ٹیڑھا کر دینا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ آج میں تمہاری قوت کا قائل ہو گیا اتنی موٹی لوہے کی سلاخ کو ایک ہاتھ سے موڑ دیا ۔

موڑ دینا :- ۲ ہٹا دینا ، ایک طرف سے دوسری طرف رخ پھیر دینا ، لوٹا دینا ، پھیرنا اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

لٹیں دے کے بل دوش پر موڑ دیں
وہ ناگیں سی شب دیز پر چھوڑ دیں (میر حسن)

قول فیصل ۔ منہ موڑ دینا ، گھوڑا موڑ دینا رکشا موڑ دینا ، وغیرہ کی ترکیبوں ہی سے مستعمل ہے ۔

موڑنا :- کسی چیز کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیرنا ۔ ایک جانب سے دوسری جانب منہ کر دینا ، پلٹنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

موڑنا :- ۲ کاغذ یا کپڑے یا اور کسی چیز کا تہہ کرنا ، دوہرا کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

موڑنا :- ۳ گھوڑے وغیرہ کی لگام کھینچ کر اس کو کسی دوسری طرف متوجہ کرنا ، الٹا پھیرنا ، پلٹانا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ گھوڑے کی شرط نہیں رکشہ سائیکل ، موٹر وغیرہ کے لئے بھی بولتے ہیں ۔

موڑنا :- ۴ اڑتے ہوئے پتنگ کو ایک جانب سے دوسری جانب کرنا ۔ اردو مصدر ، کنکوا بازوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ واللہ ماہی جال کی کنکیاں ایسی سدھی ہیں کہ ہر دم تابع ہیں ، موڑ دو ، غوطہ دو ، کھینچو جو جا ہو سو کرو (فسانۂ آزاد)

موڑنا :- ۵ بل دینا ، خم دینا ، ٹیڑھا کرنا اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

موڑھا :- (بواؤ مجہول) سرکنڈے کی بنی ہوئی کرسی ، ہندی ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ مونڈھا کہتے ہیں ۔

موزوں :- (بفتح اول و واؤ معروف و نون غنہ) خوش آئند ، پسندیدہ ۔ فارسی ، صفت ، قلیل الاستعمال ۔

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرنا تھی اسیر
مفت سر رشتۂ آواز عنادل توڑا (اسیر)

موزوں :- ۲ مناسب ، ٹھیک ، حسب حال لائق ، درست ، چسپاں ، زیبا ، پھبتا ہوا ، تلا ہوا ، جچا ہوا ۔ فارسی صفت ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ جمال کے معنی ظاہری حسن و خوبصورتی

کے نہیں ہیں۔ میرے ناقص علم و لقین میں کمال کے لفظ سے جاتی بیان پر زیادہ موزوں ہے۔
(سیر کہسار)

قول فیصل۔ قد موزوں کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

موزوں: ؎ وہ مصرع یا شعر جو قاعدہ عروض سے وزن میں درست ہو۔ بحر سے درست وہ شعر جو ارکان عروض سے ٹھیک اور تلا ہوا ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کو بڑا شاعری کا دعویٰ ہے ایک شعر تو موزوں کہہ نہیں سکتے۔

قول فیصل۔ بصورت نفی ناموزوں بھی زبانوں پر ہے جیسے تم کو موزوں اور ناموزوں کی بھی ابھی پرکھ تمیز نہ آئی دس برس سے شعر کہتے ہو۔

موزوں طبع:۔ (بفتح ششم و سکون ہفتم) وہ شخص جس کی طبیعت موزوں ہو، وہ جس کی طبیعت میں شعر کہنے کی صلاحیت ہو۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چار پانچ سفید پوش فرش تکلف پر بیٹھے عظیم اللہ خاں کے منتظر دھواں دھار اڑا رہے ہیں اور گوری چیار ہے ہیں مگر سب موزوں طبع۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ ۔۔ موزوں طبعی موزوں طبع ہونا کے معنوں میں کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

طبع موزوں کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے یعنی وہ طبیعت جس میں موزونیت ہو۔

موزوں کرنا: ؎ شعر کو وزن، بحر سے درست کرنا۔ شعر یا مصرع ارکان عروض کے موافق کرنا۔

اردو مصرف، فصیح، رائج۔

موزوں کرنا: ؎ شعر کہنا، نظم کرنا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

ع شعر جو موزوں کیا شکووں کا دفتر بن گیا (عاشق)

موزوں ہونا:۔ چھبنا، زیبا ہونا، چسپاں ہونا، مناسب ہونا، ٹھیک ہونا، بھلا ہونا، لائق ہونا، درست ہونا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور تو اور یہ منظر کا ترجمہ۔ جانے ضرور۔ کتنا موزوں ہے۔
(فسانۂ آزاد)

موزوں ہونا: ؎ شعر کا بحر کے درست ہونا ارکان عروض کے موافق ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارا شعر موزوں ہے کس بیوقوف نے کہا کہ ناموزوں ہے۔

موزوں ہونا: ؎ شعر کہنا، شاعری کرنا نظم کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اتفاق کو مبارک فال سمجھیں گر ان دو شعروں کے موزوں ہو جانے سے جو خوشی دل کو ہوئی اس کا مزہ اب تک نہیں بھولتا، دیر کیا۔

موزونیت:۔ (بفتح اول و واؤ معروف و سکون پنجم و فتح ششم) پسندیدگی، زیبائش، پھبن، سجاوٹ، خوبصورتی۔ فارسی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بہ تشدید حرف ششم مفتوح بھی مستعمل و فصیح ہے۔

ثابت یار کی اللہ ری موزونیت
جو ہوا رفتہ قد صاحب دیوان نکلا (رشک)

موزونیت: ؎ موزوں ہونا، شعر کہنے کی صلاحیت۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

موزونیت طبع:۔ طبیعت کی موزونیت مزاج میں شعر کہنے کا مادہ ہونا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

مُوزہ:۔ (بواؤ مجہول و فتح سوم) ایک قسم کی پاؤں میں پہننے کی سوت، اون خواہ ریشم کی بنی ہوئی تھیلی یا پاتابہ، جراب فارسی مذکر، رائج۔

ع برتع تھا مقنع تھا موزے تھے نہ چادر (انیس)

قول فیصل۔ قدیم میں منہ چڑھانا کی ترکیب مستعمل تھا۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

ع موزے چڑھائے پاؤں میں اوڑھی ردائے پاک (تعشق)

اب اس محل پر موزہ پہننا زبانوں پر ہے۔

موزہ: ؎ بوٹ، انگریزی جوتا جیسے آب ندیدہ موزہ کشیدہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

موزے کا گھاؤ ڈرانی جانے یا راؤ:۔
موزے کا گھاؤ میاں جانے یا پاؤں:۔
خانگی معاملات سے آدمی آپ ہی خوب واقف ہوتا ہے۔ اندرونی حالات دوسرا نہیں جان سکتا۔

اپنی تکلیف کو انسان آپ ہی اچھی طرح جانتا ہے غیر کے درد آشنا نہ ہونے کے محل پر بولتے ہیں۔ مثل (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں۔ موزے کا گھاؤ میاں جانے یا پاؤں۔ بولتی ہیں جیسے جو تمہارے پاس رہے وہی جانے وہ جو کہتے ہیں کہ موزے کا گھاؤ میاں جانے الخ (طلسم ہوش ربا)

مُوسائی (بواوِ معروف) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے، حضرت موسیٰ کے امتی یہودی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھوں گا آپ ہی نورِ خدا کو جی میں دیکھوں گا
کہ موسائی مرا کارِ نمایاں دیکھ ہی لیں گے
محشر لکھنوی

قولِ فیصل۔ اس جگہ عام طور سے یہودی ہی زبانوں پر ہے۔

مُؤسِّس:۔ تاسیس کرنے والا، بنیاد رکھنے والا، بانی۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع مؤسسین ہے۔

مُوس کے کھا جانا:۔ کسی کا مال دغا و فریب سے کھا لینا، ٹھگ کر کھا جانا، لوٹ کر کھا جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محلِ نظم۔ ان کی طرح میں بھی بے سدھ ہو جاؤں تو یہ قطامائیں موس کے کھا جائیں۔ (چتر بھجیل)

قولِ فیصل۔ اسی جگہ صرف موس لینا بھی زبانوں پر ہے۔

مُوسَل:۔ (بواوِ معروف و فتح سوم) اناج تنا کو وغیرہ کوٹنے کا آلہ، سونٹا جس سے اناج کوٹتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کی جمع موسلوں ہے۔ جیسے

نعت میں آنے دیسے ہیں پر ہو رہی ہے خبر
اب تو اوکھلی میں سر دیا تو موسلوں کا خوف کیا
(فسانۂ آزاد)

مُوسلا دھار:۔ وہ مینہ جو دیر تک زور سے برسے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں موسلا دھار بارش ہونا یا موسلا دھار پانی پڑنا وغیرہ کی ترکیبوں میں بولتے ہیں

آتی ہے گھٹا امنڈ کے ہر بار
پانی پڑتا ہے موسلا دھار
(دبیر کہسار)

موسلا دھار برسنا:۔ مینہ کا موسل کے برابر موٹی دھاروں میں برسنا۔ زور کی بارش ہونا، شدت سے مینہ پڑنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

بہت اے دیدۂ تر قطرہ افشانی کب تک
موسلا دھار نہ برسے تو وہ برسات ہی کیا
(داغ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ موسلا دھار بارش ہونا یا موسلا دھار پانی پڑنا وغیرہ بولتے ہیں۔
دہلی میں موسلا دھار پڑنا بھی بولتے ہیں۔

موسلا دھار مینہ پڑنا:۔ موسلا دھار بارش ہونا، زوروں کا مینہ پڑنا۔ اردو مصدر، فصیح رائج۔

پھر تو واں ٹوٹ ٹوٹ کر آیا
موسلا دھار مینہ پڑنے لگا
(عروج)

قولِ فیصل۔ اسی جگہ موسلا دھار مینہ برسنا بھی بولتے ہیں جیسے۔ شام کو اس روز اتفاق سے موسلا دھار مینہ برسا اور صبح تک لگاتار برسا کیا۔ (دبیر کہسار)

موسل کریں جہاں سینگ نہ سمائے:۔ کمال حماقت کرنے کے لئے۔

مکار زنوں سے ہو اللہ بچائے
موسل کریں اس میں نہ جہاں سینگ سمائے
(جان صاحب)
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر عورتیں جہاں سینگ نہ جائے وہاں بانس ڈالنا بولتی ہیں۔

موسلوں سے بھرنا:۔ (مجازاً) کثرت سے ہونا۔ کسی چیز یا مال و زر کا۔

سخی کرم پڑے اپنی دولت ہیں
بخیل موتیوں کو موسلوں سے بھرتے ہیں
(نظیر)
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مُوس لینا:۔ لوٹ لینا، اڑا لے جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محلِ نظم۔ چمپا لونڈی اندر سے گھبرائی ہوئی آئی۔ لٹ گئے لٹ گئے (سر پیٹ کر) اے حضور چوری ہو گئی۔ سب موس لے گیا۔ (فسانۂ آزاد)

مَوسِم:۔ (بفتح اول و کسر سوم) وقت، سماں، موقع، دن، زمانہ، فصل۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ دامن ہے یہ ہے گریباں آؤ کوئی کام کریں
موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا
(حفیظ جالندھری)

قولِ فیصل۔ اس کے لغوی معنی کسی چیز کا ہنگام جمع ہونے کی جگہ ہیں۔

فارسی اور اردو شعرا نے بفتح سوم استعمال کیا ہے۔

نوروز خوش و بہار خرم
آمد ز بہشت ہمدم باہم
یا ساقی ما ستغنی بر آب (عجیب مازندرانی)
بر موجب اقتضائے موسم

زیبا ہے روئے زرد پہ کیا اشک لالہ گوں
اے خزاں بہار کے موسم سے کم نہیں
(ذوق)

(قانونِ محرم، ایم وغیرہ)

فارسی کی مثال کے باوجود بھی محتاط اساتذہ اور محققین کا فیصلہ ہے کہ بفتح سوم اردو ہے۔ زبانوں پر (بواوِ مجہول و فتح سوم) بھی ہے۔

مَوسم آنا :- کسی فصل کا سال کے اندر اپنے معینہ وقت پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔ محل صرف۔ جاڑے کا موسم آرہا ہے اور تم نے لحاف وغیرہ ابھی تک نہیں بنوائے۔

موسم آنا :- مجازاً وقت آنا، زمانہ آنا، عہد آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

موسم شباب کا ادھر آیا ادھر گیا
بھیگیں نہ مسیں کہ عمر کا پیمانہ بھر گیا — تعشق

بصورت نفی موسم نہ آنا بھی بولتے ہیں۔

غافل ہے بہار چمن عمر جوانی
کر سیر کہ موسم یہ دوبارہ نہیں آتا — لااعلم

مَوسم باراں :- برسات کا زمانہ، بارش کی فصل۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح، رائج۔ قولِ فیصل۔ اسی جگہ برسات کا موسم بھی زبانوں پر ہے۔

ڈرنا کسی کا اور وہ بجلی کا کوندنا
موسم بہت پسند ہے برسات کا مجھے — داغ

مَوسم بہار :- (باضافت) بہار کا زمانہ، پھاگن یا مارچ کا مہینہ، فصل گل۔ فارسی ترکیب صفت مذکر، فصیح، رائج۔

ہزار حیف کہ بعد از وفات یاد آیا
خزاں جب آئی ہوئی موسم بہار آیا — رق

قولِ فیصل۔ اسی جگہ بہار کا موسم بھی بولتے ہیں۔

پھر وحشیوں کو شوق ہوا کوہسار کا
شاید اسی کو کہتے ہیں موسم بہار کا — آفتاب

مَوسم خزاں :- (باضافت) پت جھڑ کا زمانہ، فصل خزاں۔ فارسی ترکیب صفت مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ خزاں کا موسم بھی بولتے ہیں اسی جگہ پت جھڑ کا موسم بھی کہتے ہیں۔

زوال حسن سے عاشق کنارہ کرتے جاتے ہیں
بہار باغ ہوتی ہے خزاں موسم ہے پت جھڑ کا — آتش

موسم خزاں :- مجازاً (کنایتہً) زوال کا زمانہ، پیری، بڑھاپا، ڈھلتی جوانی، ضعیفی، حسن کا اخیر زمانہ۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

موسم سرما :- (بکسر سوم وچہارم) جاڑے کا موسم، جاڑا، فصل سرما۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

موسم شباب :- عہد شباب، جوانی کا زمانہ، جوانی۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

خیر سے موسم شباب کٹا
چلو اچھا ہوا عذاب کٹا — شوق لکھنوی

موسم گرما :- (باضافت) گرمی کا موسم، گرمی کا زمانہ، گرمی۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح رائج۔

سوز دل سے گئی جاں بخت چمکنے کے قریب
کرتے ہیں موسم گرما میں سفر آخر شب — مومن

مَوسم گزرنا :- کسی چیز کا زمانہ رخصت ہونا، وقت جانا، فصل جانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

واحسرتا کہ ماہ محرم گزر گیا
اور جہلم امام دو عالم گزر گیا
ماتم بپا ہے موسم ماتم گزر گیا — (فسانۂ آزاد)

موسم گل :- (باضافت) بہار کا موسم، فصل بہار، وہ موسم کہ جس میں پھول کھلیں۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

رنگ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام — فیض احمد فیض

مَوسم میں :- وقت پر، زمانے میں، فصل آنے پر۔ اردو صرف، رائج۔ محل صرف۔ جاڑے کے موسم میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

مُوسم ہونا :- کسی فصل کا اپنے وقت معینہ پر سال کے اندر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شگوفہ تازہ جنوں داغ عشق کا پھولا
خبر کسے ہے کہ کب موسم بہار ہوا — ناسخ

مُوسمی :- (بواؤ مجہول) موسم کا، رت کا، وقت کا، موسم کا منسوب بہ موسم، موسم کے ساتھ وقتی۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مُوسنا :- (بواؤ معروف وسکون سوم) کسی کا مال و اسباب چرانا، لوٹ لینا، دغا و فریب سے کھانا، مال مارنا، مال اڑانا، دھوکا دے کر لینا، چرانا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

اس کو موسا اس کو دھوکا دے کے چل بیٹھے ہوئے — تعشق

مَوسُوم :- (بفتح اول و واؤ معروف) نام رکھا گیا، مخاطب، ملقب، معروف، نام کیا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ موسوم بہ اور الموسوم بہ کی ترکیب سے بھی تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے جیسے مدرسہ شارع الشرائع الموسوم بہ ناظمیہ

مُوسَوی :- (بواؤ معروف و فتح سوم و کسر چہارم) موسیٰ سے منسوب، حضرت موسیٰ کی بات کا۔ عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

شاید اعتقاد کے وید کی مشق کیجیے
حوصلہ سوز موسوی جلوہ کبھی دکھا لیں گے — محشر لکھنوی

مُوسوی : بڑے شیعوں کے ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اولاد امجاد وہ سادات جو نسل امام موسیٰ کاظمؑ سے ہوں۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سرکار ناصر الملتؒ موسوی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔

قول فیصل۔ چونکہ امام ہفتم کا نام موسیٰ کاظم تھا اس لئے بعض سادات کرام جو ان کی نسل سے ہیں اپنے کو کاظمی بھی لکھتے ہیں۔

مَوسِی :۔ (بالفتح) خالہ، ماں کی بہن جیسے ماں چھوڑ موسی سے لٹھا۔ ہندی مونث، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اہل ہنود کی زبان ہے اردو میں صرف "ماں چھوڑ موسی سے لٹھا" اور "ماں مرے موسی جئے" کی صورتوں کے علاوہ اور کسی طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

مُوسیٰ :۔ (بواؤ معروف و بالف مخفی) ایک مشہور اولوالعزم پیغمبر کا نام۔ سریانی مذکر، رائج۔

پل ہوں گے حشر کو یہ قدم سلسبیل پر
موسیٰؑ کے رہنما ہوئے رود نیل پر (تعشق)

قول فیصل۔ حضرت موسیٰ صاحب کتاب نبی ہیں آپ پر توریت نازل ہوئی یہودی آپ ہی کے پیرو ہیں آپ ہی نے فرعون کو مع اس کے ساتھیوں سمیت دریائے نیل میں غرق کیا۔ آپ کا لقب کلیم اللہ ہے۔

بعض محققین لکھتے ہیں کہ یہ لفظ مرکب ہے مُو یعنی تابوت اور سا یعنی پانی سے، چونکہ حضرت موسیٰ کو فرعون نے ایک تابوت میں پایا تھا جو دریائے نیل میں بہہ رہا تھا اس وجہ سے موسیٰ نام ہوا۔

شرح مقامات حریری میں اس نام کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے کہ بزبان قبطی مُو یعنی آب اور شا یعنی شجر یعنی درخت آیا ہے چونکہ ان کو دریا کے کنارے پر درختوں کے نیچے سے پایا تھا لہٰذا موشا نام ہوگیا اس کے بعد معرب کر کے موسیٰ کر لیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فارسیوں نے بہ کسر حرف سوم موسی بروزن عیسیٰ بھی استعمال کیا ہے۔ اردو والوں نے بھی کہا ہے۔

ان کی انگیا جو باوضو سی ہے
دست خیاط دست موسی ہے (نبیر)

موسیٰ عمراں اور موسیٰ عمراں کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

تیری کف دست دب نازک میں ہے اعجاز
عیسیٰ سے سوا موسیٰ عمراں سے زیادہ (رشک)

جمال اس طفل کا روشن کرے گا دو جہاں ہوگا
جہاں ہوں گے وہاں موسیٰ عمراں دیکھتی ہیں لکھنؤ (بحر)

مُوسِیقار :۔ (بواؤ معروف و یائے معروف) ایک پرند کا نام جس کی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں اور ان میں سے طرح طرح کی آوازیں نکلتی ہیں۔ فارسی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ منقار بلبل نغمہ خیز، نائے موسیقار ترانہ ریز، طوطی کی خوش بیانی، عنادل کی نغمہ خوانی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی کو ققنس بھی کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔ جب یہ بوڑھا ہو جاتا ہے تو لکڑیاں جمع کرتا اور اپنے سُروں سے اس میں آگ لگا کر جل بھن کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اس راکھ میں ایک انڈا از خود نمودار ہو جاتا ہے اور اس میں سے پھر موسیقار پیدا ہو کر اڑ جاتا ہے کہتے ہیں حکیموں نے علم موسیقی اسی سے نکالا ہے۔

موسیقار : بڑا ایک باجہ کا نام ہے جس میں چھوٹی بڑی نلیاں مثلث کی شکل پر باہم جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

یہ لجنتان فلک پر ہوا خوشی کا جوش
سہاگ گانے لگی زہرہ بن کے موسیقار (ذوقؔ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ مشہور ہے کہ اس کے سُروں سے جنگل میں آگ لگ جاتی ہے۔

مُوسِیقی :۔ (بواؤ معروف و یائے معروف) گانا بجانا، سرود، گانے بجانے کا علم۔ عربی فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جلسے والیاں نادر زمانہ، شہرۂ آفاق، گائنیں، پری چہرہ، موسیقی میں یکتا، دیری میں طاق۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔ چونکہ موسیقا یونانی زبان میں آواز کو کہتے ہیں پس علم موسیقی آواز دینی راگوں کا علم کہلانے لگا۔ کاتب بہار عجم، غیاث اور مصطلحات نے لکھا ہے کہ یہ لفظ سریانی ہے۔ بقول فخر الدین رازی اس علم کی ابتدا فیثاغورث شاگرد حضرت سلیمانؑ سے ہے۔ بعض داؤدؑ سے منسوب کرتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ ققنس جانور کی آواز سے حکماء نے یہ علم نکالی کہ آسمان کے بارہ برجوں کے مطابق بارہ مقاموں پر منقسم کیا ہے اور ان مقامات کے درجے رات دن کی گھڑیوں کے موافق چوبیس مقرر کئے گئے۔

بلکہ ان میں موسموں کا بھی لحاظ رکھا ہے
فارسی میں بحذف یائے اول بھی ہے اردو والوں نے
بھی ایرانیوں کی تقلید میں کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

ماہر موسقی ایسا کہ ادا کرتا تھا
کبھی میں بارہ مقام اور کبھی پیارہ دل — ذوق

مُوش :- (بواؤ معروف) چوہا، فار۔ فارسی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کسی سے ہو نہ علاج وہ اذیت وہم
کہ بند ہو نہ سکے مجھ پہ موش کے سوراخ — سودا

مُوَشَّح :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) مزین، زیور سے آراستہ کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُوشک :- مکھی۔ فارسی مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُوشک کور، مُوش کور :- چھچھوندر۔ فارسی مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

موشگاف :- (بواؤ معروف و کسر سوم) باریک بیں، نکتہ رس، بال کی کھال نکالنے والا، دقیقہ رس، نکتہ چیں۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

جو ہیں موشگاف ان کی گفتگو پر
کمر کا ترے جسم میں ایک مو ہے — ناسخ

موشگافی :- باریک بینی، چھان بین، نکتہ چینی، دقیقہ رسی۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

بال بھی ہو تو یہ محسوس نظر ہوتا ہے
موشگافی نہ کرو اس کی کمر کچھ بھی نہیں — بحر

قول فیصل۔ اس کی جمع موشگافیوں اور موشگافیاں ہے۔

یوں مدح خوان گیسوئے سلطان انس و جاں
لاکھوں ہیں ناخنوں میں یہاں موشگافیاں — تعشق

بصورت واحد و جمع ہونا، کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

اور تشبیہ نہ سوجھی کمر لیلیٰ کی
موشگافی جو بہت کی تن مجنوں باندھا — امیر

مُوصِل :- (بفتح اول و کسر سوم) عراق کے ایک شہر کا نام۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ اسم ظرف ہے۔ میسوپوٹامیہ (الجزیرہ) کا خاص شہر جو دریائے دجلہ کے غربی کنارے پر واقع ہے۔ ساسانی عہد اس کا نام بوذ اردشیر تھا۔ موصل کے مقابل دجلہ (بالکسر) کے شرقی ساحل شہر نینوی کے خرابات ہیں جہاں حضرت یونس پیغمبر آسودہ ہیں۔

عام طور سے زبانوں پر بواؤ معروف و فتح سوم ہے۔

مَوصُوف :- (بفتح اول و واؤ دوم معروف) تعریف کیا گیا، وصف کیا گیا، ممدوح۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک رئیس گردن ہار و امیر باوقار کی ایک دختر فرخندہ اختر تھی رئیس موصوف نے اس کو بہ ناز و نعم پالا۔ (فسانۂ آزاد)

مَوصُوف اِلیہ :- وہ شخص جس کی تعریف کی گئی ہے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

موصول :- (بالفتح و واؤ معروف) ملا ہوا، ملایا گیا، وصل کیا گیا، جڑا ہوا۔ عربی مذکر، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

موصول :- (صرف و نحو میں) وہ اسم ناتمام جو اکیلا کسی جملہ میں معنی نہیں دیتا۔ اس کے بعد اس کا صلہ ہوتا ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صلہ و موصول ملا کے بھی بولتے ہیں۔

موصول ہونا :- فعل، وصول ہونا، حاصل ہونا، آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج ایک عرصہ کے بعد آپ کا خط موصول ہوا۔

مُوصٰی :- (بواؤ معروف و الف مخفی) وہ چیز جو وصیت کی گئی ہو، وصیت کیا گیا، وہ شخص جس کو وصیت کی گئی ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُوصِی :- (بواؤ معروف و یائے معروف) وصیت کرنے والا، وصیت کنندہ۔ عربی صفت مذکر، اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے موصیہ زبانوں پر ہے۔

مُوصٰی اِلیہ :- وہ شخص جس سے کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد یوں کرنا۔ عربی، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُوصٰی بہٖ :- وہ شے جس کے دینے کی وصیت کی ہو یا کی گئی۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُوصٰی لَہٗ :- وہ شخص جس کے حق میں وصیت کی گئی ہو۔ عربی۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَوضَع :- (بفتح اول و سوم) گاؤں۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ پاوا یہ پتہ یہ ہے۔ شوکت علی، ڈاک خانہ سرائے محی الدین، موضع نرداوی ضلع جون پور۔

مَوضُوع :- (بفتح اول و واؤ معروف) عنوان

سرنامہ، وہ عنوان جس پر تقریر بحث یا گفتگو ہو عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ ایک بات جو موضوع گفتگو بنتی
ملے جو تم تو وہ کمبخت یاد ہی نہ رہی (رضا لقوی)

مَوضُوع :۔ وضع کیا گیا، دکھایا گیا، کیا گیا، بنایا گیا۔ عربی صفت مذکر، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

بادشاہی کے بھی سامان کو دکار ہیں داغ
مو رچھل کے لئے موضوع ہوئے مور کے پر (داغ)

موضوع :۔ گڑھا گیا، جھوٹا، وضعی، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بصورت تانیث موضوعہ کہتے ہیں جیسے یہ روایت موضوعہ ہے۔ روایت موضوعہ، حدیث موضوعہ کی ترکیب تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے۔

موضوع :۔ اصطلاح۔ مدعا، مضمون، اصل مقصود۔ جس سے کسی علم میں بحث کریں۔ وہ شے جس کا بیان اس علم میں ہو۔

(فقرہ) عناصر میں اعتدال کی نسبت تا لمر رکھنا موضوع ہے علم طب کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

موضوع :۔ وہ مبتدا جو خبر کے مقابل پر ہو۔ عربی علم منطق کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ علم منطق میں خبر کو محمول کہتے ہیں۔

مَوطِن :۔ (بالفتح و کسر سوم) زادبوم، رہنے کی جگہ، وطن، پیدائش کی جگہ۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُوَاعِدَت :۔ عہد، عہد و پیمان، وعدہ، اقرار۔ عربی تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

موعظت :۔ (بالفتح و کسر سوم و فتح چہارم) وعظ کرنا، نصیحت کرنا، اچھی باتوں کی ہدایت اور بری باتوں سے روکنا، پند و نصیحت۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ پند و موعظت کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے جیسے شاید اس پند و موعظت سے اس ڈھرے کو چھوڑ کر راہ راست پر آ دے اور گمراہی سے نجات کلی پائے۔ (فسانۂ آزاد)

عام طور سے زبانوں پر موعظہ ہے۔

مَوعُود :۔ پلٹ کر آنے والا، عود کرنے والا، لوٹنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مہدی موعود کی ترکیب سے بولتے ہیں جس سے مراد شیعوں کے بارھویں امام مہدی آخرالزماں ہیں جو پردۂ غیب میں پوشیدہ ہیں جب مشیت خدا ہوگی تو ظاہر ہوں گے۔

کہ زمانہ مہدی موعود کا پایا از تسخ (ناسخ)

مُوَفَّق :۔ توفیق دیا گیا، نیک کام کرنے کا سامان دیا گیا، وہ شخص جس کے واسطے خدا تعالیٰ نے اچھے کاموں کا سامان مہیا کر دیا ہو۔ عربی صفت۔ اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ موفق بخیر کرنا یا فرمانا، موفق کرنا کی صورتوں سے مستعمل ہے۔

مَوفُور :۔ (بفتح اول، واؤ دوم معروف) وافر کیا گیا۔ بہت، بکثرت، بے انتہا، زائد۔ عربی صفت اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ قلق موفور، غم موفور وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے جیسے رنج جدائی اور خوف تنہائی اور شب کو بادِ قلق موفور سے غشی کی حالت طاری ہوئی (فسانۂ آزاد)

محبت کے سبب سے عجب ہنگامہ برپا ہے ہجوم شوق خاطر میں غم موفور سینے میں۔ (ذکی دہلوی)

لطف موفور کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں جیسے۔ چو طرفہ عالم نور ہے، ہر سمت لطف موفور ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ اودی اودی گھٹا۔ (فسانۂ آزاد)

مُوَقَّت :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) کسی وقت پر ٹھہرایا ہوا، زمانے کے ساتھ معین کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُوَقَّر :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) توقیر کیا گیا، عزت دار، معزز، باوقار، باعزت۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ موقر جریدہ، موقر اخبار وغیرہ کی صورتوں سے مستعمل ہے جیسے۔ جناب ایڈیٹر صاحب آپ کے موقر جریدے کے لیے ایک غزل حاضر خدمت ہے۔

مَوقِع :۔ (بفتح اول و سوم) واقع ہونے کی جگہ، کسی کام کے کرنے کی جگہ، جائے وقوع۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف فصیح، رائج۔

محل، حسن ظن۔ اتنے میں ایک شخص نے آن کر بیان کیا کہ یہاں سے آدھ کوس کے فاصلے پر ایک جنگل ہے.... اگر شب کی ذرح وہاں رہے تو مفر کی صورت ہو۔

(خبر کیا نہ) ایک جوہر اور جیسی سوار جاکر موقع دیکھ آئیں اور فوراً رپورٹ کریں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ بکسرِ سوم بھی مستعمل ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔

موقع :- وقت۔ مقام۔ وقتِ مناسب۔ محل۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

موقع انکار کا نہ جب پایا
خواہشِ نفس نے بھی بہکایا (عروجِ الفت)

قول فیصل :- اس کی عربی جمع مواقع ہے۔

موقع اور مناسبت سے :- قرینے سے اور سلیقے سے۔

(نقصص) شیشہ آلات موقع اور مناسبت سے ہر جا سجا ہے (طلسم فصاحت) (فرہنگ آثار)

قول فیصل۔ اب اس جگہ سلیقے سے قاعدے سے بولتے ہیں۔

موقع بموقع :- جگہ جگہ۔

پیغمبر صاحب موقع بموقع وعظ فرماتے تھے (مہتاب) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے بلکہ موقع موقع سے، موقع محل سے کے معنوں میں بولتے ہیں۔ اسی جگہ موقع موقع سے یہی بولتے ہیں۔

موقع بننا :- موقع ملنا۔ عورتوں کی زبان۔

اپنے دیکھنے کا موقع نہیں بنتا تو کسی کو بھیج کر دکھوا لیا کرتی ہیں۔ (محصنات) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ موقع نکلنا اور موقع ملنا زیادہ بولتے ہیں۔

موقع بے موقع :- بے ٹھکانے۔ بے محل۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

موقع پا جانا :- محل پا جانا۔ موقع مل جانا۔ وقت مل جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

کہ ہم تو آئے کہ فرصت پا گئے موقع (رشک)

موقع پانا :- مناسب وقت پانا۔ محل ہونا۔ وقت ملنا۔ موقع ملنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ رات کو موقع پا کر کالی کوٹھری کا دروازہ توڑا، ایک گلی بردار کا ہر اینٹ سے پھوڑا۔ (فسانۂ آزاد)

موقع پر :- (بکسرِ سوم) خاص جگہ پر۔ مناسب وقت پر۔ عین وقت پر۔ وقت پر۔ ضرورت کے وقت۔ اردو ظرف۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تم ہمیشہ موقع پر داؤں دے جاتے ہو۔ یہ عادت اچھی نہیں۔

موقع پر :- جائے وقوع پر۔ واقع ہونے کی جگہ پر۔ اس جگہ پر جہاں پر کوئی اہم بات یا واقعہ یا حادثہ ہو گیا ہو۔ اردو ظرف۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ واقعہ قتل کے جلدی موقع پر تمام پولیس افسران پہنچ گئے ورنہ بات بڑھ جاتی۔

موقع پڑنا :- اتفاق پیش آنا۔ وقت آنا۔ موقع ملنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ الغرض ایسا کوئی موقع نہیں پڑتا تھا کہ چچا بھتیجے میں جی کھول کر باتیں ہوں۔ (محصنات)

موقع تکنا یا دیکھنا :- وقت کا منتظر رہنا۔ داؤں گھات میں رہنا۔ وقت دیکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ میں موقع کی تاک میں ہونا یا موقع کی تلاش میں ہونا بولتے ہیں۔

موقع جانے دینا :- موقع کھو دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ موقع ہاتھ سے جانے دینا یا نہ دینا کی صورت سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

موقع دینا :- مہلت دینا۔ مناسب وقت دینا۔ وقت دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ آپ لوگ بات چیت کر چکے ہوں تو اب ہم کو موقع دیجیے کہ ہم بھی کچھ بات کر لیں۔

موقع ڈھونڈھنا :- موقع تلاش کرنا۔ موقع کی تلاش میں ہونا۔ مناسب وقت کی تلاش میں رہنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

اوروں کو اس نے وصل دیا بارِ عام کا
ہم ڈھونڈھتے ہی رہ گئے موقع سلام کا (اکبر)

موقع رہنا :- وقت رہنا۔ محل رہنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

رتبہ ہو کیا نماز پنجگانہ نے دیا
پانچ وقت اللہ سے موقع ہے حضوری کا (آتش)

موقع سے :- وقت کے موافق۔ وقت دیکھ کر۔ وقت سے۔ وقتِ مناسب پر۔ ڈھنگ سے۔ محل سے۔ اردو ظرف۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ وہ کسی دن موقع سے مل گئے تو ہم تمہارے سلسلے میں ان سے بات کر لیں گے۔

قول فیصل۔ بڑے موقع سے بھی زبانوں پر ہے جیسے اس وقت تم بڑے موقع سے آ گئے ہم تم کو یاد ہی کر رہے تھے۔

موقع سے :- اتفاقاً۔ اچانک۔ اردو ظرف۔ عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ آج نخاس میں موقع سے یہ انگوٹھی دکھائی دے گئی تو ہم نے لے لی۔

موقع کرنا :- جماع کرنا۔ ہمبستری کرنا۔ کسی عورت یا بیوی کے ساتھ شب باشی کرنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

موقع کی :- لائق۔ مناسب۔ حسبِ منشا۔ ڈھنگ کی۔ وقت کی۔ اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ وقت، وقت کی، وقت وقت کی کے معنوں میں موقع موقع کی بھی بولتے ہیں۔

موقع کھونا:۔ موقع ہاتھ سے جانے دینا، وقت نکل جانے دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بھائی صاحب تم کو ایران بھیجنے پر راضی ہو گئے تھے لیکن تم نے اپنی بے وقوفی سے یہ موقع کھو دیا۔

قول فیصل۔ اسی جگہ موقع گنوانا د بہ زبان خفیف بھی مستعمل ہے۔

موقع ملنا:۔ مناسب وقت ہاتھ آنا، مہلت ملنا، وقت ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب تم ان کو خوب ہی موقع ملا۔ اٹھے اور میوہ تر جس قدر جی چاہا خوب چھک کر کھائے۔ (رفسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی جگہ مل جانا، نہ ملنا وغیرہ کی صورتوں سے بھی رائج ہے۔

موقع نکل جانا:۔ وقت نکل جانا، وقت ہاتھ سے چلا جانا، وقت جاتا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

موقع نہ ہونا:۔ وقت نہ ہونا، محل نہ ہونا، مناسب نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع موقع نہیں ہنسی کا بھی فریاد و آہ کا — انیس

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی مہلت نہ ہونا بھی ہیں۔

موقعِ واردات:۔ (بافتح) وہ جگہ جہاں کوئی جرم واقع ہوا ہو، حادثہ ہونے کی جگہ۔ فارسی ترکیب صفت، قانون کی اصطلاح۔

محل صرف۔ پولیس نے موقع واردات پر ہی تمام ملزموں کو گرفتار کر لیا۔

موقع ہاتھ سے دینا:۔ موقع جانے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ موقع ہاتھ سے جانے دینا زبانوں پر ہے۔

موقع ہاتھ لگنا:۔ موقع ملنا، مناسب وقت ہاتھ آنا، محل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب قدرت خدا سے موقع ہاتھ لگا تو بھلا کب چوکتی دھر دبا دیا۔ (دبیر کہبار)

موقع ہونا:۔ محل ہونا، وقت ہونا، مناسب محل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مرے پھولوں میں کیا ہے موقع ہنسی کا
نہ اتنا بھی بے درد ہو دل کسی کا — امیر

موقع ہونا:۔ مجامعت ہونا، جماع ہونا۔ اردو رائج۔

مَوقِف:۔ (بالفتح و کسر سوم) کھڑے ہونے کی جگہ، مقام۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے تیری ہی روح زندہ
تا موقفِ معدلت رسندہ — مصحفی لکھنوی

قول فیصل۔ موقفِ حساب، موقفِ دعا وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مَوقِف: عرب کے ایک مقام کا نام جو مکہ سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے اور جس کو عرفات بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے عرفات یا میدان عرفات کی ترکیب ہی سے مستعمل ہے۔

مُوَقَّلم:۔ (بواو معروف و فتح سوم و چہارم) باریک برش، بالوں کا قلم جس سے نقاش و مصور رنگ بھرتے ہیں اور لکیریں کھینچتے ہیں۔ مذکر، ترکیب صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

کھینچا ہے جو ترے رخسار تاباں کی شبیہ
شمع روشن بن گیا ہے مُوقلم بہزاد کا — ناسخ

مَوقُوف:۔ (بفتح اول و واو معروف) مجازاً برخواست کیا گیا، نوکری سے برطرف کیا گیا، ملازمت سے چھڑایا گیا، الگ کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

ہے اسی وقت سے موقوف رسالہ یہ تمام
گھر میں تنہا پڑا رہتا ہے نہیں کچھ انھیں کام — مصحفی

موقوف: ۲۔ ختم کیا گیا، ترک کیا گیا، چھوڑا گیا، بند کیا گیا، ترک کردہ شدہ، ملتوی کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

وصل منظور نہیں پاس بلاتے کیا ہو
کہیں موقوف بھی یہ پیار کرو تم اپنا — مصحفی

موقوف: ۳۔ (پر کے ساتھ) منحصر، انحصار کیا گیا، معنی کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

موقوف ہے گر دل کا تشکار آن دار پر
تڑپنے کچھ ان میر شکاروں سے تو کہیے — ذوق

موقوف: ۴۔ وقف کیا گیا، خدا کے نام پر چھوڑا گیا، عام کیا گیا۔ اس معنی میں جائداد کی صفت میں آتا ہے اور موقوفہ یعنی صفت مونث کی صورت میں مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے مال موقوفہ، جائداد موقوفہ وغیرہ کی ترکیب ہی سے مستعمل ہے۔

موقوف: ۵۔ وہ ساکن حرف جس سے پہلے کا حرف ساکن ہو وہ حرف ساکن کردہ، اور ایسی یا جس کا ماقبل متحرک نہ ہو۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی مثال خاص و دکام کی میم

ہے۔ یاغیب و عجیب کی دوا)

موقوف :- وہ حدیث جس کے راویوں کا سلسلہ صحابہ تک پہنچے۔ مونث۔

موقوف حدیث شب کی تفسیح محض رکھ دیجئے طاق پر صراحی (ذوق)

قول فیصل:- یہ علم حدیث کی اصطلاح ہے۔

موقوف رکھنا :- کسی پر منحصر کرنا، کسی پر چھوڑ دینا، کسی پر مبنی رکھنا۔ اردو مصرف۔ قلیل الاستعمال۔

ہمارے قتل کو موقوف کیوں تقدیر پر رکھو گیا؟ (داغ) خون ناحق خود کی تقدیر پر رکھو

موقوف علیہ :- (بفتح اول و واو دوم مرکوف و فتح ششم و ہفتم) وہ شخص جس پر کسی کام کا فیصلہ منحصر کیا گیا ہو۔ ثالث، پنچ، منصف۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

موقوف کرنا :- برخواست کرنا، برطرف کرنا، چھڑانا، ملازمت سے علیحدہ کرنا۔ اردو مصرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یہ تو لاتوں کے آدمی ہیں باتوں سے کب مانتے ہیں ہم بھی چپکے ہو رہتے کہ بھلا شیخی کرن کہاں ہے مگر آج زنانی ڈیوڑھی سے حضور میں کیا کرن اب اور نہ کہلوایئے۔ نواب :- ان کو ہم نے موقوف کر دیا۔ (فسانہ آزاد)

موقوف کرنا :- روکنا، بند کرنا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

محض حق کی طرف کانوں کو مصروف کرو
تصور باجوں کا مناسب ہو تو موقوف کرو (انیس)

قول فیصل۔ ملتوی کرنا یا ترک کرنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے۔ بھائی اس سفر کا ملتوی یا موقوف کرنا بڑی بُری بات ہے اہل تو رگ ہنسیں گے کہ وہ اچھے پاگل آدمی ہیں۔ (سیر کہسار)

موقوف کرنا :- (دیر کے ساتھ) کسی پر منحصر کرنا، کسی پر چھوڑ دینا، مبنی کرنا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

موقوف ہونا :- برخاست ہونا، نوکری سے برطرف ہونا، ملازمت سے علیحدہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

موقوف ہونا :- منحصر ہونا، دار و مدار ہونا، مبنی ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف — ایک ان پر کیا موقوف ہے نواب کے یہاں جتنے ہیں سب کے سب مفت خورے، پرایا مال تکنے والے (فسانہ آزاد)

موقوف ہونا :- ملتوی ہونا، بند ہونا، ختم ہونا، رک جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ثانیاً ہمارے اسلاف فردوس آرام گاہ کے وقت میں تعلیم نسواں کا رواج تھا یا نہیں۔

ثالثاً کب سے اور کیوں موقوف ہوئی۔ (فسانہ آزاد)

موقوفی :- برطرفی، برخاستگی، علیحدگی، معزولی۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

موقوفی :- التوا، ڈھیل، توقف، تعویق۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مؤکّد :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) تاکید کیا گیا۔ اس معنی میں مونث کے لئے مؤکدہ ہے جیسے سنّت مؤکدہ۔ صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صرف سنّت مؤکدہ کی ترکیب ہی سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مؤکِّل :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) وکیل کرنے والا، کام دوسرے کے سپرد کرنے والا، وہ شخص جس نے وکیل کیا ہو، وہ جس نے مقدمے کے لئے وکیل کیا ہو۔ عربی صفت مذکر۔ اسم فاعل۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جوانی کے جوش میں آکر وہ دل کے لئے ناٹس کر بیٹھے موکل صاحب یعنی حضرت آزاد سے مخاطب ہوئے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ تانیث کے معنی پر موکلہ کی ساتھ زبانوں پر ہے۔

موکل :- روح، جن کو عامل مسخر کرتے ہیں۔ عربی مذکر، عاملوں کی اصطلاح۔

جلال ہوتا ہے اس وحشی کو جنا ماس کا لقب سرخ ہو کر موکل ہو گیا اسم جلالی کا سر

قول فیصل۔ اس کی جمع موکلوں ہے۔

غافل جو موکلوں نے پایا
اس نقش مراد کو جگایا (گلزار نسیم)

مُوکَل :- (بفتح سوم) وہ شخص جسے کوئی کام سپرد ہو، رکھوالا، سپرد دار، امانت دار، محافظ، ذمہ دار۔ عربی مذکر۔ قریب بہ متروک۔

کا بے سر ہوئے موکل سرچشمۂ خرات (دبیر)

مُوکَل :- وہ فرشتہ جو کسی کام پر مقرر ہو۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

موکو :- (ہر دو واو مجہول) مجھ کو، ہمیں، میرے تئیں کہاوت۔ گنواروں کی زبان — جیسے

مرگو مرے تو گورے بھاڑ میں جھونکو میں بھاڑ اڑانا

ہم ہی کام میں لائیں نہ تم کو لانے دیں گے بہادر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں مرگو نوج کو جو کلے میں جو بگڑ بولتی ہیں۔

موگھا :۔ (بواؤ مجہول) بڑا سا سوراخ روشندان، بڑا روزن جو گھر کی دیوار میں اندر گھر کے عورتیں اپنے ہمسایوں کی عورتوں سے باتوں اور رسم و راہ کے لئے بنا لیتی ہیں۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ چپکے سے کسی بہانے اٹھے اور اٹھ کر موگھے کے چھواڑے ایک موگھے کی راہ سے سب سنا گئے۔ (فسانۂ آزاد)

موگھا :۔ کبوتروں کا خانہ، لکھنؤ کی زبان۔

(نور اللغات و سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

موگرا (بواؤ مجہول) بیلے کی قسم کا ایک پھول، بڑا بیلا اردو مذکر۔ راجح۔

موتی کا شگفتہ موتیا ہے
اور در نجف کا موگرا ہے
اختر شاہ اودھ

موگرا :۔ بڑی موگری، کوٹنے کا بڑا کوبہ موسل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

موگرا :۔ بندوق کا گز۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

موگرا :۔ ایک قسم کا چاول (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

موگرا :۔ کرون کا وہ حصہ جو گول گھنڈی کی طرح ہوتا ہے۔ اردو مذکر۔ عورتوں کی زبان

موگری :۔ (بواؤ مجہول) لکڑی کا بڑا کوبہ جس سے زمین یا چھت کوٹتے ہیں۔ اردو مؤنث، راجح۔

موگری :۔ وہ آلہ جس سے گھنٹہ بجاتے ہیں، وہ آلہ جس سے گھڑی کا گھنٹہ بجاتے ہیں اردو مؤنث، راجح۔

محل صرف۔ اس پری نے جو موگری لے دروازہ پر ایستادہ تھی گھنٹہ بجایا (طلسم ہوش ربا)

موگری :۔ وہ آلہ جس سے دھوبی دھویا ہوا کپڑا کوٹتے ہیں۔ اردو مؤنث دھوبیوں کی اصطلاح۔

موَل :۔ (بواؤ معروف) پونجی، سرمایہ، زر اصل اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ مول بیاز۔ ملا کے بھی بولتے ہیں

موَل :۔ (بواؤ مجہول) قیمت، دام، بہا، اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

دل بیچتے ہیں عاشق بیتاب لیجئے
قیمت وہی جو مول ہو مال مزید کا
آتش

قول فیصل۔ اپنا ہو سکے کے معنوں میں عورتیں آگ کے مول بولتی ہیں۔

مَولا :۔ (بفتح اول) مالک، آقا، خداوند، ولی نعمت، مخدوم، صاحب، والی، سردار عربی مذکر۔ فصیح، راجح۔

نہیں کچھ امتیاز اس عشق میں گمنام و نامی کا
یہ کھوا آتا ہے خط مولائے بندے کی غلامی کا
آتش

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اگرچہ یہ لفظ عربی رسم الخط کے موافق یائے تحتانی کے ساتھ لکھنا چاہئے مگر فارسی والوں نے اجرا کی طرح اسے بھی الف سے لکھنا جائز رکھا ہے اور انھیں کی تقلید پر اردو والے بھی اشعار و عبارات میں اسی طرح لکھنے لگے ہیں۔ پس اس کا املا دونوں طرح جائز ہے۔ یہ لفظ مصدر میمی ہے جو اسم فاعل اور مفعول کے معنوں میں مستعمل ہے۔

مَولا :۔ خدائے تعالیٰ، اللہ۔ عربی مذکر فصیح، راجح۔

غم دنیا و دیں میں مبتلا ہوں
مرے مولا مری امداد کرنا
داغ

قول فیصل۔ رضی مولا۔ از بسکہ اولیٰ کی صورت سے بھی زبانوں پر ہے۔

مَولا :۔ آزاد کیا ہوا غلام مملوک، آزاد کردۂ شاہ۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَولا :۔ (کنایۃً) حضرت امام حسینؑ۔ عربی مذکر شیعوں کی خاص اصطلاح۔

یہ تو کہہ سکے کہ شرمندہ ہوں
مولا نے سر جھکا کے کہا میں حسینؑ ہوں
انیس

قول فیصل۔ آقا و مولا کی صورت سے بھی راجح ہے عورتیں اسی جگہ آقا مولا بھی کہتی ہیں۔ شیعہ حضرات دیگر ائمۂ معصومینؑ کے لئے بھی مولا کا لفظ استعمال کرتے ہیں حضرت ابوالفضل العباسؑ کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہے جیسے مولا ابوالفضل العباسؑ۔ لیکن خصوصیت سے حضرت علی، امام حسینؑ اور امام آخرؑ کے لئے اس لفظ کا استعمال زیادہ ہے۔

آنحضرتؐ کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال ہے جو حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے۔

ع میرے مولا بلالو مدینے مجھے
مشہور

مولا بخش کنایۃً حضرت علی علیہ السلام عربی مذکر شیعوں کی خاص اصطلاح۔
قول فیصل۔ علی مولا، حیدر مولا اور مولا علی کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے۔
ع مولا علی کے نام کے دشمن ہیں یہ شریر انیسؔ
مولا مشکل کشا، مولائے متقیان وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے۔ آقا و مولا کی صورت سے بھی مستعمل ہے۔

مولا بخش :۔ شہنشاہ اکبر کے وقت میں ایک بونے کا نام جو شریروں کی ایذا دہی کے لئے بنایا جاتا تھا۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ کسی کے ساتھ اس لکڑی یا چھڑی کو کہتے ہیں جو بچوں کو مارنے کے لئے ماسٹر کے پاس ہوتی ہے۔ اہل ہنود اساتذہ اس جگہ ڈنڈا کھاؤ ذن لال بھی کہتے ہیں۔

مولا علی :۔ آزاد مسلمان، فقرا السلام علیکم کے جواب میں وعلیکم السلام کے بجائے مولا علی کہتے ہیں۔ اردو فقرا کی اصطلاح۔

مولانا :۔ علما فضلا کا اعزازی خطاب فاضل اجل، عالم متبحر۔ عربی مذکر فصیح، رائج مگر صحیح۔ پس مخاطب بخطاب مولانا زمانہ اضعف العباد نا ہنجار ننگ انام رو خلائق مستہام کو سرخ بناتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں ہم سب کے سردار و حاکم اور مخدوم مولانا و مقتدانا جناب مولانا، مولانا ئے محترم وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی مستعمل ہے اور یہ شیعوں کا خاص عرف ہے۔

مولائی :۔ سرداری، امیری، امیری کی حالت، مولا ہونا، امارت۔ فارسی مونث فصیح، رائج۔

آج کیا نذر بن کنت سنوں اے ساقی
بندہ قائل ہے ازل سے ترے مولائی کا بحرؔ
قول فیصل۔ اس کے ایک معنی میرے مولا بھی ہیں اسی جگہ آقائی و مولائی ملا کے بھی شیعیانِ فقہ طبقہ بولتا ہے۔

مولائے کائنات :۔ زمانے بھر کے آقا و سردار۔ مراد حضرت علیؑ۔ فارسی ترکیب بصفت شیعوں کی خاص اصطلاح
مولائے کائنات اور آواز دے مجھے
اے جبرئیل طاقت پرواز دے مجھے جوشؔ (ملیح آبادی)
قول فیصل۔ اسی جگہ مولائے متقیان بھی زبانوں پر ہے۔

مول بڑھانا :۔ (دیکھو مول) قیمت بڑھانا مہنگا کرنا، نرخ زیادہ کرنا، دام بڑھانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔
اب خریدار ہی نہیں کوئی
مول اپنا بڑھا کے دیکھ لیا داغؔ
قول فیصل۔ اب اس جگہ قیمت بڑھانا دام بڑھانا زبانوں پر عام طور سے ہے۔

مول بننا :۔ قیمت طے ہونا، سودا ہونا۔
دل بیچتے ہیں لیجئے قیمت وصال ہے
سوداگروں سے مول کا بننا محال ہے ظہیرؔ دہلوی (از لغت ... فرہنگ)
قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ سودا ہونا۔ سودا طے ہونا بولتے ہیں۔

مول پوچھنا :۔ قیمت دریافت کرنا، قیمت معلوم کرنا، دام پوچھنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال
کسی نے مول نہ پوچھا دل شکستہ کا
کوئی خرید کے ٹوٹا پیالہ کیا کرتا آتشؔ
قول فیصل۔ اب اس جگہ دام پوچھنا قیمت پوچھنا وغیرہ زبانوں پر زیادہ ہے۔

مول تول :۔ (دیکھو مول) قیمت کا تعین، قیمت کی تشخیص، بھاؤ تاؤ۔ اردو ترکیب صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
دل مفت نذر کرتے ہیں قیمت نہ پوچھئے
اس کا نہ بھاؤ تاؤ نہ کچھ مول تول ہے داغؔ
قول فیصل۔ ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے جیسے ہم تو نام پوچھ رہے تھے اور یہ مول تول کر رہی ہے۔ سرے ہی سے مول تول شروع کیا (سیر کہسار)

مول ٹوٹ جانا :۔ قیمت گھٹ جانا دام کم ہو جانا۔ اردو مصدر دہلی کی زبان۔
صاف باطن کی ہو جب قدر کہ ظاہر ہو درست
مول بھی ٹوٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر ذوقؔ

مول چڑھانا :۔ مول بڑھانا، قیمت بڑھانا، نرخ گراں کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔
قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ دام بڑھانا قیمت بڑھانا زبانوں پر ہے۔

مول چکانا :۔ قیمت کا فیصلہ کرنا، قیمت ٹھہرانا، نرخ مقرر کرنا، سودا کرنا۔ دہلی کی زبان اردو
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر اب صرف سودا چکانا بولتے ہیں جیسے تم کبھی سودا چکا کے نہیں لیتے جو بھاؤ بتایا تم نے آئے۔ صرف چکانا بھی زبانوں پر ہے۔

مول چکنا :۔ قیمت طے ہونا، سودا چکنا قیمت لگنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔
بیاں یہ عم کر چکا دل کا مول اک بوسہ
وہاں یہ فکر کہ قیمت بہت گراں ٹھہری داغؔ
قول فیصل۔ اب اس جگہ قیمت چکنا، قیمت لگنا زبانوں پر عام طور سے ہے۔

مَولِد: (بفتح اول وکسر سوم) پیدا ہونے کی جگہ جائے ولادت، وطن، جہاں پیدا ہوا ہو۔ عربی مذکر۔ اسم ظرف، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ع دلی کی خاک جگہ مولد حرم کعبہ ہوا جب میں — محمود کمتری

قول فیصل۔ بفتح سوم بھی شعرا نے نظم کیا ہے جو غلط ہے۔

دلی کا چمن تھا مولَد ان کا
جنا تھا دکن میں مرقَد ان کا — جلیل

مَولِد: (کنایۃً) وہ مجلس جس میں حال ولادت پیغمبر صاحب کا بیان کیا جائے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ اہلسنت حضرات کی اصطلاح ہے عام طور سے اس جگہ میلاد، مولود زبانوں پر ہے۔ میلاد مبارک وغیرہ کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے اسی جگہ اہلسنت حضرات میلاد شریف بھی بولتے ہیں اہلسنت حضرات کی عورتیں اور عوام مولود شریف بھی کہتی ہیں۔

مَولِد: پیدائش، ولادت۔ عربی مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مولد ہے آج اس شہِ عالی جناب کا
جو گیا دھواں پسر ہے وہ بیت اب کا — تاریخ

قول فیصل۔ اب اس جگہ ولادت عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مَولسری: (بواؤ مجہول وسکون سوم وکسر چہارم ویائے مجہول) ایک درخت اور اس کے پھل اور پھول کا نام اس کے پھولوں کی بھینی بھینی مہک بڑی خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ اردو مونث، رائج۔

محل شبہ۔ وہاں رات کو درخت نہ چھونا کون ہیں نواب۔ کوئی مولسری کا درخت ہوں۔ (مسز گیسار)

قول فیصل۔ اس کی جمع مولسریاں ہے۔

نظارہ اک سامنے ہے مولسریوں کے درختوں کی
وہاں قبریں ہیں کچھ ایسی کہ جیسے ڈھیر ہوتے ہیں — نظم طباطبائی

مُول سے بیاز پیارا: جس طرح مہاجن کو اصل سے سود زیادہ عزیز ہوتا ہے بیٹی دے کر داماد کی محبت زیادہ ہوتی ہے مثل

جیسے بیٹی مجھے داماد کے دم کا سہارا ہے
مثل ہے مول سے بی جان بیاز پیارا ہوتا ہے — جانصاحب

(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں مول سے زیادہ بیاز پیارا ہوتا ہے بولتی ہیں یعنی ہیں اولاد سے زیادہ اس کی اولاد عزیز ہوتی ہے۔

مُؤَلِّف: (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مکسور) تالیف کرنے والا، جمع کرنے والا، مختلف کتابوں کی مدد سے کوئی کتاب لکھنے والا، متفرق مضامین کو جمع کرنے والا۔ عربی صفت مذکر، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس سلسلہ میں دو کام مؤلف کو انجام دینے تھے اور انھوں نے انجام دیئے۔

(مقدمۂ گلستان ہزار رنگ۔ از مولانا ابوالکلام آزاد)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع مؤلفوں ہے اور عربی جمع مؤلفین ہے۔

مُؤَلَّفات: (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) وہ کتابیں جو تالیف کی گئی ہوں۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

مُؤَلَّفہ: (بتشدید سوم مفتوح) تالیف کی ہوئی، جمع کی ہوئی، ترتیب دی ہوئی۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نگار ارتجن۔ مؤلفہ مہذب لکھنوی کی ایک جلد ہم کو بھی منگوا دو۔

مُول گھٹانا: قیمت گھٹانا، نرخ کم کرنا، بھاؤ میں کمی کرنا۔

کب لگاتا ہے کوئی اس طرح بیجال کا مول
سب گھٹا دیتے ہیں غرض ہر غم زماں کا مول — سرور

(نوراللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ دام گھٹانا، قیمت گھٹانا وغیرہ زبانوں پر ہے۔

مُول لے کر چھوڑ دینا: خرید کر آزاد کر دینا، غلام بنا کر چھوڑ دینا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ جب کوئی معمولی آدمی کسی بڑے آدمی کی برابری کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی تمہاری کیا برابری وہ تم جیسوں کو مول لے کے چھوڑ دے گا۔

مُول لے کر چھوڑ دینا: (کنایۃً) نہایت حقیر سمجھنا، غلامی کے قابل بھی نہ سمجھنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ خصوصیت سے ان معنوں میں یہی بولتے ہیں۔

مُول لے لینا: خرید لینا، قیمت دے کے کوئی چیز لے لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع لے تو سر دیکے مول لے لے آئے کو، اگر اپنا ہو — ناظم

مُول لے لینا: (کنایۃً) کمال احسان کرنا، احسان کی وجہ سے گویا کسی کو خرید لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لے لیا مول کیا کلام کیا
کہہ کے صاحب مجھے غلام کیا — بحر

مُول لینا: کسی چیز کا خریدنا، قیمت دے کے کوئی چیز حاصل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خیریت اسی میں ہے کہ لوٹ لے ہم نے تم سے مول یہ جھگڑا نہیں لیتی

مُول لینا: (کنایۃً) بے سر کوئی جھگڑا لینا اپنے پیچھے بلا لگانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع ہم مول لیں گے قصہ ناحق فساد کے — بحر

مُول لینا: سہنا، اٹھانا، برداشت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع جو مول لیں ہم دہر میں کی زحمت دی پی اپنی شان حقیقت — ناظم

مُول لینا: غلام بنانا، غلام ٹھہرانا، غلام سمجھ لینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یوسف جو کہا انھیں تو بولے
کیا آپ نے مول لے لیا ہے — وزیر

مُؤلِم :- (بواؤ معروف و کسر سوم) درد دینے والا الم دینے والا، درد مند کرنے والا، دکھ دینے والا، عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُول لے رکھنا :- (کنایۃً) بیش بہا ہونا، بیش قیمت ہونا۔

سب دندان تمہارے بے بہا ہیں
نہیں رکھتے بہا ہیں دُرّ گہر مول — آتش

(نور اللغات)

قول فیصل - اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ بیش قیمت ہونا، بیش بہا ہونا، زبانوں پر ہے۔

مَولُود :- زائیدہ، وہ بچہ جو پیدا ہوا ہو خواہ لڑکی ہو یا لڑکا، پیدا شدہ بچہ۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

اے بنت اسد تم کو یہ مولود مبارک
جو نادر گیتی کے لئے وجہ مباہات — محشر لکھنوی

قول فیصل - تو زائیدہ کے معنوں میں تو مولود کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔

مولُود :- پیدا ہونے کا وقت، پیدائش کا دن میلاد، وقت ولادت۔ (نور اللغات)

قول فیصل - ولادت اور پیدائش کے معنوں میں کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

ع مولود ہوگا آج خدا کے حبیب کا — آج دہا دن جسون زیادہ تر ولادت اس جگہ بولتے ہیں۔

مولُود :- ع ۔ جائے ولادت، ولادت کی جگہ، وہ جگہ جہاں آدمی پیدا ہوا ہو۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال

جس جگہ مریم کو آئی تھی صدائے دور باش
بن گیا مولود حیدر آج وہ گھر دیکھئے — محشر لکھنوی

مَولُود :- ع ۔ وہ محفل جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کا بیان کیا جائے، محفل میلاد۔ فارسی مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر میلاد ہے۔ میلاد شریف اور میلاد مبارک کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے۔

مولُود :- ع ۔ وہ کتاب جس میں پیغمبر صاحب کی ولادت کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اس کو میلاد نامہ کہتے ہیں اور اہلسنت حضرات کی اصطلاح ہے۔

مولُودِ حرم :- کعبہ میں پیدا ہونے والا، مراد حضرت علی علیہ السلام، فارسی ترکیب صفت، فصیح رائج۔

دے واسطہ اس کا جو مولودِ حرم ہے
جبریل نے بھی جس سے کیا کسب افادات — محشر لکھنوی

قول فیصل - کسی کے ساتھ مولود بیت اللہ بھی کہہ دیتے ہیں۔

امیر المومنین حل کشا، مولود بیت اللہ
جہاز شرع کا کہتے ہیں جس کو نا خدا ہم بھی — محشر لکھنوی

مولود کعبہ کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے

کبھی دامان دل کو گوہر مقصد سے بھر لینا
کبھی مولود کعبہ حیدر کرار کی باتیں — محشر لکھنوی

مولُود خواں :- وہ شخص جو رسول مقبول کے میلاد کا بیان پڑھ کر حاضرین مجلس کو سنائے، وہ خوش الحان جو مولود کے اشعار یا اس کے متعلق نثر پڑھ کر حاضرین مجلس کو سناتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - خوشی کی بزم کے لئے مجلس کا استعمال نہیں کرتے بلکہ محفل کہتے ہیں بہرحال مولود خواں کسی کے ساتھ اور میلاد خواں عام طور سے زبانوں پر ہے اور یہ اہلسنت حضرات کی اصطلاح ہے۔

مَولُود شریف :- (بالاضافت) وہ محفل جس میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیدا ہونے کا حال بیان کیا جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر میلاد شریف ہے۔ یہ اہلسنت حضرات کی اصطلاح ہے حضرات شیعہ اس جگہ عام طور سے محفل میلاد کہتے ہیں۔

مُولُوں :- (بروزن وا ؤ مجہول و نون غنہ) مولوی کی جگہ۔ اردو مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

ہوں وہ بدقسمت کہ کوئی خاک کے مولوں نہ لے
بیچنے آئیں زر السابع جو ہم بازار میں — امیر

مولون :- مولوی کی بیوی، اسلام کی عالمہ اردو مؤنث (فیروز اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کے عوام اور عورتیں مولویائن بولتی ہیں۔

مَولَوی :- ع (بفتح اول و سوم) شرعی احکام جاننے والا عالم دین، مسائل دین سے واقف کار، دینی عالم کا لقب۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل - عام طور سے بفتح سوم زبانوں پر ہے مولوی عام طور سے چھوٹے عالم، یا کم پڑھے لکھے عالم کو کہتے ہیں۔ بڑے عالم کے لئے مولانا کا استعمال ہے اس کی اردو جمع مولویوں ہے عوام اور عورتیں عام طور سے مولی صاحب کہتی ہیں۔

مولوی :- ع ۔ پکا دیندار، پابند شریعت، متشرع اردو صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مولوی :- ع ۔ معلم، مدرس، بچوں کو دینیات اور قرآن وغیرہ پڑھانے والا۔ عربی مذکر، رائج

قول فیصل - اس معنی میں عام طور سے تعظیماً مولوی صاحب، زبانوں پر ہے۔ جیسے مولوی صاحب بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے ہیں اور حفظ

گڑگڑاتے جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مولوی پن:۔ مولویت، مولویانہ انداز، مولوی جیسی شکل۔ اردو ترکیب صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ یا حضرت وضع سے تو مولوی پن برستا ہے مگر گفتگو سے ٹپکتا ہے کہ کسی ترک شوخ کے تیر نگاہ کی دل پر خلش ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مولویت:۔ بفتح اول وسوم وکسر چہارم وتشدید یائے مفتوح) مولوی ہونا، عالم دین ہونا، مولوی پن، مولوی والا انداز۔ عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول سکون سوم وکسر چہارم وفتح پنجم ہے۔

مولوی ٹائپ:۔ مولویوں جیسا دکھائی دینے) سیدھا سادا، سنجیدہ، متشرع۔ اردو ترکیب صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم سیدھے سادے مولوی ٹائپ آدمی ہو تم یہ سب باتیں کیا جانو۔

مولوی گری:۔ پڑھانے کا پیشہ۔ مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے مولوی گری (بہ ایں معنی) زبانوں پر ہے۔

اس کے معنی صرف پڑھانے کا پیشہ نہیں ہیں بلکہ بحیثیت مولوی، عالم کے جو کچھ بھی کام ہوتے ہیں وہ سب انجام دینا۔

مولوی ملا:۔ طنز سے میاں جی کو کہتے ہیں، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ وہ آدمی جو مولوی ٹائپ ہو اور بہت دبلا پتلا بھی ہو تو مزاحاً کہتے ہیں یہ عوام اور بچوں کی زبان ہے اسی جگہ مولانا ملا بھی زبانوں پر ہے اور مولوی ملا کا نپ نہ ٹھکانا بھی عوام کہتے ہیں۔

مُولی:۔ بواو مجہول) ایک ترکاری کا نام، ایک قسم کی جڑ کا نام جسے کھاتے ہیں۔ ترب۔ اردو مؤنث، رائج۔

محل صرف۔ جب ہماری سب قدر یہ ہے تو تم کس کھیت کی مولی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

مولی اپنے پتوں بھاری:۔ جب اپنے ہی بوجھ میں دبے بیٹھے ہیں تو دوسرے کا بوجھ کس طرح اٹھائیں گے جب اپنی ہی مشکل سے گزر ہے تو دوسرے کی خبر گیری کس طرح سے کریں گے مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ "لفظی"، مثل کا جز نہیں لکھنؤ میں عورتیں مولی اپنے پتوں بھاری بولتی ہیں"۔ مولف تائید کرتا ہے۔

مولا بھلا کرے گا:۔ خدا بھلا کرے گا۔ خدا نیک اجر دے گا۔ اردو (دعائیہ فقرہ)

بوسہ تو دے کبھو مری جاں
مولا تیرا بھلا کرے گا میر سوز

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے خدا بھلا کرے گا زبانوں پر ہے۔

مولی کے چور کو سولی:۔ چھوٹے جرم پر بڑی سزا۔ (مثل) جیسی چوری لاکھ کی، ویسی چوری دا لاکھ کی۔

تو یہ حکم ویسا ہی ہو جیسے مولی کے چور کو سولی (جہانداد)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی مثل ہے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

مولی گاجر کی طرح:۔ نہایت بے قدری سے کیسی بے احتیاطی سے زیور مولی گاجر کی طرح ڈال رکھا ہے (مرآۃ العروس) (نور جہانات)

قول فیصل۔ اس طرح لکھنؤ والے نہیں بولتے نہایت بیدردی سے قتل، غارت اور کشت وخون کرنے کے محل پر بولتے ہیں جیسے ہلاکو خاں نے ہزاروں لوگوں کو مولی گاجر کی طرح کاٹ کے پھینک دیا۔

مُوم:۔ بواو مجہول) شہد کی مکھیوں کا فضلہ وہ چکنا اور نرم مادہ جسے شہد کی مکھیاں شہد کے ساتھ جمع کرتی ہیں۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

سخن سخت میں سنتا ہوں لب شیریں سے
شہد میں اپنے نہیں موم عسل بین ہوتا آتش

مُوم بضم (تشبیہا) نرم، ملائم، رقیق۔ فارسی مذکر فصیح، رائج۔

ہیں وہ ہوں آتش منم جس سے پگھلتے ہیں پہاڑ
موم ہو جاتا ہے جو آتا ہے پتھر زیر پا داغ

قول فیصل۔ عام طور سے دل کے ساتھ صرف ہے۔

موم بتی:۔ وہ بتی جو موم سے بنائی گئی ہو۔ عربی شمع۔ اردو مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ شمع زبانوں پر زیادہ ہے۔

موم تو نہیں ہو کہ پگھل جاؤ گے:۔ ہمت ہارنے والے سے بطور طنز کہتے ہیں یعنی ایسے نازک اور نازپروردہ ہو کہ کوئی تکلیف اٹھا ہی نہ سکو گے یا مر ہی جاؤ گے۔ اردو محاورہ۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ خواتین اور عوام۔ موم کے تو ہو نہیں کہ پگھل جاؤ گے، وغیرہ کی صورتوں سے بولتے ہیں۔ میں موم کا تو ہوں نہیں کہ

پگھل جاوں گا، کی صورت سے بھی مستعمل ہے۔

شوق سے گرمی عارض وہ دکھائیں مجھ کو
موم کا تو میں نہیں ہوں کہ پگھل جاؤں گا — مصحفی

مُوم جامہ :- (بواو مجہول و بفتح میم) وہ کپڑا جس پر موم کا روغن چڑھا ہو، مومی کپڑا۔ فارسی مذکر، رائج۔

موم جامہ کرنا :- مومی کپڑے میں تعویذ رکھ کے سینا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

مُوم دل :- (بلا اضافت) نرم دل، رحمدل، ترس کھانے والا، جس کو جلد ترس آ جائے۔ فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال۔

ہر اک گھر بناتے ہیں وہ شمع محفل
وہ ہیں موم دل سخت مشکل یہی ہے — منیر

قول فیصل۔ اس جگہ نرم دل، رقیق القلب زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُوم دل ہونا :- رقیق القلب ہونا، نرم دل ہونا، رحمدل ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ دل موم ہونا بھی زبانوں پر ہے

سخت عاجز ہوں کہ ہوتا نہیں دل موم ترا
ورنہ پتھر کو مرے کرتے ہیں نالے پانی — تسخیر

مُوم دلی :- نرم دلی، رحمدلی، فارسی مؤنث قلیل الاستعمال۔

موم روغن :- ایک قسم کا موم ہے ترکیب دیا ہوا روغن جو ہونٹ پھٹ جانے کی حالت میں ہونٹوں پر ملا جاتا ہے۔

بعد مدت وصل شہد و موم میں ہوتا ہے پھر
اس کے ہونٹوں کے لئے اب موم روغن چاہیے — ناسخ

دل لگانے کے ساتھ (دور بینی پرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب تمام طور سے زبانوں پر نہیں ہے نہ اس کا رواج ہے۔

مُوم کا :- موم کا بنا ہوا، نہایت نازک اور ملائم، موم کے مانند۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ محل صرف۔ تلوار شاہی بھی موم کے نہیں ہیں کہ آتش ہجر سے پگھل جائیں گے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اسی جگہ موم کا بنا ہونا بھی زبانوں پر ہے۔ موم کا ہونا بھی بولتے ہیں۔

مُوم کا سمجھنا :- کمزور جاننا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

لوہا دکھلانے کو جو آیا ہے
موم کا ہم کو کیا وہ سمجھا ہے — قلق

قول فیصل۔ اسی جگہ موم کا بنا ہوا سمجھنا بھی زبانوں پر ہے

موم کرنا :- ملائم کرنا، نرم کرنا، ملائم بنانا، نرم دل بنانا، سختی دور کرنا، مطیع کر لینا۔ اردو صرف متعدی، رائج۔

موم ہو دلوں کو گیا نالۂ آتش خو سے
سنگ کو سنگ نہ آہن کو کبھی آہن سمجھا — آتش

قول فیصل۔ اسی جگہ موم کر دینا بھی فصیح و رائج ہے

فرہاد مجھے نہیں تو اوروں کو
موم کر دیتے ہیں یا نالۂ دل بیداد کو — تشفیق

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ موم کر ڈالنا بھی ہے۔

بلائے لب تر ہر اک سنگدل کو موم کر ڈالا
ہے اعجاز کلیم ایسا کہ پتھر ہو گیا پانی — قدر

مُوم کی مریم :- طنزاً نہایت نازک عورت، نہایت نازک جو کسی کی نگاہ سے جل جائے۔ چھوئی موئی، ہونٹا چونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

نزاکتوں میں یہ موم کی مریم کہوں تجھے نرگس
پگھل گئی تری دو روز کے بخار میں روح — [illegible]

موم کی ناک :- (کنایۃً) غیر مستقل مزاج، وہ شخص جو ہر ایک کے کہنے پر چلے، متلون مزاج۔ ایسا شخص جس کی رائے کو وثوق نہ ہو۔ اردو صفت عورتوں کی زبان۔ (دہلی) محل صرف۔ نوکروں نے سوچا کہ سرکار موم کی ناک، غصہ دودھ کا ابال، دو شیاں مزے سے چلتی ہیں تنخواہیں مفت چڑھتی ہیں۔ (دختر ہنیلی)

(لکھنؤ) محل صرف۔ ہمارے نواب تو بس موم کی ناک بچپا کے یادائی رہے۔ (فسانۂ آزاد)